اُوم

جگت گرو

سری تتوپنشد وامول درشن

مُصنّفہ

تتو ویتّا ڈاکٹر رامچندر مُنی

جسکو

سری تتو گیان آسرم گجرولہ ضلع مُرادآباد

نے

جامعہ پریس دہلی میں طبع کراکے شائع کیا

پہلی بار دو ہزار ۱۹۳۵ء

اوم

جگت گرو سری تتوُپنشد و اموُل درشن

یعنی

تمام دینی و دنیوی علوم کا ایک ہی مکمل دھرم شاستر

جسکے

چار کانڈ کے چونسٹھ انگ میں پانچ بھوت ایک لنگ

اس درشن میں چمک رہے ہیں ایک مالک دو دھینگ

یعنی

تمام مخلوق کو دنیوی سکھ و اخروی نجات دلانیوالی حقیقی سیڑھی

یا

سب ماضی حال مستقبل زمانہ کے سب قسم کی روح یا دیوتاؤں کی ناراضگی یا معدہ و خون کی خرابی سے ہونیوالے سبھی طرح کے دکھوں کے مکمل دفیعہ کا یکتا و لاثانی ویش بہا کرم یوگ دھرم شاستر

یا

سنسار بھر کے مذہبوں کو ایک کرنیوالی پہلی ہی شریعت

یا راجہ کو تحفظ راجیہ اور پرجا کو سوراجیہ ملنے کی کنجی

مصنفہ

تتو وتیا ڈاکٹر رامچندر منی

جس کو تتو گیان آسرم گجرولہ ضلع مراد آباد نے جامع پریس دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا

پہلی بار　　دو ہزار　　۱۹۳۵ء

رامچندر مُنی کے قائم کردہ

سری تتّو گیان آسرم گجر ولہ کا سنسار بھر کو اعلان

ہے وِدّوانوں کو پیغام کاٹیں اسے تو لیں انعام

سب جھوٹی ہیں کاغذ کی کیا پتھر کی کیا پیتل کی جو بُت ہو لیے تصور میں تصویر اُسے کہتے ہیں

سوپرت اگر توڑ دے فولاد کے تو کیا ہے ٭ توڑے جو فقط پردہ دوئی تیر اُسے کہتے ہیں

دُنیا کو اگر قتل کرے دھار کی کھوٹی ہے ٭ کاٹے جو اہنکار کو شمشیر اُسے کہتے ہیں

یوں ہیں تو بہت ویدوں کی تفسیر مگر جس سے ٭ تصدیق انا الحق ہو تفسیر اُسے کہتے ہیں

ناظرین! جب سنسار بھر میں سناتن دھرم تھا، تو نِتیہ کرم یعنی ارکین شریعت بھی سبکے ایک ہی تھے لیکن جب نفس پرستی کی وجہ سے اُسے بھول گئے، تو پھر مذہب تو صد ہا بن گئے، مگر یہ کوئی نہ بتا سکا کہ کس شریعت سے سبکا مذہب ایک تھا یا پھر ایک ہو سکتا ہے۔ لہذا اُنہیں سناتنی نِتیہ کرموں کو بتانیکے لئے سری رامچندر جی مُنی نے ہندی، اردو، انگریزی زبانوں میں سنسار بھر کے سناتنی نِتیہ کرم (ارکین شریعت) کی بھاشا پنچ مگیہ ودھی لکھی ہے۔ اس میں عمدگی یہ ہے کہ یہ ایشور بھگتی (خدا کی عبادت) دیو بھگتی (قربانی) پِتر بھگتی (بزرگی خدمات) دیش بھگتی (ملکی و شاہی خدمات) اَتِتھ بھگتی (سنت و صوفی خدمات) کرنے کے لازمی اسباب اور بہترین مُفید عام طریقہ عبادت (بھگتی کرنا) بتلاتی ہے ۱؎ اِن سب کے نہ کرنے یا اِس کے خلاف طرزِ عمل سے دُکھ بھوگنا ثابت کرتی ہے ۲؎ اِن عبادتوں یا بھگتیوں میں بیکار وقت و زر و مال گنوانے سے بچاتی اور اپنے عمل کے ذریعہ کافر کو بھی حق پرست بناتی ہے ۳؎ اِس معاملہ میں سب مذہبی لاعلمی و غلط فہمی کو رفع کرکے آپس کے مذہبی جھگڑوں کو مٹاتی ہے۔ ۴؎ ایک انوکھا لاثانی ویدانت سے بھرا ہوا گیت گووند سکھاتی ہے۔ مُصنّف کے سامنے آکر اِس کے خلاف ثابت کرنے والے کو بھی یہ آسرم یک صد روپیہ نذر دیگا۔ مشہور و عام فہم کرنے کے لئے اِس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہندی بھاشا اور اُردو و انگریزی میں ۱۲؎ رکھی گئی ہے۔

منیجر

اُدم

نمہ شوائے

اتھ

مُصنِّفؔ کی مُختصر سوانح عُمری یا ویراگ کی اِبتدائی حالت

پیارے بھائیو! میں نے مُراد آباد ضلع کے ایک مشہور و معروف معزز دَھوریہ والے زمیندار کوشش گوتر کے برہمن خاندان میں جناب وَیدراج اُدَے رام جی شرما کے نیک فرزند سرمایان پنڈت ٹیکا رام جی شرما دیدانتی المتخلص ہر سیرن شرتھنگ مُصنّف گیان وِلاس کے یہاں سِری متی گنگا دیوی ماتا کے بطن سے پُوس سمبت ۱۹۴۲ بکرمی میں جنم لیا۔ چونکہ میرے والد سنسکرت و فارسی زبان کے عالِم اور نیک چلن پرماتما کے سچے بھگت اور گیانی مہاتما تھے، اس لئے اُنہوں نے مجھکو بھی لڑکپن ہی سے ناگری و اُردو زبان میں فرائضِ منصبی اور ایشور بھگتی کی کتابیں پڑھائیں۔ پھر زمانہ کی رفتار کے موافق انگریزی زبان بھی پڑھانی شروع کرادی تھی۔ اُن کا خیال تو مجھے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دِلانے کا تھا لیکن اتفاقیہ بدقسمتی سے زمینداری اور آبادی گنگا کے سیلاب سے برباد ہوگئی اور یہاں تک نوبت پہنچی، کہ اُن کی آمدنی ایک اچھے گرہستی کے گذارنے لائق بھی نہ رہی۔ اور تعلیم میں جتنا صرفہ آج کل ہوتا ہے اِس کو سب جانتے ہی ہیں، لہٰذا پھر اُنہوں نے مجھے مجبوراً ڈاکٹری حکمت پڑھائی جس کو پڑھکر اور تنخواہ میں کُنبہ کا گذارا نہ ہوتا دیکھ کر میں نے نجی طور پر حکمت کرنا ہی بہتر سمجھا۔ تو اُس وقت والد صاحب نے مجھے یہ رائے دی، کہ نیک چلن آدمیوں کو یہ طبابت پیشہ اِس طرح کرنا چاہیے، کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھکر غریب امیر کا لحاظ کر کے صحت ہونیوالے مریضوں سے مُناسب آمدنی کریں۔ کیونکہ اِس پیشہ سے بے سوچے سمجھے اَناپ شناپ دَھن کمانا نرک مول لینا ہے چاہے گُذارا کیسے ہی کیوں نہو۔ ایسا سمجھ کر تم طبابت کرو اور خوش رہو۔ چنانچہ اِسی طرح میں نے عمل کیا، تو پرماتما نے میری امداد کی، دستِ شفا اور دھن دولت دونوں عطا فرمائے۔

اِس زمانہ میں مجھے آزادی جو مِلی اور والد صاحب کا ہر وقت سَت سنگ (نیک صحبت) ہوا، تو میں نے اُن سے دھرم شاستروں کو خوب پڑھا اور سمجھا۔ تو عجیب ہی آنند اُس گیان کے مِلنے میں آیا، لیکن طبابت پیشہ کی طرف سے مَن کچھ ہٹنے سا لگا۔ تو اُنہوں نے مجھے آیورویدک و یونانی طب کا مطالعہ کرایا، لیکن میرا مَن اُدھر کو بھی نہیں چلا۔ پھر ہومیوپیتھک ڈاکٹری کو پڑھا اور کرا۔ اور منتر، جنتر، تنتر بھی دیکھے اور آزمائے لیکن میرے مَن کو صبر نہیں ہوا۔ کیونکہ دھرم شاستروں میں تو پایا تھا کچھ، اور یہ سب طرح کے حکمت شاستر بتلاتے تھے کچھ، اور تجربہ کہتا تھا کچھ۔ کیونکہ جتنے مریض آتے تھے کام تو سبھی کا غور کے ساتھ کیا جاتا تھا لیکن نتیجہ مختلف ہی ملتا

تھا۔ یعنی کسی کو تو اُسی طریقہ سے پُورا فائدہ ہو جاتا، اور کسی کو ادھورا ہوتا، اور کسی کو موت ملتی، اور کسی کو کچھ بھی نہیں۔ یعنی نہ تو مرے اور نہ اچھا ہی ہوے، اور خرچہ سبھی کے ذمہ پڑتا۔ تو یہ سب باتیں دیکھ کر اور دھرم کو سمجھ کر میرے مَن کو کچھ ایسا وِیراگ سا ہو گیا، کہ اِس کمائی سے بالکل مَن ہٹنے لگا اور دِن رات اِس سوچ و فکر میں رہنے لگا، کہ کیا کروں۔ یا تو کوئی طریقہ علاج ایسا مکمل مِلجاوے، کہ جس سے مرنیوالوں کے سوائے اور مریض تو صحت پا جایا کریں، تب تو میں طبابت کروں، ورنہ اِس سے تو اور ہی کوئی پیشہ کر کے گُذر اوقات کر لینا اچھا ہے۔ کیونکہ یہ سب طبابت تو صِرف تجربوں کے ہی عِلم پائے جاتے ہیں، کبھی کسی کو کوئی نسخہ مفید پڑ گیا اور کبھی نہیں۔ تو ایسے ہر ایک مرض اور مریض کے لئے کہاں تک نسخہ آزمائی کیجاوے۔ اور اگر آزمائے بھی جاویں، تو ہر حیثیت کا شخص ان کا بیکار خرچہ اور محنت بھی تو نہیں برداشت کر سکتا۔ کیونکہ آیورویدک اور یونانی طِب کی تو خرچہ کے سوائے گھٹائی، پسائی، اوٹائی ہی تنگ کر دیتی ہے۔ اور منتر وِدیا کا اب کوئی ٹھیک طور سے سمجھانے والا اُستاد نہیں مِلتا۔ اور ڈاکٹری اصول عِلاج میں اول تو خرچہ از حد ہوتا ہے۔ دوئم اِس سائنس کی ترقی کے زمانہ میں اُصول علاج کے ردّو بدل کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں معلوم ہوتا۔ آج کچھ رائے ہوئی، تو کل کچھ۔ تو بتلائیے! کوئی کہاں تک ادویات کا ذخیرہ اِکٹھا کرتا رہے۔ ہاں ممکن ہے کہ یہ ردّو بدل کسی دِن شاید راہ راست پر پہنچادے، لیکن اب تو چکر ہی ہے۔ پھر میں نے مِسمریزم کا علم پڑھا اور سیکھا، تب اُس سے یوگ درشن پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی، تو اِس کو بھی پڑھا اور سادہن کیا۔ تو اِس سے قدرتی تتوّں کے خواص و فوائد کا مکمل گیان ہوا، لیکن خالص تتوّں سے علاج کرنیکا باقاعدہ سامان اور کوئی حامی نہیں ملا، اِس لئے وہ رُک گیا۔ لیکن مَن کی دھارنا شکتی سے بڑے بڑے کام درست ہوئے۔ یعنی جِن جِن معالجوں میں اِس سے امداد لی گئی تو سب میں کامیابی ہوئی، لیکن مذکورہ بالا خرابیوں سے یہ بھی خالی نہ رہی۔ اِس سے پہاڑ کھودنے جیسی محنت کرنے پر بھی ذرا سا ہی سُکھ ملتے پایا۔ کیونکہ اوّل تو اِس کا سادھنا ہی ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ دوئم اِس سے علاج میں مدد لینے پر عامِل کو بہت سخت ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ اور ہر ایک مریض کے لئے جُدا جُدا عمل کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ کام ہر ایک گرہستی کا نہیں، بلکہ بالکل ریاضتی کا ہی رہا۔ بس یہی سب کرتے کراتے پھر میں نے ایک کتاب ڈاکٹر لُوئی کونی صاحب مرحوم ساکن جرمن کی تصنیف کردہ، اور پنڈت کرشن سروپ جی سونی ساکن بجنور کا ترجمہ و تجربہ کی ہوئی دھوپ اور پانی سے غسل کے ذریعہ جسم کو مختلف طریقوں سے گرمی و سردی پہنچا کر علاج کرنیکی دیکھی اور آزمائی، تو اُصولِ علاج تو واقعی درست اور مُفید پائے، لیکن مذکورہ بالا عِلّت سے خالی یہ بھی نہیں ملے۔ کیونکہ اوّل تو یہ خرچیلے بہت ہیں۔ دوئم چھوٹے مرضوں میں بھی وقت بہت لگتا ہے۔ سوم پرہیز کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔

پھر ایک کتاب پنڈت جوالا پرشاد صاحب جہا کی تصنیف کردہ جسمیں رنگوں سے علاج کرنیکے کچھ طریقہ بتلائے گئے ہیں دیکھی۔ لیکن وہ خود ہی اُن میں شک رکھنے والے پائے گئے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا

کہ شاید اِن کا اصلی علم تو اُن کو ہُوا نہیں تھا۔ اُنہوں نے تو صرف چند تجربے ہی کِسی سے سُنکر آزمائے اور لکھ بھی دیئے معلوم ہوتے ہیں۔

پھر ایک کتاب ڈاکٹر شُوسلر صاحب مرحوم ساکن جرمن کی تصنیف کردہ دیکھی۔ اُسمیں اُنہوں نے تمام جسموں کو بارہ ۱۲ نمکوں سے بنتا مانا ہے۔ اور پھر کسی کے اُنہیں بارہ ۱۲ نمکوں میں سے ایک یا کئی کی کمی ہو جانے سے مرض ہونا، اور پھر وہی کمی پوری کر دینے سے آرام ہو جانا بتلایا ہے۔ تو خیر کچھ ہی سہی، مذکورہ بالا سبھی اُصول علاجوں کو غور سے پڑھ کر اور آزما کر اگر کچھ بہتر پایا اور اطمینان ہوا تو ہوا صرف انہیں تینوں یعنی جناب ڈاکٹر لُوئی کُوہنی و پنڈت جوالا پرشاد اور ڈاکٹر شُوسلر صاحبان کے اُصول علاجوں ہی سے۔ کیونکہ یہی اُصول علاج کسی نہ کسی طرح صرف خالص تتّوں سے کام لینے والے پائے گئے۔ اِس لئے پھر انہیں تینوں کے حوصلہ کو دیکھ کر مجھے بھی یہ ہمت ہوئی اور سمجھ میں آیا، کہ مجھے جو پیشتر تتّوں کا وِگیان (علم) ہوا تھا، وہ ٹھیک ہی تھا، چاہے اُس کا کوئی حامی ملے یا نہ ملے، لیکن اب تو اُسی میں اپنا تجربہ بڑھا۔ کیونکہ اِبتدا میں جو کوئی کِسی کام کا نیا تجربہ حاصل کرتا ہے، تو وہ خود ہی اپنا حامی ہوتا ہے۔ دوسرے شخص تو اُس کو مثل پاگل کے سمجھا کرتے ہیں، لیکن پھر تجربہ سے ٹھیک پانے پر دیگر اشخاص بھی اُس کے حامی اور فروغ دینے والے شاگرد بنجایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن لوگوں کی ہمت کو بھی تو دیکھو، کہ اُنہوں نے بھی تو پیشتر نئے ہی اُصولِ علاج معلوم کئے اور اُس کے تجربے سنسار کے سامنے رکھدیئے تھے، تب شروع میں اُن کا کون حامی ہوا تھا۔ اور اب لاکھوں اشخاص اُن کے حامی پائے جاتے ہیں اور طبابت پیشہ میں اُلٹی گنگا بہا رہے ہیں۔ یعنی اِن کے اُصولِ علاج سے بڑے بڑے سخت و مُزمن امراض معمولی سے معلوم ہونے لگے ہیں۔ لہٰذا میں بھی اُن عالِموں کی پاک روحوں کو مُبارک باد دیتا اور با ادب نمسکار کرتا ہوں، کہ جن کے نئے حوصلوں کو دیکھ کر میرے مَن میں بھی اشتعال بڑھ گیا۔ چنانچہ پھر میں نے پرماتما پر بھروسہ کر کے اُسی پہلے تتو وگیاں کو مکمل طور سے تجربہ میں لانیکی کمر باندھی۔ اور یوگ شاستر، سانکھیہ شاستر، تنتر شاستر اور ویدیک شاستر وغیرہ سبھی کا اُصول مِلا کر اور مختلف سامان عمل اکٹھا کر کے اِس تتو وگیان (علم اکسیر عناصری) سے مریضوں میں کام لینے میں اپنا تجربہ بڑھانا جاری کر دیا۔ اِس دوران میں بہت بناؤ، بگاڑ اور سُدھار ہوتے ہوتے اور بہت محنت و جانفشانی اُٹھانیکے سوائے بہت زیادہ روپیہ بھی خرچ کرتے کرتے اور ایک پاگل کیطرح اِسی دُھن میں لگے لپٹے رہنے پر تقریباً بیس ۲۰ سال کے بعد ۱۹۲۰ء میں پرماتما کی ازحد عنایت و بخشش سے اپنے اُس مقصد میں کہ جسکی مجھکو آتی عرصہ سے خواہش تھی مکمل کامیاب ہوا۔ اور پھر اِس اُصول کیمطابق بیحد مریضوں کا علاج کر کے تجربہ سے مجھے پورا اطمینان ہو گیا ہے، کہ اب وہ اُصولِ علاج مکمل ہو گیا، کہ جسکی تلاش کا مجھے مراق ہوا تھا۔ اور اب اِس کے ذریعہ سے ہر ایک امیر و غریب اشخاص بہت کم خرچ دو پرہیز کرنے پر ہی تمام امراض میں مکمل صحت حاصل کر سکتے ہیں، کہ جو سنسار بھر کے کسی بھی مُروّجہ اُصولِ علاج سے نہیں کر سکتے۔ اِس لئے پھر مجھے جتنی خوشی ہوئی اُسکو

دہی وِشنو کرایا جاتا ہے لیکن اِس اُصولِ علاج سے میں یا میرے خاندانی روپیہ کا، اور اِس چھوٹے سے خطہ کے مریض علاج سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے نکہ تمام خلقت! اور اگر اِس علم کو عام فہم کرایا جاوے، تو اِن دار تان کی وہ پونجی بھی کہاں سے پوری ہوگی، کہ جو اِس قدر عرصہ تک تجربہ حاصل کرنے میں خرچ کرادی گئی ہے۔ اِسلئے پھر مجھے ایک اُلجھن کا سامنا درپیش آگیا۔ تو میں اُس وقت کے نیک صلاح کار اپنی دھرم پتنی میری یشودا دیوی و بڑے پسر اُما شنکر طو لعمرہٗ کا مشکور ہوں، انہوں نے اپنے فیاضانہ خیال سے یہ کہا، کہ آپ تو اپنے مَن کی خواہش کو اِن تجربوں کو سنسار بھر کے فائدے کیلئے گرنتھ کی صورت میں طبع کرا کے پوری کرلیں لیکن فی گرنتھ اتنی بھینٹ مقرر کردیں کہ جس سے اِس آسرم کا خرچہ چلتا رہے اور بار پورا ہوجاوے۔ تو میں نے یہ رائے مناسب سمجھی اور یوں مان لی، کہ اِسکے شائع ہوجانیسے جو سنسار بھر کی خلقت کا علم بڑھیگا، اُس سے تو میرا رِشی رِنڑ (فرائض مُرشدانہ) اور جو اتنا زیادہ روپیہ سالانہ فی گرہست علاجوں میں خرچ ہونیسے بچیگا، اُس سے میرا دیش رِنڑ (فرائض مُلکی) ادا ہوجائیگا اور اگر مُلکی باشندے اِس بچت میں سے ذراسی بھینٹ اِس آسرم کو دیکر گرُو کے آسرم کا بار پورا کرینگے، تو اُس سے میرا پِتری یا پونجی رِنڑ (فرائض پدری) بھی ادا ہوجاویگا! اِسلئے میں اپنے اُن سب تجربوں کو کہ جنکی تفصیل آئندہ دیباچہ میں لکھی جاویگی، سنسار بھر کو سخت امراض سے بچے رہنے، اور بیحد زیادہ روپیہ سالانہ علاجوں میں خرچ ہونا روکنے، اور دُنیوی سُکھوں کے ساتھ ساتھ اُنکے سچے کرم، اُپاسنا، گیان سے برہم کو پا جانے اور آپس کے بیکار مذہبی جھگڑے میٹنے و سنسار کی غریبی بھگانے یعنی سب خلقت کی دُنیوی و دینی بھلائی اور اپنے تمام فرائض سے پاک ہوجانیکے لئے اِس گرنتھ میں لکھ کر اُمید کرتا ہوں، کہ جیسے جیسے اِس تتو وِگیان (علم عناصری) کا عمدہ تجربہ اور رواج جس جس دیش میں ہوتا جاویگا ویسے ویسے ہی وہاں کے تمام دُکھ اور آپس کی مذہبی راڑہ اور ادھورے اصولِ علاج پرماتما کی دیا سے سبھی دور ہوتے چلے جاوینگے! اور جن مرضوں میں ابھی مجھ بھی اِس اُصول سے معالجہ کرنیکا موقع نہیں ملا ہے، آئندہ کے اشخاص اِس اُصول سے اپنے تجربے کرکے اُسے بھی پورا کر لینگے۔ تو اِس طرح وہ دن بہت جلد آجاویگا، کہ یہ تتو وگیان (علم عناصری) مشہور عام ہوکر موجودہ سُکھوں و علاج کے طرزِ عمل ہی کو بدل دیگا، کہ جس کے ادھورے علم سے آج تمام سنسار دُکھوں اور مرضوں کا گھر بن رہا ہے پس تب ہی سُکھ کی گنگا بہے گی اور اِس مُنی کی محنت وصول ہوگی۔ اور جو اشخاص اِن تتوں کا مکمل علم حاصل کرکے اپنی زیادہ نفس پرستی کو چھوڑ کر ہر ایک مریض سے اُسکی حیثیت کیموافق صِرف ایکبار نذر بھینٹ لیکر نیک نیتی سے اِسکو علاج کے کام میں لاوینگے، یا جو اشخاص اپنے پاپ کرموں سے پاک ہونیکو ایشور کی عنایت کیلئے سچے مَن سے اِس گرنتھ کا گُپتا کو دان کرینگے، تو اُن کو مُصنّف کی دُعا ہے، کہ پرماتما کی دیا سے اُنکو اِس لوک (دُنیا) میں دھرم اَرتھ و کام کا مکمل سُکھ۔ اور جو اِس میں تبلائے طریقہ سے نجات کی مشق کریں گے، تو اُن کو پرلوک (عاقبت) میں نجات مُکتی پد، چھٹکارا یعنی سب سے اعلیٰ درجہ کا سُکھ ضرور حاصل ہوگا۔

پڑھیں دھیان اور پریم سے کریں لوبھ بسرائے ❋ رامچندر تنکی سدا ں کری ہیں وِشنو سہائے

جگت ہیتیشی تتو وِدیا ڈاکٹر رامچندر مُنی

ایم۔ڈی۔ایچ۔ایس۔ایل۔ایم۔بی۔ایس۔ایل۔ایس۔ایچ۔پی۔فزیشین اینڈ سرجن فرسٹ ڈویژن گولڈ میڈلسٹ

تتو وِگیان آسرم مجرولہ۔ مُرادآباد۔ یو۔ پی چیت شُکلا دُویج سمبت ۱۹۸۷ بکرم۔ آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱ + اوم شَم

اُدم

نمہ وشنوؤے

اتھ

دیباچہ

اور

مُصنّف کا اِس دیش و سنسار بھر کو سندیش

پیارے بھائیو! میرے اِس کرم یوگ دھرم شاستر کے ہندی اُردو و انگریزی زبان میں لکھنے کے یہ سبب ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے زیادہ تر مخلوق کو عجب طرح کے کھان پان، رہن سہن میں پھنسے رہکر دن رات عجیب طرح کے مریض رہتے پایا! اور عجب طرح کے آپس کے بیوہار و مذہبی رسم و رواج سے عجیب ہی طرح کی مقدمہ بازی یا لڑائی جھگڑوں کی تکلیفیں اٹھاتے رہتے بھی پایا۔ اور پھر انسے بچنے کیلئے تمام ہی خلقت کو عجب طرح کی بُت پرستی، مت پرستی و نفس پرستی کے ذریعہ سوراجیہ حاصل کرنیکی کوشش کے جھگڑوں و مُصیبتوں کے رنجوں میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی پایا! وہاں کوششوں کا نتیجہ بھی ایسا ہی نکلتا دیکھا، کہ جیسے ہاتھی دلدل سے نکلنے ہی کی کوشش میں اور بھی زیادہ پھنستا ہی جایا کرتا ہے۔ بس یہی سبب میرے وبراگ (حالتِ تذبذب) کا ہوا تھا۔ اور بات بھی تو ویراگ ہی کی تھی، کہ جب پیدائش دُنیا سے لیکر اب تک کے تمام آستِک (حق پرست) اور ناستِک (نفس پرست) مذہبوں کے دھرم شاستروں (شریعت) کے کلام اور اُنکے ماننے والوں کے طرزِ عمل کو غور کیساتھ سمجھنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ سنسار بھر اپنے سب طرح کے سُکھوں کے ملنے یا اُنکی زیادتی کی، اور سب طرح کے دُکھوں کو نیست یا کم کرنے ہی کی ترکیبیں سوچتے یا کیا کرتے ہیں اور کر بھی رہے ہیں، تو پھر کیا سبب ہے کہ سُکھوں کے ملنے یا زیادتی کی جگہ یہ سنسار اُلٹا دُکھوں کے سمندر میں کیوں ڈوبتا جا رہا ہے۔ تب اِسی کی تلاش میں سب ڈاکٹری پیشہ چھوڑ چھاڑ کر پیشتر ہر قسم کی دیگر مُروجہ ڈاکٹری، حکمت، ویدک وغیرہ کے اُصول علاج اور تمام مذہبوں کے دھرم شاستروں کا غور کے ساتھ مطالعہ کیا۔ جب اِن سے بھی تسکین نہیں ہوئی، تو پھر راج یوگ (مراقبہ) سادھن کیا (سیکھا)، تب بہت عرصہ تک نہ معلوم کیا کیا کرتے، سہتے اور پاتے رہنے پر آخر دھیان یوگ (عالمِ یکسوئی) میں جا کر اُس خالق کی نوازِش سے جن رازوں کا پتہ چلا، تو اُن کو عمل میں لا کر دیکھا گیا۔ جب ٹھیک صحیح پایا، تو مجھے یہ خواہش ہوئی کہ اب اِن سبھی کا سچا علم سنسار بھر کو کرا دیا جاوے۔ اِس لئے وہی سب بتلانے کے لئے اِس جگت گُرو میری تتوپنشد داموں درشن کی تصنیف کی ہے۔ جس کا مختصر حال آپ کو

سمجھایا جاتا ہے، کہ کیوں اِس وقت دُنش دوزخی دُکھ اُٹھا رہا ہے، اور پھر کیسے بہشتی سُکھ حاصل کر سکتا ہے۔

ناظرین حقیقت میں یہ سنسار بھوگ چھیتر (عیش کی جگہ) ہے جس کو سورگ یا بہشت بھی کہتے ہیں۔ اور جیو جس کو آتما یا روح بھی کہتے ہیں اِس بہشت کا عیش اُٹھانے والی ہے۔ اور ہر ایک عیش کسی نہ کسی کام سے ملتا ہے نہ کہ باتوں سے، جنکو نیک اعمال کہتے ہیں۔ لیکن روحوں سے عیش کے خلاف کام ہوجانے سے ہی بہشت یعنی عیش کرنیکی جگہ اُلٹی دُکھ دینے والی جگہ بھی ہوجاتی ہے، جس کو نرک یا دوزخ بھی کہتے ہیں۔ اور اِن عیش کے خلاف دُکھوں کے کاموں کو بد اعمال کہتے ہیں۔ تو اب نیک اعمال کے کرنے اور بہشت کے عیش اُٹھاتے رہنے کا روحوں کو سچا علم کیسے ہو؟ تو اُنکا طرزِ عمل بتانے کے لئے اُسی وشوکرما (دُنیا پیدا کرنیوالے) نے ایک قانونِ قدرت کو بھی دُنیا کی پیدائش کے ساتھ ہی ساتھ بتا دیا ہے، کہ تم اِس طرح نیک اعمال کرو اور سُکھ اُٹھاتے رہو۔ اِسی قانونِ قدرت کو وید سناتن دھرم شاستر (سب سے پہلی و پرانی شریعت) کہتے ہیں جو اُس زبان میں بتلائے گئے ہیں کہ جو سب سے پہلی ابتدائی پیدائشِ دُنیا کے وقت تھی، اِسی کو ویدک بھاشا کہتے ہیں۔ تو جب جب اِنسان اپنے منوں کی خرابی و جسمانی سُستی سے اپنی اُس زبان کو بگاڑ لیتے ہیں، تو یہ بھی لازمی ہوجاتا ہے کہ اُس کے علم کو جوں کا توں ٹھیک نہ سمجھ کر آپ ہی اُس کے خلاف عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اِس لئے پھر وہی مذکورہ بالا نتیجہ یعنی دوزخ کے دُکھ بھوگنا بھی لازمی ہی ہوجاتا ہے۔ تو پیشتر ہی سے یہ رواج بھی ہوتا چلا آرہا ہے، کہ جب جب سنسار اُن سناتن دھرم شاستروں کے سار (لُب لُباب) کو کچھ بھولنے لگتا اور اُن کے خلاف عمل سے دوزخ کے دُکھ بھوگنے لگتا ہے، تو اِس کی غلط فہمی کو دُور کرنے اور سچا طریقہ اُس کے عمل کا بتلانے یعنی اَدھرم کو دُور کرنے اور دھرم پھیلانے کے ذریعہ سنسار کا دُکھ دور کرکے پھر بہشتی سُکھ بڑھانے کیلئے اُسی رحیم پروردگار کی خواہش سے بڑے بڑے ولیوں کی روحوں کے ذریعہ کوئی گیان (علم) ضرور سمجھایا جاتا ہے۔ تو جو بھی گیان سمجھایا جاتا ہے وہ سبھی مذکورہ بالا ویدک گیان ہی کہلاتا ہے۔ چاہے وہ اُسی وقت کی کسی بھی مُروّجہ زبان یعنی بولی میں کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ وید کے باہر کا یا اُس کے خلاف نہیں ہوتا، صرف سمجھنے سمجھانے کے طرز کا ہی فرق ہوتا ہے اور ترک (منطق) سے نہیں کاٹا جاسکتا۔ اِسلئے یہ سب گیان رِشی واکیہ (کلام رسول) اور جن صفحات میں یہ کلام لکھے جاویں وہ آرش گرنتھ (شریعت) کہلاتے ہیں اور شبد پرمان یعنی ثبوت میں ماننے کے لائق مُستند ہوتے ہیں۔ چنانچہ اِسی رواج کیمطابق ویدوں کے بعد جو دوسرے وید وکت (وید کے مطابق) سناتن دھرم شاستر اُسی اُسی وقت کی مُروّجہ بولی میں بنے، وہ ویدوں کی بھاشا (زبان) سے جُدا ہی بولی میں پائے جاتے ہیں، اور برہمن، اُپوید، اسمرتی، اُپنشد، درشن و اِتہاس وغیرہ مختلف ناموں سے اِس لئے مشہور ہوئے، کہ جیسا جیسا اور جتنا جتنا اُنمیں حال بتلایا گیا تھا۔

پھر بھی سب اُوٹ پھیر ہوتے ہوتے بہت مُدت دراز کے بعد راجاؤں کی سُستی اور عیاشی کے باعث ایک وقت ایسا بھی آگیا تھا جب نفس پرستی بہت بڑھ گئی تھی، تو اُسی کی درستی میں ایک

جنگِ عظیم (مہابھارت) کا موقع آگیا تھا جسکے پیچھے کچھ تو پہلے ہی مُنکھوں کے حقیقی طرزِ عمل بھول جانے کے سبب، اور کچھ رہے سہے سچے اُپدیشکوں کے اُس جنگ میں کام آجانیکے باعث اور کچھ خود غرض زمانہ ہونیکی وجہ سے پھر جو اِن مُنکھوں کے طرزِ عمل کیلئے دہرم گرنتھ بننے شروع ہوئے، تو وہ وید وکت مُنکھوں کے طریقوں سے کچھ تو ملتے جُلتے بھی تھے، اور کچھ خلاف بھی تھے جنکی وجہ سے وہ تَرک سے گرجاتے تھے۔ تو اُسی اصل کی کھوج میں کسی دیش نے کچھ اور کسی نے کچھ اپنی اپنی عقل و علم کیمطابق بہت سے دہرم شاستر ایک دوسرے کے برعکس لکھ دیئے۔ پھر کوئی کسی دہرم شاستر کے اور کوئی کسی دہرم شاستر کے ماننے والے ہوگئے۔ تو پھر بُت پرستی و مُت پرستی کا یُگ (زمانہ) ہونے لگا۔ بس اِنہیں دہرم شاستروں کو پُران شاستر، بائبل اور کلام مجید وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر اُنہیں کو ٹھیک مُستند ثابت کرنیکی ہار جیت میں سَرکشا و راجیہ پلٹ ہوتے ہوتے انگریزی راجیہ کا زمانہ آگیا۔ اِنہوں نے یہاں ہندوستان میں ایشور بھگتی کی مذہبی راڑھ میں آدمیوں کو راجیہ تک کھوتے دیکھکر اپنے راجیہ کی حفاظت کے لیئے یہاں کی راڑھ کی بنیاد یہاں کے سب دہرم شاستروں کو ہی جانکر اُن سبھی کا اپنے اِسکولوں و کالجوں میں پڑھنا پڑھانا بند کردیا۔ اور راجیہ کا کام چلانے کے لائق معمولی تعلیم دینا ہی مناسب سمجھ کر ویسی ہی معمولی پڑھائی جاری کردی۔ کیونکہ دراصل سچے سناتن دہرم شاستروں کا علم اِن کو بھی نہیں تھا۔ اور اِن کی کوئی ٹٹول بھی کی نہیں گئی، تو اُن کی تعلیم دیتے بھی کہاں سے۔ لہذا پھر اُس تعلیم کے دینیکا کوئی باقاعدہ مکمل انتظام بھی نہیں رہا۔ اِس لیئے پھر کچھ تو مجبوراً اور کچھ شاہی نوکری کے لالچ سے دیش پھر اِسی معمولی اِسکولی تعلیم کو پاکر چاہے بُت پرستی اور مَت پرستی کی لہر سے کچھ ہٹا ہو، لیکن اُس اعلیٰ درجہ کی وید وکت تعلیم سے بالکل ناواقف رہجانے کے باعث پھر بالکل نفس پرستی کی لہر میں بھی تو بہنے لگا۔ اور سنسار پھر اُن ویدوں کو صرف ہندوؤں کے دہرم گرنتھ ماننے لگا ہے۔ اور ہندوؤں میں سے کسی فرقے کے تھوڑے سے اشخاص اُن ویدوں کے منتروں میں سے کچھ کو صرف کسی مذہبی ریت رواج میں بول کر سُوَاہا کرنے یا آپس کے کسی مذہبی مُباحثہ میں ثبوت کے لیئے بس یا کارتوس کی صورت میں کام میں لانے کے سوائے تمام سنسار اُن کے باقاعدہ طرزِ عمل کو بھول گیا ہے۔ اور جن اشخاص کو کسی دیگر طریقہ سے اُن کا کچھ گیان ہو بھی جاتا ہے، تو اَپراوِدیا (سائنس) جاننے والے تو اپنا ہی فائدہ اُٹھانے لگ جاتے ہیں اور دیش کو نہیں تبلاتے۔ اور پَراوِدیا (دینی علم) کے گیانی دیش کو اِس کے ناقابل اور اپنے لیئے سنسار کو فانی جانکر جنگلوں میں ڈیرا جا لگاتے ہیں۔ اور مالدار اشخاص کے پیٹ کا خزانہ ابھی عیاشی اور روپیہ جوڑنے سے نہیں بھرا ہے۔ اور معمولی عالموں کا مَن ابھی لفظی بحث سے نہیں بھرا ہے، تو تبلایئے اب اِن معاملات کو پھر طے بھی کون کرے؟ اِسلیے پھر آپس میں لڑائی جھگڑے بھی نہ ہوں، تو اور کیا ہوں؟ اور یہ سنسار مرضوں و رنجوں کے دُکھ سے پھر دوزخ بھی نہ ہو، تو اور کیا ہو؟ یعنی اِس سے جو بُرا نتیجہ پہلے سے ہوتا آیا ہے وہی پھر بھی ہونے لگا ہے۔ بس اِنہیں سب مذکورہ بالا اسباب کو دور کرنے کے لیئے پہلے ہی اُصول کے مُطابق اُسی وِشوکرما کی عنایت و خواہش سے یہ جگت گرو سری تتو نپشد وا مول درشن آجکل کی مُروجہ زبانوں میں تصنیف ہوا ہے تاکہ سنسار اِن کلاموں کا پھر کوئی الٹا مطلب

سمجھکر خلاف عمل نہ کرنے لگے۔ بلکہ اسی کے مطابق ٹھیک ٹھیک سُکھوں کا عمل کرکے اپنے آدہی بہوتک (جاندار کو جاندار سے) آدہی دیوک (دیوتاؤں کی ناراضگی سے) اور آدہیاتمک (پیٹ و خون کی خرابی سے) تینوں طرح سے ہونیوالے دُکھوں سے بری ہوکر راجا و پرجا اُنسیت سے آپسمیں ملکر سب طرح کا بہشتی سُکھ اُٹھاسکیں۔

اِس گرنتھ کے نام کی وجہ تسمیہ

چونکہ یہ گرنتھ سبھی سناتن اور نئے دہرم شاستروں یعنی ویدوں، اُپنشدوں، اِسمرتیوں، درشنوں، اِتہاسوں و پُرانڑوں کے اِنتہائی گیان تبلانے اور سنسار کے سبھی سُکھوں کا حال اِسی دہرم شاستر میں تتو روپ سے (لُب لُباب کی صورت میں) آجانے، یعنی ایک مٹی کی ڈلی سے برہم تک سبھی تتوں کا سچا وسلسلے وار گیان کراکر ہر ایک اُصول سے نجات (مُکتی) تک پہنچانے کے باعث یہ دینی و دنیوی علم (پَرا و اَپَرا ودیا) کے سار یعنی ویدانت (ویدوں کے انتہائی نتیجے) کا بڑا ضروری دہرم شاستر ہے، اور چھیوں جُدا جُدا درشن شاستروں کا ٹھیک میل مِلاکر یہ صرف ایک مُول کارن (بُنیاد) کا سچا درشن (علم) کراتا ہے۔ اِسلئے اِس دہرم شاستر کا نام جگت گرو سِری تتو اُپنشد و اَمول درشن رکھا گیا ہے۔

اِس درشن میں خلقت کو کیا کیا ملیگا؟

مختصر طور پر تو یہ بات ہے، کہ سنسار بھر کے سب طرح کے دُکھوں، آپس کے لڑائی جھگڑوں، تمام مذہبی بحث مباحثوں، جسمانی کمزوریوں، لاعلمیوں، دیش کی غریبی، سوراجیہ کے جھگڑوں اور جذام و تپِ دق سے لیکر ہر قسم کی سخت امراض کا دفعیہ و ناش ہوکر اپنے عاملوں کو سب طرح کا بہشتی سُکھ اور مُکتی تک بڑی آسانی سے دے سکے گا یعنی دینی اور دُنیاوی کوئی ایسا کام ہی نہیں، کہ جس کا سُکھ اِس درشن میں نہ ملے۔ جِسکے بیانات کی مختصر تفصیل یہ ہے، کہ اوّل مقالہ کے پندرہ[۱۵] بابوں میں برہماجی کا کام یعنی اَتھروید کے گیان کے ایسے ضروری ۲۰۰ بیانات درج ہیں، کہ جنمیں سب نِراکار و ساکار پدارتھوں (جملہ غائب و ظاہر اشیاء) کی پیدائش کا طریقہ یعنی برہم۔ جیو۔ پرکرتی کے سبھی روپوں یعنی برہم سے لیکر ایک تنکے تک جملہ اشیاء کے سچے نام۔ روپ اور گُن۔ کرم سبھاؤ کا ایسا حال لکھا ہے، کہ جِنکے باقاعدہ نہ جاننے کے باعث سنسار بھر میں دِن رات آپس میں مذہبی بحث مباحثہ کی رار ڈھ رہتی ہے اور یہ قضیہ ہی نہیں چُک پاتا۔

اور دوسرے مقالہ کے ۴۲ بابوں کے ۴۰۰ بیانات میں وِشنو مہاراج کا کام یعنی پہلے حصہ کے بائیس[۲۲] بابوں میں تو یجرّوید کے کرم کانڈ کے ایسے ضروری ۲۰۰ بیانات درج ہیں، کہ جن میں سب طرح کے دُکھونکی جڑ بنیادی کا مکر عمدہ سُرگ سُکھ ملنے کے سچے طرز عمل اور اُنکی ترکیب و گُن، کرم، سبھاؤ کا ایسا حال لکھا ہے، کہ جنکی سچی واقفیت نہونے کے باعث سنسار پاپی، بیوقوف، کمزور، غریب، جھگڑالو اور مریض بنا رہتا ہے۔ اور اِن کا مکمل طور پر

یا کم ویش عمل کرنے کا ثمرہ دیکھنے کے لیے ۳۰ لاکھ سال کا ایک ایسا انوکھا اِتہاسا سانت (تواریخی اختصار) بھی تمثیلاً لکھا ہے، کہ جو سنسار بھر کی ابتک کی گراوٹ و دُکھوں کے اسباب و سُکھوں کے طرز عمل کو بخوبی بتلا دیتا ہے۔

اور دوسرے حصہ کے بیس ۲۰ بابوں میں جو سنسار بھر کے طبیبوں کو اُپنے میں ڈالنے والی تتو وگیان چکتسا (علم اکسیر عناصری) الکھی گئی ہے، اُسمیں رگ وید کی سائنس کے لیے بڑے ضروری ۰۰ ، ایسا نات درج ہیں کہ جن کے علم سے ہر ایک اِنسان ہر ایک تتو کی ادویات کے نام، روپ اور گُن، کرم، سبھاؤ (خواص و فوائد) و ہر ایک مرض کے نام، اسباب، علامات اور علاج کا بہت آسان طریقہ سے خود ہی بہت جلد مکمل عالم ہو کر تشخیص و علاج کر کے تندرست بن جاوے یا دوسروں کو صحت کر دے۔

اور تیسرے مقالہ کے تین بابوں میں چھیش روپ کا کام، یعنی رگ وید و اتھروید کے گیان کے لیے ضروری چالیس بیانات درج ہیں، کہ جن کے جاننے سے پرلے، جھار اتری، روز حشر، قیامت اور پھر دُنیا کی پیدائش کا سچا طریقہ اور اُسکے اسباب، نام، روپ و گُن، کرم، سبھاؤ کا ایسا علم کراتا ہے، کہ جو سب مذہبی جھگڑوں کا خاتمہ ہی کر دیتا ہے۔

اور چوتھے مقالہ کے چار بابوں کے ساٹھ بیانات میں سام و اتھروید کے پَراوِدیا یعنی روحوں کی نجات کا کام اور اُن کے نام، روپ و گُن، کرم، سبھاؤ کے بیان کا ایسا علم کراتا ہے، کہ جسکی واقفیت کے بعد اِن معاملات کے جھگڑوں کی کوئی بحث ہی باقی نہیں رہتی اور سیدھی نجات ملسکتی ہے۔ اور کوئی مقالہ یا حصہ ایسا نہیں، کہ جو ویدوں کے علم کے ذرہ بھر بھی خلاف ہو۔ یا جسمیں موجودہ مذہبوں کے طرز عمل کا تذکرہ نہ آیا ہو۔ اور پھر بھی ذات پات و مذہبی رو رعایت سے پاک بری ہے، بلکہ سب کو سُکھوں کی ایک بہترین راہ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسکی کوئی سطر بیکار ثابت نہیں ہو سکتی۔ تیسر بھی اندازاً ۲ سال سے زیادہ میں یاد کرنیکی تعلیم نہیں ہے۔ اور کسی مرد و عورت کو جس کے پڑھنے کے بعد کسی دیگر دہرم شاستروں کے پڑھنے کی کوئی ضرورت ہی باقی نہیں رہ سکتی۔ یعنی اتنی ہی عرصہ میں اپنے مُریدوں کو اعلیٰ درجہ کا عالم اور طبیب بنا دیتا ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں، کہ سنسار بھر کو آپسمیں بغض و حسد یا لڑائی جھگڑے کرتے رہنے کا اب کوئی سوال ہی باقی نہیں رہیگا، اور اُمید کرتا ہوں، کہ سنسار بھر کے سب اشخاص خاموش ہو کر خود اسی کو غور کیساتھ سمجھکر اپنے اپنے عمل کے مطابق سُرگ سُکھ بھوگنے یا نجات کے طرز عمل کرنیکی کمر باندھیں گے اور اپنی اپنی اولاد کو بھی اسکو ضرور پڑھا دینگے۔ تو بس جان لیجیے، کہ آپ نے اُنکو بھی سب کچھ علم و دَہن دولت ورثہ میں دیدیا۔

اِس دیش اور سنسار بھر کے عالموں سے اِلتجا

پھر بلا لحاظ کسی مذہب، ذات اور فرقے کے تمام دیش کی خیر خواہ سبھاؤں و سماجوں جیسے سناتن دہرم سبھا۔ جین سبھا، بودہ سبھا۔ ہندو مہاسبھا۔ عیسائی سماج، مُسلم سماج، سکھ سماج۔ آریہ سماج۔ کانگریس۔ جمعیتہ العلماء۔ ڈسٹرکٹ

بورڈ، میونسپل بورڈ، ناگری یا کوئی علم پھیلانے والی سبھا، ٹیکسٹ بُک کمیٹی تعلیم کے منسٹر اور گرُوکلوں، پاٹھ شالاؤں مکتبوں، اسکولوں وکالجوں وغیرہ کے اُدھیاپکوں، ماسٹروں، پرنسپلوں اور سب سبھاؤں کے دہرم اُپدیشکوں کتھا باچک پنڈتوں، پادریوں، مولویوں، اور اخباروں کے ایڈیٹروں وغیرہ سبھی صاحبان سے التجا کرتا ہوں، کہ اگر وہ اپنی سماجوں، محکموں یا منڈلوں وغیرہ کو دراصل دیش کی بھلائی کیلئے بنائے بیٹھے ہوں، تو وہ اپنی ہر ایک سبھا میں علیحدہ علیحدہ اس جگت گرُو سری تتو اُپنشد و اصول درشن کی ایک ایک کاپی ضرور منگا کر رکھیں۔ اور اپنے عالموں کے گروہ میں اِس کو ایک بار خوب غور سے پڑھ کر اگر اِس کو اسم بامسمیٰ خواص کا پاویں، تو اپنے ہر ایک طالب علم و اُستاد اور ملازم کو اِس کا پڑھنا پڑھانا و سُننا سُنانا لازمی کر دیں۔ کیونکہ خلقت کی وہ شکایت کہ ہم سنسار بھر کا خیر خواہ مضمون لاویں کہاں سے؟ اِس دہرم شاستر کی تعلیم سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور سوائے حق پرستی کے بُت پرستی بُت پرستی و نفس پرستی کے عیوب سے بری و پاک ہے۔ تو سمجھ لیجئے، کہ آپنے تمام خلقت کو سب کچھ علم پڑھا دیا جس فرض کی ادائگی کا بہترین ثمرہ آپ کو بھی ضرور ملیگا۔ کیونکہ دیش سبھی دُکھوں سے چھوٹ جاویگا اور ہر ایک شخص کا ہزاروں روپیہ و بیسیوں سال کا وقت بیکار تعلیم کے صرف سے بچ جاویگا۔

اور سوراجیہ کے خواہشمند لیڈروں سے التجا کرتا ہوں، کہ اگر آپ دراصل سچا سوراجیہ سُکھ دیش کو بھگوانا چاہتے ہوں، تو بس اِسی کے شاہی قانون کیمطابق ہر ایک دیش کے سرمایان مہاراجاؤں و سری مَنتی برٹش گورنمنٹ سے شاہی کاموں کا عملدرآمد کرانا اور اِسی گرنتھ کی لازمی تعلیم دِلانا مانگیں۔ اور دیش سے اِسی کی تعلیم پاتے اور اِسی پر عمل کرنیکی اپیل کریں، تو جان لیجئے کہ آپ مہاتماؤں نے سچا سوراجیہ سُکھ حاصل کر لیا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا گیا، تو سمجھ لیجئے کہ اب بھی آپ اِسکے خیال سے بہت دور ہیں۔

اور سری ۱۰۸ شہنشاہ ملک معظم و سری مَتی برٹش پارلیمنٹ و سری والیسرائے ھود یہ و اسمبلی کے ممبران اور دیش بھر کے دیگر سبھی سرمایان مہاراجاؤں و نواب صاحبان سے باادب ملتمس ہوں، کہ اگر سرمایان دراصل اپنے اپنے دیش کو نیک چلن۔ عالم۔ قوی۔ خوشحال اور اپنا شاہی وفادار بنا کر کوئی سوراجیہ سُکھ بھگوانا اور اپنا شاہی راجیہ اٹل و مستقل، قائم رکھنا چاہتے ہوں، تو کل ہی سے اپنے تمام دیش کو اِسکی لازمی تعلیم دِلانا اور اِسی کے شاہی قانون کیمطابق اپنا عملدرآمد لازمی شروع کر دیں تب دیکھیں، کہ اِس کمنی کے تجربے و سب دیش کی دُعا، اور اُس دِشو کرما کی عنایت سے سرمایان کا راجیہ کیسی عُمدگی کیساتھ لاکھوں سال اٹل قائم رہتا ہے۔ اِس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اور سبھی وید، طبیب و ڈاکٹر صاحبان سے باادب التماس ہے، کہ وہ اِس تتو وِگیان چکتسا (علم اکسیر عناصری) کے اُصولِ علاج کیمطابق ہی آئندہ اپنے تجربے کرینگے، اور اِس سے اپنے نئے نئے تجربہ بڑھا کر خود فائدہ اُٹھاوینگے اور دیش کو بھی سستے عِلاج سے نفع پہنچا دیں گے۔ اور اگر کسی سبب سے کہیں کسی اُصولِ عِلاج کیلئے کوئی بھدے الفاظ لکھے گئے ہوں، تو اُسکا بُرا نہ مانینگے، بلکہ تَرک کی ترازو سے تول کر سچائی اور حق پرستی سے کام لینگے۔ کیونکہ میرا مطلب کسی کی بُرائی کرنیسے ہرگز نہیں ہے، صرف اِسکا حقیقی علم کرانیسے ہے۔ اور پنڈت و عالم صاحبان اپنے موجودہ طرزِ عمل کیخلاف اِسکے لفظی بھید کو

نہ دیکھیں، بلکہ سبھی مذہبی جھگڑوں کے خیال سے مُبرّا ہوکر غور کیساتھ اُس گیان کو سمجھیں، کہ جو اِسمیں بھرا ہے۔ اور یہ خیال رکھیں، کہ میرا اصل مطلب اِس تتوپنشد و امول درشن کے لکھنے سے سبھی اشخاص کے سبھی طرح کے مرضوں، رنجوں اور دُکھوں کو آسانی سے دور کرنیکا ہے، نہ کہ کسی مذہب کی مُطابقت یا مخالفت سے۔

اور گیانی مہاتماؤں سے با ادب عرض پرداز ہوں، کہ اگر وہ اِسکے کسی بیانکو اپنی رائے کیمطابق دیدوں کے موافق نہ پاویں، تو اِس کمترین کو اپنی رائے دینکی عنایت کرینگے نہ کہ اِسکی مخالفت میں کوئی خلاف طرزِ عمل اختیار کریں۔

اور چونکہ یہ تتوپنشد و امول درشن شبد، پرتکش، انومان یعنی کلام شریعت ظاہرا احساس و گمان قیاس وغیرہ ثبوت کیساتھ پرماتما کے سچے گیان کا بھنڈار (خزانہ) ہے، اِسلئے اسمیں کوئی ثبوت دینکی ضرورت ہی نہیں، لہٰذا آپ لوگ اتنے ہی کو کافی سمجھیں۔ ورنہ یوں تو اِسکی ایک ایک بات کے بیانات کو طول دیکر لکھنے اور ثبوت دیکر سمجھانے میں ہرایک باب کے بیانات کی ایک ایک بڑی بڑی جُدا جُدا کتاب بنجاویگی۔ اِسلئے اِس دہرم شاستر کو پہلے سناتن دہرم شاستروں کے مانند طول پکڑجانیکے اندیشہ سے ہی ہرایک بیان کو بیکار زیادہ تشریح و ثبوت اور مثالوں کے جھگڑوں سے پاک رکھا گیا ہے، جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔

اِس درشن کے ملنے کا طریقہ

چونکہ اِس درشن کے دوسرے مقالہ کے دوسرے حصہ میں بتلائی ہوئی تتو گیان چکتسا (علم اکسیر عناصری) کی تلاش اور اِسکے ایسے لاثانی تجربے حاصل کرنے میں کہ جنکے سبھی بابونکا ہرایک تجربہ لاکھوں روپیہ قربانی کرنیکے لائق ثابت ہوگا اِس تتو گیان آسرم گجرولہ کا بیس سال میں بہت زیادہ صرفہ ہوچکا ہے، کہ جسکے بغیر خرچ کرے کرائے صرف زبانی گیان سے ہرگز کام نہیں چلسکتا تھا اور اِس معاملہ میں دیش سے بھی کسی قسم کی امداد نہیں ملی۔ اور بھیک مانگ کر میں اِسکام کو پورا کر بھی نہیں سکتا تھا، ورنہ آج تک کسی رشی مُنی نے بھیک مانگ کر کسی پدارتھ وگیان (سائنس) میں کوئی تجربہ حاصل ہی کیا ہے۔ اور آئندہ اِسکے تجربات بڑھانے و مشہور عام کرنیکے خرچوں کا بار بھی اِسی آسرم کے منتظم کے ذمہ ہی ہے، اِسلئے میں اِن تجربوں کو اپنی کتھا (وعظ) کی صورت میں زبانی تو تمام ہی خلقت کو مُفت بتلاتا رہتا ہوں، لیکن مکمل کتاب کی صورت میں لینے کیلئے میری سوانح عُمری میں بتلائے میرے قول کیمطابق خلقت کو چاہئے، کہ وہ ایسے فیاض آسرم کا بار بھی پورا کرتی جاوے اور اپنا من مانا فائدہ بھی مُفت کے برابر ہی اُٹھاوے لیکن اِسوقت زیادہ تر خلقت اپنی طرفسے پیرونکو نذر بھینٹ دینا بھول سی گئی ہے اور اِسوقت دیش میں زیادہ تر غریبی کا ہی سوال ہے لیکن سکھی بھی تو اِسی کو بنانا ہے، اِسلئے اِسکے عام فہم کرانے وغیرہ کے خرچوں کو پورا کرنیکے لئے اِسکی چھپائی وغیرہ کے سب حق حقوق اِس تتو گیان آسرم ہی کے حق میں گورنمنٹ میں رجسٹری کرا دیئے ہیں، کہ جس سے کوئی احسان فراموش اِسکی کسی طرح نقل چھاپ کر اِس آسرم کو کسی قسم کا نقصان نہ دے بیٹھے! اور ہرایک شخص کو غریب ہی سا مانکر پیر اور مُرید دونوںکے خاندانکی پرورش ہوتے رہنے کیلئے یہ قاعدہ مُقرر کردیا ہے۔ کہ جو اشخاص اِس درشن کا کوئی حصہ لینا چاہیں تو وہ اپنا خط پورے پتہ کیساتھ لکھکر اِس تتو گیان آسرم کے اِمدادی ممبران کی فہرست میں اپنا نام لکھاویں۔ اور اِس آسرم کی امداد کیلئے اپنی نیک کمائی میں سے

مندرجہ ذیل نذر گرُو دچھنا میں خط کیساتھ پیشتر ہی بھیج دیں، اور نہ خود اِس آسرم میں آکر دیویں کیونکہ قاعدہ سے نذر دینے اور دہرم اُپدیش لینے کا یہی شرعی (سناتنی) دہرم ہے۔ اور قیمت والی چیز دی۔ پی۔ پارسل سے بھی بھیجی جاسکتی ہے، اسلئے ایسا طریقہ نہیں رکھا گیا ہے۔ لہذا مکمل گرنتھ چاروں مقالہ معہ دوسرے مقالہ کے دوسرے حصہ علم طب کی گیارہ روپیہ اور پورے چاروں مقالہ دہرم شاستر کی علاوہ دوسرے مقالہ کے دوسرے حصہ علم طب کے پانچ روپیہ اور صرف دوسرے مقالہ کے دوسرے حصہ علم طب کی سات روپیہ آسرم نذر لیوے اور آسرم کے ہر ایک ممبر کو مُلکی مفاد کیلئے اپنے مُریدی فرائض ادا کرنیکے لیے جگت گرُو سیری تتو پنشد و اصول درشن کے کم از کم دس بھگت اپنے مُرید ضرور بنانے چاہئیں۔ اور اگر کوئی شخص اِس نذر کو بھی قیمت کی نگاہ سے مانیں یا لکھیں، تو وہ اِس درشن کو نہ پاسکیں۔ کیونکہ نہ تو میں اِن کلاموں کو مول بیچتا ہی ہوں، اور نہ کوئی خرید ہی سکتا ہے لیکن آسرم کو یہ حکم دیا جاتا ہے، کہ جب دیش میں یہ زیادہ جانے لگے یا لازمی تعلیم میں مقرر ہو جاوے، تو بار ادا ہو جانے پر نذر بھینٹ اور کم کر دیجاوے۔ اِسلئے اِسکو لازمی تعلیم میں مقرر کرا کے دیش کو بہا اور زیادہ فائدہ پہنچانا بھی سبھی مُلکی خیر خواہ بہادروں کے ہاتھ میں ہے۔

اور اگر کسی شخص کو یہ شک ہو، کہ یہ مکمل گرنتھ سب اشخاص کو عام طور سے مفید نہیں ہو سکتا، تو اگر وہ گرنتھ ملنے کے چھ ماہ بعد تک بھی جلسۂ عام میں میرے سامنے آکر یہ ثابت کردیں اور یہ بھی بتلا دیں، کہ یہ معاملات اِس طرح ہونے چاہئیں جو میرے بحث مباحثہ سے ٹھیک قرار بھی پاجاویں، تو اُس عالم کو یہ آسرم ایک صد روپیہ نذر دیوے۔

اور جو اشخاص اِس گرنتھ کو خود ہی پڑھ کر اور اِسمیں اِس آسرم کو مقررہ امتحان دیکر عمدہ نمبروں سے پاس ہو کر تتو وگیانک آچاریہ (عالم اکسیر عناصری) کی سند حاصل کرلیں اور وہ مُلکی خدمات کرنا چاہیں، تو یہ آسرم ایسے ایک ایک مرد عورت کو ایک ایک ضلع میں مقرر کر کے اُنسے اِسی گرنتھ کے عام فہم کرانیکے لئے اِسی کے معلم، واعظ اور معالج کا کام لیوے۔ اور اُنکی بسر اوقات کیلئے حسب لیاقت تیس چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کر دے اور عمدہ کارگذاری پر ترقی بھی دیتا رہے۔ اور اگر کوئی مفلس یا یتیم اِس آسرم سے پرورش پا کر اور اِسی میں تعلیم پا کر تتو وگیانک اچاریہ بنے، تو وہ اِس آسرم کے بھگت ممبر کہلاویں اور وہ اپنی بسر اوقات کیلئے آسرم سے مناسب تنخواہ لیکر ہی زندگی بھر آسرم کی ترقی کے کام کرتے رہیں ورنہ دوشی قرار پاویں۔

اور اگر کسی پنچائتی انجمن، یا رؤسا، یا ہیری مان راجہ مہاراجاؤں۔ یا بد اعمالی کے سزایاب مریضوں کی طرف سے مُلکی امداد کو زکوۃ کیلئے، یا کسی مدرسہ و طلبا کیطرف سے مکمل جگت گرُو یا اِس کے کسی حصہ کی دس یا دس سے زیادہ کاپیاں لیجاویں، تو اُن سے کُل بھینٹ کا دسواں حصہ کم لیا جایا کرے۔

آخر میں ناظرین سے باادب ملتمس ہوں، کہ چونکہ میں کوئی عمدہ انشاپرداز یا ناول لکھنے والا روزگاری نہیں ہوں، اور زیادہ تر اِسی کے تجربے بڑھانے و سمجھانیکے کام ہی میں مشغول رہتا ہوں، اِسلئے میری اِنسانی ہستی یا ملازمان پریس کی بھول چوک کے باعث جو لفظی غلطی رہجاوے، تو اُس کو جناب معاف فرما دیں گے۔ فقط

جگت ہیتشی تتو ودیا ڈاکٹر رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی — دیباچہ تمام شد

نذرِ حق

برہم رُوپ اَور برہم وَت تاکی بَابِی وِید بھاشا اَتھوا سنسکرت کرت بھید بھرم چھید

میں تمام حق پرست مذہبوں کے ماننے والوں کو اُن کے عام جلسوں یا مندروں و مسجدوں وغیرہ میں، یا تیرتھوں پر یا رِشی مہاتماؤں کے پاس کچھ نہ کچھ ایشور۔ جیو۔ پرکرتی یا دیگر فرائض منصبی کے بارے میں معلومات کرنے کیلئے اُن کے اُپدیش یعنی مشورے۔ وعظ سُننے جاتے یا اپنے گھر ہی پر کچھ نہ کچھ کتابی مطالعہ کرتے کراتے دیکھتا ہی ہوں۔ اور اِن معاملات کا جو کچھ اُلٹا سیدھا گیان یا طرز عمل وہ اپنے مُریدوں کو تبلا دیتے ہیں، تو چاہے وہ کتنے ہی سخت بھی کیوں نہ ہوں، لیکن میں اُن کو بھی تمام سنسار میں زیادہ تر ہوتے کرتے بھی پاتا ہوں۔ تو پھر بھی سنسار کے زیادہ تر ایسے نیک عامل دُکھی کیوں ہیں؟ اِس سے پتہ چلتا ہے، کہ سنسار یا دھرم شاستروں کا اِسمیں کوئی قصور نہیں۔ اِسکو دھرم کی تلاش ضرور ہے۔ کیونکہ جیسا یہ پڑھتے یا سُنتے ہیں، فوراً ویسا ہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہاں۔ کچھ خرابیوں سے اِتنی عقل اُنمیں ضرور کم ہوگئی ہے، کہ جس سے وہ یہ شناخت نہیں کر سکتے، کہ یہ دیوتا ٹھیک راستہ تبلاتے ہیں یا غلط۔ بس اب معلوم ہوا، کہ اِن سب بُرائیوں اور نقصانات کے ذمہ دار صرف اِن کے تبلانے والے پیر و مُرشد یعنی گُرو ہی ہیں۔ اِس لئے بڑی بھاری ضرورت ایک سچے مکمل علم تبلانے والے گُرو کی جانکر اِس سنسار کے سبھی دھرم کے مُتلاشیوں کے فائدے کیلئے یہ جگت گُرو سری تتو پنشد و امول درشن آج کل کی مُروجہ زبانوں میں تحریر ہوا ہے، تاکہ سب خلقت خود ہی صحیح اور غلط دھرم کی جانچ کرلے۔ اور پھر بے شک و شبہ ہو کر اطمینان سے ٹھیک طریقہ کے طرز عمل کرنے لگے۔ اور پُورے سُکھ بھوگے۔ اور میری رائے سے تو اِس شاستر کے پڑھنے کے بعد پھر دھرم کے بارے میں کسی کو دیگر شریعت (دھرم شاستروں) کے پڑھنے یا اُپدیش (وعظ) سُننے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی۔ اور بہت روپیہ و وقت دونوں کی خیرات کیلئے بچت ہوجاویگی۔ اگر اب بھی کوئی راست طرزِ عمل اختیار نہیں کرینگے، تو یہ سب دُکھوں کا اِلزام اُنہیں کے ذمہ ہوگا؛ نکہ دھرم شاستروں کے مشکل مطلب ٹھیک سمجھ میں نہ آنے یا نہ سمجھانے والوں کے۔ اِسلئے یہ جگت گُرو سری تتو پنشد و امول درشن اُسی وِشوکرما کے اِشارے و اُسی کی اجازت اور اُسی کی اِمداد سے اُسی کی سب خلقت کے مکمل فائدے کیلئے اور اُسی کی آتما کے ذریعہ لکھا گیا ہے، لہٰذا اُسی خالق (برہم مہا دیو پرجاپتی) کی خدمت میں باادب نذر ہے، اور دست بستہ التماس ہے، کہ

کارن کاریہ کرم کو ادھشٹھان چیتنیہ سو گنز دیش مم وگہن کو دُھونسک پرم اَجنیہ

آپ کی اننیہ بھگتی کے دان کا بھکاری رامچندر مُنی

پوس شُکلا پورنماسی سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

بُت رامچندر مُنی

اُوم

سچداننداِیشورائے نمہ

اتھ

جگت گرو سری ستوپنشدِ وامول درشن

مقالہ اوّل

اُصول آغازِ دُنیا وِراٹ رُوپ کا کام

اُوم شنّنو مترہ شم ورُنیہ شنّنو بھوتوریماشنن اندرو برہسپتیہ شنّنو وشنو رُرکرمہ۔ نمو برہمنے نمستے وایو تواِمیو پرتیکشم برہماسی، تواِمیو پرتیکشم برہم وَدِشیامی، رِتم وَدِشیامی، ستیم وَدِشیامی، تنمامَوتُ، تدوکتارم وتُ، اَوتُ مامَوتُ وکتارم۔ اُوم شانتیہ۔ شانتیہ شانتیہ۔

رجوجنے جمبنی ستو ورتنے، اِستعنو پرجانام پرلے تمسیرشے + اجائے سرستی ناش ہنتوے، تریی میائے ترگنا تمنے نمہ۔

پہلا باب

برہم۔ اُس کے نام رُوپ اور گن۔ کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! وہ تجلّی بالذات یعنی خالص نورانی مُحرّک و منتظم غائب طاقت والی ہستی (جیوتی سُروپ یعنی نری چیتن شکتی والا پرم پُرش) جو صرف اپنے ہی حقیقی علم اور اپنی ہی طاقت سے خود بلاشرکت غیرے اِس تمام محیط کُل (سب برہمانڈ) کے وجود باطنی (غائب وجود۔ باطنی کائنات۔ مادہ۔ کارن رُوپ جگت۔ نِراکار جگت) اور وجود ظاہری (ظاہری کائنات کاریہ رُوپ جگت۔ ساکار جگت) کی گذشتہ زمانے قیام و فنا (پُورب کلپوں) کی مانند پیدائش۔ قیام و فنا کرتا رہتا ہے۔ اور آپ بھی تینوں زمانے میں سب روحوں کے نیک و بداعمال کا شاہد ہوکر اور اُن کے اعمال کے مطابق عدل کرنے کو عادل (یم) ہوکر اور اِنصاف کی رُو سے سب کے نیک و بداعمال کی جزا و سزا دینے کو رُلانے والا (رُدّر) ہوکر

مثل خلا (آکاش وت) سب زمانے میں سب جگہ اور سب میں رما ہوا موجود رہتا ہے، بس دُنیا کے بنانے والی اُسی خاص ہستی (چیتن شکتی والے وِشوکرما) کا اصلی سروپ اور نام محیطِ کُل، اللہ اکبر (کھم برہم) ہے۔ جو سبکی پیدائش پرورِش، حفاظت اور فنا کرنیوالی سب سے بڑی ہستی سب میں موجود نورانی صورت والی ایک ہی ذات خاص ہے۔ اُس کے ذاتی، صِفاتی اور فاعلی نام بیشمار ہیں، جن میں سے خاص ایک سَو آٹھ (۱۰۸) نام یہ ہیں۔
اُوم - بھُو - بھُوبہ - سُویہ - مہیہ - جنیہ - تپیہ - ستیم - ہری - اگنی - اکشر - انّ - انوپم - اجنما - انادی - اننت - اتیت - اج - اکھنڈ - ادوتیہ - امر - ابھے - آکاش - آتما - آپت - اِندر - ایشور - رِتو - کوی - کیتو - کال - کرودُراں ندھان - گرو - گنیش - گنپتی - چیتن - چتر گُپت - چندرماں - جل - تیجس - دِویہ - دیو - دیوی - دیامے - دین بندھو - دینا ناتھ - دُھرو - نمکشتر - نر - نارائن - نرگُن - نردِکار - نراکار - نرنجن - نرلیپ - نتیہ - پرتھوی - پُنڈریکاکش - پرماتما - پرمیشور - پران - پتامہ - پرتما - بُدھ - برہسپتی - بُدھی - مہادیو - مَن - منگل - مہارشی - مُکت - مہیش - یم - راہو - رُدر - رُوح - لکشمی - ورن - وراٹ - وِشنو - وِشومبھر - وِشویشور - وایو - وِیریہ - وِدیُت - وَسو - شیش - شُبھ - شنکر - شکتی - شُدھ - شُکر - شنیشچر - سوم - سویمبھو - سوم - ستیہ - سرسوتی - سوریہ - ست چت آنند - سرو ویاپک - سروشکتی مان - سرو آدھار - سرو ایشور - سروگیہ - سرو انتر یامی - ہری اور ہرنیہ گربھ وغیرہ اِس کے لاانتہا نام ہیں۔
اور دیگر زبانوں میں اللہ، خُدا، یزداں اور گاڈ بھی اُسی کے نام ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ دُنیا میں جتنے بھی گُن یا گُن رکھنے والے دکھائی یا سُنائی دیتے ہیں، اُن سب میں اُسی کی چیتن شکتی موجود ہونے کی وجہ سے اُن سب صورتوں کے نام اِسی کے نام ہیں۔ اِسی باعث اُن ناموں کی تشریح کرتے کرتے جب ویدوں میں بھی نیتی نیتی (نہیں ہے اِنتہا جسکی) یہ لامحدود و لا اِنتہا لفظ لکھکر اِختتام کیا گیا ہے، تو پھر میں اُسکے ناموں کی تشریح یا شمار کہاں تک کر سکتا ہوں۔ ہاں، اِن سب ذاتی، صِفاتی اور فاعلی ناموں میں سب خصائل یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ رکھنے والا سب سے اعلیٰ اُس پرم پتا پرماتما کا اپنا ذاتی نام صِرف اُوم ہی سب سے برتر اور ٹھیک ہے۔ اِسی نام کو "پرناوَ" یا اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور اکثر اِسی کا وِرد (جَپ) بھی کرتے ہیں۔ اور وہ وِگیان مئے روپ سے ہے، لہٰذا اِن قوتِ سامعہ وغیرہ حواس سے محسوس نہیں ہو سکتا یعنی جو حواسِ خمسہ ظاہری و باطنی او رمن تک سے معلوم نہیں ہو سکتا، وہ تو صِرف عقل و فہم کے ذریعہ سوچ سمجھ کر ہی جانا جا سکتا ہے۔

اور جب کہ وہ سب پاپ یعنی بد اعمال - جَرا یعنی بڑھاپا - کمزوری - مرتیو یعنی موت اِنتقال - شوک یعنی رنج و فکر - چھُدھا یعنی بھُوک خواہش - پپاسا یعنی پیاس خشکی کی چھ خرابیوں سے بری مکمل اوصاف و حشمت رکھنے والا ہے، اِس لئے وہ کسی شئے کا خواہشمند ہی نہیں ہے۔ تو اُس کا کوئی خاص کام یعنی مطلب بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ جو سب روحوں کے نیک و بد اعمال کا شاہد، عادِل

اور رُدّر روپ راجا ہے، اِس لئے اُس نے روحوں کے اعمال کے مطابق اِن کے پھل بھگوانے کو دُنیا کی پیدائش قیام اور فنا کرتے رہنے کا ٹھیک سچّا کام یعنی اپنا کھیل باقاعدہ چلا رکھا ہے۔ اِسی وجہ سے وہ سب سے نِرلیپ یعنی جُدا رہتا اور نِرلیپ (پاک) ہی کہلاتا بھی ہے۔

اور جب کہ روحوں کے نیک و بد اعمال کا سلسلہ بغیر نجات (موکش) حاصل کئے ختم ہونے میں نہیں آتا اور وہ ابدی (انادی) ہوگیا ہے، اِس لئے دُنیا کی پیدائش، قیام و فنا ہوتے رہنے کا سلسلہ بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اِس وجہ سے اُس کا یہ کام یعنی کھیل بھی ذاتی (سُبھاوِک) اور ابدی (انادی) ہوگیا ہے۔

اور اُس کے سب سے اعلیٰ اُوم نام میں جو تین حروف ہیں، لغوی اعتبار سے اُس کے تین ہی خصائل یعنی گُن، کرم، سبھاوَ مانکر برہما، وِشنو، مہیش تین ہی اُس کے نام بھی مُقرر ہیں۔ یعنی دُنیا کے پیدا کُنندہ ہونے سے اُسی کو برہما (بابا آدم) اور جس خواص سے وہ سب روحوں کے اعمال کے پھل بھگوانے کے لئے سب کی پرورش کر کے دُنیا کو قائم رکھتا ہے، اُسی خواص کی وجہ سے اُس کو وِشنو (رَبّ العَالَمِیْن) اور پھر اِس دُنیا کا پرورش کُنندہ مادہ کمزور ہو جانے کے باعث اِس کے پھر سے قوی بنانے کے لئے آرام کرانے کے لئے وقت دینے کو فنا (پرلے) کرتے رہنے کے خواص کے مطابق اُسی کو مہیش (مُمِیْت) کے نام سے پُکارتے ہیں۔ اور یہی برہم سب ظاہر و غائب سنسار یعنی (ظاہری و باطنی کائنات) کی پیدائش، پرورش، قیام و فنا کرنے کا خاص باعث (نمِت کارن) ہے اور کسی کا بنایا ہوا کارج (کام بنا) نہیں ہے۔ یعنی اِس کا کوئی بنانے والا باپ نہیں ہے یہی سب کے بنانے والا باپ یعنی مُبدیٔ و خالِق ہے۔ جو مذکورہ بالا چھ خرابیوں یعنی سِلسلہ (پرواہ) سے بَری و پاک اور سروپ سے لاانتہا ابدی ازلی (اننت و انادی) ہے۔ ایسے برہم مہادیو (اللہ اکبر) کو میرا با ادب لامتنہیٰ آداب اور دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط۔

رامچندر مُنی

چیت شُکلا پُورنماشی سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پہلا باب چھ بیانات تمام شُد

اوم

سگُنائے نمونہ

دوسرا باب

جیوآتما اس کے نام رُوپ اور گُن۔کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! انادی کال کی سرشٹی کی آدی رچنا میں یعنی نہ معلوم کب جب کبھی اِس ابدی دُنیا کی پیدائش کا آغاز ہوا تھا، تب جو اُس اللہ کی نورانی و محرک طاقت کی شعاع (پربرہم پرماتما مہاپرش کے تیج یعنی چیتنیہ چلایمان شکتی کے انش) کا اگلے تیسرے باب میں بتلائی گئی اپنی نصف جسمانی ملکیت (اردھانگنی) اصل سُست مادے (پردھان پرکرتی) سے میل ہوجانے جو اُس اصل سُست مادے (جڑ پرکرتی) میں ایک طرح کی بھوگ بھوگنے کی حرکت و طاقت (چلایمان شکتی) پیدا ہوجاتی ہے بس اُسی نورانی محرک طاقت اور سُست مادے کے ملے جُلے مُرکب مجموعہ (چیتنیہ اور جڑ ملی ہوئی شکتی) کا نام جیوآتما، پران یا روح ہے۔ جو دراصل روپ سے بہت لطیف و غیر محسوس (سوکشم نراکار) اور گنتی میں بے شمار ہیں۔ اسی چلایمان شکتی، نورانی متحرک طاقت جیوآتما یا رُوح کو سبھی مذاہب کے دھرم شاستروں یعنی شریعت میں مختلف پیرائے سے مختلف خصائل کا بتلایا گیا ہے، لیکن مطلب سب کا ایک سا ہی ہے۔ صرف طرز تحریر کے تفاوت و سمجھنے سمجھانے کے آپس میں تفرقے و لفظی مخالفت کے جھگڑے ہیں۔

اور یہ نورانی متحرک طاقت جیوآتما یا روح بھی گو بطور خود تو آزاد ہے، مگر مادے کے اوصاف (پرکرتی کے گنوں) سے تعلق ہوجانے کے باعث پھر اُس کے گُنوں کے رُوپوں کے چکر میں گھر جاتا ہے، اور بھوگ بھوگنے (پرورتی مارگ) یا نجات (موکش) پانے (نورتی مارگ) اِن دونوں حالتوں میں سے ایک طرح کی حالت کا خواہشمند رہتا ہے۔ بھوگ بھوگنے کی خواہش یعنی پرورتی مارگ میں تو وہ اپنے نورانی جسم (سوکشم شریر) کو کہ جو اِسی مقالہ کے چھٹے باب میں تبلائے ہیں! غیر محسوس عناصروں (نراکار تتوں) سے مِل کر بنتا ہے، اِسی مقالہ کے ساتویں باب میں تبلائے پانچ ذرا کثیف عناصروں (مہابھوتوں) کے بنے عناصری قالب (استھول شریر) میں پیوست کرکے اپنی خواہشات کے مطابق نیک و بد اعمال کرتا، اور اُن اعمال کے مطابق حاصل ہوئے اچھے

و بُرے ثمرات کو بہت سے مختلف طرح کے قالبوں (یونیوں) میں بھوگتا پھرتا ہے۔ بس اِسی نیک و بد اعمال و اچھے بُرے ثمرات (کرم پھل بھوگ) کے سلسلہ سے پیدائش و موت وغیرہ (جنم مرن آدی) کے سُکھ دُکھوں کو پیدائش، قیام اور فنا کے تینوں زمانے (سرستی۔ استھتی اور پرلے) میں آئندہ اِسی مقالہ کے بارہویں، تیرہویں و چودھویں باب میں بتلائے نباتات (اُدبِج) کیڑے وغیرہ سویدج پرند وغیرہ (انڈج) حیوانات (جرایُج) اور اِنسان (منش) کے قالبوں (یونیوں) میں مختلف قسم کے لاکھوں جسموں کے ذریعہ تب تک بھوگتا پھرتا ہے، کہ جب تک اُس کا تعلق باطنی کائنات یعنی وجود باطنی (کارن روپ پرکرتی) سے بھی بنا رہتا ہے۔ اور بس تبھی تک اِس نورانی متحرک طاقت کا نام جیو آتما یعنی روح بھی کہلاتا رہتا ہے، جو دراصل برہم کی وہی چیتنیہ شکتی اور اِس کا وہی اصلی چیتن سروپ ہی ہے۔ لیکن اِس وقت یہ مادہ (جڑ پرکرتی) کے میل کی وجہ سے محدود (ایک دیشی) ہو گئی ہے۔ یعنی یہ ایک ایسی مرکب حالت کا نام ہے، کہ جو دو مختلف متضاد خواص والی اشیاء کے میل سے ایک تیسری جُدا ہی شئے تیار ہو جاتی ہے۔ سو ویسا ہی یہ بھی چیتن اور جڑ یعنی متحرک اور سُست مادے کا ایک مُرکب مجموعہ ہے۔ اِس لئے اِس کے خصائل یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ بھی چیتن اور جڑ دونوں کے مِلے جُلے ہی پائے جاتے ہیں۔ اور اِسی لئے جبتک اِس کا تعلق خواہ وہ کاریہ روپ پرکرتی سے ہو، یا کارن روپ پرکرتی سے، اُسی جڑ پرکرتی (مادہ) سے رہتا ہے، بس تبھی تک اُس بڑی چیتنیہ شکتی والے پربرہم سے کم شکتی والے اور جڑ پرکرتی (مادہ) سے مختلف گُن والے اِس کے نام بھی پکارے جاتے ہیں۔ جیسے سروگیہ کی بجائے الپگیہ، مہاپُرش کی بجائے پُرش، برہم کی بجائے جیو یا روح، پرمیشور کی بجائے ایشور، پرماتما کی بجائے آتما وغیرہ سب اُسی کے نام ہیں۔ اور گُنوں میں بھی سوائے قدرے فرق ہو جانے کے رہتے سب وہی ہیں۔ جیسے نِرگُن کی بجائے سہ گُن۔ نِروکار کی بجائے سہ وِکار۔ نِراکار کی بجائے ساکار، چیتن روح، وِگیان مئے وغیرہ اِس کے ایسے ہی مِلے جُلے گُنوں کے باعث اِس کے نام بھی سب ویسے ہی ہیں، صِرف حالت کا تفاوت ہے۔ اور سُبھاؤ بھی قدرے تفاوت کے ساتھ قریب قریب ویسے ہی رہتے ہیں۔ یعنی یہ بھی ست چِت آنند مئے یعنی حق بالذات، علم بالذات، سرور بالذات ہی سا ہے۔

اور جب اِس جیو آتما کو کسی سخت تکلیف کی وجہ سے اِس مادہ (پرکرتی) کے ذاتی، صفاتی یا فاعلی یعنی گو رنگ، کرتک یا سُبھاوک روپوں کے چکر سے میل کی بجائے دشمنی (راگ کی بجائے دویش) ہو جاتی ہے، تو کِسی نہ کسی ست پُرش گیانی مہاتما کے ست سنگ یعنی حق پرست روشن ضمیر درویشوں کی صحبت سے اِس پرکرتی کے روپوں کا سبھاؤ جان کر اُس کے ٹھیک حقیقی نجاتی راہ بتلانیے

سے اِس پرکرتی کے بھوگوں سے سخت نفرت (تیبر ویراگ) کرکے تارکُ الدُّنیا (نورتی مارگ) سے اِس کے مَیل کے چھوڑنے کے (نِروِکلپ وغیرہ سمادہی کے سادہن) مراقبہ میں تصور وغیرہ کرکے اور اپنے اصلی سروپ پرمانند پربرہم پرماتما میں ازحد مخلصانہ عشقِ حقیقی (اننیہ بھگتی) کرکے اُسی میں محو یعنی فنا فی اللہ ہو کر اپنے اُس خواہشاتی مادہ (کارن روپ پرکرتی) کے لپٹے ہوئے چولے نورانی جسم (سوکشم شریر) کو بھی، کہ جس کو اِس نے بھوگ بھوگنے کے لئے اختیار (دھارن) کیا تھا چھوڑ کر پھر وہی پورن برہم پرمانند ست چت آنند سروپ خالص چیتن شکتی والا یعنی حق بالذات، علم بالذات، سرور بالذات ہوجاتا ہے۔ بس جیو آتما کا یہی سخت ریاضت کے ذریعہ نجات حاصل کرکے لامتناہی فائدہ اُٹھانا (پرم پُرشارتھ سے پرمارتھ موکش پد پانا) دوسرا کام ہے، جو ازحد مشکل یعنی پرم دُرلبھ ہے۔

اِس لئے یہ جیو آتما بھی نجاتی حالت کے سوائے کہ جس کے بعد یہ اُن ضعیفی و موت وغیرہ چھ خرابیوں سے پاک یعنی سلسلہ سے بری (پرواہ سے رہت) ہوجاتا ہے، خواہشات عیش (بھوگ اوستھا) میں سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور سروپ سے فانی (سانت) ہے۔ بس یہی بھوگ و نجات یا بندھ اور مکت یا پرورتی اور نورتی یا خواہش عیش و چھٹکارا جیو آتما کے دونوں کاموں کا تفاوت۔ اِس کے نام روپ اور گُن کرم سُبھاؤ کا حال بے رو رعایت و اختصار کے ساتھ بتلا دیا گیا۔ اور میں سمجھتا ہوں، کہ بس اتنا ہی کہنا کافی بھی ہوگا۔

انت میں ایسے پرم سہ گُن چیتن دیو جیو آتما کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے نمسکار ہے

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

دُوسرا باب جیو بیان تمام شُد

اوم

لکشیمی نونہ

تیسرا باب

پردہان۔ اُسکے نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! یہ ست۔ رج۔ تم تین ازلی اور ابدی صفتوں کی یکساں مساوی حالت میں رہنے کا نام اصل سُست پردہان، برہم کی اردہانگنی، اللہ کی نصف جسمانی ملکیت یا کارن روپ پرکرتی ہے۔ جس کو دوسری زبانوں میں مادہ و میٹر بھی کہتے ہیں۔ اِس کا روپ بھی نراکار ہی ہوتا ہے، جو دُنیا دار (بدّھ) جیو آتماؤں کو محسوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اِس کا تعلق صرف پاک روح (مُکت آتما) یعنی ایشور سے ہوتا ہے۔ اور یہی پردہان اگلے بابوں میں بتلائے پیدائشی سلسلہ میں تمام باطنی و ظاہری وجود (نراکار و ساکار جگت) کی پیدائش کا اُپادان کارن، علّت مادی یعنی مصالحہ ہے۔ یعنی اُن سب تتوں کا کارن یعنی ماتا ہے۔ اور کارج، نتیجہ، کام یعنی اولاد کسی کی نہیں ہے۔ اور سلسلہ (بہاؤ یعنی پرواہ) سے بری و پاک اور سروپ سے ازلی اور ابدی (انادی وانت) ہے۔ جو اُسی پربرہم پرمیشور وشوکرما کے اشارہ سے مختلف پیرائے سے ناچتی رہتی ہے۔ یعنی اُسی برہم کی منشا و قاعدے کے مطابق قیامت، حالت تاریکی (پرلے کال) یعنی اُسی کے خواب میں جو مقررہ مدّت کا ہوتا ہے، تب تو یہ بھی سُست اور چُپ پڑی رہتی ہے اور اپنی کمزوری کو پھر سے ٹھیک پُورا کر لیتی ہے۔ اور جب وہ خالق (وشوکرما) قیامت (پرلے کال) کے بعد دُنیا کو بناتا اور ظاہر کرتا ہے، تب اُسی کے اشارہ یعنی چیتنیہ شکتی سے اِس اصل سُست مادے کے نہایت ہی لطیف ذرات کی ابتدائی ترکیب کے آغاز سے جیسا اگلے بابوں میں بتلایا جاویگا، اِن کا دوسری دوسری حالتوں میں تبدیل ہوتے جانا یعنی دھیرے دھیرے لطیف ذرات سے کثیف ذرات میں بدلتے جانا (نراکار سے مختلف طرح کے روپ رنگ کی ساکار شکلیں اختیار کرتے جانا) ہی پیدائش دُنیا (سرشٹی) کہلاتی ہے۔ اور وہ خالق (وشوکرما پرماتما) اسی طریقہ سے آہستہ آہستہ تمام وجود باطنی و ظاہری (کُل نراکار و ساکار جگت) کی پیدائش اِسی کے ذریعہ بنا کر ظاہر کر دیتا ہے۔ اِس لئے یہ سب کچھ اللہ ہی کا کام یا نصف جسم (برہم ہی کا کاریج یا اردہانگ) ہی مانا جاتا ہے لیکن اُس کا یہ

کام بھی مقررہ مُدّت کا ہوتا ہے، جو سِلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور شکل سے فانی (سروپ سے سانت) ہے۔ اور اِسی طریق پیدائش کو مختلف پیغمبروں (مہرشیوں) نے غبی اشخاص کو سمجھانے کے لئے آپ۔ برہماجی۔ دیوی۔ بابا آدم و ماں حوّا وغیرہ مختلف ناموں سے اور اِس نشاالٰہی کو سوہم یا کُن لفظ (شبد) سے عمل میں آنا ظاہر کیا ہے۔

اگلے بابوں میں اِس کے جتنے بھی روپ رنگ دکھلائی دیویں گے وہ سب اِسی کے نام ہیں، لیکن اِس کے خاص نام شُدّہ ستیہ پردہان، ماتا، مادہ، میٹر، اِستری، لکشمی، سِری، مایا، اَودّیا، اَدیاکرت وغیرہ ہیں۔ چونکہ اِنسان سمجھنے میں غلط فہمی نہ کر جاویں، اِس لئے اِن کے معنی سمجھا دینے لازمی معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی یہ سَت گُن وغیرہ کو اختیار رکئے ہوئے ہے اِسلئے شُدّہ، اور لازوال ہے اِس لئے ستیہ، اور یہ جملہ کائنات (سب پدارتھوں) کے بنانے والی جڑ یعنی مول ہے اِسلئے پردہان پرکرتی یا ماتا، اور سبھی سامان کے بنانے والا مصالحہ ہونے کے باعث اِسی کو مادہ یا میٹر بھی کہتے ہیں۔ اور جب سنسار میں جتنے بھی ایسے پدارتھ ہیں کہ جن کے بطن (گربھ) سے دوسرے پدارتھ یعنی بچے پیدا ہوں، تو اُن کو عورت (اِستری) کہتے ہیں؛ تو چونکہ سنسار کی جملہ اشیاء پردہان پرکرتی ہی سے پیدا ہوتی ہیں، یعنی یہ سب کچھ تماشہ اِسی کے بطن کا نکلا ہُوا خزانہ ہے، اِس لئے یہ عورت یا اِستری کہلاتی ہے۔ اور اِستری کی شکتی (طاقت) اُس کے مالک (پُرش) کی شکتی پر منحصر ہوتی ہے، یعنی جیسے پُرش کی اِستری (زوجہ) ویسی ہی اُس کی شکتی۔ تو چونکہ اِس کا مالک (پُرش) پرماتما سب طاقتیں رکھنے والا (سروشکتی مان) ہے، اِس لئے اُس کی زوجہ (اِستری) جُملہ اوصاف والی (سَروگُن نِدہان) ہونے کے باعث لکشمی یا سِری کہلاتی ہے۔ اور جب کوئی شے کبھی تو کچھ معلوم ہو اور کبھی کچھ، اور حقیقت میں اُس کی جڑ کچھ اور ہی ہو، تو اُس کو مایا یا اَودّیا کہتے ہیں، اِس لئے اِس کے ایسے ہی بہروپیا ہونے کے باعث یہ مایا یا اَودّیا کہلاتی ہے۔ اور جو شے سَرو پاپ۔ جرّا۔ مِرتیو۔ شوک۔ چھُدہا۔ پپاسا اِن چھ خرابیوں سے بَری و پاک ہو، تو اُسے اَدیاکرت کہتے ہیں، تو حقیقت میں یہ خود اِن سبھی خرابیوں سے بَری و پاک ہے، اِس وجہ سے یہ اَدیاکرت کہلاتی ہے۔

اب جس وقت اِس کا تعلق پاک روح (مُکت آتما) یعنی ایشور سے ہوتا ہے، اُس وقت اِس کی حالت کے نام پردہان، شُدّھ ستیہ پردہان، کارن پرکرتی، کارن اُپادھی، لکشمی یا سِری وغیرہ کہے جاتے ہیں۔ اور جب اِس کا تعلق دُنیوی خواہشات رکھنے والی روحوں (بَدھ جیو آتماؤں) سے ہوتا ہے اور مختلف طرح کی صورتیں اختیار کر لیتی ہے، تو اُس وقت اِس کی حالت کے نام کاریہ روپ پرکرتی۔ مَلن ستیہ پردہان۔ مادہ۔ میٹر۔ اَودّیا۔ مایا۔ کاریہ اُپادھی یا اِستری وغیرہ کہلاتے ہیں۔ حقیقت میں شے تو ایک ہی ہے، لیکن حالت کے تفاوت سے اِسی کے مختلف نام مُقرر ہیں۔

اورجب یہ کام کرنیکی حالت میں مختلف صورتیں اختیار کرلیتی ہے یعنی دُنیا پیدا ہوجاتی ہے، تواتنے بیشمار روپ رنگ وگُن والی ہوجاتی ہے، کہ چاہے سمندر کی مچھلیاں شمار کرلینا ممکن ہوسکے، لیکن اِس کے روپ رنگ وگُن، کرم، سُبھاؤ اتنے لا انتہا ہیں، کہ جن کا شمار میں آنا ہی ناممکن ہے۔ اِس لئے مختصر حال سمجھانے کے لئے اختصار کے ساتھ اِس کے لازمی و ضروری جُز بتلائے جاتے ہیں۔ اور وہ یوں ہیں، کہ حقیقت میں پردھان میں ست۔ رج۔ تم تین ہی اوصاف (گُن) ہیں، لہذا اِس کا پھیلاؤ (بستار) بھی اِن تینوں کا مِلا جُلا ہی ہوسکے گا۔ یعنی اِس کے ہر ایک طرح کے جُزو، حصے یا تقسیم میں سے یہ تین گُن کبھی جُدا نہیں ہوسکتے۔ اِسلئے سنسار کی جُملہ اشیار (سبھی پدارتھ) اوصافِ ثلاثہ یعنی ترگُن مئے کہلاتی ہیں۔ لہذا پیشتر اِن تینوں گُنوں کے اوصاف یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ سمجھنا ہی ضروری ہیں۔

۱۔ ست۔ اِس کا رنگ سفید۔ گُن۔ دھرم، گیان یعنی عقل۔ ویراگ۔ ایشوریہ۔ کرم پرکاش یعنی روشنی۔ اور سبھاؤ شُدھ چت۔ تیاگ وِرتی۔ تارک الدُنیا۔ مُستقل مزاجی۔ اور سروپ آنند مئے ہوتا ہے۔

۲۔ تم۔ اِس کا رنگ سیاہ۔ گُن۔ ادھرم، اگیان یعنی بے سمجھی۔ کرم اندھیرا۔ اور سبھاؤ مَلِن چت۔ موہ وِرتی۔ غیر مستقل مزاجی۔ اور سروپ سُستی و آلسیہ لئے ہوتا ہے۔

۳۔ رج۔ یہ گُن ست اور تم دونوں کا مرکب مجموعہ ہے، اِس لئے اِس کی سب حالتیں بھی دونوں کی مرکب ہی پائی جاتی ہیں۔ یعنی اِس کا رنگ سفید ہے نہ سیاہ، دونوں کا درمیانی تیز سُرخ ہے۔ اور گُن بھی گیان مئے ہے نہ اگیان مئے، گیان اور اگیان دونوں کا مُرکب دو طرفہ چلنے والا کچھ نہ کچھ خواہش والا ہے۔ اور کرم بھی پرکاش اور اندھیرا دونوں کا درمیانی کم روشنی والا اور ہلنے جُلنے والا ہے۔ اور سبھاؤ بھی دونوں کا مُرکب کام کرنے والا اہنکار وِرتی، اور سروپ چنچل ہوتا ہے۔

بس اِنہی سب مذکورہ بالا رنگ، روپ، نام اور گُن، کرم، سُبھاؤ (سبھی مکمل صفات) رکھنے والی پردھان کو جگت جننی یعنی نِراکار و ساکار دونوں جگت کی ماتا بھی کہتے ہیں۔

ایسی پرم دیوی شکتی والی ماتا کو میرا لامتناہی آداب۔ دست بستہ نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی

تیسرا باب چھ بیانات تمام شُد

دُنیا کے آغاز میں وجود باطنی و ظاہری یعنی نِراکار جگت و ساکار جگت کے خاص تتونکی تخلیق
اِس کا باعث وراٹ یعنی برہما روپ کا فضل

اُوم

مہت تتوا ئے نمونمہ

آتھ

چوتھا باب

مہت تتو۔ اہنکار اور مَن کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاوَ

پیارے بھائیو! اب چونکہ مندرجہ بالا تینوں ابواب میں بتلائے تینوں تتوں میں سے پرمیشور تو نِراکار اور ساکار جگت کا نمت کارن یعنی علت غائی اور پردہان اُپادان کارن یعنی علت مادی۔ اور جیو آتما بھوگتا ہے، یعنی پردہان تو اپنے مختلف گنوں سے مختلف روپ رنگ کے بھوگ روپ جسم اختیار کر سکتی ہے، اور پرماتما اپنی شکتی وِچِتر گیان سے مختلف ترکیبوں کے ذریعہ اُس پردہان یعنی مصالحہ سے نِراکار و ساکار جگت بھوگ روپ کو بنایا کرتا ہے، اور جیو آتماؤں کو اُن کے نیک و بد اعمال کے مطابق اُس مصالحہ سے بنائے ہوئے بھوگ کو بھگوایا کرتا ہے۔ یا یوں کہو، پرماتما بھگواتا، جیو آتما بھوگتا اور پردہان بھوگ وپہارن کرتی ہے۔ تو جب یہ دونوں تتو جیو آتما اور پرکرتی انادی کال سے پرداہلش ہوتے آئے پرے کال میں یعنی اُسی وِشوکرما کے خواب کے وقت حالتِ سُشُپتی (عالم بیخودی) میں بے حِس و حرکت یعنی سُست اور چُپ پڑے رہکر آرام کر کے اپنی زمانہ ماضی کی پیدائش و قیام کی بگڑی ہوئی طاقت کو بحال یعنی پورا کر لیتے ہیں، تو پھر وہی وِشوکرما اپنے خواب (پرلے کال) میں سمیٹے ہوئے یعنی بگاڑے ہوئے کھیل کو پیشتر ساکار تتو (عناصر) اور وسو (سیارے) وغیرہ کی ساکار سرشٹی بناتا ہے۔ اِس کے بعد جیو آتماؤں کے سوکشم شریر ونکو اُن کے سابقہ کرم پھل کے مطابق بھوگ بھگوانے کے لئے مختلف طرح کے ساکار شریر دہارن کراتا یعنی جنم دیدیتا ہے۔ جس کا دینا اُس کو اِس لئے لازمی ہو جاتا ہے کہ نہ تو بلا ساکار روپ کے بھوگ ہی بنتا ہے، اور نہ بھوگتا بھوگ ہی سکتا ہے۔ بس یہی سبب جہان کی تخلیق یعنی جگت رچنا کا ہے۔ لیکن ابتدائی پیدائش دُنیا میں شروع سے بنانا ہوتی ہے۔ یعنی پیشتر نِراکار سرشٹی پھر ساکار سرشٹی کی رچنا ہوتی ہے۔ اور پھر نِراکار سے ساکار ہوتے رہنے کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابتدائی پیدائش میں اُس کو اِس طرح شروع کرتا ہے، کہ پیشتر دوسرے باب میں بتلائے طریق پردہ

اپنی چیتنیہ شکتی اور پردہان کے میل سے اُسی پردہان یعنی سُست مادّہ میں آہستہ آہستہ سلسلہ وار حرکت پیدا کرتا ہے۔ یعنی پردھان کے ست۔ رج۔ تم تینوں گن (صفتیں) جو یکساں حالت میں ملے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہ بے حس و حرکت یعنی سُست وچپ رہتی ہے، اُس میں آئندہ کام کرنے کے لئے یعنی ساکار جگت رچنے کے لئے وہ اپنی حرکت دینے کی ترکیب بتدریج شروع کرتا ہے۔ اور اُسی کا نام پران جیوآتما یا روح ہوتا ہے۔ تو اوّل تو جیوآتماؤں کو اُسکی ترکیب جاننا اور پھر بتلانا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سا فعل ہے۔ لیکن پھر بھی جو کچھ ویدوں کے پَرا و اپرا ودیا (دینی و دنیوی علم) کے گیان و درشن شاستروں کے تجربے وگیانی مہاتماؤں کے ست سنگ اور اُسی وشوکرما کی انتہائی رحمت سے جو (سمادی اوستھا میں وگیان) حالت مراقبہ میں میل ملانا معلوم ہوا ہے، اور سنسار کے ہت کے لئے بتلایا جاسکتا ہے وہ یوں ہے۔ کہ وہ وشوکرما اپنے وراٹ روپ کے وستار (پھیلاؤ) کا کام مندرجہ ذیل طریق پر شروع کرتا ہے۔ کہ

۱۔ مہت تتو کی تخلیق

پیشتر وہ روح (پران) کے اُن تینوں گنوں کے مساوی ملے ہوئے مجموعہ میں اپنی چیتنیہ شکتی سے کچھ ست گن کو بیش کرتا ہے، تب اُس پران میں ست گن کی بیشی یعنی پردہانتا سے گیان پیدا ہوجاتا ہے۔ یعنی پران کی اب دوسری حالت گیان مئے ہوجاتی ہے۔ بس پران میں اُسی گیان کی بیشی کا نام مہت تتو بدہی یا عقل ہوتا ہے، جو ظاہرا میں پران کا اور حقیقت میں پردہان کا کارج (کام۔ اولاد) اور بقیہ مندرجہ ذیل سب تتوں کا کارن (سبب۔ ماتا) ہے اور سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) وسروپ سے سانت (فانی) ہے۔ اِس کا روپ نِراکار۔ گن برہم گیان یعنی فنائی اللہ۔ کرم نراکار اُپاسنا یعنی صرف اللہ کی عبادت کرنا جسمانی غرور کا تیاگ۔ اور تموگنی کرم و بھوگوں یعنی پرکرتی کے تقریباً سبھی روپوں سے ویراگ یعنی نفرت و دشمنی اور سبھاؤ آنند مئے یعنی مسرور ہوتا ہے۔ اِسی صفت (گن) کی بیشی کو ستوگنی ورتی یا پرکرتی یعنی حق پرست خو بھی کہتے ہیں۔ ایسے اعلیٰ و برترین صفت والے مہت تتو دیو کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ راجندر منی۔

۲۔ اہنکار تتو کی تخلیق

پھر وہ وشوکرما اُسی پران میں اپنی چیتنیہ شکتی سے کچھ تم گن کو بیش کرتا ہے، تو اُس پران میں تم گن کی بیشی یعنی پردہانتا سے موہ پیدا ہوجاتا ہے۔ یعنی پران کی اب تیسری حالت موہی ہوجاتی ہے۔ بس پران میں اِسی موہ کی بیشی کا نام اہنکار تتو ہوتا ہے، جسکو ابہمان و شیطان وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور سروپ سے سانت (فانی) ہے۔ اور

بدّھی کا کاریج (اولاد) اور بقیہ مندرجہ ذیل سب تتوں کا کارن (سبب۔ ماتا) ہے۔ اور یہی سنسار (کاریہ جگت) میں بے حد سُکھ۔ دُکھ و جنم۔ مَرن وغیرہ سب دوزخ کا سبب ہوتا ہے۔ اِس کا روپ نِراکار۔ اور اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ کے کاموں میں کام۔ کرودھ۔ مَد۔ لوبھ۔ موہ وغیرہ ملے جُلے ہوتے ہیں، جو سب اگیان، کم فہمی، بداعمالی، پاپ، نرک، دوزخ اور آواگون کے چکّر کے خاص اسباب ہیں۔ اِسکی حالت موجودگی میں بل، بدّھی، بُراکرم، دھن، کٹمب وغیرہ سب ہی کا از حد غرور اور موہ جیو آتما کو رہتا ہے۔ اور پرکرتی کے تقریباً سبھی ردیوں و بھوگوں سے رغبت اور ستوگنی سُبھاؤ والوں سے نفرت و دشمنی رہتی ہے۔ اور سُبھاؤ بھوگ مئے (عیّاش) ہی رہا کرتا ہے۔ اِسی کو تموگنی وِرتی یا پرکرتی اور غصیلی عادت بھی کہتے ہیں۔ ایسے قوی اہنکار دیو کو میرا دور ہی سے دست بستہ نمسکار ہے۔ رامچندر مُنی۔

۳۔ مَن تتّو کی تخلیق

پھر وہ وِشوکرما اُسی پران میں اپنی چیتنیہ شکتی سے کچھ رَج گُن کو بیش کرتا ہے، تب اُس پران میں رَج گُن کی بیشی یعنی پردھانتا سے اِچھا شکتی یعنی کام کرنے کی خواہش اور چنچلتا پیدا ہو جاتی ہے یعنی پران کی اب چوتھی حالت چنچلتا اور (اِچھامئے) خواہشاتی ہو جاتی ہے۔ بس پران میں اِسی اِچھا شکتی کی بیشی کا نام مَن تتّو ہوتا ہے۔ جِس کو واسنا (خواہش) بھی کہتے ہیں۔ یہہ سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور سروپ سے سانت (فانی) ہے۔ اور اہنکار کا کاریج (کام۔ اولاد) او ربقیہ مندرجہ ذیل سب تتّوں کا کارن (سبب۔ ماتا) ہے۔ اور چونکہ اِس کے کام و چال بڑے زور و رفتار والے ہوتے ہیں، اِس لئے اِس کو بجلی یا سوریہ بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ اگلے باب میں بتلائی ہوئی پانچ گیان اِندریاں (حواسِ باطنی) اور پانچ کرم اِندریاں (حواسِ ظاہری) دسوں اِندریوں کا سنچالک (چلانے والا) ہے یعنی وہ اِسی کے حکم سے کام کرتی ہیں، لہٰذا اُن سب کا سردار یعنی راجہ ہے۔ اِس لئے اِس کو گیارہویں اندری بھی کہتے ہیں۔ اور تمام شبھ کرم و یوگ کے سادھن (سیکھنے) کا یہی خاص ذریعہ ہے۔ کیونکہ اِسی کے قابو میں ہو جانے سے یوگ کی شکتی سے کامیابی ہو کر دھارنا (قوّت ارادی) اور دھیان (مراقبہ) میں باأثر ہو کر یا تو سمادھی (وحدانیت) حاصل ہو جاتی ہے، یا دُنیا کے بڑے بڑے کام یا مرض ٹھیک کئے جا سکتے ہیں۔ اِس کا روپ نِراکار ہے۔ اور چونکہ یہہ رجوگُن خود پیشتر ہی سے سَت اور تَم دونوں گُنوں کا مُرکب مجموعہ ہے، اِس لئے اِس کی پردھانتا یعنی بیشی سے اُنہیں دونوں کے مُرکب گُن، کرم، سبھاؤ کے کام ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اِس کی قوّت اور کارروائی کو سبھی متنفس اچھی طرح جانتے ہیں، کہ اِسی ایک مَن کی خواہشات کی بدولت جیو آتما اپنے نیک و بد اعمال کے پھل بھوگنے کے لحاظ سے اگلے بابوں میں

بتلائی مختلف طرح کی لاکھوں یونیوں میں بیشمار دفعہ پیدایش وموت کی تکلیفیں اُٹھاتا پھرتا ہے۔ لیکن جہاں اِس کو اتنے بڑے پھساد کے کام آتے ہیں، وہاں اِس مین ایک یہ بات بڑی عمدہ بھی ہے، کہ اِسکا حقیقت میں کوئی خاص ذاتی کام نہیں ہے، بلکہ اِسمیں صحبت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے یعنی جیسے سانچے کی صحبت ہو ویسا ہی یہ روپ دہرلیتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا سب خراب کام اِس کے اہنکار کے ساتھ صحبت رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جب اِسکا تعلق بُدہی کے ساتھ ہوجاتا ہے، تو پھر ستوگنی گیان کے اعلیٰ درجہ پہ پہنچاکر جیوآتما کو پرم آنند موکش پد کو بھی پہنچا دیتا ہے۔ بس اِس کا خواص ہی ایسا ہے، کہ جدہر کو لگ گیا اُدہر ہی کو پورا کام کرگیا۔ اَب اِس کا لگانا ہی جیوآتما کا کام ہے، کہ پیشتر ہی سمجھکر اِس کو مستقل مزاجی سے بُدہی کی طرف کو لگا دیں۔ اور چونکہ یہ خود کوئی مقصد نہیں رکہتا، جیسی صحبت میں اِسے لگا دیں ویسے ہی اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ بھی ویسے ہی مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ صفت والے من دیو کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۰۸ بکرمی

چوتھا باب اٹھارہ بیانات تمام شُد

اُوم

دیوائے نمونمہ

اَتھ

پانچواں باب

پانچ تنماتراؤں، پانچ گیان اِندریوں اور پانچ کرم اِندریوں کی تخلیق

اِن کے سبب۔نام۔رُوپ اور گُن۔کرم۔سُبھاؤ

پانچ تنماتراؤں کی تخلیق

پیارے بھائیو! پھر وہی وشو کرما اُس پران کے ست۔رج۔تم تینوں گُنوں کو اہنکار کے ساتھ تن سے اِس طرح آپس میں مِلاتا ہے، کہ وے مِلکر پانچ ہو جاتے ہیں۔جیسے پیشتر ست ایک گُن تھا اُس سے شبد گُن۔پھر ست رَج مِلا کر دوسرا اسپرش گُن۔پھر رَج سے تیسرا روپ گُن۔پھر ست رَج تم مِلا کر چوتھا رس گُن۔اور صرف تم سے پانچواں گندھ گُن۔یعنی اِسی طرح تینوں گُنوں کو مِلا کر یہ پانچ طرح کے گُن یا سوکشم نِرا کار تتو یعنی جوہر اُس پرماتما نے بنائے۔بس اِنہی پانچ نِرا کار گُنوں یعنی جوہروں کا نام پنچ تنماترا ہے، جو اپنے جُدا جُدا گُن، کرم سُبھاؤ کے مُطابق اوّل شبد یعنی آواز۔دوسرا اسپرش یعنی چھونا۔تیسرا رُوپ یعنی دیکھنا۔چوتھا رَس یعنی ذائقہ۔پانچواں گندھ یعنی بُو کے نام سے مشہور ہوئے۔اور یہ اِتنے لطیف یعنی سوکشم و نِرا کار ہوتے ہیں، کہ اِنسان کے حواس خمسہ باطنی (گیان اِندریوں) تک سے نہیں جانے جا سکتے۔ البتہ اِنکو کوئی یوگی مہاتما ہی اپنی سمادہی اوستھا، یعنی بعض روشن ضمیر حضرات ہی اپنی حالتِ مراقبہ میں جان سکتے ہیں۔اور یہ اہنکار وغیرہ کے کالج (کام اولاد) اور حواس خمسہ باطنی وظاہری اور پانچ عناصر یعنی پانچ گیان اِندریوں و پانچ کرم اِندریوں اور پانچ مہابھوتوں کی تخلیق کے باعث (کارن) ہیں اور اِنہیں کے ساتھ مِل کر نِرا کار جگت و ساکار جگت میں یہ بڑے بڑے وِراٹ روپ دہر کے یعنی دنیا میں بڑے طول طویل پھیلاؤ کی شکلیں اختیار کر کے کام کرتے ہیں۔اور سلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔

پانچ گیان اِندریوں کی تخلیق

پیارے بہائیو! جب اُس وِشوکرما پرماتما نے پانچ تنماترا یعنی گُن بنائے، تو ہر ایک گُن کے پران میں قیام و محسوس کرنیکے لئے اُسی پران کے مندرجہ بالا سب تتوں سے مِلاکر اُس میں پانچ ہی مقام اَستھان یعنی گولک بنائے۔ یعنی شبد کے لئے کان قوتِ سامعہ۔ اَسپرش کے لئے توچا عصب قوتِ لامسہ۔ رُوپ کے لئے آنکھ، قوتِ باصرہ۔ رس کے لئے رَسنا، قوتِ ذائقہ۔ اور گندھ کے لئے ناک قوتِ شامہ یہ جو پانچ نِراکار استھان یعنی گولک پران میں مُقرر کرے، بس اِنہیں استھانوں کا نام پانچ گیان اِندریاں (حواسِ خمسہ باطنی) ہے۔ جو پانچ تنماترا کے کارج (کام۔ اولاد) اور بقیہ مندرجہ ذیل تتوں کے باعث (کارن) ہیں۔ اور سِلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے اَنادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔

پانچ کرم اِندریوں کی تخلیق

پیارے بہائیو! پھر اُس وِشوکرما پرماتما نے اُسی پران کے مندرجہ بالا سب تتّوں اور گیان اِندریوں سے مِلاکر مَن کی شکتی سے پانچ تنماتراؤں کے کام کرنیوالی ہر ایک کے لئے جُدا جُدا پانچ ہی حواسِ خمسہ ظاہری (کرم اِندریاں) بنائیں۔ مثلاً شبد کو مُنہ۔ اسپرش کو ہاتھ پیر۔ روپ کو لِنگ یا یونی۔ رَس کو زبان۔ گندھ کو گُدا یعنی مِقعد جُدا جُدا کام کرنیوالی سوکشم و نِراکار یعنی لطیف غیر محسوس ہونے والی بنائیں۔ اور یہ بھی پانچ تنماترا وغیرہ کے کارج (کام۔ اولاد) ہیں۔ اور کارن (اسباب۔ ماتا) کسی کے نہیں ہیں۔ جو سِلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔ اِن پندرہ تتوں کے گُن، کرم، سبھاؤ سب ہی بہت اچھی طرح جانتے ہیں اور دوسرے باب کے دوسرے حِصّہ طِب کے بیان میں حسبِ موقع تشریح کے ساتھ بتلائے بھی جاویں گے، لہٰذا یہاں اِسی کو کافی سمجھیں۔ انت میں ایسے نفیس اور اعلیٰ اوصاف والے اِن سب پندرہ تتوں یعنی دیووں کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پانچواں باب ۵ ہ ۴ بیانات تمام شُد

اوم

کارن شریرائے نمونہ

اتھ

چھٹا باب

سوکشم شریر کی تخلیق

اِسکے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ

پیارے بھائیو! اب آپ کو یہ بتلایا جاتا ہے، کہ اتیک جو دوسرے سے پانچویں باب تک میں تبلائے ہیں؟ نراکار تتو یعنی جیو آتما۔ پردھان۔ مہت تتو۔ اہنکار۔ من اور پانچ تنماترا۔ پانچ گیان اِندریاں۔ پانچ کرم اِندریاں یہ سب مِلاکر جو بیس تتو پیدا ہوئے، انہیں تتوں کا ملا ہوا جو متحرک حالت کا مُرکب مادہ ہوتا ہے، بس اُسی کو سوکشم شریر۔ لِنگ شریر۔ کارن شریر۔ پران یا نورانی جسم بھی کہتے ہیں۔ یہ مُرکب مادہ یعنی سوکشم شریر بھی اس قدر لطیف اور غیر محسوس یعنی سوکشم و نراکار ہوتا ہے، کہ جسم کے حواس باطنی و ظاہری اسکو بھی محسوس نہیں کرسکتے۔ بس یہی لِنگ شریر اپنے سابقہ جنموں میں کئے نیک و بد اعمال کے مطابق نیک و بد پھل بھوگنے کی خواہش سے اگلے ساتویں باب میں تبلائے پانچ عناصروں (مہابھوتوں) کے خول میں بیٹھکر بیشمار قالبوں و جنموں میں اُس وقت تک بھوگتا پھرتا ہے ، کہ جب تک جیو آتما پرورتی مارگ یعنی دنیا کی تمام صورتوں و خواہشوں سے تعلق رکھتا ہے۔

یعنی جب تک جیو آتما کی عیش و عشرت کی خواہش (بھوگ واسنا) بنی رہتی ہے، تو چاہے بہت سے جنم مرن ہی نہیں بلکہ بہت قیامتوں تک میں بھی یہ اپنے عیش و عشرت کے عشق کے سہارے اپنے اِس لِنگ شریر میں لپٹا مست ہوا حالت بیخودی میں چُپ پڑا رہتا ہے۔ اور پھر پیدائش کے وقت سرِشٹی کال میں پانچوں مہابھوتوں کے خول یعنی عناصری جامے میں گھُس کر (استھول شریر دھارن کر) کثیف جسم لیکر اپنے نیک و بد اعمال کرتا و پھل بھوگتا پھرتا رہتا ہے۔ اور جب اِس موجودہ عناصری جسم (استھول شریر) کے ذریعہ والے بھوگ ختم ہو جاتے ہیں، تو کوئی باعث یا مرض ہوکر یہ استھول شریر تو بگڑنے لگتا ہے، اور کارن شریر اِس کو فوراً چھوڑ جاتا ہے بس اِسی کو مرتیو، موت یا اِنتقال کہتے ہیں۔

ہٰذا پھر استھول شریر تو اُس میں جیو آتما نہ ہونے کے باعث پانچوں تتوں سے اپنی پرورِش نہ پاکر

سڑ گل، سوکھ کر اپنے اپنے تتوں میں مل جاتا ہے، اور سوکشم شریر اپنے بقیہ کرم پھل بھوگنے کے باعث یم راج کے حکم سے فوراً کسی یونی کے دوسرے خول میں بڑ جاتا یعنی دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بس اسی کو پنر جنم یعنی دوسرا جنم کہتے ہیں۔ اور اسی جنم مرن کے سلسلہ کو آواگون کہتے ہیں۔

اور یہ لِنگ شریر ہر کہیں جا سکتا اور ہر ایک شکل اختیار کر سکتا ہے۔ یعنی یہ وہ متحرک مادہ (چلایمان شکتی) ہے، کہ جو ہر ایک سانچے میں ڈھل سکتا اور طرح طرح کی صورتیں اختیار کر سکتا ہے، لیکن بغیر کوئی استھول شریر اختیار کرے دُنیوی کوئی بھوگ نہیں بھوگ سکتا۔ اور جب ہر ایک تتو علیحدہ علیحدہ سلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت (جسم سے فانی) ہیں، تو انہیں کا مرکب مجموعہ یہ لِنگ شریر بھی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہوا۔

اور جب جیو آتما کو تیاگ کے ذریعہ (نورتی مارگ سے) سنسار کے بھوگ یعنی دُنیوی عیش و عشرت چھوڑنے منظور ہوتے ہیں، تب عیش تو عیش، عیش کی خواہشات کو بھی نیست و نابود کر کے (جسکی ترکیب حسب موقع اگلے مقالوں میں لکھی جاویگی) سب نیک و بد اعمال اور اُن کے پھلوں کو بھی چھوڑ اور برہم کی آنند بھگتی یعنی حق پرستی سے اس کارن شریر کو بھی چھوڑ اپنے اصلی پرمانند سروپ برہم پد کو پالیتا ہے یعنی اُس برہم روپ میں محو ہو کر وہی برہم روپ ہو جاتا ہے۔

دیگر آگاہی

پیارے بھائیو! اس نورانی جسم (سوکشم شریر) کے متعلق اس وقت دُنیا میں بہت سی اختلاف رائے پیدا کر رکھی ہیں، اسلئے مختصر طور پر دیگر رایوں (متوں) کا حال بھی تبلایا جاتا ہے، کہ وہ اسکو کیا مانتے اور کیا جانتے ہیں۔

۱۔ کسی مت کے مطابق اسی سوکشم شریر کے استھول شریر یعنی عناصری خول چھوڑ جانے کو اُس جیو آتما کی نجات (موکش) ہو جانا مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جنم کے بعد جیو آتما کا اور دوسرا جنم کوئی نہیں ہوتا جبتک یہ جسم ہے تبھی تک اسکا سب کچھ تعلق ہے۔

۲۔ کسی مت کیمطابق اسی سوکشم شریر کا اس خول سے نکلکر بغیر دوسرے عناصری خول یعنی استھول شریر کے سہارے اپنے نیک و بد اعمال کیمطابق آسمان (انترکش لوک، خلا) میں سورگ یا نرک یعنی سکھ یا دُکھ (بہشت اور دوزخ) بھوگنا مانتے ہیں۔

۳۔ اور کوئی مت یہ بھی اور مانتے ہیں، کہ کسی سوکشم شریر کے مندرجہ بالا سورگ یا نرک میں رہتے ہوئے اس سنسار میں رہنے والا کوئی شخص یا اُس کے وارث اپنی کسی چیز کو اُسکے بھوگ کیلئے یہاں دان کر کے وہاں بھی پہنچا سکتے ہیں، جو وہاں اُس کو سکھ دینے کا باعث ہوتے ہیں۔

۴۔ اور کوئی مت تو یہاں تک بھی مانتے ہیں، کہ کسی دوزخی (نرک گامی) سوکشم شریر کو اس سنسار میں سے کوئی شخص یا اُس کے وارث اپنے شُبھ کرموں کا پھل اپنی واسناؤں کے ذریعہ وہاں پہنچا کر اُسکے بد اعمالوں کا ثمرہ نیست کرا کے اُس کو نرک سے بھی نکلوا سکتے ہیں۔

۵ اور کسی مت کیمطابق یہ سوکشم شریر بھوت۔ پریت یا جن بن جاتا ہے۔ اور چاہے جسوقت کسی بھی یونی کی کوئی بھی صورت رکھکر دوسرے موجودہ زندہ شریروں کو سُکھ دُکھ بھی دیسکتا ہے، اور اپنے دُنیوی سُکھوں کو بھی بھوگتا رہتا ہے۔ اور پھر نہ معلوم کب یہ یونی چھوڑ کر نجات پاجاتا یا پھر باقاعدہ جنم لے لیتا ہے۔

نتیجہ

ناظرین! بھوت۔ پریت یا جن وغیرہ کے بارے میں دہرم شاستروں میں تبلایا گیا ہے، کہ گذرے ہوئے زمانہ (کال۔ وقت) کا نام بھوت ہے یعنی جب نورانی جسم (سوکشم شریر) عناصری خول (استھول شریر) کو چھوڑ کر نکل جاتا ہے، تو اُس کے بعد وہ وقت (زمانہ۔ کال) گذر جانیکی وجہ سے بھوت ہوجاتا ہے۔ اور جو مرا ہوا جسم یعنی مردہ خول رہجاتا ہے، اُسکو شب۔ پریت۔ اور نعش کہتے ہیں۔ تو جب اِس نعش کو بھی جلا کر یا گاڑ کر یا گوشت خور حیوانات درندوں و پرندوں کو کھلا کر اُس پریت کو بھی خاک مٹی۔ راکھ یعنی یامل یعنی فضلہ کر دیا تب وہ پریت بھی نیست و نابود ہوہی جاتا ہے کیونکہ اِن سبھی طریقوں میں سے کسی بھی ترکیب سے کسی میں جلدی کسی میں دیر سے سب تو اپنے اپنے تتوں میں جا کر مل ہی جاتے ہیں، بس پھر اُس کا یہاں اور کچھ باقی نہیں رہتا۔

اِس لئے یہ سب معلومات بھی اختصار کیساتھ آپ کو تبلا دی گئیں۔ اور اصل تو گیان اِس سوکشم شریر کی بناوٹ اور اِس کے جنم بھوگ و نجات کا اوپر لکھا ہی جاچکا ہے۔ لہٰذا اب اِن متوں کے عقیدوں کا فیصلہ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے، انصاف اور عقل سے مشاہدہ و منطق (ترک) کی ترازو پر تول کر چاہے جس طرح مان لیجئے۔

لیکن میری رائے میں تو یہ فیصلہ کرنا ٹھیک ہوگا، کہ اِنسان اپنے نیک و بداعمال کے نیک و بد ثمرات ضرور بھوگتا ہے، چاہے وہ فوراً جنم لیکر بھوگے یا آسمان میں بہشت یا دوزخ یعنی انترکش میں سورگ نرک میں رہکر بھوگے۔ یہ تو سب متوں میں مانا ہی گیا ہے پس اِسی نتیجہ کو سمجھکر ہر ایک عیش و عشرت کے خواہشمند یعنی بھوگ و اسناد والے اشخاص کو نیک اعمال ضرور کرنے چاہیں، جو آئندہ کسی طرح بھی ہو سُکھ ہی ملیں۔ اور بداعمالی کو لازمی طور پر چھوڑنا چاہئے جس سے کسی طرح اور کسی وقت میں بھی اُنکا بُرا ثمرہ نرک و دوزخ یعنی دُکھ نہ بھوگنا پڑے۔ اور نجات کے خواہشمند (موکش واسنا) والے اشخاص کو اِن سب نیک و بداعمال و اُنکے نتائج اور اُنکی خواہشات کو بھی زہر کی مانند سمجھکر اُنکو لازمی طور پر ایکدم ارادتاً سخت نفرت سے چھوڑ کر اُنکی لاانتہا حق پرستی (اننیہ بھگتی) کر کے نجات حاصل کرنیکے طرزِ عمل ضرور اختیار کرنے چاہیں بس یہی سناتن (پرانے) اور نوین (نئے) سب متوں کا سار (نتیجہ) ہے۔ انت میں ایسے قوی دیوادھی پتی (سردار) نورانی جسم (سوکشم شریر) کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمت ۱۹۸۰ بکرمی

چھٹا باب بارہ بیانات تمام شُد

اُوم

تتواٸے نمونہ

اَتھ

ساتواں باب

پانچ مہا بھوتوں یعنی تتوّں کی تخلیق

اِن کے سبب - نام - رُوپ اور گن - کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! جب اُس پرم پتا پرماتما وِشوکرما (خالق۔انجینیر) نے مندرجہ بالا نِراکار تتوّں کا ایک مُرکب مجموعہ یعنی نورانی جسم یعنی کارن شریر تو مکمل تیار کرلیا، لیکن بھوگ یا بھوگتا کے لئے ساکار پدارتھوں کی ضرورت ضرور رہتی ہے۔ کیونکہ جبتک کثیف جسم والی اشیاء (ساکار پدارتھ) نہ ہوں، تب تک نہ تو بھوگ بھوگا جاسکتا ہے، اور نہ بھوگتا بھوگ ہی سکتا ہے۔ لہٰذا یہاں تک کا بنایا ہوا سب کھیل بیکار ثابت نہ ہوجاوے، تو جس طرح جگت کے کسی بھی کمہار کو قسم قسم کے برتن بنانے کے لئے جل۔ مٹی۔ چاک۔ ڈنڈا اور تاگے کی ضرورت ہوتی ہے، اور پھر اُن کی اِمداد سے وہ لاکھوں طرح کے کھلونے یا برتن بنا ڈالتا ہے۔ بس ٹھیک اِسی طرح اُس وِشوکرما نے مذکورہ بالا پانچویں باب میں تبلائیں کارن پرکرتی کی پانچ تنماترا شبد۔ اَسپرش۔ رُوپ۔ رَس۔ گندھ کو اہنکار کے ساتھ من سے اپنی ترکیب کے ذریعہ مِلاکر کارن رُوپ پرکرتی یعنی قدرے محسوس ہونے والے ساکار رُوپ میں اِس طرح تبدیل کرکے ظاہر کیا، کہ شبد گُن سے آکاش تتو۔ اَسپرش گُن سے وایو تتو۔ رُوپ گُن سے اگنی تتو۔ رس گُن سے جل تتو اور گندھ گُن سے پرتھوی تتو پہلے یہ پانچ تتو بناکر ظاہر کئے۔ جو غیر محسوس حالت (نِراکار روپ) سے ذرا محسوس ہونے والی حالت (ساکار روپ) ہو گئے اور حواسِ خمسہ باطنی (گیان اِندریوں) کو محسوس ہونے لگے۔ بس اِنہی پانچ تتوں کا نام پانچ مہا بھوت۔ استھول بھوت عناصر۔ دیو یا دیوتا بھی پُکارا جاتا ہے۔ اِن کے بنانے کا یہ سبب ہے، کہ اُس وِشوکرما (خالق۔ انجینیر) کے گیان میں ان پانچوں ساکار پدارتھوں کے مُرکب مجموعہ اور چھٹے باب میں تبلائے نِراکار تتوّں کے مُرکب مجموعہ سوکشم شریر سے میل مِلاکر تمام چراچر ساکار جگت (متحرک و ساکن دُنیا۔ کُل وجود ظاہری) کے بھوگ اور بھوگتا بھی

کی تخلیق (رچنا) ہو سکتی تھی۔
لہٰذا اب وہی نراکار روپ پردھان پرکرتی ساکار روپ پرکرتی میں تبدیل ہوگئی۔ یعنی اب اُسکی دوسری حالت شکل والی (روپ مئے) ہوگئی۔ اور اب اُس وشوکرما پرجاپتی یعنی کمہار انجینیر کے پاس طرح طرح کے جسم بنانے اور بگاڑنے کے لئے سب مصالحے تیار ہوگئے۔ اور آگے چل کر اسی مصالحہ کے ذریعہ طرح طرح کے ساکار بھوگ اور بھوگتا کے جسم (استھول شریر) بننے وبگڑنے شروع ہونگے۔ اسی نئے اِس ساکار روپ پرکرتی کو پہلی نراکار روپ پرکرتی کی چھوٹی بہن یا ساکار جگت کی ماتا بھی کہتے ہیں۔ اور اسی حالت میں اِس کے نام کاریہ روپ پرکرتی۔ بلن ستیہ پردہان۔ اودیا۔ مادہ۔ کاریہ اُپادہی۔ اِستری وغیرہ کہلاتے ہیں۔ یعنی وہی تین گنوں والی (ترگن مئی) پردہان پرکرتی اب ان پانچوں عناصر داں (مہابھوتوں) کے ذریعہ کام کرنیوالی ساکار روپ ہوگئی۔ اور اُن تتوں کا ملا جُلا گن ان پانچوں میں موجود ہوگیا۔ یا یوں کہو اکہ اُس وشوکرمانے کارن روپ پرکرتی اور پانچ تنماترا ونکے میل سے جو جُدا جُدا صورتیں بنائیں، اور ان گنوں کی ملاوٹ کے باعث اُن کی صورتوں میں جو بھید پیدا ہوا، بس اُسی کو پانچ عناصروں یا تتوں کے نام سے پکارا گیا۔ اور اُن مختلف روپ رنگ کے ملاپ کے باعث اِن کے مختلف ہی روپ رنگ بھی ہوگئے۔ اور اُن مختلف روپ رنگ کے باعث اِن کے مندرجہ ذیل مختلف ہی گن کرم، سبھاو بھی پیدا ہوگئے۔

اوّل آکاش تتّو کا بیان

یہ خالص تتّو سب تتوں میں بڑا و پہلا ہے اور سب برہمانڈ کا محیط کُل ہے۔ یعنی تمام تتو اِسی کے گربھ میں اِستِھت رہتے یعنی قیام رکھتے ہیں۔ اِس کو وشوکرمانے دوسرے تتوں کی ملاوٹ سے پاک کرکے رچا یعنی ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ آسمانی یعنی ہلکا نیلا۔ گن شبد پہلی تنماترا۔ کرم مقناطیسی یعنی سب کو اپنی طرف کھینچنے والا دسکوڑنے والا اور خود پھیلنے والا اور سبھاؤ بہت سرد، تسکین دیہ دبلغمی ہے۔ جو سلسلہ سے بری (پرواہ سے رہت) اور سروپ سے ابدی ولامتناہی (انادی وانت) ہے۔

دوسرے وایو تتّو کا بیان

یہ تتو اُس وشوکرمانے آکاش اور اگنی دونوں کا درمیانی مُرکب رچکر ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ سبز یعنی ہرا۔ گن اسپرش یعنی چھونا۔ کرم ہلنے بہنے وحرکت کرنیوالا چنچل۔ اور سبھاؤ سرد خشک۔ معتدل

سوداوی تسکین دہ و دافع سڑن ہے۔ جو سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور سروپ سے (سانت) فانی ہے۔

تیسرے اگنی تتو کا بیان

یہ خالص تتو ہے۔ اِس کو وِشو کرما نے دوسرے تتوں کی ملاوٹ سے پاک کرکے رچا یعنی ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ تیز سُرخ یعنی لال۔ گُن روپ یعنی دیکھنا۔ کرم روشنی وجلانا اور اوپر کی طرف چلنے والا۔ اور سُبھاؤ تیز گرم مُحرک وصفراوی ہے۔ جو سلسلہ سے بری (پرواہ سے رہت) اور سروپ سے ابدی ولامتناہی (انادی وانت) ہے۔

چوتھے جَل تتو کا بیان

یہ تتو اُس وشو کرما نے آکاش۔ وایو اور اگنی تینوں کی کم وبیش مقدار کے میل کا مُرکب رچکر ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ گہرا نیلا۔ گُن رَس یعنی ذائقہ۔ کرم چکنا و اوپر سے نیچے کو گرنا۔ اور سُبھاؤ مُعتدل سرد، تسکین دہ، کف شودہک و رکت ور دہک ہے۔ جو سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور سروپ سے فانی (سانت) ہے۔

پانچویں پرتھوی تتو کا بیان

یہ خالص تتو ہے۔ اِس کو وِشو کرما نے دوسرے تتوں کی ملاوٹ سے پاک کرکے رچا یعنی ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ زرد یعنی پیلا۔ گُن گندھ یعنی بو۔ کرم سونگھنا و سُکڑنا۔ اور سبھاؤ قدرے محرک ہے۔ جو سلسلہ سے بری (پرواہ سے رہت) اور سروپ سے ابدی ولامتناہی (انادی وانت) ہے۔

بس اِنہی پانچوں تتوں کو کاریہ روپ پرکرتی کہتے ہیں۔ اور آگے چل کر اِسکے روپوں کے پھیلاؤ کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں رہتا، کہ جنکا تبلانا ہی ناممکن ہے۔ انت میں ایسے اعلیٰ اوصاف والے دقوی ان پانچوں تتوں یعنی دیووں کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

ساتواں باب تیتس بیاناً تمام شد

اوم

سُوریائے نمومہ

اتھ

آٹھواں باب

سُوریہ بھگوان وغیرہ وسوؤں کی تخلیق

اِن کے سبب - نام - رُوپ اور گُن - کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! جب اُس خالق (وِشوکرما پرماتما) نے وجود باطنی کا لُب لُباب (نراکار سرِشٹی کا سار) سوکشم شریر اور وجود ظاہری کا لُبِ لُباب (ساکار سرِشٹی کا سار) پانچ مہابھوت یعنی عناصر بھی (ساکار جگت) دُنیا رچنے کو بنائے، کہ جس سے آغازِ دُنیا کا کام چل سکے۔ اور آئندہ تمام جیو آتماؤں کے سوکشم شریروں کو اُنکے پچھلے جنموں کے کرے اعمالوں کے مطابق بھوگ کیلئے پانچ مہابھوتوں یعنی عناصروں کا خول پہنا کر اُنکو جسم والا (ساکار استھول شریر والا) بنا دے اور پھر آئندہ بھی بناتا رہے، تو اُن کے قیام کے لئے اُس نے پیشتر تمام برہمانڈ کو رچا جس میں تمام شریر دھاریوں کے بسنے کیلئے سوریہ۔ چندر۔ منگل۔ بُدھ۔ برہسپتی۔ شُکر۔ شنیچر اور پرتھوی آٹھ وسو (سیارے) جن کو دیوا اور گرہ بھی کہتے ہیں رچے۔ اور ان میں عمدہ عمدہ یکساں سیدھے میدان۔ ریگستان۔ ٹاپو اور اونچے نیچے مقام پہاڑ۔ ندی۔ سمندر وغیرہ جل کے خزانے بنائے۔ اور اشونی۔ بھرنی۔ کرتکا۔ روہنی۔ مرگشرا۔ آدرا۔ پنروسو۔ پشیہ۔ آشلیکھا۔ مگھا۔ پُوروا پھالگنی۔ اُترا پھالگنی۔ ہستت۔ چترا۔ سواتی۔ وِشاکھا۔ انورادھا۔ جیشٹھا۔ مُول۔ پوروا کھاڑ۔ اُترا کھاڑ۔ ابھجت۔ سرون۔ دھنیشٹھا۔ شت بھکا۔ پوروا بھادرپد۔ اُترا بھادرپد۔ ریوتی۔ نام والے ۲۸ نکشتر اور بیشمار تارے تمام گول صورت کے ایک دم رچ دیئے۔

اور آئندہ وجود ظاہری (ساکار جگت) کے قیام کا ٹھیک مناسب کام کا سلسلہ چلاتے رہنے کے لئے اِنہیں وسوؤں میں سے بڑے کال چکر سوریہ بھگوان میں ساتویں باب میں بتلائے پانچوں تتوں کا خزانہ ایسا بھر دیا، کہ جس سے تمام برہمانڈ کو اُنسے روزانہ فائدہ اٹھاتے رہنے پر بھی اُن میں سے یہ مادہ مہاپرلے تک کبھی کم نہ ہو سکے۔ اور اِن کو تتوں کے خرچ کرنیکی ترکیبوں کا خزانہ

اِس طرح بنایا، کہ جس سے ہر ایک وسو (ستیارہ) اِنسے روزانہ اپنا فائدہ اٹھاتا رہے۔ اِسوجہ سے اِنکا روزانہ اپنی کیلی (محور) پر گھومتے رہنا مُقرر کردیا، جس سے کسی کو کمی بیشی تقسیم کی شکایت نہ ہو۔ اور دوسرے سیاروں کو بھی اپنی اپنی کیلی (محور) پر گھومتے رہنا اِس لئے مقرر کردیا کہ جس سے ہر ایک چھوٹے بڑے سیاروں میں آدھی گولائی میں ہر وقت سوریہ بھگوان کا سامنا رہے۔ اور جن ترکیبوں سے اُن عناصروں (تتوں) کا بانٹنا مُقرر کیا وہ اُن کی شعاعیں (کرنیں) مُقرر کردیں پس اِنہیں کرنوں یعنی تتوں کے مُرکب مجموعہ کو دھوپ کہتے ہیں۔ گویا یہ دھوپ جو ہم کو رنگت میں سفید دکھلائی دیتی ہے اُنہی مذکورہ بالا پانچوں عناصروں (تتوں) کا مُرکب مجموعہ ہے، جو ہماری پرورش کیلئے سوریہ بھگوان خزانچی سے روزانہ ہمکو ملتا رہتا ہے۔ اور جب ہر ایک سیارے وسوریہ بھگوان نے چکر گردش میں گھومنے لگے، تو چونکہ ہر ایک سیارہ صورت میں گولائی لئے ہوئے ہوتا ہے، اِس لئے ہر ایک کے آدھے حِصّے میں دھوپ ہونے کے باعث روشنی، اور آدھے حِصّہ میں روشنی نہ ہونے کے باعث اندھیرا ہونے لگا پس اِسی روشنی کے وقت کو دِن اور اندھیرے کے وقت کو رات کہتے ہیں۔ اور حساب لگانیکے لئے اِس ایک دِن اور ایک رات کے وقت کو مِلا کر ہی صِرف ایک مکمل چکر یعنی ایک دِن ہی کہتے ہیں۔ اور پھر کام چلانے کی آسانی کے لئے پہر، گھڑی، پل و گھنٹہ، منٹ، سب اِسی دِن کے چھوٹے بڑے حِصّے اِنسانوں نے مقرر کرلئے ہیں۔ اور اِنہی سیاروں کے آپس میں چھوٹا بڑا ہونے کے باعث اور اُنکی چال و چکر کے ہیر پھیر سے جاڑا، بہار، گرمی، برسات اور گرہن خود ہی ہوتے رہنا مُقرر کردیئے۔ اور چونکہ سوریہ اپنی کیلی پر ہمارے ۳۶۵ دِن میں ایک بار گھوم پاتا ہے، اِسلئے ہمارے ۳۶۵ دِن کا ہمارا ایک سال اور سوریہ کا ایک دِن ہوا۔ یا یوں سمجھو، کہ ہماری زمین (پرتھوی) ایک دِن میں اپنی کیلی پر گھومتی ہوئی سوریہ کے چاروں طرف ۳۶۵ چکر لگا کر اُس کے گھیرے کو ختم کرتی ہے، اِس لئے ہمارے ۳۶۵ دِنکا ہمارا ایک سال اور سوریہ کا ایک دِن ہوا۔ اور جوتش شاستر بنانے والوں نے اِس سوریہ کے چکر کے گُن کرم، سبھاؤ کے مطابق بارہ حِصّے کرکے اُن میں سے ہر ایک حِصّہ کا نام آدِتیہ و راشی یعنی ماس یا مہینہ رکھ دیا ہے، جو میکھ۔ برکھ۔ متھن۔ کرک۔ سنگھ۔ کنیا۔ تلا۔ برشچک، دھن۔ مکر۔ کمبھ۔ مین کے نام سے مشہور ہیں۔ اور اِسی طرح سب سیاروں کے بھی بارہ حِصّے (راشی) ہی مُقرر کردئے ہیں، جو حسب موقع یہاں بتلا دیئے گئے ہیں۔

پس اب اِن ستیاروں میں روزانہ کال چکر کا دور جاری ہو گیا یعنی اُس وشو کرما پرماتمانے اِس ساکار جگت کی رچنا؛ اُتپتی اور پرلے (پیدائش۔ قیام اور فنا) کے لئے اپنی طرف سے تتوں کا مکمل خزانچی اور ڈرائیور سوریہ بھگوان ہی کو مقرر کردیا۔ اور اِنہیں کو اُن تتوں کے خرچ کرنے اور چراچر ساکار جگت کے کام چلاتے رہنے کے پورے اختیارات دیکر آپ اِن کاموں سے بھی آزاد ہو گیا۔ لہٰذا یہ اِس وقت تک اُس کام کو کررہے ہیں اور قیامت ہونے کے وقت تک کرتے رہیں گے اِسلئے

یہ آدتیہ وشنو شکتی رکھنے والے دیوؤں کے سردار اور مانند چیتنیہ دیو کے ہیں۔

اور بقیہ سات وسوؤں کا روپ تو گول اور رنگ جداگانہ ہیں، جو دوسرے مقالے کے دوسرے حصہ میں تبلاتے جاوینگے۔ لیکن سوریہ بھگوان کا روپ گول اور رنگ بالکل سفید ہے۔ اور جس طرح دسوں حواس باطنی و ظاہری (اِندریوں) کے مالک مَن کو دیوتا (تجلی) اور سوریہ کہتے ہیں، اُسی طرح یہ پانچوں عناصروں (تتوں) کے مالک بھی مَن اور دیوتا کہلاتے ہیں۔ اور اوّل تو تمام وسوؤں ونکشتروں کے مقدس گُن، کرم، سُبھاؤ ویدوں کے (اُپانگ) جزو جوتش شاستروں میں لکھے ہیں، دوسرے یہ ہیں کہ بقیہ تمام وسوؤں کے گُن، کرم، سُبھاؤ تو دُنیا کے جسموں کی حفاظت کیلئے کم و بیش سب اشیاء اپنے بطن سے پیدا کرنے یعنی بنانے اور سب جیو آتماؤں کو بلانے کے ہی ہیں، جو پرواہ سے انادی و سروپ سے سانت ہیں لیکن سوریہ بھگوان کے بارے میں خاص طور پر تبلایا جاتا ہے، کہ تمام سناتن دھرم شاستروں کے مُول (مخزن) وید بھگوان جن کا حال حسب موقع اگلے پندرھویں باب میں تبلایا جاویگا، اُن کے بہت سے منتروں میں پرماتما نے سوریہ بھگوان کو پانچوں تتوں کا بھنڈاری اور سنچالک (عناصروں کا خزانچی اور ڈرائیور) بنا کر اس ساکار جگت کی آئندہ اُتپتی، استھتی اور پرلے (پیدائش، قیام اور فنا) کیلئے جو مکمل مالک مقرر کردیا لکھا ہے، اُنہیں سے حسب ضرورت مندرجہ ذیل چار منتر ہی لکھ کر، پھر اُنکے بارے میں خلقت کے کچھ دوسرے مقدس خیالات بھی تبلاونگا، کہ جس سے آپ کو انکی شکتی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔

۱۔ اُدوَیَم تمسس پری سوَہ پشینت اُتّرم۔ دیوَم دیوترا سوریہ مگنم جیوتی رُتّمم۔ یجر ادھیائے ۳۵ منتر ۱۴۔

۲۔ اُدُم اُدُتیم جات ویدسم دیوَم وہنتی کیتوَیہ، درشے وشوائے سوریم۔ یجر ادھیائے ۳۳ منتر ۳۱۔

۳۔ اُدم چترم دیوانام اُدگا دنیکم چکشر مترسیہ ورنسیاگنیہ، آپرا دیاوا پرتھوی انترکش گوتنگ سوریہ آتما جگتس تستھشچ سواہا۔

۴۔ اُدُم پراجی وِت اگنیر دیہی پتی رستو رکشا دیتا انشوریہ۔ تے بھیو نمو دہی پتی بھیو نمو رکشتر بھیو نمو ایشو بھیو نمو ایبھیو استو۔ یو اسمان دویشٹی یَم وَیَم دوشمستم وو جمبھے دَدھمہ۔ اتھرو۔ کانڈ ۳۔ ادھیائے ۲۷ ورگ ۲ منتر ۱۔

سوریہ بھگوان کے قابلِ پرستش اسباب

۱۔ سناتن دھرم شاستروں کے مُول (مخزن) ویدوں کے مذکورہ بالا منتروں کے مطابق سوریہ بھگوان قابلِ پرستش ہوئے۔

۲۔ سوریہ کہتے ہیں تمرناشک یعنی اگیان روپی رات کے اندھیرے کو دور کرنے والے وگیان روپی پرکاش یعنی اُجالا کرنیوالے کو۔ تو چونکہ یہ تمام برہمانڈ اور وسوؤں میں پرکاش کرتے و رکھتے بھی ہیں، لہٰذا یہ قابلِ پرستش ہوئے۔

۳۔ بھگوان کہتے ہیں لا انتہا جاہ و حشمت (ایشوریہ) رکھنے والے کو۔ اور سنسار کی تمام حشمت پانچوں تتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ تو جب یہ پانچوں تتوں کے مخزن ہی کے مالک ہیں، تب اِنسے زیادہ سنسار کی حشمت کا مالک اور ہو ہی کون سکتا ہے، لہٰذا یہ پرستش کے لائق ہوئے۔

۴ے جب چیونٹی سے لے کر اُس سے اوپر کے جتنے بھی شریر دھاری (جسم رکھنے والے) ایک دوسرے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں، تو اپنے سے چھوٹوں کے دیو کہلاتے ہیں! اور جب یہ تمام چھوٹے اور اُنکے دیو جس پرتھوی پر بستے ہیں وہی اِن سب سے بڑی اور پرتھوی ماتا کے نام سے قابل پرستش مانی جاتی ہے، تو پھر جب اِس پرتھوی ماتا سے بھی پندرہ لاکھ گنا بڑا سوریہ بھگوان کو جوتش شاشتر والے اور مغربی نئے سائنسدان آچاریہ بھی بتلاتے ہیں، تو پھر بتلائیے یہ پرستش کے لائق کیوں نہیں ہوئے؟

۵ے جب ہم اِنہیں کی دھوپ یعنی تنوں کے مُرکب مجموعہ کے کم و بیش ہونے کی ترکیب سے جگت میں جاڑا بہار، گرمی و برسات کے موسم پیدا ہوتے دیکھتے ہیں، جس سے سب جگت میں ٹھیک ٹھیک جنس کی پیدائش ہوکر سب خلقت کی پرورش کا باعث ہوتی ہے۔ تو پھر بتلائیے یہ پرستش کے لائق ہی تو ہوئے۔

۶ے مغربی نئے سائنسدانوں نے بھی اِنکو ایک بہت بڑی بھبکتی ہوئی آگ کا بڑے سے بڑا گولا مانا ہے اور کہتے ہیں، کہ اِس گولے سے ہمکو تندرستی رکھنے کیلئے روزانہ ہر وقت خاص تتو آتے رہتے ہیں، جنسے ہماری پرورش ہوتی رہتی ہے اور ابھی گولے کا بہت ہی تھوڑا حصہ کم ہوا ہے۔ اور اِسی حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ اِسکا بقیہ حصہ قیامت آنے تک بہت کافی ہوگا۔ تو پھر بتلائے یہ پرستش کے لائق کیوں نہیں ہوئے؟

۷ے اور ظاہرا میں بھی تمام مخلوق جانتی ہے کہ جب اِنکی دھوپ آٹھ، دس دن بالکل نہیں نکلتی یا اِس زور سے نکلتی ہے کہ برداشت ہی نہو، تو اِن دونوں حالتوں میں سب خلقت پریشان ہوکر مختلف طرح کے مرضوں یا دُکھوں میں مبتلا ہونے لگتی اور شور مچانے لگ جاتی ہے کہ مہاراج دیا کرو۔ کرپا کرو۔ رحم کرو اور اپنے درشن دو یا اپنے اِس غضب و قہر کو بند کرو۔ اور جب یہ درشن دیدیتے یا اپنے اُس قہر کو کم کر لیتے ہیں، تو خلقت کی سب شکایتیں دور بھی ہو جاتی ہیں۔ تو پھر بتلائیے، کہ جب بغیر کسی واقفیت کے بھی تمام ذی روح خلقت کے دل میں اِن کی بزرگی کی تعظیم و تکریم کے اثر کا ایسا سچا سکہ جما ہوا موجود ہے، تو پھر یہ قابل پرستش نہیں مانے تو اور کیا مانے؟

بس ایسی ہی اور بہت مثالیں موجود ہیں، کہ جنسے یہ ہر طرح سے قابل پرستش ہی ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر اُن اشخاص کی صراصر بڑی بھاری غلطی ہے، کہ جو قابل پرستش تعظیم و تکریم کے الفاظ سے اِنکو یاد نہ کریں اور احسان فراموشی کرتے رہیں۔

اِنکے نام آدتیہ۔ شمش۔ آفتاب۔ سن۔ وگُن تمرناشک۔ کرم ساکار جگت کی اُتپتی استھتی و لے یعنی کل وجود ظاہری کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنا اور سبھاؤ تیز گرم ہے۔

انت میں ایسے بڑے دیوونکے سردار وشنو روپ سوریہ بھگوان کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط رامچند رشی۔ جیٹھ سمبت ۱۹۰ بکرمی۔

آٹھواں باب سچن بیانات تمام شد

اُوم

چِتّر گُپتائے نمو نمہ

اَتھ

نواں باب

چِتّر گُپت، یَم اور رُدّر کا تقرر

اِن کے سبب ـ نام ـ رُوپ اور گُن ـ کرم سُبھاؤ

اوّل چِتّر گُپت کا بیان

پیارے بھائیو! جیوآتماؤں کے زندگی بھر ساتھ رہنے والی پرماتما کی جو دِرشٹا شکتی (دیکھنے والی طاقت) شاہد کی حیثیت سے اُن کے زندگی بھر کے نیک و بد اعمال کا پوشیدہ عکس (گُپت چِتّر) کھینچتی رہتی اور جیوآتماؤں کے اَستھول شریر چھوڑتے یعنی مرتے وقت نیائے چُکانے (انصاف کرنے) کیلئے یَم راج کے سامنے وہ گُپت چِتّر بتلاتی یعنی کرموں کو ظاہر کرتی اور جیووں سے صحیح یعنی قبول کراتی ہے، بس پرماتما کی اُس شکتی کو چِتّر گُپت یا یَم دوت کہتے ہیں۔

دوم یَم راج کا بیان

اور جس وقت پرماتما کی چِتّر گُپت شکتی اور جیوآتماؤں کے درمیان میں اُن کے پہلے کئے ہوئے کرموں کا نیائے چُکایا جاتا (انصاف کرا جاتا) ہے، تو جو شکتی (طاقت) اِس نیائے (عدل انصاف) کو چُکاتی ہے، تو اُسی نیایادھیش (عادل) کو یَم راج کہتے ہیں۔

سوم رُدّر کا بیان

اور جب چِتّر گُپت کی ساکشی (شہادت) اور یَم راج کے نیائے (عدل انصاف) سے پرماتما کی جو شکتی جیوآتما کے بد اعمالوں کا بُرا پھل بُھگوانے کے لئے ڈنڈ رُوپ سے (سزائیں) جو نِکرِسٹ یونی (خراب دُکھیا جسم) اور بھوگ تجویز کرتی ہے، تب پھر اُس ڈنڈ سے ملی ہوئی خراب بھوگ یونی (بدتر جسم) کو

سُنکر جیوا پنے بُرے اعمالوں کی غلطی پر پچھتایا کرتا ہے، تو اُس وقت اُس رُلانیوالی شکتی کو رُدر کہتے ہیں۔

دیگر آگاہی

ناظرین! کوئی کوئی آچاریہ (فلاسفر) جیو آتما پران یا سوکشم شریر (روح) ہی کو اِسلئے رُدر کہتے ہیں، کہ جب وہ یہاں سے نکل کر جاتا ہے، تو اُس وقت وہ خود بھی روتا ہے اور اپنے موجودہ جسم سے تعلق رکھنے والے دوسروں کو بھی رُلاتا ہے۔ تو حقیقت میں کہتے تو وہ بھی ٹھیک رُلانیوالے ہی کو ہیں لیکن یہ اِن جسمانی آنکھوں سے دیکھکر کہتے ہیں، اور یہ معاملہ بڑی دور اندیشی (گیان چکشو، دِویہ دِرِسٹی) سے دیکھکر کہنے کا ہے۔

اور اِن چِتر گُپت۔ یم راج اور رُدر رُوپ نے جو جیوں کو اُن کے کرم پھل کے مطابق بھوگوں کیلئے یونیوں (قالبوں) کی قسم مُقرر کر رکھی ہیں کہ جن میں اُن کو پھر جنم دیکر سُکھ دُکھ (بہشت و دوزخ) یعنی سورگ، نرک بھگوایا جاتا ہے، تو اُن کا بھی بس ایک ہی قاعدہ مقرر ہے، لیکن اِس کے پھیلاؤ (وِستار) کی کچھ حد نہیں ہے، جو اِسی مقالہ کے تیرھویں باب میں تبلائی جاویگی۔

اور کسی مت میں اِن میں سے چِتر گُپت کو کِرامًا کاتبین یعنی کرم لکھنے والے نکیر اور مُنکر دو فرشتے کہتے ہیں۔ دیم راج کو عادل اور رُدر کا نام خداوند کریم، اللہ و گاڈ ہے۔ لیکن حقیقت میں سبھی متوں کے مطابق اِن شکتیوں کے رُوپ نِراکار اور گُن، کرم، سُبھاؤ شاہد، عادل (ساکشی یا بینا یا دھیش) ہی کے ہیں، جو پرواہ سے بری و سروپ سے انادی اور اننت ہیں۔ اِنہیں شکتیوں کے باعث جیو آتما فعل کرنے میں مختار (سوتنتر) اور پھل بھوگنے میں دوسرے کے اختیار میں (پرادِھین۔ پرتنتر) ہیں۔

اننت میں ایسے خفیہ نگران (پرم گیانا) چِتر گُپت۔ یم راج اور رُدر رُوپ کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

نواں باب اٹھارہ بیانات تمام شُد

اوم

یمائے نمونمہ

اتھ

دسواں باب

جیو آتماؤں کے دیگر جنم دینے میں واسناؤنکے وچار

اِن کے سبب۔نام۔رُوپ اور گُن۔کرم سُبھاؤ

پیارے بہائیو! جن اعمال (سنسکاروں) کے مطابق جیو آتماؤں کے سوکشم شریروں کو پیدائش کے وقت (سرشٹی کی اُتپتی میں) اچھا بُرا پھل بھوگنے کے لئے اچھا بُرا شریر ملتا ہے وہ اوّل تو کام کرودھ مَد، لوبھ، موہ پانچ وِکار (خرابی۔شیطان) ہیں۔ یہ جیو آتماؤنکے پچھلے جنموں کے کئے صِرف اعمال کے خیالات (کرموں کے سنسکار ماتر) اہنکار تتو کے ساتھ ملے سوکشم شریر میں رہتے ہیں۔ دوئم۔جیو آتماؤں کے پچھلے جنموں کے کئے ہوئے بڑے بڑے دان۔تپ۔یگیہ۔سوادھیائے (عمدہ تعلیم) ودّیا۔گیان۔یوگ عبادت (مراقبہ) برہم کی بھگتی (عشق حقیقی) وغیرہ نیک اعمال یا ہنسا۔چوری۔جھوٹ۔وِبھچار ظلم حسد چھل۔کپٹ بے ایمانی (کسی کا حق ہڑپ کر لینا، جائیداد، اُپکار مار لینا) اوِدّیا وغیرہ خراب اعمال کا پھل بھوگنے کے لئے اِنکا بدلا چکانے کیلئے خواہش رکھنا ہیں۔ اِن سب اعمال کے صِرف خیال (سنسکار ماتر) من تتو کے ساتھ ملے سوکشم شریر میں رہتے ہیں، بس اِسی خواہش (اِچّھا) کو واسنا کہتے ہیں۔ یعنی خواہش والے نیک اعمال (شُبھ کامیہ کرموں) سے یا تو راجیہ وغیرہ سُکھ ملنے کی خواہش (واسنا) یا بے غرضانہ مُلکی خدمات کے نیک اعمال (نشکام شُبھ کرموں) سے نجات (موکش) ملنے کی خواہش (واسنا) اور دوسرے بد اعمال (اشُبھ کرموں) سے یا تو اُنکے بدلے چُکانے کی واسنا یا معافی کی واسنا، بس یہی دونوں میں سے ایک نیک اعمال کی نیک یا بد اعمال کی بد (شُبھ کرموں کی شُبھ یا اشُبھ کرمونکی اشُبھ) واسنا رہتی ہیں۔ اور یہ واسنا برخلاف کیوں نہیں بن جاتیں؟ اِس کا یہ سبب ہے، کہ یہ برہم کی اُس شکتی سے زبردستی بنتی ہیں، کہ جو یَم وغیرہ کے نام سے نویں باب میں بتلائی گئی ہیں۔ اِس لئے مجبوراً ٹھیک ہی واسنا بنکر جیو آتما کے سوکشم شریر میں اہنکار یا مَن تتو کے ساتھ لپٹی جاتی ہیں۔ اور اُس کا مناسب پھل بھوگنے کے لئے اُس کے دوسرے جنم میں ویسے ہی مناسب عناصری جسم (استھول شریر) ملنے کا باعث بنجاتی ہیں۔ اِسی لئے

جیوآتما اعمال کرنے میں مختار (کرم کرنے میں سوتنتر) اور پھل بھوگنے میں دوسرے کے محتاج (پرتنتر) ہیں۔ اور یہ سب بچی واسنا بننے کا کام ہر ایک شخص کے مرنے کے وقت مرنے سے دو پہر سے چار گھڑی پہلے تک حالتِ نزاع (سسپتی) میں برہم کی یم راج وغیرہ شکتی اور جیوآتما کے درمیان بڑی عمدگی سے طے ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا کسی مریض کی ایسی آخری حالت جانکر ہر ایک انسان کو کم از کم دو پہر حالت تنہائی میں چپ چاپ اکیلے ضرور قیام کرنا کرانا چاہیئے، تاکہ ٹھیک ٹھیک اعمال (کرم پھل) کے مطابق آئندہ کے بھوگ وقالب (یونی) طے کرنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ جن اشخاص کی وفات بغیر ٹھیک کرم پھل کے مطابق بھوگ دیونی طے کرے اِک دم ہو جاتی ہے، اُنکی ٹھیک گتی نہیں ہو پاتی۔ یعنی ٹھیک ٹھیک جنم نہیں ہو پاتا۔ اُن کو کسی بھی یونی کے بطن (گربھ) میں جا کر پھر وہاں ٹھیک طے کرکے وہاں سے دوسرے گربھ میں جانا ہوتا ہے اور وہ گربھ گر جاتا یعنی حمل اسقاط ہو جاتا ہے۔ بس زیادہ تر یہی باعث حمل اسقاط ہونے یا مُردہ بچہ پیدا ہونے کا بھی ہوتا ہے۔

اِن کے رُوپ نراکار ہوتے ہیں اور نام وگُن وغیرہ پہلے تبلاہی دیئے گئے ہیں، جو پرواہ سے انادی اور سُروپ سے سانت ہیں۔ انت میں ایسی نیک خواہشات (شبھ واسنا) والونکو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

دسواں باب بارہ بیانات تمام شُد

اُوم

شکتی نومنہ

اَتھ

گیارہواں باب

جیو آتماؤں کے دیگر جسم دینے میں پانچ کوشوں کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! پرماتما نے جیو آتماؤں کے اچھے بُرے کرم پھل بھگوانے کیلئے جو بھوگ مُقرر کر رکھے ہیں اُنکی مُندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں، جو کوش شکتی، طاقت یا خزانے کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اور اِنہی کے ذریعہ وہ تمام محیطِ کُل (برہمانڈ) کے جیو آتماؤں کو بھوگ بھگوایا کرتا ہے۔ اِن میں سے اَنّ مے کوش زیادہ تر پانچ مہابھوتوں کا کارج اور بقیہ چار زیادہ تر نِراکار تتوں ہی کے کارج ہیں۔ اور یہ سب پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہیں۔

اوّل اَنّ مے کوش کا بیان

اَنّ مے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو پانچوں تتوں (عناصروں) کے ذریعہ اپنی غذا کھانا اور بڑھنا صرف ایک بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہے۔ اِس کے روپ مختلف طرح کے ساکار اور مختلف طرح سے جسموں کی پرورش کرتے رہنا ہی اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہیں۔

دوسرے پران مے کوش کا بیان

پران مے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو اپنی غذا کھانا بڑھنا اور پران یعنی سانس کے ذریعہ زندگی ہونا صرف دو بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اِس کے نام وایو۔ وِدّیت۔ بجلی اور رُودر بھی کہلاتے ہیں۔ اِس کا روپ نِراکار اور گُن، کرم، سُبھاؤ صرف جیون آدھار متحرک شکتی کے ہیں۔

تیسرے منومئے کوش کا بیان

منومئے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو غذا کہانا، بڑہنا اور پران ہونے کے علاوہ من یعنی خواہشاتی مادہ (اچھا شکتی) اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں صرف تین بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں اس کے نام اِچھا شکتی، واسنا و خواہشاتی مادہ وغیرہ اور روپ نرا کار ہے۔ اور اپنے من کے خراب خواہشاتی مادہ سے اِدہر اُدہر کودتے اُچھلتے بہاگتے دوڑتے یا اُڑتے رہکر سنسار کے مختلف طرح کے کام سوچتے کرتے و بھوگ بھوگتے رہنے ہی کے اس کے گُن، کرم، سبھاؤ ہیں۔

چوتھے وِگیان مئے کوش کا بیان

وگیان مئے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو کہانا، بڑہنا و پران ہونا اور من کی شکتی کے سوائے گیان شکتی اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں صرف چار بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اسکا رُوپ نرا کار اور عقل۔ فہم۔ بُدہی۔ گیان وغیرہ اس کے نام ہیں۔ اور انہی سے کام لے کر بھوگ بھوگتے رہنا اس کے گُن، کرم، سبھاؤ ہیں۔

پانچویں آنندمئے کوش کا بیان

آنندمئے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو کہانا۔ بڑہنا۔ پران ہونا اور من وگیان شکتی کے علاوہ آنند شکتی اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں پانچوں بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اس کے نام سمپورن مگن۔ خوش وخرم اور سُکھی رہنا وغیرہ ہیں۔ اس کا روپ نرا کار اور عیش یا نجات (بھوگ یا موکش) کسی بھی کام میں مسرور (آنندمئے) ہونا یعنی سنسار کے سُکھ بھوگی یا ایشور بھگتی میں ویراگی یعنی دُنیوی عیش وعشرت یا عشق حقیقی میں محو ہونا اس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہیں۔

انت میں ایسے توی (پرم شکتی شالی) کوش بنانے والے وِشوکرما پرماتما یعنی خالق کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی

گیارہواں باب تین ۳ بیانات تمام شُد

اوم

سری مہاپرشائے نموننہ

اتھ

بارہواں باب

جیوآتماؤں کے دیگر جنم دینے میں بڑا یونی و بھاگ یعنی قالبوں کی تقسیم

مرد اور عورت کی تخلیق

ان کے سبب۔ نام۔ روپ و گن۔ کرم۔ سبھاؤ

پیارے بھائیو! پرماتما نے سب قالبوں (یونیوں) میں ایک بڑی بھاری تقسیم کر رکھی ہے، جسکے ذریعہ وہ جیوآتماؤں کو اُن کی کرم پھل کے مطابق بنی و استھاؤں سے دیگر جنم دیکر بھوگ بھی بھگواتا ہے، اور پیدائش دُنیا (سرشٹی) کا قیام بھی رکھتا ہے۔ اسلئے اُس نے سارے نراکار و ساکار جگت کی یونیوں کو اوّل دو حصّوں میں بانٹ رکھا ہے۔ اِس کا خاص باعث یہ ہے، کہ آغازِ دُنیا (آدی سرشٹی) میں تو پرماتما چیتن سروپ مہاپُرش خود پردھان پرکرتی کے ذریعہ سے سرشٹی کو ایک دم پیدا دیتا (رچ دیتا) ہے، جسکو ہماری گیان اندریاں (حواس خمسہ باطنی) دیکھ یا سُن نہیں سکتیں۔ کیونکہ جب اُس وقت تک ہمارا جسم ہی نہیں تھا، تو سنتا یا دیکھتا ہی کون؟ جیسے آجکل بھی تو کوئی شخص اپنے جنم کے کارن (اسباب پیدائش) اپنے ماتا پتا (ماں باپ) کی میتھن کریا (مباشرت) کو نہیں دیکھ سکتا۔ لہٰذا اُسکی اُس ترکیب سے پیدا کی ہوئی سرشٹی کو امیتھنی سرشٹی (بلا مباشرت پیدا کی ہوئی دُنیا) کہتے ہیں۔ جو دراصل پُرش اور پرکرتی کے میل ہی کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہے اور وہی اُس کا میتھن (مباشرت) ہے۔ اِسی لئے تو پرماتما پتا (باپ) اور پرکرتی مادہ یہ ماتا، ماں کہلاتے ہیں۔ لیکن وجود ظاہری کی پیدائش (ساکار جگت کی رچنا) کے بعد پھر جو دُنیا کی پیدائش کی ترکیب ساکار سرشٹی کی کریا چلائی جاتی ہے، تو اِس کے لئے ساکار پُرش اور ساکار پرکرتی یعنی نر اور ناری کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو بس اِسی کام کے پورا کرنے کو اُس وشوکرما نے چیتنیہ پردھان گُن والے جیوآتماؤں کو یعنی مرد کی صورت (پُرش روپ) اور پرکرتی پردھان یعنی جڑ گُن والے جیوآتماؤں کو مادہ یعنی عورت کی صورت (ناری روپ) بس یہی نر مادہ یعنی نر اور ناری

پُرش اور اِستری۔ مرد اور عورت کا قاعدہ سب طرح کی یونیوں میں مقرر کر رکھا ہے، جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہے۔

اور چونکہ ساکار جگت نِراکار جگت کا نمونہ ہوتا ہے، اور نِراکار جگت میں پیشتر ایک مہا پُرش اور ایک پردھان یعنی ایک چیتن اور ایک جڑ صرف دو ہی تھے اور اُن میں بھی نسبتاً نصف نصف ہی ہوتے ہیں، لہٰذا اس ساکار جگت میں بھی کچھ کو پُرش اور کچھ کو اِستری یعنی تقریباً نصف نصف جنس ہر ایک یونی کی پیدا کر دیتا ہے اور پھر آئندہ کو ان سے جسمانی مباشرتی دُنیا (ساکار روپ میتھنی سرشٹی) جاری ہو جاتی ہے۔ یعنی اس کے لئے مذکورہ بالا پُرش و پرکرتی کے میل کے مطابق ہی مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے ملنا ضروری ہو جاتا ہے، بس اسی کا نام میتھن، مباشرت یعنی پیدائش دُنیا کی ترکیب (سرشٹی کریا) کہلاتی ہے۔

اوّل مرد کا بیان

یہ لِنگ یعنی سوکشم شریر (نورانی جسم) کے لئے کرمی روپ ویریہ دھاری جیو آتما ہوتے ہیں۔ اور دوسرے سب جیو آتماؤں کے لِنگ شریروں کو اپنے (نیز جسم) پھر دوبارا جنم کے لئے ان کے ویریہ کے چھوٹے چھوٹے (سوکشم روپ) کیڑوں کے ذریعہ گذر کر مادہ کی یونی (بطن) کے ذریعہ اپنے اپنے بھوگ کے مطابق استھول شریر یعنی بڑا اخول (جسم) اختیار (دھارن) کرنا پڑتا ہے۔ انہیں کو پُرش۔ مرد۔ نر۔ مذکر۔ مین۔ اور چیتنیہ پردھان جیو بھی کہتے ہیں، جو پرواہ (بہاؤ) سے انادی اور سروپ سے سانت ہے۔

لِنگ۔ یہ ایک ایسی کرم اِندری یعنی آلہ یا پچکاری یا حواس ظاہری اُس پرماتما نے بنائی ہے، کہ جس کا تعلق ویریہ سے ہے۔ اور ویریہ پُرش کی تمام روحانی و جسمانی شکتی کا سار روپ (ست) بیج ہوتا ہے، جو اِستری کو بغیر پُرش کو موہت (عاشق) کئے ہوئے مل نہیں سکتا۔ اور موہت ہونے کیا چیز؟ لہٰذا من کے ساتھ کام کرنیوالی لِنگ ایک ایسی کرم اِندری پرماتما نے بنا دی ہے، کہ جو اِستری کے ذرا سے اِشارے کر دینے سے ہی ویریہ دان دینے کو تیار ہو جاتی ہے۔ اور اپنے شریر کے ویریہ کو اپنے شریر سے نکال لیجا کر کہیں دور مقام (استھان) رحم بطن۔ گربھ آشے وغیرہ میں پہنچا سکتی ہے۔ ورنہ ویریہ کا پانا اِستری کے لئے شاید بالکل ناممکن ہی ہو جاتا۔ بس اسی آلہ (یتر) کا نام لِنگ، اعضائے تناسل، پینس، ذکر ہے۔

خاص آگاہی۔ یہاں یہ بتلا دینا بھی مناسب ہوگا، کہ کسی لِنگ شریر کے سوکشم روپ کرمی (چھوٹے کیڑوں) کو ویریہ کے ذریعہ بڑا جسم اختیار کرانے (استھول شریر دھارن کرانے) کے لئے گرم ملکوں میں کم از کم اٹھارہ سال اور ٹھنڈے ملکوں میں اکیس سال کی عمر کے بعد مرد کا ویریہ ٹھیک مکمل تیار ہوپاتا ہے۔ لہٰذا اُس وقت تک اِس کو ہرگز نہ چھیڑا جاوے یعنی خارج نہ کیا جاوے۔ اِس لئے اِن کے برہمچاری رہنے کا کم از کم یہی وقت مقرر ہے، ورنہ اِس کے خلاف کرنے سے آئندہ اِس میں نامردی، جریان

اور لاولدی وغیرہ طرح طرح کے امراض کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر اس سے بھی زیادہ عُمر تک اور رُک سکیں، تو اپنی اور اپنی اولاد کی جسمانی و روحانی طاقت (بل۔بُدّھی) بڑھانے کو اور زیادہ بہتر ہوگا۔ لیکن اس سے دُونی عمر تک برہمچریہ کے بعد پھر ویریہ جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور خارج نہیں ہو سکتا۔

دوسرے عورت کا بیان

یہ یونی دھاری یعنی گربھ آشے۔رحم بطن رکھنے والے جیو آتما ہوتے ہیں، ان کو اپنی یونی میں دوسرے جیو آتماؤں کے لنگ شریروں کو مرد کے ویریہ کے کیڑوں کے ذریعہ کھینچکر اور اپنی یونی میں رکھکر اُن کے پھر دوبارہ جنم (پُنر جنم) کے بھوگ کے مطابق اُن کا استھول شریر بڑا خول یعنی جسم اختیار (دھارن) کرانا پڑتا ہے۔ انہیں کو عورت۔مؤنث۔ دومین۔جڑ مادہ یا پرکرتی پردھان جیو بھی کہتے ہیں، جو پرواہ (بہاؤ) سے انادی اور سروپ سے سانت ہے۔

یونی۔جب استری پُرش کا ویریہ کھینچنا چاہتی ہے، تو ایسی بیش قیمت چیز کی حفاظت کرنے اور اُس کا بڑا جسم بنانے کے لئے استری کے پیٹ میں بہت چھپا ہوا ایک آلہ (ینتر) اُس وشو کرما نے بنایا ہے، جس کا تعلق تمام جسم کے ست (سار) خون کے ذخیرہ سے ہوتا ہے تو وہاں جیو آتما ویریہ کے کیڑے (ویریہ روپ کرمی) سے پہنچکر حفاظت اور پرورش پاتا ہے اور استری کے اُسی جسمانی و روحانی طاقت کے سار (ست) خون سے ویریہ میں ملے ہوئے آئے عناصری کیڑے (پنچ بھوتک کرمی رُوپ لنگ شریر) کا بڑا خول یعنی استھول شریر بنتا ہے۔ بس اسی ینتر یعنی آلہ کا نام یونی گربھ آشے بطن۔رحم۔یوٹرس یا اُوری ہے۔

خاص آگاہی۔یہاں یہ بتلا دینا بھی مناسب ہوگا، کہ استری کی یونی گرم ملکوں میں کم از کم پندرہ سال، اور ٹھنڈے ملکوں میں اٹھارہ سال کی عمر کے بعد ویریہ سے لنگ شریر کے کیڑے کو قبول کرنے کے لئے ٹھیک مکمل تیار ہو پاتی ہے، لہذا اُس وقت تک اس کو ہرگز نہ چھیڑا جائے۔ اس لئے اِن کا برہمچارنی رہنے کا کم سے کم یہی وقت مُقرر ہے۔ ورنہ اس کے خلاف کرنے سے آئندہ انہیں پردر۔بانجھ پن۔مسان۔ہسٹریا۔مرگی۔خواہشات مباشرت کی زیادتی وغیرہ طرح طرح کے مرضوں کے اسباب کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر اس سے بھی زیادہ عمر تک اور رُک سکیں، تو اور بھی زیادہ بہتر ہوگا لیکن اس سے دونی عمر تک برہمچارنی رہنے پر پھر اولاد پیدا نہیں ہو سکتی، کیونکہ پھر یونی سُکڑ جاتی ہے۔

بھگ کا بیان

لیکن استری کی یونی میں ویریہ پہنچنا بھی ایسا ہی مشکل ہے، کہ جیسا پُرش کے جسم سے نکلنا۔

کیونکہ یہ بھی پیٹ میں بہت اندر ہوتا ہے۔ لہٰذا اِسکی آسان ترکیب کے لیئے اُس وشوکرما پرماتما نے جیسے لِنگ اِندری ایک آلہ پُرش میں دیریہ نکالنے کو بنایا ہے، تو استری میں بھی ایک ایسا ہی آلہ لِنگ سے دیریہ نکلوا کر رحم تک پہنچانے کے لیئے بنادیا ہے، کہ جس سے لِنگ کو بھی اُسمیں جانا اچھا معلوم ہو۔ جس کے ذریعہ سے لِنگ اِندری فوراً اپنی خوشی اور آسانی سے رحم تک دیریہ پہنچانے میں خود تیار ہوجاوے۔ بس اِسی آلہ ینتر کا نام بھگ، فُرج یادِجائینا ہے۔ چنانچہ اِس بھگ میں بھی وہی شکتی ہوتی ہے، کہ اِس کو بھی اپنے اندر لِنگ اِندری کا جانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اِن دونوں ینتروں کو یہ جانا اور آنا یعنی پہنچانے اور لیجانے کا کام بہت اچھا لگتا ہے، تو مجبوراً اِن کو یہ کام کرنا ہی پڑتا ہے۔ بس اِسی کام کا نام میتھن، مُباشرت یعنی ملونا ہے۔ یعنی اِن ینتروں کی آواجائی سے خون کو بلو کر یعنی متھکر پُرش کا ویریہ اور اِستری کا رج یعنی دہ چتین اور جڑ مادہ جس سے جیو آتما کا استھول شریر بنے اور پرورش پاویگا، دونوں ہی حاصل ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اِس انوکھی کارروائی (وچِتر کریا) اور اِن انوکھے ینتروں کی تو کیا تعریف کی جاوے، کیونکہ سب اِستری پُرش خود اچھی طرح جانتے ہیں، کہ اِن کے آپس میں میل ملانے کے لیئے وہ کیا کچھ قربانی (نیوچھاور) نہیں کر ڈالتے ہیں۔ مَیں تو صرف اُس وشوکرما پرماتما کی طرف ہی کو دیکھتا ہوں، کہ جس نے اِن دونوں ینتروں کے بنانے اور اِن کے میل ملا کر استری پُرشوں کے سارَج اور ویریہ نکالنے میں اپنی قدرت اور کاریگری کا ایسا اَدبُھت نمونہ دکھلایا ہے، کہ اِن ینتروں کی اندرونی حالت و ظاہری صورت اور ترکیب عمل دیکھنے ہی سے اُس قادر کی قدرت کا ایسا انوکھا تماشہ دِکھلائی دیتا ہے، کہ بس وہی وشوکرما یاد آتا اور یہی کہے بنتا ہے، کہ تجھے اور تیری قدرت کو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ اور شاید اِس ینتر کا نام بھگ رکھا بھی اِسی لیئے گیا ہے، کہ بھگ کہتے بھی تو بہت ایشوریہ یکت (صفات والے) ہی کو ہیں۔ اور اِس میں بہت عجیب صفات بھری ہی پڑی ہیں، لہٰذا اِس کا نام بھگ ہی بہت ٹھیک ہی ہے۔ اِس لیئے ایسے انوکھے ینتر بنانے والے انوکھے (وچِتر) وشوکرما (خالق) ہی کو میرا باادب لامتناہی دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

بارھواں باب اٹھارہ بیانات تمام شُد

اوم

وِشوکرمنے نمونمہ

اتھ

تیرہواں باب

پانچ قسم کی یونیوں (قالبوں) کی تخلیق

اِن کے سبب۔نام۔رُوپ اور گُن۔کرم۔سبھاؤ

پیارے بھائیو! پھر جب وہ پرماتما پرلے کے بعد آغاز دُنیا میں تمام جیوآتماؤں کے سوکشم شریروں کو اپنے عدل سے اُن کے نیک و بداعمالوں کی واسناؤں کے مطابق مندرجہ بالا کوئی سے کوش اور کوئی سی جنس نر یا ناری کی دیگر اُن کے پنر جنم دینے میں جو استھول شریر بناتا ہے، وہ پانچوں کوشوں کے لحاظ سے پانچ ہی طرح کی بھوگ یونی بھی ہوتی ہیں، جو مندرجہ ذیل علامتوں سے۔اُدبھج۔سویدج۔انڈج۔جرایُج اور منشیہ کے نام سے مشہور ہیں۔اور تمام جیوآتماؤں کو اِن یونیوں میں ایک دم جوان حالت میں اِس لئے پیدا کرکے، کہ بچوں کی پرورش اور حفاظت کون کریگا، تمام چراچر جگت (متحرک و ساکن خلقت) کی ایک دم تخلیق یعنی رچنا کر دیتا ہے۔بس یہی بلا ثبا شرتی پیدائش (امیتھنی سرشٹی) کہلاتی ہے۔اور پھر بعد کو سب پیدائشی کام (سرشٹی کریا) پچھلے بارہویں باب کے مُطابق مُباشرت کے طریق (میتھن کریا) سے چلتی ہے۔اور یہ سب یونی پانچ مہابھوتوں و پانچ کوشوں کے کارج (اولاد) ہیں اور سوکشم شریر اِن میں بسنے والا اور کرتا بھوگتا ہے، جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہیں۔

اوّل اُدبھج یونی کا بیان

زمین (پرتھوی) پھوڑ کر نکلنے والیں سب نباتات و جمادات یعنی ونا سپتی اور دھاتو، اُپدھاتو جو صرف پانچوں تتوں کے ذریعہ سے اپنی پرورش کا مادہ کھا کر بڑھنا جانتی ہیں اُدبھج یونی کہلاتی ہے۔اِس یونی میں جنم پانے والے جیوآتماؤں کو صرف ایک انّ مے کوش ہی بھوگ میں ملتا ہے اور بقیہ کوشوں کے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔اور سوائے گوشت خور یونیوں کے باقی تمام یونیوں کا جیون مول اہار

(زندگی قائم رکھنے کی خوراک) اِسی یونی کے شریر مقرر کیے گئے ہیں۔ جِنکے پک کر گِر جانے یا سوکھ جانے یعنی مکمل طاقتور ہو کر درخت سے علیحدہ ہو جانے یعنی مرجانے کے بعد دوسروں کو کھانا مناسب اور عمدہ فائدہ مند ہے۔ اِن کے تفصیل وار خواص و فوائد کی مکمل واقفیت کیلئے عِلم طب کے عِلمُ الاَدوِیہ کو پڑھیں۔

دُوسری سویدج یونی کا بیان

پسینہ، خون، سڑن یا غلہ کے گھُن سے پیدا ہونیوالے جیو مثلاً جوں۔ کھٹمل۔ گِنڈار۔ گھُن گینڈوے۔ کھجائی وغیرہ سب کیڑے مکوڑے (کرمی یُونیاں) جِن میں پران ہوتے ہیں، جس سے وہ سانس لیتے اور چلتے پھرتے ہیں، سویدج یونی کہلاتی ہے۔ اِس یونی میں جنم پانے والے جیو آتماؤں کو اَن مے اور پران مے دو کوش بھوگ کے لئے ملتے ہیں اور بقیہ کوشوں کے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔

تیسری انڈج یونی کا بیان

وہ سب روحیں جو انڈے سے پیدا ہوتی ہیں، انڈج یونی کہلاتی ہے۔ اِس میں تمام مَن کے پرماد (زیادتی نفس) والے جیسے۔ اُڑنے والے پرند (پکشی) یعنی نبھچر۔ اور دریاؤں میں رہنے والے سب جل چر۔ اور خشکی میں تیزی سے دوڑنے یا رینگنے والے سب تھل چر جسمیں سب کیڑے، مکھی، تتیا، چڑیاں، کبوتر، مُرغا، مچھلی، کچھوا، ناکے، سانپ، بچھو، چھپکلی، چیونٹی وغیرہ شامل ہیں۔ اِس یونی میں جنم پانے والے جیو آتماؤں کو اَن مے۔ پران مے اور منومے تین کوش بھوگ کے لئے ملتے ہیں اور بقیہ کوشوں کے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔

چوتھی جرایُج یونی کا بیان

بقیہ وہ سب روحیں جو جیل یعنی رحم ہی سے مکمل تیار جسم لے کر پیدا ہوتی ہیں، جرایُج یُونی کہلاتی ہے۔ اِس میں تمام پشو۔ درندے۔ چرندے یعنی سب حیوانات اور کچھ اِنسان بھی شامل ہیں۔ اِس یونی میں جنم پانے والے جیو آتماؤں کو اَن مے۔ پران مے۔ منومے اور وگیان مے چار کوش بھوگ کے لئے ملتے ہیں اور بقیہ کوش کے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔

ہدایت۔ ناظرین! یہاں تک کی چار یونیوں میں جنم پانے والے جیو آتما اپنے پچھلے جنموں میں کرے پاپ کرموں کے پھل کے مطابق بھوگ بھوگتے ہیں، لہٰذا یہ بھوگ یونی کہلاتی ہیں۔ چونکہ یہ قدرتی طریق پر کام کرتیں اور پھل بھوگتی ہیں، اِس لئے اِن کو پھر کسی بُرے کام کا پاپ نہیں لگتا۔ لیکن اگلی منشیہ یونی آنندمے کوش اور زیادہ ہونیکے باعث کرم کرنے میں ذی اختیار (سوتنتر) اور پھل بھوگنے میں دوسرونکے

اختیار میں (پرتنتر) ہے، لہٰذا اُسے اختیار ہے چاہے جیسے نیک و بد اعمال کرکے اُن کا ویسا ہی پھل بھوگ لے۔

پانچویں منُشیہ یونی کا بیان

اِس یونی میں پیدا ہونے والے جیو آتما جیل سے پیدا ہونے کے باعث تو جراُج یونی یعنی حیوانات ہی میں شامل ہیں، لیکن اِس یونی میں عقل کی زیادتی اور گیان سے آنند بھوگنا پانچوں آنند مے کوش اور زیادہ بھوگ میں ملتا ہے یعنی اور کوئی کوش بھوگ کے لئے باقی ہی نہیں رہتا، جسکے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا یا اُٹھانا پڑے، لہٰذا اِس یونی میں جنم پانے والے جیو آتماؤں کو یہ اختیار ہے اگر یہ وِدّیا سے گیان حاصل کرکے سورگ تو سورگ پراوِدّیا کے گیان اور پرماتما کی سچی اننیہ بھگتی کرکے موکش یعنی آواگون سے چھٹکارا تک حاصل کرلیں۔ اِس لئے اِسی گیان کی زیادتی کے باعث اور اِن کوشوں کے لحاظ سے یہ یونی سب یونیوں میں بہترین اور سب کی سرتاج کہلاتی ہے۔ اور جو انہی حیوانات کیطرح صرف عیش و عشرت (بھوگ وِلاس) کے کاموں ہی میں لگے رہتے ہیں تب پھر بغیر زیادتی گیان کے تو یہ بھی وہی پشو سنگیا یعنی حیوانات کے برابر ہی تو ہے۔ اِن سب یونیوں کے گُن، کرم، سُبھاؤ مِلے جُلے الگ الگ بہت طرح کے ہوتے ہیں۔ جو کچھ تو انہی کے بیان میں اوپر تبلاہی دئے گئے ہیں اور زیادہ تشریح کے ساتھ آئندہ تبلائے جاویں گے۔

انت میں ایسی وچتر یونیاں بنانے والے وِشوکرما کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

تیرہواں باب تنیس۳۳ بیانات تمام شُد

اُوم

رُدترائے نومہ

اَتھ

چودہواں باب

پانچ قسم کے وَرن (خصائل) کی تخلیق

اِن کے سبب۔نام۔رُوپ اور گُن۔کرم سُبھاؤ

پیارے بہائیو! اُس پرماتما نے جیوآتماؤں کے کم وبیش نیک وبداعمال کے مطابق کم وبیش بھوگ کرم اور گیان یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ کے موافق جو بڑی بھاری تقسیم اوّل تو ہرایک یونی کے جسم والے جیوآتماؤں میں اور خاصکر انسانی جسم (مَنشیہ یونی والوں) میں مُقرر کر رکھی ہے، بس اُسی کو ورن دھرم یعنی قومی یا خصائلی تقسیم کہتے ہیں۔ اور اِسی قومی یا خصائلی تقسیم کے لحاظ سے ہرایک یونی میں جیوآتماؤں کے سوقسم شریرونکو جو پیدا کرتا ہے اور آئندہ کرتا رہتا ہے، وہ بھی مندرجہ ذیل خصائل (سُبھاؤ) والے ملیچھ پشاچ یا راکشش شودر۔ ویش چھتری اور براہمن گنتی میں پانچ ہی ہوتے ہیں، جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہیں

اوّل ملیچھ پشاچ یا راکشش ورن کا بیان

یہ شُودر یونی میں بہت گری ہوئی حالت کے جیو ہوتے ہیں اِن کا سُبھاؤ اپنے من کی خواہشات کو پُورا کرنے کے لئے کسی بھی دوسرے ذی روح کو کتنا ہی دُکھ دیکر یا اُن کی جان تک لیکر بھی اپنا مطلب پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اِنکی خوراک میں تموگنی سامان مثل گوشت (مانس) شراب۔ گرم مصالحہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اِنکا رنگ رُوپ سُرخی سیاہی مائل سیاہ یا بھکسا سا ہوتا ہے۔ ایسی حالت اِنسان سے نیچے کی زیادہ تر سب یونیوں میں اور اِنسانوں میں صِرف مغرور۔ غصیارے۔ اہنکاری۔ اگیانی۔ بےعلم۔ ناستک کافر سُبھاؤ کے اشخاص میں پائی جاتی ہے۔ اِس ورن میں وہی جیوآتما پیدا کئے جاتے ہیں، جو اُوپر کے ورنوں میں کچھ ادھورا علم (گیان) حاصل کرکے پھر بدصحبت میں پڑکر مغرور نفس پرست۔ خودغرض اور کافر ہوجاتے ہیں۔ تو اُن کو دوزخ (ادھوگتی گھورنرک) دینے کے پیشتر اوّل اِس یونی میں جنم دیکر ایک

موقع پھر دیا جاتا ہی، کہ شاید دوسروں کی نیک صحبت سے اُنکے من کی حالت بدل جائے، تو پھر اُوپر کو ترقی کر جاویں، ورنہ پھر نیچے کی خراب یونیوں میں لاکھوں بار پیدائش و موت کے دُکھ اور اُن یونیوں کے بھوگ دُکھ بھوگنے تو ہوتے ہی ہیں۔ بس جیو آتماؤں کی انسانی قالب سے گراوٹ کی یہ خاص شناخت ہے۔ اِنکا گُن ادہم گتی کے تموگنی و کرم غصہ و غرور کیساتھ۔ اور سُبھاؤ کپٹی و دغاباز۔ مکار، جھوٹا اور چھلی ہوتا ہے۔ ایسی حالت کے اِنسانوں کو ذرا عقل سے سوچکر اپنی زندگی سنبھال کر اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہیئے۔ اور صرف گوشت، شراب یا خودغرضی کے ذرا سے جھوٹے سُکھ کو چھوڑ کر اعلیٰ درجہ کا سُکھ حاصل کرنا چاہیئے۔

دُوسرے شُودر ورن کا بیان

یہ برہما جی کے پیروں سے پیدا ہوئے کہے جاتے ہیں، جنکے معنی ہی خدمتی جیو آتماؤں کے ہوتے ہیں یعنی یہ تموگُن پر دہان سُبھاؤ کے جیو ہوتے ہیں، لہٰذا اِنکا روپ رنگ سیاہی مائل یا سانولا ہوتا ہے۔ اِنسانی جسم میں ایسے اشخاص کہ جو بہت پڑھانے سمجھانے پر بھی علم و ہنر اور گیان حاصل نہ کر سکیں، لیکن نفس پرستی بھی اُنکے سُبھاؤ میں نہ ہو، صرف سیدھے و بیوقوف ہوں اور گوشت و شراب سے بھی نفرت رکھتے ہوں، بلکہ اپنی سادی گذر اوقات کیلئے اپنے سے اونچے ورن والے عالموں، جاہ و حشمت والوں یا بیوپاری مالداروں کا سہارا لیکر آپ مُحبت سے اُنکی اچھی خدمت کرتے اور اُنکے دیئے دہن سے اپنا گذارا کر لینا ہی کافی اور فرض سمجھتے ہیں، بس ایسے آدمیوں کو شودر ورن کا کہتے ہیں۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جو اپنے جنم میں نہ تو کبھی سچا حق پرست علم پڑھتے اور نہ ایسے عالموں کی صحبت ہی کرتے، اور نہ اُنکی رائے ہی مانتے ہیں۔ لہٰذا اُنکو بے علم ہونے کے باعث دوزخ (ادہوگتی) دینے سے پیشتر ایک دفعہ پھر اِسی حیوان کے مانند انسانی جسم یعنی شودر ورن میں پیدا کر دیا جاتا ہے، کہ جس سے اُنکو اُوپر والے ورنوں کی خدمت کرنے میں نیک صحبت سے ایک دفعہ پھر ترقی کرنیکا موقع مِل جاوے اور شاید ست سنگ سے ترقی کر جاویں۔ ورنہ پھر نیچے کی ادہم یونیوں میں لاکھوں بار جنم مرن کے دُکھ اور اُن یونیوں کے بھوگ دُکھ بھوگنے تو ہوتے ہی ہیں۔ بس جیو آتماؤں کی منشیہ یونی سے گراوٹ کی اور ادہم یونی سے ترقی کرنیکی یہ خاص شناخت ہے۔ اِن کا گُن تموگنی۔ کرم ساکار اُپاسنا یعنی جسم والے زندہ دیوتاؤں کی خدمت کرنا۔ اور سُبھاؤ موہی، سیدھا اور بیوقوف ہوتا ہے۔ ایسی حالت کے اِنسانوں کو ہمیشہ اوپر کے ورن والوں کی سچی خدمت کرنا اور اُنہی کا ست سنگ حاصل کر کے کچھ وِدیا یا گیان میں ترقی کر کے اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہیئے۔

تیسرے۔ ویش ورن کا بیان

اِن کو برہما جی کے پیٹ سے پیدا ہونا بتلاتے ہیں، جنکے معنی ہی پیٹ، کوش یا خزانہ کے مالک یعنی خزانچی کے ہیں۔ یہ تموگنی و رجوگنی ملی جُلی پرکرتی کے جیو ہوتے ہیں، لہٰذا اِن کا روپ رنگ سُرخ و سانولا ملا جُلا گندمی گورا ہوتا ہے۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جنکے بیوہار نفس پرستی اور کھان پان گوشت و شراب سے تو بالکل پاک صاف ہوتے ہیں لیکن بقیہ سُکھ دُکھ بھوگنے کیلئے اِنکو ہر وقت روپیہ کمانے اور جوڑنے کی ہی خواہش اور دُھن لگی رہتی ہے۔

اور ہر وقت بیوپار کے کاموں سے دھن کی بڑھتی کرتے رہنا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں خود بھی یہی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی سکھاتے ہیں۔ اور اپنے سکھ کے حاصل کرنیکے لئے پھل ملنے والے کاموں میں خیرات وغیرہ بھی کرتے رہتے اور پچھلے دان کا بھوگ بھی بھوگتے رہتے ہیں۔ اور آئندہ کی بہبودی کیلئے گیان میں ترقی کرنیکی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ بغیر گیان و دان بڑھانے یہ بجائے ترقی کرکے اوپر جانیکے پھر شودر وغیرہ یونیوں کی طرف تنزلی میں چلے جاتے ہیں۔ اِنکا گُن تم، رَج ملا جُلا۔ کرم ساکار اُپاسنا یعنی مجسم دیوتاؤں کی خدمت کرنا۔ اور سُبھاؤ عیش عشرت و کنجوسی پسند (کامی و لوبھی) ہوشیاری اور چالاکی لئے ہوتا ہے بس ایسی حالت کے اِنسانوں کو بہت سمجھ بوجھکر تپ، یگیہ، دان کرتے اور علم (گیان) بڑھاتے رہکر اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہیئے۔

چوتھے چھتری ورن کا بیان

انکو برہماجی کے ہاتھوں سے پیدا ہونا بتلاتے ہیں، جسکے معنی ہی سخت، کٹھور، قوی (شکتی شالی) اور اپنے ہاتھوں کی طاقت کے گھمنڈی کے ہیں۔ یہ رجوگنی اور ستوگنی ملی جُلی پرکرتی (سُبھاؤ) کے جیو آتما ہوتے ہیں، لہٰذا اِنکا روپ رنگ سُرخی مائل گورا ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کی طاقت کے گھمنڈ سے اپنے قابو یافتہ سبھی اعلیٰ و ادنیٰ جسم والوں کی راکششوں۔ درندوں بدچلنوں، اور چوروں وغیرہ سے خوب اچھی طرح حفاظت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اور جسمانی محنت دھرم یا دوسروں کی حفاظت کیلئے راجیہ وغیرہ کے عمدہ انتظام کے محصول (کر) سے اپنی بسر اوقات کرتے ہیں، لیکن گوشت و شراب کے بڑے بھاری دشمن ہوتے ہیں۔ اِن کو نہ تو خود کام میں لاتے اور نہ دوسروں کو کام میں لانے دیتے ہیں۔ اِنکا گُن رَج اور ست دونوں کا مِلا جُلا ہوتا ہے۔ کرم جیتنیہ دیو اُپاسنا یعنی دیو یگیہ کرنا اور سُبھاؤ اہنکاری، قوی عقلمند و منصف مزاج ہوتا ہے یعنی اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جنکی عادت (پرکرتی) اہنکار لئے ہوئے تو ہوتی ہے، لیکن کبھی نیک صحبت سے گیان کی طرف کو اور کبھی بدصحبت سے لڑائی جھگڑوں کی طرف کو، اور کبھی اِنصاف سے عیش و عشرت اُٹھانیکی طرف کو دو طرفہ چلتی ہے ایسی حالت کے اِنسانوں کو اپنی زندگی میں بہت ہوشیاری سے سمجھ بوجھ کر رہنا چاہیئے، تاکہ وہ ست سنگ سے علم حاصل کرکے گیانی بن کر اوپر کے ورن کی طرف کو جاویں، یا سچے انصاف اور طاقت سے اپنی قابو یافتہ رعایا کو خوش رکھکر اِسی ورن میں قائم رہیں۔ ورنہ پھر نفس پرستی سے اپنے دھرم فرائضِ منصبی کو چھوڑ کر غیر ضروری عیش و عشرت میں پڑکر نیچے کی طرف تنزلی (ادھوگتی) میں جاتا تو تیار ہی رکھتا ہے۔

پانچویں۔ براہمن ورن کا بیان

اِن کو برہماجی کے مُنہ سے پیدا ہونا مانتے ہیں، جسکے معنی ہی زبان کی وِدیا یعنی علم کا مالک و اُسکا گھمنڈی اور اُسی کے ذریعہ سے بسر اوقات کیلئے آمدنی کرنیوالے کے ہیں۔ یہ نرے ست گُن پردہان پرکرتی یعنی عادت کے جیو آتما ہوتے ہیں، لہٰذا اِن کا روپ رنگ سفیدی مائل گورا ہوتا ہے۔ اِنکا گُن ستوگنی۔ کرم نراکار اُپاسنا یعنی برہم کی بھگتی علم و برہم گیان مے (فنا فی اللہ حق پرست) اور سُبھاؤ آنندمے (ہمیشہ مسرور) ہوتا ہے۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا

کئے جاتے ہیں، کہ جنکو پچھلے جنموں میں مکمل برہم گیان حاصل نہ ہونے کے باعث اُنکی نجات نہیں ہوئی تھی لیکن خواہش نجات ہی کی تہی، اور کرموں کے پہل بھوگنے باقی تہے اِس لئے اُن کو براہمن ورن میں اِس سبب سے جنم دیا جاتا ہے، کہ جس سے براہمن والدین پاکر بچپن ہی سے رازِ حقیقت (ست وِدّیا) عِلم (گیان) اور دُنیوی عیش وعشرت سے نفرت (دیراگ اور تیاگ) کے ربط کرنیکے لئے نیک صحبت مِل جاوے۔ اور اپنی لبسر اوقات ریاضت (تپ دیراگ) کے ساتھ اپنی وِدّیا سے پیدا کئے ہوئے تھوڑے سے دھن سے کرکے گیان بڑھاتے جاکر نجات حاصل کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ لیتے ہیں۔ اور عیش وعشرت والوں کی حرص نہیں کرتے، بلکہ اُنسے خاموشی کے ساتھ (اُداسین ورتی) سے رہتے ہیں۔ اِس حالت کے انسانوں کو بڑی ہوشیاری سے اِس سنسار چکّر کی منزل کو گیان۔ تپ۔ دیراگ اور ایشور بھگتی یعنی حق شناشی وحق پرستی کے ذریعہ طے کرنی ہوگی، تو شاید یہ اپنی خواہش میں کامیاب ہوجاویں اور اِس آواگون کے چکّر سے نجات ملجاوے۔ ورنہ پھر من کو ذراسی ڈھیل دیکر عیش وعشرت میں پڑتے ہی بس نیچے کی طرف تنزلی (ادھوگتی) میں جانا تو تیار ہی رکھا ہے۔ اِسلئے مَن کو بیکار عیش وعشرت کی طرف لگاکر اپنی اربوں سال کی کری کرائی ترقی کو کیوں ہاتھ سے کھونا چاہئے۔

آگاہی

پیارے بہائیو! بس اِسی طرح تمام بھوگوں، یونیوں اور ورنوں کی تقسیم کرکے وہ پرم پتا پرماتما (خالق) تمام جیو آتماؤنکے سو کشم شریروں کو قیامت کے بعد ایکدم جنم دیدیتا ہے اور پھر اُن کے دوبارہ جنموں میں بہی اِسی طرح جنم دیتا رہتا ہے۔ اور تمام برہمانڈ میں اِسی طرح یہ کرم پہل۔ بھوگ وجنم مرن اور نجات کا جال چکر پہیلا رکہا ہے۔ جس میں اور سب سامان ملجانے تو آسان ہیں، لیکن نجات ملنا ہی بہت مشکل ہے۔

شاید آپ لوگ گیارہویں باب سے چودہویں باب تک کے سرشٹی کی یونیونکی تقسیم کا میل نہ ملا سکیں لہٰذا اِسکے لئے ہر ایک یونی میں ہر ایک ورن کی مثال سمجھانیکے لئے اگلے صفحہ پر ایک نقشہ لکھے دیتا ہوں، اِسی طرح اور سب سمجھ لیں جس سے یہ بھی پتہ چلیگا، کہ قدرتی طور پر گوشت خور جیو جو نر اور مادہ کے میل سے پیدا ہوتے ہیں، وہ انڈج اور جرایج یونی میں زیادہ پائے جاتے ہیں، لیکن اُنکی نر مادہ کے میل پر لینڈی جُڑتی ہے بس یہی خاص پہچان سب یونیونکے قدرتی گوشت خور ہونے کی ہے۔ اَنت میں ایسے گُن، کرم، سُبھاؤ یعنی خصائل جانکر اور میل ملاکر جنم دینے والے وِشوکرما پرماتما کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر منی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

چودھواں باب پچاس بیانات تمام شُد

یونی	کوش	جنس	درن	روحوں یعنی جیو آتماؤں کے موجودہ جسموں کے نام
اُدبھج یونی	ان مئے کوش	[illegible]	راکشش	نباتات میں چھوٹی موئی کا درخت، بھنگ، دھتورا، افیون وغیرہ جمادات میں سنکھیا، دار چکنا وغیرہ
			شودر	,, ڈہاک وجھاڑ کے درخت وغیرہ } ,, کنکر، پتھر وغیرہ
			ویش	,, سب پھل ومیوہ دار درخت، آم، قند، مول، پھل وغیرہ } ,, نمک، سیسہ وغیرہ
			چھتری	,, سال وشیشم کے درخت وغیرہ } ,, سنگ مرمر، سنگ موسیٰ، لوہا، تانبا وغیرہ
			براہمن	,, سب خوشبودار، پھولدار درخت بیلا، گلاب وغیرہ } ,, سب جواہرات کہربا، ہیرا، نیلم، وغیرہ
سویدج یونی	ان مئے پران مئے	[illegible]	راکشش	جوں، کھٹمل وغیرہ۔
			شودر	نابدان کی گندگی، کنوئیں کے کیڑے، جھینگے وغیرہ۔
			ویش	غلہ کا گھن وغیرہ
			چھتری	لکڑی کا گھن وغیرہ
			براہمن	پتے کھانیوالی گنڈاریں، گجائی، گینڈوے وغیرہ۔
انڈج یونی	ان مئے پران مئے من مئے	[illegible]	راکشش	سب ایسے پرندے جو ناخن یا چونچ کی طاقت سے دوسرے جیوؤں کو مار کر کھاتے ہیں جیسے شکرا، نیل کنٹھ، باز وغیرہ نبھ چر، ناکا، کچھوا وغیرہ جل چر، سانپ، گوہ، چھپکلی وغیرہ تھل چر
			شودر	چیل، کوّے، ہکی وغیرہ نبھ چر۔ مچھلی، مینڈک وغیرہ جل چر۔ بطخ۔ چیونٹی۔ مکڑی وغیرہ تھل چر۔
			ویش	بیلا، بئیاں، شہد کی مکھی وغیرہ نبھ چر۔ سیپ، کوڑی وغیرہ جل چر۔
			چھتری	گدھ، چٹاپو وغیرہ نبھ چر۔ سنکھ وغیرہ جل چر۔ مور وغیرہ تھل چر۔
			براہمن	طوطا، مینا، کوئل، کبوتر، مرغابی، ہنس، فاختہ، بلبل وغیرہ
جرایج یونی	ان مئے پران مئے من مئے گیان مئے	[illegible]	راکشش	سب ایسے حیوانات جو ناخن اور دانتوں سے دوسرے جیوؤں کو مار کر کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، لومڑی، نیولا، گیدڑ، بلی، اُود بلاؤ، کتا وغیرہ
			شودر	سؤر وغیرہ
			ویش	سب اُون اور دودھ دینے والے حیوان۔ جیسے گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، وغیرہ۔
			چھتری	ہاتھی، اونٹ، گھوڑے، گدھے، ہرن، بارہ سنگے، نیل گائے، سینگی وغیرہ۔
			براہمن	چوہے، بندر، لنگور، خرگوش وغیرہ۔
منشیہ یونی	ان مئے پران مئے من مئے گیان مئے آنند مئے	[illegible]	راکشش	سب ایسے انسان جو اپنی نفس پرستی کیلئے دوسرے جیوؤں کو جبراً بغیر مقابلہ کئے دھوکے سے یا باندھ کر ہتھیار سے مار کر کھاتے ہیں جیسے چانڈال، بھنگی، کنجر، چھوڑیئے، بھیل وغیرہ۔
			شودر	سب خدمتی کام کرنے والے جیسے کہار، چمار، نائی، دھوبی، رسوئیا وغیرہ
			ویش	سب کسان، بیوپاری، دوکاندار، دودھ گھی کے لئے حیوان پالنے والے وغیرہ۔
			چھتری	سب ایسے انسان جو اپنے ہاتھوں کی طاقت اور ہنر سے دھن کما کر کھاتے اور دوسرے نیک اطوار دنکی حفاظت میں جان تک دیدیتے ہیں جیسے کمہار، بڑھئی، لوہار، سنار، راج وغیرہ اور راجہ کی حفاظت کرنیوالے پہلوان وغیرہ
			براہمن	سب ایسے انسان جو اپنی علمی طاقت سے تھوڑا دھن کما کر صوفیانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ودیا و گیان کا اپدیش دیتے ہیں جیسے دھارمک، آدھیاپک، ماسٹر، ایڈیٹر، سائنسدان، وید، حکیم، برہم گیانی وغیرہ۔

اُوم

اکشرائے نومہ
اَتھ

پندرھواں باب

قانونِ قدرت کا ظہور یعنی ویدوں کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم۔ سُبھاوٗ

پیارے بھائیو! جس وقت وہ وِشوکرما پرماتما پرلے کال، قیامت یعنی اپنے خواب میں اپنی ساکار سرشٹی کے سمیٹے ہوئے یعنی بگاڑے ہوئے کھیل کو اپنے جاگنے پر گذشتہ بابوں میں تبلائیں ترکیبوں سے گذشتہ زمانۂ پیدائش (کلپوں) کی طرح پھر ویسی ہی نِراکار و ساکار سرشٹی (غایب اور ظاہر دُنیا) بنا دیتا ہے۔ اور اِس سرشٹی کو قائم رکھنے کا کام چلاتے رہنے کا بار سوریہ بھگوان کو سونپ دیتا ہے۔ اور تمام روحوں کے نورانی جسموں کو بھی اُن کے کرم پھل کے مطابق عناصری جسموں (استھول شریروں) میں پیدا کر دیتا ہے۔ تو جبھی یعنی آغازِ دُنیا (آدی سرشٹی) ہی میں اوّل تو اپنے بنائے ہوئے اِس سرشٹی کے کھیل کو جیو آتماؤں کو یہ جتانے کے لئے کہ یہ سرشٹی کا چکر کیسے بنایا گیا اور یہ گورکھ دھندا ہے کیا چیز؟ دوسرے تم کس کس طرح تپسیا اور سر احقیقی گیان حاصل کرکے اِس سنسار کے ابدی زمانہ (انادی کال) کے آواگون کے چکر سے کیسے اپنی نجات (موکش) حاصل کر سکتے ہو۔ تیسرے۔ تم کس کس طرح سُکھ ملنے والے نیک اعمال (شُبھ کامیہ کرم) کرکے اِس سنسار میں سورگ، بہشت یعنی سُکھ بھوگ سکتے ہو۔ چوتھے۔ اگر تم سُکھ ملنے والے نیک اعمال بھی نہیں کروگے اور بداعمال کروگے، تو اُنکے پھل میں تم کو کیا کیا اور کب تک دوزخ (نرک) یعنی دُکھ بھوگنے ہونگے۔ پانچویں۔ میں نے اِس سنسار کو بناکر اِس ظاہری عناصر دُنیا (ساکار جگت) میں تمہارے مکمل طور سے قیام کے سلسلہ کو چلاتے رہنے کیلئے پانچوں عناصروں کا خزانچی اور ڈرائیور (تتوں کا بھنڈاری اور سنچالک) سوریہ بھگوان کو مُقرر کر دیا ہے۔ تُم مکمل گیان سے اُنکی طاقت (شکتی) کو جانکر اُنکی حقیقی تعظیم و تکریم (اُپاسنا) کرو۔ اور اُنسے اپنی صحت کا مَن مانا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانیکی کوشش کرتے رہو۔ بس یہ سب پوشیدہ راز جتانے کے لئے جو قدرتی قواعد یعنی قانون مُقرر کیا، اُسکو چار ستوگنی، آپت آدمی مہرشیوں یعنی ولیوں کی زبان کے ذریعہ اُن کی حالتِ بیخودی (سمادھی اوستھا)

میں ظاہر کیا۔ تو جن دیگر اشخاص نے اِس قانونِ قدرت کو اُن سے سُنا اور یاد کیا، تو انہوں نے اِس قانونِ قدرت کا نام شُرتی یعنی سُنا ہوا گیان رکھا۔ یہ سب شُرتی گنتی میں ایک لاکھ ہیں جنمیں سے اسّی ہزار کرم کانڈ (نیک اعمال) بتلانے کی و سولہ ہزار اُپاسنا کانڈ (برہم کی بھگتی اور طریقہ عبادت) بتلانے کی اور چار ہزار گیان کانڈ (رازِ حقیقی) بتلانے کی ہیں جنمیں سے پہلی کو اَپرا (دُنیوی سُکھ کا علم) اور آخری کو ویدانت یا پرا وِدّیا (دینی معاملات رازِ حقیقی یعنی حق پرستی کا علم) کہتے ہیں لیکن یہ سب مِلی جُلی ہی پائی جاتی ہیں، صرف اِنکا گیان ہی اَنت یعنی آخر کا ہے۔ اور اِنمیں سے ہر ایک سوتر و اُنکے مجموعہ کو بھی شُرتی یا منتر بھی کہتے ہیں۔ اور اِن سب شُرتیوں کے مجموعہ یعنی کُل گیان کے خزانہ کو وید یا منتر سنگھتا کہتے ہیں۔ جو حقیقت میں ایک ہی ہیں صرف چار مہرشیوں کے ذریعہ ظاہر ہونے کے باعث شمار میں ہی چار کہلائے گئے ہیں۔ اور جس جس وید کا علم (گیان) جس جس رِشی کے ذریعہ ظاہر ہوا، اور جو نام اِن ویدوں کے رکھے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اَگنی رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو رِگ وید کہتے ہیں۔
۲۔ وایو رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو یجر وید کہتے ہیں۔
۳۔ آدتیہ رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو سام وید کہتے ہیں۔
۴۔ اَنگرا رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو اَتھرو وید کہتے ہیں۔

اور چونکہ یہ وید ہی سب سے پیشتر کی وِدّیا ہیں، لہٰذا یہی ابتدائی علم (آدی وِدّیا و سناتنی علم) کہلاتی و پائی جاتی ہیں۔ اور جب اِنسے پہلے کوئی علم (گیان) تھا ہی نہیں جسکا اِن میں ثبوت (پرمان) دیا جاتا، تو بس اِسی باعث یہ ثبوت بالذات، مُستند (سوتہ پرمان) کہلاتے ہیں یعنی اِن میں جو لکھا و بتایا گیا ہے بس وہی ٹھیک ہے۔ اِس کا دوسری جگہ تبلانے کا کوئی حوالہ دو، اِس سوال کی کوئی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ یہی سب سے پہلے اور مکمل گیان کے خزانہ ہیں۔

دوسرے۔ چونکہ سمادھی، سُشُپتی اور مُکتی ایک ہی ابتدائی حالت کا نام ہے، اور اِس حالت کے اشخاص ہی آپت۔ رِشی مُنی۔ وَلی یا دیوتا کہلاتے ہیں جنکا کلام بے لوث (بلا رو رعایت) اور حقیقی گیان ہونے کے باعث ثبوت میں حوالہ دینے کے قابل ہوتا ہے، اِس لئے یہ مُستند (سوتہ پرمان) مانے جاتے ہیں۔

تیسرے۔ اِسی مُکتی کی حالت میں بتلائی ہوئی بات یعنی وہی شُرتی مُوکشی آتماؤں (ولیوں) یعنی ایشور کی تسکین کی بتلائی ہوئی ہوتی ہے، یعنی انسان (پُرش) کا بتلایا ہوا گیان نہیں، بلکہ پرماتما کا بتلایا ہوا گیان ہوتا ہے۔ اِسی بنا پر یہ سب شُرتی یعنی وید اپورشیہ کہلاتے ہیں۔ لہٰذا یہ سوتہ پرمان یعنی مُستند ہی تو ہوئے۔

اور جس بھاشا یعنی بولی میں یہ ظاہر ہوئے اور بولے جاتے ہیں، اُس کو دیوتاؤں کی بھاشا ہونے

کے سبب دیو بانی کہتے ہیں۔ اور یہ دیو بانی ہونے کے باعث اِس میں کوئی غلطی ہونا ہی ممکن نہیں اور بالکل ٹھیک و پاک (شدھ) ہوتی ہے، اِس لئے اِس بولی (بانی) کو سنسکرت بھی کہتے ہیں۔ اور جسمیں بیشمار علم و مرتبہ (اَتول گیان و ایشوریہ) کا خزانہ بھرا ہو اُس کو بھگوان کہتے ہیں، تو چونکہ یہ وید بے حد علم اور جاہ وحشمت دینے والے کلاموں کے خزانے ہیں، لہٰذا ان کو وید بھگوان بھی کہتے ہیں۔

اور چونکہ ہر ایک آغازِ دُنیا میں یہ وید بھگوان بھی پچھلی دُنیا کی طرح (پورب کلپ کے سمان) جوں کے توں ظاہر ہوا کرتے ہیں، اور قیامت (پرلے کال) میں مثل سرِشٹی کے یہ بھی پوشیدہ (گپت) ہو جاتے اور مثل دُنیا (سرِشٹی) کے پھر ویسے ہی ظاہر ہوتے رہتے ہیں، تو مثل سرِشٹی یعنی دُنیا کے یہ بھی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہوئے۔

مختصر تشریح اُن بیانات کی کہ جو اُنمیں لکھے ہیں

ع۱ رِگ وید میں زیادہ تر تمام اشیا کے خواص و فوائد (گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ) لکھے ہیں۔ یعنی کن کن اشیا سے تم کیا کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔

ع۲ یجروید میں زیادہ تر کرم کانڈ (طریق اعمال) لکھا ہے یعنی کن کن نیک اعمال (شبھ کامیہ کرموں) کو تم کیسے کیسے کرو اور اُنسے کیا کیا فائدہ اُٹھاؤ۔

ع۳ سام وید میں زیادہ تر پرماتما کی عبادت (اُپاسنا) کا حال لکھا ہے یعنی اُس کے گُن تبلائے ہیں، کہ تم اُس کی بھگتی (اُپاسنا) کیسے کرو۔

ع۴ اتھروید میں سب وگیان کانڈ لکھا ہے، جو چیتن اور جڑ کا مکمل گیان ہے یعنی سانکھیہ اور یوگ دونوں کے میل کی تشریح اُس کی شکتی جاننے کو لکھی ہیں۔ اور پدارتھوں کا میل ملانا کہ کس کس کے میل سے کیا کیا بنجاتا ہے سب کچھ لکھا ہے۔ اِسکی چھوٹی سی شاخ کا نام آجکل سائنس ہے جس کے ذریعہ سے نئے سائنس فلاسفر صرف اِس دُنیا کے ہی بھوگ پدارتھوں کو ملاتے رہتے اور اُنسے اپنا سنسار کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن اسمیں اصلی سانکھیہ یعنی سوکشم نراکار تتوں کا میل کہ جس سے یہ دُنیا (سرِشٹی) ہی بنتی ہے لکھا ہے۔ اور مکمل دھیان یوگ کہ کس طرح اور کیا کیا ملایا جاوے، یہ بھی سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ اِس لئے بغیر یوگ کریا (عمل) کے سیکھے سانکھیہ جاننا یعنی سوکشم نراکار تتونکا میل ملانا آہی نہیں سکتا۔ اِسی یوگ کی ذرا سی ابتدائی ترکیب عمل (دھارنا) کا نام آجکل مسمریزم ہے جسکو ادھورا جانکر بھی لوگ بڑے بڑے کرشمے دکھلا کر سنسار کو متعجب کر رہے ہیں۔ تو تبلاؤ! پورا یوگ جانکر تو کیا کیا نہیں کر سکتے۔ لیکن اِس کرشمے بازی میں پڑجانا اصل برہم گیان کے حصول کو کہ جس سے موکش ملتی ہے روک دیتا ہے۔ بس اُس برہم اور پردھان پرکرتی کے میل کا سب کچھ گیان اِسی میں بھرا ہے۔ یعنی اِس سے پربرہم کا سچا گیان ہوتا ہے۔ لیکن کامل و عامل

اور تجربہ کار گرو کے سمجھانے کی ضرورت ہے، صرف لفظی ترجمہ جاننے کی نہیں۔
یعنی اِن میں جیو آتماؤں کو اپنے نیک اعمال کے ذریعہ اپنے اعلیٰ ورن کے انسانی جسم ملنے والینا، پھر اُن جسموں سے عُمدہ ویدِ ودّیا پڑھ کر اور اُن کا عمل کر کے سنسار کے اچھے اچھے سُکھ بھوگنا اور بداعمال کے بُرے پھل دُکھ بھوگنے کی وجہ سے اُن سے بچنا۔ اور سنسار میں تندرست رہنے کے قاعدے جاننا۔ اور پھر اِس سنسار کو بے فائدہ جانکر پرمیشور کی حقیقی عبادت (سچّی اُپاسنا) اور سچے گیان کے ذریعہ اِس جگت چکر سے موکش حاصل کرنے کے سب کچھ قاعدے لکھے ہیں یعنی کوئی بات ہی ایسی نہیں جو اِن میں نہ لکھی ہو۔ اگر اِن میں کوئی بات نہیں لکھی، تو جانو وہ بات ہی کچھ نہیں ہے۔ اِنہیں ویدوں کے اُن منتروں میں سے جن میں پرماتمانے آئندہ سا کار جگت کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنے کا بار سوریہ بھگوان کو سونپا ہے اور ہم کو یہ سوریہ بھگوان وشنوروپ سے ماننے کے لائق ہیں حسب موقع اُسی آٹھویں باب میں چار منتر ثبوت کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں، تاکہ ناظرین کو اُن میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ ورنہ ثبوت کی خرابیوں سے یہ تتوپنشد یا مول درشن بالکل بری و پاک ہی رکھا گیا ہے۔ بس اِنہی چاروں ویدوں کو ابتدائی مکمل قانونِ قدرت۔ یا پراکرتِک نیم یا آدی سناتن دھرم شاستر کہتے ہیں۔
اور اسی لئے اِن ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کا ڈنکا پیٹا جاتا ہے اور پیٹنا بھی چاہئے، کہ جس سے ہر بات کا سچّا گیان سب خلقت کو ہو جاوے۔ اور تھوڑے تھوڑے ادھورے گیان کی وجہ سے جو آپس میں اختلاف رائے کے جھگڑے رہتے ہیں، وہ سب دور ہو کر سب انسان میل ملاپ سے ترقی کی زندگی بسر کریں۔ اور اِن ویدوں کے جاننے یا جاننے کے ڈھول پیٹنے والوں کا سوائے آپس میں میل مِلاپ سے رہ کر مسرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کوئی مطلب ثابت بھی تو نہیں ہوتا۔

آغازِ دُنیا کے سِلسلہ کا خاتمہ

پیارے بھائیو! پھر جیسے کوئی بڑا انجینیر کسی بھی انجن کے سب کل پُرزے بنا کر اور بھاپ سے اُس کو چالو کر کے اپنے سے چھوٹے اور معتبر کسی دوسرے آدمی کو کہ جس کو ڈرائیور کہتے ہیں مکمل طور سے اِس کام کو چلاتے رہنے کے قاعدے بتلا کر اُس کو اِس کام کا چلانے والا مُقرر کر دیتا ہے اور آپ اُس کام سے الگ ہو کر آزاد ہو جاتا ہے یا دوسرا کام کرنے لگتا ہے، بس ٹھیک اِسی طرح اُس وشوکرما پرماتما انجینیر نے جب یہ برہمانڈ اور اُس میں سوریہ بھگوان وغیرہ وسو اور اُن میں رہنے والی تمام جڑ اور چیتن پرجا کو پیدا کر دیا۔ اور جیو آتماؤں کو اُن کی مکمل طریقہ سے سنسار میں ترقی کرنے کے لئے قدرتی قانون ویدبھگوان بھی بنا دیئے۔ اور پھر آئندہ کو اِس جگت کا کام پورے طور پر قائم رکھنے کا قاعدہ بتلا کر یہ بار بھی سوریہ بھگوان کو سونپ دیا، تب پھر آپ خود آزاد ہو کر پوشیدہ طریقہ سے

سب میں ملا اور ظاہرا میں سب سے الگ رہ کر ہر ایک جیوآتما ونکے نیک وبد اعمال اور سرشٹی کی رچنا کا تماشہ دیکھنے لگا اور وراٹ یعنی برتہا روپ کا کام ختم ہوا۔

انت میں ایسے اعلیٰ گیان کے بھنڈار وید بھگوان اور جن کے ذریعہ سے یہ ظاہر ہوئے
اُن موکشی آتماؤں اور اِن سب کے پرم گُرو اُس پُربرہم پرماتما وِشوکرما کو میرا باادب
دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پندرہواں ۱۵ باب چوبیس ۲۴ بیانات تمام شُد

جگت گُرو سِری تتو پنشد وامول درشن

مُصنّفہ

رامچندر مُنی

تین سو ساٹھ ۳۶۰ بیانات اُصول آغازِ دُنیا۔ وِراٹ رُوپ کا کام اتھروید کا گیان

مقالۂ اوّل

تمام شُد

رامچندر مُنی

اوم

نمشبھوایے میوبھوایے
اتھ

جگت گرو سری تتوپنشد واموِل درشن

مقالہ دویم

اُصول قیام دُنیا وِشنورُوپ کا کام

تکشر دیتم پرستاچے چھکرپرت پشیے مشردہ شتم جیوے مشردہ شتہ گونگ
شنڑیاں مشردہ شتم پرپروا مشردہ شتم دیشابیا مشردہ شتم بھوتیشے مشردہ شات۔

پہلا باب

ویدوں کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں کی تصنیف

اِنکے سبب۔ نام اور گُن

پیارے بہائیو! جب تمام ساکار جگت کی پیدائش (رچنا) ہوگئی۔ اور تمام جیوآتما اُدبھج۔ سویدج۔ انڈج۔ جرایج اور منشیہ کی نر و مادہ یونیوں میں ملیچھ۔ پشاچ یعنی راکشش۔ شودر۔ ویش۔ چھتری اور براہمن بہاوسے رہنے لگے۔ اور سوریہ بھگوان کے دن رات کا کال چکر بہی گھومنے لگا۔ اور وہ اپنے تتو دنکے کوش سے سب کو فائدہ پہنچانے لگے۔ اور جاڑا۔ بسنت۔ گرمی۔ برسات سب موسم باقاعدہ ہونے لگے۔ اور نباتات میں خوب پہل پھول وغیرہ ہونے لگے۔ اور قدرتی طور سے کام ویگ ہونے پر نر و مادہ کے میل سے حمل رہ کر اولاد بہی پیدا ہونے لگیں لیکن آغاز دُنیا (ادی سرشٹی) میں کوئی مکان یا اُن کے گردہ گاؤں وغیرہ تو بنے بنائے ہوتے نہیں، کیونکہ ویدوں کا مطلب تو سب سمجھ نہیں سکے۔ اور خود اُن کے اندر کسی کام کا صرف خیال ساز سنسکار ماتر) ہونے کے سوائے زیادہ گیان نہیں ہوتا، لہٰذا سب اِنسان جنگل کے بہولش

سے منڈھی۔ گپھا وغیرہ بناکر اپنی اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔ تو جب موسم وغیرہ کی سردی۔ گرمی و برسات کی زیادتی سے اُنکو تکلیف ہونے لگیں، تب عمدہ خیال (شبھ سنسکار) والے بہت سے اشخاص پرماتما کی اُپاسنا کرنے لگے، کہ مہاراج مہربانی کرکے ہم کو ایسا علم اور طریقہ (گیان اور سادھن) دو، کہ جس سے ہمارا یہ سب دُکھ دور ہو۔ تب اُس پرماتمانے پیشتر کی طرح پھر چار موکشی آتماؤں کو اُن ویدوںکا مطلب بتانے والے پیدا کئے۔ اِنہوں نے خلقت کو اُن ویدونکا مطلب اُسی مُروجہ سنسکرت بھاشا میں بتلایا، کہ جو اُسوقت بولی جاتی تھی۔ تو جس جس مہرشی نے جس جس وید کے مطلب کو سمجھایا وہ اُسی اُسی وید کا براہمن کہلایا۔ اور اُنکی تشریح (بھاشیہ) اُنہیں رشیوں کے نام سے مندرجہ ذیل چارہی براہمن گرنتھ کہلائے

۱۔ رگ وید کا ایتریہ براہمن۔ ۲۔ یجُروید کا شت پتھ براہمن۔

۳۔ سام وید کا سام براہمن۔ ۴۔ اَتھروَوید کا گوپتھ براہمن۔

پھر جب بہت زمانہ اُن کے سمجھنے سمجھانے اور اُنپر چلنے چلانے میں بھی گذر گیا لیکن مکمل طور پر پھر بھی زیادہ اشخاص نہیں سمجھ پائے، تو پھر دوسرے رشیوں نے مل کر اُن ویدوں اور براہمنوں سے پھر زیادہ تشریح کے ساتھ مندرجہ ذیل چار اُپوید بنائے۔

۱۔ رگ وید کا آیور وید۔ ۲۔ یجُروید کا دھنرُ وید۔

۳۔ سام وید کا گندھر ووید۔ ۴۔ اَتھروَوید کا اَرتھ وید۔

پھر جب کچھ عرصہ اِن کے سمجھنے سمجھانے اور اُن پر چلنے چلانے میں بھی گذر گیا لیکن پھر بھی سب اشخاص پورے طور پر نہیں سمجھ پائے، تو پھر اُن کا ٹھیک طریقہ سے مطلب سمجھانے کے لئے دیگر رشی مُنیوں نے ملکر اُن کو کتابی شکل میں سمجھنے سمجھانے کے لئے نشان اِشارے (سنکیت) مقرر کیئے۔ یعنی حروف (اکشر) بنائے۔ اور حرفوں کو ملا کر الفاظ و جملے بنائے۔ پھر مذکورہ بالا تمام وید براہمن اور اُپوید ونکو زبانی گیان سے اُسی سنسکرت بھاشا میں لکھے۔ پس اُسی وقت سے یہ سب وید وغیرہ دھرم شاستر کتاب کی شکل میں آئے۔ اور جو اُن کے سمجھانے کا قاعدہ مُقرر ہوا، وہ مُندرجہ ذیل چھ طرح کا ہے۔

۱۔ شِکشا۔ یعنی حرفوں (اکشروں) کی آواز۔ اِنکے نام۔ رُوپ اور شُمار مُقرر ہوئی اور اِنہیں کو ملانے ولفظ یا جُملہ بنانے کے جو قاعدے مُقرر ہوئے، اُس کو شِکشا کہتے ہیں۔

۲۔ ویاکرن۔ یعنی حرفوں کو مطلب کے ساتھ ملا کر لفظ اور لفظوں سے جُملہ دعبارت بنانا۔ اور عبارت کے جُملوں کو سمجھنے سمجھانے و مطلب نکالنے کے لئے جو قاعدے بنائے اُس کو ویاکرن یعنی قواعدو صرف ونحو کہتے ہیں۔

۳۔ نِرُکت۔ یعنی ویدوں کے سنسکرت لفظوں کے مطلب کا جو کوش (لُغت۔ ڈکشنری) بنایا، اُس کو نِرُکت کہتے ہیں۔

۸ چھند۔ یعنی کسی نثر کی نظم بنانے کے قاعدے یا نظم کا مطلب سمجھنے کے لئے نثر بنانے کے جو قاعدے بنائے وہ چھند کریا کہلاتی ہے۔

۹ جوتش۔ یعنی حساب (علم ہندسہ) کے ذریعہ تمام سیاروں (دَسوول) اور سورج (آدتیہ) کی چال ملاکر تینوں زمانوں کا حال معلوم کرنے کے جو قاعدے بنائے وہ وِدّیا (علم) جوتش کہلاتی ہے۔

۱۰ کلپ۔ یعنی گرہیہ سوتر۔ خانگی معاملات میں سکھ کے لئے (کرم کانڈ) نیک اعمال کے جو قاعدے بنائے اُس کو کلپ کہتے ہیں۔

بس پھر مکمل طور سے اِس طرح کی عمدہ تعلیم ہونے لگی، کہ جس سے اُس وید وِدّیا کو پڑھ کر بہت سے رِشی تیار ہونے لگے۔ اور اُس کا مطلب سمجھکر آپ اُس پر چلنے لگے اور دوسروں کو چلانے لگے۔ اِسلئے اب اِس وِدّیا، علم کا خوب رواج (پرچار) ہونے لگا۔ کوئی خود پڑھ گئے اور کوئی دوسروں کو چلتے دیکھکر ویسے ہی چلنے لگے۔ اور کچھ عرصہ میں سرشٹی کے جیو آتماؤں کا وہ بنجر ونکی طرح رہنیکا وقت چلا گیا۔ یعنی اب ہر ایک کام کا عمدہ علم حاصل ہوگیا اور بڑھنے ہی لگا۔ اور عالموں کو ہر ایک قاعدہ مخلوق کو سمجھانے اور اُنپر چلانے میں بہت آسانی ہونے لگی۔ بس پھر سکھ کی گنگا بہنے لگی اور لاکھوں سال پورے طور پر سکھ رہا۔

لیکن پھر بھی کچھ ظالم اشخاص نیک شخصوں کو تکلیف دے ہی دیا کرتے تھے۔ پھر اکثر رِشیوں نے سرشٹی کے ظالم شخصوں کی حالت سُدھارنے اور اُن کو پورے طور سے ویدوں کے مطابق دھرم میں چلانے یعنی نیک چلن بنانے وادَھرم سے چلنا روکنے یعنی بدچلنی چھڑانے اور سب کے دُکھ دُور کرنے و سُکھ حاصل کرانے اور آپس کے عدل یعنی جھگڑے چکانے کے لئے عالموں کی ایک راج مہا وِدّیا سبھا مقرر کرکے اکثر اِسمرتی یعنی مختصر طور سے ویدوں کے مطابق قواعد یعنی قانون کی تصنیف کری لیکن اِن میں سے جو اسمرتی منوجی مہاراج کی سبھا نے بنائی تھی وہ سب سے اعلیٰ پائی گئی، اِس لئے وہی مانی گئی اور منوسمرتی کہلائی گئی۔ لہٰذا پھر سب دیشوں میں اِس کا ہی پڑھنا پڑھانا اور اُسی پر چلنا چلانا جاری ہوگیا۔ اور پھر پرجا کو لاکھوں سال خوب عیش و آرام کے ساتھ رہتے گُذر گئے۔

پھر اِسی درمیان میں پانچ مُنیوں نے پانچ شاستر اور ایک شاستر دَواپَر یُگ کے آخر میں کُل چھ شاستر مختلف اوقات میں مختلف ہی پیرائے سے وید وِدّیا کے سرشٹی کرم یعنی اُصول آغازِ دُنیا کو آسانی سے سمجھا کر اُن سے موکش سُکھ حاصل کرنے کے طرزِ عمل (سادھن) لکھے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں اور درشن شاستر کہلاتے ہیں۔

۱ یوگ درشن۔ یہ پاتنجل مُنی نے بنایا ہے۔ اِسمیں سرشٹی کا ریہ سِدّھی یا موکش سِدّھی کے لئے حالت بیخودی (سوسُپتی اوستھا) میں غور۔ فکر۔ وچار کرنا یعنی دھارنا۔ دھیان۔ سمادھی وغیرہ

کے مُعاملات پر بحث ہے۔

۲۔ سانکھیہ درشن۔ یہ کپل مُنی نے بنایا ہے۔ اِس میں کاریہ کے لئے تمام کوشش نِرا کار تتوں کے مِلاپ کے معاملہ پر بحث ہے۔

۳۔ نیائے درشن۔ یہ گوتم مُنی نے بنایا ہے۔ اِس میں کاریہ کے لئے پانچ عناصروں (مہابھوتوں) کے مِلاپ کے مُعاملہ پر بحث ہے۔

۴۔ وشیشیک درشن۔ یہ کنّاد مُنی نے بنایا ہے۔ اِس میں کاریہ کے لئے کال یعنی وقت لگنے کے مُعاملہ پر بحث ہے۔

۵۔ میمانسا درشن۔ یہ جیمنی مُنی نے بنایا ہے۔ اِس میں کاریہ کے لئے کرم کانڈ یعنی نیک اعمال کے مُعاملہ پر بحث ہے۔

۶۔ ویدانت درشن۔ یہ ویاس مُنی نے بنایا ہے۔ اِس میں اُصول آغازِ دُنیا (سرشٹی کرم) میں برہم جیو۔ پرکرتی کے مُعاملات پر بحث ہے۔

اِنسے پورے طور پر کرم۔ اُپاسنا۔ گیان حاصِل کر کے سنسار میں سُکھ اُٹھانا اور انت میں موکش تک حاصِل کر لینا سب کُچھ گیان آتا ہے۔ جن میں سے پہلا یوگ اور سب سے پچھلا ویدانت برہم کے بیان کے اعلیٰ درشن ہیں۔

پھر اُسی اثنائے میں ویدوں کے انت کے چار ہزار سوتروں کے سچے مطلب دوسرے پیرائے سے سمجھانے اور آدمیوں کے سرشٹی چکر کے آواگون کے دُکھ مٹانے کے لئے بہت سے مُنیوں نے مختلف اوقات میں بہت سے اُپنشد بنائے۔ توجونکہ اُنکا حال ویدونکے انت کا ہے، لہٰذا ویدانت۔ اور ویدانت ویدوں یا اِس ساکار سرشٹی کے پرے کا گیان ہوتا ہے لہٰذا پراودیا۔ اور اِن کا مطلب موکش کے معاملہ سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا موکش بادی کہلاتے ہیں۔ اِن میں سے ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ مُنڈک۔ مانڈوکیہ اتیریہ۔ تیتریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک۔ شویتاشوتر۔ اور گیتوپنشد یہ بارہ اُپنشد سب کے سار روپ اعلیٰ درجہ کے بہترین ہیں۔ اِس لئے اب بھی زیادہ مشہور اور قابِل قدر ہیں جن میں سے گیتوپنشد سب سے پچھلا و سری کرشن چندر بھگوان کا کہا ہوا اور سری وید ویاس مُنی کا چھند کریا (اشلوکوں) میں لکھا ہوا ہے اِس میں کرم اُپاسنا۔ گیان کا اعلیٰ لُب لُباب بھرا ہوا ہے اور آج کل بھی خوب پڑھا بھی جا رہا ہے لیکن ایسے پڑھنے سے اُپنشد ودّیا یعنی ویدانت شاستر کچھ فائدہ نہیں دیتے، یہ تو اپنے بتلائے کلام کے مطابق عملی کار روائی کرانا چاہتے ہیں، تبھی عمدہ فایدہ مند ہوتے ہیں، ورنہ اُنکا پڑھنا ہی بیکار ہے۔

پھر اُسی وقت تریتا یگ کے انت میں سری بالمیک جی مُنی نے سری مریادا پُرشوتم رامچندر بھگوان کا جیون چرتر۔ مریادا روپ دھرم شاستر لکھا تھا، جو بالمیک راماین کے نام سے مشہور ہے۔ پھر دواپر یگ کے انت میں سری ویاس مُنی نے گیتوپنشد کے بعد بھارت درشن اور تمام سنسار کے راجا و راجیہ اور

دھارمک لڑائیوں کا اِتہاس رُوپ (تواریخی) دھرم شاستر لکھا تھا جو مہابھارت کے نام سے مشہور ہے۔ اور پھر تبھی سری کرشن چندر بھگوان کا جیون چرتر دھرم رہسیہ (نیک اعمال) روپ سے انہوں نے ہی اور لکھا تھا جو سری بھاگوت کے نام سے مشہور ہے۔ اور پھر انہیں کے نیک فرزند سری شکدیو جی نے ایک شُبھ ساگر نام کا گرنتھ سری کرشن چندر بھگوان کی بھگتی سے بھرا ہوا جیون چرتر (سوانح عمری) سری بھاگوت سے حال لے کر اور لکھا تھا۔ یہ چاروں دھرم شاستر پراچین اِتہاس شاستر (پرانی تواریخ) کہلاتے ہیں۔ جو بڑے عمدہ روچک (دل پسند) دھرم شاستر ہیں لیکن بدقسمتی سے اِس وقت درمیان کی مِلاوٹیں ہو جانے کے باعث خراب اور بدنام ہو رہے ہیں۔

بس یہی مذکورہ بالا دھرم شاستر ویدوں کے مطابق سناتن دھرم شاستر کہلاتے ہیں جنکا پڑھنا پڑھانا ضرور لازمی ہے، اور جب تک سو سمجھو اجاسے لے کر اب سے پانچ ہزار تین سو سال قبل پانڈو راجہ تک پورے طور سے انہیں کے مُطابق کارروائی ہوتی رہی بس تبھی تک سب سنسار مرضوں و دُکھوں کی زیادتی سے پاک رہا۔ اور خوب بل۔ بُدّھی۔ پراکرم و دھن دھانیہ سے پور اُسکھی اور عمر طویل پاتا رہا۔ اور جب سے اِن کا عمل کرنا کرانا کم ہوا، بس تبھی سے آہستہ آہستہ سب سنسار بے حد دُکھوں کا گھر یعنی گھور نرک کا باسا ہوتا جا رہا ہے۔

بس پھر تمام سنسار کو ویدوں کے حقیقی مطلب بھول جانے کے باعث ویسی ہی بدتر حالت سنسار کی دیکھ کر اور بڑی بھاری ضرورت جانکر سب سنسار کی ناسمجھی یا غلط فہمی دور کرنے اور اعلیٰ درجہ کا بہترین سُکھ مِنگوانے کے لئے اِس آتما کی بڑی بھاری بھگتی کیساتھ تپسیا دیر پرڑاں یعنی بڑی عاجزی کیساتھ درخواست کرنے پر اُسی (دیائے پرماتمانے دیا کر) خداوند کریم نے کرم کر کے پھر اِس دیش کی معمولی مُروجہ بولی یعنی بھاشا میں اِس جگت گرو سری تتوپنشد دامول درشن کا گیان اِس آتما کو دان دیکر رچایا ہے جسمیں مذکورہ بالا سبھی سناتن دھرم شاستروں کا لُب لُباب (سار) بھرا ہوا ہے، اور سب طرح کے جگت ہِتیشی سُکھ کے سادھنوں یعنی دنیا بھر کے مُفید عام بہشتی طرز عمل کے اُصولوں میں سے کوئی بھی ایسی بات باقی نہیں رہتی، کہ جو اِسمیں نہ لکھی ہو۔ لہذا اب تمام خلقت اِسی کو خوب غور سے پڑھ کر دیا دا اور عمل کر کے اپنا دینی اور دُنیوی بہترین فائدہ اٹھا دے۔

انت میں ایسے دھرم شاستر رچنے رچانے والے دیوتاؤں اور اُن پر چلنے چلانے والے مہاپُرشوں کی آتماؤں کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
جیٹھ سمبت ۱۹۸۶ بکرمی

پہلا باب ستر بیانات تمام شُد

اوم

اکھنڈ اۓ نموئمہ

اتھ

دوسرا باب

کلجگی نئے متوں کے دہرم شاشتروں کی تصنیف

اِن کے سبب۔ نام اور گُن

پیارے بھائیو! یہ بیان تو بے حد بڑا ہے لیکن میں مختصر طور سے بتاؤنگا، کہ یوں تو سوایمبھو راج سے لے کر پانڈو راجہ تک سناتن دہرم شاشتروں کے مطابق ہی شکشا اور راجیہ کاریہ چلایا جاتا رہا لیکن پانڈو راجہ سے بھی اندازاً ایک ہزار سال پیشتر سے ہی پرماتما کی مرضی سے کچھ ایسے ظالم خصائل اور کافر خیال (راکشش ورتی اور ناستک بھاو) کے بڑے بڑے شہزور۔ قوی راجہ پیدا ہونے لگے تھے، کہ جن کا خیال اِس دہرم کو سنسار سے مٹا دینے ہی کا ہو گیا تھا۔ تو پھر مہاراجہ پانڈو کے ہی وقت میں یعنی اب سے تقریباً پانچہزار تین سَو سال پیشتر سری کرشن چندر بھگوان کا جنم ہوا اور پانڈو راجہ کا انتقال ہو گیا۔ تب سری کرشن چندر نے خود اور اپنے ساتھی پانڈو راجہ کے پسر دہرم پُدہشٹھر وغیرہ کے ساتھ مل کر اِن ناستکوں کو لڑائی میں مار کر بڑے بڑے پاپی ظالموں سے تو پرتھوی کو خالی کر دیا (اِسی لڑائی کو مہا بھارت کہتے ہیں) لیکن جب اِس دُواپر یُگ کے انت کی لڑائی میں بہت سے عالم اشخاص کام آ گئے اور کچھ خود مر گئے، اسلئے عالموں کی کمی ہو جانے سے یہ سناتن دید ودّیا بالکل مٹنے سی لگی اور دہرم پُدہشٹھر وغیرہ پانچوں پانڈوں دسری کرشن چندر بھگوان کے سورگ باس کے بعد بھی لوں راجہ تو انہیں کے خاندانیونکا ہوتا چلا آیا جو اِس دہرم کے رواج کو بہت سنبھالے بھی رہے، لیکن پھر بھی حقیقی علم کی لاعلمی اور نفس پرستی بڑھتے بڑھتے برہمنوں میں پوپ سماج زیادہ زور پکڑتا گیا۔ اور آخر میں اِس سماج کے بڑے پوپوں نے وام مارگ مت چلایا اور دیوی شکتی کی نذر بھینٹ کے نام سے حیوانات کی قربانی (پشو یگیہ) کر کے مانس اور شراب کا استعمال جاری کر دیا۔ اور زندہ بزرگوں کی خدمت کرنے کی بجائے مرے ہوئے بزرگوں کا سرادہ کرنا جاری کیا۔ اور تنتر شاشتر اپنا دہرم شاشتر بنایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جنم ہوا، اُنہوں نے اِن

متوں میں خرابی دیکھ کر موسوی مت چلایا۔ اور بائبل کا پُرانا عہد نامہ اپنا دہرم شاشتر بنایا۔ پھر اب سے تقریباً دو ہزار پانچ سو سال پیشتر مہاتما بُدھ ہوئے جنہوں نے مذکورہ بالا متوں کی گڑبڑ اور ماس خوری روکنے کیلئے اہنسا دہرم کو جاری کیا۔ انکے بودھ مت کے بھی بہت سے چیلے ہوگئے تھے جنہوں نے مہاتما بُدھ کے انتقال کے بعد پھر خود غرضی میں پڑکر جین، دو چار واگ وغیرہ بہت سی شاخیں اِس مت کی کردیں۔ انکا دہرم تو اہنسا دیعنی ترک حیوانات ہی کا تھا لیکن باقی بُرائیاں انمیں بھی حد سے گذر گئی تھیں۔ اِن بودھ مت کی شاخوں کے بُزرگ تیرتھنکر کہلائے۔ اِنہوں نے اپنے تیرتھنکروں کی دشب لنگ اور پاروتی کی مورتی (مُبت) بناکر مندروں میں رکھکر بُت پرستی (مُورتی پوجا) جاری کی۔ اور چوبیس[۲۴] ارہنتو اپنے دہرم شاشتر بنائے۔ پھر شیو مت چلا اور شب پُران اِن کا دہرم شاشتر بنا۔

پھر اب سے تقریباً دو ہزار تین سو سال پیشتر سری سوامی شنکر آچاریہ جی پیدا ہوئے، انہوں نے مذکورہ بالا سب متوں میں از حد بُرائیاں دیکھکر پھر سے ویدمت کا پرچار کیا۔ یعنی ویدوں کے اصلی مطلب کو سمجھایا۔ اور ادَویت بادی رہے۔ یعنی نہیں ہے سوائے برہم کے اور کوئی پرستش کے لائق اور جیو و برہم میں کچھ بھید نہیں ہے، بس یہی مانتے اور بتلاتے تھے۔ اور اپنے چیلے سُدھنواں راجہ کی اِمداد سے ویدوں کا خوب پرچار کیا۔ اور اُوپر لکھے سبھی متوں کا بحث مباحثہ (شاشترارتھ) کے ذریعہ کاٹ چھانٹ (کھنڈن) کرکے سبھی متوں کے عالموں کو ہرا دیا۔ اور سب جگہ مکمل جیت (دگ وجیہ) حاصل کی۔ پھر سب مُلک ٹھیک ہونے لگا تہا، کہ اِتنے میں چار متا جینیوں نے اُن کا معتبر چیلا بن کر اُنکو زہر دے کر مار دیا۔ اور وہ چاروں چیلے ہند کے چاروں دہاموں یعنی دُوارکا پُری۔ رامیشورم۔ جگناتھ پُری وبدری نارائن کے مٹھ دہاری پنڈا بن بیٹھے۔

پھر اب سے تقریباً دو ہزار سال پیشتر سری مہاراجہ وِکرم آدِتیہ ہوئے، اُنہوں نے وید دکت یعنی اِسی مقالہ دویم کے پہلے باب میں بتلائے دہرم گرنتھوں کے پرچار میں بہت محنت اور کوشش کی اور آپس کے متوں کے بہت زیادہ لڑائی جھگڑے مٹا دیئے۔ اِن کے بعد اِن کے پسر سری مہاراجہ شالواہن جی ہوئے، اِنہوں نے بھی اِنہیں گرنتھوں کے پرچار میں خلقت کی بہت امداد کی۔

پھر اب سے تقریباً ایک ہزار نو سو پچاس سال پیشتر حضرت عیسٰیؑ مسیح پیدا ہوئے، اُنہوں نے بھارت ورش کی سرحد تبت میں بودھ دہرم اور گیتوپنشد کی تعلیم پائی۔ اور مغربی ملکوں میں جاکر موسوی بائبل کو پڑھا وہاں اِنہوں نے متوں کی بہت بڑی گڑبڑ دیکھ کر سری کرشن چندر بھگوان کے اُپدیش کے مطابق بائبل سے ملتا جلتا بھگتی مارگ (صرف بھگتی کے ذریعہ ایشور کی عبادت کرنے) کا اپنا مت چلایا۔ یہ (ایشور۔ جیو۔ پرکرتی تین کے ماننے والے) تریہ بادی تھے۔ اُنہوں نے بائبل کا نیا عہد نامہ اپنا دہرم شاشتر بنایا۔

پھر اِن کے بعد اب سے تقریباً پندرہ سو پچاس سال پیشتر مہاراجہ بھرتری ہری ہوئے، اِس وقت تک ویدوں کی مطابقت والے دہرم گرنتھ و سنسکرت زبان بالکل جا ہی چکے تھے، لہذا اِنہوں نے

اپنے راجیہ کے زمانے میں پھر سے سنسکرت زبان کی خوب ترقی دی، لیکن وہ اپنی عورت کی بدچلنیوں پر فوراً ویراگی ہوکر بن میں تپسیا کرنے چلے گئے۔ پھر ان کے بعد اب سے غالباً پندرہ سو سال پیشتر سری جہاراج بھوج ہوئے، ان کو سنسکرت زبان سے بہت رغبت تھی، لہٰذا انہوں نے بھی ویدک دہرم کا خوب پرچار کرایا۔ لیکن ان کے بعد پھر کسی راجہ نے اس ودّیا کے پڑھنے پڑھانے میں کوئی امداد نہیں کی اور آپ بھی اُسی بیوقوفی میں مشغول ہوگئے۔

پھر مذکورہ بالا بودھ سماج وغیرہ سبھی مَت ترقی پکڑ گئے۔ لہٰذا پنڈتوں کی سماج نے بھی جین وغیرہ متوں کے روکنے کے لئے اُنہیں کی طرح لیکن اُن کے برعکس اور ذرا اچھے طریقہ سے اپنے دیوارادھن کے استھان یعنی مندروں کو اپنی اوتار اُپاسنا کے مندر کردیئے جنہیں اُنہی اوتاروں کی مورتی پوجا شروع کردی۔ اور جینیوں کے چوبیس[۲] ارتھودوں کی جگہ مجبوراً پُرانے رِشی مُنیوں اور راجاؤں کے اِتہاس رُوپ (تواریخیں) اٹھارہ پُران اپنے دہرم شاشتر بھی ویدویاس جی کے نام سے بنادیئے، کہ جس سے وہ مُستند (پرمان رُک) مانے جاویں۔ اور اِسی طرح سے اِس مَت میں زیادہ اشخاص شامل ہوتے رہیں اور دوسرے متوں میں نہ جاویں۔

پھر اب سے تقریباً تیرہ سو پچاس[۱۳۵۰] سال پیشتر سری حضرت محمد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اُنہوں نے مذکورہ بالا متوں میں ایشور اُپاسنا کی مٹی پلید دیکھکر اپنا مت ایک ایشور باد چلایا یعنی نہیں ہے کوئی سوائے ایک اللہ کے عبادت کے لائق۔ اور قرآن شریف اپنا دہرم شاشتر بنایا۔ اِس کے بعد گرو نانک دیو جی پیدا ہوئے، اُنہوں نے مذکورہ بالا متوں میں جھگڑا دیکھکر اپنا مت بھگتی مارگ چلایا اور جپو جی۔ ساکھی۔ سکھمنی وغیرہ اپنے دہرم شاستر بنائے۔ یعنی بھگتی کے ساتھ ایشور کے ناموں کا جپ کرنا اور معمولی طور پر سادھو وِرتی (سادگی) سے رہنا ہی سب سے اعلیٰ رکھا۔

غرض اب وہ زمانہ آگیا، کہ اصلی سناتن دہرم شاشتروں کے جاننے اور پڑھنے پڑھانے والے بڑے ہی شخص کونے میں چھپے ہوئے پڑے رہگئے۔ اور اِن مذکورہ بالا نئے دہرم شاشتروں کے چلانے والوں نے ٹھنڈے دل سے یہ کبھی نہیں سوچا، کہ حقیقت میں مَت یا دہرم ہے کیا چیز؟ اِسکو کیوں قبول کیا جاوے۔ اور اِس سے کیا کیا فائدے دُنیا و دین (سنسار و پرلوک) کے ہوتے ہیں۔ اِن کے ٹھیکے داروں نے تو بس ہر ایک مت میں اپنی اپنی کچھ نہ کچھ موجودہ بھلائی یا اپنے نام کی شہرت ہوجانا ہی اپنا فرض منصبی سمجھ لیا۔ بس آپس کے مَت بھیدوں (مذہبی تفاوت) یعنی اختلاف رایوں کے بحث مباحثہ (شاشترارتھ) میں ہار جیت اور خوب لڑائی جھگڑے و سرکٹا رہنے لگی۔ اور یہ کبھی نہیں سوچا، کہ ہمارے مت کے رِشی پیغمبر۔ لیڈر یا چلانے والے سردار نے یہ مت پچھلے متوں میں کچھ گڑبڑ دیکھ کر اُن سے کچھ اچھا بنانے کو جاری کیا اور چلایا تھا، کہ جس سے مُلک درست ہو اور فائدہ اُٹھا دے، نہ کہ سرکٹا ہوتی رہنے کو لیکن یہ سرکٹا ہوئی زیادہ تر بیچارے پُران پنتھیوں ہی کی، کیونکہ یہ اِس بگڑے ہوئے زمانے میں بھی ہنسا سے بری ہی رہے تھے۔

لہٰذا میری رائے سے تو یہ نتیجہ نکلا، کہ جب ابتدائی بگاڑ میں وام مارگی زیادہ ہوگئے تھے، اور پشو یگیہ کر کے مانس خوری و شراب خوری اور مرے ہوئے بزرگوں کے نام سے دہن دان کرا کے اپنا پیٹ پالنا اور دیوی شکتی کی اُپاسنا کرنا، اور بھیروی چکر وغیرہ عجیب ہی اُلٹی دھرم کے خلاف باتیں دھرم رُوپ مانکر جو اشخاص بھرشٹ (نفس پرست) ہوگئے تھے، وہی تو ان متوں میں بھرم دیکھکر دُوسرے دوسرے مت چلاتے گئے یا ان میں شامل ہوتے گئے۔ اور بیچارے پنڈت جی بھی انہیں کے طریقوں کے مطابق اہنسک (سبزی خور) بنے کچھ پیچھے پیچھے چلتے ہی رہے۔ تو سوائے پُران مت کے ماننے والوں کے اور سب رہے تو مانس خور ہی، چاہے ایشور کی اُپاسنا (عبادت) کو انہوں نے کیسے ہی تبلایا۔ اور اپنی اصلی بھول کی طرف کو کسی نے کبھی سوچا تک بھی نہیں یعنی پُرانی مانس خوری کے تو رہے برخلاف، اور بقیہ باتیں وید کے خلاف یا مطابق ملی جُلی ہی کرتے رہے، لیکن مورتی پوجا کے عاشق ہی رہے۔ اور دوسرے مت والے نراکار ایشور تک کے تو اُپاسک (عابد) بن گئے، اور ایک ہی ایشور کو ماننے بھی لگے، لیکن اپنے کھانے، پینے، رہنے، سہنے میں سنسار کی ترقی یا بھلائی اور تندرستی کی طرف کو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا، کہ حق پرستوں کا کیسا ہونا چاہیئے اور ہمارا کیسا ہے۔ لہٰذا اسی ناسمجھی سے آپس میں سر کٹا ہی رہتی رہی۔ کبھی کسی مت والے کامیاب ہوگئے اور کبھی کسی مت کے۔ اور پھر سبھی اپنی اپنی تعریف و شمار بڑھانے کی فکر میں مشغول ہوگئے۔

پھر اُسی زمانہ میں سری گرو گووند سنگھ جی پیدا ہوئے، انہوں نے اپنے مت کی تنزلی روکنے و ترقی کرنے کے لئے گرو نانک دیو جی کے مت میں چھاتر دھرم یعنی ضرورتاً کسی موقع پر چھتری کا کام کرنا اور بڑھا دیا۔ اور یہ سمجھ لیا، کہ اس وقت دینی معاملات کے بارے میں سوچنا بیکار ہے، اسوقت تو صرف راجیہ دھرم ہی کو سنبھالنا چاہیئے۔ اس لئے انہوں نے کیس۔ کنگھا۔ کرپان۔ کڑا و کچھ یہ پانچ ککار والی اشیاء لازمی رکھنا چھتری دھرم میں اور مقرر کر دئے۔ اور دوسرے مت والوں سے جنگ میں اڑ گئے اور فتح (جیت) بھی پائی۔ آخر میں ان کے رحلت فرما جانے پر ان کا بھی ایک مت ہی اور مقرر ہوگیا۔ پھر چھترپتی شیواجی ہوئے، انہوں نے بھی راجیہ دھرم ہی مقرر کیا۔

غرض مطلب یہ ہے کہ آخر نتیجہ یہ نکلا، کہ ان سبھی دھرموں کے ماننے والوں کو حقیقی سناتن دھرم سے گمراہ ہو جانے کے باعث تسکین (شانتی) کسی کو بھی نہیں ملی۔ اب دھرم کے نام پر ادھرم اور پاپ زیادہ ہونے لگے یعنی جو گروہ قوی ہوا اُس نے اپنے دھرم کے منوانے میں خون کی ندیاں تک بہا ڈالیں، اس لئے سب بھارت ورش کمزور (بل ہین) ہوگیا۔

بس پھر بھی سر کٹا اور راجیہ پلٹ ہوتے ہوتے کچھ عرصہ بعد انگریزی راجیہ کا زمانہ آگیا۔ انہوں نے نہ تو کسی دھرم کو بُرا ہی تبلایا اور نہ اچھا، اور نہ کوئی نیا دھرم شاستر ہی بنایا۔ لیکن پھر بھی انصاف کے کاموں میں ٹکہ دھرم مقرر ہو جانے کے باعث یہاں بھی زیادہ تر مخلوق ادھرم، خود غرضی، بدچلنی اور

بے صبری کی لہریں بہنے لگیں۔ لہذا تکلیف زدہ نیک اطوار (دُکھی اور دھارمک) اشخاص کی مخلصانہ عرضداشت (تپسیا و پراتھنا) کرنے پر اُس رحیم (دیالو) کو جو دیا آئی، تو گذشتہ طریقہ کے مطابق اُس نے پھر نظرِ عنایت (کرپا درشٹی) کر کے اب سے تقریباً ایک سو بیس سال پیشتر ایک ایسے مہرشی کا جنم دیا تھا، کہ جس سے وہ پھر سناتن دھرم شاستروں کے لب لباب کو سمجھا کر اس وقت کی لاعلمی (اودیا) کو دور کر کے ملک کی بیکار نا سمجھی کی خونریزی اور آپس کی رنجش کو مٹا دے۔ ان مہاتما کا نام تھا سوامی دیانند سرسوتی۔ انہوں نے سناتن دھرم کی اشاعت (پرچار) اور اس وقت کے سب متوں کی درستی کے لئے ستیارتھ پرکاش نام کا ایک ایسا دھرم گرنتھ بنایا، کہ جس میں خلقت کی درستی (سماج سدھار) کیلئے دھرم کے دس قاعدے مقرر کر کے ابتدائی دس باب مکمل سناتن دھرم کے لب لباب کے دنیوی اور دینی ترقی کے لئے، اور پھر چار بابوں میں دیگر سب بڑے بڑے موجودہ متوں کی پوری پوری کیفیت لکھدی، کہ جس سے ہر ایک شخص کو یہ سب باتیں مختصر طور سے ایک ہی جگہ معلوم ہو جاویں۔ اور وہ ان سب کے نیک و بد انجام کو خوب سوچ سمجھ کر پھر چاہے جس مت میں شامل رہیں۔ یعنی آپس میں لڑائی جھگڑوں کی جگہ ایک کتاب کے سمجھنے میں سر مارا کریں اور جس نتیجہ پر وہ پہنچیں، بس خود ہی اُس کو مان لیا کریں۔ مت میں دوسروں سے لڑائی جھگڑے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا مت تمام روئے زمین کا ایک ہی دھرم (سارو بھومیہ دھرم) اور تریت واد یعنی ایشور جیو۔ پرکرتی کا ابدی (انادی) ماننے کا تھا۔ اور تمام دُنیا کے مت والوں کو یہ سمجھا کر کہ حقیقت میں تم میں سے ہیں تو سب اسی سناتن دھرم کے ماننے والے، لیکن فرق صرف یہ ہے، کہ کسی کے مت میں ایک بات اور کسی کے میں دو باتیں اور کسی کے میں تین چار باتیں تو اس سناتن دھرم کے مطابق ہیں اور باقی برخلاف ہیں۔ اور اپنی خلاف باتوں کے پیچھے تم دوسرے متوں کی اچھی باتوں کو بھی خراب بتلاتے ہو۔ اور نہ تو کوئی کسی کی اچھی کو سیکھتے اور نہ اپنی بُری کو چھوڑتے ہی ہو، بس یہی آپس کی راڑ ہے۔ لیکن یہ نرا تمہارا دوش بھی نہیں ہے، یہ تو صرف ابتدائی سناتن دھرم کے نہ جاننے و مت میں خود غرضی داخل ہو جانے اور ماس و شراب کھانا پینا ہر مت میں جائز چلا آنے سے سب کی عقلوں میں بھرم یعنی غلط فہمی کے شبہات پیدا ہو گئے ہیں، جو من خراب ہو جانے کے باعث اب درست ہونے میں ہی نہیں آ پاتے ہیں۔ اِسلئے اب سب دھرموں کا لب لباب تمہارے سامنے رکھکر اُمید کرتا ہوں، کہ اس کے پڑھنے سے تم کو شانتی ملے گی، اور پھر آپس میں مل کر ایک ہی ہو جاؤ گے تب وہ اشخاص جو مندرجہ بالا متونکے بحث مباحثہ ہی کے باعث اپنی روزی چلاتے بلکہ گدی دار بن رہے تھے، اُنہوں نے اپنا گھر اجاتا دیکھکر معمولی سنیاسی جانکر اُنکے ساتھ بحث مباحثہ (شاستر آرتھ) کو میدان میں اُتر آئے، لیکن تقدیر کے مارے لوٹے وہاں سے زیادہ تر ہار ہار کر۔ تب تو ملک میں ہلچل مچ گئی اور آنکھیں کھل گئیں، اور سنسار ادھر کو جھکنے لگا۔ تو ہر ایک مت کے عالم (پنڈت) انسے یوں

نفرت کرنے لگے کہ اور کریں بھی کیا! اِنسے کچھ پار تو بساتی نہیں اور روٹی بھی ہماری اِس مت سے چلتی ہے، تو لگے اُنکی بُرائی کرنے اور اُس کتاب سے لوگوں کو نفرت کرانے۔ بس یہی سبب اِس لاثانی سناتن دہرم پرچارک کے مقابلہ کرنے اور اُن سے رنجش ماننے کا ہُوا۔ ورنہ یہ تو امن پسند (شانتی پئے) مہاتما تھے۔ اِنہوں نے اپنے دہرم شاشتر میں برہمچریہ دہرم (حفاظتِ نطفہ)، وِدیا دہرم (اُصول تعلیم)، گرہست دہرم (فرائض خانگی)، سماج دہرم (فرائض اِنسانی)، پرجا دہرم (فرائض محکوم)، راجیہ دہرم (فرائض حکومت)، راجا دہرم (فرائض شاہی) اور سنیاسی دہرم (فرائض دُرویشان) وغیرہ سبھی کی باقاعدہ دُرستی طے کر دی ہے۔

اب اگر پرمیشور کی مرضی سے یہاں کے عالیجاہ جہاں پناہ شہنشاہ ملکِ معظم بجائے اِنگلینڈ کے ہندوستان میں آ رہتے اور اِس سناتن دہرم شاشتروں کے لُب لُباب کو پڑھ کر اِس دہرم کو قبول کر لیتے، تو بس سمجھ ہی لیجئے، کہ وہ تو شہنشاہ ہوتے اور یہ مہاتما منو خاص وزیرِ اعظم ہوتے۔ اور پھر یہ راجیہ راجا و پرجا دونوں کو بڑا سُکھ دینے والا ہوتا۔ کیونکہ ایک مت و ایک دہرم ہوتا! اور عُمدہ سوراجیہ سُکھ ہوتا! اور نہ پھر کوئی جھگڑے راجیہ کے خلاف پیدا ہوتے، بلکہ ایسے عالی دماغ مُلک پرور بہترین شہنشاہ کو دیش سر پر چڑھائے پھرتا، لیکن دونوں کی بدقسمتی سے اپنے اپنے بقیہ پاپ کرموں کے پھل بھوگنے کے باعث اُسوقت پرماتما کو یہ منظور نہ تہا۔ تب سب سُدھارکوں کے مخالفین نے مِلکر اِس شُوربیر بال برہمچاری و دنیوی سُکھ پر لات مارنیوالے اور حقیقی دہرم کے نام پر اپنی ہستی مٹانیوالے کو دھوکہ سے زہر دیدیا! اور اُسنے پھر اُن پاپیوں کو بھی مُعافی دیکر اپنی زندگی اِس دہرم کے پرچار یعنی راہِ حق میں ہنستے ہنستے قربان کر کے اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا۔ پھر جو اُنکے مت کے ماننے والے بنے، وہ بھی اُسی طرح دہرم کا پرچار کر کے مُلکی خدمت کرنے لگے اور کر بھی بہت، لیکن اب اِس سماج میں بھی وہ لگن نہیں رہی ہے۔ اور بجائے دہرم کے جزو عمل کرنیوالوں کے زیادہ تر کچھ چندہ ہی دیکر دستے ہی کر کے آریہ کہلانے والے خود غرض اشخاص اِس مت میں بھرتی ہونے لگے ہیں۔ جیسی اُمید اِنسے ہرگز نہ تھی۔

پھر مہاتما رانڈے سماج سُدھارک ہوئے۔ اِنکے بعد مہاتما گوکلے سماج سُدھارک ہوئے۔ پھر لوک مانیہ تلک راجیہ دہرم سُدھارک ہوئے اور اِسی دُھن میں ختم ہو گئے۔ پھر ایک سبھا کانگریس اور دوسری جمعیتہ العُلماء کے نام سے راجیہ دہرم سُدھارک کھڑی ہوئی ہیں جنمیں ہر ایک مت کے لاکھوں نیک اشخاص شامل ہیں۔ اِن دونوں سبھاؤں کے مُکھیوں نے یہی سوچا ہے کہ بس اب دیش کا دُکھ دور کرنیکے لئے پیشتر اِسی راجیہ سُدھار کی ضرورت ہے۔ پیچھے اور سب دہرم ٹھیک ہوتے رہیں گے، لہٰذا کوئی دہرم شاشتر نہیں لکھا۔ اِنمیں سے سری شوامی سردہانند جی۔ سری سی آر داس جی۔ سری حکیم اجمل خانصاحب سری لالہ لاجپت رائے جی۔ سری پنڈت موتی لال جی نہرو۔ سری وٹھل بھائی پٹیل جی وغیرہ کتنی ہی بڑی بڑی ہستیاں تو اِس راجیہ سُدھار کی فکر میں اپنی زندگی تک دان کر گئیں۔ اب سری پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ سری پنڈت مدن موہن مالوی جی۔ سری بلبھ بھائی پٹیل جی۔ جناب ڈاکٹر انصاری صاحب۔ جناب خان عبدالغفار خانصاحب وغیرہ بڑی بڑی ہستیوں نے دونوں سبھاؤں کو ایک کر کے اور سری مہاتما گاندہی جی کو اپنا سرتاج بنا کر اہنسا تمک اسہ یوگ یعنی قانونی مخالفت عدم تشدد کے ہتھیار کے ذریعہ راجیہ دہرم سُدھار کرانیوالے ہوئے ہیں۔ اِن کا دِلی خیال ہے، کہ اگر سُدھار کرانے میں کوئی سختی بھی کرے

توسہو۔ اگر مار بھی ڈالے تو مرجاؤ اور مانگے جاؤ، لیکن مار و مت کیونکہ ایک طرفہ مار ہونے سے راڑھ بڑھتی نہیں ہے۔ اور لڑائی سے سر پھوڑ کر سوراجیہ ملنا غیر مستقل اور قابلیت حاصل کر کے سرخرو اکر لینا ہی مستقل طور پر ٹھیرنیوالا ہوتا ہے۔ اور عالیجاہ شہنشاہ ملک معظم و برٹش پارلیمنٹ اور جناب ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر کو راجہ سُدھار کا طریقہ سمجھا دینے ہیں۔

اب آپکو مندرجہ بالا پانچ ہزار تین سو سال سے لیکر اس وقت تک کے تقریباً سبھی بڑے بڑے فرقے مذہبوں کے نام اور اُنکے دہرم شاشتروں کو مختصر طور پر سُنا کر میں ہر ایک نئے مت کے دہرم شاشتروں کے حالات کی جدا گانہ زیادہ تشریح لکھنا تو صرف گڑے مُردے اُکھاڑنے کے برابر ہی سمجھتا ہوں، اور نہ اُنسے کوئی مطلب ہی حاصل ہوگا۔ ہاں اگر کسی کو اِن کے بارے میں زیادہ معلومات کرنی ہوں، تو وہ ستیارتھ پرکاش کو پڑہیں لیکن اپنی طرف سے یہ رائے ضرور دونگا، کہ اِن مندرجہ بالا سبھی مذہبوں سے سنسار کی کوئی دُنیوی یا دینی حقیقی ترقی تو کچھ ہوئی نہیں، اُلٹا جہنم کو اور رجلا گیا۔ اور وہ بیچارے مت چلانے والے مہاتما سنسار کی ترقی کے لئے شہید تک تو ہوگئے لیکن سنسار نہیں سنبھلا۔ اِس سے معلوم ہوا، کہ ایشور کی مرضی ہی ایسی معلوم ہوتی تھی۔ یا سناتن دہرم شاشتروں کا ٹھیک ٹھیک گیان نہونے کے باعث سنسار اپنی بدقسمتی سے اُن مہاتماؤں کے حقیقی راز کو بھی نہیں سمجھ پایا۔

اِسلئے اب بھی دُنیوی اور دینی ترقی چاہنے والونکو چاہئے، کہ یا تو ویدونکو یا اِسی مقالہ کے باب اوّل میں بتلائے ویدونکے مطابق سناتن دہرم شاشتروں کو ہی پڑھا پڑھایا جاوے۔ اگر وقت کم ملے تو صرف اِس جگت گرو سیری نتو پنشد و اصول درشن ہی کو پڑھنا کافی ہے۔ اور موجودہ شریف سُدھار کرانیوالونکا ہی کہنا مانا جاوے۔ اور اِس باب کے سبھی دہرم گرنتھوں کا پڑھنا پڑھانا بالکل بند کر دیا جاوے۔ اور اگر پڑھنا پڑھانا ہی جاوے، تب اوّل تو اکیلا ستیارتھ پرکاش ہی پڑھنا پڑھانا کافی ہوگا، کیونکہ وہ سب کا لُب لُباب ہے۔ دویم اگر اِنمیں سے کسی دوسرے کو بھی پڑہیں پڑھاویں تو ساتھ ساتھ میں یا پیشتر ستیارتھ پرکاش کو ضرور پڑہیں پڑھاویں۔ ورنہ اِنمیں سے کسی دہرم شاشتر کو اکیلا اکیلا پڑھنا پڑھانا بالکل نہ پڑھنے سے بھی زیادہ مضر ثابت ہوگا۔ اور کسی دہرم کی شناخت کیلئے صرف یہ ترک (کسوٹی) جاننا بہت کافی ہے، کہ جس دہرم پر چلنے سے اِس لوک (دُنیوی) اور پرلوک (دینی) دونوں کی ترقی حاصل ہو، بس وہی دہرم اعلیٰ درجہ کا بہترین ہے۔ نہ کہ سنسار کی ترقی میں پرلوک سے دور چلے جاویں اور پرلوک کی ترقی میں اِس لوک سے۔ یعنی عیش و عشرت ہو گئے کا ایسا طریق ہو کہ جو نجات سے بھی ملانیوالا ہو۔ جو نیک اطواری کہلاتی ہے، نہ کہ بداطواری ہو یعنی جس دہرم پر چلنے سے دُنیوی ترقی ایسی ہو کہ جو آخر میں ایشور سے بھی ملانیوالی ہو بس وہی دہرم سب سے بہترین ہے۔ لہٰذا کسی مت کو بھی بغیر اِس کسوٹی پر کسے ہوئے قبول نہیں کرنا چاہئے + انت میں اِس باب میں بتلائے سبھی جگت ہتیشی دہارمک مت چلانے والوں اور دُنیا کو درست کرنیوالونکی بہشتی روحونکو میری یہ سرد ہانجلی (یادگاری کلمات) نذر ہیں۔ اور اُنکو میرا بادب سبنے نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط + رامچندر شی۔ اساڑھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

دوسرا باب چوراسی بیانات تمام شُد۔

اوم

شمائے نومہ

اتھ

تیسرا باب

رازِ حقیقی کی اشاعت میں مشکلات کا سامنا

اِن کے سبب اور گن

پیارے بہائیو! بس اب مختصر طور پر آپ ہی سمجھ لیجئے، کہ سناتن دہرم شاشتروں کا مندرجہ بالا کتنا بڑا بھنڈار ہے۔ اور پھر اُنکی اشاعت میں اِسی گذشتہ دوسرے باب کے دہرم شاشتروں کے باعث مندرجہ ذیل تکلیفوں کا سامنا بھی کتنا مشکل ہو گیا ہے، کہ جسکا اللہ ہی بیلی ہے۔

۱۔ پیشتر تو اُن کا مِلاوٹ سے پاک حالت میں مِلنا ہی مشکل ہے۔

۲۔ اُن کی قیمت بھی ہر ایک شخص کو برداشت کرنی مشکل ہی ہے۔

۳۔ اُن کے سچے بھاؤ یعنی تہ دِل سے حقیقت بتلا کر پڑھانے و سمجھانے والے پیر (گرُو) مِلنے بھی مشکل ہی ہیں۔

۴۔ اُن کے سچے بھاؤ سے پڑھنے والے شاگرد مِلنے بھی مشکل ہی ہیں۔

۵۔ اُنکے پڑھنے پڑھانے میں جو تقریباً پینتیس ۳۵ سال لگتے ہیں، تو اِس کلجگ میں ہر ایک شخص کو اِتنا لمبا وقت مِلنا بھی مشکل ہی ہے۔

۶۔ پھر اِتنے لمبے عرصہ تک اِن اُستاد و شاگرد دونوں کے پڑھنے پڑھانے کا ہر ایک حیثیت والوں کو اِتنا بڑا خرچہ برداشت کرنا بھی مشکل ہی ہے۔

۷۔ پھر اِتنی زیادہ عُمر تک ہر ایک شخص کا نیک چلن اور برہمچاری رہنا بھی مشکل ہی ہے۔

۸۔ پھر اِتنی مُدت تک عُمر کا بھی کوئی بھروسہ نہیں، کہ جب تک دونوں میں سے کسی کا انتقال ہی نہو، کیونکہ بہت ممکن ہے سب ضروری سامان اِکٹھے کر لینے پر بھی درمیان ہی میں کسی ایک کا انتقال ہو جائے، تو بس سب کرا کرایا بیکار ہو جائے یہ بھی مشکل ہی ہے۔

۹۔ آج کل کوئی راجہ یا مالدار سبھا بھی اُنکے پڑھنے پڑھانے یا اشاعت میں کسی طرح کی مکمل اِمداد نہیں دیتی یہ بھی مشکل ہی ہے۔

۱۰ اگر پرماتما کی مرضی سے کوئی یہ سب دُکھ سہکر اِنکا سچا گیان حاصل بھی کر لے اور اُنکی اِشاعت کر کے سنسار کی خدمت کرنا بھی چاہے، تو سنسار کے ادھورے متوں کے ٹھیکہ داروں و نفس پرستوں کے بیجا ترک کوترکوں یعنی بیکار کے بحث مباحثوں (شاشترارتھ) اور اُن کے گروہ (سماج۔ اُمت) کی بیجا لڑائی جھگڑوں کے مقابلہ کیلئے پھر وقت، ہمت، روپیہ اور طاقت ملنا بھی تو مشکل ہی ہے۔

۱۱ یعنی کہاں تک مُشکلات کا سامنا بتلاؤں، اِس وقت تو پھر میں یہی کہونگا، کہ اگر کوئی بحث مباحثوں (شاشترارتھ) سے کامیابی حاصل بھی کر لے، تو باشندگانِ مُلک بھی تو پچھلے خراب رسم و رواج کے کچھ ایسے عادی اور بیوقوف سے ہو گئے ہیں، کہ پھر اُن کا دوسروں کے بہکانے سے بچکر اور اِنکو اِسی طرح مانکر و عمل کر کے دُرست ہو کر اُن کو اپنا فائدہ اُٹھانا بھی تو مشکل ہی ہے۔

اِس لئے آج کل ہر طرح مُشکلات ہی کا سامنا دیکھکر اکثر حقیقی راز داں (سچے انبھوی) اشخاص تو اپنا انبھو (رازِ حقیقی) بتلانا ہی بند کر کے تنہائی (ایکانت) میں رہکر اور نجات کے عملیات میں لگ کر صرف اپنی آتما ہی کو اِس سنسار چکر سے شانتی دیکر خدائی احکام کی مکمل پابندی (پرماتما کی اننیہ بھگتی) کے ذریعہ نجات (موکش) حاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں، کہ جب رازِ حقیقی (سچے انبھو) بتلانے میں نہ تو سنسار ماننا ہی ہے اور نہ کچھ امداد ہی کرتا ہے، تو جان لیجئے اِس کو اُسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پھر بلا ضرورت اتنی بڑی شے کسی کو کیوں دیجاوے۔ تو پھر سنسار اُن کو بے فیض کہنے لگتا ہے، جو سراسر غلطی ہی ہے۔

لیکن اگر کوئی خیر خواہِ مُلک اپنی جان پر کھیل کر اپنی سب کچھ ہستی مِٹا کر ان سب مشکلات کا مقابلہ بھی کر کے اور چاہے کوئی مانے یا نہ مانے اپنا فرض بتلانا ہی سمجھکر زندگی بھر اِس جنگ میں ڈٹے ہی رہتے ہیں تو پھر کچھ نہ کچھ نکلی سُند ہار (جگ اُودہار) کر ہی جاتے ہیں۔ پھر آئندہ آنیوالی مخلوق اِس سے فائدہ اُٹھا کر اُسکی خود ترقی کرتی رہتی ہے۔ جیسے کہ مذکورہ بالا دوسرے باب میں بتلائے سری شوامی شنکر آچاریہ جی سے لیکر سری مہاتما گاندھی جی تک کے سبھی بڑے بڑے اشخاص نے اپنا اپنا جیون بلدان (قربان) کیا ہے

بس اِسی خیال کو لیکر میں نے بھی جو پیشتر بتلائے سبھی سناتن دھرم اور دیگر دھرم شاشتروں کی لفظی بحث کو چھوڑ کر میں تیس سال کی پڑھائی وست سنگ کے بعد پھر یوگ سادھن کے ذریعہ سمادھی اوستھا میں جو سچا گیان حاصل کیا اور تجربہ سے بالکل صحیح پایا ہے، اُسکو سنسار کی جانکاری اور بہترین مفاد کے لئے (مثل پہلے ہی زمانہ کے کہ جب سب کی سنسکرت بھاشا تھی تو سنسکرت ہی میں سب دھرم شاشتر لکھے جاتے تھے) آجکل اِس دیش کی ہندی، اردو مادری زبان میں اِس تو نِشدہ اصول درشن روپ دھرم شاشتر میں لکھکر اِس لئے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، کہ پھر کوئی کسی لفظ کے اُلٹے سیدھے مطلب ہی نہ کر سکیں۔ یعنی ذرا سی ہندی اُردو زبان جاننے والا شخص بھی اِس کو خود ہی سمجھ لے اور دوسرے سے کوئی مطلب پوچھنے ہی نہ جانا پڑے، جو اُلٹا سیدھا مطلب بتلا دینے کا خطرہ رہے۔ کیونکہ میں نے نتیجہ ہی یہ نکالا ہے، کہ اگر کوئی مہاتما

پہلے مقالہ کے پندرھویں باب والے وید سناتن دھرم شاشتروں کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھا دیتے یا سب اشخاص ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھ جاتے، تو پھر اِس مقالہ کے پہلے یا دوسرے باب والے اتنے دھرم شاشتروں کے بننے بنانے کی ضرورت ہی کیوں پڑتی۔ اور پھر ان کے پڑھنے میں اتنا زیادہ عرصہ ہی کیوں لگتا۔ اور پھر انکے مطلب کی غلط فہمی سے اتنے مت (مذہب) ہی کیوں پیدا ہوتے۔ اور پھر یہ مذہبی ہارجیت کا جھگڑا ہی آپس میں کیوں پڑتا۔ یہ صرف حقیقی مطالب کی ناسمجھی ہی کا باعث ہے۔ لہٰذا اِس تتونیشد واموں درشن روپ دھرم شاشتر میں جو دھرم اُپدیش لکھا گیا ہے، وہ خود مکمل سلسلہ وار اور سیدھا سادا راستہ عمل کرنے والا طریقہ گیان اُسکے ثبوت ماننے کا درج ہے بس اِسی کو ثبوت بالذات، مستند یا سوتہ پرمان کہتے ہیں۔ لہٰذا اِسکے بیانات میں کسی ترک و بحث مباحثہ اور کسی مذہبی راڑہ کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی۔ اِسلئے اب اِسی کو پڑہیں اور اِن قاعدوں کا اِسی طرح عمل کرکے اُن کے میل سے اپنا اِس لوک اور پرلوک (دُنیوی و دینی) دونوں کا من مانا بہترین فائدہ اُٹھادیں۔ اور اِس آتما کے لئے اُس وشوکرما پرماتما سے ہمیشہ کیلئے شانتی کی التجا کرتے رہیں۔ اور آپس میں محبت سے ملے جُلے رہ کر اِس سنسار چکر کی منزل کو ختم کرتے رہیں۔ بس اِسی ضرورت کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً سب دھرم شاشتر بنائے جاتے اور پڑھے پڑھائے جاتے ہیں، کہ انسان ٹھیک ٹھیک راستہ پر چل کر اور آپس میں پیار و محبت سے رہکر دنیوی اور دینی ترقی حاصل کیا کریں۔ نہ کہ صرف مذہبی یا لفظی رد و رعایت میں پڑکر ہارجیت کے اہنکار سے آپس میں بغض و حسد کے جھگڑے کرتے رہا کریں بس ہر طرح سے کہنا میرا فرض ہے، آئندہ ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کا فرض ہے۔

اِسی سبب سے سری تتونیشد واموں درشن کے پڑھنے والوں کو اِس کے مصنف کی یہ دُعا ہے، کہ جو اشخاص اِس کو من لگاکر دھیان سے سمجھکر کم سے کم پچیس بار پڑھیں گے، اور اِس میں بتلائے قواعد کا اُسی طرح عمل کریں گے، تو اُن کو اِس لوک میں مکمل سُکھ اور پرلوک میں سب سے اعلیٰ مرتبہ نجات یعنی موکش پد ضرور حاصل ہوگا۔

انت میں ایسے اعلیٰ سادھکوں و عاملوں اور اُس مُکتی کے داتا پرم پیارے پرماتما کو میرا بادب دستبستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

اساڑہ سمبت ۱۹۸۶ بکرمی

تیسرا باب پندرہ ۱۵ بیانات تمام شُد

اُدم

وِشنو یشورائے نومہ

اَتھ

چوتھا باب

سرشٹی کے سب دُکھوں کی پیدائش کے اسباب

اِن کی تقسیم۔ نام اور گن

پیارے بھائیو! پیشتر لکھے ہوئے سب سناتن دھرم شاشتروں اور ہر ایک نئے آتنک یعنی حق پرست متوں کے دھرم شاشتروں کا گیان کے ساتھ حقیقی میل ملا کر میں نے تو یہ نتیجہ نکالا ہے، کہ یوں تو سب جیو آتما خود ہی اپنے نیک و بد اعمال کے پھل کے موافق اِس سنسار میں پرماتما مہاراج کے انصاف کے مطابق مجبوراً تمام یونیوں میں گھومتے اور سُکھ دُکھ بھوگتے پھرتے ہیں، پھر اِس کا کوئی علاج ہی کیا کرے۔ لیکن پھر بھی سنسار میں اوّل تو سب یونیوں کے شریر دھاریوں کو اور خاصکر انسانوں کو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اپنے اپنے سکھوں کے بڑھانے اور دُکھوں کے دُور کرنے میں دِن رات مختلف طرح کی تدبیریں کرتے ہی رہتے ہیں۔ اور اُن میں سے بہت سے مستقل یا غیر مستقل شکل سے کامیاب ہوتے بھی پائے جاتے ہیں اور بہت سے ناکامیاب ہی رہ جاتے ہیں۔ بس اِسی کامیابی و ناکامیابی کو دیکھ کر مجھے بھی یہ شک (بھرم) پیدا ہوا تھا، کہ اِنہیں ترکیبوں سے کوئی تو کیوں کامیاب ہو جاتے ہیں، اور کوئی کیوں ناکامیاب رہ جاتے ہیں۔ اور پھر دھرم شاشتروں میں اِس مطلب کی کامیابی کے لئے اِتنے طریقے لکھے ہی کیوں ہیں۔ بس اِسی مراق میں بہت چھان بین کرنیکے بعد میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے، کہ حقیقت میں اِن سُکھ دُکھوں کی کامیابی یا ناکامیابی میں تدبیروں یا دھرم شاشتروں کا کوئی نقص نہیں ہے بلکہ ہم ہی کو اِن سُکھ دُکھوں کی ٹھیک ٹھیک تشخیص نہیں ہو پاتی، کہ اصل میں یہ کس طرح کے دُکھ ہیں۔ اور پھر اِن سُکھوں کے مستقل بنانے اور دُکھوں کے مستقل طور پر کھونے کے سچے طریقے یعنی علاج کیا ہیں۔ یعنی تشخیص اور علاج دونوں ہی ادھورے ہو رہے ہیں۔ اگر کسی کی اتفاقیہ ٹھیک تشخیص ہو گئی اور پھر اُسکی ٹھیک تدبیر بھی بن گئی تو کامیابی ہو گئی، ورنہ پھر ناکامیابی تو ہے ہی۔ لیکن وِشنو مہاراج تو اپنے قواعد کے مطابق سبھی کی ہمیشہ یکساں پرورش کرتے رہتے ہیں۔ تم اپنے حقیقی گیان سے چاہے فائدہ اٹھا ؤ یا لاعلمی سے نقصان۔ بس مشکل ہے،

تو صرف اُنکی حقیقی تشخیص کرنا اور پھر صحیح علاج کرنا۔ ورنہ میرا اعتقاد و تجربہ تو یہ ہے، کہ اگر دُکھوں کے جڑ سے دُور کرنے اور سُکھوں کے مستقل بنانے کی مکمل تدبیریں کیجاویں، تو کوئی دُکھ یا مرض لاعلاج ہی ثابت نہیں ہوتا۔ بس اِسی گیان کو پورا سمجھانیکے لئے ناظرین کو بتلاؤنگا، کہ سنسار میں جتنی طرح کے ایسے سُکھ بھی ہوتے ہیں کہ جنکے ٹھیرانے یا بڑھانے ہی کی فکر میں اِنسان ہر وقت لگے رہتے اور مختلف طرح کی ترکیبیں کیا کرتے ہیں، تو پھر یہ سُکھ نہیں کیں یا اُن کے ٹھیرنے میں شک و شبہہ ہونا یعنی ادھورے سُکھ ہونا بھی تو ایک طرح کے دُکھ ہی تو ہوئے نا۔ ورنہ پھر اُن میں بے اعتباری ہی کیوں ہے۔ اور پھر اُن کے مستقل بنانے یا بڑھانے کی جستجو میں انسان لگے کیوں رہتے ہیں۔ لہٰذا نتیجہ بھی یہ نکلتا ہے، کہ یہ ادھورے سکھ بھی دُکھ ہی ہوتے ہیں اور دُکھ تو دُکھ ہوتے ہی ہیں۔

اور سب طرح کے دُنیوی دُکھوں کی جہانتک بھی جانچ (چھان بین) کی گئی ہے، تو اُن کے اسباب کے تفاوت سے آدہی بہوتک۔ آدہی دیوک اور ادہیاتمک بس تین ہی قسم کے دُکھ پائے جاتے ہیں۔ جن کی جُدا گانہ شناخت ذیل میں بتلائی جاویگی، تاکہ آپ لوگ اِن کے سمجھنے میں پھر کوئی غلطی نہ کرجاویں۔

اوّل آدہی بہوتک دُکھوں کا بیان

کسی بھی ایک اِنسان یا دوسری پران والی یونی کے جسم والے جیوآتماؤنکو، اپنے سوائے دوسرے اِنسان یا کسی بھی دیگر پران والی یونی کے جسم والے جیوآتماؤں سے، لڑائی سے یا اک طرفہ تکلیف یا نقصان کے دُکھ یعنی چوٹ یا موت یا زر و مال چھین لینے کے جو کچھ دُکھ سنسار میں پہنچتے ہیں یا پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے، تو اِس قسم کے سب دُکھوں کو آدہی بہوتک دُکھ کہتے ہیں یعنی ایک ذی رُوح متنفس عناصری (پنچ بہوتک) جسم کو دوسرے ذی رُوح متنفس عناصری (پنچ بہوتک) جسم سے کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچنا آدہی بہوتک دُکھ کہلاتا ہے۔ جیسے ۱ ایک اِنسان کے ایک بیل نے سینگ مار دیا یا بیل کے اِنسان نے لاٹھی مار دی۔ ۲ ایک اِنسان سانپ کے کاٹنے سے مرگیا یا ایک سانپ کو اِنسان نے بھالے سے مار دیا۔ ۳ ایک چور نے کسی کا کچھ زر و مال چھین لیا یا بے ایمان شخص نے مار دیا وغیرہ۔ جنکا پورا احوال حسب موقع چھتیس ۳۶ ویں باب میں لکھا جاویگا۔ تو چونکہ ایسی تکلیفوں یا دُکھوں کے اسباب اپنے جسم سے باہر پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ دُکھ بیرونی اسباب سے بنتے ہیں، لہٰذا یہ بیرونی یعنی خارجیہ دُکھ۔ اور چونکہ اِنکا سبب اور وقت پہلے سے معلوم نہیں ہوتا، اِس لئے اِتفاقیہ دُکھ بھی کہلاتے ہیں۔ اور پانچوں یموں کی پابندی نہ کرنے یا زیادہ تر بے ایمانی و بے انصافی ہی اِنکی پیدائش کے سبب ہوتے ہیں۔

دوسرے آدہی دیوک دُکھوں کا بیان

میں نے مقالہ اوّل کے ساتویں باب میں آپکو یہ تبلادیا ہے، کہ پانچوں عناصر (استھول مہابھوت) یعنی آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی یہ تتو دیو یا دیوتا بھی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ دیو یا دیوتا کا مطلب ہی

دِویہ گُن یعنی لاثانی خصائل رکھنے والے اور دینوالے کے ہیں۔تب پیشتر تو اِس سب ظاہری و عناصری دُنیا کے اجسام ہی اِنسے بنتے ہیں۔دوسرے پھر انہیں کی طاقت سے یہ ہمارے تمام اجسام روزانہ پرورش وحفاظت بھی پاتے ہیں، لہٰذا اُن کے غُصہ یعنی اُنہیں کی شکتی کی کمی بیشی یا بگاڑ سے جو تکالیف یا دُکھ ہم کو پہنچتے یا ملتے ہیں یا ملنے کا خطرہ رہتا ہے، تو اِس قسم کے سب دُکھ آدھی دیوِک دُکھ کہلاتے ہیں۔جو اگلے آٹھویں، نویں دسویں باب کے برخلاف عمل سے ہمارے بیحد پاپ کرم پھل کے باعث اِیشور کے ڈنڈ سے اِنہیں پانچوں دیوتاؤں کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ جیسے ۱ توپ۔ بندوق یا بمب کے گولے یا بادل کی گرج سے مکان گرجانا کان بہوش جانا یا مرجانا وغیرہ۔ ۲ تیز ہوا یعنی آندھی سے اُڑ کر کہیں کا کہیں جا پڑنا یا کمی ہوا سے بیچین ہوجانا یا خراب ہوا سے مرجانا وغیرہ۔ ۳ بجلی کے گرنے یا سورج کی دُہوپ کی تیزی یا آگ لگنے سے اسباب جل جانا یا مرض ہوجانا یا مرجانا وغیرہ ۴ برسات یا دریائی پانی کی زیادتی کے باعث سامان گل جانا، بہ جانا، مرض ہوجانا و مرجانا یا سوکہا سے کال ہوجانا وغیرہ ۵ غلیظ زمین میں گھومنے یا بدبو سونگھنے یا زلزلہ آجانیکے باعث سُرن، کھجلی یا زخم وغیرہ ہوجانا یا ہیضہ، طاعون، بدہضمی وغیرہ کے دُکھ یا موت ہوجانا، یا مکانات یا سامان یا جسموں تک کا غارت ہوجانا یا اِنہیں کے ڈنڈ سے دوسرے خطرناک جسمانی امراض ہوجانا وغیرہ۔جن کا پورا پورا احال حسب موقع ۳۴ تیسویں باب میں لکھا جاویگا۔

تیسرے۔ آدھیاتمک دُکھوں کا بیان

اپنے ہی آتما یا جسم میں جو تکالیف پیدا ہوں یا پیدا ہونیکا خطرہ ہو، اُن کو ادھیاتمک دُکھ کہتے ہیں۔ وہ سب امراض جو جسمانی یا روحانی یا حواس خمسہ باطنی کے غلبہ یا مَن کی بُری خواہشات وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں، اِسی زُمرہ میں شامل ہیں۔تو چونکہ اِن کے اسباب اگلے آٹھویں سے چودھویں بابوں تک میں بتلائے فرائض منصبی کے خلاف بدپرہیزی کے طرز عمل کرنیسے جسم کے اندر پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا یہ سب دُکھ شاریرک جسمانی اندرونی یا داخلی امراض بھی کہلاتے ہیں۔جو بہت اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جیسے بخار۔جریان۔کھانسی قبض۔زکام وغیرہ۔ جنکا پورا پورا احال حسب موقع اگلے ۳۳ اُنتیسویں سے ۴۲ بیالیسویں بابوں تک میں بتلایا جاویگا۔

ناظرین! اِس تمام سنسار کے جیو آتما مذکورہ بالا دُکھونکی تینوں قسموں میں سے کسی نہ کسی ایک قسم کے یا شاملاتی دُکھوں میں مبتلا رہتے ہیں یا انہیں میں مُبتلا ہوجانیکا خطرہ رہتا ہے لیکن اِنسے زیادہ اور کوئی دُکھ بھی سنسار میں نہیں ہیں۔پس اب آپ کسی بھی دُکھی کو دیکھکر اُسکی ٹھیک ٹھیک تشخیص کرلیں، کہ اُسکو کس قسم کا دُکھ (روگ) ہے یا ہونیوالا ہے انت میں اِن دُکھوں کا حقیقی سبب جاننے والے مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہے۔نمسکار ہے۔نمسکار ہے فقط راقم جذرشی

ساون سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

چوتھا باب چودہ بیانات تمام شُد

اُدم

ایشور ائے نمو نمہ

اتھ

پانچواں باب

سنسار کے سب دُکھوں کی زمانہ کے لحاظ سے دُوسری تقسیم

اِن کے سبب۔ نام اور گُن

پیارے بھائیو! سنسار بھر کے سب طرح کے دُکھوں یا امراض کے مکمل طور سے علاج میں آسانی کے لئے اُن میں مُبتلا ہونے کے وقت کے لحاظ سے جو تقسیم کیجا سکتی ہے، وہ بھی تین ہی طرح کی ہو سکتی ہے۔ یعنی بھوت دُکھ (تکالیفِ ماضی) ورتمان دُکھ (تکالیفِ حال) اور بھوشیہ دُکھ (تکالیفِ مُستقبل) بس اِن کے سوائے اور کوئی چوتھی تقسیم ہو ہی نہیں سکتی جن کی ٹھیک واقفیت کے لئے مُندرجہ ذیل تشریح کو خوب سمجھ لیجئے، تاکہ پھر کوئی شبہہ تشخیص میں نہ رہجاوے۔

اوّل بھُوت دُکھ کا بیان

جو دُکھ یا مرض ہو کر گذر گیا ہو اور پھر آئندہ کو اُس کا کوئی اثر باقی نہ رہے، اُس کو بھُوت دُکھ یعنی تکالیف ماضی کہتے ہیں۔ جیسے گنگا رام کو بخار آیا تھا وغیرہ۔

دُوسرے ورتمان دُکھ کا بیان

جس دُکھ یا مرض کو دُکھی یا مریض ورتمان یعنی موجودہ وقت میں بھوگ رہا ہو یعنی اُس آفت یا مرض میں مُبتلا ہو اور آئندہ کو بھی اُس کا اثر باقی چلا جاوے، اُس کو ورتمان دُکھ یعنی تکالیف حال کہتے ہیں۔ جیسے گنگا رام کو بُخار چڑھ رہا ہے وغیرہ۔

تیسرے بھُوشیہ دُکھ کا بیان

جب کسی دُکھ یا مرض کے دوبارہ لوٹنے یا پھر نیا ہو جانے یا پہلا ہی سلسلہ باقی چلا جانے سے

آئندہ کو دُکھ یا مرض بنے رہنے کا گمان ہو، اُس کو ہوشیہ دُکھ یعنی تکالیف مستقبل کہتے ہیں جیسے گنگارام کو کل بخار چڑھے گا وغیرہ۔

ناظرین! بس اب آپ کسی بھی دُکھی یا مریض کو دیکھ کر تشخیص کر لیں، کہ اِس وقت اِس کو کونسا دُکھ ہے۔ اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوئے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُسکو بھوت دُکھ ہے، تو اِس کا کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ وہ دُکھ ہو کر گذر گیا یعنی دور ہو گیا۔ اور آئندہ کو بھی اُس کا کوئی اثر باقی نہیں رہا، لہٰذا پھر اُس کی کوئی تدبیر یعنی علاج ہی کیا کرنا۔

اور اگر آپ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُس کو ورتمان دُکھ ہے۔ یعنی موجودہ وقت میں وہ دُکھ تکلیف دے رہا ہے، تو اُس کو جڑ سے دور کرنے کی تدبیر یعنی علاج کرنا آپ کا لازمی فرض ہے۔ اور اِس علاج سے کوئی فائدہ بھی پہنچے گا۔

اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُس کو ہوشیہ دُکھ ہے یعنی آئندہ کو کوئی دُکھ ہو جانے یا لوٹنے کا خطرہ ہے، تو اُس کا حملہ روکنے کی تدبیر کرنی ہی کافی ہوگی، نہ کہ اُس وقت کا کوئی علاج کرنا۔

انت میں دُکھوں کے ایسے جاننے والے مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہو۔ نمسکار ہو نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پانچواں باب نو بیانات تمام شُد

اُوم

نرگنائے نمونمہ

اَتھ

چھٹا باب

سب قسم کے دُکھوں کے مکمل اُصولِ عِلاج

اِن کے سبب۔ نام۔ ترکیب اور گُن

پیارے بھائیو! سناتن دھرم شاشتروں کے مطابق سب جیو آتماؤں کی سبھی یونیوں و سبھی قسموں اور سبھی زمانے کے دُکھ دُور کرنے کے لئے ۳ اُن کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے مطابق گون ٹرک۔ کرمک اور سُبھاوِک تین ہی حقیقی اور مکمل اُصول عِلاج ہی پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اِن کی حسب ذیل تعریف کو آپ لوگ خوب ذہن نشین کرلیں، جس سے پھر علاج کرنے میں آسانی ہوجاوے۔

۱۔ گون ٹرک چکیتسا کرم یعنی اُصول اِنسدادُ الاَمراض کا بیان

کسی تندرست شخص کا کسی دوسرے دُکھی یا مریض شخص کو دیکھکر اور یہ سمجھکر کہ جس طرح اِس کو یہ دُکھ ہوا ہے اُسی طرح کبھی مجھکو بھی نہ ہوجاوے، تو اُن کی پیدائش کے اسباب ہی پیدا نہ ہونے دینا۔ یا یوں سمجھو، اُن دُکھوں کی پیدائش کے اسباب یعنی جڑ ہی کو بالکل نیست نابود کردینا۔ بس سمجھ لیجئے، کہ جب کسی دُکھ کی جڑ ہی نہیں رہتی تو پھر وہ دُکھ پیدا ہی کیسے ہوسکتے ہیں۔ یعنی دُکھوں کے اسباب کو ہر طرح سے نیست نابود کردینا ہی گون ٹرک چکِتسا یعنی اُصول اِنسدادُ الاَمراض کہلاتا ہے۔

۲۔ کرمِک چکِتسا کرم یعنی اُصول عِلاجُ الاَمراض کا بیان

جب کسی دُکھ کا پیدائشی سبب رفع ہی نہ کیا جاوے، یا سبب ٹھیک تشخیص نہ ہو پانے سے دور ہی نہ ہو پاوے اور پھر کوئی دُکھ پیدا ہو ہی جاوے، تو اُس موجودہ دُکھ کو دور کرنیکی ترکیبیں کرکے اُس دُکھ کو پورے طور پر دور کردینا یا کم کردینا ہی کرمِک چکِتسا یعنی اُصول عِلاج الامراض کہلاتا ہے۔

۳؎ سو بھاوِک چکِتسا یعنی اُصول مکمل عِلاجُ الامراض کا بیان

جب کسی دُکھ کا سبب دور نہ ہو پانے سے دُکھ پیدا ہو جانے پر کرمک چکتسا ہی نہ ہو پاوے۔ یعنی یا تو اُن کے دُور کرنے کی تدبیریں میسر ہی نہ آسکیں یا کرائی ہی نہ جاسکیں یا دور کرنیکی ہر ممکن تدبیریں کرنے سے دُکھ دُور یا کم ہو ہی نہ پاویں، تو جیسے بنے ویسے ہی وہ دُکھ جسم سے پورے طور پر بھوگ کر دُکھ کا بالکل خاتمہ کر دینا ہی سو بھاوِک چکتسا یعنی اصول مکمل عِلاج الامراض کہلاتا ہے۔

ناظرین! اب پانچوں قسم کی۔ اُدبِھج۔ سُویدج۔ اَنڈج۔ جَرائُج اور منشیہ یونی میں پانچ ہی طرح کے جسم والے جیو آتما یعنی نباتات۔ کیڑے مکوڑے۔ پرند۔ حیوانات اور انسان ہوتے ہیں۔ تو جس جس طرح سے اِن تمام یونیوں کے جسم والے جیو آتما مذکورہ بالا دُکھوں کو جس جس اُصولِ عِلاج سے دور کرتے ہیں، اُن کا قاعدہ بھی اُس وِشوکرما پرماتما نے وِشنو روپ سے ٹھیک ٹھیک چلانے کے لئے پیشتر ہی سے اِس طرح مُقرر کر رکھا ہے، کہ ہر ایک جیو آتما اُنہیں پانچوں کوشوں یعنی شکتیوں کے بھنڈار (طاقت کے خزانہ) کے ذریعہ جو مقالہ اوّل کے گیارھویں باب میں بتلائے جا چکے ہیں، اپنے اپنے دُکھ دور کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اور اِس کے سوائے وہ کچھ اور کر ہی نہیں سکتے۔ اور اُن کوشوں یعنی طاقتوں کے سمجھنے سے پتہ چلتا ہے، کہ اُدبِھج یونی سے لیکر جرائج یُونی کے پشو یعنی حیوانات تک چار یونیوں کے سبھی جیو آتما تو اپنی اپنی کم و بیش طاقت کے حساب سے سو بھاوِک چکِتسا کرم ۳؎ کے مطابق ہی اپنے اپنے دُکھ دور کرتے ہیں۔ اِس لئے یہ اُن کے قدرتی بھوگ کا طریقہ مانا جاتا ہے۔ یعنی جو جو انسانی جسم والے جیو آتما اپنی زندگی میں سناتن دھرم کے خلاف ازحد پاپ کے کام (بداعمال) کرتے ہیں، تو اُن کو اُن کے پاپ کرموں۔ پھل کے مُطابق اِن یونیوں میں جنم لے کر مجبوراً دُکھ بھوگنے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طاقت سے وہ دُکھ دور کئے جاسکتے ہیں، وہ کوش یعنی طاقت ہی اِن یونیوں میں نہیں دیجاتیں۔ اِس لئے اپنے پاپ کرموں کے کرنے کے سبب مجبوراً اور جبراً اُن دُکھوں کو بھوگ کر ختم کر کے پھر نیک اعمال (شُبھ کرم) کرنیکا موقع دینے کے لئے انسانی جامہ کے نیچے والی ذات میں جنم پاتے ہیں۔ بس اِن یونیوں کے جیو آتماؤں کے لئے پرماتما کا ہی سچا قاعدہ عدل سے بداعمالیوں کا پھل بھگوانے اور دُکھ دور کرنے کا مقرر ہے، جو سو بھاوِک چکِتسا کرم ۳؎ سے لاگو ہوتا ہے۔

ناظرین! اب آپ کو پانچوں یونیوں میں سے چار یونیوں کے سبھی طرح کے دُکھ دور کرنے یعنی مکمل عِلاج کرنے کے طریقے تو معلوم ہو ہی گئے، لہٰذا اب آئندہ کو اِن کا تذکرہ کرنا ہی بالکل بند ہو گیا۔ اب تو صرف اِنسانی جامہ کے ستوگنی۔ رجوگنی۔ تموگنی اور انہیں گُنوں کی ملی جُلی پرکرتی کے انسان اور باقی رہے، سو اِن میں سے خالص ستوگنی پرکرتی کے اشخاص تو موکش بادی یعنی نجات چاہنے والے

ہوجاتے ہیں۔ جن کا یہ مقولہ او رفعل ہو جاتا ہے، کہ اس نا پائیدار دُنیا میں جو کچھ بھی ہم کو دُکھ ملتے ہیں، وہ سب ہمارے پچھلے پاپ کرموں کے بقیہ پھل بھوگنے کے لئے ملتے ہیں۔ جن کے بغیر بھوگے ہوئے ہم کبھی اُن دُکھوں سے چھوٹ ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا ہمکو اُن کے دُور کرنے یا کم کرنے یا اُن سے بچنے کی ترکیبیں یعنی علاج کرنا یا سوچنا بھی بیکار ہی ہیں۔ کیونکہ اُن کے دُور کرنے کی بیرونی تدبیروں سے چاہے ہمکو کچھ عارضی سُکھ ہو بھی جائیں لیکن اِن سے دُکھوں کا پورا پورا ناش یعنی دُکھوں کا سبب دور ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ کہتے ہیں، کہ جو دُکھ گذر گئے وہ تو گذر گئے اُن کا تو تذکرہ چھوڑو۔ اور جو موجودہ وقت میں موجود ہیں اُن کو قاعدہ ٣٢ سے بھوگا جائے کیونکہ وہ بھی بھوگے جاکر ہر وقت گذرتے ہی جاویں گے۔ اور اِس وقت اُن کا سبب دور ہو بھی تو نہیں سکتا، اِس لئے اُن کا بھی تذکرہ چھوڑیئے۔ لیکن اُن کی فکر ضرور کیجئے کہ جو مستقبل میں آنے یا ہونے کو ہیں۔ لہٰذا وہ قاعدہ ٣١ اُصول انسداد الامراض (گون ٹرک چکتسا کرم) کے مُطابق دُکھوں کا بالکل سبب ہی دُور کرنیکے لئے یہ بتلاتے ہیں، کہ اِس سنسار میں بار بار جنم لینا اور مرنا اور نیک و بد اعمال کرتے رہنا اور اُن کے پھل بھوگتے رہنا ہی اسبابُ الامراض بنا ناہیں۔ اِس لئے اِس جگت کے سبھی کاموں سے سچا ویراگ لیکر اور برہم گیان یعنی رازِ حقیقت حاصل کرکے سب دُکھوں کے اسباب جگت ہی سے نجات یعنی ہمیشہ کو چھٹکارا حاصل کر لینا ہی سچا علاج ہے۔ اور یہی انسانی زندگی کا مطلب ہے۔ لہٰذا اب اِن کو بھی چھوڑیئے۔

اب اِنسانی جامہ میں سے ستوگنی پرکرتی والوں کی کمی ہو جانے کے باعث بقیہ گنوں کی پرکرتی والوں میں صرف رجوگنی و تموگنی اور اِنہیں کی مِلی جُلی پرکرتی والے اشخاص باقی رہے، سو اِن کا مَن اہنکار۔ کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ کے قابو میں رہتا ہے۔ لہٰذا اِن کا یہ سخن رہتا ہے، کہ جہاں تک ہو سکے سنسار ہی میں رہنے اور اِسی کی ترقی کے کام کرنے اور اچھے اچھے پھل بھوگنے کی تدبیریں ضرور کرتے رہنا چاہیئے۔ اِس لئے وہ اپنے اپنے سُبھاؤ اور اُس کے نیک و بد اعمال کے مُطابق اچھے بُرے پھل سُکھ دُکھوں کے بھوگنے ہی میں مست رہتے اور ہر طرح سے سُکھ حاصل کرتے اور دُکھ دُور کرنیکی تدبیریں کرتے ہی رہتے ہیں۔ اور وہ سُبھاوک چکتسا قاعدہ ٣٣ کو بالکل نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں، کہ جب ہم دُکھ دور کر سکتے یا کرا سکتے ہیں، تو پھر کیوں نہ دور کریں یا کرادیں اور کیوں دُکھ بھوگیں۔ اور موکش کا سُکھ تو اُن کی آنکھوں میں تِل کے برابر بھی کچھ ہستی نہیں رکھتا۔ وہ کہا کرتے ہیں، کہ وہ سُکھ ہی کیا ہیں جہاں کچھ نہیں ہے۔ نہ عُمدہ عُمدہ ذائقہ دار کھانے کے سامان ہیں، نہ اچھے اچھے کپڑے اور زیورات۔ نہ مکان ہیں نہ راج پاٹ۔ نہ دھن دولت ہے نہ خوبصورت مرد عورت بھوگ کے لئے۔ نہ کوئی دوسرے عیش و عشرت کے عُمدہ سامان ہیں نہ اولاد وغیرہ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ناتے رشتہ دار و کُنبی ہی میل مِلاپ کو ملتے ہیں۔ بس برہم میں لین ہوگئے۔ (خُدا کے نور سے وصال

ہو گیا) اور یہاں سے بالکل نیست نابود ہو گئے۔ بھلا سمجھو تو سہی، کہ اتنے بڑے تپ کرکے برہم میں لین ہو جانا بھی کوئی سُکھ ہے۔ ایسا سُکھ ہمکو نہیں چاہیئے۔ ہم یہاں سے نیست ہونا نہیں چاہتے۔ سو بھائی میری رائے میں تو یہ باتیں ہی اُنکی پرکرتی کراتی ہے، کیونکہ انہیں دونوں پرکرتیوں سے تو پرماتما کا جگت چکر چلتا رہتا ہے۔ اور اسی سبب سے اِن کو یہاں کا اُلٹا سیدھا سنسٹی کام اچھا لگتا رہتا ہے، اور کرتے بھو گتے رہتے اور اُسی میں مگن رہتے ہیں۔ اور پرکرتی کے موافق ہونیکے باعث اُن کو یہاں کے کاموں میں کوئی رُکاوٹ بھی نہیں پڑتی۔ بس وہ اپنے دُکھ دور کرنے کیلئے مذکورہ بالا دونوں قاعدوں یعنی گوں رُک چکتسا دکرمک چکتسا کو ہی کسی بھی طریقہ سے مکمل بنانا چاہتے رہا کرتے ہیں۔

اِس لئے اب جن طرزِ عمل یعنی تدبیروں سے یہ دُکھ بالکل دور ہو سکتے یا بہت کم ہو سکتے ہیں اور پھر ہو بھی نہیں سکتے، وہ سب ترکیبیں اُن اشخاص کے بہتریں فائدہ کے لئے اگلے بابوں میں عمدہ تشریح کے ساتھ بتلائی جاویں گی، آپ لوگ خوب غور سے سمجھیں۔

انت میں اُن ستوگنی جہاتماؤں کو جن کا گوں رُک چکتسا کرم کی شاخ موکش سے مطلب ہے، میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

چھٹا باب بارہ بیانات تمام شُد

اُدم

پرمیشور ائے نمونہ

اتھ

ساتواں باب

گوں ڑِک اور کرمک چکِتسا کے مکمل قاعدے

اِن کے سبب۔ نام۔ ترکیب اور پھل

پیارے بھائیو! اب بقیہ اشخاص میں سے ہر ایک شخص جو بھی گوں ڑِک یا کرمک چکِتسا کے قاعدوں سے اپنے دُکھوں اور مرضوں کو بالکل روکنا یا دُور کرنا چاہتے ہوں، تو اُن کے مکمل طور سے روکنے یا دُور کرنے کے لیے بھی دو ہی مکمل قاعدے یعنی اُصول علاج ہی مقرر ہیں۔ جن میں سے اول گوں ڑِک چکِتسا کے لیے سناتنی دھارمک نیموں کی مکمل تکمیل کرنا یعنی مکمل شرعی اُصولِ علاج اور دوسرے کرمک چکِتسا کے لیے پدارتھ یا تتو وگیان چکِتسا یعنی مکمل کیمیا دی اُصول علاج کہلاتے ہیں۔ بس اِن دو قاعدوں کے سوائے تیسرا کوئی اور ایسا مکمل اُصول علاج سنسار بھر میں ہو ہی نہیں سکتا۔ لہذا اِن قاعدوں کی مکمل تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے، آپ لوگ خوب غور کے ساتھ سمجھ لیں۔

بغرض اِنسدادُ الامراض مکمل شرعی اُصولِ عِلاج کا بیان

اِنسانوں کو زِندگی بھر اپنے آئندہ کے سُکھوں کے حاصل کرتے رہنے اور آئندہ کے دُکھوں کے دور کرتے رہنے کے لیے اپنی عُمر بھر اگلے آٹھویں سے اکیسویں باب تک میں بتلائے سناتن دھرم شاستروں کے طرزِ عمل کرم کانڈ کے قاعدوں کی پورے طور پر تکمیل کرتے رہ کر اپنی روحانی طاقت کو بڑھاتے بڑھاتے یعنی چیتن جیو آتما کا عُمدہ سنسکار (پاکیزگی) کرتے کرتے آئندہ دُکھوں یا مرضوں کے اسباب ہی دُور کر کے آئندہ کے سبھی دُکھوں یا مرضوں کو از حد کم یا بالکل نیست نابود کر دینے کی ترکیب مجرد دید کے کرم کانڈ کا عمل یعنی پوری گوں ڑِک چکِتسا کے لیے سناتنی دھارمک نیموں کا سادھن یعنی مکمل طور پر اِنسدادُ الامراض کے لیے ارکینِ شریعت کی پابندی کرنا کہلاتے ہیں۔ اِس سے گوں ڑِک چکِتسا کی

پختگی ہوتی ہے اور انہیں قاعدوں کا طرزِ عمل کرنا سب اُصولِ علاج سے بہتر ہے۔

۲ بغرضِ علاج الامراض مکمل کیمیاوی اُصولِ علاج کا بیان

جب اِنسانوں کے دُکھوں یا مرضوں کے اسباب دور نہ کرنے یا نہ ہو پانے سے مرض پیدا ہو جاویں، تو موجودہ مرضوں کا انہیں فوری ترکیبوں یا انہیں مختلف خواص فوائد کی اشیاء یا تتوں کے اِستعمال سے اُن موجودہ جسمانی امراض کو بالکل نیست نابود یا ازحد کم کر دینا یعنی انہیں اشیاء کے اِستعمال سے موجودہ جسمانی امراض بالکل دور یا بے حد کم کئے جاسکیں، بس وہ ترکیب سمپورن کریک چکتسا پدارتھ وگیان چکتسا۔ کیمیاوی اصولِ علاج۔ علاج الادویہ، تتو وگیان چکتسا یا علاج اکثیر عناصری کہلاتا ہے۔ اِس سے کریک چکتسا قاعدہ ۲ کی پختگی ہوتی ہے۔ اور جسم کا سنسکار یعنی شُدھ کرنا کہلاتا ہے۔ اِسلئے یہ قاعدہ پہلے گوں ڈِرک چکتسا یعنی شرعی اصُولِ علاج سے کم ترمانا گیا ہے جنمیں سے گوں ڈِرک چکتسا یعنی شرعی اُصولِ علاج کا مکمل بیان اگلے آٹھویں سے اکیسویں باب تک اور کریک چکتسا یعنی کیمیاوی اُصولِ علاج کا مکمل بیان تیسویں سے بیالیسویں باب تک میں تتو وگیان چکتسا یعنی علم اکثیر عناصری کے نام سے لکھا جاوےگا آپ لوگ خوب غور سے پڑھ کر اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ انت میں اِن مکمل اُصولِ علاج کے پورے واقفکار مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

ساتواں باب آٹھ بیانات تمام شُد

اُدم

تیسرا نمونہ

آٹھواں باب

دہرم نیست کرے شتّرو کو دہرم ہرے دُیو تاپ
دہرم ہی کھووے مرض کو جہاں دہرم جے آپ

بغرض انسدادالامراض سناتن دہرم کے سولہ اشٹھبھ ارکین شریعت

اِن کے سبب۔ نام۔ ترکیب اور پھل

پیارے بہائیو! سناتن کہتے ہیں دہی پرانے آدی سرشٹی کے یعنی آغاز دُنیا کے زمانہ کے۔ اور دہرم کہتے ہیں اُن لازمی فرائض منصبی کو، کہ جن کی پابندی کرنے سے ہی پرماتما وِشوکرما اِس سرشٹی کو بناتا، قائم رکھتا اور فنا کرتا رہتا ہے۔ ویسے ہی سرشٹی کے بہی دہرم ہیں، کہ جنسے وہ استھول روپ یعنی شکلیں اختیار کرتی اور پھر جیوونکے استھول شریروں یعنی روحوں کے عناصری جسموں کی پرورش کرتی رہتی ہے۔ بس اِسی طرح جیوآتماؤں کے بہی دہرم یعنی روحوں کے بہی فرائض منصبی ہیں، کہ جن کی تکمیل کرنے سے وہ سنسار میں تندرست رہتے اور عیش و آرام (آنند) بھوگتے رہتے ہیں۔ اور پھر جب چاہیں تب اپنے آنندسروپ پربرہم پرماتما میں لین بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی وصلِ خداوندی حاصل کر سکتے ہیں۔ بس اِنہیں دہرموں فرائض کو جیوآتماؤں کی ترقی کے لئے پیشتر ہی مہرشیوں (پیغمبروں) نے تمام سناتن دہرم شاشتروں کا لُب لُباب چہانٹ کر دہرم کے مندرجہ ذیل سولہ اشٹھبھ یعنی ارکین شریعت مقرر کر دیئے ہیں۔ اور اِن کی پابندی کرنا ہر ایک مرد عورت کا لازمی فرض منصبی مقرر کر دیا ہے۔ اور اِن کا عامل ہونا سخت ریاضت کرنا، مہاورت سادہن کرنا اور جیوآتما کا سنسکار کرنا یعنی رُوح کو پاکیزہ کرنا بہی کہلاتا ہے۔ کیونکہ اِن کا عامل ہونیسے روحوں میں حق پرستی کا مادہ (آستک بہاؤ) آتا ہے، جس سے پرماتما خوش رہتا ہے اور سنسار کو تینوں طرح کے دُکہوں سے بری دِکہی اور تندرست رکہتا ہے۔ اور آخر نجات تک بہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اِنہیں کے عمل کرنے سے (منشیہ یونی) اِنسانی جامہ سب یونیوں یعنی جسموں۔ قالبوں یا جاموں میں بہتر و سرتاج

ہی مانا جاتا ہے۔ اور اِن پر عمل نہ کرنے سے اِنسانوں میں (ناستِک بھاؤ) ناحق پرستی پیدا ہو کر نفس پرست بنجاتے ہیں جس سے پرماتما ناخوش ہوجاتا ہے۔ اور اسی کے نتیجہ سے بہت قسم کے دُکھ پیدا ہوجاتے ہیں اور سنسار بھر کو بھوگنے پڑتے ہیں۔ بس اِنہیں دھرموں پر عمل کرنے کا نام سناتن دھرم ہے اور اشٹانگ یوگ سادھن بھی کہلاتا ہے۔ اِسکے سوائے اور سناتن دھرم کوئی نہیں ہے۔ اِنہیں کو پورے طور پر نہ جاننے کر آج دُنیا بھر میں مختلف طرح کے مذہبی اِختلاف (مت بھید) کے جھگڑے ہو رہے ہیں اور دُنیا بہشت کی بجائے دوزخ ہو رہی ہے۔ اگلے سولہویں باب سے اکیسویں باب تک میں آپ کو یہ بھی بتلایا جاویگا کہ اِن سولہ دھرموں میں سے کس کس دھرم کو کب کب اور کیسے کیسے عمل میں لایا جاوے۔ لہٰذا اِن کو پورے طور پر ٹھیک ٹھیک جانکر اور خوب سمجھ کر پھر اِن کے عمل کرنے کی کمر باندھیئے اور مکمل سُکھ بھوگیئے۔

١ اہنسا دھرم کا بیان

اِنسانوں کو من۔ وچن۔ کرم میں سے کسی طرح بھی بغیر مناسب وجائز سبب کے کسی بھی پران دھاری یعنی ذی رُوح جیو کو اپنے عِلم سے نہ مارنا یعنی کسی طرح سے ہتیا کرنا چھوڑ دینا اہنسا دھرم کہلاتا ہے۔ یعنی من سے بلاجائز وجہ کے ہر طرح کے دُشمنی کے خیالات کو چھوڑ دینا۔ وچن سے بلاجائز سبب کے ہر طرح کے دُشمنی پیدا کرنے والے کلمات کو چھوڑ دینا۔ اور کرم سے بلاجائز سبب کے کسی کو سخت سزا دینے یا جان تک لے لینے کو چھوڑ دینا یہ تینوں طرح کی اہنسا کہلاتی ہے۔ ہاں، اگر کوئی دوسرا جیو تمکو ادھرم یعنی ظلم سے مارنے یا ستانے کو آوے، تو اپنی حفاظت کے لئے تمکو ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس مقابلہ میں، اگر کوئی دوسرا مارا بھی جاوے، تو وہ ہنسا نہیں کہلاتی ہے بلکہ وہی اصلی بہادری اور چھتری پن ہے۔ اور اگر پھر بھی تم خود ہی مارے جاؤ، تو وہ دھرم پر بلدان (شہید یا قربان) ہونا کہلاتا ہے۔

اور پرماتما (خداوند کریم) یا کسی دیوتا کے نام سے اُس کے خوش کرنے کے لئے کسی بھی ذی رُوح جیو کو مار کر اُس کی نذر بھینٹ یعنی قربانی دینا بتلا کر جو کسی جیو کو مارتا اور جو اُسکو کھاتا ہے، تو وہ بتلانے مارنے اور کھانے والے تینوں اُس کے ہتیارے مہا پاپی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُس پرماتما کے بنائے ہوئے ذی رُوح جیووں کو بغیر اُسکی منشا اور حکم کے کیوں مارتے ہیں، اور پھر خود بانٹ کر کھا بھی جاتے ہیں۔ اور اُس کے حکم کا پتہ صرف اِسی اوّلین اہنسا دھرم سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور حکم بھی کیسا، کہ سب سناتن دھرم کے استھمبوں (ابتدائی ارکین شریعت) میں سب سے پہلا اور اعلیٰ درجہ کا عُمدہ ہے، کیونکہ دوسرے احکام (دھرم۔ فرائض) تو اُسکے بعد شروع ہوتے ہیں۔ یعنی جو اِنسان اِس اوّل حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے، تو اِس کے بعد کے سب اِحکام یعنی دھرموں کی اُن سے حقیقی پابندی ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا یہ سب سے پہلا اور نہایت ضروری بہترین دھرم یعنی حکم ہے۔ جو اِس پر عمل کریگا، تو اُس کو دیگر تمام

احکامات یعنی دہرمونکی تکمیل کرنے میں آسانی اور اُن پرعمل کرنے میں یہ دہرم بہت مددگار ہوگا۔

دویم۔ جب پرماتمانے ہم کو طرح طرح کی نباتاتی غذا کی چیزیں ہماری تندرستی قائم رکھنے کے لئے کہانے کو دے رکھی ہیں اور اُن سے بہت عمدہ تندرستی قائم بہی رہتی ہے، (جسکو کسی حق پرست وئید۔ طبیب۔ یا ڈاکٹر سے آپ معلوم بہی کر سکتے ہیں، کہ نباتاتی غذا زیادہ مفید ہوتی ہے یا حیوانانی غذا۔ اور اگلے تیرہویں باب میں غذا کا ایک نقشہ بہی لگا دیا ہے آپ اُسمیں بہی دیکھ لیں۔ تو پھر بلاوجہ ہم کسی ذی رُوح جیو کو ہتیار سے مار کر کھادیں اور پرماتما یا کسی دیوتا کو نذر دینا بدنام کریں، اور ساتھ میں دوسری نباتاتی چیزیں بہی کہا دیں، تو یہی ادہرم یعنی ناجائز کام کرنا تو ناستکتا یعنی ناحق پرستی یا نفس پرستی کہلاتی ہے۔ اور ایسے ہی اِنسان تو خود غرض چالاک کپٹی اور چھلی ہوجاتے ہیں۔ اور اِسی وجہ سے ناستک یعنی ناحق پرست کو ظالم یا راکشش بہی کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص اِس موقع پر منشیہ یونی یعنی اِنسانی جامہ سے نیچے والی پشو پکشی یونی یعنی گوشت خور درند وپرندوں تک کی مثال دیں کہ یہ کیوں دوسروں کو مارتے اور کہاتے ہیں، تو وہ بہت غلطی پر ہونگے اور قدرت کو دہوکہ دینے والے قرار پاویں گے، کیونکہ قدرتی کاموں میں دخل دیتے ہیں۔ اور اُن کو یہی جواب دینا کافی بہی ہوگا، کہ بس جب تم بہی اُنہیں قالبوں میں جنم لو یا اسوقت بہی اُسی طرح رہو سہو، تب تم بہی اُسی طرح مارتے اور کہاتے پھرنا۔ اِس وقت تم اِنسانی قالب میں ہو اور یہ قالب قدرتی قانون کو جاننے اور اُنکی تعمیل کرنے کے لئے ہے، لہٰذا تم کو مجبوراً قدرتی قواعد پر چلنا ہوگا۔ اور اِن قواعد کے اِس اہنسا دہرم اوّلین قاعدہ یعنی حکم کو ماننا ہر ایک حق پرست (آستک) شخص کا فرض منصبی لکہا ہی ہے۔

ہاں۔ چونکہ اُس وِشو کرما نے اِنسانوں کو پانچواں آنندمئے کوش دیکر سب یونیوں میں افسر بنایا ہے، لہٰذا اِن میں سے اکثر راجہ یا رنک۔ نیک یا بد۔ لائق یا نالائق۔ شائستہ یا ناشائستہ۔ آستک یا ناستک۔ حق پرست یا نفس پرست۔ یہ سب خود ہی اُسی کوش سے بنتے رہتے ہیں۔ تو اُنہوں نے ہی ناستکتا یعنی خود غرضی و نفس پرستی کے زمانے میں دوسرے کمزور ذی روح جسم والوں کو جبراً یا دہوکے سے مار کر اور دیو یگیہ یعنی دیوتا کی بھینٹ (بَلی۔ قربانی) کرکے کہانا شروع کر دیا تہا۔ لیکن پھر بہی یہ کہیلا سی کی اوٹ ہی میں شکار تہا یعنی جب اتنی زیادہ لاعلمی کا زمانہ ہوگیا تہا کہ اِنسان دیوتا اور اُس کی نذر بھینٹ و غذا کو بہی نہیں پہچان سکتے تھے، کہ دیوتا کس کو کہتے ہیں۔ اور اُس کی غذا کیا ہو سکتی ہے، اور ہم کیا و کس طرح اُس کی نذر بھینٹ دیں، یعنی کس چیز کی اور کس طرح قربانی کریں۔ تب اُن خود غرض اشخاص نے موقع پاکر اور دیوتاؤں کو یہ بھینٹ یعنی قربانی دینے کا بہانا نکال کر دوسرے پران دہاری یعنی ذی رُوح پشوؤں وپکشیوں یعنی زندہ چرندوں و پرندوں کو جبراً مار کر اُن کی بھینٹ کرکے کہانا بہی جاری کر دیا تہا۔ اور جس طرح اِنسان کو اِنسان کے مارنے سے سولی

چلا کرتی ہے، اُسی طرح اِن دیگر یونیوں کے کسی بھی ذی روح جیو کو مار کر کھانے میں کوئی پاپ نہیں ہوتا، اور نہ کوئی سزا ہی ملتی ہے، یہ قانون بھی بنا دیا تھا۔ بس اُسی ناستک مت یعنی کافر مذہب کا نام وام مارگ ہے۔ اور مہابھارت کے بعد حقیقی دھرم گُم ہوکر یہی مت سب سے پیشتر قائم ہوا۔ جسکے زمانہ کے پاپ کرم یعنی بد اعمال چلائے بڑی کوششیں کرنے پر بھی ابھی درست نہیں ہو پاتے۔ کیونکہ انہوں نے بہت سے دھرم گرنتھوں میں حسب موقع اپنے اِس مطلب کے ثابت کرنے کے لئے بہت سے منتر و اشلوک بنا بنا کر شامل کر دیئے ہیں۔ اور دوسرے پڑھنے و سمجھنے والے اکل حرام (پاپی ان) کھانے سے ایسے کم فہم ہو گئے ہیں، کہ جو اُن منتروں کو ثبوت مان لیتے ہیں۔ اور یہی مطلب اُن کے شامل کر دینے کا بھی تھا۔ اور لاکھوں اشخاص میں سے کوئی بڑے نیک اطوار عابد و شریعت کے کامل عالم یعنی دھارمک ستوگنی مہاتما ہی اِن باتوں کو سمجھ بھی سکتے ہیں۔ سو زیادہ تر اشخاص نفس پرست ہو جانیکے باعث آسانی سے اُن کی مانتے نہیں ہیں۔ اور چونکہ تقریباً ساڑھے چار ہزار سال اِس رواج کو جاری ہوئے ہو گئے ہیں، اِس لئے بہت زیادہ اشخاص گوشت خور ہو گئے۔ اور اِس درمیان میں دیگر مذاہب بھی چلے اور ایسے چلے، کہ جنہوں نے پرماتما سے ملنے کے بہت آسان طریقے بھی بتلائے، لیکن اِسکو اُنہوں نے بھی ناجائز نہیں بلکہ جائز ہی رکھا۔ تب بتلایئے! بھلا یہ ادھرم یہاں سے جائے بھی کیسے؟

کہیئے جناب! میں اپنی کچھ رائے دیدوں، کہ دوسروں نے اپنے مذہبوں میں اِس کو کیوں جائز رکھا ہے۔ شاید بعد کے ہر ایک مذہب چلانے والوں نے اِسکو یوں جائز رکھ لیا ہے، کہ کبھی اِس کے چھوڑنے سے ہمارے مذہب کو کوئی قبول نہ کرے۔ اور ہماری مردم شماری کم رہجاوے۔ لیکن نذر بھینٹ یعنی قربانی دینے اور کھانے کا طریقہ دوسری طرح بتلا دیا ہے۔ یعنی ناگ ناتھ کی جگہ سانپ ناتھ۔

پیارے بھائیو! سنسار میں جب سے یہ ادھرم چلا ہے، بس تبھی سے سنسار وبال میں پڑا ہوا ہے، جو اِسی ادھرم کے پھل سے اُسی پرماتما کا قہر ہے۔ اگر پھر حقیقی نیک زمانہ آنکھوں سے دیکھنا اور پہلے جیسا تندرست بننا و سُکھ بھوگنا چاہو تو بس اوّل اِس دھرم کی مکمل پابندی کرو اِس کے بعد دوسرے کی کرنا۔

اور دیوتاؤں کو نذر بھینٹ قربانی دینا آپ اگلے نویں و دسویں باب میں پڑھیں گے ہی بس اُسی طرح دیا کریں۔ ہاں، اگر قدرت ہی کی طرف سے بارش کی کمی و بیشی کے باعث ایسے کال پڑنے کے موقع زیادہ آویں، کہ زیادہ عرصہ تک نباتاتی جنس پیدا ہی نہ ہوں جس سے کسی کو دس دن تک متواتر بغیر غلہ ملے گذر جاویں اور پھر بھی کوئی نباتاتی اشیا کھانے کو ملنے کا موقع نہ ملتا دکھیں تو گیارھویں دن اگر کوئی چاہے، تو اپنے پرانوں کی حفاظت کے لئے کسی بھی مرے ہوئے جیو کو یا اپنے

سے کم کوش والے کسی بھی بیکار یا کم مُفید ذی رُوح جیو کو مار کر اگر کھا سکے تو اِس طرح کھا کر، اُسوقت اپنے پران کی حفاظت کر کے اپنے وقت کو ایسے کاٹ سکتا ہے، کہ جیسے مرض میں مجبوراً دوائی کھاتے ہیں اور پھر صحت ہونے پر چھوڑ کر اُس کا نام تک بھی نہیں لیتے۔ اُس وقت اُس کو کوئی زیادہ پاپ نہیں ہوگا، لیکن اہنسا دہرم کا جو تپ ہوتا ہے وہ پھر بھی ضرور گھٹ جاویگا۔ کیونکہ جو پران ایک دن ضرور اِس جسم سے جانا پیشتر ہی سے طے ہے، تو پھر کسی کو مار کے کھا کر ایسی جانے آنیوالی چیز کی حفاظت ہی کیا کرنی، بلکہ اپنا اہنسا دہرم تپ ہی اور توڑ نا ہے۔ اِس تپ کا بارہ سال تک ٹھیک عمل کر کے عادی ہو جانے سے پھر سنسار کا کوئی بھی جیو اُس عامل کو مار ہی نہیں سکتا۔ یعنی پھر دوسرے جیوؤں سے پرانوں کی حفاظت وغیرہ کا یعنی آدہی بہوتِک دُکھوں کا بالکل خطرہ ہی جاتا رہتا ہے۔ اور شکار کھیلنا جو مقرر ہے، وہ مقالہ اول کے چودھویں باب میں چھتری دھرن کے فرائض میں آپنے پڑھا ہی ہے، لہذا وہ ہنسا ہنسا نہیں کہلا سکتی۔

۲۔ ستیہ دہرم کا بیان

مَن۔ وَچن اور کرم (عمل) سے جھوٹ کو چھوڑ دینا، یعنی جیسا من میں سوچے یا جیسا دیکھے ویسا ہی کہے، اور جیسا کہے ویسا ہی کرے۔ یعنی کسی چھل کپٹ وخود غرضی سے بھی جھوٹ نہ بولنا۔ سچ، حق یا ستیہ کہلاتا ہے۔ اِس دہرم (فرض منصبی) کا بارہ سال تک ٹھیک عمل کر لینے سے عامل کی زبان سچی ہو جاتی ہے۔

۳۔ استیے دہرم کا بیان

مَن۔ وَچن اور کرم (عمل) میں سے کسی طرح بھی بغیر کسی مالک کی اجازت کے اُس کا کوئی مال نہ لینا یا ہر طرح چوری چھوڑ دینا یعنی ہرگز چوری نہ کرنا ہی اَستیے کہلاتا ہے۔ اِس دہرم کے بارہ ۱۲ سال تک عمل کر لینے سے اُس عامل کے مال کو بھی پھر کوئی نہیں چُرا سکتا یہ پھل ملتا ہے۔

۴۔ برہمچریہ دہرم کا بیان

ویریہ یا بیج کی پختگی کے وقت تک ویریہ یا بیج کی پوری حفاظت کرنا اور گرہستی زمانہ میں بھی بے قاعدہ زیادہ ویریہ خرچ نہ کرنا، صرف ایک ہی عورت یا مرد سے مواصلت کا پابند رہنا مجرد پن یا برہمچریہ کہلاتا ہے۔ اِس کا جنیؤ ہونے کے وقت سے یعنی چھ۔ سات۔ آٹھ سال کی عمر سے متواتر بارہ سال تک یعنی جنم سے اٹھارہ ۱۸ سے پچیس ۲۵ سال کی عمر تک عامل رہنے سے عامل کی طاقت، عقل وپھرتی سب تیز ہو جاتی ہیں۔ جسکے پورے اسباب وطریقہ عمل اور نتیجہ جاننے کے لئے مکمل بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین! اس کا ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے لئے پیشتر اس مثال کو خوب غور کے ساتھ سمجھ لیجئے، کہ اول اُدبھج یونی کی نباتات کو دیکھئے، کہ جس وقت بیج سے کوئی پودا زمین میں سے اُگتا ہے، تو پیشتر وہ پرتھوی ماتا سے اپنی پرورش کا مادہ لیکر اوپر بڑھتا ہے۔ پھر نیچے سے زمین کے رس کے گُن۔ اور اوپر سے پانچوں تتوں کے گُن دھوپ سے لیکر اپنے جسم کو خوب بڑھاتا ہے۔ جب اُس کا جسم پورے طور پر تیار ہو جاتا ہے، تو اُس میں پیشتر پھول پھر بیج یعنی پھل آنا شروع ہوتا ہے۔ پھر اُسکی طاقت اُس پھل کے پکانے یعنی اُس کے بیج میں ویسے ہی پودے پیدا کرنیکا مادہ بنانے میں صرف ہوتی ہے۔ اس لئے اس وقت جتنی بھی زیادہ خدمت اُس پودے کی پرورش کیلئے کیجاتی ہے، تو اُس کا پھل اُتنا ہی عُمدہ پکتا ہے۔ اور جب اُس میں وہ مادہ یعنی ویریہ یا بیج ویسے ہی پودے بنانے کے لائق تیار ہو جاتا ہے، تو تبھی وہ پھل پک کر نیچے گر جاتا ہے۔ بس یہی مکمل قدرتی قاعدہ اِس پودے کے عُمدہ بیج حاصل کرنے یعنی برہمچریہ کا ہے۔

اب رہا مُدت کا سوال۔ تو بعض پودے تو تین چار ماہ میں اپنے جسم بڑھا کر اور پھل لاکر خود بھی ختم ہو جاتے ہیں، جیسے خربوزہ۔ مکا۔ سواں۔ دھان وغیرہ۔ کوئی چھ سات ماہ میں جیسے گیہوں۔ جو وغیرہ۔ کوئی ایک سال میں جیسے ارہر۔ اکھ وغیرہ۔ اور کوئی دس یا بارہ سال تک خوب بڑھ کر اس کے بعد پھل دینے شروع کرتے ہیں لیکن پھر آپ جلدی ختم نہیں ہوتے اور بہت مُدت تک پھل دیتے رہتے ہیں۔ جیسے آم۔ جامن وغیرہ۔ اب اگر ان میں سے کسی کو پھل پکنے سے پیشتر ہی توڑ کر زمین میں بو دیا جاوے، تو کیا پودا اُگیگا؟ ہرگز نہیں، وہ تو عُمدہ پکے پھل کے بیج ہی کو عُمدہ زمین میں بونے سے پیدا ہو سکے گا۔

بس ٹھیک اِسی مثال کے مطابق سویدج یونی کے جسم والے جیو آتما جیسے جوں۔ کھٹمل وغیرہ تین ماہ میں۔ انڈج یونی کے جسم والے جیسے مچھلی۔ مُرغا وغیرہ بارہ ماہ میں۔ جرایج یونی کے جسم والے جیو آتما چوپائے وغیرہ جیسے بکرا وغیرہ ایک سال میں۔ گائے۔ بیل۔ گھوڑا۔ گھوڑی وغیرہ چار سال میں اور ہاتھی بارہ سال میں اِس طرح کے بیج تیار کرنے والے ہو پاتے ہیں۔

اب رہا منشیہ یونی کے جسم والوں کا سوال۔ یہ بھی ٹھیک اِسی مثال کے مُطابق پیدا ہونیکے بعد پیشتر اپنی ماتا کا دودھ پی کر قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ پھر نباتاتی اشیاء غلّہ دھوپ وغیرہ کے ذریعہ پانچوں تتوں کے گُن کو کھا کر اپنے جسم کو سولہ سال تک اِس طرح بڑھاتے ہیں، کہ جو کچھ غلّہ وغیرہ سامان وہ کھاتے ہیں، اُس میں سے کچھ ذرا سا حصّہ اُن کا ست ایک سفید رس سا بنتا ہے۔ اور بقیہ حصّہ اُن کا فُضلہ وغیرہ بن کر پیشاب پاخانہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ پھر اِس رس میں سے صاف ہو کر کچھ خون بنجاتا ہے اور کچھ چربی۔ پھر اِس خون کا پک کر گوشت بنتا ہے۔ اور پھر گوشت و چربی مل کر ہڈی بنتی ہے۔ پھر اِن سب کے مُرکب مجموعہ سے مجّا بنتا ہے، جو ہڈی کی بیچ کی نالی میں رہتا ہے

بس اسی طرح بنتے بناتے سولہ سال میں پورے طور پر جسم تیار ہو پاتا ہے۔ پھر اسکے بعد اس جسم سے کچھ ویریہ بننا شروع ہوتا ہے۔ اور چوبیس سال کی عمر تک یہ جسم اور ویریہ پورے پختہ ہو جاتے ہیں۔ بس ٹھیک مندرجہ بالا مثال کے مطابق اگر اس کو بھی کچا ہی استعمال کریں، تو معلوم ہے نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی پہلے جیسا خراب، یا تو آدمی مریض یا بچہ نادار دیا کمزور پیدا ہوگا۔ اور اگر اس عمر تک اس کو کوئی نہ چھیڑے، تو پھر اُس ویریہ سے پیدا ہوئے بچوں کو دیکھئے کہ کیسے پراکرمی پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو بھی اُس وقت تک اسکی رکاوٹ سے غافل ہوگیا اجانو وہ عمر بھر پچھتا دیگا۔

اس لئے سنسار کے سب حفظانِ صحت اور ترقی کے قاعدے اگر اسی ویریہ ورج کے ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے ہوں، تب تو بہت ٹھیک اور اچھے ہیں۔ ورنہ کچھ بھی ہستی اور وقعت نہیں رکھتے۔ اور اُس وقت تک اس کی مکمل حفاظت کرنے کا صرف یہ قاعدہ ہے، کہ مباشرت کے متعلق۔ اسمرن۔ کیرتن۔ کریڑا دیکھنا۔ گہیہ بھاشن۔ سنکلپ۔ ادھیوسایہ۔ نشچے۔ اور کریا نورتی۔ یعنی مباشرت کا خیال کرنا۔ ایسے ہی عشقیہ ناول پڑھنا یا راگ گانا سُننا یا کھیل تماشے سوانگ تھیٹر بائیسکوپ یا تصویریں وغیرہ دیکھنا۔ یا بدچلن بچوں کی صحبت میں رہنا کسی چرند یا پرند کو مباشرت کرتے دیکھنا۔ کسی بھی مرد عورت کا تنہائی میں رہنا یا پوشیدہ بات چیت کرنا۔ اُس کی خاص خواہش ہی کرنا۔ اعضائے تناسل کو ہاتھ سے چھیڑنا۔ (ہتلس کرنا) مباشرت کرنیکا قطعی ارادہ ہی کرلینا اور خاص مباشرت ہی کر ڈالنا ان آٹھ طرح کی مباشرت سے بچنا برہمچریہ سادہن کہلاتا ہے۔ لہٰذا اوّل تو ہر مرد عورت کو ورنہ کم سے کم ہر ایک برہمچاری کو تو ضرور ہی ان باتوں کو زہر کی مانند سمجھ کر چھوڑ دینا و چھڑا دینا چاہیئے۔ کیونکہ تقریباً ایک ہزار سال سے بھارت درش کے دشمنوں میں سے ایک نے راج کے لالچ سے اور دوسروں نے عورتوں کی عصمت کی حفاظت کے لئے بلا سوچے سمجھے لڑکپن کے نکاح (شادی بیاہ) کے خراب رواج کو جاری کر کے ہندوستانیوں کی سب طاقت و عقل کے کام کرنیکی تیزی کمزور کر دی ہے لیکن اس وقت اِس راجیہ میں تو اس کیلئے کوئی انکار یا رکاوٹ نہیں ہے، لہٰذا اب تو آنکھیں کھولو اور سنبھلو اور اس بچپن کی شادی کرنیکے خراب رواج اور ایسے تماشے کرنے و دیکھنے چھوڑ دو۔

۵ اپریگرہ دہرم کا بیان

اپنے جائز خرچوں کے لئے دہرم پوروک یعنی شریعت کے موافق جائز آمدنی کرنا اور ناجائز خرچوں کے اسباب ہی میٹنے کے لئے ناجائز بے ایمانی رشوت وغیرہ کی آمدنی کرنے ہی سے بچنا اکِل حلال یا اپریگرہ کہلاتا ہے۔ اِس دہرم (فرض) کے بارہ سال تک ٹھیک ٹھیک عمل کرلینے سے خون پاکیزہ ہو کر عامل من سے نیک چلن زاہد و پاک ہوجاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ پانچ دہرم (فرائض منصبی) یا طرز عمل ملکہی یَم یعنی خدائی احکام کہلاتے ہیں۔ جو شخص برہمچاری زمانہ سے عمر بھر اِنکا عمل کرتا رہتا ہے، تو پھر اُس پر کوئی جُرم ہی انصاف کے لئے نہیں نکلتا۔ تو پھر اُس کا انصاف بھی کیا چکایا جاوے۔ اور پھر اُسے یَم کے سامنے لے بھی کون جائے۔ اور کیوں لیجائے۔ لہٰذا وہ یَم راج کی سزا سے بری ہوجاتا ہے۔ اِس لئے یہ احکام خدائی خود ہی یَم کہلاتے ہیں۔ اور اِسی لئے اُنہیں یوں کا عمل کرنا آدہی بھوتک دُکھوں کی اصلی گوں نِرک چکتسا ہے۔ یعنی جیو سے جیو کو ہونے والی تکلیفوں کا مکمل اِنسداد ہے۔

۶۔ شَوچ دہرم کا بیان

مَن بچن اور کرم سے صاف رہنا یعنی مٹی وجل سے مانجھ دہوکر جسم، کپڑے ومکان کو صاف رکھنا، سچ بولنے اور اُوم یا گایتری منتر کا جپ اور سناتن دہرم شاستروں کا مطلب سمجھ کر مطالعہ کرنے سے وچن (زبان۔ کلام) کو پاک رکھنا اور اِن سب نیک اعمالوں کا بڑے شوق و پرداہ کے ساتھ عمل کرنے سے مَن کو پاک رکھنا۔ (یہی پاکیزگی سب سے اعلیٰ ہے) اور یہی سب صفائی مِل کر پاکیزگی یا شَوچ کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ سال تک عمل کرلینے سے عامل کا مَن پاک ہوجاتا ہے۔

۷۔ سنتوش دہرم کا بیان

اپنی جائز طریقہ سے پیدا کی ہوئی تہوڑی آمدنی میں ہی صبر رکھنا اور خوش رہنا۔ اور دوسرے کی زیادہ آمدنی پر نہ تو کُڑہنا اور نہ اُس کو چھیننا سنتوش یعنی صبر کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ سال تک عمل کرلینے سے عامل کا مَن اور زیادہ مستقل مزاج و پاک ہوجاتا ہے۔

۸۔ تَپ دہرم کا بیان

سردی۔ گرمی۔ بھوک۔ پیاس برداشت کرنیکی عادت ڈالنے اور غذا سے نفرت ہونا روکنے یا زیادتی یا خواہشات نفسانی کم کرنے کے لئے ہفتہ وار اور کبھی کبھی کے برت یعنی روزہ رکھنا۔ اور دیسی گھٹیا وکم کپڑے استعمال کرنا یا بالکل ہی چھوڑ دینا تپ یا ریاضت کہلاتا ہے اِسکے بارہ سال تک عمل کرلینے سے عامل کی تمام جسمانی بدحرکتیں دور ہوجاتی ہیں جس سے تمام حواس باطنی وظاہری قابو میں ہوکر مَن اور زیادہ پاک و نرمل ہوجاتا ہے۔

۹۔ سُوادھیائے دہرم کا بیان

ویدوں یا حقیقی طرز عمل یعنی سچے ارکین شریعت کی پابندی اور پرمیشور کی بھگتی یا گیان (خدا کی عبادت

یا اُس کے جاننے کا حقیقی علم)سکھانے والے کسی بھی سناتن دہرم شاستر کا غور کے ساتھ مطلب سمجھکر کچھ نہ کچھ بیان روزانہ پڑھتے پڑھاتے رہنا یا اُوم وغیرہ اکشر برہم کا مَن سے جپ کرنا نیک تعلیم یا سُوادھیائے کہلاتا ہے۔ اس کے بارہ سال تک عمل کر لینے سے عامل کو تتو گیان حاصل ہو جاتا ہے جس سے اُس میں آستک بھاؤ یعنی حق پرستی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۰ ایشور پرنیدہان دہرم کا بیان

سب برہمانڈ کا پرماتما ایک ہی ہے، اور وہ سرب کال میں سرب ٹھور اور سرو تر ویاپک ہے یعنی ہر وقت۔ سب جگہ اور سب میں موجود رہتا ہے۔ اُس کو ایسا سب جگہ حاضر و ناظر جانکر سب بد اعمالی یعنی پاپ کرم چھوڑ کر نیک اعمال (شُبھ کرم) ہی کرے۔ اور اُسی کے حاصل کرنے کے لئے صرف اُسی کی عبادت (بھگتی اور اُپاسنا) کرتا ہوا سب نیک اعمال (شُبھ کرموں) کے پھل کو بھی اُسی کی نذر بھینٹ کر دے اور سب طرح اُسی پر بھروسہ رکھے۔ بس یہی عشق الٰہی، اننیہ بھگتی یا ایشور پرنیدہان کہلاتا ہے۔ اس کے بارہ سال عمل کر لینے سے عامل بے حد آستک یعنی ایشور بھگت حق پرست بنجاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ پانچ دہرم یا طرز عمل بل کر قاعدے یا نیم کہلاتے ہیں۔ اور یہی دہرم زیادہ تر جسمانی امراض سے بری رکھنے اور ایشور بھگتی کرنا یعنی حق پرست ہونا سکھانے کے ہیں۔ اور ان پر برہمچریہ کے وقت سے تپسوی زمانہ تک عمل کرنا ہوگا۔ اِن کے عمل سے عامل کا جسم تندرست رہتا اور اُس میں بے حد آستکتا یعنی ایشور بھگتی، حق پرستی آجاتی ہے۔ لہٰذا یہ آدہی دیوک اور ادہیاتمک دُکھوں کی گوں ڈرک چکتسا ہے۔ یعنی دیوتاؤں اور پیٹ و خون کے ذریعہ ہونے والے دُکھوں کا مکمل اِنسداد ہے۔

۱۱ آسن دہرم کا بیان

برہم گیان کے حاصل کرنے کے لئے زیادہ وقت تک آرام سے بیٹھنے کے طریقے یعنی جس طرح بلا تکلف زیادہ وقت تک بیٹھکر مراقبہ میں غور۔ فکر۔ وچار یعنی دہیان یوگ کے ذریعہ سے برہم کی بھگتی یعنی راز حقیقت جاننے میں مَن لگایا جاسکے، بس وہی طریق نشست سب سے اعلیٰ ہے۔ اور انہیں طریق نشست کا نام آسن کہلاتا ہے۔ اور یوگ درشن میں ایسے بہت سے آسن لکھے ہیں جن میں سے چند سِدّھ آسن وغیرہ اِس مطلب کے لئے بہت عمدہ ہیں۔ اور بقیہ سب آسن صرف جسمانی تندرستی ٹھیک بنانے یا بعض امراض رفع کرنے کے لئے ہیں۔ اِس طریق نشست یعنی آسن کا تین سال عمل کرنے سے عابد (تپسوی) کا دسوں حواس یعنی اِندریوں پر پورا قابو ہو جاتا ہے۔

۱۲ پراڑاں یام دہرم کا بیان

پران یعنی سانس کی کثرت اور اُس کو قابو میں کرنا یعنی پھیپھڑوں سے ناک کے ذریعے لمبے سانس کھینچنے اور روکنے یا دیر میں سانس لینے اور دیر ہی میں نکالنے کی طاقت کا ربط کرنا پراڑاں یام کہلاتا ہے۔ اِس کے تین سال عمل کر لینے سے عابد یعنی تپسوی کے من کی طاقت بالکل سُست اور بیکار ہو جاتی ہے۔ اور عقل (بُدہی) بالکل پاک (نرمل) ہو جاتی ہے۔

۱۳ پرتیا ہار دھرم کا بیان

پھر مَن کو سُست و بیکار بنائے رکھنے اور بُدہی کو آزاد و بےخطر کرنے کے لئے، ایک دن یا ایک وقت کے لئے بھی کھانے پینے و رہنے سہنے کا کوئی سامان اپنے پاس نہ رکھنا پرتیا ہار کہلاتا ہے۔ اِسکے تین سال عمل کر لینے سے عابد (تپسوی) کا اہنکار دوش یا نفسِ امّارہ یعنی دُنیوی عیشوں کا گھمنڈی شیطان بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ تین دہرم یعنی فرض یا عمل صرف تپسوی اوستھا یعنی تارکُ الدُّنیا ہونے کی حالت میں کرنے ہونگے۔ اِنکے تین سال عمل کر لینے سے تپسوی۔ (عابد) کا سب اِندریوں۔ مَن اور اہنکار پر مکمل طور پر قابو ہو جاتا ہے یعنی یہ سب اور اِنکی تمام حرکتیں بالکل نیست نابود ہو کر بُدہی بالکل نرمل ہو جاتی ہے۔

۱۴ دھارنا دہرم کا بیان

یوگی کا پراڑاں یام کی حالت میں یا اِس کے علاوہ بھی مَن کی طاقت کو دُنیوی کاموں و خواہشات بھوگ سے روک کر پہلے کسی ایک باہر کی دلپسند چیز میں، پھر کسی ایک معبود دیو یعنی اوتار یا پیغمبر اور پھر برہم میں لگانا۔ یا یوں سمجھو۔ پہلے ایک گول شکل کی کالی بوند پر نگاہ جما کر پھر کسی مالک معبود دیو کی شکل دیکھنے میں کامیابی حاصل کرنا۔ پھر ناک یا زبان کے اگلے سرے میں یا دونوں ابرو دونکے درمیان میں، پھر اپنے ہی اندر ناف کے چکر میں یا دل میں یا دماغ میں برہم یا کسی دیگر معبود دیو کی تمنائے وصال (سدہی) میں پختہ اعتقاد کے ساتھ قصداً مَن کو لگانا دہارنا کہلاتا ہے۔ اور علم مسمریزم کی ساری جڑ یہی ہے، اِسکے تین سال عمل کر لینے سے یوگی کے مَن کی اِچھا شکتی یعنی قوتِ ارادی کی سِدہی یعنی کامیابی ہو جاتی ہے۔

۱۵ دھیان دہرم کا بیان

یوگی کا دہارنا میں جو برہم کے بارے کا وِچار و خیال (دھیہ) تھا، اُسی کو پرماتما کے دیا یک

اور دیا پیہ گُن میں خیال کر کے بدّہی کو اُسی ایک نِراکار ستوگنی ورتی میں لگانا یعنی آکاش کی مانند بنانا دہیان کہلاتا ہے۔ اِس کے تین سال یا تیز عِشق میں اس سے بہی کم وقت تک عمل کرنے سے یوگی کے من اور اہنکار بالکل ناپید ہوکر یعنی دونوں نیست نابود ہوکر اُسکی بدّہی اُتنی زیادہ نِرمل دستوگنی ہوجاتی ہے، کہ یوگی کو برہم کے گربھ (پیٹ) کا بھید یعنی پردہان کے سب نِراکار وساکار تتوں (وجودِ ظاہری و باطنی) کا بالکل صاف صاف بودھ یعنی علم وگیان ہوجاتا ہے۔ بس اِنہیں کے گیاتا (جاننے والے) کو ترکال درشی (تینوں زمانوں کا حال جاننے والا) مہاتما کہتے ہیں۔

۱۶۔ سمادہی دہرم کا بیان

زیادہ عرصہ تک یا جب تک یوگی چاہے، یوگی کا اُسی برہم کے دہیہ میں ویسے ہی آکاش کی مانند دہیان کو قائم رکہنا اور اُس وقت دہیاتا۔ دہیان دہیہ اور کال کا کچھ بہی گمان نہ رہنا اسمپرگیات۔ نِربیج یا نِروِکلپ سمادہی یا حالت فنافی اللہ کہلاتی ہے۔ اِس حالت میں وہ نِرمل بدّہی پردہان اور اُس کے گُنوں کا سنگ بہی چھوڑ دیتی ہے۔ تب اُسی وقت اُس نِرمل بدّہی والے یوگی مہاتما کو پردہان پرکرتی کے میل سے الگ ہوجانے پر برہم کا ساکشاتکار۔ درشن یعنی نظارۂ نور ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اُسی برہم روپ یعنی نظارۂ نور میں قائم رہتا ہے۔ اِسی حالت کا نام توریہ۔ پرم ہنس مست۔ شرہنگ۔ سروانگ بھگوان۔ اِیشور۔ جیون مُکت۔ بقاباللہ۔ مُنی اور امرپد کہلاتا ہے۔ جس کا پہل کیولیہ پد۔ موکش یا مُکتی یا نا یعنی نجات ہوجانا ہوتا ہے۔ یعنی تب جیو آتما سب پاپ۔ جرا۔ مِرتیو۔ شوک۔ چھُدہا۔ پیاسا۔ اِن چھ طرح کے وکاروں یعنی خرابیوں سے بری ہوجاتا ہے۔ یعنی پھر اُسکے دُنیوی جنم۔ بہوک۔ پیاس۔ روگ شوک۔ بڑہاپا و موت کے سُکھ۔ دُکھ سب پاپ کرم روپی آواگون کے چکر کا بالکل ناش ہوجاتا ہے۔ اور اپنے اصلی سروپ پربرہم یعنی نورِ الٰہی میں ہمیشہ کو لین ہوجاتا ہے۔ اِسی کو نِروِکلپ۔ نِربیج۔ یا اسمپرگیات سمادہی سِدّہی کہتے ہیں۔ پھر اُس کا شریر جب تک بہی زندہ رہتا ہے، تو کمہار کے گہومتے چھوڑے ہوئے چاک کی طرح چکر کہاتا رہتا یعنی اپنی بقیہ زندگی کو سنسار میں جڑ کی طرح رہکر گذار دیتا ہے۔ پھر شریر چھوڑ جانے پر پردہان پرکرتی بہی اُسکو بُہنے اناج کی طرح جانکر اُس کا پنڈ چھوڑ دیتی ہے اور جیو برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پھر اُس جیو آتما کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ بس اُسی کو سایجیہ مُکتی کہتے ہیں۔

دویم۔ اگر یوگی نے اپنے کسی سارو پیہ اِسٹ دیو یعنی جیون مُکت آتما، اوتار وغیرہ کی دہارنا میں دہیان کی سمادہی سِدّھ کی ہے، تو اُس کو سمپرگیات یعنی سَوِی کلپ سمادہی سِدّھ ہوجاتی ہے۔ یعنی دہیاتا۔ (دہیان کرنے والے) کو اُس روپ کا درشن ہوجاتا ہے، کہ جس کا اُسنے دہیان کیا تہا۔ اور آخر میں اُس کی بہی موکش ہی ہوتی ہے، جو مُدّت والی اور سارو پیہ مُکتی کہلاتی ہے۔ اور زِندگی کی حالت

میں اِنکی ہی مذکورہ بالا حالت فنائی الرّسول، مُنی وغیرہ درجہ یا پد ہی ہوتے ہیں۔ اور سار وپیہ موکشی آتما ہی سنسار میں ادہرم پھیل جانے سے ہاہاکار (کہرام ۔ چیخ پُکار) مچ جانے اور کسی دیش کی دہارمک آتماؤں (پاک ہستیوں) کے اُن کے بُلانیکی خواہش پر پرماتما کی مرضی سے اُس ادہرم ظلم اور ظالموں کے نیست نابود کرنے کے لئے سنسار میں اوتار یعنی جنم لیتی ہیں۔ اور وہ کام کرکے پھر اُسی حالت میں واپس چلی جاتی ہیں۔ جیسے سری رامچندر جی ۔ سری کرشن چندر جی ۔ سری شیب شنکر جی ۔ سری ہنومان جی اوتار وغیرہ ۔ بس یہی دونوں سمادہی دمکتی کا راز ہے، جو پرماتما کی پرم اننیہ بھگتی سے جیو آتما کو ملتی ہیں۔ اور اُس کے پرم پُرشارتھ کی سِدّہی پرمارتھ کی داتا یعنی سخت عبادت کا بہترین ثمرہ دینے والی ہوتی ہیں۔

خاص آگاہی

اگر کسی طرح اِن دونوں طرح کے یوگیوں کا یوگ کا عمل بگڑ کر سمادہی سِدّہی نہ ہونے کے باعث موکش نہیں ہو پاتی ہے، تو اُس یوگی کے انتقال پر یا ساروپیہ مُکت آتماؤں کو یہاں کسی کام کے لئے جنم لے کر آنے اور کسی طرح اِس دُنیوی چکر میں مشغول ہوجانے پر اُن کے دوسرے جنم میں دِویہ روپ یعنی دیوتاؤں کی شکل یا کربست مُدّت تک بھاری راجیہ سُکھ بھوگنے کا موقع ملتا ہے۔ پھر اگر وہ فوراً نِروکلپ سمادہی کا طرزِ عمل اختیار کرلیتے ہیں، تو پھر اُنکی سایُجیہ مُکتی ہوجاتی ہے۔ اگر دُنیوی عیش وعشرت کے کاموں میں پھنس جاتے ہیں، تو پھر وہ بھی معمولی جیودں کی طرح آواگون کے چکر میں پڑ کر اپنے نیک و بد اعمال کرنے اور وہیں بھوگنے لگ جاتے ہیں۔ یہ تین دہرم (فرائض) راج یوگ یا سنیاس یا صوفیانہ حالت میں عمل کرنے ہونگے۔

آخر میں ایسے پرم پُرشارتھی سمادہی سِدّہی پراپت مہاتماؤں کو میرا بارمبار دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

آٹھواں باب سو بیانات تمام شُد

اُدم

پنج یگیا ئے نومنہ

اتھ

نواں باب

سناتن دہرمی سولہ استھمبھوں کی دیگر مختصر پانچ شاخیں

انکے سبب۔ نام۔ ترکیب عمل اور پھل

پیارے بھائیو! چونکہ آٹھویں باب میں تبلائے دہرم کے سولہ استھمبھوں کے عمل کرنے میں مدت زیادہ لگتی ہے اور سخت ریاضت بھی چاہتے ہیں۔ اور وہ عمل عمر کے تقریباً آخری وقت تک ہی پورے ہوتے ہیں۔ لیکن سُکھوں کا اصل مطلب اُنہیں کے عمل سے حاصل ہی ہوگا، اس لئے عالموں (رشیوں) نے اُنہیں عملوں میں رغبت و اعتقاد پیدا ہونے کے لئے مندرجہ ذیل ایسے پانچ دہرم کے انگ انہیں کی شاخیں اور مقرر کردی ہیں، کہ جنمیں وقت کم لگتا ہے اور آسان بھی ہیں۔ انہیں کو پانچ یگیہ۔ نتیہ کرم۔ اراکین شریعت اور جیو آتماؤں کی درستی کرنے والے احکام خدائی بھی کہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک بچّہ کے برہمچریہ کال یعنی گیان و عقل کی افزائش کی شروعات سے ہی حق پرست بنانے کے لئے زندگی بھر ان کا روزانہ وردِ عمل کرتے کراتے رہنا فرض منصبی قرار دیدیا ہے۔ اور ان کے تین۳ دن تک متواتر نہ کرنے سے بھول جانے کے باعث کوئی نفس پرست راکشش یعنی خودغرض جھگڑالو نہ ہوجاویں، اس لئے ان کے نہ کرنے والوں کو دہرم تیت شودر جاتی یعنی پشوسنگیا (حیوان کی مانند) ہوجانا بھی لکھ دیا ہے۔ لیکن جب اُن سولہ اراکین استھمبھ کے طریق کے عمل کرنے میں من لگ جاوے، تو پھر ان کے کرنے نہ کرنے کا اُس کو اختیار ہے جنکے بہترین طرزِ عمل جاننے کے لئے میری لکھی ہوئی اور اس آسرم کی چھپائی ہوئی بھاشا پنچ یگیہ ودہی میں پڑھیں اس وجہ سے انکا اسی ایک طرح سے سب کو عامل ہونے سے، ان کا ثمرہ بھی استھمبھوں کی مانند تینوں طرح کے دُکھوں کا کامل انسداد ہے۔

برہم یگیہ دہرم کا بیان

برہم یگیہ یعنی برہم کی ترپتی، اُپاسنا یا پرماتما کی بھگتی کرنا، یا خدا کی عبادت کرنا، اسی کو سندھیا

اور نماز بھی کہتے ہیں جس کو پانچ سے آٹھ سال تک کی عمر یعنی گیان کی فرائش کی شروعات ہوتے ہی جنیو کرنے کے بعد ہی سے زندگی بھر کرتے کرانے رہنا ہر ایک مرد عورت کا خاص فرض منصبی ہے۔ کہ اس کو روزانہ دن کی دونوں سندھی کال میں یعنی اندھیرے و اُجالے کے ملاپ کے وقت پاخانہ پیشاب کی ضروریات سے فارغ ہو کر اور جل وغیرہ سے جسم کی صفائی یا غسل کرنے کے بعد سستی دور کرکے تنہائی میں اپنے گھر ہی پر یا کسی پنچایتی مکان مندر۔ مسجد۔ گرجا یا جنگل میں یا دریا کے کنارے پر صبح کے وقت سورج نکلنے کے ایک گھنٹہ پیشتر سے سورج نکلنے تک سورج کی طرف پورب یعنی مشرق کو منہ کرکے، اور شام کو سورج چھپنے کے وقت ہی سے ایک گھنٹہ پیچھے تک سورج کی طرف پچھم یعنی مغرب کو منہ کرکے اُسی برہما یگیہ ودھی کے منتروں کو مطلب کیساتھ یا صرف اُنکے مطلب ہی سمجھ کر اس طرح کیا کریں، کہ من کو یکسو قائم کرکے خاموشی کیساتھ سدھ آسن سے بیٹھ کر پیشتر سات پراناں یام کرکے، پھر تو اُپاسنا کے منتروں کے مطلب سمجھنے کے بعد کم سے کم دو گھڑی تک برہم سوتروں کے مطلب سمجھ کر برہم کی اُپاسنا صرف اس خیال کو لیکر کیا کریں، کہ اس سنسار کے چکر میں ہمارا من لگانا بیکار ہے۔ اور آپ میں من لگانا ہی ہمکو ازحد مُفید ہے، اسلئے ہے پربھو کرپا کرکے آپ ہماری اس خواہش کو پوری کرنے کیلئے ہمارے من کو قابو میں کرا کے سمادھی سدھی سے ہم کو اس پیدائش و موت کے چکر سے نکال کر موکش (نجات) یعنی رہائی بخشیں۔ یہ تینوں قسم کے دکھوں کا مکمل انسداد ہے۔

۲۔ دیویگیہ دہرم کا بیان

دیویگیہ یعنی پہلے مقالہ کے ساتویں باب میں تبلائے پانچوں دیوتاؤں اور آٹھویں باب میں تبلائے اُن کے سردار سوریہ بھگوان کی ترپتی، بھگتی یا اُپاسنا کرنا ہے۔ کوئی اسی کو ہون۔ ہوم۔ دھونی۔ اگنی ہوتر نذر۔ بھینٹ یا قربانی کرنا بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا اسکو اپنی طرف سے اپنے مرغوب عمدہ عمدہ مُقوی وخوشبودار کھانے لائق اشیاء کو ہون تک اگنی کے ذریعہ جلاکر اُن کے گنوں (صفات) کو ہوا کے ذریعہ پانچوں تتوں۔ عناصروں میں ملاکر، اُن کو اور اُن کے سردار سوریہ بھگوان کو خوش کرنا یعنی بجائے اپنے کھانے کے اُن کو ارپن کرنا یعنی نذر بھینٹ یا قربانی دینا اور اُن کے خواص کی کم و بیش پاکیزگی کی صفائی کی درستی کرنا تو اُپاسنا یا دیویگیہ کرنا کہلاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ (آدھی دیوک دکھوں) دیوتاؤں کے ذریعہ ہونے والے دکھوں کا مکمل انسداد ہے۔ اس لئے اس کا کرنا ہر ایک برہمچاری، گرہستی اور تپسوی (ریاضتی) کا خاص فرض منصبی ہے۔ لیکن افسوس ہے، کہ موجودہ زمانہ میں جب غریب پرجا کو روٹی ہی مشکل سے ملتی ہے، تو زر کی کمی سے یہ یگیہ کہاں سے کرے۔ اور مالدار اشخاص حقیقی علم کی کمی سے شوقیہ کاموں میں روپیہ فضول اُٹھاتے رہنے کے باعث اس یگیہ کو نہیں کر سکتے۔ اور معمولی عالم و گیان کی کمی سے اس کام کو ٹھیک طریق سے نہیں کرتے، تو پھر اسکا

بہترین فایدہ بہی کہاں سے ہو!
ناظرین! حقیقت میں اِس سے کچھ تو تشدہی یعنی گھرکی بند اور گھری ہوئی خراب زہریلی ہوا کی باہر نکل کر دہوپ میں پاکیزگی (تشدہی) ہوجاتی ہے۔ اور دہوپ کی پاک (تشدھ) ہوا خراب نکلی ہوئی کی جگہ اندر آجاتی ہے۔ اور وہاں کچھ بہترین مقوی خوشبو بہی پہیل جاتی ہے۔ جو پھیپھڑوں کو از حد مفید اور تندرست رہنے کا موجب ہوتی ہے۔ بس یہی اِس کا بہت بڑا فائدہ ہے۔ اور اِسی لئے ہر ایک مذہبی سنسکاروں میں اِس کا کرنا مقرر بہی کر دیا ہے، تاکہ جس مکان میں سنسکار کرنے وہ مرد عورتوں کا گروہ اکٹھا ہوکر بیٹھے گا، ممکن ہے وہاں کی ہوا زہریلی ہو، یعنی کسی مہلک چھوتدار مرض کا زہر اُس میں موجود ہو، جس سے وہ مجمع مریض نہوجائے، لہٰذا وہ باہر نکالدیجائے۔ اور وہاں باہر کی پاک ہوا آجائے اور وہ بہی مُقوّی و خوشبودار ہوجاوے۔ تو اِس مطلب کے لئے یہ از حد مفید اور درستی ترکیب بہی ہے۔ اور جس مکان میں اندر کی طرف یہ روزانہ ہوتا رہتا ہے، تو وہاں کی ہوا ہر وقت بہت عمدہ پاک و مقوی بہی رہتی ہے، جس سے وہاں کوئی مہلک و متعدی امراض مثلاً۔ تپ دق۔ سِل۔ مسان ہیضہ طاعون۔ موتی جہرا وغیرہ نہیں ہو پاتے۔ لیکن اِسکو کہلی جگہ میں اور تہوڑا تہوڑا کرنا محض بیکار ہی سا ہے، کیونکہ وہاں کی ہوا تو دہوپ کی وجہ سے پاک ہی ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے اِس یگیہ کا نام دیو یگیہ ٹہیک ہی رکہا بہی گیا ہے۔ اور رجو گُنی کرم یعنی کار یہ سِدہی والا کامیہ کرم ہے اور صحت کے کاموں میں مفید ترکیب ہے۔

اور وید منتروں سے سواہا بُول کر کرنا اِس لئے مقرر کر دیا گیا ہے، کہ اکثر اشخاص اُن کے ذریعہ سے پرماتما کو نذر بھینٹ دینا سمجھ کر اُسی کی خوشنودی کے لئے اِس کو کرتے بہی رہیں گے، جس سے وید منتر یاد کرتے کراتے رہنے کا ربط و رواج بنا رہے گا۔ اور اُنہیں منتروں میں اِس کام کے کرنے کے خواص و فوایدبہی تبلائے گئے ہیں، جو بغیر منتر پڑھے پڑہائے جانے ہی تو نہیں جا سکتے۔ یعنی اِسمیں کئی راز پوشیدہ ہیں، جس سے منتر بولنا ہی بہتر ہے۔ ورنہ منتروں سے اِس کا کوئی خاص تعلق تو ہے نہیں، اِسکو بلا منتر بولے کرنے سے بہی وہی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ نہ تو یہ سامان برہم کے بہوگ کے ہیں۔ اور نہ وِصالِ برہم کے ذریعہ ہیں۔ وہ تو سرو پاپ (سب ناجائز کام) جرا (بڑہاپا۔ کمزوری) مرتیو (موت۔ انتقال) شوک (غم۔ فکر۔ مرض) چہدہا (بہوک۔ طاقت کی کمی) پیاسا (پیاس۔ خشکی۔ خواہش) اِن چھ خرابیوں سے بری و پاک ہے، اِس لئے اُس میں کسی گُن (صفات) کی کمی بیشی یا غلاظت و ناپاکی ہی نہیں ہوتی، تو وہ کہاوے بہی کیوں اور کیا کہاوے۔ اِسوجہ سے وہ اِن سامانوں کے گُن لیتا ہی نہیں، اور نہ اُس تک اِن کی پہنچ ہی ہے۔ برہم تو صرف گیان مے ہے۔ (گیان میں سمایا ہوا) اور بدہی ہی کا وشے ہے۔ (عقل و فہم کے ذریعہ سوچنے و جاننے کے لائق ہے، یعنی عقل ہی جسکے جاننے

کی سیڑھی ہے) تو پھر اُس کی خوشنودی کے لئے کسی پرانی (تنفس جیو) کی مار کر قربانی یا بلی دینا تو محض بیکار اور ناجائز کام ہی تو ہوا نا۔ بس یہی ویدوں کا تو یعنی لُب لُباب ہے۔

۳ پِترگیہ دہرم کا بیان

پِترگیہ یعنی اپنے زِندہ اور نزدیک رہتے پِتر۔ دِیو۔ رِشی (ماتا۔ پِتا۔ گرُو۔ آوتار) یعنی ماں۔ باپ پیر۔ ولی پیغمبر۔ اور ایسے ہی دیگر بزرگوں کی غذا و پانی، کپڑے وغیرہ سے روزانہ خوب عزّ و وقار کے ساتھ محبت سے خدمت کر کے خوش رکھنا (ترپتی کرنا) اور اُن سے اُن کے تجربے اور گیان سیکھنا۔ اور اگر مر گئے ہوں، تو روزانہ اُن کی حقیقی نصیحتوں پر صِدق دِل سے عمل کرتے رہنا۔ اور اپنے ورن آسرم وکُل یعنی خاندان کی ہستی (مریادا، رواج) کو پاک (نِردوش) بنائے رکھنا۔ اور سالانہ اُنکی پیدائشی تاریخ کے دِن اُن کے زِندگی کے کارناموں (جیون چرِتروں) کا خاص طور سے سننا سُنانا پِترگیہ۔ ترپن۔ شرادھ کریا یا میلاد۔ فاتحہ یا نذر دنیاز دینا کہلاتا ہے۔

اور بڑے پِترگیہ کے لئے پرماتما کے وِراٹ روپ یعنی جس پرم پِتا یعنی برہماجی (بابا آدم سب کے باپ) سے ہم سب جسم والوں کی پیدائش اماوس کو ہوئی۔ اور اُسی دِن اُس نے ہم سب کو ہمارے بہترین مفاد کے لئے پیغمبروں (مہرشیوں) کے ذریعہ ویدوں کا گیان یعنی قانونِ قدرت کا علم سُنایا۔ اور جو اب بھی ویدوں کے گیان اور دُنیا کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہنے سے زِندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور گردشِ زمانہ کے حساب سے کسی وقت پھر اِسی تاریخ کو یہ وِراٹ روپ یعنی بڑی وسعت کی شکل، استھول روپ یعنی دیکھنے والی حالت، سوکشم روپ یعنی غیر محسوس حالت میں جا قیام پاویگا۔ تو اُس کی اُسی دِن اُسی طرز سے یاد قائم رکھنے کے لئے ماہ بماہ اندھیرے دِنوں (کرِشن پکش) میں اماوس کے دِن کسی نیک خصلت بزرگ (برہما روپ برہمن) عالِم (رِشی) ریاضتی عابد (وان پرستی) یا صوفی منش دُرویش (سنیاسی) کو گرُو سمجھکر باعزت دعوت دیکر اپنے مکان پر بُلا کر یا اُن کی قیام گاہ پر ہی جا کر اعتقاد و محبت کے ساتھ اُن سے کلامِ الٰہی (وید وِدیا) سُننا اور اُن کو اکلِ حلال سے حاصل کی ہوئی پاک و مُفید غذائیں و کپڑے وغیرہ کے سامان نذر کر کے خوش کرنا مہان پِترگیہ میلاد۔ بڑا سرادھ یا فاتحہ دینا کہلاتا ہے۔ اور یہ دیوتاؤں سے ہونے والے دُکھوں کا مکمل اِنسداد (آدہی دیوک دُکھ نِوِرتی کُوں رِک چِکتسا) ہے۔ لہٰذا اِس کا اِسی طرح کرنا ہر ایک برہمچاری و گرہستی عیالدار کا خاص فرضِ منصبی ہے۔

خاص آگاہی:- کچھ عرصہ گذرا، اُس زمانہ میں امیر لوگوں میں محبت کے باعث کچھ ایسا رواج ہو گیا تھا، کہ اپنی اولاد کے جنم کی خوشی اُس کی زندگی میں ہر سال اُس کی پیدائشی تاریخ کو

(سالگرہ) منایا کرتے تھے جسکو اکثر بعد انتقال بھی مناتے رہتے تھے۔ اور جو اشخاص ملکی خیرخواہ ثابت ہوتے تھے، تو ایسے اشخاص کے جنم کی یادگار میں دیش بھر خوشی کا تیوہار منایا کرتا اور اُس دن اُسی کی زندگی کے کارنامے یعنی کتھا گایا کرتا تھا۔ اور اِسی طرح اب بھی ہمکو مثال سے معلوم ہو رہا ہے، کہ بڑے بڑے قابلِ تعظیم بزرگوں کی جنم کی یادگار میں خوشی کے تیوہار منائے جاتے ہیں۔ اور اُس دن اُن کی ملکی خدمات کا گھر گھر یا مندروں میں چرچا یعنی کتھا سُنی سُنائی جاتی ہے۔ اور اُن کے نام پر کچھ نذر و نیاز دی دلائی جاتی ہے۔ بس یہی اُن دیش بھگتوں کی حقیقی یادگار یعنی سرادھ کریا ہے۔ جیسے رام نومی۔ کرشن جنماسٹمی۔ شِب ترودسی وغیرہ، جو پیشتر سے بھی ہوتی آئی ہیں اور اب بھی جو دھرم پر قربان ہو رہے ہیں، اُنکی یادگار کا دن بھی مُقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو سب دیش مناتا جاتا ہے۔ جن کو اسلئے بھی منانا واجب ہے، کہ جس سے موجودہ اشخاص دیکھ بھی لیں، کہ دھرم پر قربان ہو جانے والوں کو آئندہ کیا عزت و تعظیم اور بزرگی ملتی ہے۔ پھر یہ عزت اور بزرگی ملنے کی وجہ سے دیگر اشخاص بھی دھرم پر بلدان ہو نا سکھیں، جس سے دھرم کی ترقی ہوتی جاوے۔ بس ٹھیک اِسی رواج کے مطابق یہ ہوتا چلا آیا ہو گا، کہ مہابھارت لڑائی کے بعد جب دھرم کے جاننے والے ناپید سے ہو گئے ہونگے اور حقیقی سناتن دھرم شاستروں کا پڑھنا پڑھانا بہت کم ہو گیا ہو گا۔ اور مندرجہ بالا آٹھویں باب کے اہنسا دھرم میں تیلا یا وام مارگ مذہب ہی پھیلنے لگا ہو گا، تو اُس خود غرض دھرم کے ٹھیکیدار براہمنوں نے یہ سمجھ کر، کہ زندہ بزرگوں کی خدمت اور مرے ہونکی اِس طرح سرادھ کریا کرنے سے ہم کو تو کوئی فائدہ ہی نہیں پہنچا، تو زندوں کی پیدائشی تاریخ یعنی سالگرہ اور مرے ہوؤں کی تاریخ وفات منانا مُقرر کر دی ہو گی۔ اور دیش اِسی کو منانے لگا ہو گا۔ پھر اِس کا رواج ہوا دیکھکر اُس کے کارنامے (گُن کرم) سُننے سُنانے کی جگہ اُس کی روح کو آسمان (پرلوک) میں بہشت و دوزخ (سورگ نرک) میں لبسنا بتلاکر، اُس کی تکالیف دور کرنے اور آرام پہنچانے کے لئے یہاں سے کچھ سامان پہنچوانا مُقرر کر دیا ہو گا۔ اور جب خلقت اِس کے ماننے والی بھی ہو گئی ہو گی، تو پھر عُمدہ موقع دیکھ کر اور بیخوف دخطر منجھ کر گرڑ پُران اور ترپن کے اشلوک بنا دیے ہونگے۔ جنمیں جیوآتما کو سورگ یا نرک میں رہنا بہت اچھی طرح سمجھا کر پھر اُس کی ترپتی یعنی اُس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اُس کے وارثوں سے سب طرح کہانے پینے ورہنے سہنے کے سامان اُس کے پاس پہنچانے کے بہانے سے خیرات کرا کر وصول کرنے شروع کر دیے ہونگے۔ اور اپنا مطلب ثابت کرنے کے لئے منوسمرتی وغیرہ دھرم شاستروں اور تواریخوں میں بھی حسبِ موقع کچھ اشلوک بنا کر شامل کر دیے ہونگے۔ اور ہر سال کے ماہ کنوار میں کرشن پکش صِرف اِسی کام کے لئے مُقرر کر دیا ہو گا۔ قسمت سے اُس وقت مُلک دھن سے دھنی اور علم و عقل سے خالی تہا، لہٰذا اُن کی مانتا رہا۔ لیکن کاغذ کی ناؤ چلتی کتنے دن ہے، آخر بڑے بڑے

عالم (مہرشی) پیدا ہوئے اور اُنہوں نے دیش کو تبلایا، کہ تُم یہ کیا کرتے ہو۔ اگر سرادھ ہی کرتے ہو، تو اُس دن اپنے معزز بزرگوں کی یادگار میں اُن کی ہوئی مُلکی خدمات اور اُن کے نیک وعظوں (ست اُپدیشوں) کو گا یا کرو۔ بس یہی مرے ہوؤں کی سرادھ کرنا یعنی اُن کی ترپتی کرنا ہے، جو بہت اختصار کے ساتھ لُبِ لُباب نکال کر پہلے ہی تبلادی گئی ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب دیگر مذاہب بھی پیدا ہوگئے ہونگے، تو اُنہوں نے بھی اِنہیں کی سُنی سُنائی یا پڑھی پڑھائی باتوں کی کچھ نہ کچھ نقل دوسری طرح بنا کر اپنے اپنے مذہب میں رکھ لی ہوں گی، کیونکہ سب اشخاص اسی مذہب سے نکل کر تو دوسرے مذاہب میں گئے ہوں گے۔ اور وہ اس مذہب والوں سے زیادہ عالم تو بنے نہیں، کیونکہ سناتن دہرم شاشترونکو تو اُن میں سے بھی کسی نے نہیں پڑھا، پھر بیچارے بنتے بھی کہاں سے؟ جیسے مذہب اسلام کے ایک فرقہ میں جو بڑے دیش بھگت حضرت علی شیرِ خدا و حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام معزز بزرگوں کی یادگار میں جو اکثر تعزیہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں، اصل میں یہ ایک طرح سے اُن کی سرادھ کرنا ہی تو ہے۔ اگر اس کو بھی وہ مندرجہ بالا طریقہ کی مانند اپنے گھر پر یا پنچایتی مکان میں بیٹھکر اُن کی مُلکی خدمات کی کتھا سُن سُنا کر ہی کیا کریں، تو شاید اس طرح سے مُلک کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ دوسرے مذہب والے بھی تو مخالفت کی بجائے خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی مُلکی خدمات کو سُنینگے اور پھر وہ بھی ویسا ہی ماننے لگیں گے۔ اور کیا کسی مُلکی خیر خواہ کی خدمات کو یاد کرنا کرانا یا سُننا سُنانا کسی خاص مذہب یا اہلِ اسلام یا ہندوؤنکے حصّہ ہی میں آیا ہے، ہرگز نہیں، اُنمیں سبھی کا حِصّہ برابر ہے۔ یہ اسلامی بھائیوں کی سراسر بھُول ہے، جو محرم میں ہندوؤنکو شامل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور جو بغیر بُلائے شامل بھی ہوجاتے ہیں، تو اُن کو اینٹ پتھر مارنے کا ڈر دکھا کر وہاں سے بھگا دیتے یا ڈراتے رہتے ہیں۔ جس سے اُن میں شامل نہ ہوں۔ ورنہ ہندو جاتی میں تو یہ خاص صفت ہے، کہ بزرگوں کا سرادھ کرنا خوب ہی جانتی ہے۔ اور اکثر مزاروں تک پر چادر اور مانڈے چڑھاتی ہی رہتی ہے۔ لیکن وہ تو اُنہیں پوپوں کے چون کے چُلے اور اُون کے بال و بانس کی ہڈی کا جسم بنانے کے مُطابق وہ بانسوں۔ کاغذ و کپڑے کا۔ اور جسم کی جگہ مقبرہ بناتے ہیں۔ اگر راستی سے سوچا جائے تو بات ایک ہی سی ہے ذرا پیرائے کا فرق ہے۔ اور ایک دوسرے سے بحث کے جھگڑے مُفت میں موجود ہیں، جو میل کی بجائے مخالفت کا باعث ہوگئے ہیں۔

ناظرین ۔ میں ہر ایک بھائی کو مختصر نتیجہ لُبِ لُباب بتلانا چاہتا ہوں، کہ جیو آتما تو انتقال کے بعد نہ معلوم کیا ہوا اور کہاں گیا، یہ تو پہلے مقالہ کے چھٹے باب میں نورانی جسم کے بیان میں پڑھیئے۔ اور جسم جل گل کر تمہارے سامنے خاک ہو ہی گیا۔ پھر تُم کس کے لئے اور کیا کرتے کراتے ہو۔ لہذا اگر کرنا ہی ہے، تو مندرجہ بالا طریقہ سے ہی یہ حقیقی سرادھ یا تعزیہ داری کرنا کرانا سیکھو اور تمام اشخاص مِلکر اسکو یکجائی ہی منایا کرو۔

۴ بہوت یگیہ دہرم کا بیان

سنسار میں بالکل بے خوف وخطر طریقہ سے اپنے سب سُکھ ہو گئے کیلئے تمام سنسار کے جانداروں سے جگت مئے برہم یعنی برہم ہی جگت روپ اور برہم مئے جگت یعنی جگت ہی برہم روپ ہے یعنی جگت کے روپ میں برہم رما ہوا یا برہم کے روپ میں جگت سمایا ہوا جانکر ہر ایک ذی روح کے ساتھ اہنسا اور اپرگرہ دہرم کے ساتھ محبت سے منصفانہ مناسب برتاؤ کرنا یعنی بلاوجہ اُن سے دشمنی نہ کرنا۔ اذیت نہ دینا۔ اور اُن سے ناجائز آمدنی کی خواہش تک نہ کرنا بلکہ اُنکے جائز دُکھونکے دور کرنے میں اپنے مقدور بھر اُن کو امداد دیکر اُن کی ہمدردی کرنا کرانا۔ یا عام طور سے برہمچاری اور تپسویوں کے کھانے پینے وپہننے کیلئے سامان کا انتظام کرنا کرانا یا اس کیلئے دہن دان دینا۔ اور قحط پڑنے پر سب ضرورتمند بھوکوں کو اناج وکپڑا اور مریضوں کو ادویات کا۔ اور کُتے، بلی، کوّے، چڑیاں، چیونٹی، چوہے وگائے وغیرہ گھر کے آسرے رہنے والے سبھی جیوجنتوں کو کچھ اناج کی امداد دیکر اُنکی ترپتی یعنی سیری کرنا یا سچی ذکوٰۃ سے امداد کرنا بہوت یگیہ۔ ولی ویشو دیو کرم۔ دان یا ذکوٰۃ دینا کہلاتا ہے۔ اور یہ آدہی بہوتک دُکھونکی گوں ٹرک چکتسا ہے یعنی انسان کو دوسرے جانداروں سے ہونیوالی تکلیفونکا انسداد ہے اسلئے اسکا اسی طرح سب کو عمل میں لانا ہر ایک گرہستی وراجہ اور گروکل آسرم کا فرض منصبی ہے۔

۵ اتتھ یگیہ دہرم کا بیان

کسی بھی برہمچاری، تپسوی، سنیاسی یا سچے دہرم اُپدیشک، دلیش بھگت، اشرہنگ، سروانگ مست یا منی اوستھا والے یا اپنے کسی خیرخواہ بزرگ یا راجہ کے اتفاقیہ اپنے گھر پر آئے ہوئے کی عمدہ پاک صاف غذا، پانی، کپڑے وغیرہ کے سامان سے باعزت ومحبت خدمت کرکے اُنکو خوش کرنا اور اُنسے اُنکے بیش بہا ست اُپدیش (پاکیزہ رائے وعظ) سننا اتتھ یگیہ یا مہمان نوازی کہلاتی ہے، اور یہ آدہی دیوک دُکھوں کی گوں ٹرک چکتسا ہے یعنی چیتن دیوتاؤں سے ہونیوالی تکلیفوں کا انسداد ہے اسلئے اسکا عمل کرنا ہر ایک گرہستی، گروکل، آسرم اور راجہ کا فرض منصبی ہے۔

ناظرین! اب آپ اِن سب نتیہ کرموں یعنی فرائض منصبی کو ضرور ٹھیک ٹھیک سمجھ گئے ہونگے اور جس غرض سے یہ دہرم میں شامل کئے گئے تھے یعنی فرائض منصبی قرار دیئے گئے تھے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے، یہ بھی سمجھ ہی گئے ہونگے۔ تو بس آخر میں اِن یگیوں کے ٹھیک اِسی طرح سے کرنے کرانے والے و مذہبی جھگڑے میٹنے والے مہاتماؤں کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر منشی۔ چیت سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

نواں باب چونتیس ۳۴ بیانات تمام شُد

اُدم

ستروویا پکائے نمونہ

اتھ

دسواں باب

سناتن دھرمی اتھمبھوں کی شاخوں کی دیگر پانچ ٹہنیاں

اِن کے سبب - نام - ترکیب اور پھل

پیارے بھائیو! یہ تو آپ جان ہی گئے ہیں، کہ سناتن دھرم شاستروں کا لُب لُباب نکالکر فرائضِ منصبی مُقرر کرنے والے مہرشی کوئی معمولی آدمی تو تھے ہی نہیں، وہ تو تینوں زمانوں کا حال جاننے والے مہاتما تھے، لہٰذا اُنہوں نے مندرجہ ذیل اسباب کو مدِ نظر کر کے دھرم کے حسب ذیل پانچ اُپانگ یعنی شاخوں کی ٹہنیاں اور مقرر کر دی ہیں جنکا کبھی کبھی عمل کرنا ہر ایک گرہستی و گروکل آسرم کا فرضِ منصبی قرار دیدیا ہے! اِسلئے یہ نیمتک کرم یا گیہ ہی کہلاتے ہیں! اور تینوں طرح کے دُکھوں کا مکمل اِنسداد گوں نِرک چکتسا ہیں۔

۱ ورت تپ دھرم یعنی روزہ کا بیان

ناظرین! حقیقت میں یہ تپ مہابرت ہی کا انگ (جُز) ہے جسکو برتی رہنا، فاقہ کرنا، ناغہ کرنا اور روزہ رکھنا بھی کہتے ہیں۔ اور کم و بیش وقت اور کھانے پینے میں فرق ہونیکے باعث یہ تین طرح کا ہوتا ہے جس کو مہرشیوں نے یہ سوچکر، کہ جب ہر ایک مرد عورت روزانہ ایک ہی مُقررہ غذا کھاتے پیتے اُس غذا سے ذرا اُکتا سے جاتے ہیں، تو پھر اُس سے اُنکو ارُچی یعنی نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اُس ارُچی کے بعد سخت قبض ہو جاتا ہے، جس سے آئندہ طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا یہی سب اسباب الامراض دور کرتے رہنے کے لئے اُنہوں نے ارُچی اور قبض پیدا ہونا ہی روکنے کے لئے مُندرجہ ذیل طریق سے کبھی کبھی برت تپ کرنا یعنی روزہ رکھنا فرضِ منصبی لکھ دیا ہے۔ اِس لئے پیٹ و خون کی خرابی سے ہونیوالے امراض کا مکمل اِنسداد یعنی ادھیاتمک دُکھوں کی گوں نِرک چکتسا ہے۔

اوّل - روزانہ کی غذا میں ارُچی پیدا نہ ہونے یعنی رغبت بنی رہنے کے لئے اوّل تو روزانہ

کی غذا ہی ردو بدل کرکے کہانا چاہئے۔ اور پھر بھی سب اشخاص ہفتہ میں کوئی سا ایک دن یا یکشنبہ (روی وار۔ اتوار) کا دن مُقرر کرکے اُس دن ایک وقت اناج کا روزہ یعنی ناغہ کرکے دوسرے وقت اناج بدل کر میٹھی غذا کھایا کریں۔ اگر زیادہ اُرچی ہوگئی ہو، تو صرف پھل یا دودھ ہی کا استعمال کیا کریں۔ اور کئی دن تک برابر ہی سلسلہ جاری رکھیں۔ پھر جب غلہ میں اِن کی روچی یعنی رغبت بڑھ جاوے اور خوب بھوک لگنے لگے، تب غلہ کہایا کریں۔

دویم۔ اور جب قبض ہی ہوگیا ہو یا اُس کے روکنے کے لئے بھی ہر ایک ماہ میں ایک مُقررہ دن سب طرح کی غذا چھوڑ کر بالکل نِرا ہار یعنی قطعی بلا غذا کھائے برتی رہا کریں۔ اِسی کو نرجل یا اَن شن برت کہتے ہیں۔ اگر زیادہ قبض ہوگیا ہو تو اتنے دن برتی رہیں، کہ جب تک قبض رفع نہ ہو جاوے۔ لیکن درمیان میں روزانہ نمکین پانی ضرور پیتے رہنا چاہئے۔ اور جب اناج میں رغبت ہو جاوے، تب پہلے دن پھل کی اور دوسرے دن اناج کی غذا کہانی چاہئے۔

سویم۔ اور زیادہ عرصہ تک مُتواتر برتی رہنے کے برت بھی رکھے ہیں۔ اِس کا باعث یہ ہے، کہ جب مرد عورت میں سے کسی کے جذباتِ شہوانی زیادہ حاوی ہوں اور وہ اِس کو اِس لئے کم کرنا چاہیں، کہ اُن کو کسی وجہ سے وہ بھوگ بھوگنا مِل ہی نہ سکے۔ مثلاً بواہ (نکاح) ہی نہ ہوا ہو، یا جوڑے میں سے کسی ایک کی زیادہ عرصہ کے لئے جُدائی ہو جاوے۔ جیسے روزگار کے لئے دور دراز مُلکوں میں چلا جانا، یا شاہی حُکم سے جیل چلا جانا، یا پرماتما کی مرضی سے کسی ایک کا انتقال ہی ہو جانا، یا ریاضتی (تپسوی) حالت میں ہونا، یا کسی بڑے مرض جیسے نامردی اہل وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا۔ اور اَدھرم یعنی عیاشی اور دوسرا بواہ کرنا منظور نہ ہو، تو اُن کو اِس طاقت یا خواہش کو کم یا بالکل نیست کرنے کے لئے دس دن، پندرہ دن یا ایک ماہ مُتواتر کے، جسمیں کچھ بالکل فاقہ کے، کچھ پھل کہانے کے اور کچھ کم غذا کھانے کے، سب ہی طرح کے برت اپنی اپنی کم و بیش طاقت اور ضرورت کے مطابق جیسے۔ چاندراین برت (تیس دن کے روزہ) وغیرہ کرنا بھی جائز رکھدیئے ہیں۔ اِس سے جسمانی طاقت اور پت یعنی صفرا کی تیزی کم ہوکر خواہش نفسانی بھی کم یا بالکل نیست ہو جاتی ہے۔ اور مَن بھی قابو میں ہو جاتا ہے، جس سے پھر کوئی عیاشی کا بدفعل نہیں بنتا اور جیو آتما کی روحانی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ جو ہر حالت دہرم میں ویسی ہی ضروریات کے لحاظ سے ہر طرح کے کئے جا سکتے ہیں، لیکن یہ صرف مذکورہ بالا حالت کے اشخاص ہی کو کرنا مُفید ہوتے ہیں۔ تاکہ سب کو۔ اِسی وجہ سے گرہستی مرد عورتوں کو ایسے برت یعنی روزہ رکھنا دہرم یعنی شریعت کے خلاف لکھا ہے۔

ناظرین! بس ٹھیک اِسی برت تپ کی مثال کے مطابق دہرم کے دوسرے قاعدوں میں بھی یہ سوچکر، کہ دہرم کے حقیقی سولہ ارکین تو عمر کی آخری حد اور آخری آسرم تک ہی پورے عمل میں

لائے جاسکیں گے۔ اور نتیہ کرموں کے روزانہ کرتے کرتے ہر ایک کو اُن کا کچھ ایسا ربط ہو جاتا ہے، کہ پھر اُن میں کچھ اچھّی رغبت نہیں رہتی۔ اِسلئے اُن میں کچھ ارُچی پیدا ہو کر کہیں زیادہ قبض نہ ہو جائے۔ جس سے پھر کہیں بالکل ہی اِن کا عمل کرنا نہ چھوڑ بیٹھیں۔ تو ایسے اشخاص کو درمیان میں کبھی کبھی اُن میں رغبت بڑھانے کے لئے، نتیہ کرموں کے بدلے میں اُسی طریقہ کے دوسرے نیمتک کرم کرنا ہی مقرر کر دیے ہیں۔ لیکن جن کو پہلے فرائض (دھرموں) سے نفرت نہ ہو، تو اِن کا عمل میں لانا اُن کا فرض نہیں ہے۔ ہاں، اگر وہ اِن کو بھی کریں، تو کوئی حرج ہی نہیں ہے۔ جیسے۔

۲۔ نیمتک یگیہ دھرم یعنی قربانی کا بیان

حقیقت میں یہ دیو یگیہ نتیہ کرم کا تبادلہ ہے اور آدھی دیوک دُکھوں کی گوں ڑک چکتسا ہے۔ لیکن جو برہمچاری۔ گرہستی۔ تپسوی و سنیاسی حالت والے اپنے اپنے ورن اور آسرم کے نتیہ کرموں یعنی یگیوں کو یا جہابرت والے اُن جہابرتوں کو روزانہ خوشی کے ساتھ کرتے رہیں، تو بس اُن کے وہی یگیہ کرنا کافی ہیں۔ پھر اِس نیمتک یگیہ کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن جب گرہستھوں کو اُن یگیوں میں ارُچی ہو یعنی کم رغبت معلوم ہو بس تبھی، ورنہ رغبت میں بلا کمی آئے بھی سال میں کم سے کم دو بار دیوالی اور ہولی کے اوقات میں کوئی جہان یگیہ اس طرح ضرور کیا کریں۔ کہ ہر گاؤں میں ایک یا شہروں میں ہر محلہ دار ایک ایک الگ الگ دھانکے سب باشندے یا امیر اشخاص مل کر چندہ اکٹھا کر کے پورے ایک وید کے منتروں سے چار دِن تک متواتر ایک بڑا یگیہ کیا کریں۔ تو تمام مُلک یا احاطہ بھر میں اکدم ایسے بڑے یگیوں کے ہونے سے پانچوں دیو خوش ہو کر اس کے ثمرہ میں اچھّی بارش کرینگے جس سے دیش بھر غلہ کی زیادتی پیداوار سے مالا مال ہو کر خوب سکھ اُٹھا دیگا۔ اور جہاماری روگ دور ہونگے۔ تب اُن نتیہ یا نیمتک کرموں (روزانہ کے یا کبھی کبھی کے یگیوں) میں سب کی رغبت بھی بڑھیگی اور ایک ہفتہ تک سب کی عمدہ تفریح کا تیوہار بھی ہو جایا کریگا۔ لیکن اِس کا اپنے اپنے گھر علیحدہ علیحدہ چھوٹا چھوٹا کرنا یا سب دیش بھر کا اکدم نہ کرنا بارش نہیں لا سکتا ہے، اِسلئے بے فائدہ ہی ہوگا۔ بس اِسی وجہ سے یہ دو نوں عالمگیر تیوہار مقرر بھی ہیں، جن میں کسی طرح چراغ جلا کر یا لکڑی وغیرہ پھونک کر روشنی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

دوئم۔ اِسی کو اکثر اشخاص بجائے ہون کرنے کے برہم بھوج کرنا (برہمنوں کو دعوت کھلانا) ہی دیو یگیہ کرنا کہتے ہیں۔ وہ بھی بالکل ٹھیک ہے، کیونکہ براہمنوں کا منہ اگنی ہے اور اُس میں ڈالا ہوا سامان (ہوی) وہی دیو یگیہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اتنے زیادہ دیو۔ رشی براہمن جگا یگیہ میں کھلا دینا دیو یگیہ کہلاتا ہے اور اُسی پہلے دیو یگیہ کی مانند پھل دیتا ہے، یگیہ کے لئے ملنے تو بہت مشکل ہیں۔

اور اگر دوسرے اشخاص کو اُس یگیہ میں کھلایا جاویگا، تو وہ بھوت یگیہ ہو جاویگا۔ گو اِس میں بھی کوئی حرج تو ہے نہیں کچھ فائدہ ہی ہوگا، لیکن پھل بہت کم ملے گا۔ یعنی بارش نہیں ہوگی، صرف معمولی دان کا پھل ملے گا، بس یہی حرج ہوگا۔

سوئم۔ اکثر اشخاص اِس یگیہ کے معنی کسی نر۔ چرند یا پرند کو مار کر یا تو ویسے ہی چھوڑ کر، یا آپس میں بانٹ کھا کر، یا ہون میں بلی دیکر جلا کر ایشور یا کسی دیو کی نذر بھینٹ دینا یعنی قربانی کرنا، دیو یگیہ کرنا مانتے و بتلاتے ہیں۔ اور ویدوں یا ویدوں کی مانند دوسرے سناتن دہرم شاستروں کا ثبوت دیدیتے ہیں، جس سے اگیانی (بے عقل) اشخاص ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔

سنو بھائی! سناتن دہرم کے قاعدے کے مطابق اُن کے دیو یگیہ کے یہ معنی لگانا تو حقیقی دیو یگیہ کے بالکل خلاف اور صرف مغالطہ میں ڈالنے والے ہیں، کیونکہ اِس طرح دیو یگیہ کرنے سے دہرم کے کسی رُکن شریعت یا انگ یعنی شاخ یا اُپانگ یعنی ٹہنیوں کی سِدّہی (حصولی) یا مکمل تکمیل اور کسی دیو کی سیری ہی نہیں ہوتی، تو پھر نتیجہ یعنی ثمرہ بھی برخلاف ہی ہوگا۔ اِس لئے یہ اُنکی بالکل بھول اور ناحق پرستی یعنی کفر ہے۔ اور سناتن دہرم شاستروں کا ثبوت دیدینا ناسمجھ اشخاص کے لئے صرف دہوکے کی ٹٹی ہے۔ وہ بھائی پھر اسکے سمجھنے میں ذرا بے لوس خیالات اور عقل و سمجھ سے کام لیں۔ اور آزادانہ بے فکر بیٹھ کر اِس مُول سناتن دہرم شاستر کے اِسی مقالہ کے آٹھویں نویں و اسی دسویں باب کے مطابق اِس بیان پر خوب سوچا کریں۔ لیکن اِسکے کرنے یا نہ کرنے والے دونوں بھائی آپس میں لڑائی جھگڑے ہرگز نہ کیا کریں۔ اور اِس کا مندرجہ بالا پہلے قاعدہ کے مطابق کرنا بھی صرف مالدار و سیاہوکار اشخاص یا راجہ اور کاشتکار و نکا ہی فرض ہوگا، نکہ سب کا۔

۳ دان یگیہ دہرم یعنی ذکوۃ کا بیان

حقیقت میں یہ بھوت یگیہ نیتیہ کرم کا تبادلہ ہے، اور آدہی بھوتک و آدہی دیوک دُکھوں کی گوں ٹرک چکتسا ہے۔ جو برہمچاریوں کو تو کرنا نہیں چاہیئے، کیونکہ وہ خود ہی خیرات کا زر کھا کر پرورش و تعلیم پاوینگے۔ اور گرہست آسرم والے جب یم نیم کے مطابق پاک صاف کمائی کر کے اُسمیں سے اپنے حصّہ کے مطابق گُروکل کے لئے جو دہن خیرات کریں گے، بس اُن کی وہی حقیقی خیرات کرنا کافی ہوگی۔ ہاں اگر کوئی شخص اِس کے علاوہ بھی بے غرضانہ (نِسکام) یا کسی غرض کے لئے (سکام) یا پچھلے جنم کے کئے ہوئے بداعمالوں (پاپ کرموں) کی تکلیفوں کے دُور کرنیکی خواہش والے، یا بعد وفات اپنے دوسرے جنم میں عمدہ بڑے بڑے سُکھ ملنے کی خواہش والے کچھ اور خیرات کیا کریں، تو اِس طرح کیا کریں، کہ اپنے انتقال کے بعد دسواں۔ تیرہویں۔ ماہواری۔ برسی یا سراده کے سامان کی جھوٹی و مشتبہ ملنے کی اُمید کو چھوڑ کر، اپنی

کری ہوئی ذکوٰۃ کا حقیقت میں سچا ثمرہ ملنے کے لئے اپنی زندگی وخوب ہوش میں اور اپنے ہی ہاتھوں سے، اپنے آیندہ کے بہشتی عیش وعشرت ملنے کے لئے رسد پہنچانے کی خواہش سے پرماتما کی نذر کرنیکے لئے صرف دہیں کے مقامی نیک اطوار وحق پرست (ساتوِک وِرتی) آزاد پیشہ (عالم گرہستی) براہمنوں ہی کے مکان (آسرم) پر جاکر اور مرد وعورت کے سوائے بقیہ وہ سب سامان جن کو وہ آیندہ بھوگنا چاہیں۔ خوب محبت وعزت کے ساتھ عاجزانہ اُن کے قدموں میں دہر کر عرض کیا کریں، کہ حضرت یہ میرا خیرات کیا ہوا سامان آپ میری بہبودی کے لئے مَن سے منظور کر لیجئے۔ اور پرماتما سے میرے لئے نیک ثمرہ دینے کی دُعا کیجئے۔ بس حقیقت میں یہی خیرات عمدہ و نیک ثمرہ دیتی ہے۔ اگر اور زیادہ تعداد میں خیرات کرنا چاہیں، تو وہاں کے گروکُل کے لئے شالہ (مکان) کنواں یا باغ بنوا دیا کریں اور قحط پڑنے پر اپنے اپنے گاؤں یا محلے کے سب محتاج بھائیوں کو اناج یا کپڑے خیرات کیا کریں لیکن خیرات لینے والوں کو اپنے مکان پر بُلا کر غرور سے کبھی خیرات نہ دیں۔ ورنہ یہ تموگنی ذکوٰۃ ہو جاویگی۔ جسکے ثمرہ میں عمدہ بہشتی سُکھ ہرگز نہ ملیں گے۔ اور تپسوی لوگ گروکُل کے برہمچاریوں کو عمدہ علم کی خیرات دیا کریں۔ اور سنیاسی اپنے گیان کے تجربوں کی خیرات راجہ و پرجا کو دیکر دیش کی بہبودی کیا کریں۔ اور راجہ مہا وِدّیا سبھا۔ (کونسل) صرف راجہ اور اُس کے احاطہ کی رعایا کی عمدہ بہبودی سوچکر دونوں کا آپس میں محبت سے میل ملائے رکھنے کے لئے حقیقی اور مُفتی عدل سے آپس کے لڑائی جھگڑے کے تصفیہ چکانے، اور راجہ کے لئے رعایا سے مناسب مالگذاری لینے کا انتظام کیا کریں۔ بس یہی اُنکی بڑی ذکوٰۃ ہے۔ اور راجہ اپنے دوسرے جنم میں بہشتی سُکھ ملنے کے لئے اوّل تو رعایا سے مناسب اور کم مالیانہ (کر) لینے کا، پھر رعایا کے نیک اعمالی ہونے اور رعایا کیساتھ اپنے مُلازمان کے بیوہار دیکھتے رہنے کا، اور رعایا کی رُوح گروکلوں کی، اور قحط پڑ جانے پر سب غریب پرجا کی پرورش و اپاہجوں کے گذارے کے انتظام میں اگر ضرورت ہوا کرے، تو زرو مال سے امداد کیا کرے۔ بس یہی اُسکی بڑی خیرات کافی ہوگی، اِس کے خلاف اور خیرات کچھ نہیں۔ اور ہر ایک شخص کے کچھ نہ کچھ مُلک کو بہکا کر ہر وقت خیرات ہی خیرات چلاتے اور مانگتے پھرتے رہنے کے خراب رواج کو کوشش کے ساتھ چھوڑ دینا و چھڑا دینا چاہئے۔ اِس سے مُلک کا نقصان و تنزلی ہی ہوتی ہے۔ اور فائدہ و ترقی کچھ نہیں۔ کیونکہ ایسی سب ذکوٰۃ تموگنی خیرات ہوتی ہیں، جنکا ثمرہ دینے اور لینے والے دونوں کو دوزخ (نرک) یعنی دُکھ ہی ملتا ہے۔

۱۲ دیو آرادھن دھرم کا بیان

دراصل یہ پِتر یگیہ وسواد تہیا ئے دھرم کا تبادلہ ہے اور آدھی دیوِک دُکھوں کا مکمل انسداد ہے۔

جب کبھی خلقت کو دہرم کے کام کرتے رہنے میں بہی دُکھ اُٹھانے پر (جو دراصل اُن کے پچھلے بداعمال ہی سے ہوتے ہیں) اُن میں کوئی شک یا نفرت پیدا ہوجایا کرے، تو مَن کی درُستی کر کے اُن میں پھر سے دِلی رغبت بڑھانے کے لئے مہرشیوں نے پہلے ہی سے ورت تپ کی مانند دیوارا دہن یعنی اطاعت شیخ یا رسول کو فرض منصبی قرار دیدیا ہے۔ لیکن کچھ زمانہ گذرا، اُس وقت سنسار کی غور و خوض کرنے کی طاقت کمزور ہوجانے کے باعث پترگیہ کی مانند ہی اِس کا بہی حقیقی مطلب ٹھیک ٹھیک نہ سمجھکر سنسار کی رفتار دوسری لہریں بہنے لگی تہی جس کی وجہ سے حقیقی دیوارادہن کی بجائے مورتی پوجا یعنی بُت پرستی کا زمانہ ہوگیا تہا۔ پھر اُس بُت پرستی کو حق پرستی یعنی مورتی پوجا ہی کو برہم کی بھگتی (خُدا کی عبادت) سمجھ سمجھا کر، اُن کے پُجاری یعنی پنڈا و مُجاور لوگوں نے عجب طرح کی مذہبی کتابیں پُران شاشتر لکھ دئے تہے۔ پھر اُن کو سُنا کر اور اُن دیوتاؤں کی نذر بھینٹ دینیا لیکر مندروں میں دہن چڑھوانے لگے تھے۔ اور اِس کے خلاف جو دوسرے مذاہب رائج ہوئے۔ تو اُنہوں نے اِسے قطعی ناجائز بتلا کر اِسکو بالکل جڑ ہی سے مِٹنا چاہا۔ تب یہ اندہا دُھند اعتقاد بہی تو نیست ہونے لگا اور حقیقی گیان پیدا نہیں ہوپایا، تو اُس کا یہ نتیجہ نکلا، کہ خلقت میں اکدم بالکل نِکما بہاؤ یعنی ناحق پرستی کا خیال (کُفر) آنے لگا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ اوّل تو عُمدہ رواج کو خراب طریق سے کام میں لاکر اُس رواج کو بگاڑ دیا گیا۔ اور دوسروں نے بہی اِس کا حقیقی مطلب نہ سمجھکر اِس کو جڑ سے ہی مٹا دینا چاہا، جس سے ناحق پرستی کے خیالات بڑھنے لگے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ اِن دونوں طریقوں میں سے کسی سے بہی حقیقی فائدہ نہیں مِلا۔ اور وہ فائدہ جب ہوسکتا تھا، کہ جب وہ دیوارادہن کا حقیقی مطلب سمجھ لیتے۔ اِس لئے اِس دیوارادہن دہرم کا مطلب مکمل طور پر سمجھنے کے لئے آپ نیز دل سے صبر و استقلال کے ساتھ منطق کے ذریعہ غور سے سمجھکر اِس تتو پنشد و اصول درشن کو کئی بار پڑہیئے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر اور موجودہ زمانہ کی رفتار کو بہی دیکھ کر، پھر حقیقی وبے لوس عدل سے جو فیصلہ آپ اپنے من میں کرلیں، بس پھر موج سے اُسی پر چلیں، اور سُکھی ہوگیں۔ لہٰذا اِس کا حقیقی منشا جاننے کے لئے پیشتر آپ کو چھ باتیں جاننا اور سمجھنا بڑی ضروری ہیں، اِس لئے اِن کو مندرجہ ذیل چھ فصلوں میں تقسیم کر کے بتلایا جاویگا۔ تاکہ آپ خوب اچھی طرح سمجھ سکیں۔

فصل اوّل ۔ دیوآرادہن کے حقیقی معنی کیا ہیں۔

فصل دوئم ۔ دیو۔ دیوآدہی پتی (دیوؤنکے سردار) چیتنیہ دیو (شیخ) اوتار (پیغمبر یا رسول) دہبادیو۔
سنسار میں کون کون ہیں؟ کتنے ہیں اور کہاں رہتے ہیں

فصل سوئم ۔ اِن دیوؤں۔ دیوآدہی پتیوں (دیوؤں کے سرداروں) چیتنیہ دیوؤں (شیخوں) اوتاروں (پیغمبروں یا رسولوں) اور مہادیوؤں کی ارادہنا کس طرح کری جاسکتی ہے۔

فصل چہارم ۔ دیو آرادہن کس جگہ کرنا بہتر ہوگا۔
فصل پنجم ۔ اِن سب دیو وغیرہ کی آرادہنا کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوگا۔
فصل ششم ۔ اِن سب دیو وغیرہ کی آرادہنا نہ کرنے سے ضرر ہی کیا ہوگا۔

فصل اوّل

دیو آرادہن کے حقیقی معنی کیا ہیں

یہ جُملہ دیو اور آرادہن دو کلمات سے مِل کر بنا ہے، لہٰذا اِس کے دو ہی معنی ہی ہوتے ہیں یعنی دیو کہتے ہیں از صد دِوّیہ گُن یعنی بہترین اوصاف رکھنے والے اور دوسروں کو دینے والے کو۔ اور آرادہن کہتے ہیں اُن کی تعریف یعنی اوصاف بیان کرنے اور اُن کے احکام کی پابندی کرنے کو۔ یا اپنی کوئی ایسی مرغوب شے اور اِس طرح اُن کی نذر بھینٹ کرنے کو، کہ جو اُس دیو کے خواص کے موافق ہو یعنی وہ شے اُن کو پسند ہی ہو اور وہ اُس کو منظور ہی کر سکیں۔ تو وہ شے اپنی طرف سے اُن کی نذر دیگر اُن کے اُس دِوّیہ گُن کو، کہ جس کو وہ ہم کو دے رہے ہیں، اور زیادہ مقدار میں عُمدہ مُفید بنانا اور اُن سے مانگنا آرادہنا، اُپاسنا یا عبادت و پرستش کرنا کہلاتی ہے۔

فصل دوم

دیو وغیرہ سنسار میں کون کون ہیں، کتنے ہیں اور کہاں رہتے ہیں

۱۔ دیووں کو سُنیئے۔ کہ ہم کو سنسار کے جتنے سامان بنے ہوتے دکھائی دیتے ہیں، تو اُن سبھی میں اُن دیووں کی تلاش کرنے پر جب ہم اُن کے خواص کی آخری حد تک پہنچنے کے لئے نیچے سے چلتے چلتے اوپر ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں، کہ جن اوصاف سے یہ سرِشٹی یعنی خلقت ہی بنتی ہے، تو سنسار کی سب بنی ہوئی اشیاء یعنی دُنیا کے پھیلاؤ کی شکلوں کا لُب لُباب (سار) مِل جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو! کہ اوّل مقالہ کے اُصول آغازِ دُنیا کے مُطابق ہم اُنہیں اوصاف میں پہنچ جاتے ہیں، کہ جن سے یہ سرِشٹی بنتی یعنی پھیلتی ہے۔ اور اُن میں از حد دِوّیہ گُن اور اُن کا دینا ہی ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم اور تمام دُنیا اُنہیں اوصاف سے تو بنتے ہیں اور پرورش بھی روزانہ اُنہیں سے پاتے ہیں۔ تو بس طے ہو گیا، کہ اِس پیدائشی ترکیب کا سلسلہ چلانیوالے سب نراکار و ساکار تتو ہی دیو یا دیوتا کہلاتے ہیں اور کچھ نہیں۔ کیونکہ اگر ہم اُن سے نیچے کے ساکار پدارتھوں یعنی مجسم صورتوں میں سے کسی کو دیوتا مان بھی لیں، تو اُن میں اِن اوصاف کی آخری حد نہ ہونے کے باعث وہ اِس زُمرہ میں آتے ہی نہیں۔ اب آپ اِس بیان کو خوب غور و خوض کے ساتھ پھر سوچ سمجھ لیں، کیونکہ یہی تو یوگ کریا سے سانکھیہ کے میل مِلانے کی بھید پوشیدہ

و پیچیدہ ترکیب اتھروید کے علم سے اُن کی آخری حد راز نہانی جاننے کا نتیجہ ہے جس کو سوائے یوگی مہاتماؤں کے دوسرے جانے گے تو کیا! اِن کو سمجھ بھی مشکل سے ہی سکیں گے۔

اب اوّل تو یہ بات ہے، کہ وہ دیو وغیرہ کون کون ہیں؟ کتنے ہیں؟ اور کہاں رہتے ہیں؟ تو اِس درشن کا پہلا مقالہ جو اِس علم کی آخری حد ہے، اُس کے دوسرے باب سے پانچویں باب تک کے بیس اعلیٰ درجہ کے نِراکار دیو، اور ساتویں باب میں تبلائے پانچ دوم درجہ کے درمیانی دیو، اور آٹھویں باب میں تبلائے آٹھ سوئم درجہ یعنی ادنیٰ حیثیت کے دیو ہیں، جنکے نام رُوپ وگُن۔ کرم سُبھاؤ آپ وہاں دیکھ ہی چکے ہیں، بس وہی سب دیو مِل کر شمار میں تینتیس ہیں۔ اور پہلے باب میں تبلایا ہوا برہم اِن سب کا خالق مطلق مہادیو ہے، اور وہ صرف ایک ہی ہے۔

جن میں سے جیو آتما۔ پردہان۔ مہت تتو۔ اہنکار۔ مَن۔ پانچ تنماترا۔ اور آکاش یہ گیارہ دیو اور ایک برہم مہادیو انترکش لوک میں رہتے ہیں۔ اور وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی چار مہابھوت (عناصر) اور سوریہ۔ چندر۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر اور شنیچر سات دسو (سیارے) یہ گیارہ دیو دیئو لوک میں رہتے ہیں۔ اور پانچ گیان اِندریاں۔ پانچ کرم اِندریاں اور ایک پرتھوی دسو یہ گیارہ دیو پرتھوی لوک میں رہتے ہیں۔ اِن میں سے مَن دیو تینوں لوکوں میں دورہ کرتا رہتا ہے، لیکن خاص طور پر اپنی دسوں اِندریوں کے ساتھ پرتھوی لوک پر ہی رہتا ہے۔

۲　اِن کے ادہی پتی دیووں کو سُنیئے۔ ادہی پتی کے معنی ہی سردار کے ہیں۔ تب پرتھوی پر رہنے والے دیووں کا سردار مَن گیان اِندری ہے، کیونکہ یہ دسوں بغیر اپنے سردار مَن کے حکم کے کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ اور دیئو لوک میں رہنے والے دیوونکا ادہی پتی سوریہ ہے، کیونکہ بغیر سوریہ کے پرکاش (اُجالے) کے وہ دسوں سُست اور بیکار ہیں۔ اور انترکش لوک میں رہنے والے دیووں کا سردار جیو آتما ہے، کیونکہ بغیر اِس کی خواہش کے سرشٹی کریا یعنی پیدائش دُنیا ہی آگے کو نہیں چلتی۔ تب وہ دسوں سُست اور بیکار ہی تو ہیں۔

۳　چیتنیہ دیووں کو سُنیئے۔ سنسار میں تمام یونیوں کا سردار اِنسان کا جسم چیتنیہ دیو ہے۔ کیونکہ پہلے مقالہ کے چھٹے باب میں تبلائے بیس تتوں کا نورانی جسم (سوکشم شریر) و ساتویں باب میں تبلائے پانچ عناصروں (مہابھوتوں) کا مادی جسم (جڑ شریر) و گیارہویں باب میں تبلائے پانچوں طاقتوں، خزانوں (کوشوں) کا مالک، اور تیرہویں باب میں تبلائی یونیوں میں سب سے بڑی پانچویں یونی (قالب) میں انسان ہی کا جسم ہوتا ہے۔ اِس لئے سنسار کی سب یونیوں کے جسم والوں میں اِنسان کا جسم چیتنیہ دیو اور سردار یعنی اشرفُ المخلوقات ہے۔ پھر انسانی قالبوں میں خصائل یعنی قومی تقسیم (ورن وبہاگ) کے لحاظ سے وِد وان، گیانی، ستوگنی وِرتی

والا برہمن (شیخ) ہی سب سے اعلیٰ اور بہترین چیتن دیو ہے۔ یعنی تمام سنسار کی سب یونیوں کا دیوتا تو ہر ایک اِنسان ہے، لیکن اِنسانوں کا سردار چیتن دیو مذکورہ بالا خصائل کا شخص یعنی وِدّوان وگیانی اور ستوگنی خواص کا برہمن (شیخ) ہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس کے دوسرے دو یہ گن بھی تو ثابت ہو گئے، کہ وِدّوان ہی تو ہوت تتو یعنی عقل کی زیادتی کے باعث سب طاقتوں کے خزانہ (گیان کے بھنڈار) ہیں۔ اِس لئے اُن میں اِس دُنیا (لوک) کے سُکھ کے طرزِ عمل اور دینی (پرلوک) دیگر جنم کی نجات یا نیکے طرزِ عمل کے سبھی گُن بھرے ہوتے ہیں اور سب سنسار کو اِسکی بھلائی کے لئے تبلاتے بھی تو رہتے ہیں۔

۴۔ اوتار دیکھو سُنیئے۔ اِس معاملہ کا پورا بیان حسب موقع اگلی تیسری فصل کے پچھلے بیان میں تحریر کیا جاویگا، وہاں آپ پڑھیں گے ہی۔

۵۔ مہادیو کو سُنیئے۔ اِس کا بیان پہلے مقالہ کے پہلے باب میں مُکمل لکھا جا چکا ہے، وہاں پڑھا ہی ہوگا۔ تو بھی برہم سب وجود باطنی وظاہری (نِراکار جگت اور ساکار جگت) اور اِن کے دیو وغیرہ کی پیدائش وفنا کا خاص باعث ہے، کیونکہ بغیر اِسکی منشا کے یہ سب ہی بیکار ہیں۔ اِس لئے یہی برہم سب دیوونکا دیو مہا دیو (اللہ اکبر) کہلاتا ہے۔

نتیجہ ۔ لہٰذا اِس وعظ (اپدیش) کا یہ نتیجہ نکلا، کہ جڑ وسوؤں (سیّاروں) اور مہا بھوتوں یعنی عناصروں میں برتر اِن کا سردار سوریہ بھگوان دیولوک میں۔ اور حواس باطنی وظاہری (پانچ گیان و پانچ کرم دسوں اِندریوں) کا سردار من پرتھوی لوک میں۔ اور سب وجود باطنی (نِراکار تتوں) کا سردار جیو آتما یعنی رُوح اور برہم مہا دیو انترکش لوک میں لازمی طور پر قابلِ احترام و پرستش کے ہیں۔ اور چیتن دیوؤں میں ساکار روپ وِدّوان، ستوگنی وگیانی مہاتما یعنی مجسّم عالم و رازِ نہانی کے واقف کار حق پرست وحق شناس اشخاص سب تتوں اور وسوؤں میں برتر۔ اور برہم مہا دیو یعنی اللہ اکبر نِراکار یعنی غیر عناصری جسم والے، جن کا پرتھوی لوک یعنی تمام روئے زمین، دیولوک (خلا میں لٹکنے والے تمام سیّاروں) اور انترکش لوک (خلا) تینوں لوکوں پر اختیار ہے، بس یہی دونوں سب جگہ قابلِ احترام و لائق پرستش ہیں۔

فصل سوم

دیو وغیرہ کی آرادھنا یعنی پرستش کا طریق

ناظرین! چونکہ یہ دیو وغیرہ اپنے اپنے مختلف گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی خصائل کے لحاظ سے سات طرح کے ہوتے ہیں، جس سے اِن کی پرستش بھی مختلف طریق سے ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ بیان

مندرجہ ذیل سات طریقوں میں علیحدہ علیحدہ ہی سمجھایا جاویگا۔ آپ لوگ خوب غور کے ساتھ سمجھیں جس سے پھر برخلاف پرستش (امداد دینا) نہ ہو جاوے۔

۱۔ پرتھوی دیو کی پرستش کا طریقہ اور اُس کا ثمرہ

جس پرتھوی پر تم رہتے ہو اُس کی پرستش اِس طرح کرنی مناسب ہے، کہ جہاں تم رہو وہاں اُس کو جھاڑ پونچھ کر خوب صاف رکھو۔ اور جہاں نہ رہو، وہاں اُس کے نباتاتی اشیاء پیدا کرنے کے خواص میں امداد کرتے رہو۔ یعنی کھود۔ جوت۔ کھاد۔ پانی سے ملایم کر کے بیج بونا سینچنا وغیرہ کرتے رہو۔ بس یہی فعل کرتے رہنا اِس کے خواص کے مطابق اِسکی عمدہ پرستش ہے۔ جسکے ثمرہ میں یہ تم کو بہت زیادہ اناج۔ قند۔ مول پھل وغیرہ استعمال کے لئے دیگی۔ اور گھر کی جگہ صاف رکھنے سے صحت اچھی رہیگی۔ بس اِس کی اِسی حقیقی پرستش کا یہی عمدہ ثمرہ بھی ہے۔ اور بقیہ وسوؤں (ستیاروں) پر وہ اشخاص ایسا ہی کریں یا کرتے ہوں گے، کہ جو اُن پر رہتے ہیں۔ ہاں اُن کی یتر یگیہ یعنی یادگار کے لئے انہیں کے نام سے دِنوں کے جو نام مقرر کر رکھے ہیں، بس ہم کو یہی یادگار کرتے رہنا اُن کی عزت افزائی و پرستش کے لئے ممکن اور کافی ہے۔ اور اُن کی زیادہ پرستش یعنی تعظیم و تکریم جاننے کیلئے علم جوتش کی کتابوں سے امداد لیں۔

۲۔ سوریہ دیو کی پرستش کا طریقہ اور اُس کا ثمرہ

اِن سوریہ بھگوان دیووں کے سردار کے خواص کے موافق پرستش کے لئے اُن کی قوت دینے کے خواص میں امداد کرنے کے لئے روزانہ اور کبھی کبھی کے دیو یگیہ یعنی ہون و قربانی کے ذریعہ اُنہی مرغوب و عمدہ خوشبودار اور مقوی اشیاء کو اُن کی نذر بھینٹ دینا، اور روزانہ صبح و شام سندھیا کے وقت اِن کے طلوع یا غروب ہوتے ہوئے اپنے بالائی نصف جسم کو برہنا کر کے مسرت کے ساتھ درشن کرنا۔ اور اپنے مکانات ایسے بنانا، کہ جنمیں تتوں کے مجموعہ دھوپ اور ہوا کا ہر وقت اندر باہر اچھی طرح سے قیام رہنے یا آتے جاتے رہنے کا عمدہ انتظام ہو۔ بس یہی اِنکی حقیقی پرستش یعنی تعظیم و تکریم ہے جسکے ثمرہ میں تم کو اِنسے عمدہ اور ٹھیک وقت کی بارش کے ذریعہ زر و مال ملنے اور عمدہ صحت و نردگی جسم رہنے، اور پانچوں تتوں کے ذریعہ سے ہونے والے آدھی دیوک دُکھوں کے نہ ہونے کا سب کچھ عمدہ ثمرہ ملے گا۔

۳۔ مَن دیو کی پرستش کا طریقہ اور اُس کا ثمرہ

اِس مَن سردار دیو کی نذر بھینٹ کے لئے روزانہ کچھ وقت ویدوں یا اُن کے مطابق سناتن دھرم شاستروں کے پڑھنے و ست سنگ اور پرانایام میں لگایا کرو۔ بس یہی اِس کی حقیقی پرستش ہے۔ اِس سے یہ خراب اعمال کی طرف کو جانا رُک جائیگا۔ اور تم کو پاکیزہ عقل بنا نیکا

ثمرہ ملیگا۔ اور اُس کی خواہشات کو پوری کرنے کے چکر کو من کی پرستش ماننا ہمیشہ ہر حالت میں غلط فہمی ہے۔ ایسا کرنے سے یہ بداعمالی ہو کر تم کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیگا اور پھر پیچھے خود ہی پچھتاوا دیگا۔ اِس لئے اِس کی ایسی پرستش کرنا اُلٹی دشمنی کرنا ہی ہوگی۔

۵ جیو آتما دیوکی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

اِس جیو آتما سردار دیوکی پرستش کے لئے پچیس تتوں و پانچوں کوشوں کے بنے ہوئے اور پانچوں یونیوں میں بہتر اِنسانی جسم کو۔ قوموں میں بہتر وِدوان براہمن یا شیخ کے ست سنگ سے حقیقی علم پڑھاؤ اور اِس کے پیٹ بھرنے کو اناج پہننے کو کپڑے وغیرہ نذر میں دو۔ بس یہی اِس کی حقیقی پرستش ہے۔ اِس کے ثمرہ میں ملک سے بے علمی دور ہوگی۔ سب پاپی (بداعمال) نیست ہونگے اور پھر سب کام دہرم نکت (شریعت کے مطابق) ہوں گے۔ جس سے سبھی خلقت عمدہ سُکھ اُٹھادیگی۔ بس پھر یہی ست یُگ یعنی عمدہ سوراجیہ ہوگا۔

۶ چیتن دیوکی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

چیتن دیوں میں وِدوان۔ گیانی۔ ستوگنی۔ براہمن یہ شیخ۔ رِشی مہاتماؤں کی پرستش کے لئے بڑی عزت کے ساتھ سرد ہا بھگتی سے عمدہ عُمدہ اناج۔ کپڑے وغیرہ سامان اُن کی نذر بھینٹ کرو اور اُن کے سب حقیقی وعظوں کی پابندی اور سب نیک اعمال کیا کرو، بس یہی اُن کی حقیقی پرستش یعنی تعظیم و تکریم ہے۔ اِس کے ثمرہ میں وہ تم کو پوشیدہ سے پوشیدہ رازِ نہانی کے علم کا بھید بتلا کر اِس لوک میں مکمل سُکھ اور پرلوک میں سب سے اعلیٰ درجہ نجات تک ملنے کے لائق بنا دیں گے۔

۷ اوتاروں و پیغمبروں کی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

جب جب سنسار میں ادہرم یعنی تموگن (بداعمالی و بے علمی) کی بہت زیادتی اور دہرم یعنی ستوگن (نیک اعمالی و حقیقی علم) کی بہت کمی ہو جایا کرتی ہے۔ اور بڑے بڑے ظالم طاقتور چھوٹے چھوٹے نیک خصائل کمزوروں کو ناحق دباتے و ستاتے رہتے ہیں۔ جس سے سنسار دُکھوں کا گھر ہو جاتا ہے، تب دہرم کی مریاوا یعنی راہِ راست پھر سے درست کرنے اور ادہرمیوں یعنی ظالموں کا تدارک کرنے کے لئے کہ جس سے ملک سُکھی ہو، تو اُس وشوکر ما پرماتما کی انتہائی رحمت سے زیادہ قدرت رکھنے والی نجاتی رُوح جو جنم سے ہی سمادہی سِدھ (ہر طرح کی طاقت) رکھنے والے و عجب طرح کے خصائل اور روپ رنگ والے یا آکاش کے رنگ کے جو اشخاص پیدا ہوتے ہیں، اور وہ ظلم کو مٹانے اور راہِ راست کے قائم کرنے کے لئے آپ خود سناتن دہرم کے مطابق چل کر سنسار کو دکھلایا کرتے ہیں۔ پھر اُس دہرم کی پابندی نہ کرنے والوں کا تدارک

کرکے اُن کو قتل تک کر ڈالتے ہیں۔ اور خود ہمیشہ فتحیاب ہی رہتے ہیں۔ اِن مہاتماؤں کو وشنو روپ اوتار بھگوان۔ ایشور۔ نر روپ ہری یا پیغمبر کہتے ہیں۔ لہٰذا وہ چیتن دیووں میں بھی اعلیٰ اور سب جگت کے لئے خاص طور پر احترام کے لائق یعنی قابل پرستش ہوتے ہیں۔ اس لئے اِن کے سمجھائے نیک اُصولوں پر عمل کرنا ہی اُن کی بہترین پرستش ہے اور کچھ نہیں۔ اگر اُن کے پرلوک لوٹ جانیکے بعد کوئی اُن کی تصویر (مورتی) بناکر پرستش کراتا اور اُن کے نام سے دھن مانگتا یا جو کوئی دیتا ہے، اور اِس ذکوٰۃ سے بداعمالوں کا ثمرہ نیست ہو جانا بتلاتے یا مانتے ہیں، لیکن یمراج یعنی ربُ العدل صرف نیک و بداعمال ہی کا ثمرہ دیتے ہیں، اِس لئے وہ دونوں دینے ولینے والے بڑے بھاری مجرم رشوت کی جرم کے مرتکب ہوکر یمراج کے یہاں سے سزا پاتے ہیں۔ کیونکہ رشوت لے دیکر ظلم کے کاموں میں مددگار اور نیک اعمال کی پابندی میں رکاوٹ ڈالنے والے ہوتے ہیں اور اوتاروں کی بےعزتی کراتے ہیں۔

۷۔ مہادیو کی پرستش کا طریقہ اور اُس کا ثمرہ

وِدّوان۔ گیانی۔ ستوگنی مہاتماؤں کے تبلائے نیک اُصولوں پر عمل کرو اور جس طرح اُن مہاتماؤں نے اُس مہادیو کو جانا ہے، جب وہ اپنے گیان کا تجربہ تم کو تبلادیں، بس جس طرح وہ تبلادیں اُسی طرح تم عمل کرو، تو تم کو بھی وہ مہادیو مل جاویگا۔ بس مہادیو کی بھی یہی سب سے اعلیٰ پرستش کا طریقہ ہے۔ اِس کے ثمرہ میں درجۂ نجات یعنی ہمیشہ کو پیدائش و موت کے آواگون کے چکر کے دُکھوں سے چھوٹ جانا یہ سب سے اعلیٰ ثمرہ تم کو ملیگا۔

فصل چہارم

دیو آرادھن کس مقام پر کرنا بہتر ہوگا

اوّل تو اِس مطلب کے لئے کسی مقررہ جگہ کی ضرورت ہی نہیں، اِس کے لئے اپنا دِل اور عقل جو ہر مقام پر اور ہر وقت اپنے ساتھ موجود رہتے ہیں بہت بہتر ہیں لیکن جب اپنے میں وہ مادّہ ہی نہ ہو اور کچھ روپیہ خرچ کرنے کو موجود ہو، تو جہاں اُن کی آرادھنا کرنے کی ترکیب تم کو تبلائی جاتی ہے، بس وہی مقام بہتر ہوگا۔

سنو بھائی! اِس کے لئے ایک ہزار مردم شماری کے ہر گاؤں یا ہر محلّے کے درمیان میں جہاں کے مکانات کی اونچائی سے پانچ گز اونچا ایک ایسا گول اور لمبا مضبوط گنبد بنادیں، کہ جسکے بیچ میں ہوتی ہوئی ایک آہنی سلاخ زمین کی گہرائی میں پانی تک چلی جاوئے۔ اور اُس کے اوپر ایک لوہے کا ترسول لگادیں۔ اور اُس کو ہمیشہ پانی سے نم رکھنے کے لئے گنبد کے چاروں طرف

ایک جلہیری (پانی بھرے رہنے کی کنڈی) بنادیں۔ اور اُس میں روزانہ پانی ڈال دیا کریں۔ اور گنبد کے چاروں طرف بیٹھ بیٹھ گرمچھن چھوڑکر عمدہ کھلے برآمدے بنائے جاویں۔ اور اُس کے بیرونی احاطہ کے صدر دروازے دو طرفہ ہوں۔ اور وہاں وید مقدس و پہلے باب میں تبلائے ویدوں کے مطابق سب سناتن دہرم شاستروں اور مندرجہ ذیل گذشتہ و موجودہ بڑے بڑے منی رایوں۔ اوتاروں۔ یوگی راجوں پیغمبروں۔ عادل بادشاہوں۔ حق پرست بہادروں نیک چلن اور ستی عورتوں۔ عالم مصنفوں۔ ایشور بادلش بھگتوں وغیرہ کے جیسے۔ سری نارد جی منی۔ سری کپل جی منی۔ سری بھرگو جی منی۔ سری بسشٹ جی منی۔ سری بالمیک جی منی۔ سری وشوامتر جی منی۔ سری اسٹاوکر جی منی۔ سری دتاتریہ جی منی۔ سری وید ویاس جی منی۔ سری گوتم بدھ جی منی۔ سری شنکر آچاریہ جی منی۔ سری رامانج آچاریہ جی منی۔ سری شب شنکر جی بھگوان۔ سری رامچندر جی بھگوان۔ سری کرشن چندر جی بھگوان۔ سری یوگی راج ہنومان جی بجرآنگی۔ سری حضرت موسیٰ علیہ السلام جی۔ سری حضرت عیسیٰ یسوع مسیح جی۔ سری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جی۔ سری گرو نانک دیو جی۔ سری گرو گوبند سنگھ جی سری سوامی دیانند جی سرسوتی۔ سری راجہ ہرشچندر جی۔ سری راجہ موردہج جی۔ سری راجہ دہرم یدہشٹر جی۔ سری راجہ دیروکرمادتیہ جی۔ سری حاتم طائی جی۔ سری راجہ بھوج جی۔ سری بھرتری ہری جی۔ سری حضرت علی شیر خدا جی۔ سری حضرت امام حسن علیہ السلام جی سری امام حسین علیہ السلام جی۔ سری اکبر جی۔ سری جہانگیر جی۔ سری نوشیروان جی۔ سری شواجی۔ سری سیتا دیوی جی۔ سری دروپدی دیوی جی۔ سری مندالسا دیوی جی۔ سری وکٹوریا مہارانی جی۔ سری سور داس جی۔ سری گوسوامی تلسی داس جی۔ سری کالی داس جی۔ سری کبیر داس جی۔ سری شیخ سعدی جی۔ سری دہرو بھگت جی۔ سری پرہلاد بھگت جی۔ سری بال گنگادہر جی لوکمانیہ تلک سری سی۔ آر۔ داس جی۔ سری سوامی شردہانند جی۔ سری لالہ لاجپت رائے جی۔ سری حکیم اجمل خاں جی۔ سری پنڈت موتی لال جی نہرو۔ سری بٹھل بھائی جی۔ سری مہاتما گاندہی جی سری بلبھ بھائی جی پٹیل۔ سری پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ سری ڈاکٹر انصاری جی۔ سری خان عبد الغفار خاں جی وغیرہ کی سوانح عمریاں رکھی جاویں۔ اور سری پنڈت بھوانی پرشاد جی ساکن بجنور کی لکھی ہوئی پرب پدتی منگا کر رکھیں۔ اور ایک دو اخبار بھی منگائے جایا کریں۔ اور جب کوئی چاہے وہاں جاکر اس کتب خانہ سے کتاب لے کر پڑھا کریں۔ وہ سب پنچایتی کام وہیں ہوا کریں۔ اور سب سنیاسی مہاتما وہیں ٹھیرا کریں۔ اور وہاں ہفتہ وار ہر ایک اتوار کے دن تو برتی رہ کر دن کے ۱ بجے سے چار بجے تک اور کسی دیو کے پیدائشی دن کھانا کھانے کے بعد دو بجے سے آٹھ بجے تک یہ کام

ہوا کرے۔ کہ پیشتر چوتہائی گھنٹہ تک صرف ایک دہونسہ آدمیوں کو اکٹھا ہونے کے لئے بجایا جایا کرے۔ تب سبھی مرد عورت فوراً ایک ہی وقت میں اکٹھے ہوجایا کریں۔ لیکن پھر کسی طرح کا باجا کتھا کے شروع یا درمیان یا آخر میں نہ بجایا جایا کرے۔ اور کوئی بھی شہری اعلان (نگر کیرتن) سوائے اعلان کی گھنٹی کے باجہ کے ساتھ نہ ہوا کریں، کیونکہ دیوارادہن میں یہ تصور (دھیان) کے خلاف ہے۔ پھر آپس میں میل ملاپ کرکے اپنا کوئی پنچائتی کام یا اُسی دِن کے دیوتا کی سوانح عمری یا سری تتوپنشد و اصول درشن یا دیگر کسی سناتن دہرم شاستر کا کوئی ضروری بیان سُنا سُنایا جایا کرے۔ اور اسی لئے انہیں دنوں کی چھٹی منائی جایا کرے۔ جس کے ثمرہ سے ہر ایک مرد عورت کے مَن کی غلاظت و نیک اصولوں کے عمل نہ کرنے کی بے رغبتی دور ہوتی رہے گی۔ اور تمام گاؤں یا محلہ کے ساکن یا وہاں بیٹھنے و ٹھہرنے والے سبھی اشخاص آکاش کی بجلی گرنے سے ہمیشہ آزاد رہا کرینگے۔ اور دیوتاؤں کی سوانح عمری سُن کر اُن کا آرادہن یعنی عزت افزائی اور تریگیہ (سرادہ میلاد) اچھی طرح کیا کریں گے۔

میری رائے میں ایسے ہی مندروں کا رواج اسی مطلب کے لئے پیشتر ہی سے مقرر ہوگا، کہ جس کو اُس کے خدمت گاروں نے پنڈا یا مُجاور بن کر اُن میں دیوتاؤں یا اوتاروں کی مورتی پوجا (بُت پرستی) کراکے اور اُن کی ہی کتھا سُنا کر پھر نذر بھینٹ چڑھوانا جاری کرکے حقیقی مطلب کو کھو دیا ہوگا۔ پس یہی مقام سب قوموں (ورنوں) کے دیوارادہن کے لئے یکجائی وہاں کا وہی بہتر ہوگا۔ اس مطلب کیلئے کہیں دور دیش میں جانا یا علیحدہ علیحدہ مندر مسجد یا گرجا بنوانا ہی بیکار ہوگا۔ ہاں! وہاں ٹھہرے ہوئے مہاتماؤں کی غذا و کپڑے سے خدمت کرنا سب کا فرض ہی ہے۔

فصل پنجم

اس دیوارادہن سے فائدہ کیا ہوگا

اول تو ہر ایک دیو سردار دیو چیتن دیو اوتار اور مہادیو کی پرستش کے بیان ہی میں اُنکی پرستش کا ثمرہ لکھدیا گیا ہے۔ دوم یہ بات ہے، کہ جب سب اشخاص مندروں میں جا کر ان دہرم کے اصولوں کے عامل دیوتاؤں کی سوانح عمری میں اُنکی زندگی کے کارنامے سُنیں گے، تو سب کا من درست ہو کر راہِ راست یعنی دہرم کے اصولوں کی پابندی کرنے اور بداعمالی یعنی ادہرم کے کام چھوڑنے میں لگ جاویگا، جسکے ثمرہ میں تمام ملک بہترین سکھ اُٹھاویگا لیکن وہاں بُت پرستی ہرگز نہ کر بیٹھیں۔ لہٰذا وہاں کا انتظامی اختیار کسی پنڈے کے ہاتھ میں نہ دیں، بلکہ سب اقوام کے ایک ایک شخص کی مشترکہ پنچائت اپنے ہاتھ میں رکھے اور ایک خدمتگار اس کی صفائی کے لئے چھوڑ دے۔

فصل ششم

اس دیوارادھن کے نہ کرنے سے حرج ہی کیا ہوگا

اگر ایسے دیوتاؤں کی مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق پرستش نہ کی جاوے، تو اکثر راہ راست یعنی دھرم کے اصولوں کی پابندی کرنے میں تکلیفیں ہونے کے باعث زیادہ تر اشخاص کے من میں نیک اعمال کرنے سے نفرت ہو کر وہ خود غرضی کے خراب اصولوں پر چلنے لگتے ہیں۔ اور پھر کوئی دیوتا ویش کو عمدہ ثمرہ نہیں دیتا۔ پھر اسکا جیسا خراب نتیجہ ہوتا ہے، وہ سب کے سامنے آج کل موجود ہی ہے۔ یعنی ملک کو اسکے نہ کرنے سے بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے، پڑا ہے اور پڑیگا۔

۵ تیرتھ یاترا دھرم کا بیان

یہ جملہ تین کلمات سے مل کر بنا ہے، جس کے معنی ہی یہ ہوتے ہیں، کہ تیر کے معنی ہیں نزدیک یا پاس اور ارتھ کے معنی ہیں مطلب۔ اور یاترا کے معنی ہیں جانا سفر کرنا جس کا اصل مقصد یہ ہے، کہ جس کے پاس جانے سے بڑے بڑے مطلب حاصل ہوں، یا جہاں اپنے عمدہ مطلب حاصل ہوں اسکے پاس جانا تیرتھ یاترا یعنی حج کرنا کہلاتی ہے۔ اور مطلب ملنے کے حساب سے یہ سب طرح کے دکھوں کا سب طرح کا علاج ہو سکتا ہے۔ جیسے

۱ ایک مقام پر کیڑے مکوڑے وغیرہ سے ہر وقت جان کا خطرہ رہتا ہو، تو وہاں سے ایسے مقام پر جاکر رہنا، کہ جہاں پر یہ خطرے دور ہو جاویں۔ تو یہ تیرتھ یاترا آدھی بھوتک دکھوں کی گوں ٹرک چکتسا یعنی جیو سے جیو کو ہونے والے دکھوں کا انسداد کرنے والا علاج ہوگا۔

۲ کسی مقام کی آب و ہوا خراب ہو، تو وہاں سے ایسے مقام پر جاکر رہنا، کہ جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو۔ جیسے ترائی کے جنگل سے اوپر پہاڑ پر یا نیچے میدان میں جاکر رہنا۔ یا کسی مریض کے مرض کو نقصان دہ ہو، تو وہاں سے ایسے مقام میں جاکر رہنا کہ جہاں اس کے مرض کو مفید ہو، جیسے سِل کے مریض کو عمدہ معتدل ٹھنڈے پہاڑ پر جاکر رہنا۔ یا جلندر کے مریض کو سمندر کے کنارے کیطرف جاکر رہنا۔ یا جذامی کو دریا کے کنارے ریتیلی زمین میں جاکر رہنا۔ یا کسی دائمی قبض کے مریض کو گندھک کے چشمہ پر جاکر رہنا اور اس کا پانی پینا۔ یا کسی بڑے مریض کا علاج کرانے کسی بڑے طبیب کے پاس جانا۔ یہ تیرتھ یاترا ادھیاتمک دکھوں یعنی پیٹ و خون کی خرابی سے ہونیوالے امراض کی گوں ٹرک و کرنک چکتسا یعنی جملہ امراض کا کلیہ انسداد و علاج ہوگا۔

۳ دیوارادھن کے بیان میں بتلائے کبھی بھی گذشتہ دیوتاؤں کی کتھا سننے کے لئے کسی پنچائتی مقام میں جانا، یا اپنے موجودہ اور زندہ ماں۔ باپ۔ گرو۔ ستوگنی مہاتماؤں یا اوتاروں کے ست

اُپدیش (نیک وعظ) سُننے جانا۔ یا کسی یوگی راج کے درشن کے لئے جہاں اُن کی کُٹی یا آسرم (مکان گھر) ہو وہاں جانا اور اُن کے اِحکام کی پابندی کرنا۔ یا تپسیا وپرماتما کا بھجن کرنے کے لئے کسی عمدہ پاک وصاف دریا یا پہاڑ پر جاکر تنہائی میں رہنا یہ تیرتھ یاترا سب طرح کے آدہی دیوک دُکھوں کی مُکمل گوں ٹُرک چکتسا یعنی دیوکوپ سے ہونے والی جُملہ تکلیفوں کا مُکمل اِنسداد ہونگی۔

نتیجہ

ناظرین! بس اِنہیں سب مُندرجہ بالا ضروریات میں سے کسی بہی مطلب کے حاصِل کرنے کے لئے مذکورہ بالا کسی بہی دیوتاوں کے پاس جانا حقیقی تیرتھ یاترا یعنی حج کرنا کہلاتی ہے۔ اور اِنہیں مطالب کے پورا کرنے کے لئے اِس کو فرضِ منصبی (دہرم) میں شامِل بہی کیا گیا تہا، کہ خلقت اِس سے اپنا بہترین فائدہ اٹہاوے۔ اِس لئے اِس کے سوائے دِن رات بیکار کسی دریا میں اشنان کرنے یا پہاڑوں پر یا دوسری جگہ کسی مورتی کے درشن کرنے جانا، اور بھیڑ اجیاں کے لئے سفر میں پیسہ اور وقت بیکار گنواتے پھرنا اور وہاں کے پنڈاوں کو خیرات دیکر بیکار شرابی، کبابی اور بدچلن بنانا حقیقی تیرتھ یاترا نہیں ہے، بلکہ سبہی طرح کے ارتھ ناش کرنے والی یاترا ہے جس سے دہرم کے کسی اِستھمبھ (رُکن۔ تنہ) انگ (شاخ) یا اُپانگ (ٹہنی) کی تکمیل ہی نہیں ہوتی۔ اِس بُرے رواج کو مُلک سے جلدی اُٹہا دینا ہی مناسب ہے۔

انت میں مُندرجہ بالا اُصُول کے مُطابق تپ۔ دان۔ یگیہ۔ دیو آرادہن وتیرتھ یاترا کرنے کرانے والے بھگتوں کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بہادوں سمت ۱۹۸۷ بکرمی

دسواں باب چورانوے ۹۴ بیانات تمام شُد

اُدم

دیوئی نمونہ

اَتھ

گیارہواں باب

سناتن دہرم کے مُطابق سادہارن ناری دہرم وچار

اِس کے سبب۔ نام۔ طریق عمل اور فائدے

پیاری بہنو! میں تو سچ گو ہوں، اور یہ بیان بڑی شرم کا آگیا۔ اور تمہارے اِس کو بغیر ٹھیک ٹھیک سمجھے میں سنسار میں تمہاری حالت زار بھی دیکھ ہی رہا ہوں۔ اِس لیئے اِسوقت رفاہِ عام کے لئے تمہارے سامنے سب حیا و شرم کو چھوڑ کر میں یہ سب دہرم جوں کے توں اوصاف ہی تبلاؤں گا۔ تو تم کو بھی یہ بیان خوب غور کے ساتھ سمجھ لینا چاہیئے۔ وہ یوں ہے، کہ جب اُس وشوکرما پرماتما نے پہلے مقالہ کے بارہویں باب کے مطابق تمام جیوآتماؤں کو اُن کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے مطابق مرد و عورت دونوں یونیوں میں بانٹ کر پیدا کیا تہا، تو مادی خصائل (جڑ پردہان پرکرتی) والے جیوآتماؤں کے سوکشم شریروں (نورانی جسموں) ہی میں اتنا فرق کر دیا تہا، کہ مرد کے جسم میں جو اعضاء تناسُل ایک کرم اِندری ہوتی ہے، اُس کی بجائے عورت کے جسم کے سوکشم شریروں میں یونی گربھ آشیہ۔ رحم بطن کرم اِندری بنا دی تہی۔ اور بہگ (فُرج) ایک خاص آلہ جس کا تعلق صِرف یونی کرم اِندری ہی سے ہے۔ یعنی اُسکا ہی دوسرا جُز ہے، اِس مطلب کے لئے اور بنا دیا تہا، کہ فُرج تو مرد کے اعضاء تناسل سے دیریہ کھینچے۔ اور اُس دیریہ سے جیوآتماؤں کے سوکشم شریروں کے جرم (کرمی۔ کیڑے) کو گربھ آشیہ (رحم) کھینچے۔ اور اپنے اندر رکھکر اُس کو مکمل بڑا جسم اختیار کرا دینے یعنی مکمل جسم تیار ہونے تک اپنی جسمانی قوت کے خون سے پرورش کر کے پھر باہر نکال دے لیکن باہر نکل جانے کے بعد اُس بچے کی پرورش کس طرح ہوگی، اِس کے لئے چھاتی میں دودھ کی گلٹیوں کی دو تھیلیاں بھی اور بڑھا دیں۔ اور معدہ سے دودھ بنا کر اِن تھیلیوں میں بھرنا بھی مقرر کر دیا اور اِن کی ظاہرا شناخت کے لئے جلد میں یہ تفاوت کیا، کہ ڈاڑھی مونچھ کی جگہ بالوں کی پیدائش سے بالکل بری کر دی، جس سے اِن کی ظاہرا خاص پہچان رہے، اور خوبصورتی بھی بڑھجا دے۔ اور

یوں تو اور بھی تھوڑا تھوڑا فرق ۔ عورت و مرد کے جسموں کے سبھی بڑے بڑے آلات میں رکھا تھا ، لیکن سوائے اُن کے وزن یا حجم میں کمی یا بیشی کے اُن کے فعلوں میں کوئی فرق نہیں رکھا ، وہ دونوں اعضاء والوں کی تندرستی کے لئے یکساں ہی قایم رکھے ۔ جس وجہ سے اِن دونوں یونیوں کے سوکشم شریروں ہی میں بہت فرق پڑگیا تھا ۔ یا یوں سمجھو کہ ایک ہی کرم اِندری کی لوٹ بدل کے لئے اِس یونی کے جسم والے جیو آتماؤں کے سوکشم شریروں میں اندرونی تو بہت فرق کرنا پڑا ، لیکن زندگی قائم رکھنے کے باقی کُل پُرزے مرد ہی کے مانند رکھے تھے ۔ چنانچہ ظاہرا میں بھی آپ دیکھتے ہی ہیں ، کہ مرد عورت کے کھانے پینے ، رہنے سہنے ۔ پاخانہ پیشاب ۔ سانس لینا ۔ سونا ۔ بیٹھنا ۔ چلنا ۔ بول چال ۔ مباشرت اور سب صورت شکل حالانکہ دونوں کی ایک سی ہی ہیں ، لیکن پھر بھی کتنا فرق اِن دونوں میں ہوتا ہے ، کہ دیکھتے ہی فوراً مرد اور عورت کی صاف شناخت ہو جاتی ہے ۔ تو یہ بالکل ہی بڑی بھاری بھول ہو جاویگی ، کہ جو اِن دونوں یونی کے سوکشم شریروں اور عناصری بڑے جسموں کو اکدم بالکل یکساں ہی مان بیٹھیں گے ۔ کیونکہ بڑا عناصری جسم تو نورانی جسم کا صرف خول ہی ہوتا ہے ، الہٰذا بڑے عناصری جسم میں فرق ہونے سے اُس کے سوکشم شریر (لطیف جسم) میں لازمی فرق ہوا ۔ تو جب یہ ایک آلہ رحم اور اِس کے متعلقین اور بھی عضو مرد سے زیادہ بنائے گئے ہیں ، تو اِس آلہ کے تندرست رکھنے اور ٹھیک کام کرتے رہنے کے لئے جو مردوں سے جُدا جسمانی فرض مقرر ہیں ، بس اُنہیں کو سادھارن ناری دھرم وچار یعنی معمولی عورتوں کے متعلق فرائض کہتے ہیں ۔ لیکن اِس آلہ رحم سے بالکل نجات پا جانے یعنی بری ہونے کے لئے جو من کے اور زیادہ فرض مقرر ہیں ، اُن کو اسادھارن ناری دھرم وچار یعنی غیر معمولی اور اعلیٰ عورتوں کے فرائض منصبی کہتے ہیں ۔ اِس لئے ایک جنس (یونی) کے دو مختلف فرائض ہو جانیکی وجہ سے دو بابوں میں اِن کا بیان لکھا جاویگا ۔ یعنی اِس باب میں معمولی عورتوں کے فرائض اور اگلے باب میں غیر معمولی اعلیٰ عورتوں کے فرائض یعنی اسادھارن ناری دھرم وچار لکھے جاویں گے ۔

پیاری بہنو ! چونکہ اور سب تتو تو تمہارے ، اور مردوں دونوں کے برابر ہیں ، الہٰذا پچھلے اور اگلے بابوں میں بتلائے سب فرائض بھی تمہارے اور مردوں کے برابر ہی ہیں ۔ جو تم دونوں کو برابر ساتھ ساتھ عمل کرنے ہونگے ۔ اور جو فائدے اُن فرائض کے عمل کرنے سے مردوں کو حاصل ہونگے ، ویسے ہی کرنے سے تم کو بھی وہی فائدے حاصل ہوں گے ۔ لیکن اِن دونوں بابوں میں بتلائے فرائض خاص طور پر تمہارے ہی لئے علیحدہ فرائض یعنی دھرم مقرر ہیں ، الہٰذا اگر تم اِس آلہ رحم کی تندرستی چاہو اور بہت امراض سے بچا چاہو ، تو تم کو اِن کا عمل لازمی کرنا چاہئے ۔ کیونکہ یہ تمہارے ہی آدھی بھوتک اور ادھیاتمک دُکھوں کی گوں رُک چکتسا ہے ۔

سنو بہنو! یہ رحم اعضاء رئیسہ صرف سوشم شریروں کے کیڑوں کے گربھادہان یعنی قیام و پرورش پانے کے لئے تیز گرم سُبھاؤ کا بنایا گیا ہے۔ اور کوئی دیگر خاص کام اِس آلہ کا نہیں ہے۔ لیکن ایسا عجیب خواص اِس آلہ کا ہے، کہ اگر اِس سے ٹھیک ٹھیک کام لیا جاوے، تو پچاس سال کی عمر تک بچے بھی خوب پیدا ہوتے رہیں اور عورت بھی تندرست بنی رہے۔ ورنہ اولاد تو کہاں، زندگی بھی وبال میں پڑ جاتی ہے۔ اور جس طرح سے یہ تندرست رہتا ہے وہ یہ طریقہ ہے، کہ عموماً گرم ملکوں میں بارہ سال اور ٹھنڈے دیشوں میں پندرہ سال کی عمر سے اوپر ہر ایک لڑکی کے رحم کا پختہ ہو جانے پر مُنہ کُھلا کرتا ہے، اور اِس میں سے گرم و فاسد خون خارج ہو کر اور فرج کے مُنہ کی جھلّی پھاڑ کر باہر کو نکلتا رہتا ہے، اور تین دِن متواتر نکل کر وہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ستائیس دِن کے بعد ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔ اور یہی سِلسلہ پچاس سال کی عُمر تک ہر ماہ ہوتا رہتا ہے، بس اِسی کو رجو درشن۔ ماہک دہرم، حیض یا منتھلی کورس ہونا کہتے ہیں۔ اور جب حیض ہونا شروع ہو جاوے، تو بس اِسی عُمر کا نام یُوا اوستھا یعنی جوانی کی شروعات کا وقت ہوتا ہے۔

اب چونکہ رحم میں بہت تیز آگ ہوتی ہے، تو زیادہ مِقدار میں اِس سے گرم اور فاسد خون خارج ہو کر اِس کی آگ ذرا کم ہو جایا کرتی ہے، تب اِس میں حمل قائم ہو سکتا ہے۔ اِسلئے اِس سے پیشتر تو مرد کے ساتھ مُباشرت کرنا بالکل بیکار اور رحم کو نقصان دِہ ہے ہی، لہٰذا وہ بے حد بُرا فعل سزا کے لائق جُرم کہلاتا ہے۔ کیونکہ ایسی عُمر میں مُباشرت کرنا فرج و رحم کے پھٹ ٹوٹ کر ہمیشہ کے لئے بگڑ جانے کا باعث ہوگا۔ جو قدرتی قانون کے خلاف مباشرت ہوئی لیکن ایسی آگ نکلنے کی حالت میں یعنی ماہواری حیض ہونے کے وقت میں بھی اگر مرد کے ساتھ مُباشرت کیجاوے، تو بھی وہ دونوں کو نقصان دِہ ہی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اوّل تو حمل قائم ہی نہیں ہو پایا کرتا۔ اگر رہ بھی جاوے، تو پھر جلدی ہی گِر بھی جایا کرتا ہے۔ اور اگر بچہ پیدا بھی ہو جاوے، تو گرم مزاج کا چڑ چڑا کمزور اور بڑے عیاش خواص کا ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر خون کے فساد کے امراض اُسکو زندگی بھر ستاتے رہتے ہیں۔ اور مرد کو آتشک، سوزاک وغیرہ گرمی کے امراض ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اور عورت کو ماہواری حیض کی خرابی اور مُباشرت کی خواہش زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔

عُمدہ مُباشرت کی ترکیب

اِس لئے رفاہِ عام کے لئے اِس کا ایک یہی فرض مُقرر کر دینا مناسب اور مُفید سمجھا ہے، کہ جب سے ماہواری حیض جاری ہو، تو چھتیس ۳۶ بار یہ گرم فاسد خون خارج ہو کر رحم پاک ہو جاوے تب۔ یعنی ماہواری حیض شروع ہونے سے کم از کم تین سال بعد گربھادہان سنسکار یعنی حمل قائم

کرنے کا فعل ہونا چاہیئے۔ بس اسی لئے تم کو گرم دیشوں میں پندرہ سال اور سرد ملکوں میں اٹھارہ سال تک برہمچاری رہ کر اپنی جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے دھارمک ودیا (شرعی تعلیم) پڑھنا اور آئندہ کی گرہستی زندگی کے ضروری اور مفید سب ہنروں کو سیکھتے رہنا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد مرد کے ساتھ مباشرت کرنا کرانا سب کو مفید ہوگا۔ ہاں! اگر اس سے بھی تین چار سال رُک کر مباشرت کرو، تو اس سے بھی زیادہ عمدہ، قوی، عقلمند، اور مستقل مزاج اولاد پیدا ہوگی۔ لیکن پھر پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال کی عمر کے بعد تک رُکنا ٹھیک نہیں ہوگا، کیونکہ پھر وہ رحم بالکل سُست اور ٹھنڈا ہو جاوے گا۔

اور چونکہ مرد عورت کے ایک جگہ رہنے اور تخلیہ میں آپس میں محبت کی باتیں کرنے و خوبصورتی بڑھانے کی ترکیبیں کرتے رہنے سے ممکن نہیں کہ اس اصول کی پابندی ہو سکے، لہٰذا ماہواری حیض ہونے کی شروعات سے تین سال بعد تک برہمچریہ کی مانند سادگی کے ساتھ بلا مرد دیکھے والدین کے پاس یا گرو کُل میں برہمچاری (مجرد) بنکر ہی رہنا چاہیئے۔ اور پھر بیاہ کے بعد مرد کے ہوتے ہوئے بھی چار دن ماہواری حیض کے وقت اپنی بدصورتی بنا کر رہنا، نہ کسی چیز کو آپ چھونا اور نہ کسی کو اپنے جسم کو چھونے دینا یہ سب اُسی فائدے کے لئے مقرر کر لینا چاہیئے، کہ جس سے کہیں اُس وقت میں مرد کے ساتھ میل نہ ہو جاوے۔ ورنہ اُس میں اور کوئی ایسی چھوت کی بات نہیں ہوتی ہے۔

حمل قائم کرنیکی عمدہ ترکیب

اور پھر بھی عمدہ اولاد کی خواہش والے گرہستی حیض شروع ہونے سے چھٹے دن کی رات سے ایک ایک دن بیچ بیچ میں آرام لے لے کر دوسرے دوسرے دن یعنی چھٹے۔ آٹھویں دسویں بارہویں۔ چودھویں و سولھویں دن کی رات میں غذا کھانے سے تین گھنٹہ پیچھے رات کے دوسرے پہر میں، شرم و دہشت سے مبرا کسی تنہا جگہ آپس میں محبت سے مباشرت کیا کریں۔ لیکن اس عمر سے پیشتر ہی عیاش آدمیوں کی بدصحبت میں خود پڑ جانے یا اپنے کم فہم یا لالچی والدین کے ایسی بدصحبت میں ڈال دینے سے تم اپنی آئندہ کی زندگی خراب نہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ اول تو کم عمری کی مباشرت سے رحم میں خرابی ہو کر پردر، مرگی، ہسٹیریا وغیرہ مرضوں میں خود کو، اور رشان وغیرہ مرضوں میں اولاد کو مبتلا کرانا ہے۔ دوسرے ادھ پکے یعنی کچے رحم و فرج کے چھیڑنے سے مباشرت کی خواہشات زیادہ ہو جاتی ہیں، جو ہمیشہ پریشان رکھا کرتی ہیں۔ یعنی اس مباشرت کے کام سے پھر اُن کی کبھی سیری ہونی ہی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور اولاد ہونی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور ایسی خراب خواہشات کبھی کبھی تو عورتوں کی سب عزت آبرو یا جان تک ـــــ

سے ڈالتی ہیں۔ اور اُن ظالم اشخاص یا والدین کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اس لئے اگر تم کو یہ اعضاء رئیسہ اور اپنا و اپنے خاوند کا جسم مرضوں سے بری اور عمدہ تندرست بنائے رکھنے اور عمدہ اولاد پیدا کرنی منظور ہوں، تو اِس مُباشرت کو گرم ملکوں میں پندرہ سال اور ٹھنڈے ملکوں میں اٹھارہ سال کی عمر کے بعد تم خود شروع کرنا اور آئندہ اپنی لڑکیوں کو شروع کرنے کی اجازت یا موقع دینا۔

دوسرے۔ رہا پتی پتنی یعنی خاوند بیوی کا سوال۔ اِس کے لئے قدرتی اُصول سے تو اعضاء تناسل اور فرج دونوں ہی آزاد اور پاک آلات (کرم اِندری) ہیں، لہٰذا اگر کسی کی اِن دونوں اِندریوں میں کوئی مرض نہ ہو، تو کسی عورت کا کسی بھی مرد کے ساتھ میل ہو سکتا ہے، اسمیں روڑہ اٹکنے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم کو بچوں کو دودھ نہ پلانا پڑے، تو ہر سال ایک بچہ بھی جن سکتی ہو۔ اگر دودھ پلانا پڑے، تو بچہ کے دودھ بند کر دینے کے تین ماہ بعد پھر حمل قائم کرا سکتی ہو۔ لیکن اِس طرح کسی مرد کے ساتھ مُباشرت کرنے سے تمہارا یہ بہت بڑا نقصان ہوگا، کہ تم کو مرض و بڑھاپے کی حالت میں اور تمہاری اولاد کو پرورش کرنے کے لئے خرچہ کون دیگا۔ لہٰذا پھر چرندوں و پرندوں کی طرح تم کو بھی اپنی پرورش و گذارے کے لئے اپنا خود ہی انتظام کرنا ہوگا۔ اور خواہشاتِ نفسانی پوری کرنے کے لئے کسی مرد کے ساتھ مُباشرت بھی ضرور کرنی ہی پڑیگی۔ اور اگر تم رنڈی کا پیشہ کرنے لگو، تو جب سنسار کی سب عورتیں رنڈی ہی بنجاویں گی، تو پھر اُن کو پوچھے گا ہی کون۔ کیونکہ یہ پیشہ بھی جبھی تک ہو سکتا ہے، کہ جب بہت سے مردوں کے پیچھے ایک ہی رنڈی ہو اور عمدہ خوبصورت بھی ہو۔ لیکن پھر اِس طرح پیدا کی ہوئی تمہاری سب اولاد قطعی ورن سنکر (دوغلی یعنی کھیل کی اولاد) بھی ہو جاویگی۔ اِس لئے پھر اپنے کس باپ کے مال کی مالک ہو پاویگی۔ اور سوزاک، آتشک وغیرہ خطرناک امراض کی تکلیفوں میں بھی وہی عورتیں مُبتلا رہتی ہیں، کہ جو ایک سے زیادہ اور عیاش مردوں کے ساتھ مُباشرت کرتی ہیں۔ یہ سب رنڈیوں کی باتیں تم دیکھ ہی رہی ہوگی، کہ آخر میں اُن کی کیا بُری حالت ہوتی ہے۔ لہٰذا آئندہ زندگی بھر تک کی بہت سی تکلیفوں کی وجوہات سوچ سمجھکر شروع جوانی ہی سے ایک عورت کو اپنا ہم خیال (سہ دہرمی) ایک ہی خاوند۔ اور ایک مرد کو اپنی ہم خیال (سہ دہرمی) ایک ہی زوجہ والدہ کی چھ پشت (پیڑہی) اور والد کی نسل (ونش۔ گوتر) چھوڑ کر ضرور کسی کو مقرر کر کے اور دس آدمیوں میں سات قول و قرار (وچن) یعنی نکاح (بواہ سنسکار) کر کرا کے، پھر آپس میں یہ میل ملاپ کرنے کرانے کا اُصول مُقرر کرنا بہت اعلیٰ درجہ کا مُفید ہوگا۔ جس سے عورت اپنے اور اپنی اولاد کے خرچہ کے بارے بچ جاوے، اور آئندہ کو بھی مرد کی جُملہ ملکیت کے حقدار وارث بنجاویں۔

سہ دہرمی (ہم خیال) اِس وجہ سے، کہ کہیں عورت ونش یعنی بقال کی لڑکی ہوئی، تو

وہ تو رات دِن نئے نئے سامان استعمال کے لئے مانگے گی۔ اور خاوند صاحب کہیں برہمن ہوئے، تو لاویں گے کہاں سے۔ دوئم جُدا جُدا مختلف عادات ہونے کے باعث دونوں میں ہمیشہ اَن بَن ہی رہا کرے گی۔ تب اُس کی تو عیش عشرت کی خواہش اور مہاراج کی بھجن کی خواہش دونوں ہی پوری نہیں ہوں گی، جس سے عیالداری زندگی دوزخی زندگی ہو جائیگی، اور اولاد سب ورن سنکر یعنی مخلوط النسل پیدا ہوگی۔

اور والدہ کی چھ پیڑی و والد کا گوتر یعنی ونش ونسل اِسوجہ سے چھوڑ دینا چاہیئے، کہ وہاں تک اِن کا آپس میں بہن بھائی کا رشتہ ہوتا ہے، لہٰذا انسانوں کو اِس رشتہ میں مُباشرت کرنا اول تو بے حیائی اور شرم کی بات حیوان کی مانند مُباشرت کرنا ہے۔ دوئم۔ اِن سے جو اولاد پیدا ہوگی، وہ زیادہ تر بیوقوف۔ یعنی علم ریاضی میں بہت کم ہوشیار۔ بے شرم اور شودر سے بھی گری ہوئی حالت کی حیوان کی مانند اگیانی پیدا ہوتی ہے۔ اِس لئے یہ بے حد بُرا کام ہوتا ہے۔

ہاں! اگر تم کو تمہارا خاوند عیاش ثابت ہو جاوے، تو تم فوراً اُس سے یہ کہو، کہ یا تو آپ اِس عیاشی و بدفعلی کو چھوڑ دیں، ورنہ پھر ہم کو بھی عیاشی کرنے کا حق حاصل ہے۔ کیونکہ اِندری (اعضاء) واُن کے فعل اور قول و قرار تو دونوں کے برابر ہی ہیں، نہ کہ کم و بیش۔ یا تم کو خاوند میں سوزاک۔ آتشک۔ نامردی۔ سِل۔ مرگی۔ دیوانگی یا جذام وغیرہ کا کوئی بڑا مرض ثابت ہو جاوے، تو تم اُس وقت تک کے لئے تو ضرور ہی اُس کو چھوڑ دو، کہ جب تک وہ عیاشی کو چھوڑے یا اپنے مرض کو جڑ سے اچھا نہ کرالے۔ ورنہ پھر تم بھی اُس سے ہمیشہ کو علیحدگی اختیار کر لو۔ نہیں تو پھر ایسے خراب خاوند کے ساتھ میل مِلاپ سے تم کو بھی زندگی بھر وہ امراض گھیرے ہی رہیں گے۔ کیونکہ یہ عیش اور چھوتدار مرض ہوتے ہیں، جن کا پنڈ چھوٹنا آسان نہیں ہوتا ہے۔

تب تم ایسے خاوند کو چھوڑ کر یا خاوند کے مرجانے پر اگر پھر بلا مرد کے ساتھ میل کے نہ رہ سکو، تو فوراً حیا کو چھوڑ کر بقیہ خاندان والوں کو اپنے مطلب سے آگاہ کر دو۔ اور اُن کے مشورہ سے اپنا کوئی دوسرا ہم خیال (ہم دھرمی) عمدہ خاوند طے کر کے پھر اُس کے ساتھ مُباشرت کرو کراؤ۔ لیکن یہ نیوگنی تیسرے درجہ کی عورت کہلاتی ہیں، جو بعد مرگ نیوگن کی زیاتی سے شودر ورن میں جنم پاتی ہیں۔ لیکن تم بغیر خاوند کے مُقرر کرے پوشیدہ طور سے ڈھک چھپ کر مُباشرت کرائیں اور حمل مت گرائیں رہنا۔ اور اِس اسقاطِ حمل کی ہتیا کے بڑے جرم سے ہمیشہ بچتی رہنا۔ کیونکہ یہ حیوان کی مانند مُباشرت کہلاتی ہے۔ اور ایسی ہی عورتوں کو سناتن دھرم شاستروں میں نیوگن سے بھی زیادہ گراوٹ کی حیوانی خصلت

یعنی حیوان کی مانند چوتھے درجہ کی عورت مانا ہے، جو مرنے کے بعد کُتیا، بلّی وغیرہ کی یونی میں جنم پاتی ہیں۔ اور اگر تُم اپنی زندگی بغیر خاوند کے بسر کر سکو، تو ایشور کی بھگتی (خدا کی عبادت) میں من لگا کر عابد و صوفی (تپسون) بن کر، گُنبہ ہی میں یا لڑکیوں کے گروکُل میں رہ کر، اپنے پچھلے جنم میں خاوند کے ہوتے ہوئے دیگر مرد کے ساتھ مُباشرت کرنے کے بڑے جُرم کے پھل کے دُکھوں کو، سب مردوں کو اُن کی عُمر کے لحاظ سے اپنا باپ بھائی لڑکا سمجھ کر تپسیا کے ذریعہ بسر کر کے اپنے دونوں جنم سپھل کر دو۔ یہ سناتن دھرم کے مطابق دوسرے درجہ کی عورتیں کہلاتی ہیں۔ جو مرنے کے بعد دوسرے جنم میں عُمدہ خوبصورت قوی و مالدار خاوند کو پا کر تمام زندگی بھر ہر طرح کے عُمدہ سُکھ بھوگتی ہیں۔

اور اگر تُم نجات کا سُکھ حاصل کرنا چاہو، تو اگلے باب میں تبلائے اُصولوں کی پابندی کرنا۔ آخر میں یہ سب باتیں سوچ سمجھ کر اِس دھرم پر چلنے والی تپسون بہنوں کو میرا سادر نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچند رُمنی

کُنوار سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

گیارھواں باب تیس ۳۰ بیانات تمام شُد

اوم

سرشٹو تیئی نمونہ

اتھ

بارہواں باب

سناتن دہرم کے مطابق اساد ہارن ناری دہرم وچار

اس کے سبب۔ نام۔ طریق عمل اور فائدے

پیاری بہنو! اگر تم گیارہویں باب میں تبلائے معمولی اصولوں پر چلوگی، تو تم کو اس سنسار میں جسمانی اور حواس باطنی وظاہری (شریر و دسوں اندری) کا سکھ ضرور حاصل ہوگا اور اپنے کرموں کے پہل کے مطابق چاہے اُدبج۔ سویدج۔ انڈج۔ جرایج اور انسان کی یونیوں کے چوراسی لاکھ قالبوں میں سے کسی بہی قالب کی مادین جیسے بیلا۔ جامن۔ جوں۔ مکھی چیونٹی چھپکلی پچھلی۔ مُرغی۔ چڑیا۔ بکری۔ گائے۔ کتیا۔ بلی۔ بھرن۔ مہترانی۔ چماری۔ کمہاری تنفنی۔ چھترانی یا برہمنی وغیرہ بنتی رہا کرنا۔ لیکن اگر تم کو اس جگت اور اس مادہ کے قالب میں بہت تکلیف معلوم ہوں، کہ جس سے تم اس یونی کے قالب ہی سے از حد ناخوش ہوجاؤ اور من سے یہ چاہو، کہ مجھے اب یہ مادین کا قالب بالکل نہیں چاہیئے، بلکہ مردوں کی طرح نجات کے طرز عمل کرکے ہم بہی اس جگت چکر سے نجات (مُکت ہونا۔ چھوٹنا) چاہتی ہیں۔ تو پیشتر تم کو اس مادی خصائل (جڑ پر دھانتا) سے اپنے سوکشم شریر ہی کو بری کرانیکے لئے اُن اسباب کو چھوڑنا ہوگا، کہ جن سے تمہارے سوکشم شریر نے ناری کا سوکشم شریر اختیار کیا تہا۔ اس کا سبب یہ ہے، کہ جب تک جیو زیادہ مادی خصلت یعنی جڑ پرکرتی کار ہتا ہے، تو مادہ یعنی پرکرتی ہی میں رما ہوا رہتا ہے۔ اور خالص چیتن ہوکر چیتن میں لین مخلوت ہوسکتا ہے۔ یعنی ہر ایک شئے اپنے ہم خواص وہم جنس (سہ دہرمی) میں لین ہوا کرتی ہے۔ متضاد خواص والی (و دہرمی) میں ہرگز نہیں۔ لہٰذا تم کو مادی خصائل (جڑ پردہان) عورت کی یونی ہی بدلنے یا چھوڑنے اور زیادہ نورانی خصلت (چیتن پردہان) مرد کا جسم اختیار کرنے کے لئے جن اُصولوں (دہرموں کا عمل کرنا ہوگا، بس اُنہیں دہرموں کا نام اساد ہارن ناری دہرم وچار یعنی غیر معمولی عورتوں کے فرائض ہیں۔

دویم۔ اِس لئے بھی اِن دہرموں کا نام اساد ہارن ناری دہرم وچار ہے، تاکہ یہ ساد ہارن دہرم یعنی سیدہے سیدہے راستہ چلنے اور دُنیوی عیش وعشرت بھوگنے کے خلاف ہیں۔ اور ہر ایک عورت کے لئے یہ دہرم لاگو بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ اِن دہرموں کا عمل وہی عورتیں کر بھی سکیں گی، کہ جن کو پیشتر بتلایا ہوا ویراگ پیدا ہو گیا ہو یعنی دُنیوی میل ملاپ وعیش وعشرت سے نفرت پیدا ہو گئی ہو۔

سُنو بہنو! وہ خاص اسباب کونسے ہیں، کہ جنسے تمہارے چیتن پردہان نر کے سوکشم شریر کو جڑ پردہان ناری کے سوکشم شریر میں بدل کر عورت کا جسم رکھنا پڑا تھا۔ وہ یہ ہیں کہ ہروقت اپنے مَن کی خواہشات (واسناؤں) یعنی خیال کو پرکرتی پرستی یعنی دُنیا سازی یا دُنیوی ترقی ہی میں لگائے رکھنا۔ مثلاً خوبصورتی بنانے کو زیورات۔ کپڑے۔ مکان۔ سواری وغیرہ ہی کے لئے ہروقت سوچتے وکوشش کرتے رہنا۔ اور اپنے جسم کی خوبصورتی کو بنا کر اُسے بڑے گھمنڈ وغرور سے یہ دیکھتے رہنا، کہ میں ایسی ہوں۔ اور دُنیوی عیش وعشرت کے کاموں کی درستی ہی میں ہروقت بڑی خوشی سے پھنسے رہنا۔ اور اپنا ونش (خاندان) اور نام چلانے کے جھوٹے لالچ سے اپنے بطن سے اولاد کی پیدائش چاہتے رہنا۔ بس اِسی کا نام جڑتا یعنی مادی خصلت ہے۔ اور اِسی خیال سے اُس کے سوکشم شریر پر یہ اثر پڑتا ہے، کہ اِنتقال کے وقت وہ جڑ پردہان جیوآتما (روح) ہونے کے باعث اُسکا سوکشم شریر بجائے لِنگ کرم اِندری (مردانہ اعضائے تناسل) اختیار کرنیکے، فُرج ورحم وغیرہ کرم اِندری کی شکل میں بنایا بدلتا رہتا ہے۔ اور پھر بغیر خاص تپسیا (ریاضت) کرے اِس کا پنڈ چھوٹنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھر قدرتی کام بھی تو اُس جیو کے ویسے ہی شروع ہو جاتے ہیں، تاکہ جیسا اُس کا جسم ہوتا ہے۔ جو پھر مجبوراً اُس ناری کو لازمی کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اِس لئے وہ اپنے اور اپنی اولاد ومتعلقین کے اِس طرح کے رسم ورواج کے کھیلوں میں مست ہوئی زندگی گذار کر دوسرے جنم میں پھر اپنے اعمال کے مُطابق کسی یونی کی ناری کی شکل میں جنم لے لیتی ہیں۔ بس اِسی لئے یہ یونی پرواہ سے انادی (بہاؤ کے سلسلہ سے ابدی) اور سروپ سے سانت (شکل سے فانی) ہو سکتی ہے۔ اِس لئے نجات چاہنے والی عورتوں کو پیشتر اِن مُندرجہ ذیل پانچ اساد ہارن دہرموں کے عمل کی لازمی طور پر پابندی کرنا ہوگی۔

۱۔ اپنے ہم خیال (سہ دہرمی) مرد کو اپنا ایک خاوند ضرور بنانا ہوگا۔

۲۔ اپنے خاوِند کے سوائے کسی بھی دوسرے مرد کے ساتھ مُباشرت کرنے کی خواہش تک کرنی چھوڑنا لازمی ہوگی۔

۳۔ اپنے مَن کو بالکل اپنے خاوِند کی نذر کر دینا اور خاوِند ہی کے مَن سے اپنی بسر اوقات

کے سب کام کرنے لازمی ہوں گے۔

۴۔ آٹھویں باب میں بتلائے سناتن دھرمی استھیہ رُکن شریعت کے عمل کرنے کرانے میں اپنے خاوند کا لازمی مددگار رہنا ہو گا۔

۵۔ اپنے کیسے ہی بُرے یا بھلے تقدیر کے مُطابق ملے خاوند ہی کو بھگوان روپ جانکر اُسی کی اِس طرح سا کار اُپاسنا (جسمانی خدمات) کرنی لازمی ہو گی، کہ اُسی میں رم جاوے۔ اور تمام سنسار کے دوسرے مردوں کو اپنی بہن کی مانند عورت ماننا ہی لازم ہو گا۔

اوّل فرض کا سبب طریق عمل وثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہو گا، کہ چونکہ سنسار میں عُمر بھر عورت مرد کا ٹھیک میل ملاپ رہنا ایک طرح کی رُوحانی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ جو خلاف سُبھاؤ والے سے عُمر بھر ملا رہنا ہمیشہ ناممکن ہی ہوتا ہے۔ اِس لئے اِن کو اِس خوشی کو عُمر بھر بنائے رکھنے کے لئے اپنا برہمچریہ کال یعنی زمانہ طالب علمی ختم کرنے کے بعد اپنے ہم خیال، مذہب یعنی سہ دھرمی ورن والے اپنی ماتا کی چھ پیڑھی اور پتا کا گوتر چھوڑ کر نزدگی اور تندرست مرد کے ساتھ بواہ سنسکار (نکاح۔ شادی) کر کے اُس کو اپنا خود یا اُس کے گھر والوں کو اُس کا خاوند بنانا چاہیئے۔ کہ جس سے پھر قدرتی سُبھاؤ کے اختلاف ہونے کی وجہ سے آپس میں کبھی لڑائی جھگڑا ہی نہ ہو اور اولاد ورن سنکر یعنی دوغلی پیدا نہ ہو۔

دوسرے فرض کے سبب طریق عمل وثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہو گا، کہ آغاز دُنیا کے وقت ایک مہا پُرش (پرماتما۔ خداوند) اور ایک ہی پردھان پرکرتی (مادہ) کے میل سے تمام نرا کار اور سا کار جگت (کُل کائنات ظاہری و باطنی) کی پیدائش ٹھیک ٹھیک ہوئی تھی۔ اور وہی دونوں گُن (خواص) اِن عورتوں و مردوں میں بھی رکھے ہیں۔ تو ایک مرد دوسری عورت سے یا ایک عورت دوسرے مرد سے سوائے اپنے خاوند و بیوی کے ساتھ کے قدرتی اُصول کے مُطابق مُباشرت کرنے کرانے کے حقدار ہی نہیں ہیں۔ اور ظاہرا میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے، کہ اِنسان کی یونی میں سے کوئی مرد اپنی زوجہ کے ساتھ دوسرے مرد کو مُباشرت کرتا سنکر یا دیکھ کر سوائے دونوں کا سر کاٹ ڈالنے کے اور کچھ چاہتا ہی نہیں ہے۔ پس غور کے ساتھ سمجھنے سے یہی خاص شناخت اِسکام کے قدرت کے خلاف یعنی ناجائز فعل ہونیکی بہت کافی ہے۔ اِسلئے اپنے خاوند کو خوش رکھنے کیلئے کوئی بھی عورت کبھی خواب میں بھی دوسرے مرد کے ساتھ مُباشرت کرنیکی مَن سے بھی خواہش تک نہ کرے۔

تیسرے فرض کے سبب طریق عمل و ثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہوگا، کہ سنسار کے سب اچھے بُرے کاموں کی واسناؤں (خواہشات) کا تعلق ہی مَن گیان اِندری سے ہوتا ہے۔ اور یہی مَن تمام دُنیوی شوق۔ خوبصورتی۔ عیاشی و غرور کے خیالات پیدا کرنے اور دُنیوی رسومات کے کاموں ہی میں ہر وقت خوشی سے لپٹے رکھنے کی بُنیاد ہے۔ اور ذرا سی ہی ڈھیل دیدینے سے نہ معلوم کس کس بدراستہ میں عورت کو ڈال دیتا ہے۔ اور مادہ پرستی کی وجہ سے پھر دوسرے جنم میں اُس کے عورت کا جسم نبوانے کا باعث ہو جاتا ہے۔ اِس لئے وہ عورت پیشتر ہی سے اپنے اِس پاپ کے سبب مَن ہی کو اپنے پتی دیو (خاوند) ہی کی نذر کر دے۔ تب وہ عورت خود تو اِس پاپ کے جُرم سے بالکل بری ہو جاویگی، پھر جس جس طرح اِس کا خاوند اپنے مَن سے اُس کو حکم دے، بس وہی کام ویسے ہی کیا کرے اور بسر اوقات کیا کرے۔ اب چونکہ وہ اپنا مَن خاوند کی بھینٹ میں دیکر بے مَن کی پہلے ہی ہو گئی ہے، لہٰذا وہ اپنی طرف سے کوئی کام کر ہی نہیں سکتی ہے۔ بس یہی دہارنا (خیال) اپنے خاوند کو تو خوش رکھنے کی اور اُسکی پرم سدہی (منزلِ مقصود تک پہنچنے) کا باعث ہوتی ہے۔

چوتھے فرض کے سبب طریق عمل و ثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہوگا، کہ کبھی مَن دبے رہنے کے باعث اِسوقت تو سُست ہو جاوے، لیکن پھر کبھی موقع پاکر وہ بدفعلی میں نہ چلا جاوے۔ تو اِس ربط کے بڑھانے کے لئے اپنے خاوند کے ساتھ ساتھ ہی اپنے جیو آتما کی درستی کو بھی ضرور کرتی جاوے، کہ جس سے آئندہ کو بھی اُس کا مَن بدفعلی کی طرف نہ جاوے اور سب دُکھوں کی وجوہات ہی دور ہو جاویں۔

پانچویں فرض کے سبب طریق عمل و ثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہوگا، کہ اپنا مَن ہر وقت ایک اپنے خاوند کی خدمات و بندگی یعنی اُس کے آرام پہنچانے کے کام کرتے رہنے و دہرم کے استھمبھوں پر عمل کرنے میں مددگار رہنے سے، یعنی اپنے خاوند ہی کو اپنا قابلِ پرستش دیوتا (ایک اُپاسیہ دیو) مانکر ہر وقت اُسی کی شکل کا تصور (دہیان) کرتے رہنے اور سنسار کے دوسرے سب مردوں کو اپنے جیسی اپنی بہن جاننے سے، اور اِس یونی و جگت کی ناتے داری و میل ملاپ سے نفرت کرنے و ہر وقت ایک مرد کے تصور میں رہنے سے انتقال کے وقت اُس کا سوکشم شریر مرد کی یونی میں بدل جاویگا

کیونکہ اِنتقال کے وقت ہی کی آخری نیک یا بدخواہش (واسنا) کا لازمی ویسا ہی ثمرہ ملتا ہے، کہ جیسی اُسکی واسنا ہوتی ہے۔ اور اُس وقت کوئی عُمدہ نیک واسنا تبھی ہوسکتی ہے، کہ جب اُس کا زندگی بھر یا بہت مُدت تک سخت ربط کیا جاوے۔ یہی باعث ہے، کہ نجات چاہنے والی عورتیں اپنے خاوند کے اِنتقال پر یا تو بڑی خوشی سے اُس کی شکل کا تصور کرتی ہوئی اُسی کیساتھ ستی ہوکر (بھسم ہوکر۔جل کر) اپنے جسم کو خاک کر دیتی تھیں۔ اور اُس سخت تکلیف کو ہنستے ہنستے برداشت کرکے آخر میں اعلیٰ درجہ نجات (موکش پرم پد) حاصل کرتی تھیں۔ یا اپنی بقیہ زندگی بھر اپنے اُسی خاوند کی شکل کے دھیان میں مست رہ کر اُسی کی زندگی کے وقت کے فن کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی بھر ریاضتی (تپسون) رہ کر آخر میں اُسی میں مخلوط (لین) ہوکر دیولوک میں سورگ گامی یعنی عُمدہ مرد (نر) کی صورت میں جنم پاکر راجیہ سُکھ بھوگتی تھیں۔ یا مکمل سِدّھی پر نجات پا جاتی تھیں۔ کیونکہ اُنکو سوکلپ سمادھی سِدّھ ہوجاتی ہے۔ اور اپنی زندگی میں کبھی خواب میں بھی دوسرے بواہ یا عیاشی کا نام وہ تو کیا لیتیں، اُن کے اقبال (تیج) کے ڈر سے اُن کے سامنے بھی کوئی نہیں لیتا تھا۔ کیونکہ پتی برتا (ایک ہی خاوند کی عاشق) عورت کے سراپ سے ظالم آدمی جل جاتا ہے۔ پس جب ایسا گیان تھا، تبھی مکمل سُکھ کا زمانہ تھا۔

نتیجہ

پیاری بہنو۔ پس اِنہیں اسادھارن (غیر معمولی) فرضوں کا عمل کرنا ایک پتی ورت دھرم پالنا (ایک خاوند کا شیدائی ہونا) کہلاتا ہے۔ اور سناتن دھرم شاستروں میں اِنہیں دھرموں کی عامل عورتوں کو دوِج ذات میں اُتم یعنی ترقی کرنے والی ستوگنی پرکرتی کی سادھوی دیوی یا حق پرستن و ریاضتن۔ سرسوتی۔ دیوی کے نام سے بولا گیا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم کے لائق یعنی قابلِ پرستش ہوتی ہیں۔ اور اُنہیں سادھوی دیویوں کی وجہ سے ملک نیک چلن بنتا اور بنا رہتا ہے۔ اگر تم چاہو، تو پھر ویسی ہی سادھوی دیوی (نیک عصمت) بن کر اور ملک کو عیاشی سے پاک کرکے پھر اِس وقت بھی بہشت بنا کر دکھلا سکتی ہو یہ تمہارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ورنہ ہرگز نہیں بن سکتا۔ آخر میں ایسی سادھوی دیویوں کو میرا اسادر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

راجندر مُنی۔ کنوار سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

بارھواں باب تین ۳ بیانات تمام شُد

اُدم

نرِوِکارائے نمونہ

اُتھ

تیرہواں باب

سناتن دہرم کیمطابق کہانے۔پینے۔رہنے سہنے وعیش وعشرت کیمتعلق آچار۔اناچار کامکمل وِچار کیساتھ بیان

اِن کے سبب۔نام۔طریق عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! اوّل تو پچھلے بابوں میں بتلائے سب نیک اُصولوں کا جوں کا توں سمجھ کر عمل کرتے رہنا ہی نیک عمل کرنا اور دیو خصائل اشخاص کی صُحبت کرنا حقیقی عِلم سیکہنا۔ وِچار کے ساتھ آچار یا سد اچار یعنی نیک اعمالی کہلاتا ہے۔ اور اُن کے خِلاف عمل کرنا اناچار یا دُراچار یعنی بداعمالی کہلاتا ہے۔ لیکن سنسار میں مختلف طرح کے خواص کے اشخاص ہونے کے باعث نہ تو سبھی اشخاص اِک دم نجات حاصِل کرنے کے عمل ہی کرتے ہیں۔ اور نہ سب عامِل اِکدم آسانی سے کامیاب ہی ہوجاتے ہیں، لہٰذا نجات ہونے تک نہ معلوم کب تک اِس سنسار میں جنم لینا، مرنا و رہنا لازمی پڑیگا۔ اور جب رہنا ضرور پڑیگا، تو دُنیوی بھوگ (کہانا۔ پینا۔ رہنا۔ سہنا) بہی ضرور بھوگنے ہی ہوں گے۔ لیکن بھوگوں کے بھوگنے میں یہ بات ٹھیک ہی پائی گئی ہے، کہ کسی بہی کام یا بھوگوں کی بہت زیادتی سنسار میں رہنے میں تکلیف دِہ ہی ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس کی زیادتی کے دُکھوں سے بری رہنے کے لئے سنسار کے بھوگوں کو بالکل چھوڑ دینا یا بیکار زیادہ یا بُری طرح بھوگنا ہی ادھیاتمک دُکھوں یا جسمانی مرضوں کا باعث ہوجاتا ہے۔

اِس لئے اوّل تو اِن بھوگوں کے اِس طرح بھوگنے کو کہ جس میں پیشتر بتلائے سناتن دہرم شاستروں کے مُطابق نیک اشخاص کو عمل کرتا دیکھکر اپنی روح اُس کو منظور کرے، یا یوں سمجھو، کہ جن بھوگوں کے بھوگنے میں اپنی آتما میں شرم۔ ڈر اور شُبہ پیدا نہ ہو، بس وہ سب بھوگ

سدا چار کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اُن ہوگوں میں سے زیادہ ترسب ضروری ہوگوں کا سب کی جانکاری کے لئے زیادہ تشریح کے ساتھ نیچے اور بیان لکھا جاوےگا، کہ جن کے جس طرح ہو گئے کو سناتن دہرم میں آچار اور دوسری زبانوں میں قواعد حفظان صحت یا اکثر مذہبی ریت رواج اور انگریزی زبان میں ہائجین بھی کہتے ہیں۔ تو اُن کا جس طرح ہوگنا مفید صحت یا فائدہ مند لکھا ہو، بس وہی ودچار کے ساتھ آچار، اور جس طرح ہوگنا مُضر صحت یا نقصان دہ یا اُن سے پرہیز کرنا لکھا ہو، وہی ودچار کے ساتھ اناچار سمجھ لیں۔

۱۔ ہوا کے اِستعمال کا طریقہ

یہ تو تندرستی کا سب سے بڑا جزو اور اوّل درجہ کی غذا ہے، جس کو جنم سے مرنے تک ہر وقت کھانا لازمی ہوتا ہے۔ اور کسی ذی رُوح کو اِس کے بغیر کھائے پانچ منٹ زندہ رہنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ اِس کا ٹھنڈا۔ آہستہ آہستہ چلنے والی اور قدرے خوشبو دار کھانا تندرستی کے لئے مُفید۔ اور گرم۔ بہت تیز چلنے والی بدبودار۔ گرد و غبار۔ رُواں۔ دُہواں ملی ہوئی کھانا مُضر صحت ہے۔ اور لمبے سانس سے کھانا مُفید و آہستہ آہستہ سانس لے کر کھانا مُضر صحت ہے۔ لہٰذا جس جگہ مذکورہ بالا طریق سے ایسی غذا کھانا ملے وہاں رہنا یا جانا یا اُس کو ہوم یا خوشبو دار پھلواڑی کے ذریعہ شُدھ کر کے کھانا اور جہاں ایسی ہوا نہ ملے وہاں رہنے سے بچنا مفید صحت ہے۔

۲۔ پانی استعمال کرنیکا طریقہ

ہوا سے دوسرے درجہ پر یہ تو تندرستی کے لئے بڑا ضروری جُزو ہے۔ اِس کا معمولی ٹھنڈا۔ تازہ۔ بلا ذائقہ۔ بلا بو۔ بغیر گرد ملا ہوا پاک صاف پانی پینا مُفید صحت۔ اور اِس کے خلاف گرم۔ کھاری۔ خوشبو دار یا بدبودار۔ خراب برتن میں و میلا پینا مُضر صحت ہے۔ جو اوّل تو بارش کا زمین پر گرنے سے اوپر ہی کا لیا ہوُا۔ دوئم بہتے کا۔ سوئم پہاڑ کے جھرنے کا۔ چہارم برسات کے موسم کے علاوہ گنگا جی یا کسی بڑے پہاڑی دریا کا۔ پنجم عُمدہ کنوئیں کا پانی پینا بہتر ہوتا ہے۔ اور خلوے معدہ یا غذا کے ساتھ زیادہ مقدار میں پینا مُضر صحت، اور غذا کے ایک گھنٹہ بعد خوب پینا مُفید صحت ہے۔ اسلئے جس طرح مذکورہ بالا طریقہ سے ایسی ضروری غذا ملکے ویسی ہی تلاش کر کے یا اوٹا کر یا فلٹر کر کے شُدھ کر کے پینا اور خراب سے پرہیز کرنا مُفید صحت ہے۔

۳۔ غذا استعمال کرنیکا طریقہ

پانی سے دوسرے درجہ پر یہ پانچوں عناصروں کا مُرکب مجموعہ کھانا تندرستی کے لئے ضروری

جُزو ہے۔ جو نباتات (اُدبھج یونی) میں سے وَیش ورن کی مُفید صحت سبزی کا عُمدہ پک کر گِر جانے پر اوّل پھل یا غلّہ کی شکل میں کچّی یا پانی میں اُبال کر۔ دوئم سادا دال روٹی، پوری، حلوا، کھیر۔ دلیہ ساگ۔ ترکاری کی صورت میں کچھ نمکین یا میٹھی، کھٹی، چرپری، چکنی، گرد غبار کوڑا کرکٹ سے پاک صاف کر کے اہنسک یعنی مانس نہ کھانے والے کسی ورن کے پاک صاف رہنے والے شخص سے صاف مقام و صاف برتنوں میں بنوا کر یا ایسی ہی دیگر کسی طرح سے لے کر یا مانگ کر اور گرد و غبار سے پاک صاف تنہا جگہ میں بیٹھکر اکل حلال غذا کھانا مُفید صحت۔ اور اِس کے خِلاف غذا کھانا مُضر صحت ہے۔ اور سوائے اپنے تندرست و نیک چلن ماں، باپ، بھائی یا بیٹوں کے ساجھے میں کھانے کے بقیہ سب دیگر اشخاص کا چاہے یکجائی تو بیٹھ کر لیکن علیحدہ علیحدہ برتنوں میں کھانا مُفید۔ اور سبھی کا ساجھے میں جھوٹا یا زیادہ الگ الگ بیٹھ کر کھانا مُضر ہے۔ اور دِن میں دوسرے اور پانچویں پہر کے شروع میں یعنی صُبح دس بجے و شام کو سات بجے دو بار کھانا اعلیٰ بہترین۔ اور صُبح سات بجے دبارہ[12] بجے و شام کو سات بجے تین بار کھانا دوئم درجہ کا مُفید۔ اور ہر وقت بھوک سے پون حِصّہ کھانا مُفید۔ اور اِس کے خلاف کھانا مُضر صحت ہے۔ اور اِنسانوں کو سبزی کی غِذا کھانا مُفید صحت۔ اور ساتھ میں حیوانی غِذا کھانا و شراب پینا مُضر صحت ہے۔ البتہ حیوانی غذا میں دودھ۔ گھی۔ دہی۔ مٹھا حالتِ طالب علمی (برہمچاری اوستھا) میں تھوڑا۔ اور عیالداری (گرہستی) حالت میں کچھ زیادہ کھانا مُفید صحت ہے۔ لیکن اِس کا بھی بہت زیادہ مِقدار میں کھانا یا ربڑی۔ ماوا۔ کھویا کی صورت میں بنا کر کھانا مُضر صحت ہے۔ اور بہ نسبت تازی و ملایم غِذا کے زیادہ باسی، زیادہ پکی ہوئی، سڑی ہوئی، جلی ہوئی، بہت گرم، زیادہ ٹھنڈی و زیادہ سخت غذا کھانا مُضر صحت ہے۔ اِس لئے اتنے آچار (خیال) کے ساتھ کھانا سداچاری و ساتوکی غذا کہلاتی ہے اور مُفید صحت ہے۔ اور اِس سے کم و بیش آچار (خیال) کے ساتھ کھانا اناچار یا دُراچار کی غِذا کہلاتی ہے اور مُضر صحت ہے۔ لہٰذا ایسی ضروری غِذا کو جس طرح مذکورہ بالا طریقہ کی صاف، تازی و نباتاتی مِل سکے وہ تلاش کر کے اور مُند ہار کر مُفید صحت بنا کر کھانا اور اِس کے خِلاف سے پرہیز کرنا مُفید صحت ہے۔

ناظرین! چونکہ یہ بیان بے حد ضروری و بہت پیچیدہ ہے، اور زیادہ تر تمام دُنیا کے اِس وقت تک کے غیر تعلیم یافتہ تو سبھی اور نوے فیصدی تعلیم یافتہ اشخاص بھی اِس بات سے بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہیں، کہ حقیقت میں غِذا کیوں کھائی جاتی ہے اور کیا کیا اشیاء غذا میں کھائی جاویں۔ اِس لئے کچھ تو ناواقف ہونے کے باعث اُن سے غِذا کے سامان کھانے میں غلطیاں ہوتی ہیں اور کچھ اُن کے ذائقہ منانے کے باعث بھی غلطی ہوا کرتی ہے۔ اور زیادہ

تعداد میں ہمارے بہائی حیوانی غذا یعنی مانس و انڈا وغیرہ کے بہی بے سوچے سمجھے صرف ناسمجھوں (اگیانیوں) کی دیکہا دیکہی ہی کہانے کے عادی سے ہوگئے ہیں۔ اور کوئی کوئی بہائی پانی۔ دودہ۔ قند۔ مول۔ پہل وغیرہ تک سے بہی کچھ کچھ بیکار پرہیز کرتے ہیں۔ لہٰذا رفاہِ عام کے لئے اِس کی مکمل ضروری تشریح ذیل میں اور درج کی جاتی ہے، آپ لوگ خوب غور کیساتھ سمجھ لیں۔

۱ ناظرین۔ اِس جسم کی مشین کی حرکت سے روزانہ کام کرتے رہنے کے باعث جو خون و چربی وغیرہ کام تو کر ڈالتے ہیں، لیکن خود کچھ مقدار میں نیست ہوجاتے ہیں، لہٰذا اُتنی ہی جسم کی طاقت میں کمی یعنی کمزوری ہوجایا کرتی ہے۔ اِس لئے جسم کی اُس طاقت کو پوری یعنی کمزوری کو رفع کرنے و تندرستی ٹھیک قائم رکہنے کے لئے بہوک لگا کرتی ہے۔ تو اس کے لئے وہ اشیا، کہائی پی جاسکتی ہیں، کہ جن سے وہ کمی پوری ہوکر کمزوری درست ہوتی رہے۔ بس اسی کا نام غذا کہانا ہے۔ اور جو سامان بیکار پیٹ تو بھر دیں، لیکن جسم میں طاقتور مادہ اُن سے کچھ نہ بنے یا کم بنے، تو اُن کو فضول یا کم مفید غذا کہانا یا فاقہ، ناغہ، روزہ برت و اُپواس کرنا ہی کہتے ہیں۔ لہٰذا وہ گئی ہوئی طاقت پوری کرنے اور تندرستی ٹھیک قائم رکہنے کیلئے سناتن دہرم کی شاخ علم طب کے مطابق ہر ایک جوان اِنسان کو تندرستی کی حالت میں خون و گوشت بنانے والے سامان پچیس۲۵ تولہ۔ چربی بنانے والے چھ۶ تولہ۔ نشاستہ و شکر بنانے والے پیں تیس۳۵ تولہ۔ نمک بنانے والے سوا تولہ اور پانی ایک سیر سے ڈیڑہ سیر تک۔ یعنی کُل اِتنا سامان دِن میں دو۲ یا تین۳ بار میں تھوڑا تھوڑا کرکے کہا پی کر اپنی گئی ہوئی طاقت کو پوری کرنے اور آئندہ کو طاقت بڑہانے کے لئے روزانہ کہاتے پیتے رہنا چاہیئے۔ جس کے لئے ویشش ورن کی نباتاتی اشیا، کہانی پینی بہت مفید ہیں، جو مقالہ اوّل کے چودہویں۱۴ باب میں کچھ تمثیلاً لکہی جاچکی ہیں۔

۲ اگر کوئی شخص اِن میں سے کوئی شئے نہیں کہاویگا، تو اس کا نام فاقہ یا برت کرنا ہے، جس کو زیادہ کرنے پر وہ بہت جلدی موت کو بُلاویگا۔ اور اگر اِس وزن سے کم کہاویگا تو صرف کمزور ہی رہیگا۔ اور اگر اِس مقدار سے زیادہ کہاویگا، تو بہی وہ مختلف طرح کے بڑے امراض میں مُبتلا رہیگا۔ جیسے جو شخص خون و گوشت بنانے والی یا چربی اشیا زیادہ کہاویگا، تو وہ جگر کی خرابی ہوکر نقرس وغیرہ سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔ اور اگر شکر بنانے والی میٹھی اشیا، زیادہ کہاویگا، تو ذیابطیس وغیرہ سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔ اور جو چربی بنانے والے گہی، تیل وغیرہ کے سامان زیادہ کہاویگا، تو وہ کھیلوں کی بوری کی طرح

پھول کر بادی کے سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔ اگر نمک کم کہاویگا، تو اِسکروی مرض ہوکر پھر پائیریا اور زہرباد وغیرہ سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔ اور اگر نمک زیادہ کہاویگا تو جسم دُبلا ہوجاویگا۔ اگر پانی کم پیویگا، تو خشکی و قبض کے سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔ اور اگر پانی زیادہ پیا کریگا، تو انیسی ڈِبِیٹ و وات روگ یعنی کھٹی ڈکاروں والی بدہضمی کے سخت امراض میں مُبتلا ہوجاویگا۔

۴ غذا کہاتے وقت یہ بہی خیال رکھیں، کہ سب کہانے کے سامان اپنے محافظ بہت سخت چہلکوں کو چھوڑ کر بقیہ چھلکے اور رگری وغیرہ سبہی میں یہ عُمدہ خواص رکہتے ہیں، اِس لئے اِنکے چھلکے وغیرہ اُتار کر نہ کہائے جاویں۔ اور نہ زیادہ باریک پیس کر ہی کہائے جاویں۔ اور کہاتے وقت خوب چبا چبا کر نگلنے چاہئیں۔ کیونکہ زیادہ تر اشیا کو اور خاص کر میٹھی شے کو تو مُنہ کی رال یعنی لعاب دہن ہی ہضم کرتی ہے۔ یعنی وہ جتنی زیادہ مقدار میں غذا کہاتے وقت چبانے سے لُقمہ میں شامل ہوگی، تو وہ شے اُتنی ہی عُمدہ اور جلدی ہضم ہوکر اپنا عُمدہ مادہ (رس) بناوے گی۔ اِسلئے غذا کو زیادہ چبا کر نگلنا چاہیئے، ورنہ بدہضمی کا مرض ہوجاویگا۔ اور پانی معمولی ٹھنڈا غذا کہانا شروع کرتے وقت دو گہونٹ درمیان میں دو تین بار تھوڑا تھوڑا، پھر آخر میں دو گہونٹ پینا اور ایک گھنٹہ بعد چاہے جتنا پانی لینا بہتر ہے۔ لیکن پھر غذا کہانے کے ایک گھنٹہ پیشتر سے بالکل نہ پیا جاوے۔

اور سب اناجوں کے سوائے ساگ۔ پات۔ پھل۔ پھول وغیرہ سبہی میں جُدا جُدا حساب سے طاقت ہی کا مادہ ہے۔ یعنی عام طور سے سبہی عُمدہ کہانے کے سامان ہیں، لیکن اِن میں سے شلجم۔ گاجر۔ آلو۔ گہوئیاں۔ گوبہی۔ چُقندر۔ بھنڈی۔ سیب۔ انار۔ آڑو۔ شریفہ شہتوت۔ آم۔ لیچی۔ لیمو۔ خربوزہ اور سب خشک میوے وغیرہ عُمدہ طاقتور کہانے لائق غذائیں ہیں۔ اور لوکاٹ۔ سنترہ۔ نارنگی۔ پیٹھا۔ لوکی۔ کدو وغیرہ زیادہ سرد ہونے کے باعث زیادہ تر گرم مصالحہ یا گرم غذا مثلاً گوشت۔ انڈا۔ شراب و مچھلی وغیرہ کہانے پینے والے شخصوں ہی کو مُفید ہیں، سب کو بہت مُفید نہیں ہیں۔ اور انڈا تو کسی قالب (یونی) کا بہی نہیں کہانا چاہیئے، کیونکہ اوّل تو اِس سے اسقاط حمل کی ہتیا ہوتی ہے۔ اور کہانے میں بہت گرم و غلیظ شے ہے۔ تیسرے اِس سے جسم میں کچھ حقیقی طاقت نہیں آتی، بلکہ ایک قِسم کی خواہش شہوانی زیادہ ہوجاتی ہے، جو محض فضول ہی سی ہے۔ اور پان کہانا بہی مُضر صحت ہے، اِس کو زیادہ تر گوشت خور و شرابی اشخاص ہی مُنہ کی بدبو چھپانے کے لئے کہاتے ہیں۔ اور تمباکو کا استعمال بہی مُضرِ صحت ہے۔ ہاں! اگر کسی کا بادی کا خواص ہو یا زیادہ تر بیٹھنے کا

کام کرنا پڑتا ہو، تو اُس کے لئے صرف حقہ کی شکل میں تمباکو میں شیرا ملا کر تھوڑا تھوڑا پانچ۔ چھ بار پینا کچھ مُفید دافع ریاح ہے۔ کیونکہ اِس طرح اِس کا خاص زہر نکوٹین پانی میں رہجاتا ہے۔ اِس لئے اِس کا سوکہا کہانا، سونگہنا اور سگریٹ۔ بیڑی کی شکل میں پینا بہت مُضر صحت ہے۔ کیونکہ اِسکا زہر نکوٹین سیدھا معدہ و پھیپھڑوں کے ذریعہ دماغ میں جاکر بہت خشکی کرتا ہے۔ اور دیگر کسی قسم کے نشے بھی جیسے۔ گانجھا۔ سُلفہ۔ بھانگ۔ چرس۔ افیون۔ شراب۔ تاڑی۔ کوکین وغیرہ ہرگز بھول کر بھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں، کیونکہ شراب بیحد مُحرک ہے، اِسلئے جسم کو پھونک دیتی اور خواہشات شہوانی کو بڑھاتی ہے اور فوائدہ اِس سے کچھ بھی نہیں ہے۔ اور بقیہ سب نشے تمام جسم کو سُکھاتے اور دماغ کو سُست وبیکار بناتے ہیں اور مَنی و گوشت سُکھاکر (چھپی روگ کرکے) مار تک دیتے ہیں۔ اور بقیہ سب کہانے کے سامان تقریباً چھ قسم کے رس (مادے و ذائقہ) ہی کے ہوتے ہیں، جن کے مُناسب مقدار میں استعمال کرنے سے تمام عناصر (تتو) ٹھیک ٹھیک بنے رہتے اور خوب طاقت دیتے ہیں۔ اور انہیں کے کم وبیش مقدار میں استعمال کرنے سے سب تتوں میں خرابی ہوکر جسمانی امراض کی پیدائش کا باعث ہوجاتا ہے۔ اِس لئے یہ مُندرجہ ذیل تشریح آپ کو اِنکے بننے و بگڑنے والے تتوں کو بتلائیگی، لہٰذا اب آپ تمام غذائیں وادویات کو اسی طرح سوچ سمجھکر پرہیز سے کہایا کریں۔

۱۔ مدھر یعنی میٹھے رس کے خواص فوائد

یہ آکاش تتو کو بیش و وایو اور اگنی تتو کو دفع کرنے والا ہے یعنی بلغم پیدا کرنیوالا اور سودا و صفرا کو دفع کرنے والا ہے۔ سرد، قابض، مُدِر، مُقوی و مُقوی باہ ہے۔ آنکھوں، بالوں و اعضاء تناسل کو بہت مُفید ہے۔ چھاتیوں میں دودھ کی بیشی کرنیوالا، ٹوٹی ہڈی جوڑنے والا۔ اور تیز خراشدار زہر کا دافع ہے۔

۲۔ اَمل یعنی کھٹے رس کے خواص فوائد

یہ آکاشس و اگنی تتو کو بیش اور وایو تتو کو دفع کرنیوالا ہے یعنی بلغم و صفرا پیدا کرنیوالا۔ اور دافع ریاح ہے۔ تیز ہاضم و مُسہل ہے۔ بھوک و رغبت غذا و خون کو بیش کرنیوالا اور دانتوں کو مُفید ہے۔ منی (ویریہ) کو خراب و پتلا کرنیوالا۔ اور بینائی چشم کو مُضر ہے۔ مُحرک اعصاب و رُوئیں کھڑے کرنے والا ہے۔

۳۔ پٹو یعنی نمکین رس کے خواص فوائد

یہ آکاش و اگنی تتو کو بیش اور وایو تتو کو دفع کرنیوالا ہے۔ یعنی بلغم و صفرا پیدا کرنیوالا اور دافع ریاح ہے۔

ہاضم مُسہل مُصفّی خون اور بہوک و رغبتِ غذا کو بیش کرنے والا ہے۔ مُنہ میں تہوک لانے والا و جلن کرنے والا اور جسم چھریرا کرنے والا ہے۔

۴۔ کٹو یعنی چرپرے تیز رس کے خواص فوائد

یہ اگنی و وایو تتو کو بیش اور آکاش تتو کو دفع کرنیوالا ہے۔ یعنی سوداو صفرا پیدا کرنیوالا اور دافع بلغم ہے۔ گرم۔ تیز۔ روکہا اور ہاضم ہے۔ میدہ۔ چربی۔ مجا۔ پاخانہ و پیشاب کو سُکہانے یعنی خُشک کرنے والا ہے۔ کہجلی و فاسد مادے کے زہر کا دافع و چھاتیوں کے دودھ کو سوکہنے یعنی جذب کرنیوالا اور میدے سے پیدا ہوئے مُٹاپے کا دافع ہے۔ آنکھ۔ ناک۔ مُنہ کو ناگوار ہو کر پانی نکالنے والا اور عقل کو تیز کرنے والا ہے۔

۵۔ تکت یعنی کڑوے رس کے خواص فوائد

یہ وایو و پرتہوی تتو کو بیش اور آکاش و اگنی تتو کو دفع کرنیوالا ہے۔ یعنی ریاح پیدا کرنے والا اور بلغم و صفرا کو دفع کرنیوالا ہے۔ سرد۔ روکہا۔ ہلکا اور ناک سُکہانے والا ہے۔ تشنگی۔ بیہوشی۔ بُخار اور کرِم کو دفع کرنیوالا اور مُصفّی خون و جُذامی مادہ کا دافع ہے۔ متلی، جلن، دودھ کُنٹھوں اور فسادِ خون کے امراض کو رفع کرنیوالا ہے۔ کڑوا ہونے کے باعث اِس کے کہانے میں کسی کی رغبت نہیں ہوتی، لیکن کہا لینے سے بہوک و رغبت بڑھانے والا ہے۔

۶۔ کشائے یعنی کسیلے رس کے خواص فوائد

یہ وایو و جل تتو کو بیش اور آکاش و اگنی تتو کو دفع کرنے والا ہے یعنی ریاح و جل پیدا کرنے والا، ریاح کو بگاڑنے والا اور بلغم و صفرا کو دفع کرنے والا ہے۔ روکہا۔ سرد۔ ہلکا۔ جلدی افعال کو ٹھیک کرنے والا اور آم کو روکنے والا ہے۔ مُقوی جسم اور منی کو گاڑھا کرنے و روکنے والا مُقوی باہ ہے۔ زخم و مجا کو سُکہانے والا اور خون کے پتلے ہونے کی خرابی کو رفع کرنیوالا ہے۔ زخم بھرنیوالا اور اُس کو دُرست کرنیوالا ہے۔ بدگوشت کو چھیلنے والا اور اُسمیں درد پیدا کرنیوالا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ میٹھا۔ کہٹا۔ نمکین یہ تین رس آکاش تتو کو بیش و وایو تتو کو دفع کرنے والے ہیں یعنی بلغم پیدا کرنیوالے و دافع ریاح ہیں۔ اگر یہ چیزیں ایسے ذائقہ کی نہ ہوں اور روکہی۔ ٹھنڈی۔ ہلکی ہوں، تو دافع ریاح نہیں ہونگی۔

۲۔ چرپرا۔ کڑوا۔ کسیلا یہ تین رس وایو تتو کو بیش و آکاش تتو کو دفع کرنے والے ہیں۔

یعنی ریاح کو پیدا و بلغم کو دفع کرنیوالے ہیں۔ اگر یہ چیزیں ایسے ذائقہ کی نہ ہوں اور چکنی۔ ٹھنڈی و بہاری ہوں، تو بلغم دفع کرنیوالی نہیں ہوں گی۔

۳ میٹھا۔ کڑوا۔ کسیلا یہ تین رس اگنی تتو یعنی صفرا کو دفع کرنیوالے ہیں۔ اگر یہ چیزیں ایسے ذائقہ کی نہ ہوں اور تیز، ہلکی و گرم ہوں، تو دافع صفرا نہیں ہوں گی۔

۴ کھٹا۔ نمکین۔ چرپرا یہ تین رس اگنی تتو یعنی صفرا کو پیدا کرنے والے ہیں۔ اگر یہ چیزیں ایسے ذائقہ کی نہ ہوں اور روکھی ہوں، تو صفرا پیدا کرنیوالی نہیں ہوں گی۔

ناظرین! روزانہ کہانیکی اشیا پیٹ میں جاکر جو کچھ اچھے یا برے رس نباتی ہیں، انہیں سے کچھ کا ہر سو تولے میں رس بنانیوالا حصہ (جزو) سمجھانیکے لئے ذیل میں ایک نقشہ درج کئے دیتا ہوں جس سے آپ خود ہی مناسب و زیادہ مفید اشیا چھانٹ کر کہایا کریں اور کم فائدہ مند کو چھوڑ دیا کریں۔ اور شراب و گوشت کی طاقت کو بھی سمجھ جاویں، کہ انمیں غذا کسی بھی کتنی کم ہوتی ہے۔

نام جنس	خون کا جزو	چربی کا جزو	نشاستہ و شکر کا جزو	نمک کا جزو	پانی کا جزو	میزان کل	نرخ تقریباً فی سیر
شراب	-	۱	۹	۱	۸۹	۱۰۰	سولہ روپے تک
شکر	-	-	۹۶½	½	۳	۱۰۰	۵ر تک
گھی	½	۹۱	-	۲½	۶	۱۰۰	عمہ تک
دودھ	۶	۳½	۳	½	۸۶	۱۰۰	۲ر تک
چاول	۵	۱	۸۳	½	۱۰½	۱۰۰	۲ر تک
ڈبل روٹی	۸	۱½	۴۹	۱½	۴۰	۱۰۰	۱۰ر تک
جو	۸	۸	۶۶	۲	۱۶	۱۰۰	ۃر تک
مکا	۱۰	۹½	۶۵½	۱½	۱۳½	۱۰۰	ۃر تک
مونگ	۱۰½	۲	۷۰	۳	۱۴½	۱۰۰	۱۰ر تک
باجرہ	۱۱	۵	۷۲	-	۱۲	۱۰۰	۱ر تک
گندم	۱۱	۲	۷۰	۲	۱۵	۱۰۰	۱ر تک
اُڑد	۱۲	۳	۷۰	۱	۱۴	۱۰۰	۱۰ر تک
گوشت	۲۰½	۳½	-	۱½	۷۲½	۱۰۰	عہ تک
خون	۲۰	-	-	۲	۷۸	۱۰۰	عہ تک
مٹر گول	۲۲½	۶½	۵۳½	۲½	۱۵	۱۰۰	۱ر تک
چنا	۲۲½	۲½	۶۰	۳½	۱۱½	۱۰۰	۱ر تک
مسور	۲۵	۱½	۵۹½	۲	۱۲	۱۰۰	۲ر تک

۴۔ کپڑے اِستعمال کرنیکا طریقہ

غذا سے دوسرے درجہ پر سردی و گرمی سے جسم کی حفاظت کیلئے کپڑے پہننا بھی تندرستی کیلئے ضروری ہیں۔ اِس کو وقت و موسم کے لحاظ سے گرمی میں ٹھنڈے۔ سفید اور سردی میں گرم و رنگین کپڑے ٹخنوں سے گردن تک جسم میں خوب ڈھیلا۔ موٹا۔ سادا۔ صاف دُھلا ہوا۔ اور جہاں تک ہو سکے سب دیش کو ایکسے اور ملکی کے ساتھ جیسے مردوں کو دھوتی یا پاجامہ و کرتا۔ ٹوپی یا صافہ۔ اور عورتوں کو دھوتی یا دامن یا پاجامہ و کرتا۔ رُتبہ اپنی حیثیت کے مُطابق سوتی، اونی یا ریشمی دیسی بنا ہوا پہننا فائدہ مند، اور اِس کے خِلاف پہننا نقصان دِہ ہے۔ اِسلئے جس طرح ہو سکے مذکورہ بالا طریقہ کی فائدہ مند پوشش بنا کر ٹھیک کر کے پہننا اور نقصان دِہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۵۔ بستر اِستعمال کرنیکا طریقہ

تندرستی کے واسطے آرام سے سونے کیلئے اِس کی بھی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا گرمی میں سفید۔ ٹھنڈا و کم۔ اور سردی میں گرم۔ رنگین۔ ملایم۔ گدگدے دار۔ صاف۔ سوتی یا اونی بنا ہوا بستر استعمال کرنا مفید صِحت، اور اِس کے خلاف استعمال کرنا مُضر صحت ہے۔

۶۔ روشنی اِستعمال کرنیکا طریقہ

رات میں گھر کے کام کرنے یا کچھ پڑھنے کے لئے اندھیرا دور کرنیکو روشنی کی ضرورت ضرور ہوتی ہے، لہٰذا یہ بغیر بدبودار دُھواں دینے والے نباتاتی تیل سے کم تیز روشنی استعمال کرنا مُفید صِحت ہے۔ اور بدبودار دُھواں دینے والے۔ جیسے مٹی کا تیل یا گیس کی تیز روشنی استعمال کرنا مُضر صِحت ہے۔ اور بند مکان میں روشنی کر کے سونا مُضر صِحت ہی نہیں بلکہ مُہلک بھی ہے۔

۷۔ مکان اِستعمال کرنیکا طریقہ

سردی، گرمی و برساتی پانی کی زیادتی سے بچکر سنسار میں آرام سے رہنے کے لئے مکان کی بھی ضرورت لازمی ہوتی ہے۔ اِس کے لئے ہر آدمی پیچھے یوگی مہاتماؤں اور غریبوں کو باڑہ کی دیوار و پھوس کے چھپر کا بنا ہوا ایک معمولی گھر اور صحن زیادہ رکھنا۔ اور اِسکو گوبر سے لیپ کر خوب صاف رکھنا۔ اور وہاں دو چار چھوٹے بڑے پیڑ ہونا۔ اور درمیانی حیثیت کے گرہستیوں کیلئے اِن باتوں کے سوائے صِرف گھر کی دیواریں اونچی اور مضبوط مٹی کی یا پختہ بنوا لینا۔ اور اُمراء کو اِن باتوں کے علاوہ

گھر کی چھت بھی عُمدہ پختہ بنوانی چاہیئے۔ لیکن اِن کو ہر آدمی پیچھے دو ہزار مُکعب فٹ خلا کے ہر مکان میں اگلی طرف چوبیس مُربع فٹ کا ایک دروازہ اور اِس کے دونوں طرف اِس سے چوتھائی مُربع فٹ کی دو کھڑکیاں اور ہر کھڑکی سے چوتھائی مربع فٹ کے دو روشندان پچھلی دیوار میں اوپر کی طرف اور تمام مکان کے چاروں طرف کُھلے برآمدے بنوا کر رہنا مُفید صحت اور اِسکے خلاف میں رہنا مُضر صحت ہے۔ یعنی ہر کچّہ مکان میں پٹاؤ سے دوناصحن اور کچھ کھڑکی، روشندان سوریہ بھگوان کی دھوپ و صاف ہوا کی آمد و رفت کو بنوا کر رہنا چاہیئے۔ اور پھر بھی مکان میں دیوبگیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور پاخانہ و رسوئی خانہ کے مکان کو عُمدہ دُھلے ہوئے رکھنے و خراب گندے پانی اور دھویں کے اخراج کا عُمدہ بندوبست رکھنا چاہیئے۔

۸ غذا بنانے و کہانیکے برتن اِستعمال کرنیکا طریقہ

اوّل درجہ میں مٹّی یا درختوں کے پتوں کے جب کہ صرف ایک بار کام میں لائے جاویں۔ ورنہ سلسلہ وار تام چینی چینی، کانچ، لوہا، سونا، چاندی، اسٹ دھاتو، کانسی یا کس کٹ یعنی پیتل کے بہرت کے برتن اِستعمال میں لانا مُفید صحت اور بقیہ سب مُضر صحت ہیں۔

۹ صفائی رکہنے کا طریقہ

مکان کو جہاڑ پونچھ کر و لیپ پوت کر صاف رکہنا۔ کپڑوں کو دہو کر یا دہوپ میں سُکھا کر جسم کو غُسل کرکے۔ پیشاب پاخانہ کے بعد مقعد، اعضائے تناسُل و ہاتھوں کو مُندرجہ ذیل طریقہ سے مانجھ دہو کر۔ غذا کہانے کے بعد مُنہ و دانتوں کو خوب دہو کر صاف کرکے۔ زبان کو سچ بول کر، مَن کو نیک اعمال سکہانیوالی کتابوں کا مُطالعہ یا اُوم کا جپ تپ کرکے۔ اور غذا کو صاف مقام و صاف برتنوں میں بغیر گوشت کہانیوالے پاک شخص سے بنوا کر و صاف جگہ میں بیٹھ کر بلاشراب و گوشت کے کہانا۔ بس یہی صفائی مُفید صحت اور اِس کے خلاف صفائی مُضر صحت ہے۔ اور اِس سے زیادہ صفائی کرنا بھی وبالِ جان و دنیوی کاموں میں رُکاوٹ اور دُنیا کے تمام اشخاص کے ساتھ اُنسیت سے میل مِلاپ رکھنے میں حائل ہے۔

۱۰ پیشاب پاخانہ و غسل کرنیکا طریقہ

علی الصباح چار، پانچ بجے سوتے سے اُٹھ کر و پاؤ بھر تازہ پانی پی کر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر اور سیر بھر پانی سے مقعد کو دھو کر، پھر نرم مٹی سے تو سات بار یا مٹی اور پانی سے تین بار یا برے زیادہ پانی سے ایک ہی بار اچھی طرح ہاتھ پانچ دہو کر۔ اور دانتوں کو نمک سے مانجھ کر کُلّہ کرکے مُنہ دہونا۔ پھر موسم کے لحاظ سے تازے یا گُنگنے پانی سے غسل کرنا اور موٹے کپڑے سے پونچھنا۔ پھر دس بجے غذا کہانے کے بعد پیشاب

جانا۔ پھر پانچ بجے شام کو پیشاب پاخانہ جانا۔ پھر رات کو دس بجے پیشاب جانا اور ہر بار مذکورہ بالا اصول کے مطابق مٹی و پانی سے مانجھ دھوکر صفائی کرنا مفید صحت، اور اس کے خلاف مضر صحت ہے۔

۱۱ رہن سہن کا طریقہ

اپنے اپنے دُنیوی کام کے لحاظ سے چودھویں باب کے مطابق عُمر کے حصّے کرکے ہر ایک بھوگ و تپ کے کام کا وقت مُقرر کر لینا، پھر اُسکی پابندی کرنا مفید صحت اور اس کے خلاف رہن سہن مُضر صحت ہے۔

۱۲ چال چلن و عادت رکھنے کا طریقہ

شائستہ۔ سچا۔ نیک چلن حق پرست و سیدھا سادا بلاشوقینی۔ چال چلن یا عادت رکھنا مفید صحت، اور اس کے خلاف مُضر صحت ہے۔ اور کسی قسم کی بازی یا جوے کی عادت ڈالنا دین و دُنیا دونوں کو مُضر ہے۔

۱۳ ایشور کی پرارتھنا و اُپاسنا یعنی خُدا کی عبادت کرنیکا طریقہ

اوّل تو اپنے سب کام ہمیشہ یم نیم کے مُطابق کرنا، اور صُبح کے وقت سورج نکلنے سے پیشتر اور شام کو سورج غروب ہونیکے وقت سے ہی روزانہ پانی سے صاف ہوکر ایک ایک گھنٹہ چُپ چاپ خاموشی سے بیٹھکر دھیان کیساتھ نویں باب کے مطابق برہم یگیہ یعنی پرارتھنا اُپاسنا کرنا مُفید۔ اور اس کے خلاف عبادت کرنا مُضر ہے۔

۱۴ دوسروں کی عزت افزائی و آداب بجالانیکا طریقہ

عُمدہ خوبصورت و بیش قیمت پتھروں کو حفاظت سے سنگوا کر رکھنا۔ اور عُمدہ نباتاتی اشیار کو پانی وغیرہ سے سینچنا۔ اور عُمدہ چرندو پرندوں کو خوب اناج۔ جل۔ چارا دیکر پالنا۔ اور اپنے سے بڑے عُمر کے شودروں کا۔ مالدار ویشوں کا۔ قوی چھتریوں کا و عالم ستوگنی براہمنوں کا عزت کیساتھ ادب کرکے مُحبت سے ملنا، نمستے وغیرہ کرنا، بولنا بٹھانا۔ اور اُن کی خاطرداری کرکے اُنکی بہتر رائے لے کر اور اُسے مانکر اُنکا ادب (ستکار) کرنا مُفید۔ اور اسکے خلاف کرنا مُضر ہے۔

۱۵ سیر کرنے کا طریقہ

شہری تندرست گرہستیوں کو نماز (سندھیا) سے فارغ ہونے کے بعد یا اس کے پیشتر ہی ایک گھنٹہ کے لئے صُبح یا شام کو روزانہ کسی جنگل میں پیدل تیز رفتار سے گھومنے جانا۔ اور اگر جا سکیں تو کمزور مریضوں کو آہستہ آہستہ سواری میں جانا مُفید صحت، اور اس کے خلاف سیر کرنا مُضر صحت ہے۔

۱۶۔ سفر کرنیکا طریقہ

گرہستیوں کو اپنے رِشتہ میں کبھی کبھی ملنے کو یا کسی اور ضروری کام کے لیے جانا آنا۔ یا اپنی روزگار کیلئے کسی بھی چھوٹے یا لمبے سفر یا مُلک دُرمُلک ہنر سیکھنے یا سوداگری کرنے جانا۔ اور سنیاسیوں کو بلا ضرورت بھی لمبے سفر کے لیئے اِس دیش سے اُس دیش کی طرف یا اِس پہاڑ سے اُس پہاڑ کی طرف یا اِس دریا سے اُس دریا کی طرف کو روزانہ سفر کرتے رہنا اور درمیان میں خلقت کو نیک اُصول (ست اُپدیش) بتلاتے بھیک مانگ کر روٹی کہاتے جانا۔ اور اِسی طرح زندگی بھر سفر کرتے رہنا مفید صحت، اور اِس کے خلاف صرف من بہلاؤ کے لئے سفر میں مارے مارے پھرنا اور وقت و دولت کہوتے پھرنا مُضر صحت ہے۔

۱۷۔ چھوت چھات ماننے کا طریقہ

تمام سنسار کے آدمیوں کو اپنا بہائی جانکر صِرف اِسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں تبلائے سناتن دہرم کے اسھمبھوں۔ انگوں۔ اُپانگوں و آچار وِچاردں کی پابندی نہ کرنے والوں کے ساتھ چھوت ماننا۔ یعنی اِنہیں کو ترقی کرنا سکہانیکے لئے صِرف دہمکی دینے کے طور پر اُنکا ساماجک بہسکار کر دینا یعنی اپنے زُمرہ سے اُس کو اُس وقت تک کے لئے کہان، پان، رہن سہن، شادی دُغمی وغیرہ سب کاموں کی شرکت سے قطعی الگ کر دینا کہ جب تک وہ اُن کی پابندی نہ کرنے لگے۔ اور جسم کے لئے نقصان دِہ و خراب ناپاک اشیاء سے چھُوت ماننا مُفید صحت، اور اِس کے خِلاف کسی سے غرور۔ ریاکاری۔ دمبھ۔ پاکھنڈ سے چھُوت ماننا مُضر صحت ہے۔

۱۸۔ جسمانی و روحانی کام کرنیکا طریقہ

جسمانی و روحانی دونوں قسم کے کاموں کو تقریباً مساوی طور پر کرنا مُفید صحت، اور اِسکے خلاف کم و بیش کرنا مُضر صحت ہے۔

۱۹۔ تعلیم پانیکا طریقہ

اگلے سترہویں باب میں بتلائے ہوئے گروکُل کی نیک و بہترین طریقہ تعلیم کے مُطابق باقاعدہ تہوڑی بہی تعلیم پانا و معمولی موٹے حروف کی کتابیں پڑہنا اور رات کو تیز روشنی میں نہ پڑہنا مُفید صحت اور اِس کے خلاف چاہے زیادہ تعلیم بہی پانا مُضر صحت ہے۔

۲۰۔ رنج۔ فکر و خوشی منانیکا طریقہ

قُدرتی طور پر اِن تینوں کو اپنے کرے اچھے یا بُرے فعلوں کا ثمرہ سمجھکر اُن کے دُکھ یا سُکھوں کو خاموشی

کیساتھ ہو گنا مُفیدِ صحت ، اور اِس کے خِلاف بیکار زیادہ رنج یا خوشی ماننا مُضرِ صحت ہے ۔

۲۱ سونے کا طریقہ

دِن بھر جِسم کی مشین کو کچھ نہ کچھ کام کرتے رہنے کے باعث اِس کو آرام دیکر تھکن دور کر کے پھر سے کام کرنے کے لائق بنانے کیلئے نیند کی بہی بڑی ضرورت ہے ۔ لہٰذا کم و بیش عُمر کے لحاظ سے بچّوں کو جنم سے پانچ سال تک جاہے جب بیس۲۰ سے بارہ۱۲ گھنٹے تک ۔ اور چھٹے سے بارہ سال تک کے بالکوں کو بارہ سے دس گھنٹے تک ۔ اور تیرہ۱۳ سے اٹھارہ سال تک کے برہمچاریوں کو دس سے آٹھ گھنٹے تک ۔ اور اُنیس سے ساٹھ سال تک کے گرہستیوں کو سات گھنٹے تک ۔ اور ساٹھ سال سے اوپر کے بوڑھوں کو چھ سے چار گھنٹے تک صِرف رات ہی میں غذا کھانے سے تین گھنٹے پیچھے مُنہ اُگھاڑ کر کُھلے ہوئے ہوا دار اور اندھیرے مکان یا مقام میں سونا مُفیدِ صحت ، اور اِسکے خِلاف سونا مُضرِ صحت ہے ۔

۲۲ مُباشرت کا طریقہ

اِس کو گیارہویں و سولہویں باب میں بتلائے اُصول کے مُطابق ہر ایک مرد عورت کو برہمچاری رہنے کا زمانہ گُذر جانے پر ہر عورت کے ماہواری حیض کے چھٹے دِن سے مُحبّت کے ساتھ اپنے ہم خیال (سہ دہرمی) شادی شُدہ جوڑے کے ساتھ ہفتہ میں دو بار کے اوسط سے رات میں مُباشرت کرنا مفیدِ صحت ، اور اِس کے خِلاف مُباشرت کرنا مُضرِ صحت ہے ۔

۲۳ ورزِش کرنے کا طریقہ

بچپن میں کود پھاند کے کھیل کرنا ۔ برہمچریہ کے زمانہ میں گُروکُل کے اُصول کیمطابق فوجی ورزش کرنا ۔ اور گرہستی مرد عورتوں کو اپنے گھر ملو محنت کے کام کرنا ۔ اور دُکانداروں و کلرک منشیوں کو پچاس ڈنڈ و بیٹھک اور ننلو ملکی مونگری گھمانا ۔ اور رِشی براہمنوں کو روزانہ صُبح شام کے وقت برہم یگیہ (سندھیا ، نماز) کے بعد پندرہ۱۵ منٹ شیرش آسن کرلینا یا تیزی سے پیدل گھومنے جانا اور صِرف اِتنی ورزِش کرنا کہ جس میں ہانپنے نہ لگے ۔ اور چھتری بہادروں کو گھوڑے پر یا پیدل خوب بھاگ دوڑ کرنا یا درندوں کے شکار میں محنت کرنا یا فوجی قواعد کرنا ۔ یہ ورزشیں کرنا مُفید صحت ، اور اِس کے خلاف عورتوں کی مانند ٹینس یا میز پر گینید کھیلنا یا پرندوں و چرندوں کے شکار میں بیکار وقت اور دھن دولت گنواتے رہنا مُضرِ صحت ہے ۔

۲۴ دِل بہلاوٗ کے کھیل تماشے دیکھنے دِکھانیکا طریقہ

ہرایک اِنسان کو مسمریزم اور بہادروں کے دنگل، سرکس یا پچھلے اوتاروں و دیوتاؤں کے عُمدہ عُمدہ کارناموں کے کھیل تماشے دیکھنا دِکھانا مُفیدِ صحت۔ اور تاش شطرنج، جُوا یا عیّاشی سکھانیوالے مذاق و مسخروں کے (رسِک) بائیسکوپ، تھیٹر، سوانگ، رنڈیوں کے ناچ وغیرہ کے کھیل تماشے دیکھنا دِکھانا مُضرِ صحت ہے۔

۲۵ گانا گانے اور سُننے کا طریقہ

حقیقت میں یہ ہر تو مَن کا خیال درست کرنے ہی کیلئے، چاہے اب کوئی کسی طرح سمجھیں جِسکے لئے پیشتر سنسکرت زبان کے زمانہ میں سام وید گایا جاتا تھا۔ پھر اُس کے بعد دیوناگری ہندی زبان کے زمانہ میں ناگری زبان میں ایشور بھگتی کی شاعری سِری گوسوامی تلسی داس جی نے رامایَن۔ سوورداس جی نے سوورولاس۔ سُندرداس جی نے سُندر وِلاس۔ پھر نربھے رامجی نے نربھے وِلاس۔ اور اب اِسی گئے گذرے زمانہ میں میرے والدِ بزرگوار سِری پنڈت ٹیکارام جی شرما نے جن کا تخلص سِری ہر لیسرن شر مخنگ تھا، سِری گیان وِلاس لکھا ہے۔ اور فارسی میں سِری شیخ سعدی جی نے جو گُلستاں، بوستاں وغیرہ کتابوں میں شاعری لکھی ہے، لِس میری رائے سے تو اِن سے زیادہ کوئی شاعری اِس کام کیلئے اور دین و دُنیا دونوں کا سُدھار مَن کو سکھانیوالی اور کوئی دوسری ہے ہی نہیں۔ اِنہیں کے خیالات کو لے کر آجکل کے دیگر شاعر بھی اپنی اپنی نئے نئے طرز کی شاعری لکھ رہے ہیں، اُنمیں سے سِری پنڈت رادھے شام جی ساکن بریلی کا نام پہلا ہے۔ لہٰذا یہ گانے گانا یا سُننا مُفیدِ صحت، اور اِس کے خلاف مَن کو اور اُلٹا بگاڑنے والے گانے جن سے مَن بداعمالی کی طرف مائل ہو، گانا یا سُننا مُضرِ صحت ہے۔

ناظرین! اب آپ خوب سوچ سمجھکر اِن بھوگوں کو ٹھیک اِسی تحریر کے مُطابق بھوگ کر اِس دُنیا اور دین کا عُمدہ بہشتی سُکھ (سورگ سُکھ) بھوگا کریں۔ اور نرک دُکھ (دوزخی تکالیف) بھوگنے سے بچے رہا کریں انت میں اِن اُصولوں کی مکمل پابندی کرنے والے سداچاریوں (نیک اطواروں) کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رام چندر مُنی

کنوار سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

تیرھواں باب ایکسو ساٹھ بیانات تمام شُد

اُوم

شُدّہائے نمونہ

اَتھ

چودہواں باب

سناتن دہرم کیمطابق سب سنسکاروں یعنی رسوماتاور رِشہ کا بیان

اِن کے سبب۔ نام۔ ترکیب عمل اور پھل

پیارے بھائیو! سنسکار کا مطلب ہے بہتر بنانا۔ صاف کرنا۔ کسی آمیزش یا کھیس سو پاک کرنا یعنی جس طرح نیار یے کسی اوکہی دہات کو آگ میں تپاکر اُس کی مِلاوٹ کو دور کرکے اصلی دہات کر لیتے ہیں اور پھر اُسمیں کوئی خرابی باقی نہیں رہتی بس ٹھیک اسی طرح اِس سنسار میں ہر مرد عورت کے جیو آتماؤں کیلئے بھی حمل (گربھ) میں آنے سے مرنے تک اِن کے جسم تندرست رکھنے اور قوت وعقل کو ٹھیک بنانے۔ یعنی اِن کے گن۔ کرم۔ سُبھاؤ بہترین بنانیکے لئے، کہ جس سے ہر شخص اِس دُنیا (لوک) میں مکمل سُکھ اور دین (پرلوک) میں نجات (موکش) کے حقدار ہوسکیں، سناتن دہرم شاستروں میں کچھ ایسے سنسکار یعنی پاک بنانیکے اُصول مُقرر ہیں، کہ جنکی مکمل طور پر پابندی کرنے سے ہر شخص ویسا ہی پاک ہوجاتا ہے کہ جیسا حقیقت میں چاہیئے۔ زیادہ تر انہیں کو مذہبی ریت ورواج بھی کہتے ہیں۔ لیکن کبھی بہت زمانہ گذر جانے پر زمانہ کی رفتار کے اُلٹ پھیر سے اِن میں اکثر کمی بیشی یا خرابی آجایا کرتی ہے تبھی اُس کے خراب اثر سے دُکھ بھو گنے بھی شروع ہوجایا کرتے ہیں۔ بس یہی حالت آج کل بھی ہو رہی ہے، کہ تمام سنسار کے اشخاص اِن سنسکاروں کے حقیقی مطالب بھول کر اپنے من کے مطابق کوئی گروہ تو اِن سنسکاروں کو کسی طرح سے کم، اور کوئی کسی طرح سے زیادہ، اور کوئی بالکل نہیں، اور کوئی خراب طریقہ سے عمل کرنے لگے ہیں۔ اور اپنے مُفید عام سناتن دہرم شاستروں کو صِرف ہندؤوں کے، اور ہند و آریوں کے دہرم شاستر ماننے لگے ہیں۔ لیکن اِن سبھی نئے دہرم کے اصولوں سے اصل مطلب بہت دور ہوتا جا رہا ہے۔ اور اِن کے کرنے سے کوئی حقیقی فائدہ ملک کو نہیں پہنچتا۔ اور وہ صِرف ایک قسم کے رسم ورواج کے نام سے بولے جانے لگے ہیں۔ چنانچہ آج کل اکثر گردہ کے اشخاص قرار حمل (گربھ) سے لیکر وفات تک اور اُس کے بعد کو بھی صِرف بیکار سنسکاروں ہی میں بے قاعدہ اور اِتنے

شوق سے لگے رہتے ہیں، کہ اپنا سب وقت اور دھن دولت اِنہیں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور وہ اِسی کو اپنا مت یا فرضِ منصبی بھی سمجھ رہے ہیں، جس سے دیش کو فائدہ کی جگہ بہت نقصان ہو رہا ہے۔ کیونکہ اِنہیں گروہوں (سماجوں) کے دوسرے بھائی جو بہت غریب ہیں، اور برادری کے رواج کے مُطابق اُن کو وہ خرچہ اُن سنسکاروں میں کرنا ہی پڑیگا، لہٰذا وہ بہت سے سنسکاروں کو کرتے ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ اِس خرچہ کی زیادتی کے خراب رواج نے ایسی قوی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے، کہ اُپ نین سنسکار (جنیوؔ) جو طالبِ علم کو صرف علم و ہنر پڑھنے کے لئے برہمچاری روپ (مُجرد شکل) میں رہنے کا ونڈ اور اُس کی علامت اختیار کرانا ہے، نہ کہ کچھ اور مقصد کے لئے ہو۔ جس کا وقت بچپن کے بعد ہی سے شروع ہوتا ہے، نہ کہ جوانی میں۔ تو آج کل کِسی کِسی مت میں اُس میں بھی اِس قدر زیادہ خرچہ کا رواج مُقرر کر دیا ہے، کہ چاہے بچہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور چاہے بلا اُپ نین سنسکار کئے بیس سال کا ہو جاوے۔ اور چاہے یہ سنسکار بالکل نہ ہو۔ لیکن اگر ہو، تو اِس قدر خرچہ ضرور ہو۔ تو بتلائیے! اِس سے اُپ نین سنسکار کا اصل مطلب تو بالکل دور ہی ہو گیا نا۔ اور اب چھتری، ویش و شودر ورن کو تو الگ رکھیئے، اُن کا اُپ نین سنسکار کرنا کرانا تو شاید اب فرض (دھرم) ہی نہیں رہا ہے۔ آپ تو ذرا اُن کو دیکھیے، کہ جو اپنے لئے براہمن کہتے ہیں اور ایک ہندو مذہب کے سرغنہ ہیں۔ اور اِسی حیلے سے دان اور نیوتا (دعوت) کھا کھا کر گذر بھی کرتے ہیں، لیکن غریب ہیں۔ اور دوسرے جو اِنہیں میں مالدار بھی ہیں اور چاہے اُنہوں نے بچے ایم۔ اے تک پڑھا لئے ہیں، لیکن اِن سبھی میں کم و بیش اسّی فیصدی ایسے اشخاص ملیں گے، کہ جن کے اُپ نین سنسکار تک تو ہوئے نہیں ہیں اور شادی (بواہ) تک ہو جاتی ہیں۔ یا شادی سے ایک دِن پیشتر اِس رواج کے پورا کرنے کے لئے گلے میں تگے ڈالے جا رہے ہیں۔ اور کوئی کوئی مذہب اِسی کو خراب طریقہ سے کرنے لگے ہیں۔ جیسے مُسلمان بھائی بچہ سے ویریہ کی حفاظت کرانے کی بجائے، اُس کو جلدی عیّاش بنانے کے لئے اُس کے اعضائے تناسل کی کھال تک کٹوا دیتے ہیں۔ اور عیسائی بھائی بچپن ہی سے بالوں و کپڑوں کی ڈریس کا شوقین بناتے اور بائیسکوپ و تھیٹروں میں اولاد کو بھیج کر اور انڈے و شراب کھلا پلا کر جلدی عیّاش بنا دیتے ہیں

اور دوسرے سنسکاروں کے بارے میں بھی کچھ ایسی ہی حالت ہو رہی ہے، کہ حقیقت میں کتابوں میں تو لکھے پائے جاتے ہیں، لیکن اُن کو بیکار سمجھ کر رواج سے خارج کئے اتنا زمانہ ہو گیا ہے، کہ اب اُنکو کوئی جانتا تک بھی تو نہیں۔ اِس لئے پھر سے اُن کا ٹھیک رواج مُقرر کر کے اُنسے حقیقی فائدہ اُٹھانے کیلئے، اوّل تو وہی سولہ سنسکار جو سنسکار ودِہی میں لکھے ہیں اگر مُلک کے باشندے اُن کو اور اُن کے مطالب کو ٹھیک سمجھتے ہوں، تو ضرور کریں کراویں۔ یا آئندہ بتلائی ہوئیں اپنے اپنے اِحاطہ کی راجہ جہاودیا سبھائیں (کونسلیں) اپنے اپنے یہاں کی ضرورت کے مُطابق تمام مرد عورتوں کے مذکورہ بالا سُکھوں کے حاصل کرنیکے

لئے گیان کے ساتھ سمجھکر جو جو سنسکار اور اُن کا طرزِ عمل (پدہتی) مُقرر کردیں، بس وہی ٹھیک ہیں۔ اور جب تک دوسرے عالمسگیر سنسکار طے نہ ہوں، بس اُن کو ویسے ہی کریں کراویں۔

اور اگر اسمیں کوئی نقصان اور ہار جیت نہ سمجھیں، تب میری رائے تو یہ ہے، کہ اُن سولہ سنسکاروں میں سے جو بہت ہی شائستہ (دہارمک) زمانہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں، ابھی اِس ناسمجھ (اگیانی) زمانہ میں صرف اُن سنسکاروں کی تو ضرور ہی پابندی کریں کراویں، کہ جنکی دراصل بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور اُنکے کرنیکے لئے بھی بہترین رسم و رواج کا قانون یعنی اُن کے کرنیکے بہترین اُصول یا طرزِ عمل (پدہتی) مُقرر کردیے جاویں، ورنہ پھر وہ بھی عمل میں نہ آسکیں گے۔ کیونکہ ذرا اِس مثال سے تو آپ سمجھ لیں، کہ جب یہاں تک تو بدچلنی کی نوبت پہنچ گئی ہے، کہ انسان حیوانوں کے ساتھ یا ہاتھ سے یا لڑکوں کے ساتھ اور حیوان کی مانند بہنوں کے ساتھ قدرت کے خلاف تو مباشرت کر رہے ہیں، تو پھر بھلا اگر بہادہان سنسکار (حمل قرار پانیکی رسم) یہاں کون کراویگا۔ اور ایسے بدچلنوں کا یہ سنسکار کروبھی، تو اِس خراب (دوشٹ) ویریہ سے حمل (گربھ) رہتا بھی تو نہیں ہے۔ بس اِسی طرح دیگر سنسکاروں کی بھی حالت سمجھ لیجئے۔ اِس لئے زمانہ کے لحاظ سے میں اپنی عقل اور آزادانہ بے لوس خیال سے اُن سنسکاروں کو، کہ جو اِس زمانہ میں کئے بھی جاسکیں اور اُن سے کچھ نتیجہ بھی نکلے، معہ اُن کے طرزِ عمل و خرچہ کے قانون (پدہتی) کے لکھے دیتا ہوں، عالم اشخاص غور کے ساتھ خوب سمجھ سمجھالیں۔ لیکن یہ ضرور کہونگا، کہ اگر یہ بھی کسی کی آنکھ میں کھٹکے، تو ملک میں مکمل تنزلی چھاجاویگی۔ اور اگر کسی کو یہ کم دکہائی دئے، تو وہ اپنے سنسکاروں کی گٹھری باندھ کر اپنے گھر ہی میں رکھے رہیں گے۔ اور صرف اُن کی کتابوں ہی میں لکھے رہ جاوینگے۔ یعنی جو رواج میں باقی بھی رہ گئے ہیں، وہ بھی آئندہ نہیں رہ سکیں گے۔ اِس لئے اِن کی کمی پر غصہ نہ کریں۔ بلکہ ذرا گیان کے ساتھ حقیقت کو سمجھیں اور اِسی طرح کرنے کرانے کی کمر باندہیں۔

اِسلئے ناظرین! ہر مرد عورت اپنے اپنے زمانہ طالب علمی (برہمچریہ کال) کو پورا کرکے اور اپنے اپنے ہم خیال (سہ دہرمی) خاوند و زوجہ (پتی پتنی) کے ساتھ شادی (بواہ سنسکار) کرکے عُمدہ عُمدہ مقوی غذائیں کہاتے او دودھ وغیرہ پیتے رہیں۔ اور عورت کے حیض (ماہیک دہرم) کے چھٹے دِن سے پچھلے گیارہویں باب کے مُطابق عُمدہ مُباشرت و حمل قائم کرنیکے طریقہ کے مُطابق خوب محبت سے آپس میں مُباشرت کرتے کراتے رہیں۔ جب حمل قائم ہوجاوے اور دو ماہ متواتر عورت کو حیض نہ ہو، تو پھر اگلا سنسکار کریں۔ اِسکے بعد دوسرے مُندرجہ ذیل سنسکار کئے جاویں۔ حالانکہ اکثر عالم (اچاریہ) اِس فعل کو بھی گربہادہان سنسکار ہی کہتے ہیں، لیکن اِس کی پدہتی (قانون) ہی گربھ کی ترکیبوں کو عُمدہ طرح سے کرتے رہنا اور مُقوی سامان کہاتے رہنا ہے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ اِس طرح سنسکار ایک دِن ہوتا ہے نہ کہ روزانہ۔

سلسلۂ سنسکار حسبِ ذیل ہے۔

۱ - پُنسَوَن سنسکار وِدھی

مرد کو اپنی عورت کے حمل قائم ہوا معلوم ہو جانے پر اپنے نزدیک رہنے والے کنبی و پڑوسی کچھ مرد عورتوں کو اکٹھا کر کے اُن کے روبرو یہ حمل ظاہر کرنے اور اُس دن تک آپس میں مباشرت نہ کرنے کا قول قرار کر لینے کے لئے، کہ جب تک بچہ پیدا ہو کر کم از کم چھ ماہ کا نہ ہو جاوے "پُنسَوَن سنسکار" کرنا کہلاتا ہے۔ تو اُس دن اُس مرد عورتوں کے گروہ میں وہ دونوں مرد عورت اِس سنسکار کے معمولی قاعدوں و منتروں سے خود دیویگیہ کر کے یا پروہت جی سے کرا کے اُس اگنی دیو کو ساکشی یعنی گواہی میں دیگر مندرجہ بالا قول و قرار (پرتگیا) کیا کریں۔ اُس وقت صرف ہون کی سامگری میں آٹھ آنے اور حاضرین مرد عورتوں کو پرساد بانٹنے میں ایک روپیہ۔ پروہت جی کو دکھشنا (نذر بھینٹ) میں سوا روپیہ اور حجام وغیرہ کو انعام میں چار آنے کُل تین روپلے خرچ کیا کریں۔ اور پھر حمل کی حفاظت کی جملہ تدبیریں کیا کریں اور حاملہ کو عمدہ عمدہ مقوّی سامان کھلایا کریں۔ اور جیسی اولاد بنانی ہو ویسے ہی دیوا شخاص کے کارنامے پڑھے یا سُنائے جایا کریں۔ اور آپ برہمچاری (مجرد) رہ کر ویریہ بڑھا دیں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی پُنسَوَن سنسکار ہے۔ اِس سے عورت بچہ اور مرد سب کے جسم قوی و تندرست ہوتے ہیں۔

۲ - جات کرم سنسکار وِدھی

جس وقت بچہ پیدا ہونیکے آثار نمایاں ہوں، تو فوراً اُسی وقت عمدہ ہوشیار دائی اور دو۲ چار پڑوسن عورتیں بُلا کر خوب اچھی طرح سے بچہ کا جنم کرا دیں۔ اور اُس وقت بچہ کے جنم کا وقت لکھ لیں۔ جس سے پھر جنم پتری (زائچہ) بنوا لیں۔ اُس وقت بچہ کا والد خود باہر موجود رہے۔ اگر کسی وجہ سے وہ نہ ہو، تو دیگر دیور یا ساس سُسر وغیرہ ہمدرد اشخاص ہی ہوں۔ اور جب جیل کی تھیلی بھی خارج ہو جاوے، تب وہ والد وغیرہ خود بچہ کی تندرستی دیکھ کر اگر وہ کمزور ہو، تو نال کو جیل کی طرف سے پیٹ کی طرف کو سونت کر کچھ خون پیٹ میں پہنچا دیں۔ اگر کمزور نہ ہو تو ویسے ہی اُس نال میں ٹونڈی (ناف) سے تین اُنگل کا فاصلہ چھوڑ کر کچے سوت کی چار تار کی لڑی سے کئی لپیٹ دیکر خوب کھینچ کر گرہ لگا دیں، جس سے اُدھر سے خون نہ آ سکے۔ اور ½ ۱ اُنگل نال چھوڑ کر ایسی ہی دوسری ایک گرہ اور لگا دیں پھر دونوں گانٹھوں کے درمیان تیز قینچی سے نال کو خود کاٹ دیں۔ اور کٹے ہوئے نال کے ٹونڈی کی طرف والے سرے میں وا یو تو گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا پانچ بوند یا ٹنکچر آیوڈین پانچ بوند یا آیوڈوفارم پانچ گرین یا عمدہ کستوری (مُشک) ایک رتی جو پیشتر سے لا کر تیار رکھا ہو اُس نال کے اندر ضرور رکھدیں پھر بچہ کو آٹے

یا صابون سے مل کر موسم کے لحاظ سے تازے یا گنگنے پانی سے غسل کرا کے نیا کپڑا پہنا دیں۔ اور عورت کے پیٹ پر پانچ گز لمبی دھوتی کی پانچ گرہ چوڑی تہ کر کے خوب کس کر لپیٹ دیں۔ پھر وہ اور اُس کی عورت دونوں مل کر اِس کی پدہتی کے مُطابق اُسی جگہ معمولی ہون کریں۔ پھر فوراً وہاں سے لے جا کر کسی دوسرے صاف مقام میں رکھیں اور وہاں بھی ہون کریں۔ اور پھر دس دن تک روزانہ اِسکی پدہتی کے مُطابق وہاں ہون کرتے رہیں۔ اور اُس رحم سے نکلے ہوئے خون جھِلی وغیرہ کو ایک مٹی کے برتن میں بند کر کے کہیں علیحدہ جگہ میں سوا گز گہرا گڑھا کھود کر گاڑ دیں۔ اور اُس زچہ خانہ کو لیپ پوت کر خوب صاف کر دیں۔ توجس وقت اِن سب کاموں سے فارغ ہوجاویں، تب ایک روپیہ کا پرساد حاضرین مرد عورتوں کو اور دائی کی لیاقت و محنت کے مُطابق جو مُناسب ہو یا کم سے کم سوا روپیہ اُس کی نذر دیں اور عزت کے ساتھ سب کو رخصت کر دیں۔ اِس میں ہون کی سامگری میں آٹھ آنے وناِئی وغیرہ کو چار آنے یعنی کُل تین روپے صرف کریں۔ پھر زچہ کی خوب محبت سے خدمت کرتے رہیں۔ اور اُس وقت اُس کو دو دھیا تین تولہ بادام و اکیس[۲۱] کالی مرچ کا دودھ بنا کر اور آدھ پاؤ گھی و کھانڈ کا عُمدہ چھونکا بنا کر پلا دیں۔ اور گڑ و اجوین کی گھی ڈال کر پات بنا کر ایک بار پلا دیں۔ اور اِسی طرح دو بار چھونکا و ایک بار پات تین دن تک دیں۔ چوتھے دن اگر بخار نہ ہو تو گیہوں کا دلیہ دیں۔ پانچویں دن مونگ کی دال کی کھچڑی دیں۔ چھٹے دن مونگ کی دال روٹی دیں۔ اور دس دن تک سونٹھ کا پکا ہوا پانی پلا دیں۔ اگر بخار ہو جاوے، تو اکتالیسویں[۴۱] باب میں بتلائے پیوریرل فیور کے مُطابق عِلاج کریں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ جات کرم سنسکار ہے۔ اِس سے عورت و اولاد کا جسم قوی ہوتا ہے اور اولاد مسان کے مرض سے بھی بچی رہتی ہے۔

۳ نام کرن سنسکار ودھی

جب بچہ دس دن کا ہو جاوے اور وہ و اُس کی والدہ تندرست ہوں، تو گیارہویں دن اِس مقام سے بھی باہر نکال کر اِس مکان کو بھی لیپ پوت کر صاف کر دیں۔ اور مرد عورت معہ بچہ کے غسل وغیرہ کر کے صاف ہو کر صاف کپڑے پہنیں۔ اُس وقت پڑوسی و نزدیک کے کُنبی مرد عورتوں کو بُلا دیں۔ پھر اُس گروہ میں وہ مرد عورت اِسکی پدہتی کے مُطابق ہون کر کے، بچہ کا والد یا دیگر بزرگ آدمی اُسکا جوتش کے حساب سے نکالا ہوا یا جو اچھا معلوم ہو وہ نام خود یا کسی عالم برہمن سے رکھ رکھا دیں۔ اِس وقت ہون کی سامگری میں ایک روپیہ برہمن کو دچھنا میں سوا روپیہ نائی وغیرہ کو آٹھ آنے اور حاضرین مرد عورتوں کو سوا روپے کا پرساد بانٹ کر سب کو باعزت رخصت کریں۔ یعنی اِس سنسکار میں کُل چار روپے صرف کریں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ نام کرن سنسکار ہے۔ اِس سے بچہ کی پہچان اور تمام گھر کی صفائی ہو جاتی ہے۔

۴۔ چوڑا کرم وغیرہ سنسکار ودِہی

جب بچہ ایک سال کا ہو جاوے، تب کسی نیک ساعت میں پڑوسی و نزدیک کے کُٹمبی چار پانچ مرد عورتوں کو اِکٹھا کر کے بچہ کا والد اِس کی معمولی پدہتی کے مُطابق ہون کر کے، پھر بچہ کے سر کے بال خوب بھگو کر عُمدہ تیز اُسترے سے خود یا نائی سے مونڈن کر کرا دیں۔ اور اگر لڑکی ہے، تو خود یا ہوشیار سُنار سے دونوں کانوں کے نیچے کی لوریں و ناک کے بائیں نتھنے کے ٹھیک درمیان میں چاندی یا جست کے تیز نوکدار تار کی بالی سے چھید کر کے پہنوا دیں۔ اور لڑکا ہو تو ہرگز نہ چھیدیں۔ اِس وقت ہون کی سامگری میں آٹھ آنے اور نائی وغیرہ کو ایک روپیہ اور حاضرین مرد عورتوں کو آٹھ آنے کا پرساد بانٹ کر سب کو باعزت رخصت کریں۔ یعنی اِسوقت کُل دو روپے صَرف کریں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ مونڈن سنسکار ہے۔ پھر جنیو ہونے تک ماہواری مونڈن ہوتا رہے۔ اور اُس کے بعد اگر لڑکی ہے، تو عُمر بھر اور لڑکا ہے، تو سولہویں سال کی عُمر تک سب بال جٹا جوٹ رکھے جاویں۔ اِس کے بعد چُٹیا چھوڑ کر سب ڈاڑھی۔ مونچھ اور سر کے سب بال ماہواری مُنڈواتے یا چھوٹے چھوٹے ایک سے کترواتے رہیں۔ لیکن کہیں چھوٹے کہیں بڑے ہرگز نہ رکھیں۔ پھر وان پرست اور سنیاس آسرم میں تپسوی کو اختیار ہے، جٹا جوٹ رکھیں یا چوٹی سمیت مونڈن کراتے رہیں۔ اِس سنسکار کے اِسی طرح ہونے سے برہمچریہ کے سادھن اور عقل تیز ہونے میں اِمداد ملتی ہے۔

۵۔ اُپنین سنسکار ودِہی

جب بچہ بڑا ہو جاوے، تو اُسکی تندرستی اور عقل کے مُطابق پانچ سے آٹھ سال تک کے اندر گُروکُل میں پڑھانے کے لئے داخل کرانے جاویں اور وہیں اُسکا اُپنین سنسکار یعنی جنیو کرا جاوے۔ اور اگر اپنے مکان پر ہی کرا دیں، تو وہیں گُروجی و اپنے پڑوسی اور نزدیک کے کُٹمبی مرد عورتوں کو بُلا لیویں۔ پھر بچے کا مونڈن کرا کے اِس سنسکار کی معمولی پدہتی سے ہون کرا کے اُسکا اُپنین سنسکار کر کے گُرو منتر دیوے یعنی ودیا رتھی کا چنہہ (طالب علمی کی نشانی) برہمچریہ روپ ونڈ دھارن کرا کے (برہمچاری کی صورت اختیار کرا کے) عُمدہ علم پڑھنے کا اُپدیش دیوے۔ اور والدین بھی یہی اُپدیش دیویں۔ کہ جس سے بچہ کو اپنے پڑھنے کا دھرم (فرض) اور اُس کے نتیجے معلوم ہو جاویں۔ اور یہ بھی بتلا دیں، کہ اگر تم کو براہمن بننا ہے یا دُنیا کے عُمدہ سُکھ بھوگنے ہیں، تو گُروکُل کے قاعدے کے مُطابق برہمچریہ دھارن کر کے عُمدہ وِدّیا پڑھو۔ اگر ایسا نہیں کروگے، تو شودر (خدمتی آدمی) بن جاؤگے، پھر اِسمیں ہمارا کوئی قصور نہ ہوگا۔ اِس کے بعد گُرو وِدّیا پڑھانا شروع کر دے اور اُس کو اپنے ہی آدین

(اختیار میں) رکھے۔ اُس وقت برہمچاری کے والدین ہون کی سامگری میں ایک روپیہ، گروجی کی بھینٹ میں ڈھائی روپے نائی کو آٹھ آنے اور حاضرین اشخاص کو پرساد بانٹنے میں ایک روپیہ یعنی کُل پانچ روپے صَرف کریں بس اُصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ اُپنین سنسکار رہے جس میں وید آرمبھ بھی شامل ہے۔ اِس اُصول کے اگلے سولہویں باب کے مُطابق عمل کرنے سے طاقت، علم و عقل تیز ہو جاتی ہے، جس سے آئندہ زندگی بھر سب دُکھ دور رہتے ہیں۔

۶۔ سماوَرتن سنسکار وِدھی

جب برہمچاری علم و ہنر حاصل کر کے اور کسی بھی وَرن کا ہو کر گروکل سے گھر کو لوٹایا جاوے، تو اُس وقت یہ سنسکار گروکل ہی میں ہونا چاہئے۔ اور اِس کی معمولی پدھتی سے گرو لوگ ہی کیا کریں، لیکن برہمچاری کے والدین یا محافظ وہاں ضرور موجود ہوا کریں۔ اور اِس سنسکار میں ہون کی سامگری کو آٹھ آنے اور پرساد کے لئے دو روپے اور گرو دکشنا (نذر) میں کم سے کم ایکسو روپے سے ایکہزار روپے تک اپنی حیثیت کے مُطابق گرو کو زکوٰۃ میں ضرور دیویں۔ پھر اپنے گھر آ کر برہمچاری کے لوٹنے کی خوشی میں ایک دن پڑوسیوں و نزدیک کے کنبیوں کو اکٹھا کر کے سب مل کر معمولی ہون کریں اور حاضرین کو اُس کی پدوی یعنی ڈگری۔ درجہ۔ مرتبہ یعنی درن سُنا کر اُس کی شادی (بواہ سنسکار) کرنیکی تدبیر کریں۔ اور دو روپیہ کا پرساد بانٹ کر سب کو باعزت رخصت کریں اِس وقت ہون کی سامگری میں آٹھ آنے و نائی وغیرہ کو انعام میں سوا روپیہ کُل چار روپے صَرف کریں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ سماوَرتن سنسکار ہے۔ اِس سے گرو کا فرض (رِن) ادا ہوتا ہے۔ جس سے کرتگھنتا (احسان فراموشی) دور ہوتی و من پاک ہوتا اور وِدیا سپھل ہوتی ہے۔

۷۔ بواہ سنسکار وِدھی

جب کسی برہمچاری و برہمچارن کی اُن کے ہم رُتبہ (ہمسری) ورن یعنی گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ اور رغبت کے مُطابق خود یا گروکل کی سبھا (جماعت)، یا والدین کی رائے سے میل ملا کر شادی (بواہ سنسکار) ہونا طے ہو جاوے یعنی سگائی، ٹیکہ، منگنی ہو جاوے۔ تو پھر لڑکی کی طرف سے بُلانے پر لڑکے کی طرف سے برادر اُس کا والد، اگر ممکن ہو، تو گروکل پروہت اور چار پانچ اپنے دیگر ہمدرد دوست احباب یا رکے شادی شُدہ بھائی و بہنوئی اور ایک دو خدمتی مُلازم وغیرہ سب دس اشخاص۔ اور اگر ممکن ہو تو بر کی والدہ و شادی شُدہ بہن اور اُس کی ایک دو سہیلی اور ایک خدمت گذار عورت سب کم و بیش دس سے بیس اشخاص تک کا گروہ برات میں اکٹھے ہو کر لڑکی والوں کے مکان پر

اُسی مُقررہ تاریخ پرجاویں، کہ جو وہاں سے مُقرر ہوکرآوے۔ اور وہاں لڑکی کی طرف کے نزدیک رہنے والے کنبی و پڑوسی جو دس بیس مرد عورت ہوں، تو وہ اور یہ دونوں طرف کے مرد عورت میل مِلاکر خوشی کے ساتھ عمدہ ویدی رچاکر (منڈپ بناکر) اور لڑکی و بر کو حسب حیثیت عمدہ کپڑے و دلہن کو پہونچے چوڑی اور کچھ زیور پہنا کر، پھر بِواہ سنسکار کی پدہتی کے مطابق ہون کرکے بر اور بدہو (دُولہا و دُلہن) دونوں کے آپس میں سات قول وقرار (وچن) کرکراکے شادی (بِواہ سنسکار) کرادیویں۔ اِس سنسکار میں دونوں طرف سے ہون کی سامگری میں ڈہائی روپیہ اِس وقت کے حاضرین کو پرساد بانٹنے میں ڈہائی روپیہ۔ اور گروجی و پروہت جی کی نذر بھینٹ میں پانچ پانچ روپے اور گرُوکُل کو دان میں کم سے کم پانچ روپے۔ اور خدمتگاروں کو پانچ پانچ روپے انعام میں دے دِلاکر وہاں کے رشتہ داروں کی خوشی اور محبت کیلئے ایک وقت یا ایک دو دِن یا جتنے عرصہ تک دونوں کی خواہش ہو، اُتنے دِن وہاں ٹھیرکر آپسمیں مِل مِلاکر بھجن، بھوجن وست سنگ کرتے کراتے رہیں۔ اِس کے بعد محبت کے ساتھ رخصت پر معہ بر و بدہو (دُولہا و دُلہن) کے اپنے گھر لوٹ آویں۔ پھر گھر پر آتے ہی دُولہا و دُلہن اور سب خاندانی مرد عورت مِل مِلاکر۔ استوتی۔ پراتھنا و اُپاسنا کے منتروں کر ہون کریں۔ پھر حاضرین کو دُلہن کے ہاتھ سے پرساد تقسیم کراویں۔ اِس وقت بھی ہون کی سامگری میں ایک روپیہ اور حاضری کے مطابق دو چار روپے پرساد بانٹنے میں صرف کریں۔ اور اگر گرہستی ہو، تو اپنے ہمدرد دوست احباب وپڑوسیوں اور نزدیک کے رہنے والے خاندانی دس بیس مرد عورتوں کی دعوت کرنے میں دس بیس روپے صرف کردیں یعنی اِس سنسکار بھر میں کُل پچاس ساٹھ روپیہ صرف کریں۔ اور جو دُلہن کے والد کا دیا ہوا سامان اُس کے ساتھ آیا ہو، اُس کو دُلہن سے کوئی کبھی نہ لیوے اور نہ وہ بانٹا جاوے۔ ورنہ بانٹنے ولینے ولے تمام پاپ کے ذمہ دار ہونگے۔ ہاں! منہ دکھائی وغیرہ کرکے اُس کو کچھ دے اور دیں۔ اور اگر کھانیکا سامان آوے، تو وہ بطور پرساد ضرور بانٹا جاسکتا ہے۔ اور پھر اُسی دِن سے دُولہا اور دُلہن کو آپسمیں میل ملاقات کرنیکی اِجازت و موقع دیدیں۔ اور لیاقت کے مطابق تمام گھر کے یا کسی کام کے جب ہی سے مکمل ذمہ دار و مالک بنادیں۔ پھر یہ بھی آئندہ سولہویں باب میں بتلائے گرہستی حالت کے مطابق رہیں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی بہترین بِواہ سنسکار یعنی شادی کرنا ہے۔ اِسی کو اکثر رشیوں نے برہم۔ دیو۔ آرش و پرجاپتیہ بِواہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اِسی سے ست یُگ۔ تریتایگ قائم رہتے ہیں، کیونکہ اِسی سے عمدہ ستوگنی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اور بقیہ سے رجوگنی یا تموگنی۔ جس سے سوائے نرک دُکھ کی تکلیفوں کے اور کچھ ثمرہ ہی نہیں مِلتا۔ ہاں! اگر درمیانی حالت کا رجوگنی بِواہ کرنا چاہیں، تو پچاس آدمی تک برات میں لے جاویں اور جہیز ولیک باڑی لیا دیا کریں۔ اِس کو قدیم زمانہ کے رشی اسُر بِواہ کہتے ہیں۔ اگر ادنیٰ درجہ کا تموگنی بِواہ کرنا چاہیں، تو چاہے جتنے آدمی اور باجا گاجا۔ آتشبازی۔ باغباڑی لیکر لڑائی کے طور پر برات کی چڑھائی

کیا کریں۔ اور لڑ جھگڑ کر نیگ جوگ یعنی حق حقوق مانگا اور لیا دیا کریں۔ اسی کو قدیم زمانہ کے رشی راکشش بواہ بتاتے ہیں، جو قاعدہ قانون سے سب کو سب حالتوں میں تیاگنے یعنی چھوڑ دینے کے لائق ہی ہیں۔ اور یہ بواہ سنسکار سوائے ایک راجہ کے باقی ہر ایک ورن کے اشخاص کو مندرجہ بالا طریقہ سے ایک سے ہی کرنے چاہئیں۔

ہاں! اگر نوشہ (دولہا۔ بر) کا والد کوئی زیادہ مالدار یا بڑا خاندان و کٹمب یا زیادہ دوست احباب رکھنے والا شخص ہو، تو وہ اُنکی دعوت اپنے مکان پر چاہے جیسی بڑھیا روزانہ کیا کرے اور خیرات میں کچھ بھی دیا کرے اِس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن برات میں اِس سے زیادہ آدمی نہ تو لیجا دیں۔ اور نہ کوئی بُلاوے۔ اور اگر لڑکی کا باپ کوئی مالدار شخص ہو، اور جہیز و دان دینا چاہے تو اُسی وقت رخصت پر یا پھر خاموشی سے اپنی لڑکی کو کچھ بھی دیدیوے، لیکن فرض (کر) سمجھکر نیگ کے طور پر ہرگز نہ دیوے۔ کیونکہ لڑکی کے بواہ میں جیسا لڑکی پر دہن دولت مانگ کر لینا پاپ ہے، ویسا ہی لڑکے پر بھی دہن مانگ کر لینا دینا پاپ ہے۔ اپنی خوشی سے لڑکی کو اُس کا باپ چاہے کچھ دیوے یا نہ دیوے، بس یہی فرض (دہرم) ہے۔ اور دیگر براتی اشخاص کو تو باعزت کھلانا پلانا و ٹھیرانا اور رخصت پر کچھ نذر بھینٹ ہی دے سکتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور اِس وقت اولاد کے ماموں یا پھوپا سے بہات یا دوست احباب سے نیوتا لینے دینے کے خراب رواج کو بھی الکدم بند کر دینا چاہئے کیونکہ کچھ اِسکے باعث بھی آدمیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اور دہرم سے اِس بارے میں کسی پر بھی محصول (کر۔ قرض) باندھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں! اگر بھائی بہن یا دوست احباب میں آپس میں بڑی محبت ہو، اور اِن میں سے کسی کو کبھی کچھ دہن کی امداد کی ضرورت پڑ جاوے، تو ضرور ایک دوسرے کی ہر وقت اِمداد کر سکتے ہیں لیکن اِس موقع پر محصول (کر) کی صورت میں کچھ نہ کریں۔

۸۔ وان پرستھ آسرم سنسکار ودہی

جب کوئی مرد یا عورت گرہست آسرم (عیالداری) کی منزل پوری کر کے تپ (ریاضت) کرنے کیلئے وان پرستھ آسرم میں جاوے، اور گھر کا انتظام (بھار) اپنے بڑے یا کسی ہوشیار و لائق پسر یا کسی دیگر متعلقین پر چھوڑے، تب ایک دن پڑوسیوں و نزدیک رہنے والے کٹمبیوں اور دوست و احباب سبھی مرد و عورتوں کو آخری مُلاقات کیلئے بُلاوے۔ تب اُن کے روبرو اِس سنسکار کی پدہتی کے مطابق معمولی ہون کرے اور جو اپنے من میں آوے وہ سامان سچے من سے اپنے پرلوک کے فائدے کیلئے حقیقی براہمنوں کو یا گروکل کو اپنے ہاتھ سے خوشی کے ساتھ پرماتما کی خوشنودی کے لئے دان کرے۔ اور حسب حیثیت دس بیس روپے خدمتگاروں کو انعام دیوے۔ پھر اگنی دیو کو ساکشی (شاہد) کر کے

اپنے قصد کا قول روز سب کو سنا دیوے، کہ اب میں گرہست کے عیش اُٹھانیکی زندگی چھوڑ کر اپنے دیش کے بچوں کو پڑھانے اور تپ سادہن کرنیکا اُصول اختیار کرتا ہوں۔ آپ لوگ مجھے دُعا (آشیرباد) دیں، کہ پرماتما میرے ارادہ کی کامیابی میں مددگار ہو، اور اپنی بھگتی بخشش کرے۔ اور اب آپ لوگ اِس بچہ کو، کہ جس کو میں گھر کا انتظام سپُرد کرتا اور مُکھیا بناتا ہوں میرا جانشین مانیں اور اِس کے ساتھ محبت سے برتاؤ کیا کریں۔ اسکو میں آپکے بھروسہ پر چھوڑتا ہوں۔ تب سب لوگ اُسکو سنتوش دیدینے والے الفاظ کہکر منظور کریں اور دُعا دیں۔ پھر اپنی اولاد و بیوی کو ست اُپدیش و سنتوش دیکر اور حاضرین کو اپنے ہاتھ سے محبت کیساتھ چار پانچ روپے کا پرساد بانٹ کر گرہستی پوشش و گھر کا موہ چھوڑ کر اور تپسوی بھیس بنا کر، اپنے بہترین تپ سادہن کیلئے گرُدکُل کو مُلکی خدمات کرنے چلا جاوے۔ اور پھر وہاں آئندہ سولہویں باب میں تبلائے تپسوی حالت کے مُطابق رہیں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ وان پرستھ آسرم یا تپ اوستھا یعنی ریاضتی صورت بنانیکا سنسکار ہے۔ جس سے مُلک کو مُفت علم پڑھانیکی وجہ سے جیو آتما کی ترقی ہوتی ہے۔ جس سے دوبارہ جنم میں انسانی یا بہشتی سُکھ ملتا ہے۔ اور ایک گھر میں دو مُکھیا رہنے سے جو باپ بیٹوں میں جھگڑا رہا کرتا اور گھریلو زندگی دوزخی زندگی ہو جایا کرتی ہے، اِس سے وہ بھی دوزخی نہیں ہوتی، بلکہ بزرگی محبت (پِتر بھگتی) بنی رہتی ہے۔ اور سب مُلک کو ہر طرح کے عالم، تجربہ کار، حقیقی اُستاد آسانی سے مُفت ملجانے سے اپنے لڑکے و لڑکیوں کو نیک چلن و عالم بنانیکا اعتبار اور بیکار رسمُوں کے گذارا کرنے سے چھٹکارا مِل جاتا ہے۔

۹ سنیاس آسرم سنسکار وِدہی

جب کوئی تپسوی شخص تپ کی حالت ختم کر کے اصول کیمطابق گرُدکُل کے سالانہ امتحان کے وقت یا دُنیا سے تیز نفرت اور عشقِ الٰہی سے تیز رغبت (تیر ویراگ) ہو جانے پر چاہے جب گرُدکُل چھوڑ کر سنیاسی (صوفی منش) ہوا کریں، تو سب والدین یا محافظوں کی جماعت و گرُوکُل کی جمعیتہُ العلمار اور بڑی مُمتحن جمعیتہُ العلمار کے روبرو ایک دن ایسے تمام تپسوی مِل کر گرُدکُل ہی میں حجام سے مونڈن و غُسل کرا کر اور ہون کرکے، پھر بڑی مُمتحن جمعیتہُ العلمار کے براہمن ورن کے سنیاسی کے ہاتھوں سے چوٹی کٹوا کر اور گیروے کپڑے پہن کر اگنی دیو کے روبرو گرُدسے مول منتر گرہن یعنی رازِ حقیقی کی واقفیت حاصل کریں۔ پھر سنسار سے ویراگ یعنی نفرت لے کر اور پرماتما میں مَن لگانیکی دہارنا کر کے سب کو پرنام کر کے وہاں سے علیحدہ ہو کر دیش میں وچرنے یعنی گھومنے چلے جاویں۔ اور پھر آئندہ سولہویں باب میں تبلائی سنیاسی حالت کیمطابق زندگی بسر کریں۔ اگر کام کرنے میں مَن ہو یا راجہ سبھا و دیا سبھا یعنی کونسل کو ضرورت ہو، تو اُسی بڑی مُمتحن جمعیتہُ العلمار (سنیاسی سبھا) میں داخل ہو جاویں۔ اور اُنکی جگہ اِس سبھا کے سنیاسی دیش میں وچرنے یا اوپر کی سبھا و دیا سبھا یعنی کونسل میں چلے جاویں۔ بس اُصولاً قاعدہ سے یہی عُمدہ سنیاس آسرم یا بڑھاپے کا سنسکار ہے۔ اِس سے آتما کی روحانی پاکیزگی و ترقی ہوتی ہے اور پرلوک کے

سورگ سکھ یا موکش (نجات) کا سادھن (ذریعہ) ہے۔ اور اسی آسرم والوں کے نیک وعظوں وبے لوس مشوروں سے پرجا اور راجہ دونوں محبت سے انصاف کیساتھ چلتے ہیں، جس سے ملکی بہودی ہوتی رہتی ہے۔

۱۰۔ انتیسٹی سنسکار ودھی

جب کسی شخص کا سوکشم شریر اُس کے عناصری بڑے خول کو چھوڑ جاوے یعنی اُسکی وفات ہو جائے، تو اُس مُردہ عناصری جسم یعنی پریت، نعش کا انت یعنی خاتمہ، جلا کر راکھ کرکے تو بہت جلد ہی، اور صحرائی یا دریائی جانوروں کو کہلا کر بھی کچھ جلدی ہی یعنی تھوڑی دیر میں، یا زمین میں گاڑ کر گلا سڑا کر ذرا زیادہ دیر میں پانچوں عناصروں کے ملے جُلے مجموعہ کو جُدا جُدا پانچوں عناصروں میں مِلانے کے لئے اِن تین ہی ترکیبوں سے ہو سکتا ہے۔ جنمیں سے جلدی سے جلدی دو پہر کے اندر اُسمیں کرمی (کیڑے) پڑنے سے پیشتر جلا کر راکھ (بھسم) کرکے جِلا دینا سب سے اعلیٰ ہے۔ اِس لئے جہاں کہیں باہر پردیس میں سنیاسی کا جیو آتما اِس عناصری جسم سے جُدا ہو جاوے، تو اُس مُردہ جسم کا دیگر اشخاص عُمدہ داہ سنسکار یعنی اچھی طرح جلا کر بھسمی کردینکی ترکیب کیا کریں۔ اور اِس کام کو وہ اپنا پِتری کرم یعنی اپنے بزرگ کا بھسم کرنا سمجھیں۔ کیونکہ اُن کے والد کا بھی تو کہیں دوسرے بھائی یہ سنسکار کرینگے ہی، کہ جس کا کرنا اِنہیں کا فرض تھا۔ لہٰذا اِسمیں دس من لکڑی۔ ایک من اُپلے۔ ایک روپیہ کی خوشبودار سامگری۔ ڈہائی سیر گھی۔ اور اُسکے تمام جسم کو ڈھانپنے کیلئے کچھ نیا کپڑا، کُل مِلا کر دس پندرہ روپیہ چندہ سے لگا کر، اُس پریت کو شمشان بھومی یعنی غیر آباد زمین (مرگھٹ) میں یا دریا کے کنارے لیجا کر، اِس کی پدہتی کے مُطابق اُس کا داہ کرم سنسکار یعنی بھسمی کردیں۔ اور اُسکی راکھ کو اگر شمشان بھومی ہو تو وہیں گاڑ دیں۔ اگر دریا ہو تو اُسی میں بہادیں۔ اور آخر میں تمام اشخاص اُسکی آتما کے لئے پرماتما سے شانتی کا دان مانگیں۔ اور سنیاسی کیلئے آئندہ پھر کچھ نہ کریں۔ اور بان پرستھی کا یہ سنسکار گرو کُل سبھا کیا کرے۔ اگر کسی شخص کا اپنے گھر ہی پر یہ سنسکار کرنا پڑے، تو اُس کا لڑکا یا جو وارث ہوں، وہ اپنے پاس سے یہ لاگت لگا کر مندرجہ بالا طریقہ کے مُطابق ہی سب کچھ کیا کریں۔ اِس کے بعد نورانی جسم (سوکشم شریر) اور عناصری جسم دونوں ہی کا اِس گرہست (گھر۔ خاندان) سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ کیونکہ نورانی جسم تو اِس عناصری جسم (خول) سے نکلتے ہی اپنے اعمال کے مطابق یا تو دوسرے جنم میں سُکھ یا دُکھ (سورگ یا نرگ) بھوگنے چلا گیا یا نجات پاگیا۔ اور عناصری جسم کو مندرجہ بالا کسی طریقہ سے یا جلا کر بھسم کرکے اُس کے سب تتوں (عناصروں) کو سب تتوں میں مِلا ہی دیا گیا۔ تو پھر تبلائیے! کہ تعلق ہی کِس سے وکِس کا اور کیا رہ گیا۔

اِس لئے پھر شمشان بھومی سے لوٹ کر پیشتر مرتک استھان یعنی جائے وفات (لحد) کو جھاڑ پونچھ ولیپ پوت کر اُسی وقت اُسمیں ہون کریں۔ اور پھر کنبی اشخاص سادا غذا بنا کر کہا دیں۔ اور روزانہ

اُسی مقام میں ہون کرتے اور سادا غذا کہاتے رہیں۔ دسویں دن پھر تمام مکان کی صفائی کرکے اور نزدیک کے کٹمبیوں وپڑسیوں اور دوست احباب کو بُلاکر، پھر اِسکی سنسکار پدہتی کے مُطابق اُسی جائے وفات پر بڑا ہون کریں۔ اور انت میں تمام اشخاص مرحوم کی آتما کے لئے پرماتما سے شانتی کا دان مانگیں اور وارثوں کے ساتھ میل جول وہمدردی سے رہنے کا اظہار کریں اور دھیرج دِلاسا دیکر اُن کا غم دفع کرکے کام میں لگا دیویں۔ اُسوقت چلتی بار تمام موجودہ اشخاص کو اُسکا وارث دوچار روپے کا پرساد بانٹ دے۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی بہترین انتیشٹی سنسکار یعنی زرگیہ یا میت کہلاتا ہے۔ یہ جسم کا سنسکار ہے اور آدہی بہوتِک دُکہوں کی گوں ژِک چکِتسا ہے۔

ناظرین۔ اِنہیں دس سنسکاروں کو اِسی طرح معمولی طریقہ سے کرکرا دینا چاہئے۔ اور اِن میں جو زیادتی خرچ کا خراب رواج بڑھادِیا گیا ہے، وہ زر کے گھمنڈیوں یا اِس حیلہ سے زر کمانیوالوں کے ہیں۔ وہ سب چھوڑدئیے جاویں۔ جس سے سب بہائی خوشی کے ساتھ سب سنسکاروں کو عمل میں لاسکیں اور نام کرن، اُپ نین، بواہ اور انتیشٹی میں جو دوست احباب کی دعوت یا دان کرنیکا رواج مُقرر کرلیا ہے، اِس کو خراب رواج جانکر چھوڑ دینا چاہئے۔ اِنہیں خراب رواجوں کے باعث آج نوّے فیصدی ہمارے مُلک کے بہائی بلا سنسکار کئے رہ رہے ہیں۔ اِن خراب رُسومات کے خرچہ کو روک کر اولاد کی حقیقی نیک تعلیم اور اپنے اپنے روزگاروں میں مُلک سے کم نفع یا کم سود دے کر اور رشوت کی بہوت کو کسی طرح اِس مُلک سے بہگاکر اِس مُلک کی اِمداد کرکے اِس کی مُفلسی کو دور بہگانے کی کوشش کریں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی سنسکاروں کا اعلیٰ ثمرہ ہوگا، کہ مُلک اُبھر جاویگا اور پھر سوچ فکر سے بری ہوکر خوب تندرست رہیگا۔

دویم وارثوں کے حقوق کا بیان

پیارے بہائیو! چونکہ ہر ایک مرد عورت کے میل سے لڑکا یا لڑکی دو ہی قسم کی اولاد پیدا ہوتی ہیں، جو اپنے بزرگوں کی جائیداد کی مساوی حِصّہ کی حقدار ہونی چاہئے۔ لیکن اِس اولاد میں سے لڑکی کی شادی ہوکر وہ تو اپنے خاوند کے گھر جاکر اپنے خاوند کے خاندان (دنش۔ گوتر) کی ہوجاتی ہے اور اُسی کے وِرثہ کی مالکنی بنجاتی ہے۔ اور لڑکپن میں اپنی پرورِش کرانے کے بعد پھر اپنی جوانی میں وہ اپنے والدین کی خدمت بھی نہیں کرتی۔ اور لڑکے اپنے ماں باپ کے یہاں رہتے، اُنکی نسل (دنش۔ نام) چلاتے اور ضرورت پر اُن کی ضروری خدمات بھی کرتے ہیں۔ ہٰذا اِن دونوں طرح کی اولاد میں سے لڑکا اور اُس کی آئی ہوئی دُلہن اپنے والد کی، اور لڑکی اپنے خاوند کے گھر جاکر اپنے خاوِند کے وِرثہ کی مالک طے کردینا ہی شریعت (دھرم) کے مُطابق ہے۔

دویم۔ لڑکیوں کو اپنے والد کی جائداد میں سے حِصّہ لینے پر آئندہ بہائی بہنوں میں اتنی مُحبت بھی نہیں رہیگی۔ اِسلئے بھی یہ شریعت کے خِلاف یعنی دھرم وِرُدہ ہے۔

سویم۔ جب ہر ایک لڑکی تو اپنے والد کی جائیداد میں سے بھائی سے حصہ بانٹ کرلادے اور اپنے خاوند کی جایداد میں سے اپنی لڑکیوں کو دیدیں، تو مطلب تو ایک ساہی رہیگا، صرف جھگڑا ہی اور بڑھ جاویگا، کہ اِدھر لانا اور اُدھر دیدینا۔ اِس لئے یہ جھنجھٹ ہی ہے۔ اِسی لئے یہ سب کام سیدھے سیدھے چلانے اور آپس میں بہن بھائیوں کی محبت بنی رہنے کے لئے ماں باپ کی تمام جایداد کو اُن کے سب نیک اطوار (دہارمک) لڑکوں ہی میں بحصہ مساوی بانٹا جاوے۔ اور لڑکی اِس سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ وہ اپنو خاوند کا حصہ اپنے خاوند کے گھر جا کر ہوگے۔ اگر ایسی حالت میں کوئی غریب بھی ہو جاویگا، تو محبت قائم رہنے کے باعث شاید ایک دوسرے کو کوئی اِمداد بھی دیدے، ورنہ پھر کوئی نہیں دیگا۔

ہاں! اگر کِسی کے کوئی لڑکا ہی نہ ہو اور صرف لڑکی ہی اولاد میں ہو، تو تمام نیک اطوار (دہارمک) لڑکیاں ہی اُس جایداد کی وارث ہوویں، اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن لڑکا گود لینے کے خراب رواج کو خارج کر دیا جاوے، کیونکہ اوّل تو گود لینے کے لئے عُمدہ خاندان کے لڑکے ملتے ہی کہاں ہیں۔ دویم۔ کِسی بھی بےمیل بچے کے گود لینے سے اُس کے خون میں عُمدہ مادہ یا اِس نسل کا مادہ نہ رہنے کے باعث اُس کو اِن ماں باپ وغیرہ سے حقیقی محبت ہی نہیں ہوتی۔ سویم۔ ایسی اولاد کے کمائے دھن کو پاکر اُس کا خراب و ناجائز اِستعمال کر کے جلدی ختم کر دیتی اور آپ بدچلن بنجایا کرتی ہے جس سے گود لینے والوں کو آخر میں دُکھ ہی ہوتا ہے اور ثمرہ کچھ نہیں۔ اِس لئے جب کوئی اولاد ہی نہ ہوا اور اُس کے ہمدرد و نیک چلن بھائی کی نیک چلن اولاد ہوے، تو کُل جایداد کا نصف حصہ اُس کو، اور نصف حصہ مُلکی فائدہ کیلئے گروکُل کو دیا جایا کرے۔ اور اگر اُس کی بھی اولاد نہ ہو یا ہمدرد اور نیک چلن نہ ہو، تو وہ اپنے پچھلے پاپ کرم پھل رفع کرانے اور پرلوک میں بہترین سُکھ ملنے کے وسیلہ (سادھن) کے لئے خود اپنی زندگی ہی میں اپنے ہاتھوں سے اپنی کُل مالیت گروکُل ہی کو سچے من سے خیرات دیدے یا اُسکی وفات کے بعد باشندگانِ مُلک دیدیں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی حق حقوق کا قاعدہ ٹھیک ہے اور یہ آدہی بھونک دُکھوں کی گوں لِڑک چکتیا ہے۔

انت میں اِسی طرح محبت کے ساتھ سنسکاروں کے کرنے اور حق حقوق بانٹنے والوں کو میرا بادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
کارتک سمت ۱۹۸۰ بکرمی

چودھواں باب ساٹھ بیانات تمام شُد

اُدم

دھرماے نمونہ
اتھ

پندرہواں باب

بغرض انسدادُالتکالیف سناتن دھرم کے استھمبھ انگ و اُپانگوں کا موجودہ طرزِ عمل و مکمل پابندی کا طریقہ

اِن کے سبب معاملات۔ ترکیب اور ثمرات

پیارے بھائیو! بغرض انسدادُالتکالیف گذشتہ آٹھویں سے چودھویں باب تک میں تبلائے سناتن دھرم کے استھمبھ، انگ و اُپانگوں کی پورے طور پر اِس طرح پابندی وعمل ہوسکتا ہے، کہ بیشتر مندرجہ ذیل چھ اصولوں کو نیک اعمال (شبھ کرم) مانکر قاعدے کے ساتھ پابندی کرنا کرانا، اور اُن کے خلاف تمام فعلوں کو بداعمال (اشبھ کرم) مانکر چھوڑنا چھڑانا لازم ہوگا۔ کیونکہ یہی اصول تو سنسار کو سُکھی بنانے اور سب کا دُکھ رفع کرنیکے نئے اعلیٰ بہترین ہیں۔ اور انہیں کا عمل و پابندی کرنا زیادہ تر اشخاص کو اکثر مشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور جب مشکل عمل جانکر انکی پابندی نہیں کی جاتی، تو ان اصولوں پر عمل نہ کرنے سے تمام فعل اور اُن کے ثمرات (کرم پھل) ہی بگڑ جاتے ہیں۔ جنکے خراب نتائج آج کل آپ دیکھ ہی رہے ہیں، کہ سبھی طرح کے دُکھ آج سنسار بھر کے اوپر ٹوٹ رہے ہیں۔

ناظرین! جس وقت یہ باب لکھنا شروع ہی ہوا تھا، کہ ٹھیک اُسی وقت ایک شخص جو نئے رئیس آدمی ہیں آموجود ہوئے اور بولے، کہئے مُنی جی؟ آج کل سری تتوپنشد میں کیا بیان چل رہا ہے۔ میں نے کہا جناب وہی دلیش سُدھار وِدھی اور سُکھوں کے ملنے کا طریقہ یعنی سورگ کا آدامن لکھا جارہا ہے۔ تب اُنہوں نے کہا، ذرا تبلائیے تو؟ آخر آجکل دُکھی ہی کون ہے۔ مجھ کو تو کوئی دُکھی معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا، بھائی آج کل بڑے بھاری دُکھ ہیں اور آئندہ ہونے کو ہیں۔ جو صرف دُور اندیش

ستوگنی مہاتماؤں کو ہی عقل (گیان چکشو) سے دکھائی دیا کرتے ہیں، اُن کو تموگنی رئیس آدمی ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ اُنہوں نے تو کسی طرح بھی نیک و بد افعال کے ذریعہ سے پرجا سے خوب دھن کمایا اور موج سے خوب عیش بھوگے۔ شراب پی۔ موٹر میں گھومے۔ تھیٹر، ناچ دیکھا اور موجیں اُڑائیں۔ بھلا وہ دُکھوں کو کیا جانیں۔ اور یہ بھی کیا جانیں، کہ کل کو کیا ہوگا۔ لیکن وہ ایسے چھپے ہوئے دُکھ ہیں، کہ جن کا نتیجہ آئندہ چل کر ایسی خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے، کہ پھر مُلک میں بڑی بڑی خطرناک جنگ تک ہو جایا کرتی ہیں۔ اِسی باعث سنسار کی ستوگنی آتما (نیک و پاک روحیں) اُن خراب علامات کو دیکھ کر پیشتر ہی سے شور مچا کر تمام کو آگاہی دیا کرتی ہیں، کہ یا تو پیشتر ہی سے اِن موجودہ و آنیوالے دُکھوں کا علاج دُکھ اِنسداد کر لو، ورنہ پھر تمام مُلک ہی کو وہ خطرناک دُکھ جھیلنے ہونگے۔ تب وہ بولے مُنی جی! ذرا امثال دیکر تو بتلائیے؟ کہ وہ کیا دُکھ ہیں، جن کے لئے قانون سُدھار کی ضرورت پڑ گئی۔

سوال۔ کیا کِسان دُکھی ہیں۔ اُن کے پاس زمین کم ہے۔ یا لگان زیادہ ہے۔ یا بارش نہیں ہوتی۔ یا پیداوار کم ہے۔ یا جوت کا سامان کم ہے۔

جواب۔ جی نہیں دُکھی تو نہیں ہیں، لیکن سُنئیے سُکھی بھی کیسے ہیں۔ زمین بھی جوت کو بہت ہے، لیکن کسی کے پاس تو دس پانچ بیگھہ، سو وہ بھی دس پانچ روپیہ بیگھہ سالانہ لگان پر۔ اور کسی کے پاس دوسو بیگھہ اور آٹھ آنے بیگھہ لگان پر ہی۔ اور کاشتکاری کا سامان سبھی پر برابر، زیادہ سے زیادہ ایک کِسان اور ڈیڑھ بیل اور کھاد کے لئے گائے بھینس ندارد، کیونکہ چرائیں کہاں! بیشی لگان کے لالچ سے زمینداروں نے اور دھن کے باعث کِسانوں نے دریا کے کِنارے و پہاڑوں کے سِروں تک کے سب بنجر جوت ڈالے ہیں۔ اور ضرورت پر تو بارش ہوتی کم ہے، لیکن فصل کی تیاری پر بہت زیادہ ہو کر اُس کو ڈبا دیتی یا بہا لیجاتی ہے۔ پھر بھی پیداوار تو کافی ہو ہی جاتی ہے، لیکن زمینداروں اور ساہوکاروں کی باقی کا سود ہی کھا جاتا ہے۔ اگر اِس میں سے وہ کچھ دُبکا کر کھا گئے تو کھا گئے، ورنہ پھر ساہوکاروں کو ایجنوں کے باہن دِکھا دِکھا کر کھاد، بیج اور بیل خریدنے کے بہانے سے قرضہ لے کر کھاتے اور موج اُڑاتے رہے۔ پھر واپس دِلانا امین صاحب کے ہاتھ میں ہی ہے۔ لیکن نتیجہ کیا؟ رات دِن مُقدمہ بازی۔ اور چھینا جھپٹی۔

سوال۔ کیا مزدور دُکھی ہیں، اُن کی مزدوری کم ہے، یا کماتے کم ہیں؟

جواب۔ جی نہیں دُکھی تو نہیں ہیں، لیکن سُنئیے سُکھی بھی کیا ہیں۔ حجام صاحب بھی ایک طرف کے بالوں کے ذرا ذرا سے سِرے تراشنے میں چار آنے تک لے لیتے ہیں، نہ معلوم تمام سر مُنڈوانے میں تو جانے کیا لینگے لیکن پھر بھی سُلفے و شراب کی ہٹی والے کی باقی کے رہتے قرضدار ہی ہیں۔ پھر دھنیوں کا سوال تو باقی ہی رہ گیا۔ اور ایسی ہی بداعمالیوں و عیاشیوں کے باعث ہر ایک شخص جب تک کماتا رہتا ہے، کہ جبتک

گردن ہلتے ہلتے رُک نہیں جاتی۔

سوال ۔کیا ساہوکار یا زمیندار دُکھی ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں دُکھی تو وہ بھی نہیں ہیں، لیکن سُنیئے سُکھی بھی کیسے ہیں۔ ایماندار اور کم سود و کم لگان لینے والے ساہوکاروں اور زمینداروں کا دیوالہ تو بے ایمانوں نے دیوالیہ بن بن کر نکال دیا، وہ تو جاتے ہی سے رہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ظالم ساہوکاروں یا زمینداروں کا بول بالا ہے۔ اُنہوں نے کم و بیش ایک آنہ دو آنے فی روپیہ ماہواری سود لینا شروع کر دیا ہے۔ اور نہ ادائیگی پر جو وصول ہو گئے تھے وہ تو عدالت کی فضول خرچی کو رہے، باقی سب کی ڈگری کرالی۔ تو جس سے وصول ہو گئے، تب تو اُس آسامی کا بُھس۔ اور جس سے نہ ہوئے، تو اِنکا ناش۔ اِسلئے نتیجہ کیا؟ ڈگری کو لئے جاتو۔

سوال ۔کیا روزگاری یا کارخانہ دار یا بینک دُکھی ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں بظاہر تو سب سُکھی ہیں، لیکن اندر کی سُنیئے۔ زیادہ تر روزگاریوں نے یہ کر رکھا ہے، کہ تھوڑی رقم گھر سے لگا کر روزگار شروع کر دیا۔ ایک لی لوہے کی الماری، دو چار سپاہی فیم رکھے نوکر، ایک سائن بورڈ اور ہُنڈی کے فارم لئے چھپا، بس بھر حیثیت دِکھا دِکھا کر رُقعوں (پرامیسری نوٹ، ہتی دار ہُنڈی) پر لے لیا قرضہ اور چلنے لگی ہُنڈی۔ جو رہا نفع، تو موج اُڑاتے رہے۔ جو ہوا ٹوٹا، تو جھٹ دیدی دیوالیہ میں عرضی۔ یہی حال بینکوں اور کارخانہ داروں کا ہے، کہ پیشتر تو گہرا نفع دِکھا دِکھا کر بیچے حصے اور کرا لیا رجسٹری۔ آپ رہے منیجنگ ڈائرکٹر، رشتہ داروں کو رکھا نوکر۔ جو مِلا نفع، تو جمع کر دیا رزو فنڈ میں اور جو رہا ٹوٹا، تو لے لیا قرضہ، انت میں بینک یا کارخانہ فیل۔

سوال ۔کیا گرہستیوں کو شادی بیاہ یا اولاد کا دُکھ ہے، یا بیوہ دُکھی ہیں؟

جواب ۔ نہیں یہ بھی سب سُکھی ہی سے ہیں، لیکن سُنیئے سب ہی بیکار۔ کوئی ایسا بدقسمت ہوگا، جسکی شادی دس پندرہ سال کی عمر تک نہ ہو جاتی ہو۔ تو یا تو ایسے کچے ویریہ دِیج کے چھیڑنے سے پیشتر تو تپ دِق ہو ہو کر رانڈ اور رنڈوے ہونیکی بازی لگی رہتی ہے۔ اگر بچ گئے، تو نامردی و ہسٹیریا کے امراض نے آگھیرا۔ جو اِس سے بھی بچے، تو اولاد ندارد۔ اگر ہو بھی گئی، تو پیشتر تو ماتا میّا اور پیچھے ماتا کا بھیا نشان روگ ہی کھا جاتے ہیں۔ اور جو ہو گئے رانڈ رنڈوے، تو پھر لگے عیاشی کرنے۔ تب اولاد کو تو پالے کون، اِس سے گربھ ہی صاف کرا دیے جاتے ہیں۔

سوال ۔ تو کیا برہمچاری (نیک چلن مجرّد) کم ہیں، یا کہاتے کم ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں، بہت زیادہ۔ جب مُباشرت کرتے کرتے ہو گئے نامرد یا عورت گئی مر، تو گھر دیا چھوڑ اور لگے برہمچاری کہلانے۔ اور جن کو روٹی نہیں ملتی وہ تو یہاں ہیں ہی بہت زیادہ لیکن ایسے بھی بہت ہیں، کہ جو کہاتے تو کہاتے بُلاتے بھی ہیں۔ یعنی جب کہاتے کہاتے ہضم نہیں ہو پاتا، تو بھی کہا کہا چورن

اور پی پی سوڈا پھر بھی کہاتے ہی رہتے ہیں۔
سوال ۔ تو کیا نیک تعلیم کا دُکھ ہے۔ یا بچے پڑھتے کم ہیں۔
جواب ۔ جی نہیں، اب تو لازمی تعلیم وڑہیا کورس تبلاتے ہیں۔ اور گتے۔ بتی۔ طوطا۔ مینا کی عُمدہ عُمدہ دلچسپ کہانیاں بہت ہی اچھی طرح سے سمجھا کر پڑھائی جاتی، اور تصویریں کھینچنا اسُر تال سے گانا عُمدہ طرح سکھائے جاتے ہیں۔ اور پڑھنے والوں کا تو یہ حال ہے، کہ بس پُوچھو ہی مت۔ جس سے پُوچھو کون ہو! بی۔ اے۔ کون ہو! ایم۔ اے۔ کون ہو؟ ایل۔ ایل۔ بی یا ڈاکٹر۔ یعنی اِس سے نیچے کی ڈگری کے تو اِن کی نظر میں تِل کی برابر بھی ہستی نہیں رکھتے۔ اور جوان سے کوئی دھرم (فرائضِ منصبی) کے بارے میں کوئی سوال کرو، تو سَو میں سے دو کا بھی ٹھیک جواب نہیں دینا بلکہ صاف کہدینا، کہ یہ واہیات باتیں ہم نہیں جانتے۔ اور جو نتیجہ سُنو، تو تین سوالات میں سے ایک کے صحیح جواب پر پاس ہیں۔ اور لڑکی تو ایسی پڑہی ہیں، کہ بس پوچھو ہی مت۔ اور یہ دونوں ہی گھر کے کام اور بزرگوں کی خدمت دپرماتما کی بھگتی (عبادت) کرنا تو پاپ سا سمجھنے لگے ہیں، اور اِسی گھمنڈ پر تعلیم کے زمانہ میں تو صرفہ کے مارے باپ کا دیوالہ تک نکال دیتے ہیں، اور پھر تلاش کرتے پھرتے ہیں روٹیاں۔
سوال ۔ تو کیا تعلیم یا مدرّس (ماسٹر) گراں ہیں؟
جواب ۔ بھائی گرانی اور ارزانی کو تو تم جانو، میں تو صرف اِتنا جانتا ہوں، کہ ماسٹر جی تنخواہ تو لیتے ہیں سرکار سے۔ اور ٹیوشن فیس لیتے ہیں پڑھوانے والوں سے۔ اور پڑھائیں سال میں چھ ماہ، جس میں بھی دِن میں پانچ گھنٹے، تسپر بھی پاس ہونے کے ذمہ دار نہیں۔ اور جو کہیں گھر کی بیوی سے جھگڑا ہو گیا یا وہ ماہواری حیض سے ہوئی، تو کوئی کوئی ماسٹر صاحب چڑھ بیٹھتے ہیں کسی طالب علم پر۔ اِس لئے نتیجہ کیا، وہی بدچلنی اور عیاشی کی ترقی۔
سوال ۔ تو کیا دھرم اُپدیشوں یا دھارمک وعظوں (کتھاؤں)، یا مذہبی آزادی کے نہ ہونے یا کم ہونے کے دُکھ ہیں۔
جواب ۔ نہیں سو بھی نہیں۔ پنڈت جی کی کتھا، مولوی صاحب کا وعظ یا میلاد شریف۔ آریوں کے ویاکھیان۔ پادری صاحب کی تعلیم اور گرنتھ صاحب کے پاٹھ کے مارے تو ناک میں دم ہے۔ رہی مذہبی آزادی۔ وہ تو اِتنی زیادہ ہے، کہ بس پُوچھو ہی مت۔ اوّل تو جو جِس مذہب میں ہے، وہ اُسی کے فرائضِ منصبی (دھرم) کا عمل نہیں کرتے۔ پھر صبح سے شام تک چاہے کوئی چار مذہب اختیار کرلے اور چاہے پی پی شراب، کہبا کہبا کوکین، دیکھ دیکھ تھیٹر، کر کر رنڈی بازی کوئی اپنا دیوالہ تک کیوں نہ نکال دے، لیکن کوئی پوچھتا ہی نہیں، کہ بھائی یہ کس مذہب میں جائز لکھے ہیں۔ کیا یہ کچھ کم آزادی ہے؟ لیکن نتیجہ کیا، جب واعظ (کتھا کہنے والے وکتا اپدیشک) ہی عامل نہیں، تو سُننے والے کیا ہونگے۔ یہ تو سب سُننے

سنانے کے شغل کہلانے لگے ہیں۔

سوال ۔ توکیا تپسوی۔ سنیاسی یا تیاگی (ریاضتی۔صوفی) کم ہونے کے دُکھ ہیں؟

جواب ۔ نہیں بہائی۔ نہ تو ان کی کمی کا دُکھ دیش کو ہے، اور نہ یہ خود ہی دُکھی ہیں۔ جاؤ کسی بڑے میلے پر، پہلے ہی ملیں گے، پیچھے میلہ۔ کوئی آگ سے تپ رہے ہیں۔ کوئی گلے گلے جل میں کھڑے ہیں۔ کوئی زمین میں گڑے پڑے ہیں۔ کوئی ناک کان منہ میں بتی (ڈاٹ) ٹھونسے بیٹھے ہیں۔ کوئی آسن جمائے ڈٹے بیٹھے ہیں۔ رہے سنیاسی (صوفی) میرے خیال سے یہ تو چاہے گرہستیوں سے جو تہائی سے بھی کچھ ہی کم ہونگے۔ اور کوئی کوئی تو ایسے پہنچے ہوئے ہیں، کہ لنگوٹی تک بھی نہیں باندھتے۔ جب دیکھا کہ بیوی تو گئی مر۔ تو دہن کمانے اور روٹی کرنے میں محنت کرے کون۔ توجھٹ جا داخل ہوئے دس پنتھیوں میں۔ کنائی چوٹی اور لے لیا ہاتھ میں کمنڈل۔ بس کرنے لگے نارائن ہری اور مائیوں کے درشن۔ جو کسی نے کہا مہاراج کوئی دھرم اُپدیش، توکھٹ سے جواب دیدیا کہ میں کیا کوئی آریہ سماجی ہوں، کہ جو بیکار بک بک کرتا پھروں۔ بس یہی تمہارا دھرم ہے، کہ سنیاسیوں کی خدمت کرے جاؤ، اور باقی سب کھٹ راگ ہیں۔ اور تیاگیوں کی تو اتنی بھرمار ہے، کہ کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ جدہر دیکھو تیاگی ہی تیاگی نظر آتے ہیں۔ کوئی کدّو کا۔ کوئی بیگن کا۔ کوئی آلو کا۔ کوئی گھوئیوں کا۔ کوئی بھنڈیوں کا۔ کوئی چھینڈوں کا۔ کوئی چماروں کا۔ کوئی مسلمانوں کا۔ کوئی انگریزوں کا۔ کوئی عیسائیوں کا۔ کوئی ہندوؤں کا۔ کوئی گیانی مہاتماؤں تک کا۔ اور کوئی دوسروں کے ہاتھ کی روٹی کہانے یا چھوا ہوا پانی پینے تک کا۔ لیکن نتیجہ کیا؟ وہی سب میں پیسہ کی چاٹ و بدچلنی اور آپس کی رنجش اور پھوٹ کی ترقی۔

سوال ۔ توکیا مریضوں کو علاج معالجہ کے دُکھ ہیں؟

جواب ۔ نہیں مہاراج مریضوں کو تو نہیں، لیکن مرضوں کو ضرور ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے جسمانی امراض کا آجکل اتنا بڑا علاج ہوتا ہے، کہ جتنے زیادہ ڈاکٹر و حکیم صاحبان ہیں۔ لیکن پھر بھی جنکو ہو گئے اُنکے تو جاتے کیا، دوسروں کے بھی چپٹنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور بھیڑیوں کی مانند خطرناک صورت دھر کر سنسار میں پھیل رہے ہیں۔

سوال ۔ اچھا کوئی خیرات (دان) وغیرہ کی کمی کے تو دُکھ نہیں ہیں؟

جواب ۔ نہیں جناب یہ تو ضرورت سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ قرضہ لے لے کر بھی دیوی پر بکرے و بھینسے اور بقر عید پر گائے تک کی قربانی کیجاتی ہیں۔ اور گنگا پر گھٹوالیوں کا برہم بھوج، براتوں میں بکھیر اور لوٹ۔ ایکی (تیرھویں) پر نگری بندنیوتا (برہمنوں کی دعوت) جگناتھ جی کا منڈا۔ گیا جی دھرم دوار جی کے پنڈا، کاشی جی کے سنڈا، متھرا جی کے چوبے جی کے بیٹے، اناتھوں کے پر دار۔ مہنتوں کی گدی اور مندروں کے جھنڈے اِسی کی تو لہرا رہے ہیں۔ لیکن نتیجہ کیا؟ غیر مستحق و نالائق لوگوں کو دیکر بدچلن بنانا۔

سوال ۔ توکیا اِسوقت کسی کو آرام پہنچنے یا دِل بہلاؤ (منورنجن) کے دُکھ ہیں؟

جواب - نہیں جناب، ان کا تو نام تک بھی نہ لینا - اِس وقت آرام تو اتنے ہیں، کہ میں نے کبھی پنڈت جی کی کتھا میں سورگ (بہشت) میں ملنے بھی نہیں سُنے - مثلاً ریل - موٹر - ٹرام - جہاز - بائیسکل - پھٹ پھٹ گاڑی - چیل گاڑی کی سواری - روئی اوٹنے - دُھننے - کاتنے - بُننے - سینے - دھونے کی مشینیں - پینے - کاٹنے - پیلنے - چھان نے - کاغذ و سوئی بنانیکی مشینیں - غرض کہاں تک نام بتلاؤں، سب طرح کی مشینیں ڈھالنے تک کی مشینیں - ڈاک کا انتظام - ریل کا وقت - تار کی جلدی ٹیلیفون کی خبر - بجلی کے پنکھے و روشنی - پُختہ سڑکیں - غرض کیا کیا بتلاؤں، بس سورگ سے بھی زیادہ آرام طلبی اِسوقت اِسی لوک میں ہو رہی ہے! اور منورنجن (دل بہلاؤ) کا تو یہ حال ہے، کہ حقیقت میں اب تمام کام ہی منورنجن کے لئے ہوتے ہیں - نہ دھرم (ادائیگی فرض) کے لئے - اور گانے، بجانے، ناچنے کے سوانگ تماشے، راس لیلا، رام لیلا - تھیٹر کو تو علیحدہ رکھئے وہ تو پُرانی چال ہے - اب تو سنیما و گراموفوں کی مشینیں ہی پرستان (فرانس - یورپ) کے ناچ گانے دھار نک کھیل بنا بنا کر گھر گھر سُناتی پھرتی ہیں - اور اِسکول کالجوں کے لڑکے و لڑکیاں ہی گھر ہی میں روزانہ ڈراما کر لیتے ہیں - اور بڑے بڑے ایکٹر و ایکٹرس کے ڈپلومے والے بن گئے ہیں - لیکن یہ تو سُنو! یہ ہیں تو سب رقم والوں ہی کو نا - سو اب وہ آوے کہاں سے - پچھلا تو سب اِن آرام طلبیوں و منورنجنوں میں خرچ ہو گیا - اب اُسی کے ثمرہ میں یہ بیکاری اور بد چلنی کی بیماریاں - رنگ دکھا رہی ہیں -

سوال - تو کیا کوئی راجیہ کے عُمدہ انتظام کا دُکھ ہے ؟

جواب - نہیں جناب ایسا انتظام تو جہانگیر و اکبر بادشاہ کے زمانہ میں بھی نہیں رہا - کیونکہ وہ تو فریادی کی فریاد زبانی سُنکر فوراً اِنصاف ہی کر دیا کرتے تھے، پھر ایک سال بعد کوئی اُسکی نقل مانگتا تو ندارد، کیونکہ کہیں لکھی تو جاتی ہی نہیں تھی - اور اب تو اگر کسی کا دس بیس سیر غلّہ بھی چوری چلا جائے تو تھانے میں رپورٹ ضرور لکھا دے - اور اگر مجسٹریٹ صاحب کے یہاں کسی فریاد کی عرضی دینے جاوے، تو کرایہ ریل و وکیل صاحب کے محنتانہ و تحریر وغیرہ کے خرچے کے علاوہ صِرف آٹھ آنے کا ٹکٹ فریاد پر لگا دے - تو صِرف اِتنا ہی خرچ کرنے سے چوری کا سامان یا فریاد کا اِنصاف تو چاہے کبھی اور کچھ بھی ہو، لیکن اگر وہ چاہے، تو تین سال تک بھی صِرف سوا روپیہ صرفہ نقل کرائی دیکر اِس رپورٹ و عرضی کی نقل چاہے جب لے سکتا اور دیکھ سکتا ہے، کہ فلاں تاریخ کو فلاں سامان کی ہمارے چوری ہوئی تھی یا فلاں جھگڑا ہوا تھا - اور جو آپ اِس صرفہ کے باعث رپورٹ لکھانے میں ذرا گُریز کریں، تو اخفائے واردات کا جُرم اپنے اوپر لیں - کیونکہ ایسی غلطی تم نے کی کیوں - کیونکہ بِلا کسی کے رپورٹ لکھائے پھر اُسکی نقل وہ دیا کہاں سے کریں گے -

سوال - تو کیا راجیہ کے منتظم مُلازمان کم ہیں، یا وہ دُکھی ہیں - یا اُن کی تنخواہیں کم ہیں -

جواب - جی نہیں اِتنے نوکر ہیں، کہ کام سے بھی زیادہ - نوکر پر نوکر، اُن پر انسپکٹر - اُن پر سُپروائیزر -

اُن پر کلکٹر۔ اُن پر کمشنر۔ اُن پر گورنر۔ اور اُن پر جنرل۔ اور یہ تو ایک محکمہ کے ہیں۔ ابھی تو نہ معلوم ایسے کتنے دفتر باقی ہیں۔ اور پولیس کا تو کچھ ٹھکانہ ہی نہیں، گھر گھر پہ نظر جو لیے تک کی خبر خفیہ رکھتی ہے۔ یہ تو صرف یہاں کے ہیں۔ اور جہاں ہمارے عالیجاہ شہنشاہ ملک معظم قیصر ہند تشریف رکھتے ہیں، وہاں کے تو مجھے نام ہی نہیں آتے، کہ نہ معلوم کتنے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ دُکھی ہوے اُن کی بلا۔ وہ کیوں ہوتے۔ کیونکہ سویلینو کی تو تنخواہ اتنی زیادہ ہے، کہ وہ خرچ کرتے کرتے بھی اُکتا جاتے ہیں، لیکن پرجا سے رشوت لیتے کبھی نہیں سُنے۔ اور اُنسے نیچے والوں کے تو سبھی کے دونوں ہاتھوں میں لڈّو رہتے ہیں، کہ اُدھر تو لیں تنخواہ اور مُنہ مانگی ترقی۔ اور اِدھر کام والوں سے اوپر کی آمدنی کی کچھ حد ہی نہیں۔ گویا دفتر کے نوکروں کی اپنے افسروں سے بحث لگی رہتی معلوم ہوتی ہے، کہ آپ کی تنخواہ زیادہ رہے یا ہمارا اوسط آمدنی۔ لیکن نتیجہ کیا، کہ بیچارا انگریزی راجیہ مُفت میں بدنام ہو رہا ہے۔ رہا تنخواہ میں بیشی کا سوال! سو بھائی چاہے کوئی بُرا مانے یا بھلا، میں تو اِس کے خلاف ہی ہوں۔ کیونکہ اب تک تو ٹیکسوں (کروں) کا یہ حال ہے، کہ اِنصاف تک کرنے کے لیئے تو سیجد ٹیکس (بھاری کر) لیا جاتا ہے، جِسکے بار کی وجہ سے پرجا (رعیت) تو چلا اُٹھی ہے اور سوراجیہ مانگ رہی ہے۔ لیکن پھر بھی سُنتے ہیں، کہ ہندوستان کی سلطنت پر دس ارب روپے سے بھی زیادہ قرضہ ہے۔ تو پھر تبلائیے؟ اور زیادہ تنخواہوں میں ترقی کر کے روپیہ آویگا کہاں سے؟ اور ہمارے عالیجاہ شہنشاہ ملک معظم قیصر ہند کو ایسے راجیہ سے فائدہ بھی کیا؟ اِس کا نتیجہ کیا ہوا، کہ کروں (ٹیکسوں) کے مارے تو رعیت گڑ گئی، اور اُس رقم کو تنخواہوں ہی میں کھا گئی نوکر شاہی۔ اور پھر بھی ترقی ہی کا سوال ہے۔ اب بیچارے شہنشاہ کی آفت ہے، کہ کس کس کی سُنے۔ رعیت کو سوراجیہ دلوے، یا نوکر شاہی کو ترقی۔ سُنیئے۔

کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف　٭　گھونس لینے کے رنگ نرالے ہیں
ہندو مُسلم پہ کچھ نہیں موقوف　٭　حق پرستی کے مت نرالے ہیں
ووٹ مِلنے پہ کچھ نہیں موقوف　٭　دیش بھگتی کے ڈھنگ نرالے ہیں
سختی نرمی پہ کچھ نہیں موقوف　٭　راجیہ کرنے کے کرم نرالے ہیں

تب سیٹھ جی بولے۔ ہاں مہاراج یہ تو سب سچ ہے، ہو تو سب کچھ ایسا ہی رہا ہے۔ تب میں نے کہا، اب آپ کی سمجھ میں آیا، کہ یہ ہی سب اُلٹے بھید ہے دہرم ادہرم کے کام اور کمائی اور بھوگ ہی تو آخر میں خطرناک و تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ تمام نیک اطوار رعیت (دہارمک پرجا) ساہوکار، کاشتکار، تو دُکھی ہیں۔ اور چالاک، بدمعاش، چور، بے ایمان۔ راشی سب سُکھی ہیں۔

اِسی وجہ سے سناتن دہرم شاستروں میں مخلوق کو نیک اطوار بنانے اور سب دُکھوں کی جڑ کاٹ کر دُنیا میں سُکھ پھیلانیکے لئے پیشتر ہی سے بہت سے اُصول مقرر ہیں جن کا لُب لُباب اِسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں بتلا دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو دیش اِن کا جتنا عمل کرتا ہے، وہ اُتنے ہی سُکھ کا حقدار ہوتا ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا، وہ دُکھ کا بھاگی ہوتا ہے۔

اِس لئے سنسار کے دُکھوں کے اسباب رفع کرنے کیلئے اِن اُصولوں کی پابندی ضرورتاً مجبوراً اور جبراً لازمی طور پر کرنی کرانی ہوگی یعنی اِن کو ضروری جانکر یا لاچار ہوکر، اور زبردستی دہشت دِکھا کر بھی تمام سنسار کو۔ یا اپنے اپنے مُلک یا احاطہ کو ایک سے، چاہے وہ مُشترکہ طور پر ہوں یا علیحدہ علیحدہ تمام تعلیم و اِنصاف اور عِلاج سب مُفت اور لازمی طور پر کرنے کے لئے مُندرجہ ذیل طریقہ سے عمل کرنے کرانے ضروری ہونگے۔ اور چاہے اِس کام کو کوئی شخصی حکومت کرے یا پنچایتی، لیکن ہاں! اگر کوئی شخصی حکومت اِن اُصولوں کو اِسی طرح عمل کرا دیگی، تو اُس کی لاکھوں سال حکومت قائم رہیگی۔ اور تمام رعایا اپنی جان سے زیادہ اُس کی حفاظت کریگی۔ اور پنچایتی حکومت کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ اور اگر پنچایتی حکومت بھی اِس طرح عمل نہ کرا دیگی، تو وہ بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ راجیہ کا یہی سناتنی اُصول ہے، کہ راجہ۔ پرجا کو نیک چلن اور خوشحال بنادے، تب وہ نیک چلن اور خوش حال پرجا ایسے راجہ کی حفاظت خود کرلیتی ہے، ورنہ نہیں۔ اِس واسطے اگر ہماری موجودہ برٹش گورنمنٹ اور عالیجناب شہنشاہ مِلک مُعظم قیصرِ ہند جس طرح اپنے دیگر سب کاموں میں ہوشیار ہیں، اگر اِس مُلک کو بھی خوشحال اور اپنا پیارا راجیہ بھگت (حقیقی شاہی فرمانبردار) بنانا چاہیں، تو اِن اُصولوں کی اِسی طرح قانوناً پابندی کریں کراویں۔ تب مِلکِ مُعظم کا بھی تو اِس میں کچھ حرج نہ ہوگا اور بیس سال میں تمام مُلک مُکمل نیک چلن اور سُکھی و خوشحال ہوجاویگا۔ اور پھر اپنا راجیہ بھگت یعنی حقیقی شاہی فرمانبردار ہوگا، کہ مِلکِ مُعظم کے پیچھا چُھڑانے پر بھی ہرگز پنڈ نہ چھوڑیگا۔ لہٰذا پھر لاکھوں سال اُنکی اٹل حکومت قائم رہیگی۔ اور پھر کوئی سوراجیہ ہی کیا مانگے گا۔

نمبر ۱ ہر مرد و عورت کی عُمر کے پانچ حصّے یعنی اوستھا۔ حالت یا آسرم مُقرر کرکے اُن کے فعل اور بھوگ مُقرر کرنے ہونگے۔

نمبر ۲ اِن آسرموں کے کام سکھلانے کو ایک عالموں کی جماعت (وِدّیا سبھا) اور اُس کے کام کے اُصول مُقرر کرنے ہونگے، جس کا نام گُرُوکُل سبھا ہی رکھنا بہتر ہوگا۔

نمبر ۳ اِن تمام کاموں کے سیکھنے و سکھانے اور کرنے و کرانے والونکے اِمتحان کیلئے ایک بڑی جمعیتُ العلماء (مہا وِدّیا سبھا) مُقرر کرنی ہوگی، اور اُس کے کام کے اُصول مُقرر کرنے ہونگے۔

نمبر ۴ مہا وِدّیا سبھا کے اِمتحان کے بعد تمام اِنسانوں کے ورن کی تقسیم اور اُن کے کام مُقرر کرنے ہونگے، جس سے آئندہ گرہست کے کام ٹھیک ٹھیک چلائے جاسکیں اور خلقت کی ورن سنکرتا یعنی

مخلوط النسل ہوناد و ر ہوجاوے۔

۵۔ مندرجہ بالا تمام کاموں کو حقیقی طور پر چلانے وشاہی کام چلانے اور مالیانہ (کر) وصول کرنے، اور ہر ایک ورن وبہاگ یعنی منقسمہ جماعت کو اپنے فرائض منصبی کی پابندی نہ کرنے پر سزا دینے کے لئے ایک راجہ مہا ودیا سبھا (قانونی کونسل) اور اس کا ایک سردار یعنی راجہ، یا ایک راجہ و اسکی پرجا کو ایک عمدہ راجہ مہا ودیا سبھا لازمی رکھنی ہوگی۔

۶۔ مندرجہ بالا تمام راجیہ کے سبھی اصولوں کی پابندی کرنے کرانے والی جماعتوں (سبھاؤں) اور آسرموں کے سبھی مرد وعورتوں کے کہانے پینے، رہنے سہنے ورنج خوشی، بیماری، تعلیم، بیاہ شادی وغیرہ سبھی ضروریات کے لئے اُن کے صرفہ کا انتظام لازمی مقرر کرنا ہوگا، جس سے آپس میں کبھی لڑائی جھگڑا ہی نہ ہو۔

ناظرین! بس جبھی سُکھ کا زمانہ تہا، کہ جب مذکورہ بالا اصولوں کی پابندی کرنے کا قدرتی خواص ہی ہوگیا تہا لیکن وہ حقیقی دہارمک راجا اور حقیقی دہارمک راجا مہا ودیا سبہا (قانونی کونسل) کے حقیقی ڈنڈ کے باعث ہی ہوتا بہی رہتا تہا۔ اور اُسی خواص کی وجہ سے اتنے عرصہ تک کچھ اُسی سبہاؤ کا رواج چلا آیا کام بہی دے رہا ہے۔ کہ جو ہزاروں سال سے راجہ مہا ودیا سبھا (قانونی کونسل) کے بگڑ کر خود غرض ہوجانے پر بہی کچھ دہرم کا جزو (انگ) موجود ہی ہے۔ بس تبھی سے سنسار میں دُکہونکا یہ حال بہی ہوتا جارہا ہے، کہ ہر قسم کے دُکھ یا روگ جن کو لگ گئے اُن کا تو پنڈ کیا چھوڑتے، بلکہ جنہیں نہیں لگے ہیں اُن کو بہی چمٹنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

اور بس اِسی کو خلقت آزادی (سوتنترتا) بہی کہنے لگی ہے، کہ کسی نیک دہارمک اصول کے عمل کرنیکا پابند ہونا بہی پرتنترتا یعنی پرادہینتا ہی ہے۔ بس اِسی بدصحبت کی بدخیالی سے بیشتر تو بیچاری بنکر بچے تعلیم پانا ہی نہیں چاہتے۔ اور گرو سکہلانا بہی نہیں چاہتے۔ اور حقیقی نیک عمل سکہلایا بہی نہیں جاتا۔ پھر گورنمنٹ اور راجہ مہا ودیا سبہا (تعلیمی بورڈ) وغیرہ سب ہی اِس کام میں بیگار ٹال رہے ہیں۔ اور کچھ بہی حقیقی امداد نہیں کرتے۔ اِس لئے پھر اسی کے بدنتائج سے سب کی جڑ ذریعہ معاش یعنی سب کی کمائی کا طرز ہی ایسا خراب ہوگیا ہے، کہ کیا تبلایا جائے۔ یعنی زیادہ تر سب پیشہ وروں نے بے ایمانی و رشوت کا بازار گرم کر رکہا ہے۔ پس حقیقت میں جب حقیقی صالح خون بنانے کی جڑ بنیاد روزی ہی بگڑ گئی، تو پھر سب کام بگڑ گئے۔

اور چونکہ عمدہ قانونِ قدرت یعنی سناتن دہرمی اصولوں کی پابندی نہیں کیجاتی اور جھوٹی آزادی کی لہر پہیل گئی ہے، لہٰذا نفس پرستی کے ساتھ ساتھ بدچلنی بہی شامل ہوگئی ہے۔ جسکے مدت سے بگڑتے چلے آکر آج ورن وبہاگ (قومی تقسیم) میں بڑی سنکرتا (خلط ملط) ہوگئی ہے۔ یعنی ایسے ملے جلے ورن

ہوگئے ہیں، کہ جو حق پرستی سے باقاعدہ اِن درنوں کی جانچ کیجاوے، تو بہت کم دنش (خاندان) کے اشخاص اِس ورن سنکرتا کے دوش سے پاک اور نرمل ایک ورن کے اِس لئے پائے جاویں گے، کہ شاید پرماتما کی دُنیا (سرِشٹی) میں کسی شے کا بیج ناش (تخم سوخت) نہیں ہوتا ہے۔ اور اِن باتوں کو سبھی ورن آسرم والے جانتے تو ہیں، لیکن قومی غرور کی وجہ سے اور راجہ مہاراجہ یا سبھا (کونسل) کے ٹھیک سزا کا انتظام نہونے کے باعث اِس کو ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ اور ہر ایک مذہب (مت) والے اِس لئے ہی زیادہ سختی نہیں کرتے، کہ شاید یہ اشخاص اِس مت سے نکل کر کسی دوسرے مت میں نہ چلے جاویں۔ بس اِسی خطرہ سے تمام مت (مذہب) والوں کے ناستکوں (ناحق پرستوں) کو خوب موج اُڑانے کو مِل گئی ہیں۔ لیکن اصل مقصد کی حصولی یعنی دُکھوں کے اسباب دور کرنے کے لئے تو اب اپنا یہ دوش ضرور ماننا ہی ہوگا۔ اِس لئے پھر سے سُکھ کی گنگا بہانے کے لئے رِلے مِلے ورن آسرم وِبھاگ یعنی مخلوط القوم و آسرم کو نرمل و پاک ورن آسرم حاصل کرنے یا بنانے کے لئے مندرجہ بالا اُصولوں کو پھر سے ٹھیک ٹھیک قائم کرنا ہی ہوگا۔ اور اِن ورن آسرم وبھاگ (قومی اور آسرمی تقسیم) کے اعلیٰ بہترین اُصولوں کو منوسمرتی کی درمیانی زمانہ کی مِلاوٹ کو صاف کرکے ویدک سناتن دھرم پر چارک سری سوامی دیانند جی سرسوتی نے اپنے بنائے ستیارتھ پرکاش میں اچھے طریقہ سے ظاہر کرکے جتا دیا ہے۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ یہاں اُن کو مختصر طور پر تبلا کر میں اپنے اصلی مقصد کی طرف چلوں۔ اِس لئے آپ کو اِن اُصولوں کے ٹھیک طریقہ کی مکمل جانکاری کے لئے سری ستیارتھ پرکاش یا منوسمرتی کو اپنے اپنے زمانہ طالب علمی (برہمچریہ کال) ہی میں ضرور پڑھ لینا چاہئے۔

انت میں اِن اُصولوں پر چلنے چلانے والے صاحبان (مہاپُرشوں) کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رام چندر مُنی

اگھن سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پندرھواں باب پینسٹھ ۶۵ بیانات تمام شُد

اُدوم

سروکالائے نمونہ

اتھ

سولھواں باب

اوّل اُصول کی پابندی کیلئے پانچ اوستھاؤں کا بیان

اِن کے سبب۔ نام فعل۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! اِس اُصول کی مکمل تکمیل کے لئے ہر ایک شخص کی اوستھا یعنی عمر کے مندرجہ ذیل پانچ حِصّے یعنی آسرم مقرر کرنے لازمی ہوں گے۔

عُمر کا اوّل حِصّہ بالک پن کا بیان

موجودہ زمانہ کے سبھی ورنوں کے ہر گرہستی کو معمولی طور پر اپنے اپنے ہر ایک بچّہ کا نام رکھکر (نام کرن سنسکار کر کے) ماتا یا گائے کا دودھ پلاتے، اور زیادہ گرمی وسردی کا خیال رکھکر تازہ یا گنگنے پانی سے روزانہ غسل کراتے اور زیادہ تر کھلی ہوا میں رکھتے ایک سال تک پالیں (لیکن عورت کو حمل کے زمانہ سے دودھ پلانے تک اپنے بچّہ کو لے کر کسی رِشتہ کی عورتوں کے مجمع میں جاکر دعوت میں ہرگز نہ شامل ہونا چاہیئے) اِس کے بعد مونڈن وکن چھیدن سنسکار کرادیں۔ اور ماتا کا دودھ پلانا چھڑادیں۔ اور گوشت وشراب سے پاک ساتوِک غذا یعنی دودھ گھی مِلی ہوئی کچھ میٹھی پھیکی ونمکین غذا، دال، روٹی، ساگ، چاول وپھل وغیرہ کی صورت میں کھلاتے اور معمولی موٹے سودیشی صاف کپڑے پہناتے وتازہ پانی سے نہلاتے اور زیادہ تر کھلی جگہ میں بھاگ دوڑ۔ گیند کے کھیل کھلاتے ہوئے پانچ سال کی عُمر تک پیار ومحبت سے پرورش کریں۔

اِس کے بعد یہ دیکھیں، کہ یہ بچّہ کس خصلت (سبھاؤ) کا ہے۔ اگر زیادہ عقلمند اور تندرست ہے تو اُسی وقت۔ اگر کم عقل اور تندرست معلوم ہو، تو چھٹے سال۔ اگر کم عقل اور زیادہ کمزور معلوم ہو، تو ساتویں سال۔ اور جو بالکل ہی عقل کا دُشمن وکھلاڑی معلوم ہو، تو آٹھویں سال تو ضرور ہی ہر بچّہ کو عمدہ تسکھیا بنانے والے والدین یا محافظ سب لاڈ پیار کو چھوڑ کر لڑکی کو لڑکیوں کے اور لڑکے کو لڑکوں کے

گروکل میں باقاعدہ برہمچاری رہ کر علم سیکھنے کا اُپدیش (مشورہ) دیکر گروکل میں لیجا کر وہاں کے قواعد کیمطابق اُپ نین سنسکار کرا کے داخل کر دیا کریں۔ پس اُصولاً قاعدے سے یہی جنم سے آٹھ سال تک کی عمر کا حصہ بچپن، لڑکپن اور بالیہ اوستھا کہلاتا ہے۔ اِس اوستھا میں سب بچے والدین کے آدھین یعنی اختیار میں پرتنتر یعنی پرادھین رہنے چاہئیں۔

عمر کا دوسرا حصہ برہمچریہ اوستھا کا بیان

اِس اوستھا یعنی عمر کے حصہ میں ہر ایک بچہ کو لڑکا ہو تو لڑکوں کے، اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کے گروکل میں وہاں کے قواعد کے مطابق رہنا ہوگا جسکی مدت اِس بگڑے ہوئے زمانہ میں اُصولاً قاعدے سے لڑکوں کی شودروں کو اٹھارہ سال۔ ویش کو بیس سال۔ چھتری کو بائیس سال اور براہمن کو چوبیس سال تک اور لڑکیوں کی شودرانی کو چودہ سال۔ ویشیانی کو پندرہ سال چھترانی کو سولہ سال اور براہمنی کو اٹھارہ سال تک ہوسکتی ہے۔ اِس اوستھا میں بالکل سختی سے دیریہ کی حفاظت کر کرا کے ساتوک غذا سے پرورش پا کر ورشی ورتی (پڑھنے پڑھانے وتیاگ کی شکل) سے رہکر آئندہ سُکھ کے حاصل کرنے کے لئے وِدّیا، ہنر حاصل کر کرا کے اپنے اپنے بل، بُدھی، پراکرم (طاقت، عقل، پھرتی) کو بڑھانا اور یم۔ نیم کا سادھن سیکھنا ہوگا۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے بڑھائے ہوئے وِدّیا۔ بُدھی۔ بل پراکرم یعنی گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے اِمتحان کے مُطابق مہاوِدّیا سبھا کی کِسی ورن میں داخل ہونے کی سند حاصل کر کے علیحدہ ہو جانا ہوگا۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی برہمچریہ اوستھا۔ (طالب علمی کی عُمر) کہلاتی ہے۔ اِس عُمر میں سب بچے گروکل وِدّیا سبھا کے آدھین پرتنتر رہنے چاہئیں۔

عُمر کے تیسرے حصہ گرہست اوستھا کا بیان

اِس جوانی اوستھا کے عُمر کے حصہ میں ہر ایک برہمچاری کو گروکل چھوڑ کر علیحدہ ہو جانے پر جس ورن کے سبھاؤ کی اُس نے سند حاصل کی ہو، ویسے ہی سند یافتہ چاہے اُسی گروکل کی یا دوسرے گروکل والی اپنی ہمخیال (سہ دھرما) لڑکی کے ساتھ فوراً بیاہ کر کرا کے گرہستی بنکر، پھر آپس میں محبت کے ساتھ باقاعدہ عمدہ مُباشرت کرتے کراتے یعنی شروع میں گیارہویں وچودھویں باب کے مُطابق ہفتہ میں تین بار، ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد ہفتہ میں دو بار، دو بچہ پیدا ہونے کے بعد ہفتہ میں ایک بار، پھر تین بچوں کے بعد دس دن میں، پھر چار بچوں کے بعد ہر پکھواڑے وار (پندرہ دن بعد) پھر پانچ بچوں کے بعد مہینہ میں ایک بار آپس میں مُباشرت کرتے کراتے رہیں۔ اِس سے کم چاہے ہو، لیکن زیادہ ہرگز نہ ہو۔ اور اپنے اپنے ورن کے مُطابق آمدنی کے کاموں سے یم۔ نیم دھرم کی پابندی کر کے دھن

پیدا کرتے اور باقاعدہ دھرم کے ساتھ اپنے بھوگ، دان و یگیہ میں لگاتے رہیں۔ اور یم نیم و سناتن دھرم کے انگ و اُپانگوں کا عمل باقاعدہ روزانہ کرتے رہیں۔ غذا اور رہن سہن سب ساتوِک آچار وِچار کے ساتھ تیرھویں باب کے مُطابق گوشت و شراب سے مُبرا کرتے رہیں۔ اور جب اُن کے اولاد ہو جاوے، تو اُس کو باقاعدہ گرُوکل میں داخل کرتے رہیں لیکن جب وہاں سے لڑکا کسی بھی ورن کا ہو کر واپس آجاوے، تو اُس کی شادی کرا دیں۔ اور جب اُس کے بھی لڑکا ہو کر پانچ سال کا ہو جاوے، تب اُس لڑکے کو، اور لڑکا نہ ہونے پر گھر کے کسی دوسرے آدمی کو اپنی مالیت اور بقیہ گرہست کے بالکوں اور اپنی عورت کو سُکھ سے رکھنے کا سب گرہست کا بار سمجھا کر اور سُپرد کر کے اپنی خواہش کے مُطابق چاہے جب ورنہ زیادہ سے زیادہ شودر کو چتالیس سال، ویش کو پچاس سال، چھتری کو پچپن سال اور براہمن کو ساٹھ سال تک اور اگر تقدیر سے شادی نہ ہوئی ہو یا وہ خود ہی نہ کرے، تو بھی گرُوکل سے لوٹنے پر اپنے ماں باپ اور دیگر بھائی بہنوں کی کچھ دن خدمت اور اُن کی و اپنی محبت پوری کرنے کے لئے بھی ضرور کچھ مدت اِسی گرہست میں سداچاری درِشٹی وِرتی سے رہتا ہوا، اور اپنے ورن کے مُطابق نیک روزگاروں سے آمدنی کرتا ہوا اپنے بھوگ۔ دان اور یگیہ خوب اچھی طرح کر کرا کے، پھر جب من میں دُنیا سے تیز نفرت اور عشقِ الٰہی میں تیز رغبت (تیبر ویراگ) ہو جاوے تو تبھی یا اُسی پیشتر بتلائے وقت پر اُس اپنے گرہست کے کام دھن اور کٹمب کا بار بقیہ آدمیوں پر چھوڑ کر اور سب سے موہ توڑ کر دُکھ موڑ کر چودھویں باب کے مُطابق اپنے پرلوک کے مُفید تپ سادھن کرنے کے لئے گرہست کی زندگی چھوڑ دے۔ اور گرُوکل میں جا کر آچاریہ (اُستاد) کی شکل سے رہ کر، وان پرست آسرم نرباہ کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر اُسکی عورت اپنی اولاد کے پاس رہنا چاہے اور وہ بھی اُس کو محبت سے رکھے، تو اُسی کو سپُرد کر جاوے۔ اور وہ وہاں کٹمب ہی میں تپسوِن حالت سے رہ کر برہم کی بھگتی محبت سے کرتی ہوئی زندگی بسر کر دے۔ ورنہ وہ بھی شوہر کے ساتھ ساتھ جا کر زنانہ گرُوکل میں وان پرست آسرم میں تپسوِن حالت سے رہ کر گرُوکل کا کام زندگی بھر کرتی ہوئی زندگی بسر کر دے۔ لیکن آزاد ہو کر اِس سے آگے سنیاس آسرم میں ہرگز نہ جاویں۔ اگر عورت بال بِدھوا ہو جاوے اور وہ بلا شوہر کے ساتھ مُباشرت کرے نہ رہ سکے، تو فوراً دوسری شادی کر لے۔ ورنہ نیک فرائض ادا کرنے کے لئے فوراً گرُوکل میں جا کر وان پرستی تپسوِن بن کر دیش کی لڑکیوں کی وِدّیا دان سے خدمت اور پرماتما کی بھگتی کرتی ہوئی پوری زندگی ختم کر دے۔ اور اگر اُس کے کوئی اولاد ہو، تو اُس کو بھی گرُوکل ہی میں داخل کرا دے۔ بس اُصولاً قاعدے سے اِسی ادھیا یعنی عُمر کے حِصّہ کا نام گرہست آسرم یا گرہستی حالت ہے۔ جس میں سناتن دھرمی کرم کانڈ (فرائض منصبی کی پابندی) اور یم نیم کے سادھن میں اور نیک اکلِ حلال کما کے اپنے بھوگ۔ دان۔ یگیہ روزانہ کے کاموں میں لگے رہنا۔ اور راجہ و راجہ جہا وِدّیا سبھا کے نیائے کے آدھین پرتنتر (پرادھین) رہنا ہوگا۔

عُمر کے چوتھے حِصّہ تپ اوستھا کا بیان

یہ ادھیڑ عُمر کا حِصّہ وان پرست آسرم کہلاتا ہے۔ اِسمیں ہر ایک گرہستی یا جو زندہ رہیں اور وہ عُمر کے لحاظ سے کمزوری کے سوائے اور کوئی زیادہ بیمار بھی نہ ہوں۔ تب وہ چودھویں باب کے مُطابق گرہستی زندگی چھوڑ اور بان پرستی بنکر اپنے پرلوک کے مُفید تپ سادھن کے لئے یا تو اتنی مُدت تک، کہ جتنے سال اُس نے دیش کے دھن سے گُروکُل میں پرورش پاکر تعلیم حاصل کی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قاعدہ قانون سے عورتوں کو زندگی بھر۔ اور مردوں میں شودروں کو پچپن سال۔ دیش کو ساٹھ سال۔ چھتری کو ستر سال اور براہمن کو اسّی سال تک کی عُمر سے زیادہ نہ ہو۔ یا کم سے کم جو کچھ مُدت وہ اپنی طاقت زندگی۔ ویراگ اور گیان کے مُطابق دے سکیں۔ اُس مُدت تک عورتیں زنانہ اور مرد مردانہ گُروکُل میں رہکر، ہر ایک اپنے اپنے ورن کے مُطابق گُروکُل کے اُصول کے مُطابق مُفت تعلیم دے دیں۔ اور اپنے حاصل کئے ہوئے تجربات و منتروں کو بے لوث خیال سے برہمچاریوں کو بتلاویں۔ اور اُن سے پیچھے سوئیں اور پیشتر اُٹھا کریں۔ اور ہر ایک برہم یگیہ و دیو یگیہ کو برہمچاریوں ہی میں مِل کر کرتے کراتے رہا کریں۔ اور کھان پان رہن سہن تیرھویں باب کے مُطابق ساتوِک اور تپ کے اُصول کے مُطابق رِشیوں کی مانند بلا شوقینی کے برہمچاریوں سے ادنیٰ درجہ کا اور حیواناتی غذا کے دودھ گھی وغیرہ سے پاک صرف میٹھا۔ سستے پھل۔ سبزی۔ اناج۔ نمک وغیرہ کا پھل اہار رکھکر۔ آسن۔ پراناں یام۔ پرتیاہار کا بھی خوب عمل و پابندی کریں۔ اور دیگر گُروکُل کے کام یا برہمچاریوں کی تعلیم کے وقت کو چھوڑ کر دوسرے اوقات میں تمام ورن کے تپسوی آچاریہ مِل مِلا کر محبت سے ایک مقام پر روزانہ اِکٹھے ہو کر بیٹھا کریں۔ اور براہمن ورن کے تپسوی کا ست سنگ کر کے، اُپنشدوں کی پراوِدیا (دینی علم) کے گیان کو حاصل کیا کریں۔ اور اِسی طرح دانوں میں وِدیا دان و یگیوں میں تپ یگیہ اور یوگ کا سادھن کرتے وہیں بسر کرتے رہیں۔ اور جب پورا ویراگ ہو جاوے، تو اُسی وقت دوسرے تپسوی کو اپنا کام سپُرد کر کے، ورنہ مُقررہ مُدت پر تو ضرور ہی اِس کام کو بھی اپنے بہترین مفاد و آتما کا آنند حاصل کرنے کے لئے ضرور چھوڑ دیں۔ بس اُصولاً قاعدے سے اِس اوستھا کا نام تپ اوستھا یا وان پرست آسرم ہے۔

عُمر کے پانچویں حِصّہ برِدھ اوستھا کا بیان

اِس اوستھا کو سنیاس آسرم بھی کہتے ہیں۔ اِس میں ہر ایک تپسوی اپنے وان پرست آسرم کو بھی چھوڑ اور چودھویں باب کے مُطابق سنیاس لے کر برہم کی بھگتی میں مَن لگا کر جہاں مَن میں

آوے وہاں وچریں۔ اور جس بستی کی طرف بھکشا مانگنے جاویں، تو وہاں دن میں دو بار ستوگنی غذا مانگ کر کہاویں۔ اور جو اُن کے من میں آوے وہ، یا جو معاملہ معلوم کیا جاوے، اُس کا ایک بار مناسب دہرم اُپدیش دیدیا کریں۔ یہ آسرم دان وتپ سے ہی مُبرا ہے۔ صرف یگیوں میں گیان یگیہ یعنی برہم کے حاصل کرنے کے لئے دہارنا۔ دہیان۔ سمادہی ہی کا زندگی بھر سادہن کرتا رہے۔ ہاں جب شرہنگ اوستھا ہو جاوے، تو اُپدیش دینا نہ دینا بہی اُس کے اختیار رہے۔ اور اگر اُس کا من تیاگ میں نہ لگے اور کسی کام ہی میں لگا رہنا چاہے، تو حسب ضرورت جہاودیا سبھا یا راجہ جہاودیا سبھا میں شامل ہوکر گروکل کے امتحان یا شاہی کاموں میں لگا رہے اور راجہ کو دہرم کے شاہی کاموں میں امداد دیا کرے۔ بس اِسی پر وہ اوستھا۔ بڑہاپے کی حالت کا نام سنیاس آسرم ہے، جو تمام ورنوں اور آسرموں میں اعلیٰ کہلاتی ہے۔ اور بڑی آزادی کی ہے۔ اِس سے پہلی سب پرتنتر تاکی ہیں۔

انت میں ایسے برہمچاریوں یا گرہستیوں۔ دان پرستیوں اور بوڑہے سنیاسیوں کو میرا باادب نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ فقط

رام چندر مُنی

اگہن سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

سولہواں باب پچیس ۲۵ بیانات تمام شد

اُوم

سری گرودے نمونہ

اتھ

سترھواں باب

دوسرے اُصول کی پابندی کیلئے وِدّیا سبھا کا بیان

اِس کے سبب شاخیں۔ افعال۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! ودّیا سبھا کے قائم کرنے کے لئے پیشتر مندرجہ ذیل بارہ اُصولوں کا خیال لازمی رکھنا ہوگا۔

۱۔ وِدّیا سبھا یا گُروکُل کے قائم کرنیکا خاص مطلب کیا ہے۔

گُروکُل کے حقیقی معنی ہی یہ ہیں، کہ جسمیں کُل گُرو ہی گُرو ہوں۔ یا تمام نیک تعلیم (دہارمِک وِدّیاؤں) کے سِکھانیوالے گُرو کا کُل یعنی ونش یا خاندان۔ اور وِدّیا سبھا کے بھی یہی معنی ہیں، کہ دہارمِک وِدْوانوں کی سبھا یعنی جمعیتہُ العلما، یا نیک عالموں کی جماعت، جس کو پُروہت یعنی پرم ہتی (خاص ہمدرد) کا گھر بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور جہاں ہمارے زِندگی بھر آرام سے رہنے اور پرلوک میں سُکھ (سورگ) مِلنے کے لئے پچھلے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں تبلائے بل۔ وِدّیا۔ بُدھی۔ گیان۔ ہنر۔ آمدنی خرچ۔ کھان پان۔ رہن سہن۔ نیائے۔ عِلاج۔ سبھی باتوں کو ذمہ دارانہ طور پر بلا فیس یعنی مُفت سکھلایا جاوے، اُس کا نام گُروکُل ہے۔ اور جب تک تعلیم۔ عِلاج دنیائے (انصاف) مُفت اور برہمچاری رہنے کے قاعدوں کی پابندی تیاگی بوڑھے بزرگ تجربہ کار شخصونکے ہاتھ سے نہیں کرائے جاتے، تب تک کسی دیش کی حقیقی ترقی اور پورے فائدے نہیں ہو سکتے۔

۲۔ وِدّیا سبھا کی کتنی شاخیں ہونی چاہئیں

یہ وِدّیا سبھا مُشترکہ طور پر تو ایک لیکن رہن سہن دکام کی تفاوت سے لڑکونکے لئے مردانی و لڑکیوں کیلئے زنانی علیحدہ علیحدہ دو شاخیں ہونی چاہئیں۔

۳۔ وِدّیا سبھا کا مکان کیسا اور کہاں ہونا چاہئے۔

گُروکُل کا مکان پندرہ ہزار کی آبادی یعنی پندرہ بیس گاؤں کے درمیان جنگل میں ایک اور اِس طرح کا

ہونا چاہیئے، کہ جس کا نصف حصّہ زنانہ اور نصف حصّہ مردانہ ہو۔ اور ایسا مِلا جُلا ہو کہ علیحدہ علیحدہ بھی رہے۔ اور ایسے نقشہ کا بنا ہو کہ لڑکوں و لڑکیوں کے رہن سہن میں نصف میل کا تفاوت ہو جاوے۔ تاکہ معمولی طور پر لڑکوں کی زور کی آواز زنانہ میں اور لڑکیوں کی زور کی آواز مردانہ میں نہ جا سکے۔ اِس مکان کے چاروں طرف ایک احاطہ اور اُس کے باہر ایک کنواں بنا ہو۔ اور اندر کی طرف حسب ضرورت جُدا جُدا شالائیں (مکانات) اور چھ کنویں مردانہ میں، اور ایسے ہی چھ کنویں و شالائیں زنانہ میں ہوں۔ یعنی ایک ایک کنواں وِدیالہ (درسگاہ) میں۔ شین آلیہ آرامگاہ) میں چکتسالیہ (شفاخانہ مطب) میں نیائے آلیہ (عدالت) میں۔ پاک آلیہ (باورچی خانہ) میں۔ بھوجن آلیہ (طعام گاہ) میں علیحدہ علیحدہ پکے بنوانے چاہئیں۔ اور مکانات کی دیواریں کچی اینٹوں سے چوڑے آثار و گدِّہیا چھپّر اور اونچے ٹپاؤ کی صاف و مضبوط بنائی جایا کریں۔ اور گوبر سے لیپ کر پیلی مٹی سے پوتی جایا کریں۔ جن پر کوئی مُصوّری (چتر کاری) نہ ہوا کرے۔ اور نیچے بھی تمام جگہ کچا فرش ہی رہا کرے۔ یا صِرف صحن کے چبوتروں کے سرے پُختہ اینٹوں سے بنائے جایا کریں۔ اور برہمچاریوں (طالب علموں) و اَدِھکاریوں (کارکنان) کے رہنے والے مکانات بارگوں کی مانند بڑے اور کُھلے دروازوں کے ہوں جن میں تخمیناً ایک ہزار برہمچاری اور چار سو کارکنان کے رہنے کے لئے مردانی اور اتنے ہی زنانی شاخ کے لئے بنائے جایا کریں۔ اور اُن میں سب کو جُدا جُدا سونے کے لئے ایک ہاتھ اونچے، چار ہاتھ لمبے، دو ہاتھ چوڑے ایک گرہ گہرے ریلوے کے بینچ کی مانند لمبی چھیدی چھیدی پٹی جُڑے ہوئے تخت چار ہاتھ کے فاصلہ سے رکھے جایا کریں۔ اور ہر ایک آلیہ (مکان) علیحدہ علیحدہ ہوا کریں۔ اور یہ عمارت تمام برہمچاری اور ادھکاری مِل جُل کر بنایا کریں اور سال میں دو بار لیپ پوت کر صاف رکھا کریں، لیکن رسوئی خانہ کے چوکے گوبر سے روزانہ لیپے جایا کریں۔

۴۔ ہر ایک شاخ کتنے وِبھاگ (شعبوں) میں منقسم ہونی چاہئے

گرُوکُل کی مردانی شاخ میں ایک خاص گرُو وِبھاگ۔ ایک شِکشا (تعلیمی) وِبھاگ۔ ایک وِشوکرما (صنعت و حرفت) وِبھاگ۔ ایک نیائے (عدل) وِبھاگ۔ ایک چکتسا (مطب) وِبھاگ۔ ایک بھوجن (کھانے) کے متعلق وِبھاگ کُل چھ وِبھاگ ہونے چاہئیں۔ اور اِسی طرح زنانی شاخ میں ایک خاص گرُو وِبھاگ، ایک شِکشا وِبھاگ، ایک وِشوکرما وِبھاگ، ایک بیاہ شادی کرنیوالا وِبھاگ، ایک چکتسا اور دائی کا مُشترکہ کام کرنیوالا وِبھاگ، ایک بھوجن وِبھاگ کُل چھ وِبھاگ ہونے چاہئیں۔

۵۔ ہر ایک وِبھاگ میں کتنے کام کرنیوالے و کام کرنیکے اصُول کیا ہوں

جب گرُوکُل کے چھ وِبھاگ ہیں، تو اِن میں مندرجہ ذیل چھ ہی پنچ درنی سبھیوں کی ٹولی کھیا بھی مُقرر

کیجادیں۔ جنمیں سے ایک پنچ ورنی تپسوی ٹولی خاص گرو ہو۔ جو تمام آمدنی وخرچ وغیرہ کا حساب رکھے اور تمام وبھاگوں کے مکھیوں کی سردار رہے۔ اور باقی پانچ پانچوں وبھاگوں کے روزانہ کے کام کی جانچ اور اُن کا جدا جدا حساب رکھنے والی رہا کریں۔ یعنی ایک شخص کی جگہ پانچ شخصوں کی ٹولی (جماعت) ہر ایک وبھاگ کی سردار رکھی جاوے۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی قانون پنچایتی (مشترکہ) کاموں کا ہے۔ جیسے

اوّل۔ مکھیا پنچ ورنی ٹولی کے یہ خاص بیالیس ۴۲ تپسوی ہوں، کہ چھ تپسوی براہمن خاص گرو۔ چھ تپسوی چھتری خاص کلرک۔ چھ تپسوی ویش خاص خزانچی۔ بارہ تپسوی شودر مددگار خزانچی۔ چھ تپسوی شودر ہر ایک ٹولی کے نجی خدمتی کام کرنے والے۔ و چھ تپسوی ایلچی تمام وبھاگوں کی صفائی کرنیوالے۔

دویم۔ تعلیمی وبھاگ کے یہ اسّی ۸۰ تپسوی ہوں، کہ پانچ تپسوی براہمن۔ دس تپسوی چھتری۔ پندرہ ۱۵ تپسوی ویش۔ بیس تپسوی شودر کل تعلیمی جماعت کے پچاس۔ اور چار تپسوی چھتری کلرک۔ چھ تپسوی ویش خزانچی۔ دس تپسوی شودر خدمتگار۔ یعنی اس وبھاگ کے تیس ۳۰ مددگار تپسوی اور ہوں۔

سویم۔ وشوکرما وبھاگ کے یہ اُنچاس ۴۹ تپسوی ہوں، کہ ایک تپسوی براہمن مکھیا، دو تپسوی چھتری کلرک، دو تپسوی ویش خزانچی، چار تپسوی شودر مددگار خزانچی و چالیس ۴۰ تپسوی تمام صنعت و حرفت و ہنر سکھانیوالے ہوں۔ یعنی یہاں گرو کل کے لئے ہر ایک ہنر کی اشیاء تیار کیجایا کریں اور بنانا سکھلایا جایا کرے۔ جیسے کپاس اوٹنا، دُھننا، سوت کاتنا، کپڑے بُننا، سلائی کرنا، میز، کرسی، تپائی، فرش، آسن، برتن بنانا و لُہار، بڑھئی، دُھوبی، سُنار، تیلی و کاشت کا کام وغیرہ سب صنعت حرفت کا کام کرنا سکھلایا جایا کرے۔

چہارم۔ نیائے وبھاگ کے یہ تیس ۳۰ تپسوی ہوں، کہ پانچ تپسوی براہمن، پانچ تپسوی چھتری، پانچ تپسوی ویش، پانچ تپسوی شودر، پانچ تپسوی چھتری کلرک، و پانچ تپسوی شودر خدمتگار۔ اور یہ جماعت (سبھا) اپنے گرو کل کے احاطے کے متعلق پندرہ ہزار اشخاص کے تمام دین لین، جائیداد، حق حقوق، بدچلنی، چوری و فوجداری کے تمام جھگڑے (مقدمات) پورے طور پر فیصل کیا کرے۔ اور اس کے فیصل کئے ہوئے مقدمات کا پھر کہیں اپیل نہ ہوا کرے۔ البتہ اگر کوئی چاہے، تو مہا ودیا سبھا (بڑی جمعیتہ العلماء) میں نگرانی ضرور کرا سکے۔ تو اگر نیائے وبھاگ کا کیا ہوا فیصلہ اُلٹا ثابت ہو، تو وہ نیائے وبھاگ کی سبھا مجرم ٹھیرے اور اس عُہدے سے ہٹا دی جایا کرے۔ اور اگر وہ فیصلہ ٹھیک ثابت ہو، تو نگرانی کرانے والا دیگر جرم کا اور زیادہ مجرم ٹھیرا کرے۔ اور تمام جھگڑوں (مقدمات) کے عدل و نگرانی اس گرو کل ہی میں فیصل کرے جایا کریں، کہ جہاں کے جھگڑے ہوا کریں۔ جس سے مدّعی و مدّعا علیہ اور گواہان کے آنے جانے میں رعیت کو، اور موقع دیکھنے میں عادلوں کو سہولت رہا کرے۔ اور انصاف کرنے یا کرانے میں کسی کا بیکار خرچہ بھی نہ پڑا کرے۔ اور اس جماعت کا کیا ہوا تصفیہ راجہ و راج مہا ودیا سبھا کا کیا ہوا مانا جایا کرے۔ اور راجہ اُس کا زور کے ساتھ عمل درآمد کرایا کرے۔ اور راجیہ بھر میں کسی نیایا دھیش سبھا (جماعت عدل) کی دی ہوئی ڈگری کا روپیہ اُس گرو کل

کی نیائے سبھا وصول کرا کے مُدّعی کو دیا کرے، کہ جس گُروکُل کے احاطہ میں وہ مُدّعا علیہ رہتا ہو۔ کیونکہ ڈگری دینے کے بعد راجیہ کا فرض ہے، کہ مُدّعی کا روپیہ چاہے جس طرح ہو وصول کرکے دیوے۔ اور فریادی کی فریاد کو پُورا چکا دے، نہ کہ صرف ڈگری ہی دیدے۔ اس طرح تمام بے ایمانی اور مُقدمہ بازی جلد ہی دیش بھر سے دور ہوجاویگی، جو سخت آدہی بہوتِک دُکھوں کا باعث ہورہی ہے۔ البتہ زنانی شاخ میں نیائے وِبہاگ کی جگہ بیاہ شادی طے کرنیوالی ایک زنانی و ایک مردانی دو چترورنی ٹولی ہوا کریں، جو اپنے اور اپنے چاروں طرف والے پانچ چھ گُروکُلوں میں گھوم پھر کر گُروکُل سے خارج ہونے والے برہمچاری اور برہمچارنیوں کے طے شُدہ ورنوں کے مُطابق بِد (پرایرت) مِلاکر بیاہ شادی کرنا کرانا طے کردیا کرے۔

پنجم۔ چکتسا وِبہاگ کے یہ پچاس تپسوی ہوں، کہ دس تپسوی براہمن چکتسک (طبیب) دس تپسوی چھتری مددگار چکتسک یعنی کمپونڈر۔ دس تپسوی ویش مددگار کمپونڈر۔ دس تپسوی شودر مددگار کمپونڈر۔ پانچ تپسوی شودر چکتسک جماعت کے خدمتگار و پانچ تپسوی ملیچھ اِس وِبہاگ کی صفائی کرنیوالے۔ یہ وِبہاگ اپنے تمام گُروکُل اور اپنے احاطہ کے متعلقین پندرہ ہزار اشخاص کا گُروکُل میں آنے پر مُفت عِلاج کیا کرے۔ اور زنانی شاخ کے اِس وِبہاگ میں صِرف عُمدہ طور پر بچہ جنانے والی بیس دائیوں کی ایک جماعت ہو، جو اپنے احاطہ کے متعلق تمام گاؤں کی عورتوں کے بچّے جنایا کرے۔

ششم۔ بھوجن وِبہاگ کے یہ ۱۴۰ تپسوی ہوں، کہ ایک تپسوی براہمن چکتسک۔ ایک تپسوی چھتری کلرک۔ ایک تپسوی ویش خزانچی۔ دو تپسوی شودر مددگار خزانچی و پانچ تپسوی شودر بھوجن بنانیوالے اِن دس کام کرنے والے اشخاص کی ایک رسوئی بنانے والی جماعت ہوگی۔ اور ایسی ایک ایک جماعت ایک خاص گُرو وِبہاگ کو۔ ایک وشوکرما وِبہاگ کو ایک نیایا دِہلیش وبہاگ کو۔ ایک چکتسا وبہاگ کو۔ اور وِدّیالیہ کی مردم شُماری کے دس ٹکڑے کرکے دس جماعت وِدّیالیہ وبہاگ کو یعنی کُل چودہ رسوئی خانے گُروکُل میں ہوا کریں۔ اور ہر ایک رسوئی خانہ میں سب کو مُشترکہ یکساں بھوجن بنوانا اور مُشترکہ ہی سبکو کہانا کہلانا ہوا کرے۔ یعنی اِس گُروکُل میں خاص مُکھیا جماعت کے بیالیس[۴۲]۔ وِدّیالیہ جماعت کے اسّی۔ وشوکرما جماعت کے اُنچاس۔ نیائے آلیہ جماعت کے تیس[۳۰]۔ چکتسا لیہ جماعت کے پچاس۔ رسوئی خانہ کی جماعت کے ایک سو چالیس۔ اور رات کے مُحافظ نو۔ کُل چار سو تپسوی کارکُن ہوا کریں۔

۶۔ وہاں برہمچاریوں اور کارکُنان کے داخلہ کا کیا اُصول ہو۔

ہر سال ماہ پھاگن کے کرشن پکش کی پڑوا (اندھیرے پکھواڑے کی پہلی تاریخ) سے ماہ چیت کی اماوس تک اُس سالانہ اِمتحان کا کام مُقرر کردیا جاوے، کہ جس کی سند ملے گی۔ اُسوقت پچھلے وِدّیارتھی اور ادھکاری (طالب علم اور کارکُنان) جو علیحدہ کرنے کے لائق ہوں وہ خارج ہوا کریں۔ اور اِسی طرح نئے داخل ہونیوالے

داخل ہوا کریں یعنی اُسی سال کا کام اُسی سال ختم اور نئے سال کا کام شروع کیا جایا کرے۔ تو سالانہ اِمتحان پر جتنے بچے داخل ہونے کے لئے آیا کریں، اُن کا داخلہ فارم اُن کے ماں باپ یا مُحافظ سے معہ پورے پتہ کے لِکھوالیا جایا کرے۔ تب خاص گُرو جماعت پیشتر یہ دیکھے، کہ برہمچاری کی عمر چودھویں و سولہویں باب میں بتلائے داخلہ کے اُصول کے مُطابق ٹھیک ہے یا کم و بیش۔ اگر کِسی جائز ضرورت کی وجہ سے ایک سال تک کی عُمر زیادہ ہے، تو خاص گُرو کو مُعافی کا اختیار ہو۔ ورنہ بچہ کو تو داخل کرلیں اور اُس کے والدین یا محافظ کی کہ جس نے گُروکُل میں داخل کرنے میں دیر کی ہے نیائے وبھاگ کو شکایت لکھدیں۔ وہاں سے اُس کو مناسب سزا مِل جاوے۔ پھر تمام داخل شُدہ وِدیارتھیوں کو ایک ہفتہ گُروکُل کے بچّوں سے علیحدہ رکھکر اُن کے چال چلن و بل، بُدھی (طاقت اور عقل) اور مرض کی جانچ کریں کرادیں۔ اگر اُن میں کوئی مریض معلوم ہووے، تو پیشتر اُس کا عِلاج کرادیں۔ اور اگر کوئی گوشت خور یا بدچلن ثابت ہووے، تو اُس کے والدین یا محافِظ کو یہ قاعدہ سُنا دیں، کہ اگر یہ آئندہ کو گوشت و شراب کا اِستعمال اور بدچلنی چھوڑنیکا عہد کرے، تو ہم گُروکُل میں داخل کرسکیں گے ورنہ نہیں۔ اور جب اُس کے والدین اور وہ خود اِس بات پر تیّار ہوجاویں، تو گُروکُل میں داخل کرلیویں۔ اگر تیّار نہ ہوویں، تو اُس کے خصائل (گُن، کرم، سُبھاؤ) کے مُطابق اُس کو ملیچھ یا راکشس ورن کا مان کرا دیہی سند دیکر وہاں سے اُس کو علیحدہ کردیں اور پھر کوئی گُروکُل بھی اُس کو داخل نہ کرے۔ تو شاید اِس ڈر سے راکشس و ملیچھ ورن کے بچے بھی گوشت وغیرہ کھانا چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے، کہ گوشت خوری ہی کے باعث ہم اِس عِلم میں ترقی کرنے سے محروم ہو رہے ہیں۔ اور دیگر اشخاص اِن کے ست سنگ (صحبت) سے اِس لئے خراب نہیں ہوں گے، کہ ابھی اُن کے لڑکپن کا زمانہ ہے۔ اور اُن کی بدعادتیں ابھی پختہ نہیں ہوئی ہیں بلکہ ابھی صرف جنم ہی کا ایک سُبھاوک سنسکار بگڑا ہے جسکو اُگلے گُن۔ کرم دونوں عمدہ سنسکار مِل کر شاید درست کرلیں گے۔ اور پھر اِس طرح ایک دِن وہ بہترین زمانہ آجاویگا، کہ ہم سب مِل کر جگت میں حقیقی اعلیٰ درجہ کے ورنوں کو قائم کرسکیں گے۔ اور کِسی کی ترقی کرنے میں حائل ہونے کا اِلزام بھی ہم پر عائد نہیں ہوسکے گا۔ اور کِسی مت (مذہب) کے طرفدار بھی نہیں کہلاوینگے۔ اِس لئے پھر بلا شک ایک سناتن دھرمی ذات اور اُس کے حقیقی ورن و آسرم قائم ہوجاویں گے۔ اِس لئے پھر جتنے بچّوں کا داخل ہونا طے ہوجاوے، تو سب کا سنسکار ودِہی کے مُطابق اُپنین سنسکار کریں کرادیں۔ اور عِلمی طاقت (وِدّیابل) حاصِل کرنے کے لئے برہمچاری کی حالت میں رہنے کا عہد پیمان وصورت شکل اختیار (ڈنڈ دھارن) کراکے اُسی کا اُپدیش (مشورہ) دیکر پھر سب کو اوّل درجہ میں داخل کرکے سب کا وید آرمبھ سنسکار (ویدوِدیا پڑھنا شروع) کرادیں۔ بس اُصولاً قاعدہ سے یہی حقیقی اُپنین سنسکار۔ یگیو پویت جنیو اور وید آرمبھ سنسکار ہے۔

دوئم۔ جتنے گرہستی گرہست آسرم چھوڑ کر وان پرست آسرم میں داخل ہونے کے لئے چودہویں و سولہویں باب کے مطابق تپسوی بنکر آویں، اُن کو داخل کر کے کام میں لگا دیویں۔ اور اُن کی جگہ پہلوں کو سنیاسی بنا کر وہاں سے خارج کر دیا کریں۔ وہ حسب ضرورت اوپر کے عہدوں پر لیے جاویں یا آزاد و چریں (گھومتے رہا کریں) ان اُصولوں کی پابندی راجہ اور راجہ سبھا و دیا سبھا قانوناً زور کے ساتھ کریں کراویں۔

۷۔ وہاں کہان پان۔ رہن سہن و تعلیم وغیرہ کا اوقات کیسے ہوں

اِس گروکل کے دونوں وبھاگوں کے تمام گرو اور شِشیہ (اُستاد و شاگرد) وقت کی پابندی اِس طرح مقرر کریں، کہ تمام تعلیم و کہان پان۔ رہن سہن تیرہویں و چودہویں باب کے مطابق ساتوِک۔ پاک صاف سادا اور یکساں ہوا کرے۔ فرق صرف یہ رہے، کہ مردانی شاخ میں آدمی کے علم و ہنر زیادہ سکہانا اور پوشش مردانی ہوا کرے۔ اور زنانی شاخ میں تمام گھر کے کام کرنا کروانا اور گرہستی زمانہ میں ٹھیک طور پر اولاد پیدا کرنا اور اُس کی پرورش کی ترکیب زیادہ سکھلائی جاوے اور پوشش زنانی ہو۔ اور تمام ودیارتھی کچھ کچھ کی ٹولی میں بھانٹ دیئے جاویں۔ اور ہر ایک ٹولی (جماعت) میں ودیالیہ کے کارکن بطور محافظ شامل کر دیئے جاویں یعنی سب کے بابا اور پوتے بلا کر ایک ایک جماعت بنا دی جاوے اور وہی اپنی اپنی ٹولی کے مکمل ذمہ دار ہوا کریں۔

اِس لئے بیشتر تمام کارکنان کی جماعت کے تپسیوں کو علی الصباح چار بجے رات کے محافظ سوتے سے اُٹھایا کریں۔ پھر پانچ بجے گھنٹی کے ذریعہ تمام ودیارتھی سوتے سے اُٹھا دیے جایا کریں۔ اور چھ بجے تک تمام پیشاب پاخانہ، داتنوں، غسل وغیرہ سبھی صفائی کی ضروریات سے فارغ ہو جایا کریں۔ پھر سبھی کارکنان و ودیارتھی اپنی اپنی جماعت کے علیحدہ علیحدہ لیکن یکجائی بیٹھ کر نویں باب کے مطابق برہم یگیہ، دیویگیہ پرارتھنا، اُپاسنا اور دہیان سے سات بجے تک فارغ ہو جایا کریں۔ اِس کے بعد صرف اوّل درجہ کے بالکوں کو کچھ گھی میٹھا اور آٹے کا بنا ہوا ایک چھٹانک سامان یا پاؤ سیر دودھ کہانے کو دیا جایا کرے۔ اور اِس وقت اُنسے دس سال کی عمر تک کوئی کھیل کا کام کرایا جایا کرے۔ اور بقیہ کو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے دس بجے تک تین گھنٹہ ودیالیہ (جائے درس) میں کوئی سخت سبق پڑھایا و زبانی یاد کرایا جایا کرے۔ اور اِس وقت میں پڑھانے والے پڑھائیں۔ اور پڑھنے والے پڑھیں۔ کام کرنے والے کام کریں و رسوئی (بھوجن، روٹی) بنانے والے رسوئی بنائیں۔ اور ساڑھے دس بجے سے بارہ بجے تک سب کو بھوجن کہانے کہلانے کی چھٹی ہوا کرے۔ اِس وقت تک تمام کارکن اور ودیارتھی تپسوی بھوجن کہا کہلا کر فارغ ہو جایا کریں۔ پھر چار بجے تک چار گھنٹے تمام وبھاگ والے اپنا اپنا کام کریں کراویں اور اِس وقت ودیالیہ میں صرف دو آسان سبق پڑھائے اور یاد کرائے جایا کریں یعنی ایک سبق کو پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کو دو گھنٹے

سے کم وقت نہ دیا جاوے۔ اور روزانہ تین بیانات (سبق۔وشے) سے زیادہ نہ پڑھاویں۔اور تعلیم کے وقت رسوئی بنانے والے رسوئی بنایا کریں اور بقیہ اوقات کی تمام کارروائیوں میں سب کے ساتھ شامل ہوا کریں۔لیکن لڑکے زنانے میں اور لڑکیاں مردانے میں ہرگز نہ جایا کریں۔اور وہاں کوئی ناچ تماشا۔تھیٹر۔بائسکوپ۔ڈراما یا عشقیہ دِل لُبھانے والے (رسک) گانے یا سنگیت ہرگز نہ ہوا کریں بلکہ لڑکیوں کی شاخ میں لڑکوں کی اور لڑکوں کی شاخ میں لڑکیوں کی تصاویر بھی کتابوں میں نہ چھپی ہوا کریں۔اور دوپہر کے وقت کوئی ہرگز نہ سویا کرے۔پھر چار بجے سے پانچ بجے تک تمام کی چھٹی ہوا کرے اُس میں کارکنان (اَدہکاری تپسوی) آسن۔پراناں یام کا سادہن کیا کریں اور پرتیاہار کا سادہن وہ کر ہی رہے ہیں۔اور بڑے برہمچاری ملہ یدھ۔کُشتی۔ڈنڈ۔مگدر۔گدکا۔پھری۔گدا۔سانگ۔لیزم لاٹھی بانا۔بنیٹی۔تلوار۔تیرکمان وغیرہ چلانا،اور پچھلے ڈوڈو وآدھوٹے گیند کھیلا کریں۔لیکن لڑکیاں ایسے کھیل نہ کھیلا کریں۔پھر پانچ بجے سے چھ بجے تک سب پاخانہ وغیرہ ضروری صفائی سے فارغ ہوا کریں۔اور چھ بجے سے سات بجے تک برہم یگیہ۔دیو یگیہ۔استوتی۔پرارتھنا کیا کریں۔پھر سات سے آٹھ بجے تک سب مِل جُل کر بھوجن کھایا کھلایا کریں۔

اِس کے بعد بہت کم روشنی میں تمام برہمچاری اور تپسوی اپنی جُدا جُدا ٹولی میں بیٹھکر تپسوی تو برہم گیان کے متعلق آپس میں زبانی بات چیت کیا کریں۔ اور برہمچاری زبانی حِساب وتواریخ آپس میں پوچھا و بتلایا کریں۔تیز روشنی میں ہرگز کوئی کتاب نہ پڑھیں،صرف دِل بہلاؤ کے طور پر یہ کام کرے جایا کریں۔اگر دودھ کا انتظام ہوا کرے،تو نو بجے سب کو بانٹ کے پلا کر سُلا دیا جایا کرے۔ اور غذا میں ہمیشہ تیرہویں باب کے مُطابق دال، روٹی، ساگ، چاول، حلوا، پوری وغیرہ جُملہ سامان جو ساتوِک ہوں اور مِل سکیں، وہی روزانہ دوبار ادل بدل کر کھانے کو دیے جایا کریں۔تیسری بار نہیں۔اور موسم کے لِحاظ سے سستے، میٹھے، اور مُفید قند۔مول۔پھل۔گروکل ہی میں پیدا ہوئے یا نزدیک کے خریدے ہوئے بھی ضرور دیئے جایا کریں۔لیکن دُور دیشوں کے آئے قیمتی پھل۔میوے جیسے سیب۔انگور۔پستی خوبانی۔ناک۔وکابل کے خشک میوے وغیرہ کو صرف مالدار گرہستیوں کے کھانے کا کام ہے تپسوی اشخاص اِن کو ہرگز نہ کھاویں۔

اور سب کے بالوں کا مونڈن ہر ماہ ضرور ہوا کرے۔پوشش میں موسم کے لحاظ سے کُرتا۔ رُوئی کا سلوکا و دہوتی کے سوائے اور کچھ نہیں۔اور جانگیہ (نکر) ہرگز نہ پہنایا جایا کرے۔یعنی ہر وقت اِس بات کا لِحاظ رکھکر کھان پان۔رہن سہن کے سامان اِستعمال کیئے جایا کریں،کہ یہ زمانہ تپیا کرنے اور بل۔وِدّیا۔بدہی۔ہنر و گیان سیکھنے سکھانے اور بڑھانے کا ہے،نہ کہ بھوگ بھوگنے کا۔لہٰذا گرو شِشیہ دونوں ہی تپسوی کی شکل سے رہکر اِس منزل کو پورے طور پر ختم کیا کریں۔

۸- اُصولِ تعلیم و طریقۂ تعلیم وہاں کیسے ہونا چاہیئے

ناظرین! حقیقت میں سنسار میں تعلیم پانے یا دینے کا مُقصد چاہے وہ کتنے ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیم کیوں نہ کہلاوے۔ صرف یہی نہیں ہے، کہ بس لفظوں کی واقفیت کرکے عبارت لکھنا پڑھنا جان گئے، یا کسی بات کو دو چار طرح سے بولنا آگیا۔ چاہے اُس سے اپنے یا دوسروں کے لئے اِس لوک یا پرلوک کا کوئی حقیقی نیک فائدہ ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ ایسی بیکار اعلیٰ تعلیم سے ہی ہر ایک مُلک کا یہ بڑا بھاری حرج ہو جاتا ہے، کہ پھر وہ دہرم سے ناواقف (ادھارمِک) پڑہی لکھی اولاد دِن رات ناول، اخبار اور واہیات راگ راگنی ہی صِرف اپنے دِل بہلاؤ کے لئے دیکھا کرتی ہے۔ اور کسی پیشے کو ہی کرکے اُس میں مکّاری و چالاکی سے دہوکہ دیکر ہر ایک مُلکی بھائی کو دشمن کی مانند جانکر لوٹا کرتی ہے۔ یا راجہ اور کسی دیگر مالداروں کی نوکری کرکے، پھر رشوت وغیرہ لے لے کر دیش کا زر و مال ٹھگتی اور دیش میں انیائے پھیلاتی رہتی ہے۔ اور کھٹمل کی مانند سب کا خون پی تی رہتی اور چین رات دِن کسی کو نہیں لینے دیتی ہے۔ اور اُس دھن سے اپنے فضول شوق پورے کرتی رہتی اور پھر اپنے آقا راجہ کے راجیہ کو بدنام کراتی رہتی ہے۔ اور راجہ سے دیش کی بُرائی کر کر کے اُس کے مَن میں پرجا کی طرف سے بدخیالات پیدا کراتی رہتی ہے، کہ جس سے راجہ پرجا کا قصور جانکر اُس کی بات ہی نہیں سُنتا ہے۔ لہٰذا پھر اُن کی دال گلنے لگتی ہے۔ اور جس طرح پیشتر نفس پرستوں نے اپنے مطلب کے اشلوک بنا بنا کر اور سناتن دہرم شاستروں میں لکھ لکھ کر اور راجہ کو رشوت دے دے کر عیش اُڑائے ہیں، ویسے ہی یہ لوگ بھی راجیہ سے پرجا کو دبانے کی اجازت لے لے کر موج اُڑانے لگتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح وہ دہرم شاستر خود غرضانہ کلمات کی ملاوٹ سے خراب و بدنام ہو گئے، ویسے ہی ایسی نفس پرست (راکشش) نوکرشاہی نیک راجیہ کو بھی گندہ کرکے راکشش راجیہ مشہور کرا دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ سے دیش دُکھی ہو جاتا ہے اور راجہ و پرجا میں راڑ رہنے لگتی ہے۔ اور سِول نافرمانی (اراجکتا) پھیل جایا کرتی ہے۔ کیونکہ پرجا تو اپنا باپ سمجھ کر اپنے دُکھوں کو راجہ کو سُنایا کرتی اور اُن کا عمدہ بندوبست چاہا کرتی ہے، اور وہ خراب و بدخیالات سے پُر ہونے کی وجہ سے اُن سے نفرت کرکے اُن کا خیال تک نہیں کیا کرتا ہے، بس پھر دونوں میں میل مِلاپ کیسا؟ تب دونوں طرف کے طرفدار اپنا اپنا جُدا جُدا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ بس یہی ہوتا ہے بِلا دہرم کی تعلیم کا ثمرہ۔

اِس لئے سناتن دہرم کے اُصول کے مُطابق پیشتر ہی سے ایسا قاعدہ مُقرر کر لینا بہتر ہوتا ہے، کہ جس سے تعلیم دینے دِلانے کا ٹھیک مقصد حاصِل ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے، کہ اوّل تو اُصولِ تعلیم، دویم پڑھنے کی کتابیں ایسی مُقرر کیجاویں، کہ جس سے پیشتر تو آسانی سے الفاظ کا گیان

(واقفیت) ہو جاوے اور جلدی ہی عبارت پڑھنا لکھنا آجاوے۔ اِس کے بعد وہ کتابیں پڑھائی جاویں، کہ جس سے سنسار میں رہنے سے وہ اپنے گھر ملو فرائض کو اچھی طرح عمل میں لا کر یہاں بھی سکھی رہیں اور پرلوک میں سورگ یا موکش (سُکھ۔ بہشت یا نجات) حاصل کر سکیں۔ اور دوسروں کے ساتھ بیکار رنجش نہ کریں بلکہ اپنا فرض سمجھ کر امداد بھی دیتے رہیں جس سے اُس کے زندہ رہنے سے اُس کے دوسرے بھائی تنگ نہ آویں۔ اور اپنے دیریہ کی حفاظت وہ خود کرلیں۔

لہٰذا اِس تعلیم کے پورا کرنے کے لئے سلسلہ وار پانچ پانچ سال کا ایک ایک درجہ مُقرر کر کے پانچ درجے مُقرر کئے جاویں۔ اور اِس کے مُطابق تعلیمی کتابیں ایسی مُقرر کر دیجاویں، کہ پھر کبھی تبدیل ہی نہ کرنی پڑیں۔ کیونکہ تعلیمی کتابوں کی تبدیلی ہی ادھوری ہونیکی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ اور برہمچاری چاہے جس درجہ تک پڑھ کر چھوڑ دیں بلکن پھر بھی وہ کچھ نہ کچھ دہاربک بن ہی جاویں۔ اور ودّیا بھی اُس کے قابو کیمطابق اُس کے روزانہ کے کام کے لائق کافی ہو جاوے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے اوّل درجہ کے سوائے زیادہ تعلیم پانے کا قانون نہ رکھا جاوے، صرف آئندہ اور زیادہ پڑھنا اُن کی خوشی پر منحصر ہے۔ لیکن جگت گرو سمری ستو پنشد وامول درشن اور ستیارتھ پرکاش لازمی طور پر پڑھا کر ضرور ختم کرادیں۔ جس سے اُن کے دہرم و خانگی مُعاملات میں بہت فائدہ دیویں۔ اور تینوں قسم کے دُکھوں کا علاج وہ خود کرلیا کریں۔ اور اُنکے ورن کی جانچ کرنے میں صرف مُقالہ اوّل کے چودھویں باب کے مُطابق خصائل (گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ) ملا کر سند دیجایا کرے۔

اوّل درجہ۔ ہر ایک بچہ کے داخل ہونے کے بعد دو سال تک دیوناگری زبان میں اعلیٰ نیک اُصول سکھانے والی تعلیمی کتابیں پڑھائی جاویں۔ اِس کے بعد معمولی ہندی قواعد (ویاکرن) اور دیو آرادہن کے بیان میں بتلائے سبھی دیوتاؤں کی تواریخ و پنڈت بھوانی پرشاد کی تصنیف کردہ پرب پدہتی، اور روزانہ کے بیوہار میں کام آنیوالا تمام تحریری و زبانی حساب۔ ضلع کا نقشہ عام طور پر اور احاطہ کا نقشہ خاص طور پر۔ اور ہندوستان و روئے زمین کے نقشہ کا معمولی علم کہ دُنیا گول ہے۔ اور اسپر سوائے ہمارے سے دیشوں کے اور کوئی بہشت۔ دوزخ (سورگ۔ نرک) کہیں نہیں بنے ہیں۔ لیکن خط و کتابت لکھنا پڑھنا اور زبانی و تحریری حساب کا خوب عمدہ ربط کرایا جاوے۔ یہ تو دُنیوی کام کا علم۔ اور پرماتما کے نام۔ رُوپ و گُن، کرم سبھاؤ اور اُس کی ہستی و طریق عبادت جاننے کے لئے اِس گرنتھ کے اِسی مقالہ کے نویں و دسویں باب کو پڑھاویں۔ اور برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ بھوت یگیہ۔ پتر یگیہ۔ اتیتھ یگیہ و استوتی (معرفت) کے وید منتروں کا مطلب کے ساتھ مکمل علم کرانے اور اُن کا طرز عمل سمجھانے کے لئے میری لکھی ہوئی مہاشا پنچ یگیہ ودہی کو پڑھادیں۔ اور ہندی میں ایشور کی تعریف کی کوئی شاعری یا اِسی آسرم کا گیان ولاس گوادیں۔ بس اتنی باتونکو پڑھنے پڑھانے کے لئے پانچ سال کا وقت اور اُس کا نام پہلا درجہ، اور

یہاں تک پڑھنے والوں کا شودر کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کی جاوے۔ اگر اتنا ہی نہ کرسکیں، توپھر اُن کو دوِیا کی علامت یگیو پویت (جنیو) نہ دیں۔

دویم درجہ ۔ اس میں دیوناگری بھاشا میں تواریخ میں راماین۔ مہابھارت۔ تمام ضروری حساب تمام ہندوستان و دُنیا کا اور طبعی نقشہ و جغرافیہ۔ تمام سنسکار ودِہی وستیارتھ پرکاش۔ جگت گرو سری تتوپنشد واصول درشن اس مقالہ کے پہلے حصّہ تک ختم کرا دیا جاوے۔ اور سنسکرت میں پرتھما کی تمام کتابیں اچھی طرح سے ختم کرادیجاویں، بس اتنی پڑھائی کے لئے پانچ سال کا وقت، اور اس کا نام دوسرا درجہ، اور یہاں تک پڑھنے والوں کا ویش کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے۔

سویم درجہ ۔ اِس میں دیوناگری بھاشا میں منوسمرتی۔ چانڑکیہ نیتی۔ بدُرنیتی۔ جوتش کا کچھ معمولی حصّہ جگت گرو سری تتوپنشد واصول درشن کے دونوں کانڈ مکمل۔ اور سنسکرت میں مدھیما پریکشا کا تمام کورس ختم کرادیا جاوے۔ بس اتنی پڑھائی کے لئے پانچ سال کا وقت اور اس کا نام تیسرا درجہ اور یہاں تک پڑھنے والوں کا چھتری کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کی جاوے۔

چہارم درجہ ۔ اِس میں تمام تعلیم سنسکرت میں ہو۔ اس لئے سنسکرت آچاریہ پریکشا کا تمام کورس۔ یعنی شکشا، دیاکرن۔ نرکت۔ کلپ۔ جوتش۔ چھند وچھ درشن شاستروں اور جگت گرو سری تتوپنشد واصول درشن چاروں مقالہ کا مکمل عالم ہونا چاہئے۔ بس اتنی تعلیم کے لئے پانچ سال کا وقت، اور اِس کا نام چوتھا درجہ۔ اور یہاں تک پڑھنے والوں کا براہمن یا رشی کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے۔

پنجم درجہ ۔ اِس میں اسی مقالہ کے پہلے باب میں تبلائے بارہ اُپنشد۔ اور پہلے مقالہ کے چاروں ویدوں کا مکمل گیانی بنانے کے لئے جتنا مناسب ہو یا پانچ سال کا وقت، اور اِس کا نام پانچواں درجہ، اور یہاں تک کے پڑھنے والے مکمل عالم کو مہرشی یا جگت گرو کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے۔

۹۔ چھٹیوں کا اُصول وہاں کس طرح ہونا چاہئے

اِس مقالہ کے دسویں باب کے مطابق روزانہ کی پڑھائی، کھان پان، رہن سہن اور دھرم کے اُصولوں کی پابندی کرنے میں رغبت کم ہونے یا اُن سے نفرت دور کرنے کے لئے ہفتہ وار ہر ایک اتوار (روی بار۔ یکشنبہ) کے دِن اور دیوارادھن میں تبلائے کسی زندہ یا گذری ہوئی بڑی ہستیوں کے جنم دِن میں بھی چھٹی منائی جایا کرے۔ اُس دِن تیسرے پہر تک بالکل ورت تپ کریں اور سب اکٹھے ہوکر کسی بڑے مہاتماکی سوانح عمری کی یاجس دیوتا کا اُس دن جنم دِن ہو، اُس کی کتھائیں سُنایا کریں۔ پھر روزانہ کے سوائے کوئی دیگر غذا بدل کر ایک وقت کھایا کھلایا کریں۔ اگر ایسا نہ

کراکرایا جایا کرے، تو چھٹی کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

۱۰۔ امتحان کا طریقہ وہاں کیسا ہو۔

۱۱۔ گروکل سے خارجہ کا اصول وہاں کیسا ہو۔

۱۲۔ تمام اخراجات کے لئے وہاں کی آمدنی کا حقیقی ذریعہ کیسا ہو۔

اِن اُصولوں میں سے دسویں اور گیارہویں کا حسب موقع اگلے اُنیس[19] ویں باب میں اور بارہویں کا اکیس[21] ویں باب میں بیان لکھا جاویگا، لہٰذا وہیں سمجھ لیں۔ بس اُصولاً قاعدے سے اِس مقام کا نام گروکل، اور ایسے طریقہ سے ذمہ دار وایسی نیک وِدّیا پڑھانے والوں کا نام گرو یا آچاریہ، اور ایسی جماعت (سبھا) کا نام وِدّیا سبھا۔ اور اتنے دھرم شاستروں کا نام بہترین پڑھنے کے لائق کتابیں (کورس) اور اِنہیں کے پڑھنے کا نام بہترین پڑھائی۔ اور اِسی طرح پڑھنے والوں کا نام برہمچاری و برہمچارن مقرر کریں۔

انت میں ایسی وِدّیا سبھا و ایسی سبھا کا انتظام مقرر کرنے کرانے والے راجہ و پرجا کو میرا ابا ادب نمسکار ہے نمسکار ہے نمسکار ہے۔

فقط

رامچندر مُنی

اگہن سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

سترہواں باب بہتر بیانات تمام شُد

اُوم

نرلے پائے نمونہ
اَتھ

اٹھارہواں باب

سوئم اُصول کی پابندی کیلئے مہاوِدّیا سبھا کا بیان

اِس کا سبب، نام، فعل، ترکیب، عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! دہ بان پرستھی یعنی تپسوی مہاتما، جو وِدّیا سبھا سے سخت ویراگی ہو کر پرم ہنس نہ بن گئے ہوں اور زندہ دنیروگی بھی ہوں، اور اُن کی مُلکی خدمات کرنیکی خواہش بھی پائی جاوے، تو اُن تپسیوں کو سنیاس آسرم میں داخل کرکے گرُوکُل کا کام چھُڑا کر مہا وِدّیا سبھا میں شامل کرلیا جایا کرے۔ یا جو مہرشی کا رُتبہ حاصل کرکے گرہستی نہ بننا چاہیں اور ایک دم سنیاس لے لیں، تو اُن کو بھی اِس سبھا میں شامل کرکے فوراً اِس کا سردار (مُکھیا) بنا دیا جایا کرے۔ کیونکہ ایسے ایک مہاتما بھی دیگر کروڑوں اشخاص سے بھی زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ لہٰذا اِس گرُوکُل میں سے آئے ہوئے سنیاسیوں کی ایک ایسی جماعت (سبھا) کہ جس میں پانچ براہمن رِشی ورن کے، پانچ چھتری ورن کے، پانچ ویش ورن کے، پانچ شُودر ورن کے مِلاکر بیس خاص سبھاسدوں (ممبران) کی پانچ چترورنی ٹولی ہوویں۔ اور پانچ شُودر اِن کے خدمتی اور پانچ چھتری اِس سبھا کے کلرک یعنی ہر ایک ٹولی کا ایک ایک خدمتگار و ایک ایک کلرک علیحدہ علیحدہ اور ایک ویش سب کا خزانچی، کُل اکتیس سنیاسی مِلاکر اِس مہاوِدّیا سبھا (بڑی جمعیۃ العلما) میں رکھے جاویں۔ جن میں سے ایک چترورنی سنیاسی ٹولی اِس سبھا کی مُکھیا اور بقیہ چار کام کرنے والی ہوویں۔

اب سترہویں باب کے مُطابق قائم کئے ہوئے بِیْس گرُوکُلوں کو اِس ایک جمعیۃ العلماء (مہاوِدّیا سبھا) کے اختیار میں دیدیا جاوے۔ اور اِنہیں بیس گرُوکُلوں کی حد کا نام تحصیل ہووے۔ اور ہر ایک ضلع میں وہاں کی مردم شُماری کے لحاظ سے کم و بیش لیکن چار تحصیلیں لازمی ہوں۔ اور سب میں ایسی ایسی ایک ایک مہاوِدّیا سبھا مقرر کی جاوے۔ اور اِن سبھاؤں کا بھی ․․م مقرر کردیا جائے، کہ یہ ہمیشہ اپنے احاطہ کے گرُوکُلوں ہی میں اِس طرح پیدل چکر لگاتی رہا کریں، کہ تین دِن تک ایک

گرو کل میں رہیں پھر دوسرے میں جایا کریں۔ اسی طرح تین ماہ بعد پھر لوٹ کر اُسی میں آیا کریں یعنی ایک سال میں چار بار ہر ایک گروکل میں لازمی دورہ کیا کریں۔ اور اس سبھا کے قیام کرنے کے لئے ہر ایک گروکل میں ایک مکان علیحدہ بنا ہوا کرے۔ جس سے اِس گروکل کے متعلق کاغذات اُسی مقام میں رکھے رہا کریں۔ اور جب یہ سبھا وہاں پہنچے تب اُسی مکان میں ٹھہرا کرے۔ وہیں کھایا کرے اور جن کپڑوں کی ضرورت ہوا کرے، تو وہ بھی وہی گروکل سبھا بنوایا کرے۔ اور یہاں کے دفتر کا جملہ سامان یہیں کا گروکل دیا کرے۔ اور یہ سبھا درمیان کے دوروں میں ہر ایک گروکل کے ہر ایک وبھاگ کے کاموں کی جانچ کیا کرے۔ اور اگر کسی گروکل کے نیائے وبھاگ کے فیصلہ کی نگرانی ہوا کرے، تو انہیں درمیان کے دوروں میں اِس گروکل کے اُن جھگڑوں (مقدمات) کی نگرانی کا کام بھی وہیں چکایا جایا کرے۔ اِس کے سوائے پھر کوئی اپیل ہی نہ ہووے۔ اور سالانہ امتحان کے وقت سب کا امتحان لیا کرے۔ اور ان کے نتیجہ کا حساب آپ رکھے اور اُس کی ایک نقل ضلع کی مہا ودیا سبھا کو بھیج دیا کرے۔ اور سالانہ امتحان پر اِس سبھا کا دستخط کیا ہوا پرمان پتر (سارٹیفکیٹ سند) جن ودیارتھیوں کو ملے۔ وہ اُسی اُسی ورن کے مانے جاویں۔ یعنی ودیارتھی (طالب علم) پرجا۔ گرو راجہ مہا ودیا سبھا۔ (کونسل) اور راجہ سبھی کو قبول ومنظور ہووے۔

اور ہر ایک جھگڑے (مقدمہ) کی نگرانی کے لئے مہا ودیا سبھا کی مکھیا ٹولی کا یہ فرض ہو، کہ وہ کسی نگرانی کو پیشتر اپنی ایک ٹولی کے ہاتھ میں دیدے۔ اور وہ ٹولی پہلے پوشیدہ طریقہ پر پھر ظاہرا طور پر ہر ایک جھگڑے کی جڑ بنیاد و اصل موجودہ حالت جس طرح معلوم کر سکے اُسی طرح معلوم کر کے پھر مہا ودیا سبھا کے سبھی ممبران کی موجودگی میں ہر ایک جھگڑے کی جانچ اور اُن کی تجویز سُنی جایا کرے پھر سب کی رائے سے جو فیصلہ ہوا کرے وہ نتیجہ سُنایا جایا کرے۔ اور کسی معاملہ کے بارے میں بھی اِن کی تحریر پر راجہ یا راجہ مہا ودیا سبھا کو کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یعنی پھر اُس کی دوبارہ جانچ کی کوئی ضرورت ہی نہ سمجھی جاوے، کیونکہ یہ بہت گیانی۔ بڈھے بے لوس اور تمام تحصیل بھر کے تجربہ کار عالموں کی چترورنی سبھا کے اکتیس سنیاسیوں کی پنچائت میں دوسری بار طے کی ہوئی باتیں ہونگی، جو ضرور ہی ٹھیک دبے رو رعایت ثابت ہونگی۔ بس ایسی ایسی ہی مہا ودیا سبھائیں ہر ایک ضلع، احاطہ اور دیش بھر میں مقرر کریں کرادیں، کہ جس سے بچوں کے امتحان و آپس کے نیائے چکانے میں کسی کو کوئی شک وشبہ ہی کبھی نہ رہے۔ اور ہر ایک تحصیل کی اِس سبھا میں سے چاروں ورن کے چار چار عمدہ سنیاسی چھانٹ کر یعنی ہر ایک تحصیل سے سنیاسیوں کی ایک ایک چترورنی ٹولی لے کر اُسی ضلع کی ایک مہا ودیا سبھا بنائی جایا کرے۔ تو وہ سبھا اپنے اپنے ضلع بھر کی مہا ودیا سبھاؤں سے حسب ضرورت ہر ایک معاملہ کی اور گروکل کے نتیجہ کی فہرست منگا کر رکھا کریں۔ اور

ضرورت ہونے پر یا سال میں ایک بار ودیا سبھا یا مہاوِدیا سبھا کے کام کو بھی دیکھ آیا کریں۔

اور جب کبھی شہنشاہ کو کسی ضلع کی پرجا سے کسی معاملہ کی کوئی رائے یعنی ووٹ لینے کی ضرورت ہوا کرے، تب زیادہ پھیلاؤ کے ساتھ تو ہر ایک گروکل ودیا سبھاؤں سے، ورنہ مہاوِدیا سبھاؤں ہی سے، اور بہت اختصار کی صورت میں کمی کے ساتھ ووٹ لیے جانے کی حالت میں صرف ضلع کی مہاودیا سبھاؤں ہی سے ووٹ لے لینے کافی ہوں گے۔ کیونکہ ایسے بڑے بزرگ نیک اشخاص حقیقی خیرخواہ ملک، بے لوس۔ تپسوی۔ سنیاسیوں کے ووٹ دیش کو ملنے ہی بہت مشکل ہیں۔ اِس لئے اگر ملجاویں تو وہ سب ہی کے کافی بہترین مفید عام ثابت ہی ہوں گے۔ اور جب ایسے بے لوس تپسوی نیا یادھیش (جج) اور ووٹ دینے والے بڑے مہاتما اشخاص کی سبھا مقرر ہونگی، بس تب ہی سب سنسار بھر کے راجہ اور پرجا کا اُدّہار (ترقی۔ بیڑا پار) ہوگا۔ اور بیکار گھومنے والا سنیاسیوں کا دل (گروہ) حقیقی کام میں بھی لگ جاویگا۔

بس انت میں ایسی مہاوِدیا سبھا اور اُن کے قائم کرنے کرانے والے اعلیٰ اشخاص کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

فقط

رامچندر مُنی

ماگھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

اٹھارہواں باب آٹھ بیانات تمام شُد

اُوم

سری بُدّھئے نمونہ

اَتھ

اُنیسواں باب

چہارم اصُول کی پابندی کیلئے گرُوکُل سے وِدّیارتھیونکی واپسی

یعنی ورن وِبھاگ کی چھانٹ یا چار ورنوں کا جنم

اِنکے سبب۔ نام۔ افعال۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! جب کسی بھی گرُوکُل کا سالانہ اِمتحان لینے مہاوِدّیا سبھا جاوے، تو اُس وقت کیلئے ایک ہفتہ پیشتر اِس گرُوکُل کے خاص گرُو (مکھیہ ادھشٹھاتا۔ پرنسپل) کو اِطلاع دیدے، کہ جس سے وہ اپنے اِحاطہ کے گاؤں میں وِدّیارتھیوں (طالب علموں) کے والدین یا محافظوں کو اِطلاع دیدیا کریں۔ یعنی سالانہ اِمتحان کے وقت۔ مُحافِظوں کی سبھا، گرُوکُل کی سبھا، اور مُمتحِن مہاوِدّیا سبھا، تینوں سبھائیں اِکٹھی موجود ہوا کریں، کہ جس سے آئندہ کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ رہے۔ ورنہ پھر کسی کی شکایت ہی نہ سُنی جایا کرے۔ تو اُس وقت گرُو اور مُحافِظ دونوں سبھاؤں کے روبرو مُمتحِن سبھا پیشتر اوّل درجہ اِس کے بعد دوئم، سوئم، چہارم، پنجم درجہ کی تمام تعلیم وغیرہ کا اِمتحان لیوے اور جو نتیجہ نِکلے اُس کو درج کرلے۔ پھر مُحافِظ سبھا کے سامنے گرُوکُل سبھا سے اُس کے گذِشتہ پانچ سال کے رہن سہن، چال چلن اور روزانہ کی تعلیم و عقل کے بارے میں کیفیت معلوم کریں اور یہ بھی درج کرلیں۔ اور مُحافِظ بھی اِن دونوں مُعاملات کو مُمتحِن سبھا کے ساتھ ساتھ سب سُنیں اور سمجھیں۔ اِس کے بعد مُمتحِن سبھا ہر ایک درجہ کے وِدّیارتھیوں کے لئے مُندرجہ ذیل طریق پر اپنا آخری فیصلہ تجویز کریں۔

۱۔ شودرورن کا جنم

یعنی اوّل درجہ میں جو وِدّیارتھی اچھی طرح کامیاب ہوں اور وہ خود دوسرے درجہ میں پڑھنا اور اُن کے والدین پڑھانا چاہیں، تو وہ دوسرے درجہ میں داخل کر دیے جاویں۔ اور جو پڑھنا پڑھانا نہ چاہیں

یا اوّل درجہ ہی میں کامیاب نہ ہوں، تو اُن سبھی کے واسطے آئندہ کو بیکار وقت گنوانا بچانے کے لئے شودر ورن کا مان کر شودروں کے رجسٹر میں لکھدیں۔ پھر اُن لڑکے لڑکیوں کو اپنے اپنے اٹھارہ و چودہ سال کے برہمچریہ کے زمانہ تک عُمدہ عُمدہ خدمتی کام و کاشتکاری اور عُمدہ لکھنا پڑھنا اور نِت نیمتک کرم (روزانہ و کبھی کبھی کی عبادت وغیرہ کے فرائض) سب کے ساتھ سکھلائے جایا کریں اور جب اُن کے برہمچریہ کا زمانہ گذرجاوے، تو اُس سال کے اِمتحان میں اُن سبھی برہمچاریوں کو عُمدہ شودر ورن کے مُستحق (ادہکاری) کی سند تینوں سُبھاؤں کے سردار کے دستخط کر کرا کے دیکر اُن کے والدین کو واپس دیدیا کریں۔ اور یہ بھی تجویز کر دیا کریں، کہ جس طرح یہ گرُوکُل میں نیک چلن (سداچاری) بنے رہتے تھے، اُسی طرح باقاعدہ نیم دہرم سے دہارمک بنے رہیں۔ اور اپنے ہم رُتبہ (سہ دہرما) لڑکیوں سے لڑکے و لڑکوں سے لڑکیاں، جو والدہ کی چھ پُشت و والد کے گوتر (ونش نسل) سے باہر اور نِردوگی و تندرست ہوں، اُن کے ساتھ شادی کر کے گرہستی بن کر باقاعدہ بھوگ بھوگا کریں۔ اور اپنے سے اُوپر والے اعلیٰ ورن آسرم والوں کی عُمدہ بھگتی کے ساتھ خِدمت یا کاشت کے کام سے کمائی کر کے اپنے کُٹمب کی پرورش کرتے اور گرُوکُل کو دان دیتے رہیں۔ اور اپنا کھان پان، رہن سہن سب تیرہویں و چودہویں باب کے مُطابق کیا کریں۔ بس اصولاً قاعدہ سے یہی اعلیٰ شودر ورن کے گرہستی ہونگے۔

۲۔ ویش ورن کا جنم

جب وہ مشترکہ مُمتحن سبھا دوسرے درجہ کا اِمتحان لے لے اور اُن کے گذشتہ طرزِ عمل کا حال بھی زبانی معلوم کر لے، تو ہر طرح کے اِمتحان میں کامیاب ہونے والوں کو جن کے والدین و خود کی خواہش بھی آگے پڑھنے پڑھانے کی ہو، تو اُن کو تیسرے درجہ میں داخل کر دیں۔ لیکن جو کامیاب ہی نہ ہوں، یا جنکی آگے پڑھنے پڑھانے کی خواہش ہی نہ پائی جاوے، تو اُن سب برہمچاریوں کو ویش ورن کے رجسٹر میں درج کر دیں۔ اور پھر اُن کے بقیہ برہمچریہ کے زمانہ میں ویش ورن کے مُطابق کاشتکاری۔ حیوانات پالنا۔ بنج۔ بیوپار اور دوکانداری بھی کھاتہ وغیرہ کے سب کام سکھلائے جاویں۔ اور جب اُن لڑکے لڑکیوں کا اپنا اپنا بیس[۲۰] و پندرہ[۱۵] سال کا برہمچریہ کا زمانہ ختم ہو جاوے، تو اُس سال کے اِمتحان میں وہ مُمتحن سبھا اُن برہمچاریوں کو عُمدہ ویش ورن کے مُستحق (ادہکاری) کی سند مذکورہ بالا تینوں سبھاؤں کے سرداروں کے دستخط کر کرا کے دیکر اُن کے والدین کو واپس دیدیا کریں۔ اور یہ بھی تجویز کر دیا کریں، کہ اپنے ہم رُتبہ (سہ دہرما) لڑکیوں سے لڑکے و لڑکوں سے لڑکیاں جو والدہ کی چھ پُشت اور والد کے گوتر (ونش نسل) سے باہر نِردوگی و تندرست ہوں، اُن کے ساتھ بیاہ شادی کر کے دہارمک طور پر گرہستی بنکر رہیں۔ اور اپنے ورن کے مُطابق پیشہ سے مُلک کی صنعت و حرفت کو ترقی دِلانیکے سب

طرزِ عمل کرکراکے دہرم کے ساتھ خوب دہن کماویں۔ اور ہرایک روزگار میں اِس طریقہ سے بیشی۔ سود یعنی نفع لیویں، کہ جس میں محنت مزدوری و جوکھم زیادہ ہو، اُسمیں زیادہ سے زیادہ ایک پیسہ فی روپیہ ماہواری بیشی، اور جس میں محنت یا جوکھم کم ہو، اُس میں کم بیشی کریں۔ یعنی محنت اور جوکھم کو چھوڑ کر ساڑہے بارہ آنے فیصدی ماہواری خالص بیشی کرنی مناسب ہوگی۔ اِس سے پانچ یموں کی پابندی ہوگی۔ اور اپنے سے نیچے و اونچے دوسرے بھائیوں کی اُن کے ورن کیمطابق اُن سے خدمت لے کر اُن کی اور اپنی اُس دہن سے پرورش کرتے کراتے اور گروکل کو دان دیتے رہا کریں۔ اور کھان پان، رہن سہن سب تیرہویں وچودہویں باب کے مطابق کیاکریں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی عمدہ ویش ورن کے گرہستی ہوں گے۔

۳۔ چھتّری ورن کا جنم

جب وہی مشترکہ ممتحن سبھا تیسرے درجہ کا امتحان لے لے اور اُن کے گذشتہ زمانے کے چال چلن کا حال بھی زبانی سُن لے، تو ہر طرح کے اِمتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اگر اُن کی اور اُن کے والدین کی منشا بھی آئندہ پڑہنے پڑھانے کی ہو، تو چوتھے درجہ میں داخل کردیں۔ لیکن جو کامیاب نہ ہوں، یا جن کی خواہش آگے پڑہنے پڑھانے ہی کی نہ ہو، تو اُن سب کو ویش کا محافظ بنانے کے لئے چھتّری ورن کے رجسٹر میں درج کردیں۔ اور پھر اُن کے بقیہ برہمچریہ کے زمانہ میں چھتّری ورن کے مطابق ہتھیار چلانے کا علم و مُلکی انتظام کرنا و بڑے بڑے حقیقی خیرخواہ مُلک منتظم۔ عادل اشخاص کی سوانح عمری و فوجی تعلیم اور عمدہ عمدہ ہنروں کی صنعت و حرفت۔ اور کچھ جھگڑے چکانے کی نیائے سبھا میں اُس وقت تک تعلیم دیں، کہ جب تک اُن لڑکے لڑکیوں کا اپنا اپنا بائیس و سولہ سال کا برہمچریہ کا زمانہ پورا ہوجاوے۔ پھر اُس سال کے اِمتحان پر وہ ممتحن سبھا اُن برہمچاریوں کو عمدہ چھتّری ورن کے مستحق (ادہکاری) کی سند سب سبھاؤں کے سرداروں کے دستخط کرکراکے دیکر اُن کے والدین کو واپس دیدیں۔ اور تجویز کردیں، کہ یہ اپنے ہم رُتبہ (سہ دہرما) لڑکیوں سے لڑکے اور لڑکوں سے لڑکیاں جو والدہ کی چھ پُشت اور والد کے گوتر (ونش نسل) سے باہر اور زبردگی و تندرست ہوں، اُن کے ساتھ بیاہ شادی کرکراکے خوب محبت کے ساتھ گرہستی بن کر سُکھ بھوگیں۔ اور دیش کی حفاظت کے لئے راجہ کی ملازمت سے یا اپنے ورن کے مطابق عمدہ عمدہ صنعت و حرفت کے کام کرکے دہرم کے ساتھ خوب دہن کماویں۔ لیکن راجہ کی مُلازمت کرکے پرجا سے رشوت کبھی ہرگز نہ لیویں۔ اور راجہ و پرجا میں میل بڑھاتے رہیں۔ اور ظالموں کو سزا دیتے و نیکوں کو سُکھ پہنچاتے اور اپنے مالِک راجا سے محبت رکھتے اور اپنی تنخواہ ہی میں دہرم کے ساتھ اپنا گذارا کرتے رہیں۔ اور پاپ (ادہرم) سے دہن کماکر مالدار ہونیکی کوشش ہرگز کبھی نہ کراکریں۔

کیونکہ وہ دہن ونش نیست کر دیتا ہے۔ اور اُس دہن سے اپنی و دوسروں کی پرورش کرتے کراتے اور گرُوکُل کو دان دیتے رہیں۔ اور کہان پان، رہن سہن سب تیرہویں وچودہویں باب کے مُطابق نیک اطوار (سداچار ورتی) سے کرتے رہیں۔ پس اُصولاً قاعدہ سے یہی اعلیٰ چھتری ورن کے گرہستی ہونگے۔

۴۔ براہمن ورن کا جنم

پھر جب وہی مُشترکہ مُمتحن سبھا چوتھے درجہ کا اِمتحان لے لے اور اُن کے گذشتہ زمانہ کے چال چلن کا حال بھی زبانی معلوم کرلے، تو ہر طرح کے اِمتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اگر وہ اور اُنکے والدین آگے کو پڑھنا پڑھانا چاہیں، تو اُن کو پانچویں درجہ میں درج کر دیں۔ اور جو نہ چاہیں یا کامیاب ہی نہ ہوں تو اُن سب کو اعلیٰ درجہ کے براہمن یا رِشی ورن کی سند سب سبھاؤں کے سرداروں کے دستخط کرکراکے دیکر اُن کے والدین کو واپس دیدیں۔ اور تجویز کر دیں، کہ یہ اپنے ہمرتبہ لڑکیوں سے لڑکے اور لڑکوں سے لڑکیاں جو والدہ کی چھ پُشت اور والد کے گوتر (ونش نسل) کے باہر تندرست و بزرگی ہوں، اُنکے ساتھ بیاہ شادی کرکراکے خوب مُحبت کے ساتھ گرہستی بنکر رہیں۔ اور اپنے ورن کے مُطابق سب کرم کانڈ کے یگیہ کرکراکے یا مُعالج مُعلم۔ انجینیر یا شاہی وزارت کے کام یعنی اپنا علمی پیشہ کرکے دہرم کے ساتھ مُناسب دہن کما دیں۔ اور اُس دہن سے اپنی و دوسروں کی پرورش کرتے کراتے خوب آنند ہوگیں۔ اور کہان پان، رہن سہن سب تیرہویں وچودہویں باب کے مُطابق نیک اطوار (سداچاری ورتی) سے کیا کریں۔ پس اُصولاً قاعدہ سے یہ سب سے اعلیٰ درجہ کے براہمن یا رِشی ورن کے گرہستی ہونگے۔

غیر معمولی مرتبہ مہرشی یا جگت گرو کا جنم

اور جب وہی مُشترکہ مُمتحن سبھا پانچویں درجہ کا اِمتحان لے لے، تو اُن کے ہر طرح کے اِمتحان میں کامیاب ہوجانے یا نہ ہونے پر بھی اُن مہاتماؤں کو سب سے اعلیٰ عُہدہ مہرشی یا جگت گرُو کی پدوی کی سند سب سبھاپتیوں کے دستخط کرکراکے بڑی تعظیم کے ساتھ باعزت دیویں۔ اور پھر اُن سے یہ معلوم کریں، کہ اُن کی کیا خواہش ہے۔ اگر گرہستی بنیں، تو عُمدہ گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ (خصایل) والی یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ والی اُن کی سہ دہرما لڑکی سے جو والدہ کی چھ پُشت اور والد کے گوتر (ونش۔ نسل) سے باہر بزرگی و تندرست ہو اُس کے ساتھ بیاہ شادی کر دیں۔ اور جو اُن کے من میں آوے ویسا علم کا پیشہ کرکے دہن کما دیں اور موج کریں۔ اگر راجہ مہاودیا سبھا میں داخل ہونا چاہیں، تو مہاودیا سبھا، راجہ مہاودیا سبھا کو لکہدے، وہ فوراً اِن مہاتما کو کسی اعلیٰ عُہدہ پر یا وزیر خاص مُقرر

کر دیوے۔ اگر کوئی کام نہ کریں اور فوراً سنیاس لینا چاہیں، تو بھی کچھ وقت گروکل ہی میں تعلیم کا کام لیویں اور سمجھا دیں، کہ کچھ دن آپ گرہستی بنکر رہ لیجئے۔ کیونکہ بہت تپ اور تعلیم کی محنت و تکلیفیں اُٹھانے کے بعد کچھ سُکھ بھوگ کر سنیاس لینا بہتر ہوگا۔ اگر مان جاویں، تو فوراً انتظام کر دیں۔ اگر نہ مانیں تو ایسے ہی کچھ دن اُنکا ست سنگ کریں۔ کیونکہ ایسے ہی مہرشی کے درشن ملنے تو دیش کو مشکل ہوتے ہیں۔ اور جب ایسے مہرشی پیدا ہونے لگیں گے، تب ہی تو اِس دیش اور سنسار بھر کا اُدھار ہوگا۔ پس اُصولاً قاعدہ سے یہی سب سے اعلیٰ مہرشی پد یا جگت گرو کا جنم ہے۔

انت میں سب ورنوں کے ایسے گرہستیوں والے خاص تعظیم و تکریم کے لائق جگت گرو اور ایسے ورن آسرم مقرر کرنے کرانے والے نیک اشخاص کو میرا باادب نمسکار ہے، نمسکار ہے نمسکار ہے۔ فقط

رام چندر مُنی

ماگھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

انیسواں باب بیس بیانات تمام شُد

اوم

آپتائے نمونہ

اتھ

بیسواں باب

پانچویں اُصول کی پابندی کیلئے راجہ و راجہ جہادِ دیا سبھا کا بیان

اِن کا سبب۔ نام فعل۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! جب تک یہ سنسار قائم ہے، تب تک سب آدمیوں کو بھی اِس سنسار میں رہنا ہی ہے۔ اور جب تک رہنا ہے۔ تب تک اِس سنسار میں آرام سے رہنے کے طرزِ عمل کے لئے گذشتہ بابوں میں لکھے سبھی نیک اُصولوں کی پابندی ہر ایک انسان کو کرنی پڑتی ہے۔ اور جو تُم بھی بہترین سُکھ چاہو گے، تو تُم کو بھی پیشتر انہیں کی پابندی ضرور کرنی کرانی پڑیگی۔ لہٰذا ہر جاکی ہر طرح کی بہبودی اور ترقی چاہنے والے راجہ، اور ایسے بہترین راجہ کی نگرانی میں رہ کر ہر طرح کی ترقی چاہنے والی پرجا، دونوں کو سب کے مساوی سُکھوں کے مِلنے اور آپس میں میل ملاپ سے رہنے کے لئے۔

دوئم۔ راجہ تو ایک ہوتا ہے اور اُس کا مُلک بہت لمبا چوڑا، جس میں بھی اُسکی مُختلف خواص والی پرجا کا بہت گروہ۔ اِس لئے ہر ایک کے مُشترکہ بہترین مفاد سوچنے اور اُنکی نگرانی کرنے کے لئے، کہ کہیں پرجا ستائی نہ جاوے یا نوکر شاہی سے کوئی ظُلم نہ ہوجاوے۔ یا پرجا ہی تنزلی کی طرف کو جانے کے کوئی کام نہ کرنے لگے۔ تو یہ سب باتیں سوچ کر ہر ایک نیک اطوار و خیر خواہِ مُلک راجہ کو اپنی اِمداد کے لئے دو طرح کی جماعتیں (سبھائیں) لازمی رکھنی ہونگی۔ اور مُلک کو اپنی و راجہ اور راجیہ کی حفاظت کے لئے رکھانی ہوں گی۔ جن میں سے ایک سبھا جو راجہ و پرجا کے مُشترکہ مفاد کے طرزِ عمل کے لئے عُمدہ عُمدہ اُصول بنا دے اور اپنے عُمدہ اُصولوں کے طرزِ عمل کے ذریعہ سے راجہ و پرجا دونوں میں میل ملائے رکھے۔ اور ہر وقت اُن کی ہر طرح کی مُشترکہ بہبودی ہی سوچتی رہے۔ اِس کا نام راجہ جہادِ دیا سبھا یم راج سبھا (قانونی کونسل) کہیں اِس کے انتظام کار راجہ و پرجا دونوں کو اعتبار کر کے عمل کرتے کراتے رہنا ہوگا۔ تو جب وہ راجہ جہادِ دیا سبھا ایسے مفاد کے لئے اعلیٰ درجہ کے بہترین قانون بنا کر راجہ کو دیدیوے، تو اُس کے عمل کرانے و جوں کا توں حقیقی عمل کی جانچ کے لئے، اور مُلک کی حفاظت اور شاہی مالیانہ (کر) وصول کرنے اور شاہی اِحکام

منوانے کے لئے راجہ کو دوسری سبھا مقرر کرنی چاہئے۔ جس کا نام کرم نربکشن سبھا یا چترگپت سبھا یا اعمالی نگران کی جماعت یا پولیس وخفیہ پولیس رکھا جاوے۔ اور عالیجناب راجہ جی کا نام رُدر رکھا جاوے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے، کہ یہ دونوں سبھائیں بنائی کیسے جاویں۔ کیونکہ یہ تو سب کو معلوم ہی ہو گیا، کہ ملک کی ایسی بڑی ذمہ داری کے کام کرنے والی دونوں سبھائیں کوئی معمولی سبھائیں تو ہیں ہی نہیں، یہ تو بڑا بھاری اِنقلابِ عظیم کر دینے والی سبھائیں ہوئیں۔ کہ جن کے اعلیٰ بہترین ہونے پر پرجا۔ راجیہ اور راجہ سب خُوش وخُرم اور مالا مال۔ اور اِن کے ہی خراب ہونے یا بگڑ جانے پر پرجا وراجیہ اور راجہ سب ڈانواڈول یانیست ونابود۔ بس سب کچھ اِنہیں کے اچھے بُرے ہونے سے بن بگڑ سکتا ہے۔ اور پیشتر ایسے ہی ہوا ہے، اور اب بھی ایسے ہی ہوگا۔

اِس لئے اِن میں راجہ و پرجا دونوں کے اصلی معنی جاننے والے نیک اشخاص ہی کو رکھیں۔ لہٰذا پیشتر اِنہیں کو اعلیٰ درجہ کا بہترین بنانے کے لئے راجہ و پرجا دونوں مِل کر اول راجہ مہا وِدّیا سبھا کی تقرری اِس طرح کریں، کہ اٹھارہویں باب میں بتلائے قاعدہ سے جو ہر ایک گاؤں کے تجربہ کار گرہستی اشخاص گرہستھ کا سُکھ چھوڑ کر تپسوی حالت میں گُروکُل وِدّیا سبھا کا کام کر چکیں۔ اور پھر سنیاسی ہو کر مہا وِدّیا سبھا کا کام بھی کر چکیں۔ اور اُسی میں سے چھٹ کر ضلع کی اعلیٰ مہا وِدّیا سبھا میں پہنچ گئے ہوں، تو ہر ایک ضلع سے ایسی ایک ایک پنچ ورنی ٹولی لے کر ایک ایک احاطہ کی راجہ مہا وِدّیا سبھا بنا دیں۔ پھر ہر ایک احاطہ کی سبھا میں سے ویسے ہی مندرجہ بالا طریقہ سے ایک ایک پنچ ورنی سنیاسی ٹولی لے کر، یا مہرشی درجہ کی سند حاصل کر کے جو مہاتما ایک دم سنیاسی ہو جاویں، اُن کو بھی اِس سبھا میں لے کر اِن سب اتنے نیک اشخاص بوڑھے بُزرگ تجربہ کار، عالِم، تیاگی اور دونوں دلوں (گروہوں) سے بے لوس و دونوں ہی کی حقیقی بہبودی وترقی چاہنے والے سنیاسی مہاتماؤں کی راجہ مہا وِدّیا سبھا بنا دیں، جو راجیہ منتری، وزیر شاہی یا وزیر تخت بھی کہلاویں۔ کیونکہ کسی بھی ایسی سبھا سے جو صِرف پرجا یا راجہ ہی کے مطلب کی اِک طرفہ بھلا چاہنے والی یا درمیان میں آپ ہی اپنا کوئی نجی فائدہ اُٹھانے والی سبھا سے دُنیا میں ہرگز کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ کسی بھی راجہ یا اعمال کی نگران سبھا یا پرجا کی خاص شخصی حالت کا ایک طرفہ سُکھ کا لِحاظ ہمیشہ غیر مستقل ہوتا ہے۔ اور وہ زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اِس لئے صِرف ایسے ہی تیاگی رِشیوں کی پنچایت یعنی سبھا (جماعت) بنا کر رکھی جاوے، جو عام طور پر مُفید عام ہوں۔ اور جو اشخاص اپنے کسی نجی فائدہ کے لئے ایسی پنچایت کے ممبر بننے کے لئے کھڑے ہوں، یا جو نِرے راجہ ہی کے خیر خواہ معلوم ہوں، یا جو نِرے پرجا ہی کے طرفدار ہوں، تو ایسے سبھی اشخاص کو شخصی رو رعایت کرنیکے دوشی ہونیکی وجہ سے اِس پرمارتھ سبھا میں ہرگز نہ داخل کیا جایا کرے۔ یہ تو صِرف مندرجہ بالا قاعدہ کے مُطابق یکساں لِحاظ رکھنے والی

بے بس ہی مقرر کی جایا کرے۔ اب جو نیچے سے گروکل ودیا سبھا یا مہا ودیا سبھا یا کسی تکلیف زدہ پرجا کی درخواستیں راجیہ میں آیا کریں، تو انہیں راجہ پیشتر اسی راجہ مہا ودیا سبھا کو غور کرنے کے لئے دیدیا کرے۔ پھر جو وہ رائے دیا کریں، بس اُسی کا عمل اپنی دوسری اعمالی نگران سبھا کی طاقت سے کرایا کرے۔ اگر اس سبھا میں سے کم سے کم تین سال بعد جو کوئی سنیاسی ٹولی دیش میں گھومنے چلی جاوے یا وفات کی وجہ سے کم ہوجایا کرے، تو اُسی مقام سے اِس طرح فوراً لے لی جایا کرے۔ کیونکہ وہاں تو ہر وقت ہر ضلع کا لُب لُباب چھٹا چھٹایا تیار ہی ہوگا جس سے پھر کسی قانون بنانے کے لئے دیش سے رائے (ووٹ) لینے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، کیونکہ وہ تو خود ہی دیش کی رُوح مہاتماؤں کا بنایا ہوا قانون ہوگا۔ پھر دیش کو اُس میں کسی قسم کی کوئی شکایت ہی نہیں ہوسکتی۔ اور جب اُن اعلیٰ اصولوں یعنی عمدہ قانونوں سے دونوں طرف کی حقیقی ترقی ہونے لگے گی، تب اُن کے اس کام کی آپ خود تعریف ہونے لگے گی۔ ورنہ پھر دیش کی پکار سُن کر فوراً پھر اُس پر غور کرایا جایا کرے، زیادہ انتظار ہرگز نہ دیکھا جایا کرے۔ لیکن آج کل کیسے ووٹ (رائے) لے کر قانونی کونسل کے ممبر بنانا، یا اُن سے ووٹ لے کر قانون بنانا تو محض فضول ہی سے ہیں۔ اور راجہ اپنے پرلوک کے بہترین مفاد کے لئے زیادہ تر اسی سبھا کا ست سنگ (نیک صحبت) کرتا رہا کرے۔

پھر دوسری چیتر گپت سبھا (اعمالی نگران محکمہ یعنی اعمال کی جانچ کرنیوالی سبھا کو اس طرح مقرر کریں۔ کہ گروکل سبھا کے سالانہ امتحان پر ہر ورن کے نیک دھارمک ودوان جوان اشخاص جو گروکل سے باقاعدہ خارج ہونے کے بعد گروکل چھوڑا کریں، تو اُن کی شاہی خدمات کرنے کی خواہش پر یا گرو سبھا اپنی ہی طرف سے عمدہ دھارمک وتندرست سناتکوں کو چھانٹ کر جس جس شخص کو جس جس کام کے لئے راجہ مہا ودیا سبھا کو لکھ دیا کرے، بس اُن کو اُسی اُسی راجیہ کے کاموں پر مقرر کر دیا جایا کرے۔ اور اِن کے سردار بھی اِنہیں میں سے چھانٹ لئے جایا کریں جس کی ایک ایک چوکی ہر ایک گروکل کے پاس رہا کرے اور اُن کی نگھیا سبھا یعنی تحصیلدار ہر بیس گروکلوں پر اور سب تحصیلوں کی ایک نگھیا سبھا یعنی کلکٹر ہر ایک ضلع میں اور سب ضلعوں کی سردار ایک احاطہ کی سبھا۔ اور سب احاطوں پر ایک راسٹ پتی سبھا رہا کرے۔ اور جب اُن میں نئے اشخاص آجایا کریں، تو پرانوں کو چھٹی وغیرہ دی جایا کرے۔ لیکن سوائے شاہی احکامات کا عمل کرانے کے اور کوئی رعیت پر حکومت کرنے کے اختیارات اِس سبھا کو ہرگز نہ دیئے جایا کریں۔ اور کسی قسم کا ٹیکس یعنی فیس لے کر پرجا کا کوئی کام یا اِنصاف ہرگز نہ فیصل کیا جایا کرے۔ یہ کام صرف گروکل سبھا ہی مُفت کیا کرے۔ اور ایسی سبھا کی ایک جنگجو بہادر شاخ ہووے، جو گروکل سے آئے ہوئے عمدہ عمدہ چھتری جنگجو بہادروں کی ایک ٹولی تخت کی محافظ، اور ایک راجہ کے جسم کی محافظ رہا کرے۔ اور کچھ خطرناک راستوں وسرحدوں پر اور کچھ ہر ایک ضلع میں

رکھی جایا کریں۔ اگر اتفاقیہ باہر سے کوئی حملہ ملک پر ہو جایا کرے، تو ملک میں سے ہر گاؤں پیچھے کچھ بہادر شور بیر فوراً بلائے جایا کریں جنکو راجہ اپنی طرف سے تمام ہتھیار و خرچہ دیا کرے اور کام لیا کرے۔

اور اگر رعایا و نوکر شاہی میں آپس کی کوئی شکایت ہوا کرے، تو اُس کو بھی مندرجہ بالا اصول کے مطابق گرو کل نیائے و بھاگ ہی فیصل کیا کرے۔ اور راجہ کسی کی طرفداری نہ کیا کرے۔ کیونکہ پرجا راجہ کی دُدھار دگائے اور کماؤ بیٹا بیٹی ہیں۔ اور نگران سبھا راجہ کے ساجھی و کھاؤ بھائی ہوتے ہیں، اِس لئے وہ کسی کی نہ کہے۔ اُن کا جو فیصلہ وہاں کی گرو کل سبھا کر دیا کرے بس وہی ٹھیک مانا جایا کرے۔

توجو راجہ دیش کا ایسا ہمدرد ثابت ہوتا ہے اور وہ خود اپنے فرائض منصبی کے پورا کرنے میں ہر وقت اپنی دونوں طرح کی سبھاؤں کو اعلیٰ خیرخواہ ملک بنانیکی فکر و کوشش میں رہا کرتا ہے۔ اور آپ تمام پرجا و سبھاؤں کی ترقی کیلئے اِسی مقالہ کے آٹھویں سے اکیس[21] ویں باب تک کے دہرموں و رسومات کا سب پرجا کو عمل کرنا اور سب سبھاؤں کا خود عمل کرنا اور پرجا سے کرانا دیکھتا رہتا ہے۔ اور عمل کرتے دیکھ کر خوش، اور نہ کرتے دیکھ کر رُدر کی شکل سے سزا دیتا رہتا ہے، تو ایسے راجہ کی پرجا میں سے سوائے چند بدمعاش اشخاص کے بُرا بتلانے کے (کہ جو راجہ سے ملے رہ کر اور اُس کو مغالطہ میں ڈال کر آپ تو پرجا کو ٹھگ ٹھگ کر لوٹتے کھاتے موج مارتے رہا کرتے اور راجہ کو بدنام کراتے رہا کرتے ہیں) باقی اور سب مرد عورت کیا، پشو پکشی بھی اُس کی حفاظت میں اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر سیری مہاراجہ وکرم آدتیہ و سیری حاتم طائی کی سوانح عمری کو پڑھ کر دیکھیئے۔

اور جو پرجا اِن آٹھویں سے چودھویں باب تک کے فرائض منصبی کی پابندی و پندرھویں[15] سے کیسویں[21] باب تک کے قاعدہ قانون کا عمل کرنا خود اپنا فرض منصبی سمجھ لیتی ہے، تو اُس کو ہر ایک راجہ بھی اپنی جان سے پیاری رکھا کرتا ہے اور کبھی راجہ و پرجا میں لڑائی جھگڑے پیدا ہی نہیں ہوا کرتے۔ اور کوئی خراب سے خراب راجہ و اعمال کی نگران سبھا اُس کا کچھ کر بھی نہیں سکتے، مثال کے طور پر مریادا پرشوتم سیری رامچندر جی بھگوان کے زمانہ کی پرجا کی تواریخ پڑھ کر دیکھیئے۔ پس اُصولاً قاعدہ سے اِسی طرزِ عمل کیمطابق حکومت کرنے والے کو عمدہ راجہ یا راجیہ کہتے ہیں۔ اور ایسے ہی نیک خو (دھارمک) راجہ کا راجیہ ونش در ونش لاکھوں سال تک چلا جایا کرتا ہے، چلا آیا ہے، اور چلا جا سکتا ہے۔ انت میں ایسے راجہ و راجہ مہا وِدّیا سبھا (کونسل) کو میرا با ادب نمسکار رہے، نمسکار رہے، نمسکار رہے۔ فقط

رامچندر رشی

پھاگن سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

بیسواں[20] باب بیس[20] بیانات تمام شد

اُوم

انتائے نمونہ

اتھ

اکّیسواں باب

چھٹے اُصول کی پابندی کیلئے ہر ایک سبھا کی پرورِش کے واسطے دہن کے اِنتظام کا بیان

اِس کا سبب ـ فعل ـ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے، کہ ہر ایک جسم رکھنے والے کو سنسار میں اپنے کہان پان رہن سہن وغیرہ کے خرچہ کے لئے سامان کی یا دہن دولت کی ہمیشہ ہی ضرورت ہوتی ہے، تو اُن کے گروہوں کو تو اور بہی زیادہ ہونی چاہیئے۔ تب راجہ تو بھیک مانگ کر راجیہ کا انتظام اور اُسکی جانچ نہیں کرسکتا۔ اور راجہ جہا وِدیا سبھا بھیک کے بعد قانون نہیں بنا سکتی۔ اور نہ راجیہ کی نگرانی ہی کرسکتی ہے۔ اور برہمچاری بھیک مانگ کر ٹھیک وقت پر پورے عالم نہیں بن سکتے۔ کیا ہوا اگر دو چار بن ہی گئے، تو اُن سے مُلک کو فائدہ ہی کیا ہوگا۔ اور علم و ہنر سکہلانے والے گرو بھی روٹی، اَنّ، جل وکپڑے کا استعمال تو لازمی ہی کرینگے۔ اگر وہ بہی مانگ کر اپنی ضرورت پوری کرینگے، تو سکہلاوینگے کیا؟ اور کب؟ اور کتنا؟ اور ہر ایک گرہستیوں کو تو اپنی اور دوسرے سب آسرموں کی پرورش تو کرنی ہی ہوگی۔ اگر وہ بہی دہن کمانے کا کوئی روزگار نہیں کریں گے، تو دوسرے سبھی آسرم بیکار ہو جاویں گے۔ کیونکہ اگر وہ بہی بھیک مانگ کر گذر اوقات کریں، تو تبلایئے، وہ مانگنے بہی کس سے جاویں؟ کیونکہ جب تمام آسرم تو گرہستیوں سے مانگیں، تو گرہستی کس سے مانگیں؟ اور اگر نہ مانگیں، تو تبلایئے کہا دیں کیا؟ اور دیں بہی کیا؟ اِس لئے پیشتر اِس خاص گرہست آسرم والوں کو، اور پھر پیچھے دوسروں کو کوئی دہن کا خاص انتظام کرنا کرانا لازمی ہوگا، نہ کہ پیشتر ہی منگتے (فقیروں) یا نوکروں یا راجہ کو۔

لہٰذا ہر ایک سبھا کی آمدنی و خرچ کے عمدہ بندوبست کے لئے ایک مستقل طریقہ مقرر کردینا بہت ضروری اور فائدہ مند ہوتا ہے، اُسی کو کوئی قانونی بندش ہونا یا راجیہ کر و مالیانہ دینا بہی کہتے ہیں۔ اور وہ بہی چلا تو قدیمی

دسناتنی) ہی آتا ہے اور ہر وقت کسی نہ کسی شکل میں جاری ہی رہتا ہے، لیکن فرق صرف اتنا ہے، کہ وہ کس طرح قائم کر کے تو لیا جاتا ہے اور پھر کس طرح اور کہاں صرف ہوتا ہے۔ اور ملک یا راجہ کو اُس سے کوئی حقیقی فائدہ بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہے، کہ بیچارہ ٹیکسوں کے مارے تو پرجا دبی جاتی ہے اور راجہ یا پرجا کو اِن ٹیکسوں سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ یعنی راجہ اور پرجا دونوں ہی اِس ٹیکس (کر) اور اِنتظام سے ناخوش اور غیر مطمئن ہیں۔ تو پھر بتلائیے، کہ آخر وہ چلا بھی کہاں جاتا ہے؟ اِسی وجہ سے مندرجہ ذیل سب سے اعلیٰ انتظام سوچکر اِس مالیانہ (کر) کے بارے میں بس یہ قاعدہ قانون مقرر کیا جاوے، کہ جو میری رائے میں تو عام طور پر تمام سنسار کو مفید اور قدرتی ہی ہے۔ اور اب اِسی پر عمل کرنے سے پرجا اور راجہ کا مکمل فائدہ بھی ہوگا، ورنہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اوّل۔ تو تمام ملک کی پرجا کو اپنی تمام خراب رسومات کے خرچے و خراب طریقہ کی خیرات کو روکنا اور جائز خیرات کو بھی غیر مستحق و نالائق لوگوں کو نہ دینا، بلکہ بڑی بھاری ضرورت سمجھ کر اِس خیرات کو ٹیکس کی شکل (کر رُوپ) میں لازمی دینا چاہئے۔ زمانہ قدیم میں اِسی طرح دیا ہے، اور اب بھی ایسے ہی دینا دِلانا ہوگا۔

دوئم۔ ہر ایک گرہست آسرمی کے گذارے کے لئے سب طرح کے علم و ہنر و طاقت اور دھن کے روزگار و پیشے جیسے۔ سب خدمت کے کام، کاشتکاری، مویشی کا پالنا، بیوپار۔ دوکانداری، لین دین، صنعت و حرفت کے کارخانے و نظامِ ملکی اور تمام عِلم وغیرہ کے کام اُن کے لئے مقرر کر دیئے جاویں۔ جن میں سے اُنیسویں باب کیمطابق علیحدہ۔ شودر۔ ویش۔ چھتری اور براہمن ورن کے پیشے جُدا جُدا تقسیم کر دیئے جاویں جس سے پھر کوئی کسی پیشے کو اپنے ورن کے خلاف کر ہی نہ سکیں۔ اور سود کی در بھی اُنیسویں باب کے مطابق مناسب مقرر کر دی جاوے، لیکن ہر ایک روزگاری کی باقی کو مفت وصول کر کے دِلانے کا راجہ ذمہ دار ہو۔

سوئم۔ کاشتکاروں۔ زمینداروں۔ راجہ اور مشترکہ طور پر تمام دیش بھر کی حقیقی ترقی کے لئے راجہ و تمام پرجا مِل کر اِس طرح اِنتظام کریں، کہ پہلے تو ہر ایک گاؤں کا ایک ہی زمیندار یا مشترکہ بندوبست ہو۔ دوسرے تمام ہی کاشتکار ہمیشہ کو موروثی ہوں۔ اور زمین کا لگان نہ دینے پر اُن کی آمدنی سے کسی طرح بھی لے لیا جایا کرے، لیکن زمین نہ چھڑائی جایا کرے۔ ہاں۔ اگر کوئی خود اِس پیشہ کو چھوڑے یا لاولد (نِرونش) ہو جاوے، تو کسی دیگر شخص کو ضرور دیدیا جایا کرے۔ تیسرے ہر ایک کاشتکار کے پاس چھتیس[۳۶] انچ یا سولہ[۱۶] گرہ کے گز سے ۶۰ × ۶۰ مربع گز زمین کے ایک بیگھ کے حساب سے ½۱۲ بیگھ سے کم و بیش زمین نہ ہو۔ اور چار بیل۔ چار گائے۔ دو بھینس۔ ایک گاڑی اور دو۔ تین آدمی کام کرنیوالے سے کم نہ ہوں۔ چوتھے بقیہ ہر ایک گرہستی بھی دو چار گائے ضرور رکھیں۔ پانچویں۔ کوئی شخص نجی طور پر اکیلا قرض لینے یا دینے کا مستحق نہ ہو۔ لیکن جائز و مناسب ضرورت ہونے پر اِس کام کی اِمداد کیلئے

ہر ایک گاؤں پیچھے صرف ایک پنچایت قرض لینے دینے والی ضرور ہو۔ چھٹے۔ ہر ایک کاشتکار اپنی جوت کے درمیان میں گھر اور کنواں بنا کر اور چار پھلدار اور ایک نیم کا درخت لگا کر علیحدہ علیحدہ رہا کریں اور باقی تمام شودر۔ بیوپاری۔ علم و ہنر کے پیشہ ور تمام گاؤں کی زمین کے درمیان میں مکانات وکنویں بنا کر اور درخت لگا کر یکجا ہی رہا کریں۔ لیکن اس بستی کے چاروں طرف چار سو گز تک کاشت یا باغ ہرگز نہ ہو۔ ساتویں۔ عمدہ کھاد۔ بیل و گھی دودھ کے حاصل کرنے اور پیداوار کی کمی روکنے کے لئے ہر ایک گاؤں کی باقی زمین کے چار حصہ کر کے تین حصوں میں کاشت ہوا کرے۔ اور ایک حصہ ہمیشہ کے لئے بنجر چھڑوا دیا جاوے، جہاں گاؤں بھر کے چوپائے مفت چرا کریں۔ اور یہ بنجر زمین ہر پانچ سال بعد متواتر سلسلہ وار جوت میں آتی رہا کرے۔ اور اسکی جگہ دوسرا چوتھائی حصہ بنجر چھوڑ دیا جایا کرے۔ لیکن ہر ایک چوتھائی حصہ میں سب ہی کاشتکاروں کی حصہ رسدی زمین ہوا کرے، جس سے پھر بغیر جھگڑے کے سب اپنی اپنی چھوڑنے اور جوتنے کے حقدار رہیں۔ آٹھویں کوئی راجہ ان کاموں کو خود ہرگز نہ کرے، وہ تو صرف مالیانہ (کر) ہی لیا کرے۔ اور نگرانی ہی کرایا کرے۔

چہارم۔ راجہ یا راجہ مہاودیا سبھا کو کوئی مالیانہ (کر) تجویز کرنے میں ہر ایک پیشہ ور کا یہ خیال ضرور رکھنا چاہئے، کہ ہر ایک شخص اپنے حقیقی فرائض منصبی کا عمل کرتے ہوئے اپنی آمدنی کی ترقی کریں، نہ کہ مالیانہ کر زیادہ دینے لینے کی وجہ سے فرائض کے خلاف ترقی کریں کرادیں لیکن انیسویں باب کے مطابق ہر ایک ورن کے پیشوں سے معلوم ہوتا ہے، کہ تمام خدمتگاروں۔ کاشتکاروں۔ زمینداروں اور اُن کے سردار راجہ و براہمنوں کو اگر یہ اپنے اپنے فرائض کی پابندی کر کے جائز آمدنی کریں، تو کم آمدنی ہی ہوتی ہے۔ اور خرچہ کے لئے کاشتکاروں و شودروں کا گروہ زیادہ اور براہمن و راجہ کم ہی ہوتے ہیں۔ جن میں براہمن سب علم و گیان کے سخی ہونے کی وجہ سے جائز خیرات کے مستحق بھی ہیں۔ اور باقی ویش و چھتری ورن کے گروہوں کے پیشہ زیادہ آمدنی و خرچ کے ہوتے ہیں، لہٰذا ان پر حسب ذیل طریقہ سے مالیانہ مقرر کریں۔

پنجم۔ ہر ایک ضلع کے گروکلوں و مہاودیا سبھاؤں کے گذارے کے لئے راجہ اُسی ضلع کے باشندگان پر اس طرح کا مالیانہ قائم کر کے لیوے، کہ ہر پیشہ ور کی آمدنی میں سے آمدنی کرنیوالے کاموں میں جو صرفہ ہو اُس کو نکالکر شودر خدمتگاروں، کاشتکاروں و زمینداروں کی آمدنی کا چھٹا حصہ۔ اور بیوپاریوں و دیگر ہنر کے پیشہ و بڑی نوکری والوں کی آمدنی کا چوتھائی حصہ۔ اور براہمنوں و راجہ کی آمدنی کا دسواں حصہ بطور زکوٰۃ کے مالیانہ کر قائم کر کے اس زکوٰۃ کو اُن کی ہی ترقی کے لئے اور اُنکے بچوں و بزرگوں کو ترقی کرنا سیکھنے و سکھلانے کیلئے لے۔ اور ہر ضلع کا یہ مالیانہ کر وصول کر کے

اُسی ضلع کے گروکلوں کی مردم شماری کیمطابق برابر حصے کرکے سب کو تقسیم کردے۔ تب اس زکوٰۃ کی آمدنی سے تمام برہمچاری و برہمچارنی و سترہویں اور اٹھارہویں باب والی تمام سبھائیں کیا یا کریں۔ اور کتابیں۔ آلات کپڑا وغیرہ سب اسی میں سے لیویں۔ اور جو روپیہ مقدمات میں جرمانہ کا نیائے وبہاگ سے آوے، وہ گروکل کے کسی کارکن کے صرفہ میں نہ آوے، بلکہ اس دہن کو چکیتسا وبہاگ میں ملک کیلئے خرچ کیا کریں جس سے اس دہن کو کہا کر گروکل سبھاؤں کی عقل خراب نہ ہو جاوے۔ اور سنسکاروں یا دیگر زکوٰۃ وغیرہ میں جو دہن سیدھا گروکل ہی میں آجاوے، وہ اُسی گروکل کی ملکیت ہوگی، کہ جس میں آوے۔ لہٰذا وہ اُسی گروکل کے مکانات۔ کنویں۔ باغ وغیرہ کی ضرورت میں صرف کیا جایا کرے۔

ششم۔ راجہ و راجہ جہاودیا سبھا و احاطہ و ضلع کی راجہ جہاودیا سبھا کی شاخوں و تمام ملک کی نوکر شاہی کے صرفہ کیلئے راجہ شودر پیشہ خدمتگاروں کو چھوڑ کر کاشتکاروں سے اُنکی آمدنی کا چوتھائی حصہ زمینداروں کے ذریعہ مالیانہ کر وصول کرے اور باقی اُن کے خرچہ کو چھوڑدے۔ اُسمیں سے نصف حصہ آپ لیوے اور نصف حصہ زمینداروں کی ملکیت اور محنت کے باعث اُنکے خرچہ کو چھوڑدے۔ اور دوسرے بیوپاریوں و ہنروالوں سے اُنکی آمدنی میں سے اول بیوپار کمتعلق خرچہ، پھر گروکل کا دان، پھر آٹھ سو روپیہ سالانہ اُنکا خانگی صرفہ نکال کر باقی تمام آمدنی کا چالیسواں حصہ انکم ٹیکس (آے کر۔ حفاظتِ مال کی چنگی) لیوے (یعنی گروکل کی زکوٰۃ کیلئے خانگی اخراجات نکالنے کی شرط لاگو نہیں ہوگی) لیکن گروکلوں یا رشی، مہرشی پیشہ والے اشخاص سے کوئی آمدنی کا محصول راجہ نہ لیوے۔ کیونکہ اِنکی آمدنی زیادہ تر زکوٰۃ کی ہوتی ہے۔ اور ملکی مفاد کے کاموں اور نیک صلاح ملنے کا مالیانہ کر اِنسے ملے ہی گا۔ اور بیجا مالیانہ کر جیسے نیائے چکانے یا جرمانہ یا جوا کھلانے یا نشہ پلانے وغیرہ کا کوئی ٹیکس (محصول) مقرر کرکے راجہ نہ لیوے۔ نہیں تو ایسا دہن کہانے سے تو اُسکی تمام سبھاؤں کی، اور جوا کھیل کر یا نشہ پی کر اُسکی تمام پرجا کی سب عقل گندی و خراب ہو جائیگی۔ اور پھر تمام راجیہ کے کام بگڑ جاوینگے جس سے اُس کا راجیہ خراب ہو کر نیست ہو جاویگا۔ اب مندرجہ بالا اُصول کیمطابق ٹیکسوں (کروں) میں سے اپنا اور اپنی مددگار تمام سبھاؤں کے کارکنان کا خرچہ وہ خود پورا کرے یا جاہے جتنا دہن بچاوے۔ دیگر گرہستیوں کی مانند اُس کو بھی اختیار ہے چاہے کچھ کرے۔

بس اُصولاً قاعدہ سے یہی حالت تمام سبھاؤنکے خرچ و زکوٰۃ (دان) کے کام چلانیکی مقرر کرلینی سب سے اعلیٰ ہے۔ اِس سے راجہ کو تو کوئی نقصان یا تکلیف نہیں ہوتی اور پرجا ہمیشہ سکھی و خوش وخرم رہتی ہے۔ بس یہی سوراجیہ کا زمانہ ست یگ کہلاتا ہے۔ انت میں اِس طرح خوشی سے مالیانہ (کر) مقرر کرکے لینے اور دینے والے راجہ اور پرجا کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ راما چندر منی۔ پھاگن سمت ۱۹۸۰ بکرمی

اکیسواں باب تین بیانات تمام شد

اُوم

نیایا دہیشلے نمونہ

اتھ

بائیسواں باب

گذشتہ ابواب کے فرائض منصبی کی کم وبیش پابندی سے دُنیا بھر کے راجہ پرجا کو کم وبیش سُکھ دُکھ ہوگئے کا تمثیلاً مختصر قدیمی

تواریخی لُب لُباب

اِس کے سبب۔ نام۔ افعال۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

[ا۔ ست یُگ۔ گیان کیساتھ کرم اُپاسنا کی سب سے اعلیٰ حالت کے زمانہ کا رتبہ]

[آٹھویں باب میں تبلائے دہرم کے شولہ استھمبوں کی پابندی کا ثمرہ]

پیارے بہائیو! پیشتر بہت قدیم زمانہ میں جب بہت زیادہ دہارمک اشخاص تھے، اور تمام اشخاص خود ہی اِن سب دہرم استھمبوں کی پابندی کرنا کرانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور اِس دہرم کے خلاف سُکھ کے مِلنے کو بھی ادہرم (پاپ) ہی سمجھتے تھے، تو وہی اشخاص زیادہ ستوگنی خواص کے کہلاتے تہے۔ اور تبھی تقریباً سبھی یکساں سُکھی ہی ہوگتے تھے۔ تب اُس زمانہ کا نام ست یُگ کا زمانہ کہلاتا تہا۔ تب بہت زیادہ تعداد میں نیک (دہارمک) اشخاص ہونیکے باعث اگرچہ برائے نام تعداد میں بدخو (ادہارمک) اشخاص بہی ہوتے تھے، تو وہ بہی اپنا کوئی امداد کا سہارا نہ پاکر دبے ہی رہتے تھے۔ اور جب کسی شخص کو کسی دیگر شخص سے ستائے جانیکا نیائے تو چُکوانا ہی نہیں ہوتا تہا، تو کسی راجہ یا راجہ مہاودیا سبھا کی زیادہ ضرورت بہی نہیں ہوتی تہی۔ اور جب سب کو کافی ضروری سُکھ تو ویسے ہی ملجاتے تہے، اور راجہ کی پدوی ہونیکے سوائے کوئی زیادہ ثمرہ بہی راجہ ہونے میں ملتا نہیں تہا، یعنی راجہ کو بہی اپنے گذارے کیلئے کوئی روزگار یا سیری کرنا ہوتی تہی۔ اور یہ بہی سب کوئی اچھی طرح جانتے ہی تہے، کہ اگر راجہ یا اُس کے مُلازمین کے ہاتھ سے کوئی ظُلم (انیائے) ہوجاویگا، تو اُس راجہ کو گھور پاپ لگ کر اُس کے ثمرہ میں لاکھوں سال از حد دُکھ (گھور نرک) لازمی بہوگنے ہی ہونگے۔ تو بیکار ایسی جوکھم اور راجیہ کے کام کے بندہن (چکر) میں پڑنا بہی کوئی کیوں پسند کرتا۔ لہٰذا راجہ ہونا بہی کوئی زیادہ اچھا نہیں سمجھتا تہا۔ لیکن کبہی کبہی کسی خاص ضرورت سے اگر پرجا کسی کو مناسب سمجھکر راجہ مُقرر بہی کر دیتی تہی تو وہ بہی جلدی ہی اُن کاموں کو ختم کرکے اپنے کو پاکیزہ بنانے کے لئے راجیہ کا بار کسی کو سپُرد کر کے

اور تخت شاہی چھوڑ چھاڑ کر تپ کرنے بن کو چلے جاتے تھے اور زیادہ عرصہ تک راجیہ کرنا نرک مول لینا ہی سمجھتے تھے۔ اِسی زمانہ میں سری مہاراجہ ہرشچندر و سری مورڈہج اور رُدہرو۔ پرہلاد وغیرہ ہوئے تھے، جن کے حق پرست کارناموں کے بارے میں سب خلقت اچھی طرح جانتی ہی ہے، کہ انہوں نے دہرم کی حفاظت کے لئے کیا کیا تپ اور تیاگ نہیں کئے۔ اور آپ تو آپ اپنی بیوی بچوں کو بھی انہیں دہرم کے کاموں پر قربان کر دیا۔ لیکن اس طریقہ کا زمانہ تقریباً سترہ لاکھ سال سے کچھ زیادہ رہا۔

۲۔ تریتایگ۔ ویراگ کیساتھ کرم اُپاسنا کی عمدہ حالت کے زمانہ کا راجیہ
آٹھویں باب میں بتلائے دہرم کے دلس استھموں یم نیم کی پابندی کا ثمرہ

اب چونکہ پرماتما کی سرشٹی میں ہر انسان ایک ہی شکل سے ہمیشہ زندہ نہیں رہتے یعنی کسی شکل سے جاتے اور کسی شکل میں آتے رہتے ہیں۔ اور اس سرشٹی میں ہر انسان کے من کی حالت جدا جدا اور بڑی چنچل ہوتی ہی ہے۔ تو اس طول طویل زمانہ کے آواگون کے چکر میں نہ معلوم کب، جب وہ تپ کی طرف سے ہٹتی ہے تو نیک اصول (دہارمک نیموں) کی پابندی اور عشق الٰہی (ایشور بھگتی) چھوڑتی جاتی اور عیش و عشرت (بھوگ وِلاس) کی طرف کو لگتی جایا کرتی ہے۔ تو پھر بیشتر مبتلائے ہوئے تمام استھموں کی پابندی کرنا کم ہوتا جایا کرتا ہے۔ اور اِس دہرم کا اصول (نیم) بھی یہی ہے، کہ جب تک دیش بھر اسکی پابندی نہیں کرتا، تو تھوڑے اشخاص کے کرنے سے سنسار کا سکھ بھی سب کو اچھا نہیں ملتا ہے۔ تو جب کچھ گروہ تو ان نیک اصولوں (دہرم نیموں) کی پابندی چھوڑتا جایا کرتا اور زیادہ گروہ جاری رکھے رہا کرتا ہے، تب بد اطوار (ادہارمک) اشخاص سے نیک اطوار (دہارمک) اشخاص ستائے جانے لگتے ہیں۔ بس یہی نیک چلنی کم کرنے سے نقصان اور آدہی بھوتک دکھوں کی شروعات و تریتایگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ تب پھر ستائے ہوئے اشخاص اپنے سکھ کے مستقل انتظام کے لئے کوئی وِدّوان مہرشیوں کی پنچائت اِس مقصد سے بنا لیتے ہیں، کہ یہ پنچائت ظالموں کو تدارک دیکر نیکوں کی حفاظت کرتی رہے۔ بس اِسی پنچائت کا نام راجہ مہاوِدیا سبھا ہوتا ہے، کہ جس کا نام آج کل کونسل ہے۔ لیکن کوئی بھی بڑی پنچائت بغیر ایک سرپنچ یعنی سردار کے بنائے قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حکم تو ایک ہی کا مانا جا سکتا ہے نہ کہ بہتوں کا، چاہے رائے ملا کر کتنے ہی اشخاص اُس اصول کو طے کریں۔ لہٰذا وہ کسی نیک چلن (سداچاری) فرائض منصبی پر عمل کرنیوالا (دہارمک)، عالم (وِدّوان) منصف مزاج (نیائی) قوی بہادر (شوربیر) شخص کو اپنا ایک سردار مکھیا مقرر کر لیتی ہے، بس اُسی کا نام راجہ ہوتا ہے۔

اور جس اصول (نیم) سے وہ ظلم کرنے والے اُسکی ٹھیک سزا کو بھی بھوگ لیں اور اُس ظالم و دیگر باشندگان ملک کو اِس سزا کے ڈر سے پھر ظلم (پاپ) کرنیکی ہمت ہی نہ ہو یا بہت کم ہو، تو ایسی سزا دینے کیلئے جس انصاف (نیائے) کا وہ سہارا لیتے تھے، بس اُسی کا نام اسمرتی یعنی قانون یا شریعت ہوتا ہے۔

چنانچہ اُس زمانہ میں بہت پنچائتیں قائم اور راجہ مقرر ہوئے اور اُنہوں نے بہت سی اسمرتی بنائیں۔ لیکن منو وغیرہ مہرشیوں کی پنچائت نے جو اسمرتی بنائی، وہ تمام کو اس قدر پسند آئی، کہ پھر تمام پنچائتوں میں وہی اسمرتی کام میں لائی جانے لگی اور منوسمرتی کے نام سے مشہور ہوئی۔ اِس کا قانون بہت آسان، تھوڑا اور ٹھیک ہے اور سزائیں بھی دونوں باتوں کا لحاظ رکھکر بہت مناسب مقرر کی گئی ہیں، کہ اُس وقت ظالم بھی تو سزا بھوگ لیں اور سخت سزا ملنے کے ڈر سے آئندہ کو ظلم کرنا رکتا بھی جاوے۔ چنانچہ پھر اُن مہرشیوں کی پنچائت اور اُن کے سردار راجہ کے عمدہ انتظام سے پھر دیش کو بہت سُکھ پہنچنے لگا۔ اور چونکہ رات دن کسی ایک ہی انتظام میں لگے رہنے والے اشخاص اپنا گذارا کہاں سے کریں، اِسلئے راجہ و اُسکے کارکنان کے گروہ کی پرورش کیلئے دیش میں سے کچھ مالیانہ (کر) دلانا مقرر کرکے اِس اسمرتی میں لکھ دیا اور دینا جاری کردیا گیا۔ بس اِسی کا نام آج کل مالیانہ کر یعنی مالگذاری یا انکم ٹیکس ہے۔

اور جب اُس پنچائت میں سے کوئی مہرشی فوت ہوکر کم ہوجاتا یا تپ کرنے بن کو چلا جاتا تھا، تب اُس کی جگہ دوسرا مہرشی دیش میں سے لے کر اُس میں شامل کرلیا جاتا تھا۔ لہٰذا راجہ مہا دیا سبھا برابر اُتنی ہی بنی رہتی تھی۔ اور اپنے سردار (ادہی پتی) راجہ کو اُس اسمرتی پر عمل کرنے کرانے کو دیکھتی رہتی تھی، کہ ٹھیک عمل کرتا کراتا ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک عمل کرتا تھا، تو دیش بھر اُس کی تعریف کرتا تھا اور اپنی جان سے زیادہ زندگی بھر اُس کی حفاظت رکھتا تھا۔ اور اُس کی ہمدردی کیلئے اُس کے مرجانے یا تپ کرنے بن چلے جانے پر بھی اُس کے اُس لڑکے ہی کو، کہ جس کو پہلے سے دیش بھگتی کی تعلیم دیکر امتحان لے لیا کرتے تھے، (جسکو آجکل راجہ کی زندگی ہی میں تیب راج یا ولی عہد بنانا کہتے ہیں) بس دیش کے وہی نمائندے یعنی سری مہرشی سبھا اُسی کو اُس کے والد کے مقام پر یعنی تخت شاہی پر بٹھلا دیتی تھی۔ اسی لئے وہ رشی براہمن مہاراجہ بھی کہلاتے تھے۔ پھر وہ بھی اُسی طرح اپنے راجیہ کا کام ٹھیک ٹھیک چلا کر اُن مہرشیوں کے احکامات کی پابندی کرتا کراتا رہتا تھا یعنی راجہ دیش کو دہارمک اور دھنی یعنی نیک چلن اور مالدار بنانے کے لئے اور پرجا اُس راجہ کی حفاظت کیلئے اپنی جان تک دینے کو اپنا اپنا فرض منصبی (دہرم) سمجھکر ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بس یہی تھا پیشتر بتلایا ہوا ویراگ کیساتھ کرم۔ اُپاسنا کی عمدہ حالت کے زمانہ کا راجیہ۔ یعنی سولہویں سے اکیسویں باب تک میں بتلائے اُصولوں (نیموں) کو آٹھویں باب کے مطابق دہرم کے دس استھمبہ یم نیم کے ساتھ عمل کرنے کرانے کا اعلیٰ ثمرہ۔

اُسی زمانہ میں سری مہرشی پُرشرام جی ہوئے تھے، کہ جنہوں نے تپسوی ہوتے ہوئے بھی ظالم مغرور سہسرا باہو کے گھمنڈ کو چور چور کیا تھا۔ اور سری مہاراجہ دشرتھ جی ہوئے تھے، کہ جنہوں نے ایک ستیہ یم کی تکمیل کرنے میں پسر کی جُدائی اور پران تک دیدئے۔ لیکن قول (وچن) نہ ہارے۔ اُنہیں کے نیک فرزند مریادا پرشوتم (ادائیگی فرائض کی حد کرنیوالا شخص) سری رامچندر جی بھگوان کا بھی جنم ہوا تھا۔

اُس وقت یہ قاعدہ بھی تھا، کہ جب سنسار بھر میں سے کوئی راجہ اپنے راجیہ میں دہرم کی تعلیم نہ دِلاوے، بلکہ پرجا کو بدچلن، پاپی (ادہارمک) بناوے اور خود بھی بدچلن، پاپی، ظالم (ادہارمک) ہوتا جاوے اور دوسرے دہارمک یعنی نیک چلن دیشوں اور کمزور غریبوں کو ستانے لگے۔ تو اُس کو تدارُک دینے اور وہاں کی پرجا کو بدچلنی (ادہرم) سے بچانے اور نیک چلن (دہارمک) بنے رہنے کیلئے کئی کئی راجہ تک مل کر بھی اُس پر حملہ کرکے اُسے زور سے ہرا کر وہاں کی پرجا کو خوش کیا کرتے تھے۔ اور اُسی کے کسی کٹمبی نیک چلن۔ دہارمک، منصف مزاج و بہتر شخص کو وہاں کا مالک یعنی راجہ بنا دیا کرتے تھے لیکن اپنے کسی بھی راجیہ وغیرہ کے لوبھ سے ہرگز کسی راجیہ پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپس میں دوستانہ طریقہ سے رہا کرتے تھے۔ یہ تو صرف کسی پاپی راجہ کے چنگل سے وہاں کے دیش کی پرجا کو چھڑا کر، اُس کو سُکھ پہنچانے کیلئے ہی اِس طاقت تک کا استعمال کر ڈالتے تھے، اور نہ ہرگز نہیں۔

چنانچہ اُنہوں نے بھی اپنی ولی عہدی کے زمانہ ہی میں خود اور اپنے دوست احباب سِری یوگی راج ہنومان جی و سُگریو وغیرہ کے مجمع کیساتھ مل کر تاڑکا، ماریچ، کھر، دوکھن، بالی اور راون کُمبھ کرن وغیرہ صدہا بڑے بڑے قوی نفس پرست (دیئیہ ورتی) راجاؤں کو قتل کرکے سنسار کے رِشی مُنی اور کمزور راجاؤں و پرجا کو سُکھ دیا۔ اور راجیہ اُنہیں کے نیک چلن پسروں یا بھائیوں ہی کو دیدیا تھا۔ تو جب پرجا و اُن کے بھائیوں نے اُن کو دہرم کی کسوٹی پر کس کر خود دیکھ لیا، تو اُن کے والد بزرگوار کے وفات ہو جانے پر اُن کے بن میں ہوتے ہوئے بھی اُنہیں کو اپنا عزیز راجہ بنانے کیلئے تختِ شاہی کو چودہ سال تک بلا راجہ کے ہی قائم رکھا تھا۔ اور سِری بھرت جی وغیرہ بھائیوں نے بھی راجیہ کرنا منظور نہیں کیا تھا، بلکہ راجیہ بھوگنے کی جگہ جنگل ہی میں رہ کر تپسیا کی تھی۔ انت میں وہاں سے لوٹنے پر اُنہیں کو اپنا راجہ بنایا اور پھر بہت عرصہ تک اُنکا سوراجیہ سُکھ بھوگا تھا

اُسی زمانہ میں اُنکی نیک عصمت (ستی) بیوی سِری جانکی دیوی کی عصمت پر پرجا کی طرف سے سناتن دہرم کے مطابق ذرا سی اُنگلی اُٹھانے پر رام نے بھی اپنی پاک عصمت بیوی کو فوراً چھوڑ تو دی، لیکن دیش کو ناخوش نہیں کیا تھا۔ اور اُس نیک عصمت بیوی نے بھی دیش کی آواز سُن کر اپنے شوہر سے اپنے مقام میں رہنے کی ذرا بھی ضد نہیں کی اور بن ہی میں جا رہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد موقع پاکر پرجا کو اپنی عصمت دِکھانیکے لئے، راجاؤں و پرجا کی بڑی بھاری سماج میں جلتی آگ کے کنڈ میں گھسکر اور جوں کی توں نکل کر اپنی پاک عصمت کی سبھی کو تسلی کرا کے پھر پرتھوی سے کہا، کہ ماتا اب مجھے جگہ دے۔ تب فوراً زمین ترخی اور ستی سیتا جگت ماتا اُسی میں سما گئیں لیکن پھر رام کے ساتھ نہیں رہیں۔ اور رام نے بھی اُسی دن سے راجیہ کا انتظام کرکے پرلوک کو سفر کر دیا، لیکن پرجا سے کچھ نہیں کہا۔ اور نہ دوسرا لواہ ہی کیا۔ ایسے اعلیٰ درجہ کے نیک اعمال راجہ لوگ اور اُن کے بھائی۔ عورتیں و بچّے اپنی پرجا کو فرائض ادا کرنا سکھلانیکے لئے خود کرکے دِکھلایا کرتے تھے، نہ کہ دہرم کی بات کہنے والوں کو جیل یا پھانسی کی سزا دینا۔ بس یہی تھا ویراگ کے ساتھ کرم۔ اُپاسنا کی اعلیٰ حالت کے زمانہ کے

راجیہ کا بہترین ثمرہ۔ توجب اُن کے خاندان (وَنش نسل) کو بھی اسی طریقہ کا راجیہ کرتے کراتے تخمیناً تیرہ لاکھ سال سے کچھ زیادہ گذر گئے، تو پھر زمانہ کے رد و بدل سے کچھ سُستی آنی شروع ہوگئی جس سے دیش میں یم نیم کے تپ کرنے میں کمی اور بھوگ بھوگنے کی زیادتی شروع ہوگئی۔ اور راجہ لوگ بھی ایسے ہی پیدا ہونے لگے، بس یہی زمانہ ترتیا یُگ کے انت کا تھا۔

۳۔ دُواپر یُگ بھگتی کیساتھ کرم۔ اُپاسنا کی درمیانی حالت کے زمانہ کا بیان نویں باب میں تبلائے دہرم کے پانچ انگوں کی پابندی کا ثمرہ

تب اُنہوں نے دہرم میں صرف نویں باب میں تبلائے دہرم کے پانچ انگوں کا بھگتی کے ساتھ عمل کرنا کرانا ہی شروع کر دیا اور شاہی کاموں میں بھی کچھ نفس پرستی پیدا ہوگئی۔ تب جو ستوگنی تیاگی مہرشی مہا ودیا سبھا میں کم ہوتے گئے، تو راجہ لوگوں نے اپنی پسند کے تنخواہ دار اشخاص راجہ مہا ودیا سبھا میں داخل کرنے شروع کر دیئے۔ اور اُن کا نام وزیر (منتری) رکھا گیا۔ تو تنخواہ دار اشخاص جو وزیر ہوتے ہیں وہ اُس کے گُن گاتے ہیں، کہ جس سے وہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اُنہیں پرجا کے ہت یعنی خیر خواہی سے کیا مطلب۔ اور مہرشی لوگ راجہ و پرجا دونوں ہی کے ہت کی باتیں کہتے تھے۔ لہٰذا آپسمیں مالیانہ بڑھانے پر رائے کا میل نہ ملنے کے باعث جو کچھ مہرشی لوگ وہاں باقی بھی رہ گئے تھے، وہ بھی وہاں سے علیحدہ ہو کر چلے گئے اور یہ کہ گئے کہ جو تمہارے من میں آوے سو کرو، اُس کے پاپ کے بھاگی بھی تو تم ہی ہونگے ہم تمہاری ہاں میں ہاں ملا کر اور دیش کو ٹیکسوں کی ترقی کا دُکھ دیکر کیوں پاپ کے عذاب کے مستحق بنیں اور راجہ لوگ نفس پرستی کی وجہ سے وزیروں کی جماعت کے عاشق تھے ہی، لہٰذا اُنہوں نے پھر دیش ہی رشیوں کی سبھالینی ہی چھوڑ دی۔ اس لئے اب راجیہ تو موروثی، اور راجہ اولاد در اولاد، اور راجہ مہا ودیا سبھا تنخواہ دار وزیروں کی ہونے لگی۔ تو مالیانہ (کروں) کی زیادتی کے دھن سے راجہ لوگ بھوگوں ہی میں مبتلا رہنے لگے اور راجیہ کے کاموں کی کوئی فکر نہ رہی۔ اِسے جانئے وزرار کا طبقہ۔ لہٰذا کچھ انصاف اور سزا میں بھید ہو جانے کے باعث دیش میں پھر ظلم (ادہرم) بڑھنے لگا۔ بس اسی زمانہ کا نام دُواپر یُگ ہے۔

پھر جب بہت زمانہ اسی طرح اُلٹا سیدھا راجیہ کرتے کراتے تخمیناً آٹھ لاکھ سال سے کچھ زیادہ وقت گذر گیا اور راجہ و وزرار کے طبقہ میں خود غرضی بڑھتی ہی گئی۔ اور ظالم و پاپی راجاؤں نے دیش میں بہت غیر مناسب کام کرنے شروع کر دیئے۔ اور ناحق پرستی کی یہاں تک نوبت پہنچی، کہ پرجا کے رہے سہے دہرم کے کاموں میں بھی بیحد رُکاوٹیں ڈالنے لگے۔ اور دہرم و پرماتما کا نام سنسار سے مٹا دینے تک کی کوشش کرنے لگے۔ اور سمجھانے والے نیک اشخاص کو بھی بہت ستایا جانے لگا یعنی اُن کو جیلخانہ میں ڈالا جانے یا قتل تک کیا جانے لگا۔ اور غریبوں کی سنوائی ہونی ہی بند سی ہونے لگی یعنی انصاف غائب سا ہونے لگا۔ اور دیش میں نشہ، جُوا، ناجائز مباشرت، بدچلنی، رشوت و انیائے

ظلم وغیرہ بہت زور پکڑ گئے تہے۔ اُسی وقت بھیشم۔ درون۔ جراسندھ۔ کنس۔ دُریودہن۔ جے دہرتھ کرن شیشوپال۔ دوشاشن وغیرہ بڑے بڑے قوی شہزور راجاؤں نے ادہرم پر کمر باندھ رکہی تہی۔ تب اُس وقت بڑے تپسوی دہارمک اشخاص کی بڑی بہگتی کے ساتھ پرماتما سے عرضداشت کرنے پر سری اُگرسین جی الیشور بہگت کی لڑکی سری دیوکی جی دہرم پتنی سری وسودیو جی الیشور بہگت گرہستی کے جیلخانہ ہی میں رہتے ایک مگن موہن مورتی سری کرشنچندر بہگوان ایسی دہرم شکتی کا جنم ہوا، کہ جس نے لڑکپن ہی سے ناستک ادہرمی اشخاص کی طاقت کا گہمنڈ اپنی روحانی طاقت (یوگ بل) سے چُور چُور کرنا شروع کر دیا۔ اور حق پرستی کو قائم اور ناحق پرستی کو دفع کرنے کیلئے تمام ایسے ظالموں کو بہت سمجھایا۔ اور جب وہ نہیں مانے، تو اُنہوں نے خود دہرم پتر (یدہشٹر)۔ بہیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو وغیرہ دہارمک شوربیروں کا بہت گروہ اکٹھا کر کے، خود اُنکی شرکت سے آپس کی جنگ کر کرا کے، اُن کو اُن کے ساتھیوں سمیت ہرا کر و قتل کر کرا کے ایسی تمام ہستیوں کو دُنیا سے مٹا دیا۔ بس اسی جنگ کا نام مہابھارت ہے۔ لیکن راجیہ آپنے ہرگز نہیں کیا، وہ دیا اُنہیں کے کنبے دہارمک الیشور بہگتوں ہی کو۔ بس پھر سنسار میں اَمن قائم کر کے اور پرجا کے آئندہ فائدہ کے لئے۔ گیتوپنشد کرم یوگ دہرم شاستر کہکر (رچکر) آپ خود بہی امر پدوی کو پہنچ گئے۔ جس کو اب تخمیناً پانچ ہزار تین سو سال گذر رہے۔ بس یہی زمانہ دُواپر یُگ کے انت کا تہا۔

۴۔ کلیُگ۔ خودغرضی کیساتھ کرم۔ اُپاسنا کی ادنیٰ حالت کے زمانہ کا راجیہ دسویں باب میں تبلائے دہرم کے پانچ اُپانگوں کے خراب طرح عمل کرنیکا ثمرہ

اب بڑے بڑے قوی ظالموں کی ہستی تو سنسار سے اُٹھ گئی۔ لیکن نیک اطوار۔ عالم۔ راجہ و پرجا اور براہمن بہی تو اِس مُقابلہ کی سخت جنگِ عظیم میں زیادہ تعداد میں کام آ گئے تہے۔ تو پھر یہ ایک اور ہی سخت آفتوں کا پہاڑ سنسار کے اوپر ٹوٹ پڑا، کہ نیک اطوار (دہارمک) عالم منصف مزاج شوربیر اشخاص کی تو کمی ہو گئی۔ اور جنگ میں کام آئے بہادروں کی بیشمار بیوہ عورتیں یا چھوٹے بچے ہی باقی رہ گئے۔ تو وہی عورتیں یا اُن کے نابالغ بچے کم دہارمک تعلیم یا بلاتعلیم پائے ہی تو راجہ بنے۔ اور ویسے ہی کچھ کم علم چھتری، براہمن اُنکے وزیر یا گرو اور پروہت رائے دہندہ بنے۔ لہٰذا اب سبہی ایسے شاہی کارکنان دیش کو ورثہ میں ملے، کہ جن کا الیشور ہی بیلی تہا۔ یعنی زن۔ طفل۔ مت ہین یہ سب تر دوشی تو راجہ اور ایسے ہی اُن کے وزیر، صلاح کار یا گرو پروہت ہوئے۔ اور ویسی ہی اُنکی تمام پرجا ہو گئی۔ تو اب اِن کم علم گرو پروہت صلاح کاروں نے موقع پا کر خودغرض بن کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا اِس طرح شروع کر دیا، کہ کرم اور اُپاسنا میں دہرم کے پانچ اُپانگوں کا خودغرضی کے ساتھ عمل کرنا کرانا ہی جاری کر دیا۔ بس یہ باعث ہوا کلیُگ کی شروعات کا۔

اور ویدوں کے منتروں کا یہ حوالہ دے دے کر، کہ براہمن اور اُن کے کلام ایسے ایسے قابلِ احترام

ہوتے ہیں۔ تُم کو اپنے باپ دادا کے وَنش کا قاعدہ (کُل کی مرایادا) نباتے رکھنے اور اُن کی آتما کی سیری کرنے اور اپنی ترقی کے لئے براہمنوں اور اُن کے کلاموں پر ہی بجید اِعتقاد (سرد ہا بھگتی) رکھنا چاہیئے۔ تو یہ حوالہ دنیا تو تہا اُن کا بہت ٹھیک۔ لیکن یہ خبر تو ان ناسمجھ راجاؤں و وزیروں کو تہی ہی نہیں، کہ کیسے براہمنوں کے کلام قابلِ احترام ہوتے ہیں۔ بس اب براہمن تو جیسا اُنکی سمجھ میں آتا گیا دہرم بتلاتے گئے، اور وہ بیچارے خود مانتے گئے اور اپنی پرجا سے منواتے گئے۔ تو جُدا جُدا عقل ہونے کے باعث کسی راجہ کو اُس کے گرُو نے کچھ دہرم بتلایا اور کسی کے گرُو نے اپنے چیلوں کو کچھ بتلایا۔ تو ایک دِن وہ زمانہ آگیا، کہ اب راجیہ ہی نہیں رہا بلکہ ایک قسم کی مت پرستی کا ہی راجیہ جاری ہوگیا۔ اور وہ سب سے پہلے راجاؤں سے شروع ہوا۔ اور جو راجا جس مت کا آپ ہوتا ہے، وہ اُسی کو اعلیٰ اور بہتر مانتا ہے اور دوسروں کو کم یا خراب۔ تو جتنے چھوٹے بڑے راجے سنسار میں تہے، شاید اُتنے ہی مت بہی سنسار میں جاری ہوگئے، جن میں جین مت کی شاخیں بہت زیادہ تہیں اور اُنہیں میں وام مارگی مت بہی تہا۔ تب ایک سے دوسرے کا مت خلاف ہونے کے باعث آپس میں بحث مُباحثہ ہو ہو کر، ہار جیت کے اثر سے دوستی کا برتاو اجاکر رنجش کا برتاو ہونے لگا۔ جس کے باعث پھر خوب لڑائی جھگڑے بہی جاری ہونے لگے۔ لیکن گرُوجی مہاراجوں کی پھر بہی مارن منتر (دوسروں کو مار ڈالنے والا کلمہ) جپتے رہنے کی وجہ سے پانچوں گھی میں ہی بنی رہیں۔

(جین مت کی شاخ دوام مارگ مت اور بُت پرستی کی سخت تاریکی، کلیُگ کا عہدِ شباب)

پھر انت میں وام مارگ مت بہت زور پکڑ گیا۔ اور اِس کا نام تو اتنا اعلیٰ وام مارگ یعنی دہرم کا بہترین راستہ رکہا، لیکن دہرم میں مدرا، مین، مانس، میتھن اور مُباشرت وغیرہ سے مُکتی کو جائز قرار دیکر دہرم کے خاص پانچ استھمبھ یم پر سخت حملہ (کُٹھارگہات) ہی کر دیا۔ اور اِسی سے چرند و پرندوں کی قربانی کے ذریعہ دیو یگیہ کر کے مانس کہانا شروع ہوکر، پھر زیادہ تر سنسار شرابی و گوشت خور و عیّاش ہوگیا۔ اور دیوآرادہن و دیو یگیہ کا حقیقی مقصد بیں سے غائب ہوا۔ اور مکمل (گھور) کلیُگ کا برتاؤ شروع ہوگیا۔ تب اِسی زمانہ میں اِس گھور بُت پرستی و مانس خوری کی سخت تاریکی (گھور اندھکار) کو مٹانے کیلئے وقت وقت پر سِری مہاتما گوتم بُدھ۔ سِری حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ سِری شوامی شنکر آچاریہ۔ سِری مہاویر مادیتہ۔ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام۔ سِری مہاراجہ بھرتری ہری۔ سِری مہاراجہ بھوج۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ بہت ہی ایسے دیو خصائل کے اشخاص پیدا ہوئے، کہ جنہوں نے اپنے اپنے مت کے مُطابق مختلف طریقہ سے سنسار کو دہرم سمجھایا اور تمام مذہبی جھگڑے رفع کرنے چاہے۔ تب اُن کے زمانہ میں تو چاہے آدمی کچھ سمجھے ہوں یا نہیں، لیکن اُن کی رحلت کے بعد اُن کے مُرید یعنی اُن کی اُمّت والے جسم میں قاتل خون (ہنسک رکت) ہونے کے باعث خود اپنے فرائض بہول گئے۔ اور اُن کے بہی مت ہی

اور قائم ہوکر بڑھ گئے۔

پھر کچھ عرصہ بعد ادہر ہندوستان (بھارت ورش) کے دہلی شہر میں سری مہاراجہ پرتھوی راج اور مہوبہ میں سری آلہا۔ اودل۔ ملکہان وغیرہ بڑے بڑے اعلیٰ نیک خصائل وقوی راجہ پیدا ہوئے۔ اگر وہ چاہتے، تو اُس وقت آپس میں مِل کر اِس مُلک سے بداعمالی (ادہرم) کو نیست ہی کر سکتے تھے، لیکن مہوبہ والوں کی طاقت تو اپنی طاقت کے گھمنڈ کے باعث لڑکی والے راجاؤں کے بغیر بُلائے ہی کسی بھی راجہ پر شہزور اور بہت سے آدمیوں کی فوج کے ساتھ برات کی چڑہائی کرکے، اُس کی لڑکی سے زبردستی اپنے راکشش بیاہ کرلانے میں ختم ہوگئی۔ اور یہیں سے جنگ کی مانند برات چڑھانیکی بدرسم کی شروعات ہوئی۔ یعنی ایک لڑکی کی شادی جب ہونے لگی، کہ جب ہزاروں دیگر عورتیں اور لڑکی کی والدہ و بہن تک بیشتر رانڈ ہوجاویں۔ جس دُشمنی کے باعث یہاں کی رہی سہی طاقت اور نیست نابود ہوگئی اِس سے بدچلنی (بیبھچار) اور بڑھ گئی۔ کیونکہ دیگر بیاہ (ونیُوگ) تو اُس وقت جائز نہیں تھا، اور حقیقی دہرم وتپ اور تیاگ نہ تو سب عورتوں کو آتا ہی تھا، اور نہ وہ سب کر ہی سکتی تھیں۔ تو بدچلنی (بیبھچار) بھی نہ ہوتی تو ہوتی ہی اور کیا؟ لہٰذا اسی سے سادے شریف اشخاص نے لڑکیوں کو جنم لیتے ہی مار ڈالنا شروع کردیا۔ اِس لئے اِن کی بدولت یہ تین پاپ اور بڑھ گئے۔

یمن راجیہ کا قائم ہونا اور بُت پرستی کے راجیہ کو دہکا

بس جب بہادُروں سے تو یہ دیش خالی سا ہوگیا اور آپس کی پھوٹ کا یہ بُرا حال ہوگیا، تب اِنہیں خرابیوں کے باعث راجہ جے چندر اپنے داماد مہاراجہ پرتھوی راج سے کسی باعث ناراض ہوکر اور اپنے کو اُس سے کمزور جان کر اُس کو شکست دِلانے کے لئے افغانستان دیش میں اپنی اِمداد کیلئے کُمک مانگنے گیا۔ تب وہاں کے غوری خاندان کے بادشاہ نے یہ موقع بہت موزوں سمجھکر اِس دیش پر چڑہائی کردی۔ اور دہرم کی جنگ کرنے والوں کے سامنے جے چندر کی صلاح سے بیجا طور پر (ادہرم سے) پرتھوی راج کو ہراکر راجیہ پر اپنا قبضہ جما لیا۔ اِس کے بعد پے درپے ایک دوسرے سے راجیہ چھین چھین کر گئی تغلق۔ لودہی۔ اور مُغل وغیرہ خاندان کے بادشاہوں نے اِس دیش پر حکومت کی۔ جن میں سے سری اکبر و سری جہانگیر وغیرہ بڑے بڑے اعلیٰ مُنصف مزاج بادشاہ بھی ہوئے۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ بھی سناتن دہرم کے مُطابق چلتے اور تمام پرجا کو چلاتے، لیکن قسمت سے ایسا نہیں ہوا۔ پھر اِن میں سے زیادہ تر نے مولویوں کے چکر میں آکر مت پرستی ہی کا راجیہ شروع کردیا۔ اور سناتن راجیہ نیتی (قدیم شاہی فرائض) کو کچھ بھی کام میں نہ لائے۔ کیونکہ سناتن راجیہ نیتی کی رو سے تو راجہ کسی خاص دہرم یعنی مت و مذہب کا شخص نہیں ہوتا، وہ تو صرف سناتن دہرمی ہوتا ہے۔ اور اُس کی ذات نائبِ خُدا ہی اِسلئے کہلاتی ہے، کہ وہ خُدا کا حُکم مانے۔ کیونکہ خُدا کہتا ہے، کہ میرے جو اِحکامات یعنی

قانون وید سناتن دہرم شاستر ہیں جنہیں کسی بہی خاص شخص، قوم یا مُلک کا وِرثہ نہیں ہے بلکہ یہ سبہی دُنیا کے ایک ہی ہیں۔ اِنہیں کا تو خود عمل کر اور اپنی تمام پرجا سے کرا، بس یہی تیرا فرض منصبی (دہرم) ہے۔

سو جس طرح بیشتر یہاں کے راجہ مت پرستی کرنے لگے تھے، یہ بادشاہ اُنسے بہی اور زیادہ ہونے لگے یعنی جو اِن کے اِسلام مت کو مانیں وہ تو چاہے کتنے ہی پاپ تک بہی کرتے رہیں پھر بہی مومن کہلا دیں۔ اور جو اِسلام مت کو نہ مانیں اور چاہے وہ کتنے ہی نیک اعمالی (دہارِمک) بہی کیوں نہ ہوں، تو وہ ہیں کافر، اُن کا قتل کردو۔ اور جن گایوں کے گوبر سے تمام زمین زرخیز بنی رہتی اور زیادہ اچھا غلّہ پیدا کرتی تہی۔ اور اُن کے بچھڑوں سے کاشت کا کام عُمدہ چلتا و اُن کے دودھ دہی گہی کو کہا کر تمام مخلوق قوی بنی رہتی تہی، تو یہاں کے آدمیوں کی ہمیشہ کو قوت گہٹانے کیلئے اِنہوں نے اِس قوت کی جڑ ہی کاٹنے کے لیئے خُدا کی خوشنودی کے واسطے قُربانی کرنے کے بہانے اُن گایوں کا قتل کرنا اور اُن کا گوشت کہانا بہی جاری کردیا۔ بس اُسوقت یہی دو بڑی بہاری بہول اِسلام مت نے بہی کی تہیں، کہ جو آج تک بہی بہاری آفت کا باعث ہو رہی ہیں اور بیحد کوشش کرنے پر بہی نہیں مِٹ پاتیں۔ اِسلیئے اگر وہ اپنی ذات و اِسلام مت ہی کی پرستش نہ کرتے، تو حقیقت میں چاہیئے تو ایسا کرنا تہا۔ کہ جن اشخاص میں مؤمنوں کی علامتیں پائی جائیں اور وہ چاہے کسی مذہب (مت) میں ہوتے، تو اُن کو تو مؤمن مانتے اور باقی اشخاص کو کافر سمجھتے۔ اور مؤمن کی جو علامتیں ہوتی ہیں وہ پچھلے نویں باب میں تبلائے سناتن دہرم کے پانچ انگوں (شاخوں) سے مِلتے ہیں، ابہی آٹھویں باب میں بتلائے سناتن دہرم کے حقیقی سولہ رُکن شریعت (استمبھ) تو باقی ہی رہ گئے۔ اُن کے واقف کار بہی تو اُس وقت یہاں بہت ہی ہونگے۔ تو تمام حقیقی سناتن دہرم کے اراکین کی شاخوں کے عامل سناتن دہرمیوں کی تو مومن سمجھ کر حفاظت و پرورش کرتے۔ اور استمبھ اراکین شریعت کے عاملوں کو ہمہ اوست، مست، شر بھنگ۔ رسول اللہ مان کر اُن کے قابلِ تعظیم احکامات کی پابندی کرتے۔ اور تمام نفس پرست ظالم (ادہارمک۔ ناستک) اشخاص کو، کہ جن کو راکشش یا کافر کہتے ہیں تدارک دیتے۔ اور گوشت خوری کی مخالفت و ممانعت کردیتے۔ تو ایک دِن ایسا آجاتا کہ سب اُنکے بہائی اور ساتہی ہوتے۔ اور پھر تمام دیش راہِ راست پر آجاتا اور وہ چین سے یہاں بہترین راجیہ (سوراجیہ) کرتے۔ لیکن دونوں کی بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔

یمن مت کے راجیہ میں بُت پرستی پر قتل عام بکلیگ کے شباب کو دہکا

اُنہوں نے تو سبہی ہندوؤں کو کافر مان کر اُن کا ایک دہورے سے قتل عام شروع کردیا۔ اور اُن کی چھوٹی چھوٹی کنواری لڑکیوں کو اپنی بہن جان اُن کو زبردستی چھین کر اُن کے ساتھ نکاح کرنا جاری کردیا۔ اور آریوں کا نام تو کافر ہندو، و عورتوں کا نام سواری رکھدیا۔ اور یہ کہنے لگے، کہ یا تو اِسلام مت

قبول کرو، یا بڑے بڑے جزیہ دیتے رہو تکلیفیں سہو۔ ورنہ اِس تلوار کی دھار سے پرلوک سدھارو۔ اِسی اثنار میں کروڑوں کے تو خون ہوئے، اور کروڑوں نے دہشت سے گھبرا کر اسلام مت اختیار کرلیا۔ اور کروڑوں ٹیڑھے ٹیڑھے بتوں کو چھانٹ کر سیدھا سیدھا ہٹنا اور مندروں کو توڑ کر روڑہ بنادیا۔ پھر کچھ تو اِس طرح کی تبلیغ سے اور کچھ اولاد پیدا ہو کر اِن کی تعداد بھی خوب بڑھ گئی۔ لیکن اب ہر وقت آپسمیں اور زیادہ دشمنی رہنے کا موقع مِل گیا۔ تب اور تو چاہے اِس راجیہ کے طریقوں سے اِس دیش کو کوئی بھی نقصان ہوا یا نفع۔ لیکن اِس بُت شکنی اور قتل عام سے یہ بڑا بھاری ایک فائدہ بھی ضرور پہنچا، کہ بُت پرستی کی لہر کو بہت بڑا دھکا لگ گیا۔ جس سے اُس کی ترقی رُک کر تنزلی شروع ہوگئی۔ کیونکہ اِن بتوں کے پنڈوں (مجاوروں) نے جو اُن میں بڑی طاقت قوت ہونیکا دیش کو دھوکا دے رکھا تھا، تو ایک ذرا سے شخص کے ہاتھ سے اُن کے ٹوٹ جانے پر اُن کی جھوٹی طاقت کی پول کھُل گئی۔ اور پھر طاقت کا شبہہ رفع ہو جانے پر اکثر اشخاص کی اُن میں سے سردہا ہی اُٹھنے لگی اور حقیقی سناتن دہرم کی ٹٹول میں لگنے لگے۔ جس سے پھر کچھ حقیقی دہرم کی ترقی دیکھنے لگی۔

یمن مت کے راجیہ میں شگھر بودھ دہرم شاستر کی تصنیف کنواری لڑکیوں کے چھین نیکا اسلام سے مقابلہ

جب اِس دیش کے عالموں نے یہ دیکھا، کہ یمن لوگ ہندوؤں کی کنواری لڑکی ہی چھین تے ہیں، تو اِس کے بچانیکو اِس وقت کی آفت ٹالنے کے لئے۔ بڑی عمر کے بیاہ کو روکنے اور بچپن ہی میں بیاہ کردینے کے لئے بچپن کے بیاہ کے گن بہترین نتیجہ خیز دکھانے کے لئے مجبوراً ایک شگھر بودھ نام کا دہرم شاستر بنادیا کہ جس سے ہندو اپنا ایسا دہرم جانکر ہی اِسوقت اِس آفت سے بچ جاویں۔ جس کو مجبوراً دیش نے ماننا بھی جاری کردیا، لیکن پھر انہوں نے بیوہ عورتوں کو بھگانا جاری کردیا۔ اِس لئے یہ دونوں بھاری پاپ یمن مت کے باعث ہی اور ہوئے۔

یمن مت کے راجیہ میں سری گرو نانک دیوجی دسری گرو گوبند سنگھ جی کے سکھ دہرم کا جنم، یمنوں کے بیوہ لیجانے وقتل عام کا مقابلہ

اِسی اثنا میں سری گرو نانک دیوجی یوگی نے پرماتما کے ناموں کا بھگتی کے ساتھ ورد کرنیکا سکھ مت چلایا۔ پھر اِن کے چیلوں میں سے دسویں گرو سری گوبند سنگھ جی نے یمنوں کے قتل عام و بیوہ لیجانے کے مقابلہ کا عجب طریقہ نکالا، کہ اپنے مت میں چھتری دہرم و بدھوا بواہ اور ضرورت میں کسی کا بنایا ہوا کھانا کھالینا بھی دہرم کا اصول مقرر کردیا۔ تب اِدہر اِنہوں نے اور اُدہر سری چھتر پتی شواجی راؤ مرہٹہ نے بہت بہادری کے ساتھ مقابلہ کرکے کامیابی حاصل کی۔ اور یہ اُنکی بیواؤں کو بھی لینے لگے۔ لیکن جب اِن کا بھی دیو لوک گمن (انتقال) ہوگیا، تو اِن کا بھی ایک مت ہی اور قائم

ہوگیا۔ یعنی اِن کے چیلے ہی مت پرست ہی بن بیٹھے۔ یعنی سِکھ کا سِکھ کے ساتھ تو میل مُلاقات یا ر و رعایت اور دوسروں کے ساتھ کچھ نہیں۔ غرض مطلب یہ ہے، کہ یہاں مت پرستی کے راجیہ میں حقیقی قانونِ شاہی (راجیہ پدھتی) کی طرف کو خیال ہی نہیں کیا گیا اور مذہبوں (متوں) کے لحاظ میں مر مٹے۔ یعنی جنگ مہابھارت کے کچھ عرصہ پیشتر ہی سے کہ جس کو تخمیناً چھ ہزار سال ہوئے، تب سے جو اس دیش پر شنیچر دیوتا کی گرہ (دشا) آئی ہے، تو وہ ٹلنی ابھی تک ہی ختم نہیں ہو پائی۔ اِس سے معلوم ہوا، کہ وِشنو مہاراج کی منشا ہی ایسی تھی۔ بس اب یہ ہونے لگا، کہ بادشاہوں کے بے خطر (نِشنک) ہو جانے سے اُن میں عیاشی بدچلنی زیادہ بڑھنے لگی۔ اور اُن کو راجیہ کے کام اور انصاف کی کچھ سُدھ ہی نہ رہی۔ اِس کو جانے نوکر شاہی عملہ۔ اور پرجا نوکر شاہی عملہ کے ظلم و ستم سے بہت تنگ آنے لگی۔

انگریزی راجیہ کا قائم ہونا اور مت پرستی کے راجیہ کو دھکا اور ہر ایک ترقی کی لہر کی شروعات

تب اِسی دوعملی کے زمانہ میں یہاں انگریزوں کا سوداگروں کی صورت میں آنا ہوا۔ انہوں نے یہاں بہت عرصہ تک روزگار کرتے رہ کر شاید یہ نتیجہ نکال لیا، کہ راجیہ تو تھا یہاں آریوں کا، لیکن یہاں بُت پرستی بہت ہو جانے کے باعث آپس میں مذہبی بھید سے پھوٹ پڑ کر جنگ رہنے لگیں، جس سے تمام کمزور ہو گئے۔ پھر اِس پھوٹ کو دیکھکر مُسلمانوں نے موقع پا کر ان سے کچھ جنگ کر کرا کے راجیہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اِن کا نام ہندو رکھدیا ہے۔ اور اب ہندوؤں اور مُسلمانوں میں مذہبی جھگڑوں ہی کے باعث بہت خونریزی ہو ہو کر ایسی سخت دِل شکنی ہو گئی اور دُشمنی رہنے لگی ہے، کہ شاید اب آسانی سے مٹے گی ہی نہیں۔ لہٰذا اِن کے جھگڑوں کو تو یہ جانیں، لیکن اگر اِس وقت کسی طرح یہاں ہمارا راجیہ ہو جاوے، تو پھر جیسا مُناسب ہو گا وہ بندوبست کیا جاویگا۔ لیکن اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں، کہ ایسے مت پرست دیش میں آپس کی مذہبی مُٹھ بھیڑ کی امداد سے راجیہ تو ہم بھی یہاں بہت آسانی سے اُٹل ہی کر سکیں گے۔ لہٰذا اِن راج نیتی کے جاننے والوں نے پیشتر ہی سے یہ بات خوب سوچ سمجھ کر دُکھی پرجا کے ساتھ خوب میل مِلاپ کرنا شروع کر دیا۔ اور جب خوب میل مِلاپ بڑھ گیا، تب کوئی شخص تو یہ کہتے ہیں، کہ انگریزوں نے یہ وعدہ کیا تھا، کہ اگر تم اِس وقت بادشاہوں سے راجیہ لینے میں ہماری امداد کرو، تو ہم اُنسے راجیہ لے لیں۔ اور جب ہمارا راجیہ ہو جاویگا، تب ہم تُم کو خوب مذہبی آزادی دینگے۔ اور پرجا کو خوب آرام دیں گے۔ اور خوب عِلمدار، خوشحال و عہدہ دار بناوینگے۔ تو یہ بات دُکھی پرجا کی سمجھ میں فوراً آ گئی۔ کیونکہ مثل بھی تو ہے، کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ چنانچہ یہاں کی دُکھی پرجا نے امداد کی اور انگریز بہادر کچھ عرصہ بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے چلو بڑی عُمدہ بات ہوئی، جیسا باشندگانِ مُلک اور یہ چاہتے تھے، پرماتما نے ویسا ہی کر دیا۔ اور ایشور کی رحمت سے

جبھی سے ہماری برٹش گورنمنٹ کانسل و نسل راجیہ ہوتے آتے آج ہمارے عالیجناب شہنشاہ جارج پنجم مہاراج تخت شاہی پر گدی نشین ہی ہیں۔

(انگریزی راجیہ کے زمانہ میں ترقی کے مندرجہ ذیل لوٹ پھیر ہوئے)

اگر استقلال کے ساتھ سوچا سمجھا جائے، تو اس میں شک نہیں، کہ انگریزوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں بموجب اپنے متذکرہ بالا قول و قرار کے اپنی سمجھ اور انگلش اصول کے مطابق تقریباً سب ہی فائدے پہنچانے کی کوششیں کیں، لیکن بدقسمتی سے اِن کے بھی سناتن دھرم شاستر نہ جاننے کے باعث ہوئیں وہ سب اُلٹی سیدھی۔ اور اسی لئے کسی کو تو یہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور کسی کو ادنیٰ سے ادنیٰ گرہ ہوکر پڑے۔ یعنی نظام ملکی تو حقیقت میں اچھا رہا لیکن کہیں کو تو نہال کر دیا اور کہیں کو کنگال۔ لیکن یہ مندرجہ ذیل خاص قابل تعریف ترقی کے کام بھی تو اس راجیہ میں ضرور ہوئے، کہ جو پیشتر بہت ہی بگڑ چکے تھے۔

۱۔ اس راجیہ میں حضرت عیسیٰ مسیح کے چیلوں کی اس طرح کی مذہبی تعلیم کے سلسلہ کے باعث، کہ جس میں ہر ایک شخص کو خوب آرام و فیشن سے رہنے کے سوائے دیگر کسی روزانہ کے فرائض ادا کرنے کی کچھ بھی پریشانی ہی نہیں، ہر ایک مذہب کے اشخاص کا زیادہ گروہ بہت جلد ہی یکتائی کے رنگ میں مل گیا۔ جو ایک طرح سے بہت ہی اچھا ہوا۔

۲۔ اس راجیہ میں ریل گاڑی وجہاز وغیرہ کی سواری کے دور اور پمپ، برف وسوڈے کے پانی کے رواج و چائے، بسکٹ اور شفاخانوں کی ادویات کے آنند (مزوں) سے چھوت کے بھوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

۳۔ اس راجیہ میں دختر کشی کے خلاف قانون بنا، جس سے اُن کی جان بچ کر مردم شماری بڑھانے کا باعث ہوا۔

۴۔ اس راجیہ میں ہر ایک مذہب والوں کے اعلانیہ طور پر دہرم سمجھانے کے باعث، سب کو اپنی اور دوسروں کی مذہبی واقفیت ہو جانے سے اپنی اپنی مذہبی ترقی کرنیکا موقع ملگیا۔

۵۔ اس راجیہ میں مہرشی دیانند جی سرسوتی کے وید پرچار سے چھوت کا بھوت اور بہی کنجا ہوگیا۔ اور اُن کے ستیارتھ پرکاش لکھ دینے کے باعث رہی سہی بُت پرستی کا اعتقاد بھی دور بھاگ رہا ہے۔ اور سوائے مذہبی بہانے سے کمائی کھانے والوں کے ہر ایک شخص کو حقیقی مذہب کی تلاش کی چاٹ لگ گئی۔

۶۔ اس راجیہ میں پھر سے آزادانہ کونسل (سوتنتر راجا مہاودیا سبھا) قائم ہوئیں۔ جس میں پرجا کے نمایندے داخل ہونے شروع ہوئے۔

۷۔ اِس راجیہ میں ہر ایک مذہب کی آزادانہ جماعتیں (سوتنتر سبھائیں) بھی قائم ہوئیں، جن کے نمائندوں کو بھی اپنے اپنے فائدہ کی باتیں سُنانے کے لئے کونسلوں میں بُلایا گیا۔ اور جُدا جُدا ایک دوسرے کے خِلاف مذہبی معاملات کی مانگوں کی ناکامیابی پر ناخوش ہوکر کونسلوں سے باہر آکر آپس میں خوب مُنھ بھیڑ بھی ہوئی، لیکن گورنمنٹ اپنے یکتائی کے خیال سے نہیں ہٹی۔

۸۔ اِس راجیہ میں لڑکپن کی شادی کے خِلاف قانون پاس ہوا جس میں لڑکوں کی اٹھارہ سال اور لڑکیوں کی چودہ سال سے کم عمر کی شادی جُرم قرار پائی، جس سے پھر تمام ہی اشخاص کے قوی ہوجانے کی اُمید ہے۔

۹۔ اِس راجیہ میں کسی شخص کو بدھوا بِواہ یعنی بیوہ کے ساتھ بیاہ کرنے کے باعث کسی کو اُس کا برادری سے گِرانا جُرم قرار پایا، جس سے بیواؤں کا بہاگنا۔ دہرم پتِت ہونا یعنی ادنیٰ قوم میں چلی جانا۔ حمل گِرانا۔ حیوان کی مانند مُباشرت کرانا۔ جان کھونا وغیرہ کئی پاپ کے کام دُور ہوں گے۔

۱۰۔ اِس راجیہ میں کسی انگریز حاکم نے کسی کی عورت کو نہ تو بدنیت سے دیکھا اور نہ اُنہیں چھینا ہی۔

۱۱۔ اِس راجیہ میں تمام مذہبوں کے زیادہ تر مجمع نے اپنے مذہبی جھگڑوں میں سب طرح تنزلی ہی دیکھ کر تمام مُلک کے لئے مفید عام راستہ یعنی طرزِ عمل اختیار کیا اور اِس کی جماعت (سبھا) کا نام کانگریس رکھا گیا۔

۱۲۔ اِس راجیہ میں مذہبی کٹر مُسلم سبھا نے بھی اپنی غلطی جان کر تمام مُلکی خیر خواہ عالموں کی جماعت قائم کرکے اپنا حقیقی راستہ یعنی طرزِ عمل طے کر لیا۔ اور اِس جماعت کا نام جمعیۃُ العلماء رکھا ہے۔ پھر حقیقی طرزِ عمل (راستہ) کے باعث کانگریس اور جمعیۃُ العلماء دونوں جماعتوں کا آپس میں میل ہوکر آپس کی مذہبی جنگ کا خاتمہ سا ہو رہا ہے۔

۱۳۔ اِسی راجیہ میں دونوں جماعتوں کے نمائندوں نے مہاتما گاندھی کی سرپرستی میں قانونِ سُدھار کرانے کے لئے بلاتشدّد سِول نافرمانی (اسہیوگ آندولن) کی تپسیا جاری کی۔ اور کھا کھا ڈنڈے وسہ سہ جیل کے دُکھ، اپنے گذشتہ نفس پرست پاپوں کی قدرستی (شدھی) کی! اور حکومت نے بھی مار مار ڈنڈے اور بھیج بھیج جیل سب کو ملاکر ایک ہی سا کر دیا۔

۱۴۔ اِسی راجیہ میں دیش کی بھاری تپسیا پوری ہوئی جانکر، تمام جماعتوں (دلوں) کے سرغنہ (نیتا) سِری مہاتما گاندھی اور راجیہ پرتی ندھی (شاہی مختار) سِری مسٹر اِردن وایسرائے بہادر کا پانچ مارچ ۱۹۳۱ء کو دہلی میں یہ طے پایا، کہ رونڈ ٹیبل کانفرنس میں بیٹھ کر تمام سُدھار دنگے

بارے میں سوچا جاویگا اور جو مناسب ہوگا طے کیا جاویگا۔ آپ لوگ صبر و استقلال کے ساتھ رہیں۔

۱۵ اِسی راجیہ میں سناتن دہرم شاستروں کے سبھی گہرے مقاصد (گمبھیر بھاؤں) کو آسان طریقہ سے راجا اور پرجا دونوں کو سمجھا کر حقیقی سناتن راجیہ پدھتی (شاہی طرزِ عمل) بتانے اور آپس کے تمام جھگڑے و سبھی دُکھ رفع کرنیکے لئے، اِس جگت گرُو سیری تتو نیشد وامول درشن کرم یوگ دہرم شاستر کا جنم ہوا اور اِنہیں علامتوں سے پتہ چلتا ہے، کہ بُت پرستی جاکر تو گھور کلینگ، اور مت پرستی جاکر سارے کلینگ کا خاتمہ ہوا۔ اور اب خود پرستی جاکر دوا پر یُگ کے خاتمہ کی بھی جلدی ہی اُمید ہے۔

توکیا اِس راجیہ میں ایسے لیسے کام ہوتے جانا کہ جہاں یُگ ہی ختم ہوتے جا رہے ہیں، کچھ کم تعریف کے کام ہیں؟ نہیں ضرور ہی قابلِ تعریف ہیں۔ توکیا کسی میں کچھ بُرائیوں کے ہوتے اُس کے عمدہ اوصاف کو بالکل ہی بھول جانیکا کہیں ثبوت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ توکیا پچھلے مت پرستی اور بُت پرستی کے راجیہ کے نقصانات سے آپ خوش تھے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ توکیا اِنسان ہونے کے رشتہ سے یہ انگریز تمہارے بھائی نہیں ہیں؟ نہیں ضرور ہیں۔ پھر اِس بارے میں کیا ہونا مناسب ہے؟ صِرف گُذشتہ بابوں کے مُطابق ان کے اُصول (قوانین) کی باقاعدہ حقیقی دُرستی۔

تب سوال ہوسکتا ہے، کہ پھر انگریزی راجیہ میں راجہ اور پرجا میں نفاق کیوں ہوا؟ میرے خیال میں تو اِس کا باعث یہ ہوا، کہ شروعات ہی سے اِن کی حکومت کے زمانہ میں سب ہی کو مذہبی آزادی رہی تو یہ تو اپنا قول پُورا کر رہے تھے، لیکن یہ بیچارے کریں کیا، اصل سناتن دہرم شاستر تو اِنہوں نے بھی نہ تو خود پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھائے، جو حقیقی سناتن مت کو جان جاتے، تو ضرور اُسی کی پابندی کراتے۔ کیونکہ یہ اِن میں بڑی بھاری اعلیٰ درجہ کی صفت ہے، کہ جب یہ کسی بات کو اچھی طرح جان جاتے یعنی سمجھ لیتے ہیں، تو بغیر کرے کرائے نہیں مانتے۔ اور یہ بات قُدرت نے اور بھی اچھی کرائی، کہ اِنہوں نے یہاں نہ تو اپنا کوئی مذہب اختیار ہی کیا، اور نہ کسی مذہب کی طرفداری ہی کی۔ جنے کسی کی مذہبی رسومات میں ذرا دخل دیا، کہ فوراً اُسے تدارک دیدیا۔ بس یہ اِنہوں نے ضرور کیا۔ اور یہاں کے باشندے مذہب پرستی میں راجیہ تک کھو بیٹھے ہیں، پھر بتلائیے اتنی آزادی اِن کی نگاہ میں کیا آوے۔ یہاں تو ہر مذہب والے پیشتر ہی سے بس یہی چاہتے ہیں، کہ صِرف ہمکو آزادی ملے اور دوسروں کو کچھ نہیں۔ اور تمام مذاہب کی شریعت (پدھتی) سے پتہ چلا ہے، کہ یہ جُدا جُدا آزادی جیسے بھی اور جتنی بھی ملے گی، وہ ہوگی ہر حالت میں دوسرے مت والوں کے خِلاف ہی۔ تو بتلائیے؟ ایسے راجہ سے ایسی پرجا سب طرح خوش کیسے رہ سکتی ہے؟ تو کسی بھی مت کے طرفدار نہونے کی وجہ سے اِنہوں نے مذہبی جھگڑوں میں رو رعایت کسی کی نہیں کری جس کا یہ نتیجہ نکلا، کہ انت میں اِنسے کوئی مذہب والا بھی خوش نہیں رہا۔ اور اِنہوں نے جو یہ وعدے کئے تھے کہ عالِم بنادیں گے، اپنے عُہدوں پر ملازم رکھیں گے و مالدار اور خوشحال بنادیں گے۔ جب

اِن کو پورا کیا، تو اِن میں یہ بھول کر دی، کہ تعلیم صرف کام چلانے کے لائق حروف شناسی کی اُردو یا اپنی زبان ہی سکھانے کی دی۔ سناتن دھرم شاستروں کی کچھ نہیں دی، کہ جس سے تمام پرجا نیک اطوار (دھارمک) بنجاتی۔ اور ایسے ہی اِسکولوں کے پاس ہوئے مُلازم رکھے، دوسرے دھارمک تعلیم یافتہ مُلازم نہیں رکھے۔ تو پرجا نے اُن کو اپنے آپ پڑھنا بھی چھوڑ دیا۔ تو ایسی تعلیم پانیوالے ہر ایک مذہب کے بہت سے مُلازموں نے اپنے فرائض منصبی (دھرم) کو نہ جانکر ودھن کے لوبھ میں پڑکر، ظلم (پاپ) سے کمائی کرنی جاری کر دی۔ یعنی اُدھر سے تو تنخواہیں خوب لیں، اور اِدھر پرجا سے اپنا حق بتا بتا کر رشوت۔ بس پھر کیا تھا، خود غرضی کا زمانہ (راکشش یُگ) گذرنے لگا۔ اور جو اُس کے افسر (اعلیٰ حاکم سے) کوئی فریاد کرے، تو کوئی سُنتا نہیں۔ اور جو خود راجہ سے کہے، تو وہ یہاں رہتے نہیں۔ اور جو وہاں کو کوئی عرضی بھیجے، تو کوئی جانے دیتا نہیں۔ اور جو وہاں کوئی خود جا دے، تو اِس کے لئے بڑا بھاری صرفہ بھی لاوے کہاں سے۔ تب تمام شاہی اہلکار تو مالدار ہونے لگے اور کرنے لگے نظام مُلکی کی تعریف۔ اور ایسی خود غرض خصلت کے اشخاص راجیہ کی نوکری ہی چاہنے لگے۔ تب راجہ نے سمجھ لیا ہوگا، کہ بس تمام دیش اِسی طرح مالدار اور اِس نظام سے خوش ہوگا۔ اِدھر اِنہوں نے نظام مُلکی کیا تو بہت اچھا، لیکن نتیجہ کیا نِکلا، کہ جب نظام ہی کے لئے اتنے زیادہ مُلازِم رکھنے پڑے اور ایسی بڑی بڑی تنخواہیں دینی پڑیں، کہ بس راجیہ کا مالیانہ (کر) تنخواہوں کو بھی کافی نہیں ہوا۔ تِسپر نظام کی دُرستی تو کی نہیں گئی، پرجا سے نشہ پینے و نیائے چکانے کا ٹیکس (کر) اور لیا جانے لگا۔ اور پھر اہلکارانِ شاہی کی تنخواہوں کی ترقی اور ٹیکسوں کی ترقی کی بحث لگ گئی۔ تِسپر بھی اہلمدوں کی رشوت الگ رہی۔ یعنی یہ کوئی نہیں سمجھتا، کہ دعویٰ کیا ہے، کتنے کا ہے، کب دائر ہوا ہے، اور مُدّعی کو کچھ وصول بھی ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ سب کوئی پوچھتے ہیں، کہ ہمارا حق اور خرچہ لاؤ۔ ورنہ اپنے گھر جاؤ۔ اور اگر کوئی نہ دے، تو کام کِس سے لے۔ اور خرچے کی کوئی حد ہی نہیں، چاہے دس روپے کے دعویٰ ادا وصول یابی میں پچاس روپے خرچ ہو جاویں کچھ پرواہ ہی نہیں۔ ایسا برتاؤ اسلامی راجیہ کے زمانہ میں بھی نہیں ہوا تھا۔ تو مجبوراً رات دِن مُقدمہ بازی بڑھ گئی۔ تو جھوٹے دعوی والے زمینداروں، ساہوکاروں، نادہند بے ایمان دیوالیوں اور وکیلوں، اہلکارانِ شاہی اور کورٹ فیس سے شاہی خزانہ کا تو بھلا ہو گیا۔ اور مر رہی تمام غریب و ایماندار پرجا۔ تب تمام دُکھی پرجا نے مِل کر طرزِ حکومت درست کرانے یا اِن مالیانوں (کروں) کو کم کرانے کے لئے اپنے باپ عالیجناب شہنشاہ مَلِک معظم قیصرِ ہند سے فریاد کی، لیکن اِس میں اپنا نقصان جان کر وہی نوکر شاہی جو کھاتی اور رغراتی تو آپ ہے اور بدنام بیچارے انگریزی راجیہ کو کراتی ہے، اور ہمارے ہی دیسی بھائیوں کی جماعت بھی کہلاتی ہے، اپنے اعلیٰ افسروں کو اُلٹا سیدھا سمجھا کر دیر پرجا کی طرف سے راجیہ کے خلاف کارروائی (آندولن) بتا کر

اور اپنی حیوانی طاقت سے اِس کو روک دینے کا اعتبار دلا کر، اپنی حیوانی طاقت کے اِستعمال سے
اِس کے دبا دینے کی شاہی اجازت دے کر بیچ ہی میں مُقابلہ کو اڑگئی ہے۔ بس یہی نِفاق و راڑہ مانی جانے
لگی ہے، ورنہ انگریزوں سے تو یہاں کوئی جھگڑا معلوم نہیں ہوتا۔ خالی ترمیم نظام کا سوال ہے، نہ کہ
اِن کے مار ڈالنے یا بھگا دینے یا راجیہ چھوڑ جانیکا۔ ہاں اگر ایسا ہو، تو غیر مُناسب ہے۔ سو اب پرماتما
کی رحمت سے یہاں کی مہاتما پرتی نِدہی سبھا (اِس مُلک کے نمایندے مہاتماؤں کی جماعت) لندن میں
جاکر اور ہمارے عالیجناب شہنشاہ ملک معظم قیصر ہند اور برٹش راج نیتی کے جاننے والے شایستہ اشخاص
ایک ساتھ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بیٹھ کر تمام مُعاملات سمجھ سمجھا کر مُناسب مُعاملات طے کریں ہی گے۔
آئندہ پھر وہی وِشو کرما پرماتما مالک ہے لیکن اب آئندہ کو آپس کی راڑہ مٹانے اور سمجھوتے کے لئے نہ
تو راجیہ کی طرف سے کوئی زیادتی ٹیکس یا پرجا کو دبانے کا حکم، اور نہ پرجا کی طرف سے کوئی مالیانہ نہ ادا کرنے
(کر بندی) یا قانون شکنی کرنیکی کارروائی (آندولن) ہی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اِن کاموں سے دیش میں بدامنی
(اراجکتا) پھیل جاتی ہے، جو پھر مٹانے پر بھی آسانی سے نہیں مٹ پاتی اور سبکو خطرناک دُکھوں کا باعث ہو جاتی ہے۔
چونکہ اِس دہرم شاستر کے لکھنے کے زمانہ میں راجیہ اور پرجا دونوں کی طرف سے یہ قانون مُسدا کے
کے سمجھوتے کا مُعاملہ چل رہا تہا، تو میں نے بھی مُناسب سمجھا، کہ اوّل تو تمام دُنیا کے لئے مُفید عام اور
خاص کر اِس ہندوستان کے مُتعلق سناتن راجیہ نیتی (قدیم شاہی قانون) کے مُطابق بہبودی و ترقی
کے حقیقی طرزِ عمل (سادہن ودہی) لکھ کر راجہ و پرجا دونوں کو سُنا دوں۔ لہٰذا وہ پندرھویں سے اکیسویں باب
تک میں لکھدئے گئے ہیں۔ اب اِس کا ماننا یا نہ ماننا یہ دونوں ہی پر منحصر ہے لیکن اوّل اپنے عالیجاہ شہنشاہ
مُلک معظم قیصرِ ہند سے یہ بادب درخواست ضرور کرتا ہوں، کہ اگر عالیجاہ اپنی یہاں کی پرجا کی حقیقت
میں بہبودی و ترقی چاہتے ہی ہوں، تو بس عالیجناب ہز مجسٹی اوّل تو اِس تتو نِشد کے پندرھویں سے
اکیسویں باب میں لکھے ہوئے قاعدوں کے مُطابق ہی فوراً اِسی وقت سے شاہی قانون (راجیہ پدہتی)
بنا دیں۔ اِس میں جہاں پناہ کا تو کوئی حرج نہیں ہوگا اور اِس دہرم کے عاشق دیش کی تمام پرجا بہت جلد
میں نیک اطوار (دہارمک) خوشحال (مالدار) شاہی وفادار (راجیہ بھگت) بن جاویگی اور سب مل کر
ایک ہو جاویگی۔ اور تمام سنسار میں عالیجاہ کی تعریف پھیل جاویگی۔ دویم جیسے یہاں کے آدمیوں کو اعلیٰ
درجہ تک کی انگریزی پڑھائی جاتی ہے، تیسے ہی کم سے کم یہاں کے راجیہ سے تعلق رکھنے والے سب
انگریزوں اور خود عالیجناب کو اِس قدر دیوناگری زبان تو لازمی ہی پڑہنی پڑھانی چاہیئے، کہ جس سے
اِس تتو نِشد و اصول درشن کا پڑہنا اور سمجھنا آجاوے۔ اور اِس دیش کی تمام پرجا اور تمام نوکر شاہی کو
اِس کا پڑہنا لازمی مُقرر کر دیا جاوے، جس سے سناتن دہرم اور دوسرے دہرموں کی سب باتوں کی
حقیقت کو جانکر پرجا سے اِن حقیقی فرائض (دہرموں) کی پابندی کرا سکیں۔ بس پھر مندرجہ بالا تواریخی لُب لُباب

کیمطابق دیکھئے، کہ پرماتما کی رحمت اور اس مُنی کے تجربے و پرجا کی دُعائے خیر سے ہزمجسٹی کا بھی کیسے عُمدہ طور پر لاکھوں سال راجیہ قائم رہیگا۔ اور پھر آپ کے پنڈ چھڑانے پر بھی یہ پرجا آپ کو ہرگز نہ چھوڑیگی۔ اور اگر ایسا کرنیکا ارادہ نہ ہو، تو اِس وقت کی تمام مُلک کی خیرخواہ کانگریس و جمعیتہ العلماء کے مہاتما نمائندوں کی جماعت ہی کے بنائے ہوئے شاہی قانون (راسٹ پدہتی) کیمطابق اگر وہی مُناسب ہو، یا اُس میں مُناسب درستی کر کے عملدرآمد کر دیں، بس یہی شاہی فرض ہے۔ لیکن موجودہ شاہی قانون (راجیہ پدہتی) ضرور بدلنے ہی کے لائق ہے۔ اور جو راجہ اپنے شاہی قانون (راجیہ پدہتی) کو ڈنڈی رشیوں سے درست کراتے رہتے ہیں، اُنکی شخصی حکومت بھی کبھی خراب یا نیست نہیں ہوتی۔ اور تواریخی کُتب کُباب کیمطابق عالیجناب کے خصائل اور برتاؤ اُن نفس پرست راجاؤں کے سے نہیں ملتے، کہ جنہوں نے اپنی غلطیوں کو تو درست و پاک صاف (شُدھ) نہیں کیا، چاہے راجیہ تک کھو بیٹھے۔ لہٰذا اُمید بھی ہے، کہ عالیجناب خود اِس پر پھر پورے طور پر غور و خوض کر کے اِس کو ضرور بدل دینگے۔ اور اب کسی طرح پرجا کے دبانے کا یا مالیا نہ زیادہ کرنیکا کوئی حکم نہیں صادر کریں گے۔ کیونکہ بھوکی پرجا ایسی باتوں سے اپنی موت جانکر پھر مقابلہ کو بھی اڑجایا کرتی ہے۔ اور مثل بھی تو ہے، کہ "مرتا کیا نہ کرتا"

اور سری مہاتما گاندہی و مذکورہ بالا دونوں جماعتوں کے سبھی ممبران سے بھی التجا ہے، کہ وہ اِس دہرم شاستر کو اپنی ورکنگ کمیٹی میں بڑے غور و خوض سے پڑھنے کی عنایت کریں۔ اور کسی راجیہ کے نظام کیلئے اِسی مقالہ کے پندرہویں سے اکیسویں باب تک کی پابندی کرنا کرانا ترقی کا فرض (دہرم) سمجھکر جائز فرائض میں مُقرر کر دیں۔ اور راجہ کو کسی قسم کی دہمکی دیکر قانون سُدہار نہ کرا دیں، بلکہ بہت عاجزی کیساتھ دلیش کی حقیقی ضرورتوں کو تبلا کر مالیا نہ (راجیہ کر) کم کرا دیں اور نظام مُلکی تبدیل کرا دیں۔ کیونکہ دہمکی دینے سے چھتری راجہ کو اپنی طاقت کے گھمنڈ سے ہمیشہ غصہ آجایا کرتا ہے۔ اور پھر وہ کچھ بھی کر بیٹھتا ہے۔ ورنہ بغیر اِسکی پابندی کرے مذکورہ بالا امثال کے مُطابق ست یُگ ہرگز جلدی نہیں آسکتا، کہ جس کی آپ خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

اور سنسار کے اُن سب بھائیوں سے بھی گُذارش ہے، کہ جو اپنے لئے شائستہ تعلیم یافتہ اور سری رامچندر جی یا سری کرشن چندر جی یا سری شِو شنکر جی بھگوان، یا سری گوتم بُدھ جی، سری سوامی شنکر آچاریہ جی، حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام، حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سری گُرو نانک دیو جی یا سری مہرشی دیانند جی سرسوتی وغیرہ بڑی ہستیوں کے ماننے والے بنتے۔ اور سناتن دہرمی جینی، بودہی، شیوی، وشنوی، عیسائی، مومن، سِکھ اور آریہ یا کانگریس مین کہلانیکا فخر سمجھتے ہیں۔ کہ وہ سبھی صبر و استقلال کیساتھ بے لوث ہو کر اِس شاستر کے سبھی مُعاملات کے عام طور سے سبھی کے فائدوں کے گہرے خیالات کو غور کیساتھ سوچیں سمجھیں۔ اور حق پرستی سے جانچ کر اور اپنے مورث اعلیٰ وُں کی درمیانی زمانہ کی کری ہوئیں بڑی بھاری

بھولوں کو اِسی تواریخی لُب لُباب میں دیکھ کر، عام طور سے تمام سنسار کی مجموعی ترقی سے سبھی کو مکمل خوشحال بنانیکے لئے، آٹھویں باب والے یم نیموں کی مجموعی یعنی مشترکہ طور سے پابندی کرنا کرانا اپنا خاص مقصد بنالیں۔ اور شخصی طور پر چاہے کوئی کسی مذہب کے ماننے والے بنے رہیں۔ ورنہ بغیر انکی پابندی کرے کرائے سُکھ کی اُمید کو خواب وخیال جانکر پورے طور پر بالکل من سے چھوڑ دیں۔ اور کان دبائے اپنی بداعمالیوں کے ثمرہ کو بھوگتے رہیں۔

پھر اُس وِشوکرما خالق کُل سے بھی باادب عرض کرتا ہوں، کہ شاید اب اِس دیش نے بہت تکالیف سہ لیں، لہٰذا اب آپ اپنی نظرِ عنایت کر کے ہمارے اِن دُکھوں کو رفع کرنے کے لئے ہماری اِمداد کے واسطے ہم سب کو ایسی اعلیٰ درجہ کی حق شناس عقل مرحمت فرمادیں، کہ جس سے اب ہم سب آپ کے وید دل میں تبلائے احکامات کے اِس اپنشد کے ذریعہ تبلائے حقیقی منشاؤں کو سمجھ کر اور آپس میں مِل جُل کر محبت سے عمل میں لاکر راجہ اور پرجا تمام سُکھ کی زندگی گذار سکیں۔

انت میں ایسے نظامِ مُلکی کرنے کرانیوالے نیک اشخاص کو میرا باادب نمسکار ہو نمسکار ہو نمسکار ہے فقط

رامچندر مُنی

چیت سمبت ۱۹۰۰ بکرمی

بائیسواں باب اسّی بیانات تمام شُد

جگت گرو شری تتو پنشد وامول درشن

مُصنّفہ

رامچندر مُنی

ایکہزار چالیس بیانات کی کرم فلاسفی، اصول انسداد تکالیف، وِشنو رُوپ کا کام، یجُروید کا گیان

دوسرے مقالہ کا پہلا حصّہ تمام شُد

رام چندر منی

اوم

وشومبھرائے نومنہ

اتھ

جگت گرو سری تتوپنشد دامول درشن کے مقالہ دویم کا

دوسرا حصہ

اصول قیام دنیا وشنوروپ کا کام

اوم چترم دیوانامدگادنیکم چکشرمترسیہ ورنسیاگنیہ، آپرادیاواپرتھوی انترکش گونگ سوریہ آتما جگتستھوشچہ سواہا

وشوبھرن پوشن کر جو ای | تاکو نام وشومبھر ہوئی
سو وشنوروپ سے رہیگوان ہیں | رشمی چکر ودہی کرت سدا ہیں
سو برہم لوک اپاسن یوگ ہیں | ادہم جیو جو سیویں نرتے ہیں
یاتے سب ہیں ودت کرائیں | رامچندر منی ویدآ گیا ہیں

علاج الامراض کیلئے بھوتک وشنوروپ سے رہیگوانکے جگت چکر چلانیکے اصول کس طرح ہیں

تیئسواں باب

کیمیاوی اصول علاج کا بیان

اس کے سبب، فعل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! یہ بیان تو بہت ہی بڑا لامحدود ہے، لیکن میں اس کو بہت ہی مختصر شکل میں سمجھاؤنگا کہ یہ کیمیاوی اصول علاج کا طریقہ کس طرح مکمل کامیاب ہوسکتا ہے۔ لیکن ان جسموں کی تمام جسمانی تکالیف یعنی امراض دور کرنے کے طریقہ کے لئے پیشتر آپ کو اس جسم کے بنانے والے عناصروں (تتوں) یعنی اشیا ہی کو پورے طور پر سمجھنا ہوگا، کہ جس سے آپ پھر کوئی غلطی علاج میں نہ کرجاویں۔ اور وہ یوں ہے، کہ جب آپ کو وجود باطنی (نراکار جگت) کی تخلیق کے سامان اور ان کے بننے وقائم رہنے اور فنا ہو جانے کے

مکمل اُصول پہلے مقالہ میں معلوم ہوگئے ہیں، کہ پردہان پرکرتی کے تین غیر محسوس خواص (نِرا کار گنوں) کے میل سے پانچ غیر محسوس خواص (نِرا کار گُن) یعنی تن ماترا پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر جس طرح اِن پانچوں تن ماتراؤں سے پانچ عناصر (تتو۔ استھول مہابھوت) اِنہیں پانچ خواص کو اپنے اندر ٹھیرانے اور اُن سے وجودِ ظاہری (استھول جگت) کو بنانے، قائم رکھنے اور فنا کرنے۔ یا یوں کہو! بنانے، بگاڑنے اور سُدھارنے کیلئے جو بنائے یا ظاہر کئے گئے ہیں، وہ بھی تمام اُسی مقالہ کے ساتویں باب تک میں تبلائے جاچکے ہیں۔ اور پھر وہیں آٹھویں باب میں آپ کو یہ بھی خوب سمجھا دیا گیا ہے، کہ یہ تتو (عناصر) بذاتِ خود کچھ بھی نہیں کرسکتے؛ کیونکہ آخر کو جڑ (مادہ) ہی تو ہیں۔ اِس لئے جسم کے دسوں حواسوں سے کام لینے والے من موٹر کی مانند اُن میں بھی ایک ایسی ہی خصلت (گُن) والا آئندہ اِن تتووں سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کے کام کا سلسلہ ٹھیک چلاتے رہنے کیلئے جس کال چکر سوریہ بھگوان کو بھی بنایا ہی نہیں، بلکہ اِن تتوں سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنے کا مکمل خزانچی، کام لینے والا۔ و مالک بھی اُس وِشو کرما پرماتما نے بنا دیا ہے یعنی اب اُسی خالق پروردگار (وشو کرما پرماتما) کی اجازت سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کے بنانے، بگاڑنے، اور سُدھارنیوالے مالکِ کُل سوریہ بھگوان ہی ہیں۔

لہٰذا اب وہ سوریہ بھگوان اِنہیں پانچوں تتوں کی ایک خاص طرح کی مِلاوٹ سے ہر ایک قالب (یونی) کے اندر ویریہ کی شکل میں ایسے چھوٹے اور ذرا کثیف خول تیار کرتے رہتے ہیں، کہ جس سے اُس عادل (یم راج) کے عدل کے مُطابق کِسی بھی جیو آتما کے نورانی جسم کو اُس کے اعمال کے ثمرہ کے مُطابق کِسی بھی قالب (یونی) میں جاکر اُس کے ویسے ہی ٹھیک بھوگ بھوگنے کی سہولت کے لئے ویسے ہی کثیف جسم بھی مِل جاویں۔ یعنی روح (جیو آتما) کے غیر محسوس نورانی جسم (نِرا کار سوکشم شریر) کا اب کچھ بڑا کثیف (ساکار جسم) ہوجاوے۔ بس یہی پانچوں تتوں کا غیر محسوس مِلاپ ویریہ (نطفہ) کہلاتا ہے اور اِسی ویریہ سے بیشتر تمام کائنات پیدا ہوتی ہے یعنی اب یہ ویریہ پانچوں تتوں کا مِلا جُلا مجموعہ عجیب قسم کا مادہ بڑے بڑے جسموں کی پیدائش کیلئے تیار ہوگیا اور پھر یہی مادہ اپنے اِنہیں پانچوں تتوں کو کِسی دوسرے طریقہ سے کھا کر بڑا جسم اختیار کرلیتا ہے یعنی بڑا جسم بن جاتا ہے اور پھر اِنہیں تتوں کو کھا کر قائم بھی رہ سکتا ہے۔

دوسرے۔ ایسے ہی ویریہ کو مغربی عالم ایلوپیتھک و ہومیوپیتھک اُصولِ عِلاج کے بڑے بڑے فزیالوجسٹ پروٹوپلازم کہتے ہیں اور اُس کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں کہ جملہ مخلوقات جس مُلائم شی سے پیدا ہوتی ہے، اُس کا نام پروٹوپلازم ہے۔ یہ ایک ایسا جُزو ہے، کہ جو چاہے جیسے سانچے میں ڈھل سکتا اور پھر ویسی ہی مختلف قسم کی شکلیں اختیار کرسکتا ہے۔ یعنی جیسے سانچے میں یہ ڈھالا جاوے، اُسکی ویسی ہی صورت بن جاتی ہے۔ اِسکی کیمیاوی بناوٹ میں اوکسیجن۔ ہیڈروجن۔ نیٹروجن۔ کاربن اور

کچھ حصہ گندھک اور فاسفورس کا بھی شامل ہے۔ اور کہتے ہیں، کہ یہ پروٹوپلازم بہت سے چھوٹے چھوٹے بند اور گول خانوں سے جن کو سیلز بھی کہتے ہیں بلکر بنا ہے۔ لیکن اُن کو ہم صرف اِن آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، بلکہ اُن کے دیکھنے کے لئے خوردبین آلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک سیل کی بناوٹ میں ایک جھلی ہوتی ہے، اُس کو سیل وال کہتے ہیں۔ اور اِس سیل کے اندر ایک رطوبت یا اکثر ایک جالدار مادہ پایا جاتا ہے، اُس کو نیوکلی اس کہتے ہیں۔ بس ایسے باریک سے باریک ہلے جُلے مادہ کو کہ جو آنکھ سے نہیں دِکھلائی دیتا، اُسے اُدم کہتے ہیں۔ اور یہ مادہ یعنی سیل یا اُدم ہی دیگر مختلف طریقوں سے اپنے بڑھنے کے قدرتی طریقے اختیار کرتا ہوا اِس طرح کا پورا جسم بنجاتا ہے، کہ جیسا اُس کا پروٹوپلازم تھا۔ یعنی تمام ٹِشوز اُسی کی باقاعدہ قدرتی ترکیب کی افزائش سے بن بناکر اور تیار ہوکر بڑے بڑے جسم بنجاتا بتلاتے ہیں۔ بس یہ بھی وہی بات تو ہوئی نا، کہ جو پیشتر ویدک اُصول سے سمجھائی گئی ہے۔ اِسلئے بولو خوشی سے سناتن دہرم کی جے۔

تیسرے۔ ڈاکٹر شوسلر صاحب ساکن جرمن جو پیشتر ایلوپیتھک سرجن بھی تھے اور پھر بایوکیمک اُصول علاج کے موجد بنے تھے۔ اُنہوں نے جو اپنے لیکچر دیئے ہیں اُن میں بھی اُنہوں نے یہی بتلایا ہے، کہ جس سوکشم مادے یعنی ویریہ سے یہ جسم انسان بنا ہے، اگر اُس کا کیمیاوی اِمتحان کیا جاوے، تو اُس میں آرگینک یعنی نباتاتی و اِن آرگینک یعنی کیمیاوی دو ہی قسم کا قدرتی مادہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلی قسم آرگینک میں انڈے کی قسم کی سفیدی، روغنیات اور مٹھاس یہ تین قسم کی اشیاء پائی جاتی ہیں، جس سے ویریہ پتلا اور بہنے والا لُعابدار سا بنا رہتا ہے۔ اور اِس لُعاب سے کے اندر دوسری قسم اِن آرگینک مادے میں سوڈا، پوٹاس، چونا، فیرم، مگنیشیا اور سیلیسیا چھ طرح کے نمک یعنی جیورساتے کے تتو پائے جاتے ہیں۔

(**ہدایت**:- جسم بنانے والی کیمیاوی اشیاء کو جیو بنانے والی کیمیاوی اشیاء کہنا یہ شوسلر صاحب ہی کی رائے ہو نکہ میری) اور اِنہیں چھ نمکوں سے اِنسانی جسم کے سیل کسی دیگر طریقہ سے طاقت حاصل کرکے، اپنی افزائش کی ترتیب قدرتاً خود کرتے کرتے بڑھ کر مکمل بڑا جسم بنا لیتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اِنہیں چھ اشیاء سے پرورش پاکر قایم بھی رہتے ہیں۔ بس اِنہوں نے بھی دوسرے پیرائے میں وہی تو بتلایا نا، کہ جو پیشتر ویدک اُصول سے بتلایا گیا ہے۔ اِس لئے پھر بولو خوشی سے سناتن دہرم کی جے۔

چوتھے۔ ہمارے بھائی یونانی طبیب ایک قطرہ سے نطفہ قرار دیکر آئندہ جسم کی پیدائش کا باعث مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نطفہ خاک، باد، آب اور آتش چار خلطوں یعنی غیر محسوس عناصروں سے مِل کر بنا ہوا ہے۔ اور پھر کسی دیگر ذریعہ سے اِنہیں خلطوں یعنی عناصروں سے پرورش پاکر بڑھتا اور آئندہ قایم بھی رہتا ہے۔ اِسلئے یہ بھی وہی اُصول ہے۔ یعنی اب سمجھ لیجئے مطلب صاف ہے، کہ سناتن دہرم شاستروں میں تو پانچ تتوں سے

۲۔ ایلوپیتھک وہومیوپیتھک اُصول علاج کیمطابق تم گیسوں کی لطیف شکل یعنی چھ عناصروں سے۔
۳۔ بائیوکیمک اصول عِلاج کے مُطابق چھ اشیاء کی لطیف شکل یعنی چھ عناصروں سے۔
۴۔ یونانی طب کے اُصول کیمُطابق چار خلطوں کی لطیف شکل یعنی چار عناصروں سے ویریہ بنیا ماناجاتا ہے۔

لہٰذا اول تو میں کہونگا، کہ سانچ کو آنچ نہیں۔ اِس اُپنشد کے پہلے مقالہ کے اُصول آغاز دُنیا پر ذرا غور کے ساتھ خوب خیال کریجئے، کہ یہ ویریہ پانچ تتوں سے بننا ٹھیک ہے یا چھ یا چار سے۔

دویم۔ اگر وہ دونوں لائق برادر بھی میرے سامنے موجود ہوتے، تو اُن سے منطق کے ذریعہ طے کر کے میں خود ہی کہلوا لیتا، کہ پانچ ہی عناصر ماننا ٹھیک ہیں؛ کم وبیش ہرگز نہیں ہو سکتے۔

سویم۔ اور اگر سنسار بھر میں سے کوئی دیگر عالم بھی باقاعدہ منطق کے ساتھ بحث مُباحثہ کر کے چار یا چھ ثابت کرنے کو اب بھی تیار ہوں، تو میں ہر وقت بحث سے اُنکی خدمت کرنیکو تیار ہوں۔ وہ شوق سے اِس آسرم میں تشریف لادیں اور طے کریں، کہ کیسے چار یا چھ سے بنتا ہے۔

چہارم۔ اگر آپ پھر بھی ماننے کو تیار نہ ہوں، تو آپ خود ہی عقل سے اِنصاف کر کے یوں فیصلہ کریجئے، کہ ایک عالم بھائی تو چار سے، اور دوسرے پانچ سے، اور تیسرے چھ سے، اور پھر وہ بھی بلا بحث مُباحثہ کئے ایک طرفہ ہی مان رہے ہیں۔ تو بس موٹی سی عقل سے یہی فیصلہ کر لینا ہی کافی ہے، کہ نہ تو چار سے اور نہ چھ سے، صِرف اِن سب کا درمیانی یعنی پانچ ہی سے بننا ماننا ٹھیک اور درست ہوگا۔

یعنی مطلب یہ ہے، کہ سوریہ بھگوان اِس کثیف جسم کے ڈھانچے کو بناتے ہی پانچوں تتوں سے ہیں جنکی ملاوٹ کی ترکیب تو ہم کو یوں معلوم نہیں ہو سکتی، کہ وہ فعل ہماری تخلیق سے پہلا اور غیب کا ہے۔ اِس لئے چاہے وہ ملاوٹ کی ترکیب ہم کو معلوم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن بناتے تو اِن پانچوں تتوں یعنی عناصروں ہی سے ہیں، یہ تو صاف ظاہر ہو ہی گیا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو ہی گیا، کہ انہیں پانچوں تتوں سے آئندہ کو بھی تمام جگت کی بناوٹ، پرورش، افزائش اور فنا بھی کرتے رہتے ہیں۔ بس یہی نتیجہ اور لُب لُباب اِس عناصری جسم (بھوتک شریر) اور وِشنوروپ سوریہ بھگوان کے طرز فعل کے چکر (سِلسلہ۔ اُصول) کا ہے۔ انت میں ایسے خاص تعظیم وتکریم کے لائق بھوتک وِشنوروپ سوریہ بھگوان کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط۔

رامچندر مُنی

چیت سمت ۱۹۸۸ بکرمی

تیئسواں باب بارہ بیانات تمام شُد

اُوم

دِوّیا سے نمونہ
اَتھ

چوبیسواں باب

سوریہ بھگوان پانچوں تتونکا استعمال کسطرح کرتے ہیں

اِس کا سبب فعل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! چونکہ پیشتر بتلائے سبھی بیانات سے یہ تو صاف معلوم ہو ہی گیا، کہ پیدائش کے بعد یہ تمام جسم اِنہیں پانچوں تتوں سے پرورش پاکر ٹھیک قائم ہی رہتے ہیں ورنہ بگڑ جاتے ہیں۔ تو اب بڑی بھاری ضرورت اِس ترکیب کے معلوم کرنے کی پیدا ہو گئی، کہ وہ اجسام کی پرورش کے لئے کون سے طریقے سے تتوں کے پہنچانے کا بندوبست کرتے ہیں۔ تو یہ بھی پیشتر ہی تبلایا تو جا چکا ہے، کہ وہ جہاتما سوریہ بھگوان اپنے تتوں کے خزانہ میں سے اپنی کرنوں (شعاعوں) کے ذریعہ اِس طرح تمام ساکن اور متحرک مخلوق کا بناؤ بگاڑ اور سدا بار دن رات کرتے چلے آرہے ہیں، اور قیامت (پرلے کال) تک کرتے رہیں گے، کہ جن شعاعوں کو وہ کُل کائنات میں کام کرنے کے لئے سیاروں (وسوؤں) پر بھیجتے ہیں۔ لیکن وہ ایک تتوں کے مجموعہ کی شکل میں دکھلائی دیتا ہے، جس کو عوام الناس دھوپ کہتے ہیں۔ اور تمام سیاروں کے ہر ایک حصہ پر اُس کی یکساں بارش ہوتے رہنے کے لئے، اُسی وِشوکرما پرماتمانے ہر ایک سیارہ کو اس کے چاروں طرف گھومنے والا گول مول چکر بنا دیا ہے۔ اور جتنے عرصہ میں یہ چکر اپنا ایک دور پورا کر جاتا ہے، بس اُسی چکر کا نام اُس سیارہ کا دن رات ہوتا ہے۔ تب ہمکو تو اپنے ویدک سناتن دھرم شاستروں کو غور کے ساتھ پڑھنے اور عقل سے سمجھنے ہی سے اِس دھوپ یعنی مجموعہ تتو کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کا نتیجہ یعنی تجربہ حاصل ہو گیا، کہ یہ دھوپ پانچوں تتوں کے مُرکب مجموعہ کا نام ہے۔ اور یہی اپنے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے مُطابق ہمارے لئے تمام آسائش کا باعث ہے۔ اور آسمان کے قوسِ قزح میں یہ تتوں کے رنگ صاف ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن مغربی نئے سائنسداں فلاسفروں نے اِس کی آلات کے ذریعہ سے جانچ کئے بغیر صبر نہیں کیا۔ چنانچہ اوّل تو اُنہوں نے مخروطی شیشہ کے ذریعہ اِس کی جانچ کی، تو اُس میں مذکورہ بالا پانچوں تتوں کے سوائے ایک نارنگی اور دوسرا بینگنی دو رنگ

اور ملے ہوئے پائے۔ جو میری رائے میں تو یہ دونوں ہی پیشتر تبلائی ہوئی ملاوٹ کی مانند ہی نارنگی تو اگنی اور پرتھوی تتو، اور بینگنی پرتھوی۔ جل۔ وایو تتو کی ملاوٹ ہی سے پیدا ہوئے ہونگے۔ اور جن جن تتوں سے مل کر یہ بنتے ہیں، اُنہیں کے ملے جُلے کم وبیش گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ بھی اُن میں ضرور پائے جاتے ہیں۔ جیساکہ آئندہ چھبیس۲۶ ویں باب میں تبلایا بھی جاویگا۔ لیکن اب یہ کسی خاص تتو کے نام سے نہیں بولے جا سکتے، کیونکہ کسی خالص قدرتی تنماترا یعنی گُن سے اِن کا تعلق نہیں ہے بلکہ پھر بعد کے مُرکّبات میں سے ہوگئے ہیں۔ لہٰذا اِس جانچ سے ہمارے پانچوں تتوں کے علم میں تو کوئی خرابی نہیں پڑتی، البتہ شاید اِسی وجہ سے اِس تتوں کے مُرکب مجموعہ دہوپ کا رنگ بجد سفید ہوگیا معلوم ہوتا ہے؛ ورنہ شاید اِس قدر سفید نا بھی معلوم ہوتا۔ تو اسمیں ہمارا کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

دویم۔ اُنہوں نے دہوپ کے رنگوں کی کیمیاوی جانچ بھی کرکے یہ پایا اور تبلایا ہے، کہ حقیقت میں تمام مخلوقات کی پرورش کے بڑے جُزو جیسے اوکسیجن۔ ہیڈروجن، نائٹروجن۔ کاربن۔ سلفر، کیلسیم، بیریم، آیرن، کاپر، لایم، زِنک، سوڈیم، مگنیشیم، ایلیونیم، پوٹیسیم، ارضیئم وغیرہ زیادہ تر جملہ دہات یعنی تندرستی کے ضروری جُزو اِن تتوں میں موجود ہیں۔ جو ہر ایک تتو میں علیحدہ علیحدہ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ کم وبیش پائے جاتے ہیں۔ اور اِنہیں کو ہم ڈائرکٹ یعنی سیدھے بیرونی اور اِن ڈائرکٹ یعنی غذائی اشیاء کے ذریعہ اندرونی ترکیبوں سے دہوپ سے حاصل کرکے اپنے جسموں کی پرورش کرتے ہیں۔ اور جب یہ دہوپ بادل وغیرہ سے چھپ کر کچھ دن کو دکھائی نہیں دیتی اور یہ تتو ملنے بند ہوجاتے ہیں، تو تمام مخلوق پرورش کا مادہ نہ ملنے کے باعث طرح طرح کے مرضوں میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ اور جن مکانات میں تنگی کی وجہ سے ہر وقت اندھیرا رہتا ہے اور دہوپ وہوا کا گذر وہاں بالکل نہیں ہوپاتا، تو اُس مکان کے باشندے روزانہ کچھ نہ کچھ مریض اور کمزور ہی رہا کرتے ہیں۔ اور جب دہوپ نکل آتی ہے، یا وہاں اُس مکان میں آنے جانے لگتی ہے، تو اُس سے اپنی اپنی کمی تتوں کو لے کر کمی پوری کرکے پھر تندرست بھی ہوجاتے ہیں۔

بس نتیجہ صاف معلوم ہوگیا، کہ یہ سوریہ بھگوان ہی اپنے اِس تتوں کے مُرکب مجموعہ یعنی دہوپ کے ذریعہ تمام تتوں کو بانٹا کرتے ہیں۔ اور یہی تتوں کا مُرکب مجموعہ یعنی دہوپ ہی کثیف جسم کی کیمیا یعنی پرورش کا سامان میٹر یا مادہ ہے اور کچھ نہیں۔ بس انت میں ایسی خاص طاقت رکھنے والے وِشنو روپ سوریہ بھگوان کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ **رام چندر مُنی چیت سمبت ۱۹۸۰ بکرمی**

چوبیسواں۲۴ باب چھ۶ بیانات تمام شد

اوم

سوبھوے لومنہ

اتھ

پچیسواں باب

پانچوں تتوں سے عناصری جسم کے بناؤ بگاڑ اور سدھار کے اصول

ان کے اسباب علامات اور ثمرہ

پیارے بھائیو! اب آپ کو گذشتہ تمام معلومات سے یہ تو اچھی طرح واقفیت ہو ہی گئی، کہ اس وشوکرما پرماتما نے اپنی ہی نورانی طاقت (چیتنیہ شکتی) سے پردھان پرکرتی کے ذریعہ سے نورانی جسموں (سوکشم شریروں) کو بنایا (رچا)۔ اور اہنکار کے ساتھ من سے پانچوں تن ماتراؤں (گنوں) کے ملاپ کر کے پانچ تتوں کو بنایا (رچا)۔ اور پھر جیو آتماؤں کے نیک و بد اعمال کے ثمرہ کے مطابق اُن پانچوں تتوں اور سوکشم شریروں کے ملاپ سے تمام کثیف جسموں کی طرح طرح کے روپ رنگ کی علیحدہ علیحدہ بیشمار صورتیں بنائی ہیں۔ تو اُنہیں تتوں کی کمی بیشی سے بنے ہوئے مختلف جسم بھی مختلف ہی گن۔ کرم۔ سبھاؤ (خواص و فوائد) کے ضرور ہوئے۔ بس یہی باعث ہے، کہ اُدبھج (نباتات) سویدج (کرمی) انڈج (انڈے سے پیدا ہونے والے) جرایج (جیل سے پیدا ہونے والے) منش (انسان) اور ان میں نر و مادہ قالب اِنہیں تتوں کی کمی بیشی اور جیتن جیو آتما کے گذشتہ جنموں کے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے ثمرہ کے ملاپ ہی کا مختلف طرح کا ثمرہ ہے۔ جنکے ایک دوسرے سے جدا گانہ ہی گن۔ کرم۔ سبھاؤ بھی موجود ہیں۔ اور اُن کا یہاں تک پھیلاؤ ہو گیا ہے، کہ ہر حالت کے جسموں میں ایک ہی ورن (جنس) کے ہوتے ہوئے بھی اپنے اپنے اعمال کے نتائج ہی سے بہت زیادہ کم و بیش طاقت یا گن پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ انسانوں کے جسموں میں بھی اسی اعمال کے نتائج کے مطابق تتوں کی کمی و بیشی کے باعث جو گن۔ کرم۔ سبھاؤ پائے جاتے ہیں، اُنہیں کے کم و بیش تفاوت کے باعث سناتن دھرم شاستروں میں اُن کو براہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر۔ ملیچھ یا راکشس پانچ ہی خصائلی تقسیم ورن یا ذات میں بانٹ دیا گیا ہے۔ یعنی یہ سب جیو آتماؤں کے نیک و بد اعمال کے نتائج ہی سے تتوں کے میل ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے تمام روحیں (جیو ماتر) تو آپس میں ایک ہی بھائی

ہیں اور تمام کثیف جسم جُدا جُدا۔ اور اِس تمام مُحیّرُ العقول کھیل کے کرنیوالا ئیں وہی ایک وِشوکرما پرماتما انجینیر ہو سکتا ہے، دیگر اشخاص تو اِس کے سمجھنے کے قابل ہی نہیں۔ بس یہی سب تتوونکا ٹھیک ٹھیک مِلاپ اور ٹھیک ٹھیک کام کا چکر (سِلسلہ) جگت کی تخلیق ہے۔

لیکن اِس دُنیا کی بناوٹ میں اکثر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے، کہ اگر جسم بناتے وقت اُس خاص واقف کار وِشوکرما انجینیر کی دلی منشاء سے تتوں کے پورے طور پر مِلانے میں بھی کوئی کمی وبیشی رہگئی یا ہوگئی (کہ جو روحوں کے اعمال کے ثمرات کے مُطابق ہی ہوتی ہے، لیکن اُس کو کوتہ اندیش اشخاص اُس کی غلطی کہتے ہیں) تو اِسی کم وبیش مِلے ہوئے تتوں کے باعث اُن بنے ہوئے جسموں کے اُنہیں گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ روپ اور خواص فوائد میں بھی کمی بیشی پائی جاتی ہے، کہ جس کا درست کرنیوالا پھر یہاں کوئی دیگر انجینیر ہی نہیں مِلتا۔ جیسے جنم گونگا۔ بہرا۔ اندھا۔ مخنث۔ نامرد۔ کُبڑا لیسٹھیا چھنگا۔ چار اُنگلی کا۔ بِلا سر یا غیر مکمل سر کا یا بغیر کسی دیگر عضو وغیرہ کے ہونا۔ اور وہ عضو بھی کچھ نکمے یا بالکل بیکار ہی ثابت بھی ہوتے ہیں جسکو موجودہ ڈاکٹری طب میں قدرتی بدصورتی، اور ویدانت میں اُسی جیو آتما کے پچھلے جنم کے کئے بداعمال کا ثمرہ یا نرک بھوگنا کہتے ہیں۔

اِس لئے اب صاف ثابت ہوگیا، کہ اِسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے، کہ تتوں کی ٹھیک ٹھیک مِلاوٹ کے بعد یعنی جسموں کی ٹھیک ٹھیک پیدائش کے بعد بھی اِنسانوں کی بے علمی یا کسی بھول یا غلطی یا اچانک چوٹ سے یعنی کسی آدہی بہوتک، آدہی دیوک یا ادہیاتمک وجوہات سے پھر بھی کوئی تتو جسم میں کم وبیش ہو سکتے ہیں۔ اور جب ہوجاویں، تو اُنہیں تتوں کی کمی بیشی کے باعث کم وبیش فرق اُن جسموں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ، روپ، خواص وفوائد میں بھی لازمی پڑجاویگا۔ تو بس اُن کے اِسی گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے فرق یا کمی بیشی کو اُنہیں تتوں کی خرابی یعنی پہلی تندرستی کے خِلاف علامات کہتے ہیں۔ اور اِنہیں علامات کے مجموعہ کو عِلمِ طِب میں کسٹوں۔ دُکھوں۔ تکلیفوں۔ روگوں یا ڈِزیز یا مرضوں کے نام سے بولا اور لکھا ہے۔ اور ایک ہی تتو کی کچھ تکلیفوں کو مِلاکر ایک معمولی مرض؛ اور کئی کئی تتوں کے فسادکی تکلیفوں کو ایک سخت تکلیف دِہ (کسٹ سادیہ) مرض، اور سبھی تتوں کی خرابی کی تکلیفوں کو مِلاکر لاعلاج (اسادیہ) مرض کے نام سے نامزد کردیا ہے۔ جو میری رائے میں اُس وقت کے آیروید آچاریوں یعنی طبّی موجدوں نے کسی نہ کسی طرح اِس تتو وِگیان ہی سے لیا بھی ہوگا۔

اب دُنیا میں یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے، کہ جب کسی شخص کو کسی تتو کی خرابی سے کہانسی ہوگئی۔ اور وہ بدقسمت غریب یا محتاج شخص ہوا کہ جس سے عِلاج میں کچھ صرفہ کر نہیں سکتا، لیکن تکلیفوں سے تنگ آکر خود موت ہی کو بلانا چاہا کرتا ہے۔ اور بھوکا، پیاسا، ننگا کہیں بھی دہوپ میں پڑا پھرا کرتا ہے۔ تو موت تو اُس کی قدرت سے نہیں تہی اور کہانسی بھی بغیر کسی دوا کے اچھی ہوگئی۔

اور اِسی طرح اور بھی بہت سی مختلف مثالیں دیکھنے و سُننے میں آتی رہتی ہیں، کہ فلاں شخص بہت مُدت سے فلاں مرض میں مُبتلا تھا۔ اور وہ وہاں گیا تھا، یا اُسنے وہ کیا، یا یہ دیکھا یا کھایا۔ یا سونگھا اور وہ اچھا خاصا تندرست ہوگیا۔ تو اِن مُعاملات کو غور کے ساتھ سوچنے سے اُن امراض کے صحت ہوجانیکا خاص سبب بھی معلوم ہوجاتا ہے، کہ اُس کے مرض کے مُطابق جو تتو اُس کو چاہیئے تھا وہ اِتفاقیہ قدرتی طور پر کسی طرح بھی کھانے لگانے، سونگھنے یا دیکھنے سے اُس کے جسم میں پہنچ گیا اور اُس کو صحت ہوگئی۔

بس جو کوئی بھا تما اِن تجربات کو دلی کوشش سے حاصل کرے اور تتوؤں کا پورا ماہر بھی ہو، اور سوریہ بھگوان کی رفتار سے بھی زیادہ کام کرنیوالی من کی طاقت کو بھی قابو میں کرے، تو بہت ممکن ہوسکتا ہے، کہ ایسا تتوؤں کا ماہر (تتو درشی مہاتما) بیشتر بتلائے تجربہ کے مُطابق اُسی تتو کی کمی بیشی کو سمجھکر اور سوریہ بھگوان خزانچی سے اُن کے طریق تقسیم تتوؤں کے مُرکب مجموعہ یعنی دھوپ کی طاقت سے کسی بھی طریق تبادلہ سے بطور اِکسچینج اپنے بیشی تتو کو دیکر اور دوسرا کمی والا تتو تبادلے میں لے کر اُس کی کمی کو پورا بھی کرسکتا ہے۔ اور اِسی طرح تمام سنسار میں دن رات ہوہی رہا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنی ضروریات کے لئے ہر ایک شے خود ہی پیدا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا جو شے اُسنے پیدا کی ہے اور اُس کے پاس زیادہ بھی ہو، تو وہ اپنی بیش شے دوسروں کو دیکر اور دوسروں سے اُن کی وہ بیش شے تبادلہ میں لے لے، کہ جو اپنے پاس نہیں ہے یا کم ہے۔ جیسے گھی دیکر اناج۔ اناج دیکر تیل۔ تیل دیکر کپاس۔ کپاس دیکر لوہا اور لوہا دیکر بھُس یا بھُس دیکر روپیہ۔ یعنی تمام خرید و فروخت اِسی تبادلہ کے ذریعہ دن رات ہوہی رہی ہیں۔ بس اِسی کو اِکسچینج بھی کہتے ہیں۔ ہاں جس طرح اِس تبادلہ کے کرنے میں جو اچھے ہوشیار اور تجربہ کار ہوگئے ہیں، وہ اِس تبادلہ تتو میں زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اور جو کم واقف کار ہیں، وہ کم فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور جو ناتجربہ کار ہیں، اُنکو بالکل نقصان ہی ہوتا ہے یا مساوی رہجاتے ہیں۔

بس ٹھیک اِسی طرح اِن تتوؤں کا تبادلہ کرنیوالا ماہر کامل بھی پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور بہت کم ناکامیاب ہوگا۔ ورنہ بلا سمجھے ہوئے تتوؤں کا تبادلہ کرنیوالے سبھی اشخاص موجودہ زمانہ کے مُطابق یا تو کم فائدہ اُٹھاوینگے، یا بالکل نقصان ہی میں رہیں گے۔ بس تتوؤں کے ایسے تبادلے کرنیوالے مکمل عالم شخص کو تتو درشی مہاتما، مکمل وَید، حکیم، طبیب یا ڈاکٹر کسی بھی نام سے پُکار سکتے ہیں۔

اب اگر خرابی کی شروعات ہی میں اِن تتوؤں کی کمی بیشی کو ٹھیک ٹھیک پورا نہ کیا جاوے، تو وہی ایک خرابی یعنی مرض اور دیگر مختلف خرابیوں یعنی مرضوں کو جنکا اُس سے نزدیکی تعلق ہوتا ہے، آپ خود پیدا کرلیتا ہے اور پھر کئی تتوؤں کی خرابی کی تکلیفیں موجود ہوجاتی ہیں۔ بس اِسی حالت کا نام مُرکب، پیچیدہ، کمپونڈ، وِشم یا کسٹ سادیہ مرض ہے۔ جو پھر بہت ہی مُشکل سے سمجھ میں آنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جب تک بھی وہ پہلا بگڑا ہوا تتو ٹھیک سمجھ میں نہیں آپاتا، تب تک اُس کا تبادلہ بھی ٹھیک

تجویز نہیں ہو سکتا۔ پس اسی لئے امراض مزمن یعنی کہنہ ہی ہوتے چلے جایا کرتے ہیں اور آخر مریض کو ختم تک تو کر دیتے ہیں لیکن درست ہونے میں نہیں آپاتے۔ لیکن تتوں کا مکمل ماہر اُن تتوں کی کمی بیشی کو اپنے یوگ کے طریقہ سے ضرور نکال کر ہی رہتا ہے، جس سے پھر مزمن امراض بڑی آسانی سے صحت پا سکتے ہیں
تمثیلاً سمجھ لیجئے، کہ پیشتر پرتھوی تتو بگڑا یا کم ہوا، تو شروع میں اُس کا فعل نیست ہو کر قبض ہوا۔ اب اُسے پورا نہیں کیا گیا یعنی سُدھارا نہیں گیا، تو پھر اُس کا نزدیکی جل تتو بگڑا اور سردی محسوس ہونے لگی۔ جب اُس کو بھی ٹھیک نہیں کیا گیا، تو اُس کا نزدیکی اگنی تتو بگڑا اور تپ بخار پیدا ہو گیا۔ جب اُس کو بھی نہیں سُدھارا گیا، تو اُس کا نزدیکی وایو تتو بگڑا اور سرسام، ہذیان ہو گیا یعنی باد پیدا ہو گئی۔ جب اُسکو بھی نہیں ٹھیک کیا گیا، تو آکاش تتو بگڑا اور پھر بیہوشی پیدا ہو گئی اور آخر میں بلغم کا زور ہوا اور موت سامنے آ گئی لیکن اگر کوئی طبیب کسی مریض کو چاہے کسی ہی حالت میں دیکھے، تو جب تک وہ پہلی پرتھوی تتو کی کمی یا بگاڑ کو سمجھ کر پیشتر اُسے درست نہیں کریگا یعنی قبض کو رفع نہیں کریگا، تب تک کوئی تکلیف بھی جڑ سے رفع نہیں کر سکتا، چاہے عارضی صحت کسی تکلیف کو کچھ بھی ہو جاوے۔ اور پھر اس عارضی عارضی فائدہ میں بس موت ہی آن موجود ہوتی ہے۔ بس اتنے ہی میں آپ سمجھ لیں، کہ یہ سب تندرستی انہیں پانچوں تتوں کے پورے طور پر اوسط درجہ پر بنے رہنے ہی سے عمدہ، و انہیں کے بگاڑ سے خراب، اور انہیں کے ٹھیک سُدھار سے پھر ٹھیک بھی ہو سکتی ہے۔ اور تمام امراض کا یہی حال ہے لیکن اب اس مقابلہ پر ذرا غور سے خیال کیجئے، کہ موجودہ زمانہ میں ان تتوں کی کمی بیشی کو وئید، طبیب اور ڈاکٹر صاحبان کس طرح پورا کرتے ہیں۔

ناظرین۔ آیورویدک چکتسا میں تو انہیں پانچوں تتوں میں سے صرف تین خاص تتوں کا نتیجہ کف، وات، پت تین دھاتو۔ اور یونانی طب میں انہیں پانچوں تتوں میں سے چار عناصروں کا نتیجہ سودا، صفرا، بلغم و دموی صرف چار خلط۔ اور ڈاکٹری طب میں بھی یہی سوداوی، صفراوی، بلغمی اور دموی صرف چار ہی مزاج مانتے ہیں۔ اور بایوکیمک اُصول علاج میں جیو رسائن کی چھ اشیار مانی گئی ہیں۔ جن کے ماننے کے لئے میری رائے میں تو یہ ہے، کہ

اوّل۔ جب آیُروید آچاریوں نے رگ وید کے گیان سے وئیدک شاستر بنائے ہونگے، تو انہوں نے اُسی تین گُن والی پردہان پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم تینوں گنوں کی بنیاد پر کف، وات، پت تین ہی دھاتو مقرر کی ہوں گی۔ اور پھر انہیں کی کمی بیشی سے دوش یعنی مرض ہونا اور اسی فرق کے پورا کرنے کا بندوبست کیا ہوگا۔ بس اس کے سوائے اُن کی اور دیگر بنیاد ہو بھی کیا سکتی ہے۔

دوئم۔ یونانی طب کے موجدوں نے آیُرویدک چکتسا کے شاستروں کو پڑھ کر اُس طریقہ میں ایک تتو اور منہا کرکے اپنے انہیں چار عناصروں کے نتیجہ کو کہ جن سے دیر بنا مانتے ہیں، پھر انہیں کی بیشی کو

مرض ہونا اور پھر اُسی فرق یعنی مرض کے رفع کرنیکی ترکیب کی ہوگی۔

سوئم۔ انگریزی ڈاکٹری علاج کے موجدوں نے شاید اپنی سائنس کی ترقی کے شروع زمانہ میں ممکن ہے پیشتر یونانی طب کو پڑھا ہوگا، لہٰذا وہ بھی چار ہی مزاج مانتے ہیں۔ اور انہیں کی کمی بیشی کو مرض ہونا اور پھر اُسی فرق کے درست کر دینے کو مرض کا علاج کرنا مانتے ہیں۔

چہارم۔ بایوکیمک اُصول علاج کے موجد ڈاکٹر شوسلر صاحب نے جسم کی کیمیادی جانچ کرکے جیورسائن کی چھ اشیاء سے جسموں کی بناوٹ اور پھر وہی پرورش کے مادے بھی مانے ہیں۔ اور انہیں کی کمی بیشی کو مرض ہونا، اور اسی فرق کو پورا کر دینے کو مرض کا علاج کرنا تبلاتے ہیں۔

اس لئے نتیجہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے، کہ رہے اُنہیں تتوں کے گنوں کے بناؤ، بگاڑ اور سُدھار، کہ جن کے جوہر یعنی ویریہ روپ سے یہ جسم بنا ہے۔ چاہے وہ پانچ سے کم مانتے ہیں یا زیادہ۔ پھر آئندہ ان تمام ویدوں۔ طبیب یا ڈاکٹروں نے جو جڑ اور چیتن اشیاء کے گن، کرم، سُبھاؤ یعنی رنگ، روپ خواص و فوائد بھی لکھے ہیں، اُن میں بھی اُنہوں نے جو تلاش کرکے پایا اور تبلایا ہے وہ بھی یہی ہے، کہ فلاں فلاں جڑی، دھاتو یا اُپدھاتو اور کیڑے وچرند و پرندوں میں کف، بات، پت یعنی بلغم، سودا، صفرا کے بیش کرنیوالے یا صاف کرنیوالے یا نیست کرنیوالے ہی فلاں فلاں گن، کرم، سُبھاؤ یعنی خواص و فوائد ہیں۔ اور اسی بنیاد پر تمام ویدوں، حکیموں اور ڈاکٹروں نے سنسار بھر کے قالیوں (یونیوں) میں بہت زیادہ اشیاء کی جانچ کر ڈالی ہے۔ اور جو کچھ اُن کو معلومات ہوئی ہیں، اُن کے ہی گن، کرم، سُبھاؤ لکھدئیے ہیں۔ بس اسی علم کی کتابوں کا نام نگھنٹو یا علم الادویہ یا مٹیریا میڈیکا ہے، جو علم طب کی بڑی بھاری مستند کتابیں ہیں اور بہت سخت محنت کا نتیجہ بھی ہیں۔ لیکن میری رائے میں جتنی سخت محنت اُن موجدوں (آچاریوں) نے اِنکی تحقیق میں کی ہے، وہاں اُنہوں نے دو بڑی بھاری بھُول بھی ایسی ہی کی ہیں، کہ جن کے میں کیا بد نتائج تبلاؤں۔ وہ اوّل تو یہ ہے، کہ جب یہ ثابت ہو چکا ہے، کہ کوئی بھی مجسم شئے کسی ایک تتو سے بنی ہوئی نہیں ہے بلکہ ان پانچوں ہی تتوں کا مرکب مجموعہ ہے۔ ہاں! اتنا فرق ضرور ہے، کہ کسی میں کوئی تتو کم یا کسی میں کوئی تتو بیش ضرور ہے تو پھر تبلائیے، کہ جب کوئی پانچوں تتوں کی بنی ہوئی شئے صرف ایک ہی تتو کی بیشی کے باعث اُسی تتو کی کمی والے مریض کو دیجاویگی، تو چاہے اُس ایک تتو کی کمی پوری ہو جانے کی وجہ سے اُس وقت اُس کو کچھ فائدہ ضرور کرے، لیکن دیگر بقیہ تتو جو اُس کے ساتھ جسم میں پہنچ جاوینگے، تو کیا وہ اپنا کوئی خراب اثر پیدا نہیں کریں گے؟ نہیں ضرور کریں گے۔ بس یہی اس طریقہ کے علاج میں تتوں کا خراب تبادلہ ہوتا ہے۔ دوئم جب ان کی کتابوں ہی میں تین یا چار خواص (گنوں) ہی کے بیش، نیست یا صاف کرنیوالی شئے لکھی ہیں، تو جسم کی بناوٹ کے بقیہ بگڑے ہوئے یا کم ہوئے تتوں کو وہ کس شئے

سے ٹھیک یا درست کریں گے، جب کہ اُن کے پاس اُن کو درست کرنیوالی کوئی دیگر شے موجود ہی نہیں ہے۔ اور اِسی لئے شاید کہیں کہیں مرضوں میں مکمل صحت ہی نہیں ہو پاتی ہے، بلکہ ایک مرض کی بجائے دوسرے مرض اور پیدا ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود ہی ایک تتو کے ساتھ میں دوسرا تتو مریض کے جسم میں داخل بھی تو کرتے رہتے ہیں۔ اور طبابت کی بہت سی کتابیں بھی دھن کے لالچی اشخاص نے اپنی کتابیں بیچنے کے باعث کہیں اعلیٰ درجہ کی مفید کتابوں کے لفظوں کو لوٹ پھیر کر کے ایسی ایسی لکھ ڈالی ہیں، کہ جن سے وہ اصلی مقصد اور بھی نیست نابود ہو کر کتابوں کی تعداد اور خلقت کے مرض بڑھانیکا باعث ہو رہی ہیں۔ یہ اور بھی آفت اِس علم میں پیدا ہو گئی ہے۔ اِسی لئے جب سے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں بتلائے شرعی علاج یعنی مکمل اِنسداد اتیکا (گوں ٹرک چکتسا) کے لئے دہاریک سناتنی اصولوں کی پابندی کرنا غائب سا ہوتا جارہا ہے۔ اور اِس غیر مکمل طبابت کے پیشے اور کتابوں کی زیادتی ہوتی جارہی ہے۔ اور خالی بیٹھے بٹھائے لوگوں کو رات دِن فضول طاقت کی ادویات اور ہاضم چورن کھلائے جارہے ہیں۔ اور اِسی کی واہیات جھوٹی نوٹس بازی نے سنسار کو دبا رکھا ہے۔ بس تب ہی سے امراض کی زیادتی کے بادلوں سے اُمنڈ کر سنسار کے اوپر دُکھوں کی گھٹا بھی چھاتی جارہی ہے۔ اور اِسی کے بدنتائج سے تمام مخلوق دِن رات امراض میں مبتلا ہی رہنے لگی ہے۔ جس کے لئے اب سے سو سال پہلے بزرگوں ہی سے یہ بات معلوم کرلی جاوے، دیکھئے وہ کیا جواب دیتے ہیں، کہ جب مرض کم تھے یا اب کم ہیں۔ بس اب اِس کو درستی یا علاج کرنا کہا جاوے یا اور اُلٹا بگاڑنا۔ اِس کا تصفیہ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

میری رائے میں تو اِس کے معنی بھی یہ ہوتے ہیں، کہ ابھی ٹھیک طور پر تتوں کا تبادلہ کرنیوالے مکمل عالِم (تتودرشی مہاتما) ہی نہیں بن پائے، اور یہی باعث میرے ویراگ (حالت تذبذب) اور تتوں کا اصلی تبادلہ تلاش کرنیکا بھی ہوا تھا۔ البتہ اِس وقت یورپ میں جو نئے سائنسداں فلاسفر خالص اوکسیجن، ہیڈروجن، نیٹروجن اور کاربن وغیرہ اُن خالص خالص گیسوں ہی سے کام لے کر جو اپنے تجربے کر رہے ہیں، کہ جن سے یہ پردھو پلازم یعنی دیریہ بنتا ہے۔ تو ممکن ہے اِس سے اُن کو بھی وہی تتوں کی درستی کی ترکیب معلوم ہوجاوے اور پوری کامیابی حاصل ہوجاوے۔ پھر وہ بھی اِس موجودہ اصول علاج کو خود غلط اور غیر مکمل تبلاوینگے۔

ہاں، بایوکیمک اُصول علاج کے مطابق جو یہ جسم چھ نمکوں کے بارہ مرکبات سے بنا مانا گیا ہے، اور انہیں کی کمی بیشی سے مریض و اِنکی کمی بیشی پوری کر دینے سے ہی صحت ہوجانا بتلایا گیا ہے۔ تو تجربہ کرنے سے پایا تو یہ ٹھیک، لیکن دو خرابیوں سے خالی یہ بھی نہیں رہے۔ وہ یہ کہ اوّل تو جو بھی چھ یا بارہ ہیں، تو پانچ سے تو زیادہ ہی ہیں۔ دوسرے ہیں تو مجسم (ساکار) اشیا ہی نا، لیکن خیر۔ بے شمار ادویات سے

تو پھر بھی کم ہی ہیں۔ اور اُن کی کمی بیشی کی تشخیص ذرا مشکل تو ہے، لیکن ناممکن نہیں ہے۔ لہٰذا کسی حد تک میرے خیال کے یہ بھی تائید کرنیوالے ہی رہے۔ اور بقیہ تبادلہ کرنیوالے بھی ماننے تو انہیں تتوں کو ہیں، صرف پورے یا ادھورے علم ہی کا تو فرق ہے۔

بس اب کہا جا سکتا ہے، کہ خالص ایک ایک تتو کے گُن۔ کرم۔ سُبھا (خواص فوائد) جاننا اور تتوں کے مرکب مجموعہ دہوپ سے اُنکا جُدا جُدا چھانٹ جاننا بڑی ضروری بات ہے۔ جس سے ان سے ٹھیک ٹھیک فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ ورنہ پھر دوسروں کی طرح یہ طریقہ بھی تو جھمیلے ہی میں رہجائیگا۔

لہٰذا جس طرح اِس آتما نے سانکھیہ درشن کو یوگ کے طریقہ سے سمادھی کی حالت میں گیان کی نگاہ سے سمجھکر یہ ترکیب جانی ہے، وہ تمام سنسار کی واقفیت کے لئے اوّل مقالہ میں تبلا دی گئی ہے۔ لیکن ایسی ایک ہی بات سے زیادہ فائدہ نہیں ہوگا، اِس لئے مکمل کر یک چکتسا ودیا یعنی اُصول علاج الامراض نمبر دو کے لئے جتنے علم کی ضرورت لازمی ہے، وہ تمام ہی جاننا ضروری ہیں لہٰذا وہ تمام معاملات تو مکمل طور پر اگلے بابوں میں تبلائے جاوینگے، لیکن پیشتر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں، کہ اِن تتوں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کو ایک ایسے آسان سبق کی صورت میں پھر تبلا دوں، کہ جس سے آپ کو پانچوں تتوں کے جُدا جُدا گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کی ایسی عمدہ واقفیت ہو جاوے، کہ پھر آپکو تشخیص و علاج کرنے میں ایسی اِمداد ملے، کہ ہر وقت مکمل گرُو (اُستاد) کے ساتھ رہنے کا کام دے۔ اور اُن کی ناسمجھی سے آپ فائدہ کی بجائے نقصان نہ اُٹھا بیٹھیں۔

انت میں ایسے تتو درشی مہاتماؤں، ویدوں، طبیبوں و ڈاکٹروں کو میرا با ادب نمسکار ہے۔

نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

پچیسواں ۲۵ باب تیس ۳۰ بیانات تمام شُد

اوم

انت گناے نمونمہ

اتھ

چھبیسواں باب

عناصرِ جسم کی رسائن کے تتوں کا بیان

اِن کے نام، رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ وغیرہ

پیارے بھائیو! جس طرح آپ کو شرعی اُصولِ علاج (دُگوں رُک چکتسا کرم) یعنی یجُروید کی کرم فلاسفی کے ایسے مکمل اُصول، کہ جن کی پابندی کرتے رہنے سے دُکھ یا مرض ہوتے ہی بہت کم ہیں۔ اِسی مقالہ کے اکیس۲۱ ویں باب تک تبلائے گئے ہیں۔ اِسی طرح علاج الامراض (کریک چکتسا کرم) کے لئے موجودہ زمانہ کے سبھی طریقہ کے اُصولِ علاج اور اِس نئے تتوگیان چکتسا کے سبھی اُصولوں کی تیئیسویں سے چھبیسویں باب تک میں مکمل واقفیت کرادی گئی ہے۔ اور اب یہاں سے صرف وہی تتوگیان چکتسا شاستر لکھا جاویگا، کہ جس سے چھوٹے بڑے ونئے اور مزمن سبھی امراض جڑ سے دور کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اِن تتوں کے گُن، کرم، سُبھاؤ جو پہلے مقالہ کے ساتویں باب میں مختصر طور پر تبلائے گئے ہیں، ممکن ہے اُن کے سمجھنے یا سیل ملانے میں آپ سے کوئی غلطی نہ ہوجاوے، لہٰذا پیشتر آپ کو اُن کے گُن، کرم، سُبھاؤ وغیرہ کی مکمل واقفیت کرانے کے لئے پھر اُن کو تشریح کے ساتھ لکھے دیتا ہوں۔ اب آپ اِنکو خوب ہی زبانی یاد کرلیں، کہ جس سے پھر آپ سے کوئی غلطی تشخیص الامراض یا علاج و پرہیز کرنے کرانے میں نہ ہوجایا کرے۔ اور آئندہ علاج الامراض کے بیان میں اِن معاملات کو مجھے بار بار نہ لکھنا پڑے، بلکہ صرف ایک اِسی باب کا حوالہ دیدینے کی آسانی رہے۔

اوّل - آکاش تتو کا بیان

۱۔ رنگ۔ اِس کا رنگ آسمانی یعنی ہلکا نیلا ہے۔

۲۔ مسکن۔ حقیقت میں اِس کی سکونت سب جگہ ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و کام کرنے کے مقام زیادہ تر کان گیان اندری و مُنہ کرم اندری ہے۔

۳۔ **گُن** ۔ اِس کا گُن یعنی تن ماترا شبد یعنی آواز ہے۔
۴۔ **سُبھاؤ**۔ اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص پھیلنے والا، مقناطیسی، بہت سرد یعنی ٹھنڈا ہے۔ تمام برہمانڈ کا گھیرا یعنی محیطِ کُل اور سب کا موجبِ زندگی ہے۔ اگنی تتو کے خلاف گُن والا یعنی اگنی تتو (صفرا) و تمام خراشدار زہر کا دافع اور وایو تتو کا مُصلح ہے۔
۵۔ **کرم** ۔ اِس کے کرم یعنی فائدے قابض۔ بلغم بنانیوالا و تسکین دِہ کے ہیں۔ یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بہی وجوہات سے اگنی تتو یعنی صفرا، گرمی بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہو جائے، تب اِس کا استعمال آبِ حیات کی مانند بہت عمدہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امراض کے زہر کا دافع ہے۔ جیسے بُخار۔ دماغی گرمی۔ دردِ سر۔ قے۔ ہچکی۔ جریان۔ خواب ہونا۔ آشوبِ چشم۔ روہے۔ چیچک۔ موتی جہرا۔ دیوانگی۔ مرگی۔ ہسٹیریا۔ کنولشن۔ ہیضہ۔ طاعون۔ آؤں خون۔ یا صفراوی اسہال۔ خونی بواسیر۔ مسان۔ پھوڑے پھنسی۔ ورم۔ دُنبل۔ کھجلی۔ پِتّی۔ پردر۔ سوزاک۔ آتشک وسبھی زہریلے کیڑے مکوڑوں کے ڈنک مارنے یا کاٹنے کے زہر کا دافع ہے۔ اور خُشکی و پیاس کو روکنے والا اور تسکین دِہ ہے۔
۶۔ **بیشی کی علامت**۔ جسم میں اسکی معمولی بیشی پر آنکھ۔ ناخُن۔ پاخانہ۔ پیشاب و زبان سفیدی مائل ہیلگوں۔ جسم میں سُستی۔ کاہلی۔ قبض۔ پیشاب و نیند کی زیادتی۔ بھوک۔ پیاس و پسینہ کی کمی ہوتی ہے اور ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ بیشی میں کان میں بہراپن یا غوُں غوُں کی آواز اور اکثر جُذامی مادہ تک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بلغم وسیت کا زور ہو کر موت آن موجود ہوتی ہے۔
۷۔ **کمی کی علامت**۔ جسم میں اِس کی معمولی کمی سے آنکھ۔ ناخُن۔ پیشاب۔ پاخانہ و زبان سُرخی مائل یا تیز پیلے اور صفراوی ہرے پیلے دست اور بُخار۔ چنگ۔ جسم کا رنگ مٹیالا و زہرباد تک ہو جاتا ہے۔ بھوک، پیاس، پسینہ زیادہ، پیشاب کم، اکثر قے یا ہیضہ ہو جاتا ہے اور مریض کا سُبھاؤ چڑچڑا ہوتا ہے۔
۸۔ **کِس تتو کو دبا سکتا ہے؟** زیادہ تر اگنی تتو کو۔
۹۔ **اِس کے خِلاف خاص کون تتو ہے؟** زیادہ تر اگنی تتو۔

دوئم۔ وایو تتو کا بیان

۱۔ **رنگ** ۔ اِس کا رنگ سبز یعنی ہرا ہے۔

۲۔ مسکن۔ حقیقت میں اِس کی سکونت سب جگہ ہے۔ لیکن جسم میں اِس کے رہنے و کام کرنے کی جگہ زیادہ تر عصب گیان اِندری اور پھیپھڑے، آنتیں و ہاتھ پیر کرم اِندری ہیں۔

۳۔ گُن۔ اِس کا گُن یعنی تن ماترا، اسپرش یعنی محسوس ہونا ہے۔

۴۔ سُبھاؤ۔ اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص ہلنا۔ بہنا اور چنچل پن پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ یعنی اگنی و آکاش تتو (صفرا و بلغم) کا مُصلح اور جل تتو وشرن اور مادہ خمیر کا دافع ہے۔

۵۔ کرم۔ اِس کے کرم یعنی فائدے سرد خشک، ریاح پیدا کرنے والے وتسکین دہ کے ہیں یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی ہی وجوہات سے اگنی یا آکاش تتو یعنی صفرا یا بلغم بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہو جاوے، تب اِس کا استعمال عُمدہ فائدہ مند ہے لہٰذا مندرجہ ذیل امراض میں بہت زیادہ مفید ہے۔ جیسے سب طرح کے ورم، زخم، ناسور و کاربنکل میں۔ زیادہ دماغی کام کرنیوالوں کی دماغی کمزوری میں۔ یا دیگر دماغی امراض میں جو اگنی تتو کی بیشی کے باعث ہوں۔ جیسے مرگی ہسٹیریا میں۔ نزلہ، زکام، انفلوئنزا و سردی سے پیشانی کے درد میں۔ دانتوں و مسوڑوں کے درد، ورم یا پائیریا میں۔ آواز کی خرابی، امراض چشم، عصبی خرابی اور آتشکی امراض میں۔ کسی گلٹی کے ورم کان اور سوزاک کے زخم میں بہت زیادہ مُفید ہے۔

۶۔ بیشی کی علامت۔ اِس کی معمولی بیشی میں تمام جسم یا اِس کے مختلف حصّوں میں ہڑکل اعضا شکنی و متواتر یا دورہ کے درد ہونا عصبی پھڑکن ہونا۔ اور بہت زیادہ بیشی میں آنکھوں و ناخونوں میں ہریالی، پاخانہ پھولا ہوا، پیشاب جھاگدار، ذائقہ کسیلا اور کانوں میں آواز زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور ہسٹیریا، مرگی، ٹیٹنس و کنولشن کے دورے یا دیوانگی، خفقان، ہذیان ہو جانا۔ جس میں چنچل پنا زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ کمی کی علامت۔ اِس میں بہرا گونگا و سُست سُبھاؤ ہونا، اور چپ چاپ پڑے رہنا عمدہ محسوس ہوتا، اور سر بھاری، اُنیدا پن، بے چینی، دماغی تھکن کی علامت پائی جاتی ہیں۔

۸۔ کس تتو کو دبا سکتا ہے۔ زیادہ تر جل تتو کو۔

۹۔ اِس کے خلاف خاص کون تتو ہے۔ زیادہ تر اگنی تتو۔

سوئم۔ اگنی تتو کا بیان

۱۔ رنگ۔ اِس کا رنگ تیز سرخ یعنی لال ہوتا ہے۔

۲۔ مسکن۔ حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ بجلی کی مانند ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و

کام کرنیکے مقام زیادہ ترچشم گیان اِندری واعضائے تناسُل مردانہ وزنانہ (لِنگ ویونی) کرم اِندری ہیں

۳ گُن۔ اِس کا گُن یعنی تن ماترا رُوپ یعنی دیکھنا ہے۔

۴ سُبھاؤ۔ اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص۔ روشنی، پھُونکنا، تیز مُحرک اور اوپر کی طرف چلنے والے کا ہے۔ اور بلغم، سیت، ریاح یعنی آکاش و وایو تتو کا مُصلح اور جل تتو کا دافع ہے۔ اور تمام جسم میں بجلی کی مانند کام کرنے والی طاقت موجب زندگی کا ہے۔

۵ کرم۔ اِس کے کرم یعنی فائدے بیحد گرم خشک، صفرا پیدا کرنیوالا، تیز مُحرک و دستاور کے ہیں یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بہی وجوہات سے آکاش، وایو یا جل تتو بڑھ جاوے اور اِسی کی کمی ہوجاوے، تب اِس کا استعمال عُمدہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امراض میں بہت زیادہ مُفید ہے۔ جیسے اعضا کی سُستی و سُکڑن، سردی کا ورم، ریاحی درد، فالج، لقوہ، درد گٹھیا، گلٹیوں کے ورم، سیت یعنی کولیپس ڈُبڑھاپے کی کمزوری میں یا جب جسم اور مُنہ کا رنگ پھیکا یا سیاہی مائل ہو اور آلسیہ یعنی سُستی، کاہلی رہتی ہو، یا کوئی ایسا پوشیدہ مرض ہو، کہ جو تشخیص ہی میں نہ آسکے اور مریض کو کبھی کچھ و کبھی کچھ مرض ہوتا رہکر وہ کمزور ہی ہوتا جاوے، یا چیچک نکل کر بیٹھ جاوے، تو حسب ضرورت اِس کو مناسب مقدار میں کامیابی ہونے تک دینا فائدہ مند ہے۔

۶ بیشی کی علامت۔ جسم میں اِسکی معمولی زیادتی پر آنکھ ناخن، زبان، پاخانہ، پیشاب سب سُرخی مائل گلابی یا تیز پیلے پائے جاتے ہیں۔ اور ذائقہ کھٹا، کڑوا، چرپرا ملا ہوا اور مزاج تیز غُصہ ور و جسم دُبلا پتلا چنچلتا لئے ہوتا ہے۔ اور بہت زیادتی میں اکثر جسم گرم یا بخار اور دو چار سُرخی مائل پیلے پتلے دست ہوجاتے ہیں۔ اور مُنہ ناک خشک و پیاس زیادہ اور کانوں میں جھنجھناہٹ پائی جاتی ہے۔

۷ کمی کی علامت۔ جسم میں اِس کی معمولی کمی پر کچھ سُستی، کاہلی و نیند کی زیادتی، بہوک کی کمی و قبض ہوتا ہے۔ سردی لگتی اور آنکھ، ناخن، زبان، پاخانہ، پیشاب سفیدی مائل یا کچھ نیلگوں پائے جاتے ہیں۔ اور زیادہ و پُرانی کمی میں ناخونوں میں باریک باریک نزدیک نزدیک یا موٹی موٹی دور دور لمبائی میں دراریں یعنی لکیریں ہوجاتی ہیں۔

۸ کس تتو کو دبا سکتا ہے؟ زیادہ تر آکاش تتو کو۔

۹ اِس کے خلاف خاص کون تتو ہے؟ زیادہ تر آکاش تتو۔

چہارم۔ جل تتو کا بیان

۱ رنگ۔ اِس کا رنگ گہرا نیلا ہے۔

۲۔ **مسکن** حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ پانی کی مانند ہے، لیکن جسم میں اِسکے رہنے و کام کرنیکے مقام زیادہ تر رسنا گیان اِندری اور زبان، دل، گُردے و پھیپھڑے کرم اِندری ہیں۔

۳۔ **گُن** ۔ اِس کا گُن یعنی تن ماترا رس یعنی ذائقہ ہے۔

۴۔ **سبھاؤ** ۔ اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص اوپر سے نیچے کو گرنے اور مُردہ کو گلانے و زندہ کو بڑھانیکا ہے۔ اور آکاش و اگنی تتو یعنی بلغم و صفرا کا مُصلح و پرتھوی تتو کا دافع ہے یعنی مُعتدل کم سرد و تسکین دِہ ہے۔

۵۔ **کرم** ۔ اِس کے کرم یعنی فائدے مُعتدل، کم سرد و تسکین دِہ کے ہیں۔ اور آؤں و بلغم کا مُصلح، خون صالح بڑھانیوالا مُقوی و منی یعنی ویریہ بڑھانیوالا اور خواہشات شہوانی پیدا کرنیوالا ہے۔ لہٰذا پھیپھڑوں سے بلغم اور آنتوں سے فضلہ و آؤں کو تر کر کے نکالنے والا اور ان کے ورم و سٹرن کو بہت زیادہ فائدہ مند ہے یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بھی وجوہات سے اگنی یا پرتھوی تتو بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہو جائے، تب اِس کا اِستعمال بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امراض میں بہت مُفید ہے۔ جیسے خون کی کمزوری (انیمیا) و جریان میں۔ گلے کی سوجن و جلن میں، قے و دستوں میں۔ آؤں خون و صفرا و خون کے دستوں میں۔ حاد و مزمن پیچش اور سنگرہنی میں خُشکی سے کُہنہ بخار میں، پھیپھڑے اور اُن کی نالیوں کی سوزش و بلغمی امراض جیسے نیومونیا، پلورسی، کالی کھانسی، گلگر کھانسی، خُشک کھانسی، سل، راجکشما، تھائیسس، تپ دِق، دمہ و سانس میں۔ اگر جلدی نہ کی جاوے، تو پھیپھڑوں سے سل و دمہ کے زہر کو، اور آنتوں سے سنگرہنی کے زہر و خون سے پُرانے بخار کے زہر کو باہر نکال پھینک کر اِنسان کو پوری صحت اور عُمدہ تندرستی حاصل کرا سکتا ہے۔

۶۔ **بیشی کی علامت** ۔ اِس کی بیشی پر جسم میں کچھ سُستی، ناخن کچھ درار دار نیلگوں سفید، اور آنکھیں و فضلہ کچھ نیلگوں، پیشاب ہلکا سفیدی مائل، زبان کچھ میلی سفید، کچھ قبض، نیند کی زیادتی اور ذائقہ میٹھا کسیلا ملا ہوا صابونی سا ہوتا ہے۔

۷۔ **کمی کی علامت** ۔ اِس کی کمی میں جسم و آنتیں گرم اور کبھی کبھی بُخار یا دو چار پتلے پیلے دست ہوتے رہتے ہیں۔ آنکھ، ناخن، پاخانہ، پیشاب، زبان کچھ سُرخی مائل یا تیز پیلے ہوتے ہیں۔ جسم کا رنگ پیلا، کمزوری، پھیپھڑے و آنتوں کے خراب امراض جیسے دمہ، بلغم، خُشک کھانسی، راجکشما، سل، سنگرہنی، خُشکی، قبض، بدہضمی ہونا اور مزاج غصّہ ور و چنچل پائے جاتے ہیں۔

۸۔ **کس تتو کو دبا سکتا ہے؟** زیادہ تر پرتھوی تتو کو۔

۹۔ **اِس کے خِلاف خاص کون تتو ہے؟** زیادہ تر اگنی و ایو تتو۔

پنجم - پرتھوی تتو کا بیان

۱۔ رنگ - اِس رنگ زرد یعنی پیلا ہے -

۲۔ مسکن - حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و کام کرنے کے مقام جلد، گوشت، ہڈی کی صورت میں سب جگہ ہی پر خاص طور سے ناک گیان اِندری اور پھیپھڑے، جگر و مقعد کرم اندری ہیں -

۳۔ گُن - اِس کا گُن یعنی تن ماترا گندھ یعنی بو ہے -

۴۔ سُبھاؤ - اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص تسکڑنا و خشکی کرنا اور قدرے محرک یعنی معمولی گرم خشک ہے۔ اور آکاش و جل تتو یعنی بلغم و خون کا مُصلح ہے -

۵۔ کرم - اِس کے کرم یعنی فائدے قدرے محرک اور معمولی گرم خُشک و بلغم و خون کا مُصفی اور دائمی قبض میں آنتوں سے فضلہ نکالنے والا اور فاسد جُذامی مادہ کو دفع کرنیوالا ہے - یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بہی وجوہات سے آکاش یا جل تتو بڑھ جاوے اور اِسی کی کمی ہو جاوے، تب اِس کا استعمال بہت زیادہ فائدہ مند ہے - لہٰذا مُندرجہ ذیل امراض میں بہت عُمدہ مُفید ہے - جیسے کنٹھ مالا، ذیابطیس بسان میں - مُنہ سے خون تھوکنے و دست کے ساتھ خون آنے میں - دائمی قبض یا بدہضمی و بواسیر اور جُذام میں - تلی، جگر و خون کی عموماً تمام خرابیوں میں - سر بڑا ہو جانے، کان بہنے اور کم سُنائی دینے میں اِس کا اِستعمال بہت فائدہ مند ہے -

۶۔ بیشی کی علامت - اِس کی بیشی پر جسم میں کچھ خشکی پیاس و نیند زیادہ ہوتی ہے - ناخن آنکھ پاخانہ، پیشاب و زبان کا رنگ سفیدی مائل پیلا اور ذائقہ سیٹھا، پھیکا ہوتا ہے - اور تمام رطوبتیں کمی کے ساتھ خُشک خارج ہوتی ہیں -

۷۔ کمی کی علامت - اِس کی کمی میں بدہضمی بُھوک کی کمی، قبض، جسم میں درد، اعضا شکنی، ہڑکل، جمہائی، ناک میں بو، فساد خون و جُذامی مادہ تک پیدا ہو جاتا ہے - آنکھ ناخن، پاخانہ، پیشاب کچھ نیلگوں و نیند کم پائی جاتی ہے -

۸۔ کس تتو کو دبا سکتا ہے؟ زیادہ تر کچھ جل تتو کو -

۹۔ اِس کے خلاف خاص کون تتو ہے؟ زیادہ تر جل تتو -

ناظرین - چونکہ دھوپ میں دو مرکب تتو اور پائے جاتے ہیں، لہٰذا تجربہ سے جو اُن کے مُرکب فائدے پائے جاتے ہیں، وہ بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں -

۱- اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا بیان

اِس کا رنگ اگنی پرتھوی تتو کا مُرکب یعنی نارنگی ہوتا ہے۔ اور اِس کے کرم یعنی فائدے بھی مذکورہ بالا دونوں تتوں کے ملے جُلے ہی ہوتے ہیں۔ اور مُندرجہ ذیل امراض میں مُفید پایا جاتا ہے یعنی یہ قدرے مُحرک ہے، لہٰذا زیادہ بیٹھے رہنے والے دوکانداروں یا کلرکوں کی پُرانی بدہضمی و پرانے قبض میں۔ سیت کے بُخار و نزلہ میں۔ پیٹ کی جلن، درد و کھٹی ڈکاریں آنے میں۔ پھیپھڑوں کی کمزوری، ماہواری حیض کی کمی و ہسٹیریا اور فیٹی ڈجینریشن یعنی میدروگ (چربیلے مُٹاپے) میں دینا بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور جوانوں کو اگنی تتو کی بجائے دینا بہتر ہے۔ برص و جُذام کے مرض میں پرتھوی تتو کے بعد اِس کو دینا بہت مُفید ہے۔

۲- پرتھوی جل وایو کے مُرکب تتو کا بیان

اِس کا رنگ پرتھوی، جل، وایو تتو کا مُرکب یعنی بینگنی ہوتا ہے۔ اور اِس کے کرم یعنی فائدے بھی مذکورہ بالا تینوں تتوں کے ملے جُلے ہی ہوتے ہیں اور مُندرجہ ذیل امراض میں مُفید پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ قدرے ملین و سرد اور منی کو گاڑھا کرنے والا ہے، لہٰذا جب اگنی تتو کا جُز جسم میں بڑھ کر اِس طرح رمجاوے کہ تشخیص ہی میں نہ آپاوے۔ یا حرام مغز اِس طرح بگڑ جاوے، کہ آرام ہونے ہی میں نہ آپاوے، تب ایسی عصبی خرابی میں اِسکا دینا بہت زیادہ مُفید ہے۔ یعنی جب اگنی تتو کی خرابی سے ہسٹیریا، مرگی، دیوانگی، سرسام، مائی لائی ٹس ہوں یا سنیات میں جب ہذیان ہو، یا ذیابطیس ہو، یا ہتھ لس کے باعث جب جریان یعنی رِقت منی ہوجاوے، تب اِسکا دینا بہت مُفید ہے۔
انت میں تتوں کے ایسے گُن، کرم، سُبھاؤ کے عالم تتو وِگیانک آچاریوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط۔

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

چھبیسواں باب پچاس بیانات تمام شُد

اُدم

گنیشائے نمونہ

اتھ

ستائیسواں باب

تتو گیان چکتسا (علاج اکثیر عناصری) کے مکمل اُصول

اِن کا سبب اور تقسیم

پیارے بھائیو جب آپکو پچھلے تمام بابوں میں تبلائے بیانات سے یہ اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ تمام جسم پانچوں تتوں ہی سے بنے ہوئے ہیں۔ اور انہیں کے ٹھیک مقدار میں رہنے پر تندرست رہتے اور انہیں کی کمی بیشی کے باعث جسموں میں خرابی یعنی امراض پیدا ہوجاتے ہیں اور انہیں کی کمی بیشی پوری کردینے سے پھر پورے تندرست بھی ہوسکتے ہیں۔ تو جس طریقہ سے کسی مریض کے مرض کی ٹھیک تشخیص اور ٹھیک ادویات کی تجویز اور وہی پُراثر دوائی بھی فوراً مل سکے تب ہی مکمل و مستقل صحت ہوسکتی ہے۔ تو بس ٹھیک اسی اصول کیمطابق تتو گیان چکتسا کا مکمل علم حاصل کرنیکے لئے مندرجہ ذیل چھ اُصول جاننا ضروری ہونگے۔ لہٰذا اِن کی تشریح کو آپ اگلے چھ بابوں میں پڑھ کر اچھی طرح زبانی یاد کرلیں۔

۱۔ اِن تتوں کے کم و بیش ہونے یا بگڑ جانیکے اسباب یعنی اسبابُ الامراض کیا ہیں۔

۲۔ اِن کی کمی بیشی کی جانچ یعنی تشخیصُ الامراض کی علامات کیا ہیں۔

۳۔ اِن کی کمی بیشی یا بگاڑ کو پھر پوری یا درست کرنے کی ترکیب کیا ہیں۔

۴۔ کوئی ایک خالص تتو استعمال کے لئے تتوں کے مجموعہ میں سے کس طرح چھانٹ کر حاصل کیا جاسکتا ہے یعنی تتوں کی ادویات کا نگھنٹو یعنی علم الادویہ کیا ہے۔

۵۔ اِن حاصل شدہ تتوں کا امراض پر کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ اِن پانچوں اُصولوں سے تمام امراض کا علیحدہ علیحدہ علاج کیا ہے۔

انت میں ایسے مکمل اُصولِ علاج کے عالمِ تتو درشی مہاتماؤں کو میرا نسکار ہو نمسکار ہو نمسکار ہو۔ رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی۔ ستائیسواں باب چھ بیانات تمام شُد

اُدوم

گن تتے نمونہ
اُتھ

اٹھائیسواں باب

اوّل تتوں کی کمی بیشی یعنی اسبابُ الامراض کا بیان
اِن کے فعل اور تقسیم

پیارے بھائیو! مکمل تندرست اجسام کی پیدائش ہونے کے بعد پانچوں تتوں کو ٹھیک مساوی مقدار پر قائم رکھنے کے لئے جو اُصول مُقرر ہیں، وہ اصول اِنسداد الامراض (رُگوں ٹرک چکِتسا) کے نام سے مشہور ہیں اور اِسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک لکھے جا چکے ہیں۔ اور اُن کا طرزِ عمل بھی پندرھویں سے اکیسویں باب تک میں بتلا دیا گیا ہے۔ لہٰذا جب تک اُن اُصولوں کی پابندی ہوتی رہتی ہے، تو وہ ٹھیک مساوی مقداروں میں بنے رہتے ہیں۔ اور کوئی کسی طرح کا دُکھ یا مرض بھی کسی کو نہیں ہوتا اور جسم تندرست رہتے ہیں۔ اور جب اُنکے برعکس کام کیا گیا، تو وہ ٹھیک مساوی مقدار پر نہیں رہتے اور کم وبیش ہو کر بگڑ جاتے ہیں۔ جس سے پھر کوئی نہ کوئی ادہی بھوتک یا آدہی دیوک یا ادھیاتمک دُکھ یعنی مرض پیدا ہو جایا کرتے ہیں، جو زیادہ تر دو ہی قسم کے اسباب سے عمل میں آتے ہیں یعنی اوّل تو جسم سے باہر کے اور دوئم جسم کے اندر کے اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جن کی مکمل تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اوّل بیرونی یا خارجیہ اسبابُ الامراض کا بیان

یعنی وہ تمام آدہی بھوتک اور آدہی دیوک تکالیف یا امراض جو جسم سے باہر کی وجوہات سے پیدا ہوتے ہیں اور بیرونی صدمات ناگہانی کہلاتے ہیں۔ جیسے چوٹ، موچ و زہریلے جانوروں (جیو جنتوں) کا کاٹنا۔ یا کسی مہلک مرض کے زہر کا کسی طرح جسم میں داخل ہو جانا۔ یا کسی چھوتدار امراض کا اثر کسی مریض سے لگ جانا۔ اور دیوتاؤں کے غصہ (کوپ) سے بھی تتو کم وبیش ہو جاتے ہیں جس سے بیرونی اثر سے بیرونی یعنی مقامی مرض، اور اندرونی اثر سے اندرونی یعنی جسمانی مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کم اثر سے چھوٹے

وزیادہ اثر سے بڑے سخت مہلک امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ جیسے ہیضہ، پلیگ ہوجانا۔ یا بادل کی گرج وبجلی کی کڑک ہوا کے طوفان سے یا دہوپ سے لو لگ جانا۔ جل سے ڈوبنا۔ زمین کی آتش فشانی یا چوٹ سے تکلیف ہوجانا وغیرہ

دوئم۔ اندرونی یا جسمانی اسبابُ الامراض کا بیان

یہ اسبابُ الامراض اپنے جسم کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں اور ادہیاتمک دُکھ یا مرض پیدا کرتے ہیں۔ جو زیادہ تر اسی مقالہ کے آٹھویں سے چودہویں باب تک میں وخاص طور سے تیرہویں باب میں بتلائے کہان پان، رہن سہن کے اُصولوں کی ٹھیک ٹھیک پابندی نہ کرنے کے باعث پیدا ہوتے ہیں اور اکثر تین طرح سے دیکھنے میں آتے ہیں جنکو آپ وہیں پھر دیکھ لیں، کیونکہ یہاں تو میں مختصر طور پر سمجھاؤں گا۔ جیسے۔

۱۔ ہوا، پانی، غذا اور تمام غذائی اشیاء کے ذریعہ۔ یعنی جب حساب سے کم وبیش یا خراب قسم کی اشیاء کہائی پی جاوینگی۔ تو لازمی طور پر تتو کم وبیش ہوکر امراض پیدا ہوجائینگے

۲۔ روزانہ کے رہن سہن، کپڑے، بستر، مکان در وشنی وغیرہ کے ذریعہ۔ یعنی جب یہ خراب یا حساب سے کم وبیش ملیں گے، تو لازمی طور پر تتو کم وبیش ہوکر امراض پیدا ہوجاویں گے۔

۳۔ جسمانی یا روحانی افعال کے ذریعہ۔ جیسے رنج، فکر، غم، خوشی، دماغی یا جسمانی فعل نیند، مُباشرت وغیرہ۔ یعنی جب یہ حساب سے زیادہ ہووے یا ضرورت پر بالکل نہیں ہووے، تو تتو کم وبیش ہوگئے۔ بس تقریباً یہی اسباب تتوں کی کمی بیشی ہوجانے کے پائے جاتے ہیں۔ البتہ کمی اثر میں کم وچھوٹے اور دیر میں مرض پیدا ہوتے ہیں۔ اور زیادہ اثر سے جلدی و بڑے اور سخت مہلک امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اِنہیں اسبابُ الامراض کا خیال رکھکر زندگی بسر کرنے سے پھر مذکورہ بالا کوئی مرض پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا اسی کا حقیقی علم کرانے کے لئے پیچھے یہ بتلایا گیا ہے کہ شروع عمر میں برہمچاری رہکر مکمل عالم اُستاد سے یہ تمام علم پڑھ لئے جاویں۔ پھر اِن کا عمل کرنا شروع کریں، تو پھر کوئی تکلیف یا مرض نہیں ہوگا۔ لیکن آج کل زیادہ تر ایسا نہیں ہورہا ہے جس سے سنسار تکلیفوں ومرضوں کا گھر ہوگیا ہے۔

لہٰذا یا تو اُن اُصولوں کی بے علمی، ناسمجھی یا غلطی سے خیال چھوڑ کر جو اُن کے برعکس ہیشتر لکھی ہوئی باتیں ہوجاتی ہیں، بس اُسی سے تتو کم وبیش ہوکر مرض شروع ہوجاتے ہیں۔ اور پھر غلط علاج سے صحت ہونے میں بہی نہیں آپاتے۔ اسی علم کی کمی پوری کرنیکو

اِس لاثانی گیان (علم) کے بھنڈار جگت گرو سری تتو اپنشد وامول درشن کو لکھا گیا ہے، کہ جس سے خلقت بلا کسی گرو سے پڑھے ہی تمام ضروری علم اسی سے حاصل کر کے اپنے من مانے اِس لوک کی تندرستی وبہشتی عیش وعشرت (سورگ سکھ) اور پرلوک میں نجات (موکش) کے باقاعدہ فائدہ اُٹھائے اور مُلکی بہبودی کے لئے اپنے دوسرے پڑوسی بھائیوں کو بھی اِسے پڑھ کر فائدہ اُٹھانیکی رائے دیں یعنی یا تو اِنسدادالامراض کے اصولوں پر چل کر مریض ہی نہ ہوں، اور اگر غلطی سے ہو بھی جاویں، تو اِس کے طبی مقالہ سے فوراً آپ ہی عِلاج کر کے صحت حاصل کریں۔

اِس لئے مرض کی حالت میں اِنسانوں کا خاص فرض یہ ہے، کہ اِن تتوں کی کمی بیشی کے اسباب کو تلاش کریں۔ اور جب یہ معلوم ہوگیا، تو اُس خلاف عمل کو فوراً چھوڑ دیں، لبس یہی خاص پرہیز کہلاتا ہے۔ اور جب پرہیز ہونے لگا یعنی آئندہ کو اُس تتو کا بگاڑ بڑھنا دور ہوگیا، تب آدھا مرض تو فوراً ہی کم ہو جاویگا۔ کیونکہ روزانہ کا وہ نقصان دہ راستہ تو اُس کے بگاڑ کا بند ہی ہوگیا پھر اِس موجودہ مرض کا اگلے چھتیسویں سے بیالیسویں باب تک میں بتلائے طریقوں سے عِلاج کر کے اِن تتوں کی کمی بیشی کو پورا کر کے تندرستی حاصل کرلیں۔ بس یہی مکمل علاج کا بیان ہے۔

انت میں ایسے اسبابُ الامراض معلوم کرنے والے ویدراجوں، طبیبوں اور ڈاکٹر صاحبان کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر منی
جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اٹھائیسواں باب چھ بیانات تمام شد

اُدم

دین بندہوئے نمبر

اتھ

اُنتیسواں باب

دوم تتوں کی کمی بیشی کی علامت یعنی تشخیص الامراض کا بیان

ان کے اسباب - علامات اور تقسیم

پیارے بھائیو! کسی تتو کی کمی بیشی کی علامتوں کو جاننا ایک ایسی بڑی ضروری بات ہی کہ بس سنسار بھر کے تمام مرضوں کی تشخیص ہی اِسی بڑے اور سچے علم پر منحصر ہے یعنی جس کو جتنا زیادہ اچھا گیان اِس علم کا ہوگا، وہ عالم اُتنی ہی تشخیص مرض عمدہ کرسکے گا۔ اور اِسی لئے اُسکی تتوں کی درستی کی تجویز یعنی مرض کا علاج بھی ویسا ہی ٹھیک ہوگا۔ اور پھر مرض کو صحت بھی لازمی ویسی ہی ہوگی۔ اِس لئے اِتنے بڑے گیان کو مختصر الفاظ میں بتلا دینا ناممکن نہیں، تو بہت مشکل تو ضرور ہی ہے۔ بلکہ میری رائے میں تو اِس قسم کی ایسی آسان کتاب کو پڑھ کر بھی شاید زیادہ تر مخلوق کو مکمل گیان جبتک حاصل نہیں ہو سکتا، کہ جبتک ایک بار اِس کے مصنف یا اِس کے مکمل ماہر بھا تما سے زبانی نہ سمجھ لیں۔ اور تمام ترکیبیں اُس کے سامنے کرکے دیکھ کر اچھی طرح سے زبانی یاد نہ کرلیں۔ لیکن میں تو اپنے دماغ کے سبھی خیالات اور تجربوں کو سلسلہ وار اِس کتاب میں لکھ کر ناظرین کو سمجھانیکی ضرور ہی اتنی کوشش کرونگا، کہ جتنی بھی میں کرسکونگا۔ کیونکہ میرا حقیقی مقصد ہی سنسار کو اِس علم کا مکمل عالم بنانے سے ہے۔ اب اگر پھر بھی کوئی نہیں سمجھیگا، تو اُس میں میرا کیا قصور ہوگا۔ یہ اُس کی تقدیر ہی کا قصور ہوگا۔

ناظرین! جسم میں تتوں کی کمی بیشی سے جو خرابی اُنکے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ روپ اور خواص و فوائد میں آگئی ہیں، اُنکے نیک یا بد اثرات زندگی کے کاموں یا بھوگوں میں ایسے مختلف طریق سے ظاہر ہوتے ہیں کہ جن کی شمار کرنا تو حقیقت میں بڑی بھول کرنا ہے۔ لیکن پھر بھی کام چلانیکے لئے جتنی جانچ تجربہ میں ابتک آچکی ہے، اُنہیں کو آیر ویدک شاستر لکھنے والوں نے تجربہ کرکے تمام خرابیوں یعنی تکلیفوں کو یکجائی لکھ دیا ہے۔ بس اِنہیں خرابیوں یعنی تکلیفوں کا نام جُدا جُدا سمجھنے کی آسانی کے لئے جُدا جُدا مرضوں، کسٹوں یا روگوں کے نام سے مُقرر کرکے لکھ دئیے ہیں۔ اِس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔ اِسلئے اِن موجدوں (آچاریوں) کے

اِس مُفید خلائق کاموں کا تمام خلقت پر احسان (رِن) واجب ہے، جِسکے لئے میں اُن مقدس روحوں کو باادب نمسکار کرتا و تہ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور چونکہ اب اِن خرابیوں یعنی تکلیفوں کے نام جُدا جُدا مقرر ہوگئے اور رکھے بھی جاچکے ہیں۔ اور سنسار کے تمام طبیب و دیگر اشخاص بھی اِن کے ناموں سے خوب واقف ہوچکے ہیں۔ اور اِن کے ویسے ہی ماننے میں مجھکو بھی نہ تو تشخیص ہی میں کوئی دقت پیش آتی ہے اور نہ علاج ہی میں۔ اِس لئے میں بھی اِس کتاب کی ضخامت بڑھجانے کے اندیشہ کے باعث اور کوئی نئے نام اُن امراض کے نہ رکھکر اُنہیں پُرانے موجدوں کے رکھے ہوئے ناموں سے کام لونگا، ورنہ اِن سبھی امراض کے دوسرے حقیقی نام مقرر کرنیکی میری خواہش تھی۔ اب چونکہ شمار میں وہ بہت زیادہ ہیں، لہٰذا مناسب خیال کیا گیا، کہ جُدا جُدا ہی بابوں میں اُن سبھی امراض کی علیحدہ علیحدہ پوری پوری تشخیص یعنی تتوں کی کمی بیشی کی شناخت اور اُن کا سُدھار یعنی علاج بتلایا جاوے، تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یہاں تو صِرف کمی بیشی تتو کی جانچ کے وہ خاص اُصول تبلائے جاویں گے، کہ جو طبیب کو ہر وقت تمام خرابیوں یعنی امراض کی تشخیص کرنے میں خاص طور پر کام آویں اور اِس طرح اُستاد کی مانند امداد دیتے رہیں، کہ جس سے کوئی غلطی تشخیصُ الامراض میں نہ ہوجاوے۔ لہٰذا اسی آسانی کے لئے پانچوں تتوں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ جو چھبیسویں باب میں تبلائے جاچکے ہیں، پیشتر تو آپ اُن کو خوب زبانی یاد کرلیں، پھر اِس باب کے تمام مُندرجہ ذیل تشخیصُ الامراض کے اصولوں کو یاد کریں۔

پہلی جانچ

ناظرین! جب کوئی تتو جسم میں بگڑتا ہے، تو وہ دو طرح سے بگڑتا ہے یعنی یا تو وہ کم ہوجاوے یا بڑھ جاوے۔ بس اِس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اور یہ خاص طے شُدہ بات ہے، کہ جب کوئی تتو بگڑ جاویگا، تو اُس کی جگہ کوئی دوسرا برعکس تتو ضرور کم ہوجاویگا، یعنی اُس کی زیادتی سے دب جاویگا۔ یا یوں سمجھو! کہ جب کوئی تتو جسم میں کم ہوجاویگا، تو اُس کی کمی کی جگہ کوئی دوسرا برعکس تتو ضرور بڑھ جاویگا۔ اور یہ بھی قدرتی اُصول ہے، کہ جب کوئی تتو گھٹ بڑھ جاویگا، تو وہی تمام پر غالب آکر اپنا ہی قبضہ کرلیگا یعنی اپنا ہی اثر دکھاویگا اور دوسرے تمام تتو دب جاوینگے۔ تب جدھر بھی نظر ڈالوگے، تو وہی زیادتی یا کمی والا تتو دکھلائی دیگا اور اِسی کی کمی بیشی کی خرابی یعنی مرض پیدا ہوجاوینگے۔ پھر کسی بھی تتو کی کمی بیشی کی شناخت کیلئے چھبیسویں باب میں بتلائی ہر ایک حواس باطنی (گیان اِندری) وحواس ظاہری (کرم اِندری) اور انہیں کے افعال وفضلات میں اُن تتوں کے علیحدہ علیحدہ گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی روپ رنگ وخواص فوائد کی جانچ کے لئے اُن میں مُندرجہ ذیل باتیں غور کے ساتھ دیکھو۔ کہ

۱۔ **آکاش تتو کی جانچ کے لئے** ۔ اِس تتو کی گیان اِندری کان کا روپ۔ رنگ و اِسکا فعل

آواز سُنائی دینا کیسا ہے۔ اور اس کی کرم اندری مُنہ کا فعل بولنا چبانا و ذائقہ کیسا ہے۔ اور اس کا فُضلہ تھوک و زبان کے جماؤ کا رُوپ رنگ کیسا ہے۔

۲ وایو تتو کی جانچ کے لئے۔ اِس تتو کی گیان اِندری عصب کا رُوپ رنگ و اِس کا فعل محسوس کرنا کیسا ہے۔ اور اِس کی کرم اِندری جلد کا روپ رنگ جو ہاتھ پیر کے سِرے پر ناخنوں میں معلوم ہوگا کیسا ہے۔ اور ہاتھ پیروں کا فعل ہلنا جُلنا، چلنا، پھرنا کیسا ہے۔ اور اِن کا فُضلہ پسینہ و زبان کا جماؤ و ذائقہ کیسا ہے۔

۳ اگنی تتو کی جانچ کے لئے۔ اِس تتو کی گیان اِندری آنکھ کا رُوپ رنگ و اِس کا فعل دکھائی دینا کیسا ہے۔ اور اِس کی کرم اِندری اعضاء تناسُل یا رحم کا فعل مُباشرت و ماہواری حیض اور اِن کا ست یعنی جوہر دیریہ و رج کیسا ہے۔ اور زبان کا روپ رنگ جماؤ و ذائقہ کیسا ہے۔

۴ جل تتو کی جانچ کے لئے۔ اِس تتو کی گیان اِندری زبان کی جڑ (رسنا) کا رُوپ رنگ و اِس کا فعل ذائقہ محسوس کرنا کیسا ہے۔ اور اِس کی کرم اِندری زبان کا روپ رنگ و اِس کا فعل نگلنا، کھانسنا، گانا وغیرہ کیسا ہے۔ اور اِسکے فضلہ کف اور اِسکے اوپر کے جماؤ کا روپ رنگ و ذائقہ کیسا ہے۔

۵ پرتھوی تتو کی جانچ کے لئے۔ اِس تتو کی گیان اِندری ناک کا روپ رنگ و اِس کا فعل بو محسوس کرنا کیسا ہے۔ اور اِس کی کرم اِندری مقعد کا روپ رنگ و اِس کا فعل فضلہ خارج کرنا و اِس کے فضلہ کا روپ رنگ کیسا ہے۔ اور زبان کا روپ رنگ و جماؤ اور ذائقہ کیسا ہے۔

دوسری جانچ

ناظرین! پھر یہ دیکھو، کہ تتو کی کمی بیشی تمام جسم کے اندر اثر کر گئی ہے، یا جسم کے کسی باہر ہی کے خاص حصّہ میں اثر ہوا ہے۔ اگر اندر اثر ہوا ہوگا، تو اندرونی آلات (اعضاء رئیسہ) کے فعلوں میں فرق آجاویگا اور اندرونی تکلیف یعنی مرض پیدا ہونگے۔ اور اگر بیرونی اثر ہوگا، تو صرف باہر جلد پر ہی کوئی مرض ہو جاویگا۔

تیسری جانچ

ناظرین! جب اِن دونوں گیان اِندریوں اور کرم اِندریوں کے گُن۔ کرم سُبھا یعنی اِنکے رُوپ رنگ و خواص فوائد یعنی اِن کے رُوپ رنگ کے سوائے اِن کے افعال اور فضلہ کا رُوپ رنگ بھی تمام دُرست ہوں، تو سمجھ لو کہ اندرونی یا بیرونی کوئی بھی مرض نہیں ہے۔ اور جسم بالکل تندرست ہے۔ لیکن جب کسی میں بھی فرق پاؤ اور جان لو کہ فلاں تتو میں کمی بیشی کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے، تو پھر پیشتر بتلائے اُصول کے مُطابق اُس کی یہ جانچ کرو، کہ جب کوئی بھی تتو کم و بیش ہو جاتا ہے، تو پھر وہ ہر ایک حصّہ (جُزو۔ انگ) میں کچھ نہ کچھ اپنا ہی رنگ جما لیتا ہے یعنی تمام گیان اِندریوں و کرم اِندریوں کا رُوپ

رنگ اور اُن کا فعل و فضلہ جات تقریباً اُسی تتو کی کمی بیشی کے فعل کو ایک ہی مشترکہ شکل سے ظاہر کرنے لگتی ہیں۔ اور وہ اپنے تمام خواص فوائد میں چھبیسویں باب کے مطابق ہی خرابی ظاہر کرنے لگتا ہے۔ جیسے

نمبر ۱ جب آکاش تتو کم اور اُس کی جگہ اگنی تتو بیش ہو گیا ہو گا، تو تمام ہی گیان اندری کان یا عصب چشم۔ رسنا و ناک کے روپ رنگ کم و بیش سُرخی مائل گرم و تمتمائی ہوئی ہونگی۔ اور ان کے گنوں میں بھی فرق ہوگا یعنی سب تیزی کے ساتھ ہونگے۔ اور اُن کی کرم اندری منہ، جلد، ہاتھ پیر، زبان، مقعد اور اِن کے سِرے ہونٹ، ناخن سبھی سُرخی مائل یا گرم ہونگے۔ اور ان کے افعال میں بھی خشکی معلوم ہوگی و اِن کے فضلے تھوک، پسینہ، پیشاب، بلغم و زبان کا جماؤ و فضلہ بھی کچھ سُرخی مائل یا تیز پیلے رنگ کے اکثر خشک ورنہ پتلے ہونگے۔ اور مزاج تیز غصہ ور جسم دُبلا پتلا۔ سُبھاؤ میں چنچلتا۔ اکثر جسم گرم یا بُخار اور دو چار پیلے پتلے دست یا پیچش ہوگی۔ اور پیاس زیادہ۔ ذائقہ کڑوا۔ نیند کم معلوم ہوا کریگی۔ اور بہت زیادہ کمی میں چیچک وغیرہ پھنسی دار مہلک بُخار پیدا ہو جاتے ہیں۔

نمبر ۲ اور جب اگنی تتو کم اور اُس کی جگہ آکاش تتو بیش ہو گیا ہوگا، تو تمام ہی گیان اندری کان عصب چشم۔ رسنا و ناک کے روپ، رنگ کم و بیش سفیدی مائل یا نیلگوں ہونگی۔ اور ان کے گنوں میں بھی کچھ فرق معلوم ہوگا، یعنی سُست سرد و ڈھیلے معلوم ہونگے۔ اور ان کی کرم اندری منہ، جلد، ہاتھ پیر، اعضاء تناسل، زبان، مقعد و اِن کے سِرے ہونٹ، ناخن سبھی سرد نیلگوں یا سفیدی مائل ہونگے اور اِن کے افعال میں بھی سُستی معلوم ہوگی۔ اور اِن کے فضلات میں تھوک زیادہ، پسینہ ندارد، پیشاب سفیدی مائل و زیادہ۔ بلغم جھاگدار سفیدی مائل و زیادہ۔ زبان سفید جماؤ سے پوشیدہ اور پاخانہ بھی سفیدی مائل یا نیلگوں اکثر خشک اور بہت کم ہوگا۔ اور مزاج میں سُستی کاہلی، نیند کی زیادتی، بھوک کی کمی و قبض پایا جاویگا۔ اور پیاس کم، ذائقہ میٹھا و ناخن لمبائی میں کم و بیش درار دار یعنی لکیروں والے ہوں گے۔ اور بہت زیادہ کمی میں جُذام یا فالج کا مرض پایا جاویگا۔

نمبر ۳ اور جب وایو تتو کم ہو کر اگنی تتو بڑھ جاویگا، تو گیان اندری و کرم اندری تو معمولی حالت میں رہیں گی، لیکن اُن کے افعال میں چھبیسویں باب کے مطابق گڑبڑ و سُستی اور پاخانہ بھی خراب بہت خشک و پیلا ہوگا۔ اور فساد خون ہو کر پھوڑے پھنسی نکلتے پائے جاویں گے۔ اور جب وایو تتو بیش ہوگا، تو جسم میں ہڑکل اور مختلف مقامات میں دورے سے یا متواتر رہنے والے درد اعضاء میں پھڑکن پائی جاویگی۔ اور پاخانہ پھولا ہوا و ذائقہ کسیلا ہوگا۔

نمبر ۴ اور جب جل تتو کم ہو کر وایو یا اگنی تتو بیش ہو جاویگا، تو تمام گیان اندریوں و کرم اندریوں میں خشکی پائی جاویگی اور ان کے افعال بھی خشکی لئے بگڑے ہوئے پائے جاویں گے۔ اور ان کے فضلات کا اِخراج بھی خراب ہوگا۔ مثلاً آنکھ، ناخن، پیشاب، پاخانہ کچھ پیلے یا گلابی، اور پھیپھڑوں میں

کف کا کوئی مرض جیسے سخت قسم کی خشک کھانسی یا نیومونیاں پائے جاوینگے۔ اکثر دائمی قبض و آنتوں کی سوزش کے مرض، اپھار، کمزوری و کف کھانسی ملے جُلے پائے جاوینگے۔ اور مریض غصّہ ور۔ چڑچڑا دلاغر رہا کریگا۔ اور ذائقہ کڑوا یا کسیلا ہوگا۔ اور زیادہ کمی میں ممکن ہے جریان، سِل، تپ دق یا سنگرہنی پائے جاویں۔

۵ اور جب پرتھوی تتو کم ہو کر اُس کی جگہ جل، وایو یا آکاش تتو بڑھ جاویگا، تو تمام گیان اِندریاں و کرم اِندریاں اور اِن کے افعال و فضولوں میں تکلیف بڑھ کر سُستی (سِتھِلتا) بڑھ جاویگی۔ اور اعضا شکنی، جمائی، اُنیدا پن پیدا ہو جاویگا۔ قبض کی شکایت و ذائقہ صابونی رہا کریگا جس سے بھوک کم لگیگی، فُضلہ کا رنگ کچھ نیلا سفیدی مائل، پیشاب کچھ ہلکا پیلا یا سفید، جلد یا ناخنوں میں خشکی اور اکثر ناخنوں میں کم و بیش دراریں باریک باریک نزدیک نزدیک یا موٹی موٹی دور دور لمبائی میں پائی جاویں گی و مزاج بلغمی ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے یہ کمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر جانے سے جسم کا مادہ مرض جُذام میں تبدیل ہو جاوے۔

چوتھی جانچ

ناظرین! جب اُس وِشوکرما پرماتما نے دُنیا پیدا کی تھی، تو اُس کو خاص خاص ضروریات کے لحاظ کی وجہ سے دُنیا میں ایک سے میدانوں کے سوائے اُونچے سے اُونچے پہاڑی مقام و نیچے سے نیچے سمندری مقام اور اُن کے درمیان میں چھوٹے چھوٹے جزیرے اور درمیانی مقاموں میں ریتیلے مقام بھی بنانے پڑے تھے۔ جس کے باعث وہاں کی آب و ہوا بھی خاص قسم کی ہو گئی ہے۔ تو وہاں کے مقام کے مطابق کسی مقام میں کوئی تتو بیش اور کسی مقام میں کوئی تتو کم ملنے لگے۔ تو جب وہاں کے مُلک کے مُلک ہی میں اِن تتوں کی کمی بیشی کا اثر رہنے لگا، تو مجبوراً وہاں کے رہنے والے جاندار بھی جب اُس کمی یا بیشی تتو کے اثر ہی میں پیدا ہوتے اور وہیں رہ کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، لہٰذا وہ اُس کے عادی ہو جاتے یعنی اس تتو کی کمی بیشی کے اثر کو وہ برداشت کر جاتے ہیں۔ تو پھر اِس سے اُن کو کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ پھر اُس کا کوئی سُدھار ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ پیشتر ہی کہا جا چُکا ہے، کہ اُس کی غلطی یا حکمت سے جو کام جیسا ہو چُکا ویسا ہو چکا، اُس کا سُدھارنے والا پھر یہاں کوئی دیگر انجینر ہی نہیں مل سکتا۔ بس اِس کا بھی مرض تشخیص کرتے وقت خیال رکھا جاوے۔ جیسے

۱ اُونچے دیش جیسے پہاڑ پر آکاش تتو بیش اور وایو تتو کم ہوتا ہے، تو وہاں کے رہنے والے چھوٹے قد کے ٹھگنے، گورے اور موٹے تازے ذرا سُست، کم فہم، بلغمی خواص کے، اور اُن کی آنکھیں قدرے نیلگوں ہوتی ہیں۔ تو آپ کسی پہاڑی انسان کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھ ہی کی رنگت سے آکاش تتو کی بیشی غلط تشخیص کر کے اُس کا علاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُسکی اور تمام علامتیں بھی ملاویں۔

نمبر ۲ سمندر کے درمیان کے جزیروں جیسے۔ انگلینڈ، آئرلینڈ وغیرہ کے رہنے والوں میں وایوتتو بیش ہوتا ہے، تو وہاں کے باشندے لمبے، گورے، تندرست، چنچل، عقلمند و چلتے پُرزے ہوتے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں سبزی مائل سی ہوتی ہیں۔ تو آپ انگلینڈ کے کسی بھی اِنسان کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھ ہی کی رنگت سے وایوتتو کی بیشی غلط تشخیص کرکے اُس کا علاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُسکی اور تمام علامتیں بھی مِلا دیں۔ لیکن اِن دونوں مقاموں کے باشندگان میں کچھ کم و بیش ملتے جُلتے ڈھنڈ کے سُبھاؤ ضرور پائے جاوینگے۔

نمبر ۳ اور بڑے ریگستان جیسے۔ افریقہ میں پرتھوی تتو بیش ہوتا ہے، تو وہاں کے باشندگان درمیانی قد کے موٹے، طاقتور، کالے ذرا کم فہم ہوتے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں ذرا زردی مائل ہوتی ہیں، تو آپ کسی بھی افریقن کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھوں ہی کی رنگت سے پرتھوی تتو کی بیشی غلط تشخیص کرکے اُس کا عِلاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُس کی اور علامتیں بھی ملا دیں۔

نمبر ۴ باقی بڑے بڑے اوسط درجہ کے دیشوں اور اِن مذکورہ بالا دیشوں کے باشندگان میں بھی ہر ایک شخص کی عُمر کے خاص خاص حصّوں میں بھی خاص خاص تتو کی کمی بیشی اُس وِشوکرما نے حسبِ ضرورت خود ہی رکھی ہے، جو پہلے اُصول کے مُطابق درستی کے لائق ہی نہیں ہے۔ لہٰذا تشخیص مرض کے وقت اِس کا بھی خوب لِحاظ رکھیں۔ جیسے ہر ایک شخص کے بچپن میں اگنی تتو بیش ہوا کرتا ہے، اور قُدرتی طریقہ سے آنکھیں پھر بھی نیلگوں یا سبزی مائل سی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اور ہر ایک شخص کے بُڑھاپے میں اگنی تتو کم ہوتا ہے، لیکن نیند پھر بھی کم ہی آیا کرتی ہے۔

نمبر ۵ مرض کی تشخیص کے وقت خاص خاص پیشوں کا بھی خیال کرلیں۔ جیسے سُنار، کُمہار، درزی و منشی وغیرہ کی آنکھوں سے زیادہ کام کرنے یا کسی کو گرمی کے زیادہ کام کرنے کے باعِث اکثر اُنکی آنکھوں میں سُرخی تو بیش ہی دِکھلائی دیگی، چاہے سیت تک کی حالت ہو رہی ہو۔ اِس لئے آپ بغیر دیگر علامتوں کے بلائے اِس بیشی کی علامت ہی کو بیش تتو مان کر کہیں غلطی نہ اُٹھا بیٹھیں۔

نمبر ۶ مرض کی تشخیص کے وقت موسم کا بھی خیال ضرور کرلیں ورنہ تشخیص میں غلطی ہو جاویگی۔ جیسے۔ موسم سرما میں آکاش و پرتھوی تتو، گرما میں اگنی تتو، اور برسات میں وایو و جل تتو اکثر بیش ہوا کرتے ہیں۔

نمبر ۷ مرض کی تشخیص کرتے ہوئے وقت کا بھی ضرور خیال رکھیں۔ کیونکہ سوریہ بھگوان کے نزدیک یا دور ہونے کے باعث اکثر صُبح کے وقت کچھ اگنی تتو کا اثر کم۔ دوپہر کے وقت کچھ زیادہ اور شام سے رات بھر پھر کم رہتا ہے۔ اور اگنی تتو کی کمی پر آکاش تتو بیش اور اُس کی بیشی پر یہ کچھ کم ہوتا رہتا ہے۔

نمبر ۸ مرض کی تشخیص کے وقت ذرا مریض کی عادت کا بھی خیال کرلیا کریں، کہ وہ کوئی شراب

افیون، بھنگ وغیرہ کا نشہ یا کسی گرم دوا کا تو استعمال نہیں کر رہا ہے۔ کیونکہ اُس سے بھی عارضی طور پر ذرا دیر کے لئے آکاش تتو کم اور اگنی تتو بیش ہو جایا کرتے ہیں۔

بس تشخیصُ الامراض کے لئے جو علامتیں اوپر بتلائی گئی ہیں، وہ بہت کافی ہیں اور آپ کو گرو منتر کا کام دینگی۔ ہاں! اگر آپ کو کوئی پرانا مریض دیکھنا پڑے، تو اُس کی جانچ کے لئے ایک فہرست اور لکھے دیتا ہوں کہ کیا کیا دیکھیں۔ یعنی اوّل مریض کا نام، ذات، عمر، پیشہ اور پیدائش کا ملک معلوم کریں۔ پھر اِن آلات و اِن کے فضلوں کے رنگ روپ و افعال معلوم کریں جیسے دماغ، کان، منہ، دانت، حلق، معدہ، آنتیں، بھوک، پیاس، حرام مغز، عصب، ہاتھ، پیر، جلد، ناخن، آنکھیں، اعضاء تناسُل مردانہ و زنانہ، رحم، ویریہ، ارج، رسنا و ذائقہ، زبان، خون گرمی، دِل، نبض، ناک، پھیپھڑے، کف، جگر، تلی، گُردہ، مثانہ، پیشاب اور اِس کا جماؤ، مقعد پاخانہ اور چوٹ وغیرہ کا معائنہ کریں۔ اور پھر یہ خیال کریں، کہ اب مریض میں کون تتو کم اور کون تتو بیش ہے۔ اور نام مرض و اُس کی حالت کیا ہے۔ اِس کے بعد علاج تجویز کریں۔

انت میں ایسے طریقہ سے تشخیصُ الامراض کرنے والے ماہر عالموں کو میرا نمسکار ہے۔

نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

فقط

رامچندر منی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

انتیسواں باب چالیس بیانات تمام شُد

اُوم

دینانا تھائے نومنہ

اتھ

تیسواں باب

سویم تتوںکی کمی بیشی کی درستی کے اُصولوں کا بیان

اِن کے نام اور گُن

پیارے بہائیو! جب تم کو مذکورہ بالا اُصولوں سے یہ تشخیص ہوگئی، کہ اِس شخص میں فلاں تتو بیش ہے۔ تو بس اُسی تبادلہ کے اُصول کے مُطابق تم اُس کے خِلاف گُن، کرم، سُبھاؤ والے دوسرے تتو کو مریض کے جسم میں داخِل کرکے اُس کی بیشی کو نکال کر اُس کو ٹھیک اعتدال پر لے آؤ۔ یا یوں سمجھو، کہ جب تم کو یہ معلوم ہوگیا، کہ اِس شخص میں فلاں تتو کم ہے۔ تو بس اُسی تتو کو اُس کے جسم میں داخِل کرکے اُس کی کمی کو پورا کردو۔ تو اِس کمی کی جگہ جِس دوسرے تتو کی بیشی ہوگئی تہی، وہ پھر آپ ہی نکل کر دور ہوجاویگی۔ اور پھر جسم کی تندرستی اور زندگی کے فعل سب پورے طور پر ٹھیک ہونے لگیں گے۔ بس یہی خرابی رفع کرنے والی لاثانی ترکیب یعنی اُصول علاج تمام امراض کا ہے۔ اور چونکہ اِس طریقہ میں سب ہی طریقہ عِلاج پوشیدہ ہیں، لہٰذا سبھی اُصولوں سے یہی اُصول سب سے اعلیٰ اور لاثانی ہے۔ یعنی

اوّل ۔ یہ کہ، جو تتو جسم میں بیش ہو، تو اُس کے خلاف گُن۔ کرم یُسبھاؤ والا تتو جسم میں پہنچا کر اُس کی بیشی کو نِکال کر حالتِ اعتدال پر لے آنا۔ یعنی بیشی تتو کے خِلاف عِلاج کرنا۔ بس اِسی طریقہ عِلاج کے لئے ایلوپیتھک ٹریٹمنٹ یعنی عِلاج بالضِد کہتے ہیں۔ جیسے کہ تمام آیور ویدک، یونانی اور ڈاکٹری عِلاج ہیں۔

دویم ۔ یہ کہ جو تتو جسم میں کم معلوم ہو، تو اُسی کو جسم میں داخِل کرکے اُس کی کمی پوری کردینا۔ تو وہ کمی تو پوری ہوجاویگی اور اُس کی جگہ جِس تتو کی بیشی ہوگئی تہی، وہ آپ ہی جسم سے نکلکر دور ہوجاویگی اور تمام تتو حالتِ اعتدال پر ہوجاویں گے۔ یعنی کمی تتو کے مُطابق عِلاج کرنا۔ بس اِسی طریقہ عِلاج کے لئے ہومیوپیتھک ٹریٹمنٹ یعنی علاج بالمثل کہتے ہیں۔

سویم۔ یہ کہ، یہ بات تو اس تتو وگیان چکتسا میں موجود ہی ہے، کہ جو تتو جسم میں کم ہوگیا ہے اُسی کو پورا کر دو تو فوراً صحت ہو جاویگی۔ بس اسی طریقہ علاج کو بایو کیمک ٹریٹمنٹ کہتے ہیں۔

چہارم۔ یہ کہ، باتھ ٹریٹمنٹ کا اُصولِ علاج بھی غسل کے ذریعہ تتوں کی کمی بیشی پوری کرنے کا ہی ہے، سو اس میں ہوتا ہی ہے۔ اور ان چاروں طریقوں سے زیادہ دیگر اُصولِ علاج دُنیا میں رائج ہی نہیں ہے۔ البتہ چرند و پرند وغیرہ کے خون یا گوشت سے علاج کرنیکا طریقہ اور ہے، سو وہ ایلوپیتھک ٹریٹمنٹ کی ایک شاخ ہی ہے۔ یعنی نباتات و جمادات (اُدبھج یونی) کی جگہ وہ کرمی۔ پرند و حیوانات کے قالبوں (سویدج، انڈج یا جرایج یونی) کے جسموں سے وہی بیشی تتو لے کر مریض کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ سو یہ بہت ادنیٰ درجہ کا فعل ہے، کیونکہ اس سے انسان کے خون کی ماہیت و خاصیت خراب ہوجاتی ہے۔

لہٰذا اب ناظرین کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ یہ تتو وگیان چکتسا کا طریقہ ہی لاثانی اور بے مثل اُصولِ علاج ہے، کہ جس میں تمام قسم کے طریقہ علاج کے اُصولوں کی پابندی ہوجاتی ہے۔ اور اس سے سب کی و سب سے اس کی تصدیق ہوجاتی ہے۔ لہٰذا یہی اُصولِ علاج سب اُصول علاجوں کی جڑ بُنیاد و سب سے اعلیٰ رہی۔ اور دیگر سب اسی کی اُلٹی، سیدھی، بگڑی، سُدھری نقل رہیں۔ یعنی اس طریقہ علاج سے علاج کرنے والا معالج سب قسم کا ڈاکٹر ہوا۔ بس یہ اُصولِ علاج بتلا کر انت میں اس اُصولِ علاج کے پورے اعلیٰ ماہرین مہاتماؤں کو میرا باادب نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر منی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

تیسواں باب پانچ بیانات تمام شُد

اُدم

اُوشدہائے نمونہ

اَتھ

اکتیسواں باب

چہارم ۔ تتوں کی ادویات کا نگھنٹو یعنی عِلمُ الادویہ کا بیان

اِنکے نام ۔ طرِیق پیدائش وحصول ۔ مِقدار خوراک و مُدّت قیام

پیارے بہائیو! اب اِس تتوں کے مجموعہ دہوپ سے ہرایک تتو علیحدہ علیحدہ چھانٹنا کوئی زیادہ مشکل کام تو رہ نہیں گیا، لیکن اوّل اِسکا پورے طور پر یہ سمجھ لینا کہ یہ تتوں کے چھانٹ کا طریقہ ٹھیک ہے یا نہیں ۔ دویم ۔ اِس چھانٹ کے طریقہ سے صاف خالص تتو حاصل ہوگیا یا نہیں ۔ سویم ۔ اِس چھانٹے ہوئے تتو میں اُس تتو کے خواص (گُن) آگئے یا نہیں ۔ بس اِنہیں باتوں کو سمجھکر اِس نئے اور معمولی سے ظاہر ہونیوالے طرِیق عِلاج کو خوب ذہن نشین کر کے اپنی عقل کو پلٹ کر ذرا اُدرست کر لینا ہے، کہ جس سے اِس تتو دِگیان چکِتسا کا پورا اعتقاد ہوجائے ۔ اور پھر دُنیا بھر کی جڑی، بوٹی، دہات، اُپدہات، جیو، جنتو کا ڈہونڈہنا، صاف کرنا و مارنا بند ہوجاوے ۔ اور چرندوں و پرندوں کو مار کر انسانوں کو کِھلا کِھلا کر اُن کے پیٹ کو بے ایمان کی قبر بنانا اور خون کی ماہیت بگاڑنا چھوٹ جاوے، تو یہ نرالی لاثانی بات نہیں ہے، تو کیا کچھ کم ہے ۔ اور دسوں سال تک ہزاروں روپیہ صرف کر کے آیروید یک وغیرہ کے سبھی ندان (تشخیصُ الامراض) اور نگھنٹو (عِلمُ الادویہ) پڑھ کر بھی طب کا ادھورا علم حاصل ہونے سے، اِس عِلم کو صرف ایک سال ہی میں بہت تھوڑا روپیہ صرف کر کے مکمل عالم بن جانا کوئی بڑی بات نہیں، تو کیا کچھ کم ہے ۔

ہرایک تتو کی دوائی کا پیدائشی اصول

ناظرین! ہرایک تتو کی دوائی حاصل کرنیکے لئے ہم کو پیشتر تھوڑی مثالوں سے سبق لینا ہوگا، تب شاید آپ کا خیال بالکل دُرست ہوجاویگا ۔ اور یہی طریقہ تمام ادویات کی چھانٹ کا مُقرر بھی کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ بِلا عالمگیر اُصول ثابت ہوئے، کوئی اُصول قدرتی مانا بھی تو نہیں جا سکتا ۔ اور سب

قدرتی اُصول اکثر عالمگیر یعنی عام طور پر لاگو ہوتے ہی ہیں۔

۱ چنانچہ اوّل تو ایک اَنّ مے کوش والی اُدبھج یونی کے نباتاتی جسم والے جیو آتماؤں کو دیکھئے، کہ جن میں قدرت ہی نے ایک ایسا آسان طریقہ تتوں کی چھانٹ کا رکھ دیا ہے، کہ اُسی سے وہ اپنی پرورش کے تتو حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ چون و چرا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُن میں اور کوئی قوت ہی مین میکھ ملانے کی نہیں ہے، لہٰذا یہی مُستند ثبوت مانا جاتا ہے۔ مثلاً جتنی بھی نباتات ہیں، اُن میں جڑ، تنے، پتّے، پھول اور پھل ہی ہوتے ہیں۔ تو اُن میں اکثر کی جڑ میں، اکثر کے تنہ میں، اکثر کے پتوں میں، اکثر کے پھولوں میں، یعنی سبھی میں کسی نہ کسی صورت میں ایک ایک گیان اندری کا آلہ اپنے اپنے خاص خاص تتوں کو تتوں کے مجموعہ دھوپ کے خزانہ سے کھینچنے کا رکھا ہوا ہوتا ہے، جو اُسے کھینچتا رہتا ہے اور اُسی تتو کے کم و بیش گُن (خواص) اُسی شئے میں موجود ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا اشیاء میں سے جو آسمانی رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ آکاش تتو کو زیادہ کھینچتے اور سرد و بلغمی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو سبز رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ وایو تتو کو زیادہ کھینچتے اور دافع سڑن مُعتدل و ریاحی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ اگنی تتو کو زیادہ کھینچتے اور تیز گرم، صفراوی اور مُسہل خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو گہرے نیلے رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ جل تتو کو زیادہ کھینچتے اور معتدل تسکین دِہ، اجزات بنانے والے و صفرا و بلغم کے مُصلح و خون بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اور جو زرد رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ پرتھوی تتو کو زیادہ کھینچتے اور قدرے محرّک، بو پیدا کرنیوالے، ریاح اور خون کے مُصلح ہوتے ہیں۔ اور جو سفید رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ ساتوں رنگوں کے کھینچنے والے اور ستوگُنی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور پھر اِنہیں کے ملے جُلے گُن، کرم، سُبھاؤ یعنی خواص و فوائد ہی کی بقیہ تمام نباتات پائی جاتی ہیں۔ اور دُنیا کی تمام خلقت رات دِن اِنہیں کو کھا کر اپنی اپنی ٹھیک تندرستی حاصل کرتی ہوئی اپنی تمام زندگی پوری کرتی رہتی ہے۔ اور باقاعدہ نہ کھینچنے پر مریض، اور اپنی حسبِ ضرورت کافی کھینچ لینے پر شکم سیر ہو کر کھینچنا بند کر دیتی ہے اور سُوکھ یا جھڑ یا گل سڑ جاتی ہے۔ بس اِسی کو موت (مرتیو) کہتے ہیں۔

۲ جوتش شاستر کے نو گرہوں کا حال جاننے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے، کہ حقیقت میں قدرت کے گُن یعنی روپ رنگ ہی اُن میں بھی نباتات کے مانند ہی کام کر رہے ہیں اور اُن کے خواص بھی ویسے ہی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً۔

چندرمان۔ اِس کا رنگ موتیا انگور کی مانند گہرا نیلا اور سُبھاؤ جل بنانے والا، مُعتدل تسکین دِہ تدبرانہ انداز لئے ہوئے یعنی سوم ورتی کا ہے۔

منگل۔ اِس کا رنگ تیز سُرخ، سُبھاؤ تیز گرم صفرا و خون بنانیوالا اور سخت ظالم یعنی کرور ورتی کا ہے۔

بدھ - اِس کا رنگ زرد سُبھاؤ قدرے مُتحرک اور سُست وِرتی کا ہے۔
برہسپتی - اِس کا رنگ سُنہری سُبھاؤ صفراوی اور عقلمند یعنی بدہی وان وِرتی کا ہے۔
شُکر - اِس کا رنگ سبز اور سُبھاؤ مُعتدل، ریاحی اور چنچل وِرتی کا ہے۔
شنیچر - راہو - کیتو - اِن کا رنگ سیاہی مائل آسمانی نیلا یعنی سُرمئی اور سُبھاؤ سرد - بلغمی اور تموگُنی وِرتی کا ہے۔
سُوریہ بھگوان - اِن میں مذکورہ بالا ساتوں رنگ ہونے کے باعث اِن کا رنگ سب سے اعلیٰ سفید اور سُبھاؤ ستوگُنی وِرتی کا ہے۔

لہٰذا یہ سبھی گرہ اپنے اِنہیں رنگوں کے باعث سوریہ بھگوان کی دھوپ سے اپنا اپنا تتو حاصل کر کے اپنے اپنے گُن، کرم، سُبھاؤ جُدا جُدا ہی رکھتے ہیں۔

۳ ہر ایک اِنسان کا جسم یا دیگر جسم رکھنے والوں کو بھی جو پانچوں تتوہی کے ملے جُلے پُتلے ہیں ہر ایک تتو کا گُن یعنی تن ماترا سے کام لینے کے لئے ایک ایک جُدا جُدا گیان اِندری ہر ایک تتو کے جُدا جُدا حاصل کرنے کو ملی ہوئی ہیں۔ مثلاً ۱ شبد گُن کے لئے آکاش تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے تو اُس کے لئے کان گیان اِندری ملی ہے۔ اِس میں اُس وشوکرما نے پوشیدہ طریقہ سے آسمانی رنگ کی جھلی کا ایک آلہ لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلی سے آکاش تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے شبد گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۲ اسپرش گُن کے لئے وایو تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے عصب گیان اِندری ملی ہے۔ اِس کو وشوکرما نے سبز رنگ کی جھلی کا ایک آلہ بنایا ہے۔ بس اُسی جھلی سے وایو تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے اسپرش گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۳ رُوپ گُن کے لئے اگنی تتو کی جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے چشم گیان اِندری ملی ہے۔ اِس کے اندر وشوکرما نے کچھ سُرخی مائل رنگ کی جھلی کا ایک آلہ لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلی سے اگنی تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے رُوپ گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۴ رس گُن کے لئے جل تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اُس کے لئے رسنا یعنی زبان میں ایک گیان اِندری ملی ہے۔ اِس میں وشوکرما نے گہرے نیلے رنگ کی جھلی کا ایک آلہ اُس کی جڑ میں لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلی سے جل تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے رس گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۵ گندھ گُن کے لئے پرتھوی تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے ناک گیان اِندری ملی ہے۔ اِس میں وشوکرما نے زرد رنگ کی جھلی کا ایک آلہ لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلی سے پرتھوی تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے گندھ گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔

چنانچہ جس طرح اِنسان کے جسم میں پانچوں تن ماترا یعنی گُنوں کے لئے پانچ ہی گیان اِندریاں اپنے

جُدا جُدا تتو حاصل کرنے اور اُن گُنوں سے کام لینے کے لئے لگائی ہوئی ہیں۔ بس مُمکن ہے ٹھیک اِسی طرح اِن نباتات میں بھی شاید اِن پانچوں گُنوں کے حاصل کرنے کے لئے کوئی گیان اندریوں کا آلہ ہی ضرور لگا ہوگا۔ کیونکہ کوئی مجسّم (ساکار) شے بِلا پانچوں ساکار تتوں کے بن ہی نہیں سکتی۔ جیسا کہ اوّل باب میں تبلایا ہی جا چُکا ہے۔ اِسلئے اُس ایک ساکار شے کو ایک ہی تتو کی موجودگی سمجھ کر یا ایک تتو کی زیادتی کے باعث اُس کی ضرورت پر کام میں لانا غلط استعمال نہیں، تو اور کیا ہوگا؟ ہاں، اگر اُس مجسّم شے کے اُس بیش تتو کے بیش گُن کو ہی کوئی علیحدہ چھانٹ کر دیویں، تو حقیقت میں وہ بہت اعلیٰ بہتر ہوگا۔ اور اِسی لئے جو کوئی آیر ویدآچاریہ (ایلوپیتھک طبیب یا ڈاکٹر) جب اِسے بذریعہ کیمسٹری یعنی کیمیا وی ترکیبوں سے ٹھیک کرکے اپنے نسخہ میں ایسی ایسی ادویات اور اِتنی اِتنی مِقدار میں مِلانا لکھ دیتے ہیں، کہ فلاں دوائی کے کم و بیش گُن کو فلاں دوائی کے کم و بیش گُن کھا جاویں گے یعنی نیست کر دیں گے، تو آئندہ ہمکو جِس گُن کی ضرورت ہے، بس وہی باقی رہیگا اور کچھ نہیں۔ تو اگر اُن طبیب صاحبان کی تشخیص مرض بھی ایسی ہی زبردست ہوئی، یا کسی چھوٹے طبیب سے بھی اتفاقیہ ایسا ہی نسخہ لکھا گیا، تو بس لازمی ہی جلد صحت بھی ہوگی۔ ورنہ فائدہ کی بجائے نقصان ہی تو ہوگا۔ جیسا کہ آجکل ہو ہی رہا ہے، کہ ذرا ذرا سے کھانسی بُخار عِسلا جوں سے بگڑ کر تپ دِق وغیرہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور جِتنے وئید و ڈاکٹر زیادہ ہوئے، اُتنے ہی زیادہ مرض اور مریض بھی بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ اِس کا آخر سبب ہی اور کیا ہے ذرا سمجھ دیکھئے۔ اور اُن جیسے بڑے سائنسداں فلاسفروں ہی کی عقل کے سُتونوں کی طاقت پر یہ تمام طِب کا بہت بڑا ڈھیر ٹھیرا ہوا ہی ہے، نہیں تو کبھی کا نیست نابود ہو گیا ہوتا۔ لیکن ایسے عالم صاحبان آج ہیں ہی کہاں۔ اور جو ہیں بھی، تو مُلک کی ٹکے سیر بھاجی نے آج کھاجے کو بھی ٹکے سیر ہی کر رکھا ہے۔ لہٰذا اب اِتنے اعلیٰ درجہ کے علم کو کوئی حاصل ہی نہیں کرتا۔ اِسی لئے اُس اُصول سے اب نقصان بھی زیادہ ہونے لگا ہے۔ اِس لئے اُس بڑے ڈھیر سے بڑے سے بڑا عالم جو تتو حاصل کر سکے گا، اور پھر بھی جس میں ناکامیابی کا اندیشہ رہے، تو اُس کے مُقابلہ میں یہ تتو وِگیان ادویہ کا ایسا سستا اور بالکل ٹھیک اچوک چھانٹ، جس کو کم سے کم عقل والا شخص بھی صِرف ایک اِسی تتوپنشد کو پڑھکر جلد ہی اچھی طرح کر سکے گا، تو کیا اِس میں زمین آسمان کے تفاوت سے کچھ کم فرق ہوا۔

اِسی لئے میں نے اُس طریقہ کے عِلاج کو غلط تبادلہ تتو بتلایا ہے، ورنہ اور کوئی خاص سبب میرے رنج کا تو اُس طریقہ سے ہی نہیں۔ اور میں نے جو مثالوں میں اُنہیں اشیاء کو لیا ہے، وہ صِرف ایک ایک بیش تتو کے حاصل کرنیکے اُن میں آلہ موجود دیکھکر اُن آلات کی خاصیت کی وجہ سے لکھا ہے۔ لیکن میں نے یہ نہیں تبلایا ہے، کہ وہ دوسرے تتوں کو لیتے ہی نہیں ہیں۔ اگر نہیں لیتے، تو مجسّم شکل (ساکار روپ) کے کیسے بنجاتے ہیں۔ اِسلئے اب ضرورت صِرف یہ تبلاتی ہے، کہ اگر ہر ایک تتو کیلئے علیحدہ علیحدہ ہی ایک ایک

آلہ بنایا جاوے، تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اِن قدرتی آلات میں سے تو ہمارے کام کا کوئی ہے ہی نہیں کہ جس سے ہم اُنہیں سے کوئی آلہ مانگ لیں اور وہ ہمارے اوپر مہربانی کرکے ہم کو دیدیں۔ اور نہ ہم اِن آلات کو اُن سے کاٹ کر جُدا کرکے پھر اُنسے یہ کام ہی لے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اُس مشین کے ساتھ ہی کام دے سکیں گے، کہ جس میں وہ لگے ہوئے ہیں۔ تو اب ہم کو یہ کافی علم ہوگیا، کہ تمام جسم میں جس گُن کے ٹھیرنے کیلئے جس گیان اِندری میں جس رنگ کا آلہ لگا ہوا ہے، بس وہ اُسی خالص تتو کو تتوں کے مرکب مجموعہ دھوپ سے لےکر خالص اُسی گُن کا کام دیتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے نزدیک نزدیک ہوتے ہوئے بھی آپس میں کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ مثلاً کان، عصب چشم زبان اور ناک یہ سب گیان اندریان آپس میں نزدیک نزدیک اور ایک دوسرے سے بالکل ملی جُلی ہی ہیں، اور اِن کا ہر ایک آلہ اپنے اپنے تتوں کو دھوپ ہی سے لیتا ہی رہتا ہے لیکن پھر بھی اِن میں سے کوئی گیان اِندری دوسرے تتو کا بالکل ہی کام نہیں کرسکتی۔ جیسے نہ تو کان دیکھ، سونگھ، چکھ یا محسوس ہی کرسکتے ہیں۔ اور نہ آنکھ سُن، چکھ، سونگھ و محسوس ہی کرسکتی ہیں۔ اور نہ ناک سُن، دیکھ، چکھ اور محسوس ہی کرسکتی ہے۔ اور نہ زبان سُن، دیکھ، سونگھ اور محسوس ہی کرسکتی ہے۔ اور نہ عصب سُن، دیکھ، سونگھ اور چکھ ہی سکتا ہے۔ یعنی یہ صرف اپنے اپنے حصّہ ہی کا کام کرسکتی ہیں۔ لہٰذا اِن ترکیبوں سے ادویات کا چھانٹ ہوجانا اوّل درجہ کا چھانٹ ہوگا۔ اگر علیحدہ علیحدہ مُقرر کرلیا جاوے اور جو آپس میں ایک دوسرے سے پھر ملیں ہی نا۔

لہٰذا اوّل تو اِس مطلب کو تتوں کے مجموعہ مُرکب دھوپ میں سے کسی ایک تتو کی چھانٹ کیلئے قدرت ہی کے کام کے مُطابق اُدبھج یونی ہی کی جمادات کی قسم میں سے کچھ اشیاء کو لیکر سائنسدانوں نے جو کیمیکل رنگین کانچ بنائے ہیں، یعنی صاف کی ہوئی اُدبھج یونی ہی کی اشیاء جو ہمارا من مانا کام تو کرسکے اور اُس میں کوئی دوسرا کوش موجود ہونے کے باعث وہ اپنی طرف سے کچھ بھی میں میکھ نہ ملا سکے۔ بس اسی سامان میں سے کانچ کے مختلف قسم کے کیمیکل رنگین شیشے یعنی ایک ایک تتو کے گُن کے جُدا جُدا رنگ کے بنے ہوئے شیشے لیں۔ جیسے آکاش تتو کے گُن کا آسمانی نیلا۔ وایو تتو کے گُن کا سبز۔ اگنی تتو کے گُن کا سُرخ۔ جل تتو کے گُن کا گہرا نیلا۔ پرتھوی تتو کے گُن کا زرد۔ اور ایک اگنی پرتھوی تتو کا مُرکب نارنجی و دوسرا پرتھوی، جل، وایو کا مُرکب بینگنی کُل سات رنگ کے شیشے و بوتلیں خوب جانچ کے ساتھ کیمیکل رنگین دیکھکر اپنے جُدا جُدا تتوں کے گُنوں کو کھینچنے کے لیئے اکٹھے کرلیں۔ جس سے ضرورت پر فوراً کام لیا جاسکے۔

دوئم۔ پھر کوئی ایسی مُجسّم شے تلاش کرو، کہ جو پانچ تتوں سے مل کر تو بنی نہ ہو اور اُس میں اپنے مطلب کے لیئے آپ قدرتی اُصول کے مُطابق ہی اُس حاصل کیئے ہوئے تتو کو داخل کرکے اکٹھا

بہی کر سکیں۔ یا اُس میں ایسا جذب کرا سکیں، کہ جو بعد کو آپ کے لئے فائدہ مند ہو جاوے۔ تو اِس کیلئے قدرتی طریقہ کے مُطابق اور اِن پانچ تتوں سے بنائی ہوئی خرابیوں سے جُدا آکاش کو پانا تو بالکل ناممکن۔ اگنی کو بہت مُشکل سے دیکھنے لائق ممکن۔ وایو کو بہی مُشکل سے صِرف چھوئی موئی کی طرح ہی پانا مُمکن۔ لیکن جل کو آسانی سے مُمکن۔ اور پرتھوی کو بہت آسانی سے پاسکوگے۔ تو تین کو تو مُشکل اور ناممکن سمجھکر چھوڑدو۔ اور پرتھوی کی اصلی شکل مُدّت سے غلیظ ہوتے ہوتے اِس طرح خراب ہوگئی ہے، کہ اب اُس کا اِس مقصد کے لئے پاک پانا بہت مُشکل اور پاک کرنا بہی مُشکل ہے۔ لہٰذا بیکا ہی ہے۔ تو اِسے بہی چھوڑ دیئے۔ اب رہا جل۔ بس یہی آسانی سے مِل بہی سکتا ہے اور مجبوراً آپکو اِسی پر صبر بہی کرنا ہوگا۔ کیونکہ اِس کے سوائے آپ کا اور دوسرا چارہ بہی کیا ہوسکتا ہے۔ اور قانونِ قدرت کے دیکھنے سے بہی یہی پتہ چلتا ہے، کہ وہ بہی اِس مطلب کو جل سے ہی پورا بہی کرتا ہے۔ اور ہر ایک جسم یا نباتات میں پانی ہی کا پون حصّہ رکھتا ہے اور اِن آلات سے کھینچے ہوئے تتوں کو اِسی پانی میں مِلاکر اِسی پانی کے ذریعہ تمام جسم میں بانٹا بہی کرتا ہے۔ اِس لئے ہم کو بہی جل ہی سے کام لینا مُفید ہوگا۔ لیکن قدرت نے یہ جل اِنسان کے جسم و نباتات وغیرہ تمام جسموں میں بہت ہی پاک صاف حالت میں رکھا ہے، کہ جِس میں دوسرے تتو حل بہی ہوسکیں اور بغیر نقصان دئے کام بہی دیدیں۔ لہٰذا ہم کو بہی عارضی طور پر تو عمدہ صاف کنوئیں کا پانی۔ اور اُس کو عمدہ مُفید بنانے کے لئے اُس کو ایک دو بار بھپکے میں نکال کر یعنی ایک دو آتشی پانی بنا کر اِس کام میں لانا ہوگا۔ اور چاہیئے بہی ایسا ہی کرنا، کہ جس سے پرتھوی میں شامل ہوئی دیگر اشیاء اُس پانی سے علیحدہ ہوجاویں اور اُس میں عمدہ طرح سے تتو حل ہوسکیں۔ جو دو ہی طرح سے ہو بہی سکتا ہے، کہ یا تو قدرتی طریقہ سے ابخرات بنکر اُوپر جاکر اور پھر بارش ہوکر نیچے آوے تب تم اُس کو اوپر سے اوپر ہی لے لو، یا اپنے بنائے ہوئے بھپکے میں کو نکالو۔ اور پانی کی مانند دیگر ایسی اشیاء سے بہی کام لیا جاسکتا ہے کہ جِس میں دہوپ کی شعاعوں سے کانچ کے ذریعہ سے حاصل ہوا تتو تمام شے میں آر پار گھوم پھر کر حل ہوسکے۔ اِس لئے اِس مطلب کے لئے تمام خشک اشیاء کو چھوڑ کر کہ جنمیں یہ تتو حل ہوکر ٹھیر ہی نہیں سکتے، کوئی بہی پاک صاف سیال شے کام میں لانا فائدہ مند ہوسکتی ہے۔ اور مُندرجہ ذیل سیال اشیاء میں حل کرکے تجربہ سے بہت مُفید بہی پایا ہے۔ یعنی بغیر بالائی کے صاف دودھ میں۔ ناریل یا زیتون کے تیل میں۔ گلسرین میں۔ اور سرسوں وغیرہ کے تیل میں بہی حل تو ہوجاتا ہے، لیکن وہ جلدی بگڑ جاتا ہے اور دودھ میں صِرف ایک دو شکتی یعنی طاقت تک و تیل وغیرہ میں ایک سّو اسّی شکتی تک کا تیار ہوا تتو کام دے سکتا ہے۔ بس اب آپ کا مطلب بالکل حاصل ہوگیا اور جُدا جُدا ہر ایک تتو کے چھانٹ کا طریقہ بہی معلوم ہوگیا۔ اب اِس مطلب کے لئے جِن جِن اشیاء۔ یا ہدایتوں کی ضرورت ہوگی، ذرا

اُن کو پورے طور پر اور سمجھ لیجیے، کہ جس سے پاک صاف تتو یعنی عمدہ پُر اثر دوائی تیار ہو نہ کہ غلیظ اور بیکار۔

۱۔ مذکورہ بالا ساتوں قسم کے رنگ کے بلا بُلبلے دار پانچ سے بارہ مربع انچ تک کے چوکور یا گول شیشے لیکر اُن میں لکڑی کا چوکھٹا لگوا کر چاروں طرف ایک ایک کنڈا لگوالو جس سے استعمال کے لئے سب جگہ ٹانگنے میں سہولت رہے۔ لیکن یہ شیشے ہمیشہ کام میں لانے سے پیشتر بازار و سوڈے و پانی یا صابون سے مانجھ دہو کر خوب صاف چمکیلے کرلئے جایا کریں۔

۲۔ مندرجہ بالا ساتوں رنگ کی، بلا بُلبلے دار کم و بیش آٹھ سے بیس اونس تک کی گول بوتلیں رکھنی چاہئیں جس سے ہر وقت ہر ایک تتو حاصل کیا جاسکے۔ لیکن یہ بوتلیں بھی ہمیشہ کام لینے سے پیشتر بازار و سوڈے اور باریک باریک خاردار کنکر یا صابون سے اچھی طرح اندر و باہر سے مانجھ دہو کر صاف چمکیلی کرلینی چاہئیں۔

۳۔ بوتلوں میں کارک لکڑی کی نئی عمدہ ڈاٹیں لگائی جاویں، کہ جس سے خوب زور سے بوتل کا منہ بند کیا جاسکے۔

۴۔ ہر ایک بوتل کے نیچے رکھنے کو بوتل کی پیندی سے پانچ گنا لکڑی کا تختہ بنالیا جاوے، کہ جس سے اِس کام میں پرتھوی سے کوئی نقص نہ ہو پاوے۔

۵۔ ہر ایک تتو دھوپ سے اُس وقت زیادہ اچھا حاصل کیا جاسکتا ہے، کہ جب اُس میں تیزی ہو۔ اور اِس مطلب کیلئے عام طور پر اپریل سے ستمبر یعنی بیساکھ سے کنوار تک نو بجے صبح سے پانچ بجے شام تک آٹھ گھنٹے۔ اور اکتوبر سے مارچ یعنی کاتک سے چیت تک صبح دس بجے سے تین بجے شام تک پانچ گھنٹے کے وقت میں سے آپ کوئی سے تین گھنٹے ایک دفعہ میں تین شکتی یعنی طاقت کا تتو چھانٹنے کیلئے لے سکتے ہیں۔ اگر اِس سے زیادہ شکتی کا بنانا ہو، تو اِتنے وقت کے بعد ایک بار بوتل خوب ہلاکر اور پھر اُسی طرح تین گھنٹہ رکھکر بناؤ، تو وہ تتے چھ شکتی کے تتو کی ہو جائیگی۔ یعنی ہر ایک گھنٹہ میں ایک شکتی کا تتو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ جہاں یہ تتو دھوپ سے چھانٹا جاوے، تو وہ مقام بوتل کے چاروں طرف بہت دور تک صاف اور بدبو سے مُبرا ہو۔

۷۔ اگر ایک ہی وقت میں اور ایک ہی مقام میں ایک سے زیادہ تتو چھانٹنے منظور رہوں، تو ہر ایک بوتل کے درمیان میں کم از کم تین ہاتھ کا فاصلہ ضرور رہے۔ ورنہ ایک خالص تتو کی بجائے گڑبڑ تتو حاصل ہوگا، جو فائدہ کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوگا۔

۸۔ اوّل تو ہر ایک کام کے لئے دو آتشی پانی لینا ہی ٹھیک ہے، ورنہ آنکھوں کے لئے تو خاص کر دو آتشی یا بارش کا اوپر سے اوپر لیا ہوا صاف پانی لیں۔ اور پینے کے لئے ایک آتشی بھبکے کا پانی یا بہت کم اثر و ایک دِن ٹھیرنے کیلئے صرف کنوئیں کا تازہ پانی ہی لے سکتے ہیں۔

اِسی طرح تیلوں میں ناریل یا زیتون کا تیل یا گلسرین لینا ہی بہتر ہوگا۔ غرض جس قسم کا بہترین صاف پانی یا کوئی دیگر سیال شے تم لے سکوگے، اُتنا ہی وہ حاصِل شُدہ تتو عُمدہ فائدہ مند اور زُود اثر ہوگا۔ ورنہ کم مُفید یا بیکار ہی ثابت ہوگا۔

۹ جس وقت تُم وہ پانی۔ دودھ۔ تیل یا گلسرین تتو حاصِل کرنے کے لئے بوتل میں بھرو، تو جسم کے اُصول کے مُطابق ہر ایک بوتل کا پون حِصّہ ہی بھرو اور بقیہ حِصّہ ہوا کے گھومنے کے لئے خالی چھوڑ دو۔

۱۰ جس وقت تُم نے وہ بوتل دھوپ میں رکھی تھی، تو جب وہ بغیر ہِلائے عُمدہ ڈاٹ لگی ہوئی متواتر دھوپ ہی میں رکھی رہی ہو، تب اُس کے تین گھنٹہ بعد اُٹھالو۔ تو وہ تین شکتی کا تتو حاصِل ہو جائیگا۔

۱۱ اگر بیچ بیچ میں گھٹا آجایا کرے یا تُم کو وقت کا اندازہ ہی نہ رہا کرے، تو اُس تتو کے تین شکتی کی مِقدار میں اُس جل میں حل ہو جانے کی یہ جانچ ہے، کہ جب بھی تُم اُسے تیار سمجھ کر اُٹھانے جاؤ، تو آہستہ سے اُٹھا کر صِرف یہ دیکھ لو کہ بوتل کے خالی والے حِصّہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں موجود ہیں یا نہیں اگر وہ تتو تین شکتی میں پورا حل ہو گیا ہوگا، تو اُس خالی جگہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں جمی ہوئی نظر آوینگی۔ اور کمی اثر میں چھوٹی چھوٹی بوندیں۔ اور بالکُل اثر نہ ہونے میں کچھ نہیں دِکھلائی دیگا۔ لہٰذا اگر تیار نہ پاؤ تو پھر رکھدو اور تیار پاؤ تو اُٹھالو۔

تتوں کی دوائی بنانے و جانچنے کی مثال

ناظرین! مذکورہ بالا بیان کو اِس طرح پھر سمجھ لیجئے، کہ اگنی تتو کی ضرورت کے لئے آپ اگنی تتو کے گُن کی کیمیکل سُرخ رنگ کی بنائی ہوئی ایک بوتل لیں۔ اُس کو سوڈے، کنکر یا صابون اور پانی سے اندر باہر مانجھ دھو کر خوب صاف چمکیلی کرلیں۔ پھر اُس میں کُنویں کا صاف پانی یا ایک یا دو آتشی یا بارش کا پانی یا دودھ، تیل یا گلسرین پون حِصّہ بھریں۔ پھر عُمدہ مضبوط کارک کی نئی سخت ڈاٹ لگا دیں۔ پھر بارہ گرہ مُربع لکڑی کے تختہ پر صاف جگہ میں جہاں دور تک بدبو نہ ہو، جیسا کھر میں دس بجے تیز دھوپ میں رکھدیں۔ پھر اگر وہاں متواتر دھوپ رہے، تو بغیر ہِلائے رکھی رہنے دیں اور ایک بجے وہاں سے اُٹھالیں۔ اگر بادل کا دورہ ہو تو ایک بجے یہ دیکھیں، کہ بوتل کے خالی حِصّہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اُٹھالیں۔ اگر نہیں ہیں تو پھر رکھدیں اور جب وہ بوندیں پیدا ہو جاویں تب اُٹھالیں۔ بس اب آپ کی خواہش پوری کرنے کے لئے یہ اگنی تتو کے عُمدہ گُن رکھنے والا تین شکتی کا عرق اِس بوتل میں بند ہے۔ اِس کو آپ سیال کے مُطابق اِسے چار دِن تک کام میں لا سکتے ہیں۔ اِس کے بعد اِس میں سے وہ تتو ہوا میں اُڑ جاویگا اور یہ عرق بیکار ہو جاویگا۔ پس آپ اِسی طرح تمام خالِص تتو جُدا جُدا حاصِل کر سکتے ہیں۔

اور اگر آپ کو اس کے خواص میں کوئی شبہ ہو، تو اسی اگنی تتو کے عرق کو آپ کسی ایسے شخص کو کہ جس میں اس تتو کی کمی نہ ہو چار اونس پلا کر دیکھئے کہ پھر اُس شخص کی کیا حالت ہوتی ہے یعنی چھبیسویں باب میں بتلائیں جو علامتیں اگنی تتو کی بیشی والے کی ہوتی ہیں، اُس میں سبھی موجود ہو جاویں گی یعنی فوراً گرمی خشکی معلوم ہوگی۔ پیاس زیادہ ہو جائیگی۔ پیلے پتلے دست جاری ہو جاوینگے۔ اور بخار پیدا ہو جاویگا یا پتی اُچھل آویگی۔ اب آپ اِس کے برعکس خواص والے آکاش تتو کو دیویں، تب فوراً ہی یہ سب خرابیاں رفع بھی ہو جاوینگی۔ یا جس تتو کو دیکر بھی علامتیں دیکھیں، تو چھبیسویں باب کے مطابق اُسی کی بیشی کی خرابی شروع ہو جاوینگی اور اُسی کے برعکس خواص والے تتو کو دینے سے رفع بھی ہو جاوینگی

تتوں کی ادویات کا پورا ذخیرہ

ناظرین! ہر وقت کام چلانے کے لئے مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق سب تتو مندرجہ ذیل سات طرح سے جُدا جُدا شکل میں حاصل کئے یا بنائے جا سکتے ہیں۔ اور بہت تجربہ کرکے تیار کئے گئے ہیں کہ جس سے کسی وقت دھوپ نہ ہونے کے باعث دوائی نہ ملنے سے کوئی کام رُکا نہ رہے اور یہ اُصول ادھورا نہ معلوم ہو۔

۱۔ عرق یہ تین شکتی کے بنائے جاویں۔ یہ ایک اونس کی پوری مقدار خوراک میں کھانے کے ہیں۔

۲۔ لوشن یہ اسی طریقہ سے بنائے جاویں۔ یہ لگانے و دھونے کے ہیں۔

۳۔ دودھ، یہ ایک دو شکتی کا بنایا جاوے۔ اس کی پوری مقدار خوراک چھ اونس کی ہے۔

۴۔ تیل۔ اِن تتوں کے تیل بنانے کے لئے اوّل تو کوئی تیل لیں لیکن عمدہ فائدہ مند ہونے کے باعث زیتون یا ناریل کا تیل لینا ہی بہتر ہوگا۔ اِس میں بھی سر میں لگانے کے لئے صرف ناریل ہی کا لینا بہتر ہے۔ تو جس جس تتو کا تیل بنانا ہو، تو پیشتر تبلائے ہوئے طریقہ کے مطابق اُسی اُسی گُن کے رنگ کی بوتل لیکر اُس میں اُسی طرح پون حصّہ تیل سے بھر کر دس سے چار بجے تک چھ گھنٹے روزانہ دھوپ میں رکھتے ہوئے متواتر تین ۳ سے ساٹھ دِن رکھتے رہیں اور دِن میں ایک بار خوب ہلا دیا کریں اور اوپر سے خوب صاف کر دیا کریں۔ پس اُس مدّت کے بعد وہ تیل اُس تتو کی ایک سَو ۱۸۰ اسی سے تین سَو ساٹھ شکتی تک کا تیار ہو جاویگا کہ جس کا تم نے بنایا ہے۔ یہ تین سے چھ ماہ تک بھی فائدہ مند رہ سکتا ہے اور خراب نہیں ہوگا اور اِس سے کم شکتی کا تیل بھی تیار تو ہو سکتا ہے، لیکن وہ پندرہ بیس دِن بعد بیکار ہو جاویگا۔

۵۔ گلسرین۔ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ہی سب تتوں کا گلسرین بھی تین ۳ سے ساٹھ دِن میں اکیسواں سے تین سَو ساٹھ شکتی تک کا تیار کر سکتے ہیں۔ یہ چھ سے بارہ ماہ تک رکھا رہنے پر بھی خراب نہیں ہو سکتا۔ اور جو کم شکتی کا ہوگا، تو وہ صرف ایک ماہ تک کام دے سکے گا۔ اور کھانے کے لئے اِس کی

مقدار خوراک تین سے چھ بوند تک ہے ۔ اگر قیمت کا لحاظ نہ کیا جاوے ، تو اسی کو تیل کی بجائے مالش کے کام میں بھی لایا جاسکتا ہے ۔ اور اسی کی تین سو ساٹھ شکتی سے تین بوند گلسرین ایک اونس پانی کے حساب سے ملا کر عرق اور لوشن بھی بنائے جا سکتے ہیں ۔ غرض اس تتو وگیان چکتسا میں یہ دوائی سب سے اعلیٰ درجہ کی فائدہ مند ہے ۔

۶ سوریہ اسنان ۔ کسی تتو کو بلا کسی شے میں حاصل کئے بھی کسی مریض مقام پر یا کل جسم میں بھی ایک طرح سے اُسی تتو کا سیدھا اثر بھی پہنچایا جاسکتا ہے ۔ اور یہ طریقہ تمام طریقوں سے عجیب بہترین و سریع الاثر بھی ہے ۔ لیکن اس میں کھٹراگ بہت کرنے پڑتے ہیں ، لہٰذا خرچیلا اور مشکل ہو جاتا ہے ۔ لیکن سنسار کے رئیس صاحبان اس کو بھی آسانی سے کر سکتے ہیں ۔ لہٰذا مرض کو جلد دور کرنے والے اشخاص اس طریقہ کو ضرور کام میں لادیں ، جو بجلی اور ریڈیم سے بھی زیادہ و عجیب خواص رکھنے والا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ ملے میں بتلائے ہوئے اپنی ضرورت کے تتو کے رنگ کا شیشہ لو اور مریض کو ایک ایسے کمرے میں لٹاؤ ، کہ جس میں چاروں طرف سے کواڑ بند کر کے اندھیرا کیا جا سکے ۔ لیکن اُس میں سوریہ کی طرف کو ایک چھوٹا روشندان اپنے شیشہ کی برابر کھلا رکھلو ۔ پھر اُس روشندان پر اسی تتو کے خواص والے شیشے کو لگا دو کہ جس کا اثر پہنچانے کی تم کو ضرورت ہے ۔ اور اُس کے عکس کو اُسی مقام پر پڑنے دو کہ جہاں زیادہ تکلیف ہو ۔ اور دو گھنٹہ بعد یا جب بھی ضرورت محسوس ہو تبھی وہاں سے اُٹھا لو ۔ لیکن وہ روشندان مریض کے نزدیک سے نزدیک یعنی ایک گز سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو ۔ اگر ایسا کمرہ نہ مل سکے ، تو چھپر کے گھر سے چھپر میں سوراخ کر کے یہ کام کر سکتے ہو ۔ یا دوہرے دوہرے یا موٹے کپڑے کا عارضی کمرہ مریض کی چارپائی پر ایک گز اُونچا بنا دو اور پھر اُسی میں سوراخ کر کے اُس سے اپنے تتو کا عکس ڈال لو ۔

۷ راتری اسنان ۔ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق تم رات میں بھی دھوپ کی بجائے اکٹرفی لیمپ کے ذریعہ ناریل وغیرہ کے تیل کی تیز روشنی سے بھی تتوں کا کچھ اثر کر سکتے ہو ۔

تتوں کی ادویات کی مقدار خوراک مقرر کرنیکا طریقہ

ناظرین ! چونکہ یہ تمام تتو سیال اشیاء میں ہونگے ، جو آسانی سے نہیں تولے جا سکتے ۔ لیکن سیال اشیاء ناپنے کے لئے انگریزی پیمانے کے بنے بنائے گلاس بازار میں ملتے ہی ہیں ، لہٰذا میں نے مقدار خوراک میں اُسی کی ناپ کا استعمال کیا ہے ۔ تو آپ بھی اُس ناپ کی مندرجہ ذیل تول یاد کر لیں ۔ جیسے ۔ ساٹھ بوند کا ایک ڈرام ۔ آٹھ ڈرام کا ایک اونس ۔ دس تولہ اونس کا ایک پونڈ ہوتا ہے ۔

اور چونکہ سنسار میں نہ تو تمام اشخاص ایک سی حالت کے ہوتے ہیں اور نہ یکساں عمر ہی کے ہیں لیکن مریض تو سب ہی جاندار ہو سکتے ہیں ۔ لہٰذا سب کے لئے مختلف وزن میں دوائی دی جانی لازمی ہو جاتی ہے

اِس لئے اُس وزن کی مکمل تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نمبر ۱ سولہ سال کے جوان و تندرست اشخاص کو پوری مقدار۔ نمبر ۲ کمزوروں کو تندرست سے و بوڑھوں کو جوانوں سے پون۔ نمبر ۳ بلی تک کے برابر حیوانات کو تندرست اِنسانوں کے برابر۔ نمبر ۴ بلی سے بڑے جسم والے کُتے۔ بندر وغیرہ کے برابر والے حیوانات کو اِنسان سے دُگنی۔ نمبر ۵ گائے وغیرہ حیوانات کو اِنسان سے چوگنی۔ نمبر ۶ بھینس۔ گھوڑے۔ گدھے۔ اونٹ وغیرہ کو اِنسانوں سے اٹھ گنی نمبر ۷ ہاتھی کو اِنسان سے سولہ گنی۔ نمبر ۸ تمام اِنسانی قالب کے بچوں کو پیدائش سے چھ ماہ تک ہر ایک تتو کے عرق کی تیس ۳۰ بوند یعنی نصف ڈرام نمبر ۹ سات سے بارہ ماہ تک کے بچوں کو ہر ایک تتو کے عرق کی ایک ڈرام نمبر ۱۰ اِس سے آگے پندرہ سال تک نصف ڈرام فی سال کے حساب سے مقدار بڑھا کر دیں نمبر ۱۱ سولہ سے ساٹھ سال تک کے جوانوں کو ہر ایک تتو کے عرق کی ایک اَونس کی پوری مقدار خوراک نمبر ۱۲ نئے وسخت یعنی حاد و مُہلک امراض میں جلدی جلدی ہر گھنٹہ تک اور مُزمن یعنی پُرانے امراض میں دیر دیر میں زیادہ سے زیادہ ایک یا دو پوری خوراک روزانہ دینی چاہئیے

تتوں کی ادویات کی مُدّت قیام

ناظرین! مذکورہ بالا طریقہ سے حاصل کئے ہوئے تتو مندرجہ ذیل مُدت تک عُمدہ فائدہ مند رہیں گے اِس کے بعد اِن کا اثر ہوا میں اڑ کر کم یا خراب ہو کر نیست ہو جاویگا۔ اور اِس شکتی سے زیادہ مقدار میں حل بھی نہیں ہو سکتا: لیکن دو آتشی یا بارش کے پانی کے بچے ہوئے عرق یا گلسرین میں پھر دوبارہ بھی وہی پہلا تتو حل کیا جا سکتا ہے۔ اور کسی بھی تتو کا تین شکتی کا عرق کنویں کے تازہ پانی میں بنا ہوا ایک دن ایک آتشی میں دو دِن۔ دو آتشی میں تین دِن۔ اور بارش کے پانی میں چار دِن ٹھیر سکتا ہے۔ اور ناریل یا روغن زیتوں ایک سو اسی ۱۸۰ شکتی کا تین ماہ۔ دو سو چالیس ۲۴۰ کا چار ماہ۔ تین سو ۳۰۰ کا پانچ ماہ اور تین سو ساٹھ ۳۶۰ شکتی کا چھ ماہ تک ٹھیر سکتا ہے۔ اور اِنہیں شکتیوں کے گلسرین اِس سے دُگنی مُدت تک ٹھیر سکتے ہیں۔

تتوں کی ادویات کا نام

ناظرین! بس اب جُدا جُدا اصاف تتو حاصل کرنیکا طریقہ یعنی تتو وِگیان چکِتسا کا مخزنُ الادویہ تیار کرنا تو بتلا دِیا گیا، اور سمجھ لو آپ کے پاس موجود بھی ہو گیا۔ اب میں آپ کو اِن سب ادویات کے نام بتلانا چاہتا ہوں، کہ جن ناموں سے میں اِن کو بولتا ہوں اور آئندہ عِلاج کے بیان میں بھی اِن کے بھی نام لکھونگا۔ لہٰذا آپ بھی اِنکو اِنہیں ناموں سے یاد کرلیں: جس سے آئندہ عِلاج کے بیان میں کوئی غلطی نہ ہو جاوے۔

۱۔ ایک آتشی یا کنوئیں کے پانی میں حل کئے ہوئے تتو کو میں عرق کہوں گا۔ اور اُسی تتو کا نام عرق کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ عرق ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا عرق۔

۲۔ دو آتشی کنوئیں کے پانی یا بارش کے پانی میں حل کئے ہوئے تتو کو لوشن کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام لوشن کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ لوشن ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا لوشن۔

۳۔ دودھ میں حل کئے ہوئے تتو کو میں دودھ کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ دودھ ہوگا۔ جیسے جل تتو کا دودھ۔

۴۔ روغن ناریل میں حل کئے ہوئے تتو کو میں روغن ناریل کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ روغن ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا روغن ناریل۔

۵۔ روغن زیتون میں حل کئے ہوئے تتو کو میں روغنِ زیتون کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ تیل ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا روغن زیتون۔

۶۔ گلسرین میں حل کئے ہوئے تتو کو میں گلسرین کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ گلسرین ہوگا۔ جیسے آکاش تتو گلسرین۔

۷۔ دن میں سوریہ بھگوان سے جس تتو کے آلہ سے تتو کا اثر پہنچایا جاویگا، اُس کو میں سوریہ اسنان کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ اسنان ہوگا۔ جیسے جل تتو سوریہ اسنان۔

۸۔ رات کو چوایل وغیرہ کے تیل کی تیز روشنی میں الکٹرک لیمپ سے جس تتو کے آلہ کے ذریعہ تتو کا اثر پہنچایا جاویگا، اُس کو میں راتری اسنان کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ اسنان ہوگا۔ جیسے جل تتو راتری اسنان۔

انت میں اِس طرح صاف تتوں کے حاصل کرنیکا طریقہ جاننے والے تتو وگیانک آچاریوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر منی

اساڑھ اول سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اکتیسواں ۳۱ باب نوٹ ۹ بیانات تمام شد

اوم

ڈیا مّیائے نموئنہ
اتھ

تیسواں باب

پنجم۔ مریضوں پرتتوں کی ادویات استعمال کرنیکا طریقہ

اِن کے اسباب اور ترکیب

پیارے بھائیو! جب آپ کو کسی مریض کا مرض یعنی اُس میں کسی تتو کی کمی بیشی کی تشخیص ہو جاوے، اور پیشتر بتلائی ہوئی ادویات بھی آپ کے پاس موجود ہوں یا تیار کر سکیں، تو پھر چھبیسویں[۲۶] باب کیمطابق جس تتو کی اُس میں کمی ہو تو وہی تتو۔ یا جس تتو کی اُس میں بیشی ہو تو اُس کے برعکس دوسرا تتو اُس مریض کے مرض یعنی تتو کے دوش دور کرنے کو مندرجہ ذیل طریقوں پر کام میں لا دیں۔

پرہیز کا خاص اُصول یعنی مُول منتر

۱۔ اوّل تو بیشی تتو کے خلاف یا کمی تتو کے موافق تیرھویں باب کے مُطابق کھان، پان۔ رہن سہن کرا دیں۔ یعنی مرض کے سبب روکنے کا ہر طرح انتظام کریں۔ بس یہی پرہیز ہونا چاہئے اور کچھ نہیں جسکے لیے یہ مول منتر یاد رکھیں، کہ آکاش و جل تتو کی کمی اور اگنی تتو کی بیشی کے امراض میں زیادہ تر میٹھے و کسیلے ذائقہ کی تیلی و چکنی اشیاء ہی کھلا دیں اور کھٹی نمکین و چرپری سے پرہیز کرا دیں۔ اور وایو اگنی و پرتھوی تتو کی کمی کے امراض میں کھٹے نمکین و چرپرے ذائقہ کی اشیاء کھلا دیں اور میٹھی و کسیلی سے پرہیز کرنا کرانا چاہئے۔

۲۔ پھر یہ دیکھیں، کہ اگر کسی تتو کی کمی بیشی کا اثر صرف جسم کے بیرونی حصہ پر ہی ہوا ہے اور بہت جلدی کا معمولی اثر ہے، تو اُس مقام پر اپنے تجویز کئے تتو کی تین شکتی کے لوشن سے لِنٹ یعنی رُوئی چپٹے ہوئے کپڑے کی موٹی گدی تر کر کے رکھیں۔ یا اُسی تتو کی تین سو ساٹھ[۳۶۰] شکتی کا گلسرین یا روغن زیتون لگا دیں۔ اور اگر مقامی اثر ہی بہت سخت زہریلے جیو جنتو جیسے پاگل کُتے یا سانپ وغیرہ کا کاٹا ہوا ہے، تب مقامی اثر کو تو اُس کے لوشن یا گلسرین سے تر کریں اور اُسی تتو کا تین شکتی کا عرق بھی ضرور پلانا چاہئے۔

۳۔ اگر نئے مرض کی معمولی حالت ہو، تو روزانہ تین چار خوراک۔ اگر مُہلک مرض یا خطرناک حالت ہو

توجلدی جلدی دس بارہ یا اِس سے بھی زیادہ خوراک۔ اور مزمن مرض کی حالت میں صرف معمولی ایک دو خوراک کی تعداد میں صحت ہونے تک دوائی پلانی چاہیئے۔

۴ سب طرح کے زخموں، ناسوروں، کان کے بہنے، سوزاک، آتشک یا پردر وغیرہ کے لئے اوّل اپنے تجویز کئے تتو کے لوشن کی پچکاری دیکر صاف کرنا ہوگا۔ اِس کے بعد اِسی تتو کا تین سَو ساٹھ ۳۶۰ شکتی کا روغنِ زیتون یا گلسرین ڈالنا یا لگانا چاہیئے۔

۵ سب طرح کے جلدی امراض یا خون کی خرابی میں اپنے تجویز کئے تتو کا عرق پلانا اور اُسی کے لوشن سے دھونا و تیل لگانا چاہیئے۔

۶ سب طرح کے امراضِ چشم میں اپنے تجویز کئے تتو کے لوشن سے دھونا و ڈالنا اور ریشی میں اُسی تتو کا عرق بھی پلانا چاہیئے۔

۷ جب کوئی غذا ٹھیک ہضم نہ ہوتی ہو، تو ایسے مریضوں کو اپنے تجویز کئے تتو کی ایک دو شکتی کا دودھ بنا کر پلانا چاہیئے۔

۸ سر کے سب طرح کے امراض میں اپنے تجویز کئے تتو کا صرف روغن ناریل یا گلسرین لگانا یا اُسی تتو کا کوئی اسنان دینا چاہیئے۔

۹ جب آپ کے پاس کسی مریض کو دینے کے لئے تتو کی تازہ دوائی تیار نہ ہو، تو فوراً اُسی تتو کے تین سَو ساٹھ ۳۶۰ شکتی کے گلسرین سے بنا کر دینا چاہیئے۔

۱۰ کسی تتو کی بہت زیادہ خرابی میں یا دماغ کے متعلق امراض میں جب مناسب ہوتا ہے، تو اُسی تتو کا سوریہ اسنان روزانہ دو بار تک دیا جاتا ہے۔ اور اگر دن کا وقت یا دھوپ ہی نہ ہو، تو راتری اسنان سے کام لے لیا جاوے۔ لیکن یہ سوریہ اسنان سے کم فائدہ مند ہوگا۔

انت میں اِس طرح ادویات کے استعمال کرنیوالے مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہو۔ نمسکار ہو نمسکار ہو۔ فقط

رامچندر منی

اساڑھ اوّل سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

تیسواں ۳۲ باب دس ۱۰ بیانات تمام شُد

اُوم

پرماتمے نمونمہ

اَتھ

تینتسواں باب

ششم۔مرضوں کے اسباب کے مُطابق علمِ طِب کی تقسیم

اِنکے نام اور خواص

پیارے بہائیو! جیسا کہ پیشتر ہی تبلایا جاچُکا ہے کہ جسم کی پیدائش کے وقت جو عضو قُدرتی طور پر بگڑے پیدا ہوئے پائے جاتے ہیں، تو پھر اُن کا یہاں دُرست کرنیوالا کوئی دوسرا انجینیر ہی نہیں۔ ہاں اگر اُن بگڑے ہوئے اعضاء میں سے کسی کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے سے کوئی نُقصان زندگی کو تو پہنچے نہیں اور کچھ فائدہ بھی ہو سکے، تو اکثر کاٹ کر علیحدہ کر دئے جا سکتے ہیں۔ جیسے چھ اُنگلی کا ہاتھ پیر ہوا۔ تو ایک فالتو اُنگلی کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے میں کوئی نُقصان نہیں ہوتا۔ دوسرے معمولی کمی کو پُورا بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے دو اُنگلی یا اعضاء تناسل کا سوراخ یا مقعد یا فرج دُمنہ کے ہونٹ مِلے ہوئے پیدا ہوں، تو ذرا ہوشیاری سے شگاف لگا کر اور اُن کو آپس میں چپکانے والی جھلی کو کاٹ کر دونوں ہونٹوں کو جُدا جُدا کر دیا جاوے تو یہ کمی پوری ہو گئی۔ بس اِس قدر ذرا ذرا سے کام تو درست بھی ہو سکتے ہیں، لیکن زیادہ بگڑے ہوئے کام دُرست نہیں ہو سکتے۔ جیسے قُدرتی موتیابند۔ بہراپن۔ گونگاپن۔ کُبڑاپن۔ نامردی وغیرہ بالکل دُرستی کے لائق نہیں ہوتے، لہٰذا اِن کا کوئی عِلاج بھی نہیں۔ تو بس ٹھیک اِسی طرح ٹھیک پیدائش کے بعد بھی جو آدہی بہوتِک یا آدہی دِیوِک دُکھ ہوتے ہیں، جنکے مرض کا کوئی سبب جسم کے اندر تو موجود نہیں ہوتا اور پھر بھی اِن دُکھوں کے حملوں سے ہر ایک جسم کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ تکلیف یا نُقصان اور موت تک کی حالت کو پہنچ سکتے ہیں۔ جیسے درخت یا چھت سے گِر کر۔ یا کسی دیگر لڑائی وغیرہ کے باعث چوٹ کہا کر جسم کا ٹوٹ پھوٹ کر کچھ کا کچھ ہو جانا۔ دوئم۔ بندوق کی گولی وغیرہ لگ کر یا درندوں کے حملوں سے فوراً بڑے اعضاء رئیسہ کا کٹ کر موت تک ہو جانا۔ سوئم۔ جسم کے اندرونی اعضاء رئیسہ یا اجزاء میں کوئی تتو بے معلوم حالت میں بگڑتا رہا اور اُس نے بگڑتے بگڑتے کوئی دوسرا مُرکب یعنی فالتو حِصّہ بنا ڈالا، تو ظاہر ہو جانے پر وہ کسی تتو کے استعمال سے آسانی سے دور نہیں ہو سکتا۔

جیسے گردہ و مثانہ کی پتھری، موتیابند، ہڈی یا ماس کی رسولی وغیرہ۔ یا جسم کے اندر ہی اندر تتوں کے بے معلوم بگاڑ سے کوئی ہڈی، آلہ یا جز بالکل گل سڑ کر اتنا خراب ہوگیا، کہ اگر اُسے علیحدہ نہ کیا جاوے، تو اُس کے زہر سے دوسرے بڑے عضو یا آلات بھی بگڑ کر موت سامنے آویگی۔ جیسے کسی ہڈی کی سڑن یا گلن۔ جیسے دانت کا کیڑا لگنا یا ٹانگ کی ہڈی کا سڑ گل جانا۔ یا چوٹ سے ایسے زخم یا ناسور جسم میں ہوگئے، کہ پھر وہ جوں کے توں درست ہونے ہی میں نہیں آتے، تو انہیں سب وجوہات کے باعث اُس کو کاٹ کر علیحدہ کرنیکے لئے اِس تتو دِگیان چکِتسا کو دو طریقوں میں تقسیم کرنیکی ضرورت ہوگئی۔ اور ہونی بھی چاہئے۔ اِس لئے اِن طریقوں میں سے ایک کا نام سُسرُت، سرجری یا جراحی علاج یعنی پیشتر تبلائے ہوئے خراب اعضاء کو کاٹ چھانٹ کے ذریعہ سے اُصول علاج۔ اور دوسرا طریقہ ترکیبی علاج یا بذریعہ ادویات علاج کرنا۔ یہ اُس وقت تک کیا جاسکتا ہے کہ جب تک کوئی عضو یا اعضاء رئیسہ بگڑ کر بالکل کاٹنے کے لائق بیکار نہ ہوگیا ہو۔ یا کاٹ چھانٹ سے اُس مرض کا کوئی تعلق ہی نہ ہو؛ اور خود ہی زندگی کے کاموں کو بگاڑ سکے یا موت سامنے لا سکے۔ اِس علاج کو تتوں کی کمی بیشی کی سُدھار کی ترکیب یا ادویات کے ذریعہ علاج کرنا یعنی تتو دِگیان چکِتسا کہتے ہیں۔

آنت میں اِن دونوں علاج کی ترکیبوں کے عالم مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

نمسکار ہے فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ اوّل سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

تینتسواں باب پانچ بیانات تمام شُد

اوم

ہے شانتے نموئہ

اتھ

چونتیسواں باب ۳۴

سرجری یعنی علم جراحی کے متعلق مختصر بیان

اِس کے نام۔تجربات۔ترکیب اور ثمرات

پیارے بہائیو! اوّل تو اِن دونوں عِلاجوں کے طریقوں کا مکمل عِلم جسم کے تمام اندرونی و بیرونی اعضاء و عضلات کو پورے طور پر کہول کر خود آنکھوں سے دیکھنے ہی سے عمدہ طور پر سمجھ میں آتا ہے، لیکن اِن میں سے خاص طور پر سرجری یعنی جراحی کے لئے تو خاص کر جسم کے ہر ایک حِصّہ کے اعضاء و آلات کی بناوٹ جاننے کی ضرورت ہے۔ اور اِس کے لئے اُن کے دیکھنے کا کافی انتظام جب تک کوئی راجہ یعنی گورنمنٹ نہ کرے، تب تک ناممکن یا ادہورا سا ہی رہتا ہے۔ اور اِس وقت ہماری مہربان گورنمنٹ نے اِس کام میں کافی دلچسپی لے ہی رکہی ہے اور وہ اپنے اسکولوں و کالجوں میں اس کا کافی عِلم کراہی دیتی ہے۔ اور اِس کام کے لئے سُشرت کے متعلق ایک پوری فزیالوجی۔ اناٹمی اور سرجری وغیرہ کتابیں اِس وقت موجود ہی ہیں اور وہاں پڑھائی بہی جاتی ہیں، لہٰذا اِس عِنایت کے لئے میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جب بغیر اِس عِلم کی اِس طرح واقفیت حاصل کئے یہ سرجری سے علاج کرنا آہی نہیں سکتا، تو تمام خلقت اِس کے عِلم سے فائدہ تو کیا، لیکن نُقصان ضرور اٹہا سکتی ہے۔ کیونکہ غلط عمل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا میں اِس سرجری سے علاج کرنیکے عِلم کو لکہنا بیکار سمجھ کر اِس کتاب کی ضخامت بہی کیوں بڑہنے دوں۔ کیونکہ جو بہائی وہاں جاکر تعلیم پاویں گے وہ تو آپ ہی وہاں پڑھ لیں گے۔ اور اِس کے نہ پڑہنے والوں کو میں یہ عمل کرنے کی رائے ہی نہیں دیتا ہوں۔ ہاں تمام سرجنوں سے ضرور باادب درخواست کرتا ہوں، کہ وہ اپنے اِس عِلم میں جتنی بہی ادویات کا اِستعمال کرتے ہیں، بہتر ہو کہ آہستہ آہستہ اُن کا اِستعمال چھوڑتے جاویں اور اِس تنو وِگیان طریقہ کیمطابق بنائی ہوئی ادویات سے ہی کام لیتے جاویں اور رستا و عمدہ فائدہ حاصل کریں۔

مِثال کے طور پر سمجھ لیجئے، کہ تمام اِسٹپٹِک۔ الیسٹرنجینٹ۔ سڈٹیو و کاسٹک میڈیسن یعنی

سیلانِ خون روکنے والی، قابضات، مُسکنات، تسکین دِہ سرد وجلانیوالی ادویات کی جگہ آکاش تتو کے عرق، لوشن، تیل، گلسرین واسنان سے کام لیں۔ یعنی اِس کا اِستعمال سب طرح کے سیلانِ خون، ورموں، سوزشوں، بہنے والی رطوبتوں، ٹیس مارنیوالے دردوں وگرینیولیشن کے کھونے کو اکسیر ثابت ہوا ہے۔ دویم۔ تمام اینٹی سپٹک میڈیسن یعنی دافع سڑن ادویات کی جگہ وایو تتو کا عرق، لوشن، تیل، گلسرین واسنان سے کام لیں یعنی اِس کا اِستعمال سب طرح کے گوشت وہڈی کے خراب سے خراب سڑے، نئے وپُرانے ناسوروں کی سڑن کھونے، روکنے وگرینیولیشن پیدا کرکے بھرنے کو اکسیر ثابت ہوا ہے۔ سویم۔ تمام اِسٹی میولینٹ وکاسٹک میڈیسن یعنی محرک وجلانیوالی ادویات کی جگہ اگنی تتو کے عرق، لوشن، تیل، گلسرین واسنان سے کام لیں۔ یعنی اِس کا استعمال بجلی کی طاقت کی مانند اثر پہنچانے اور چھوٹے مسّوں ودرسولیوں کے پھونکنے کو اکسیر ثابت ہوا ہے۔ چہارم۔ جل تتو کے تمام مذکورہ بالا مُرکبات کا اِستعمال پھیپھڑوں وآنتوں کے سب طرح کے گھاؤں کو باقاعدہ دُرست کرنیکے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اور اِس علاج میں زیادہ تر اِنہیں چار اُصولوں کی ضرورت پڑتی ہے، الہٰذا جو ضرورت اِن سے پوری ہوسکتی ہے وہ ضرور پوری کرنی چاہیئے۔ اور میں نے جو اِن سے فائدہ اُٹھائے ہیں، وہ سب بتلاہی دیئے گئے ہیں۔ آئندہ آپ صاحبان بھی ہوشیار ہیں، خود اِن تتوں سے عمل جراحی کے کام کرنے میں اپنا تجربہ بڑھادیں یا کہیں دیگر ترکیبوں سے اِن کو زیادہ مُفید کرلیں، لیکن اِن میں آگ یا شراب سے ہرگز کام نہ لیں۔

انت میں ایسے تتو وگیان سے کام لینے والے سرجنوں کو میرا باادب نمسکار ہے۔

نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ اول سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

چونتیسواں باب دس بیانات تمام شد

اوم

مہیشور ائے نومہ

اتھ

پینتیسواں باب

تتووِگیان چکِتسا کیمتعلق امراض کی تقسیم

اِس کا سبب اور اصُولِ تقسیم

پیارے بھائیو! یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے، کہ سرجری کے عِلاج کا تو اکثر کبھی ہی کام پڑتا ہے اور روزانہ کے امراض میں سے نوے فیصدی امراض زیادہ تر تتووِگیان چکِتسا سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ تب معلوم ہوا، کہ تمام مخلوق تو تتووِگیان چکِتسا کی وقفیت ہی سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتی ہے، لہٰذا اب یہاں سے مکمل مُجرّب تتووِگیان چکِتسا کا بیان لِکھا جاویگا۔ اور اُن امراض کا جراحی کے متعلق بیان بھی اِسی میں لکھ دیا جاویگا، کہ جن میں زیادہ تر جسمانی حِصّوں عضو وغیرہ کے جاننے اور زیادہ چیر پھاڑ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ لیکن امراض کا تو جِسموں میں اور اُن کے ناموں کا طِب کی کتابوں میں کچھ وار پار ہی نہیں دِکھتا کہ نہ معلوم کِتنے بھرے پڑے ہیں۔ اور پھر آیُرویدک شاستروں میں تو کچھ۔ یونانی طِب کی کتابوں میں کچھ۔ اور ڈاکٹری کی کتابوں میں کچھ۔ یعنی ایک ہی مرض کے ہر ایک زبان میں جُدا جُدا ہی نام بولے جاتے ہیں۔ تو پھر بتلائیے! مجھے آپکو آسانی سے جون کا توں سمجھانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تو عقل سے بہت سوچنے سمجھنے کے بعد صِرف ایک ہی آسان طریقہ آسانی سے سمجھانے کا سوچا ہے، کہ جب ہر ایک زبان کی طِب کی کتابوں میں امراض کے نام اور اصُول عِلاج تو چاہے حقیقت میں جُدا جُدا ہیں، لیکن اسبابُ الامراض وعلامتیں تو سب میں تقریباً ایک سے ہی پائے جاتے ہیں۔ اور چونکہ میں نے شروع میں ایلوپیتھک ڈاکٹری ہی کو پڑھا تھا، لہٰذا مجھکو اُسی زبان کے نام مرض بولنے کا زیادہ ربط ہو گیا ہے۔ اور آج کل خلقت کو بھی زیادہ تر انہیں ناموں کو بولتے پاتا ہوں۔ تب میں امراض کے نام تو چاہے جس زبان کے یا زیادہ تر ڈاکٹری زبان ہی کے لکھ دونگا، لیکن آپ اُن کے اسباب اور علامتوں کی تشریح کو خوب سمجھ کر یاد کرلیں۔ کیونکہ اصل مطلب ہی امراض کے بیرونی و اندرونی اسباب

وعلامتوں کی جانچ سے ہے۔

دویم۔ میں نے ہر زبان کی طبّی کتابوں کی امراض کی بڑی لمبی تقسیم کو چھوڑ کر پیشتر ہی اُن کے خاص سبب کے مُطابق تمام امراض کے پھیلاؤ کو اِسی مقالہ کے چوتھے باب میں آدہی بھوتک دُکھ، آدہی دیوک دُکھ اور ادہیاتمک دُکھ صِرف تین حصّوں میں تقسیم کرکے لکھ ہی دیا ہے۔ اب چونکہ آدہی بھوتک اور آدہی دیوک دونوں دُکھوں کے اسباب کا کوئی خاص تعلق کسی خاص اشیا کی بدپرہیزی سے نہیں ہے، لہٰذا اِن میں سے خاص آدہی بھوتک کا اگلے چھتیسویں اور خاص آدہی دیوک کا سینتیسویں باب میں علیحدہ علیحدہ ہی پورے طور پر علاج کے متعلق بیان لکھا جاویگا۔ لیکن تیسری تقسیم کا بیان بہت پھیلا ہوا اور مُشترکہ ہے، لہٰذا اُس کا مکمل طور پر ضروری بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین! اِس تقسیم میں اُن تمام امراض کا بیان لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کو تیرہویں چودہویں باب کے خِلاف عیش وعشرت کے کاموں سے اُن کے تمام جسم یا اُس کے کسی خاص آلہ یا حصّہ میں کسی ایک تتو یا کئی تتوں کی مُرکب کمی بیشی سے پیدا ہو کر طرح طرح کے مُستقل یا عارضی جسمانی دُکھ دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب طرح کی طبّی کتابوں میں اِس طور پر اور اتنی زیادہ تعداد میں لکھے پائے جاتے ہیں، کہ جن کا سمجھنا، سمجھانا اور یاد رکھنا بہت مُشکل ہے۔ اور اِن کے بغیر ٹھیک سمجھ کر یاد کرے علاج میں غلطی ہونا بہت زیادہ ممکن ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے، کہ آج کل زیادہ تر ایسے ہی اَدھورے مُعالجوں کی غلط تشخص اور علاج سے خلقت نقصان اُٹھا اُٹھا کر طِب کو بدنام اور طبیبوں کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہے۔ اور طبیب صاحبان پھر بھی ادویات میں تو موتی و سونے کی خاک بلا نا بڑا ہاتے چلے جاتے، یا ایک گز مُنجھ آگ اور بڑھائے چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے بھائی بھی بلا بلا کونین و کیلسیم اور آئرن، سیرپ تو خوب پیٹنٹ کراتے چلے جاتے ہیں، یا بُرے دے سیرم کے اِنجکشن تمام خون کو تو خوب بگاڑتے چلے جاتے ہیں، لیکن یہ کبھی نہیں سوچتے، کہ آخر بڑے بڑے امراض جڑ سے کیوں نہیں جا پاتے۔ گویا تمام طبیبوں نے تو اِس علم کو اپنا پیشہ اور اِنسانوں نے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ بھوگنا اور مریض ہو ہو کر علاج ہی کراتے رہنا اپنا ایک شغل مان لیا ہے۔ جس سے سنسار بھر کی خلقت کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ لہٰذا اِسی وجہ سے میں نے بہت غور وخوض کے بعد اِس تقسیم کے امراض کو بھی ایسے آسان طریقہ سے لکھنے اور بہت کم فصلوں میں تقسیم کرنیکا ارادہ طے کر لیا ہے، کہ جس سے تمام خلقت کو مکمل طبّی بیان کے سمجھنے و یاد کرنے میں بہت آسانی ہو جاوے۔

تمام امراض کی پیدائش کے خاص اسباب کی تشریح

ناظرین! ہر ایک جاندار مرد عورت کے جسم میں تمام جسم کے اوپر سر کی کھوپڑی کی ہڈی کے اندر ایک

جھلّی میں بند، اخروٹ کی گری کی صورت کی مانند خاکی رنگت کا، جو تندرستی و جوانی میں تقریباً دو سیر وزن کا ہوتا ہے ایک ایسا خاص لاثانی آلہ (عضو رئیس) اُس وشوکرما نے بنایا ہے، کہ جیسا لاثانی وہ خود ہے۔ اور جس طرح وہ خود تمام محیطِ کُل (برہمانڈ) کا انتظام کرتا ہے، ٹھیک اُسی طرح اِس کے متعلق تمام جسمانی وملکی انتظام کرنا یعنی اپنے جسم کے متعلق تمام آلات وتنوں اور دیگر جسموں کی تیرہویں چودہویں باب کے مطابق کہان پان، رہن سہن وعیش وعشرت کا ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھکر اُنسے باقاعدہ کام کرالینے کا ایسا ہی مادہ اُسنے اِس میں بھی مُقرر کر دیا ہے، کہ جیسا خود اُسمیں ہے۔ اور یہ قوت نرالا کار ہوتی ہے، جس کو مہت تتو، بُدہی، سینس یا عقل کہتے ہیں۔ اور اِسکے مذکورہ بالا عناصری خول کو دماغ سیری برم، بھیجا، مغز اور کپال کہتے ہیں۔ اور تمام ویدوں کا علم و اُس کے فرائضِ منصبی (دہرم، کرم) صرف ایک اِسی آلہ کے مالک کے سمجھنے سمجھانے اور ٹھیک بنے رہنے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، جو اِسی کے حقیقی علم کرانے کو پڑہے پڑہائے جاتے ہیں۔ اِسی لئے جسم کا برہمانڈ بھی اِس کا نام ہے اور اِسی وجہ سے اُس نے اِسکو تمام جسم کے اوپر سب کا سردار بنا کر بھی رکھا ہے۔

اور جس اِنسان کا یہ آلہ ویدوں کے علم کی عُمدہ تعلیم و ویدوں کے مُطابق پرورش سے جوں کا توں اعلیٰ درجہ کا حقیقی عقلمند بن جاوے، تو پھر وہ خود ہی سنسار کے تمام عیش وعشرت کے کام خوب غور کے ساتھ سمجھ کر تیرہویں وچودہویں باب کے مُطابق کیا کرتا اور خوب سُکھی رہا کرتا ہے۔ اور جب اِسی آلہ میں سمادہی کے ذریعہ سے کسی کو اُس برہم کا حقیقی علم (گیان) ہوجاتا ہے کہ جس کا یہ انڈا ہے، تو اُس مہاتما کے اِس آلہ کو براہمن بھی کہتے ہیں۔ اور جس مہاتما کا یہ آلہ براہمن ہوجاوے، تو اُس کے تمام عناصری جسم (استھول شریر) کو بھی براہمن ہی کے رتبہ و نام سے بولنے لگتے ہیں۔ لہٰذا اتنی بڑی تعریف (مہما) اِسکے عُمدہ انتظام کرنے کی ہوتی ہے۔ اور اِس آلہ کے کام بناوٹ۔ رگوں وحصّوں کا ایسا ہی وار پار نہیں جانا جاتا، کہ جیسا اُس برہم پرجاپتی (خالق پروردگار) کے کاموں کا۔ ہاں! اگر کسی شخص کو اِس آلہ کے مذکورہ بالا حصّوں کے ناموں کی بیکار زیادہ جانکاری کرنا ہو، تو وہ سُسرت کی جسمانی تشریح یا اناٹمی، فزیالوجی و سرجری کو پڑہیں۔ ورنہ علاج کیمتعلق ضروری کام چلانے کے لائق جو کچھ میں اپنی چھوٹی سی عقل کے مُطابق اِس کی تعریف کرتا و حصّے مُقرر کرتا ہوں، ناظرین اِسی کو پڑہنا پڑہانا کافی سمجھیں۔

وہ یہ ہے، کہ دماغ مہاراجہ کے جسم کے راجیہ کے متعلق عُمدہ اِنتظام کرنیکے لئے اِس میں سے تمام جسم کے خاص خاص آلات کو ایک ایک ناڑی (نلی۔ رگ) اُن کی غرض سُننے۔ اور ایک ایک ناڑی ہر ایک آلہ سے ٹھیک ٹھیک کام کرانیکا حُکم دینے کو جُدا جُدا سب ناڑیاں جانیکے باعث تار کا جال سا بُرا ہوا ہے۔ جسکے زِندگی قائم رکھنے کے کاموں کے خاص آلات پانچ گیان اِندری (حواسِ باطنی) اور اِن کے بہت سے خدمتی آلات ہیں، ولیکن خاص آلات (ینتر) پانچ ہی کرم اِندری (حواس ظاہری)

بھی مُقرر ہیں۔ اور اِس کا ایک خاص وزیر اِن تمام اِندریوں (حواسوں) کا سردار بھی مُقرر ہے۔ اب چونکہ ہر ایک گیان اِندری و کرم اِندری اور وزیرِ خاص کے کام و بھوگ جُدا جُدا ہی مُقرر ہیں، جو بچپن سے ویدوں کے علم کی حقیقی تعلیم و اُس کے مُطابق کام کرنے والے عالموں کے ست سنگ سے تو وہ گیانی ہو کر باقاعدہ سُدھر جاتے اور پھر باقاعدہ بھوگ (عیش و عشرت) کے کاموں سے خوب سُکھ بھوگتے اور کبھی مریض ہی نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن بچپن سے ہی بدصُحبت اور اگیانی گُروؤں و ویدوں کے خلاف تعلیم سے بے حد نا سمجھ و خود غرض ہو کر پھر یہ خود ہی اتنا خراب بھی جلدی ہی ہو جاتا ہے، کہ بس پھر تمام جسم کو ملیچھ (گراوٹ کے آخری درجہ کا) بنا کر ہی ہی چھوڑتا ہے۔ جس سے پھر آٹھویں سے چودھویں باب تک کے خلاف بھوگ کے کاموں کے ثمرہ سے اور ہر ایک آلہ کا قدرتی بھید ہونے کے باعث سب میں جُدا جُدا ہی مرض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تقریباً سب آلات کا آپس میں کچھ نہ کچھ تعلق ہونے کے باعث پھر وہ سب دُکھ تمام ہی آلات و تمام ہی جسم کو مُشترکہ طور پر بھوگتے ہی پڑتے ہیں۔ تو پھر بتلائیے؟ آخر پھر کس طرح اِن دُکھوں کی ایسی تقسیم کیجاوے، کہ جو آسانی سے سمجھ میں آجاوے۔ لہٰذا پھر یہی بہتر سمجھا گیا، کہ اِس موقع پر اِس کے متعلق تمام گیان اِندریوں کا ایک ایک باب اور اُس میں اُسی کے متعلق سب خاص کرم اِندری و آلات کی ایسی تعداد مُقرر کر دی جاوے، کہ جس سے عِلاج کے بیان میں کوئی آلہ بھی بغیر عِلاج کئے مریض باقی نہ رہ جاوے۔

اب چونکہ ہر ایک زبان کی طبّی کتابوں میں مرضوں کے ناموں و تقسیموں اور ادویات کی تعداد ہی زیادہ ہے، لیکن اُن کا اُصولِ عِلاج تو علم الادویہ کے مُطابق پھر بھی کم ہی پایا جاتا ہے۔ لہٰذا میں بھی ٹھیک اُسی اُصول کے مُطابق اِن مرضوں کی طوالت کو مختصر طور سے صِرف پانچ ہی بابوں میں بیان کرونگا۔ کیونکہ جب تمام مُحیطِ کُل (برہمانڈ) کے عناصری جسم (استھول شریر) ہی پانچ تتوں سے بنتے ہیں۔ اور پانچ ہی گیان اندریوں کے اختیار میں رہتے ہیں۔ اور اِن میں سے کسی کے بگاڑوں کے سُدھارنے کے لئے بھی جب میں اِنہیں پانچوں تتوں کے سوائے اور کوئی چھٹی دوائی ہی کام میں نہیں لاتا، تو پھر چھٹا باب لکھا ہی کس مُعاملہ کا جاوے۔ لہٰذا اڑتیسویں سے بیالیسویں باب تک ہر ایک گیان اِندری کا ایک ایک علیحدہ علیحدہ باب اور اُنہیں زیادہ تر اُسی کے تتو کے متعلق سب کرم اِندریوں کا بیان الگ الگ فصلوں میں لکھا جاویگا۔ اِس کے بعد جس جس تتو کی کمی بیشی سے اُن آلات و اِندریوں میں جو جو امراض پیدا ہوتے و جس جس تتو سے صحت پا سکتے ہیں، تو یہ سب اُنہیں کی فصلوں میں لکھ دیا جاویگا۔ لیکن آپ اِتنا ضرور خیال رکھیں، کہ ہر طرح کے عِلاج میں مُکمل اُصولِ عِلاج بتلا کر سمجھا دینا ہی کسی اُصولِ عِلاج کے

مُوجد کا خاص فرض ہوتا ہے، نہ کہ تمام امراض کے تجربے مُجرب کرکرکے بتلانا۔ پھر اُنہیں اُصولوں سے مرضوں میں عِلاج کرکرکے جتنا جتنا زیادہ تجربہ خلقت کرتی جایا کرتی ہے، بس اُتنی ہی اُس عِلم (گیان) کی ترقی بڑھتی جایا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ علم ہی زیادہ تجربات پر مُنحصر ہے۔ لہٰذا ابتک جن مرضوں میں جو کچھ تجربات مجھکو ہوچکے ہیں وہ تو میں ضرور لکھوں گا ہی، لیکن اُن میں آئندہ کو ترقی کرنا آپ ہی کا خود فرض ہوگا۔ اور اکثر زیادہ امراض میں ابھی مجھکو بھی اِس اُصول سے عِلاج کرنے کا موقع نہیں مِلا ہے، لہٰذا اُن کا صِرف اُصولِ عِلاج ضرور لکھونگا۔ وہاں بھی آپ لوگ ذرا ہوشیاری سے تشخیص و عِلاج کریں۔ اور اِس مول گرُو منتر (خاص اُصول) سے ہر وقت کام لیں، کہ نام امراض چاہے کتنے ہی اور کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اُنتیسویں باب کے مُطابق امراض کی اندرونی و بیرونی سب علامتیں مِلا کر ہی تمام تشخیص و علاج کریں کرادیں اور اسبابُ الامراض سے پرہیز کریں کرادیں۔ اور ہر ایک تتو کے الگ الگ نئے زور کو فوراً ایک دو دِن میں۔ زیادتی کا دو ہفتہ میں، اور پُرانے مریض کو تخیناً سولہ ہفتہ میں دُرستی کی ایک مُدّت (اودھی) مان لیں۔ اور پھر من مانا فائدہ اُٹھا دیں۔ اگر پھر بھی آپ اِس سے جوں کا توں حقیقی فائدہ نہ اُٹھا سکیں تو سمجھ لیجئے، کہ آپ کی تشخیص ہی غلط ہوگی؛ اِس اُصول کی کوئی خرابی ہرگز نہ ہوگی۔ ایسی حالت میں آپ اپنے نزدیک کے کسی قابِل تتو وِگیانِک آچاریہ سے تشخیص کرالیویں ورنہ سیدھے اِس تتو وِگیان آسرم میں چلے آویں۔ بس ٹھیک تشخیص کرکے اِس کتاب کے مُطابق عِلاج کا طریقہ آپ کو بتلا دیا جاویگا۔ ورنہ عِلاج ہی کردیا جاویگا۔ اگر مریض موت کی وجہ سے لاعِلاج حالت میں نہ ہوگا، تو اُس وِشوکرما کی رحمت سے تمام امراض نوّے ۹۰ فیصدی جڑ سے نیست ہوجاوینگے۔

اور ایک فہرست تمام امراض کی تقسیم کے متعلق صفحہ ۲۸۳ دو سو تراسی پر درج کردی گئی ہے۔ اور اُنہیں آلات یا اُن کے حصص کی نو تصاویر بھی کہ جو اپنی حقیقی شکل و صورت کا بھاؤ آسانی سے ظاہر کرسکیں، آپ کے سمجھنے کی سہولت کے لئے بیشتر صفحات دو سو اکاسی ۲۸۱ و دو سو بیاسی ۲۸۲ پر لگادی گئی ہیں۔ لہٰذا اِس تفصیل و تشریح کو آپ اچھی طرح سمجھکر زبانی یاد کرلیں۔

انت میں اِس کے کُمل عالموں کو میرا نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ فقط

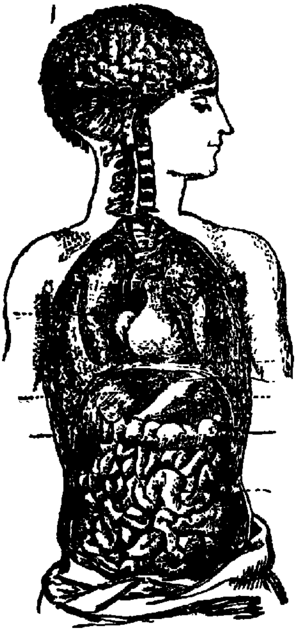
رامچندر مُنی

اساڑھ اوّل سمبت ۱۹۹۸ بکرمی

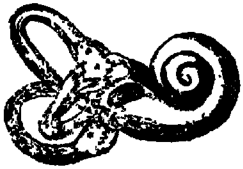
پینتیسواں ۳۵ باب پچیس ۲۵ بیانات تمام شد

جسم انسان کے اندرونی اعضا رئیسہ کی تصاویر

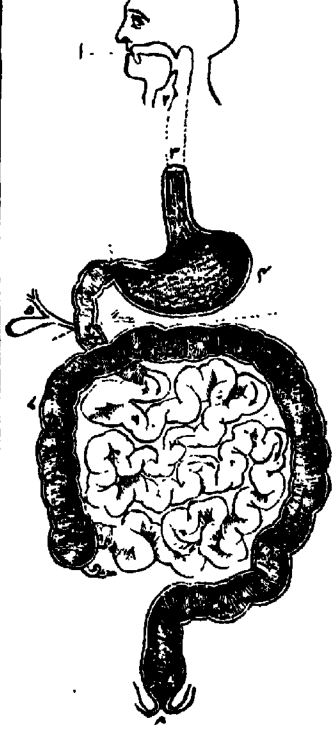
۱ تصویر - اُوپر کے دھڑ میں سر سے مقعد تک کے جگر وغیرہ تمام خاص آلات کا خزانہ



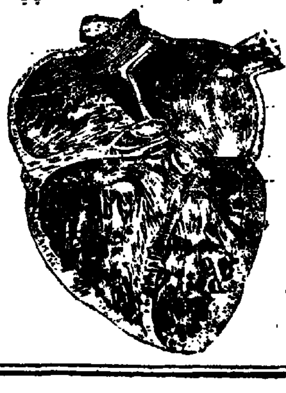
۲ تصویر - کان گیان اندری



۳ تصویر - ایلیمنٹری کنال مُنہ سے مقعد تک کی نالی
۱۔ مُنہ ۔ ۲۔ کنٹھ ۳۔ نرخی ۔ ۴۔ معدہ ۔ ۵۔ جگر کا میل ۔ ۶۔ چھوٹی آنت ۔
۷۔ بڑی آنت ۸۔ مقعد



۶ تصویر - دِل اور اس کے خون کے چار خانے



جسم اِنسان کے اندرونی اعضاءِ رئیسہ کی تصاویر

۵ تصویر چشم گیان اِندری

۱۔پلک۔ ۲۔کنجنکٹایوا۔ ۳۔قرنیہ۔ ۴۔آئرس۔ ۵۔پیوپل۔ ۶۔رٹینا



۶ تصویر۔دماغ مہاراجہ کا حرام مغز وزیر خاص سمیل

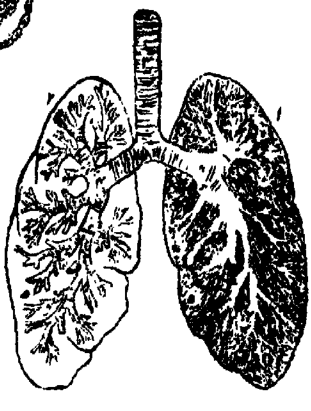
۱۔دماغ۔ ۲۔میڈلا ابلانگیٹا۔ ۳۔حرام مغز ۴۔ریڑھ کی ہڈی کے مہرے



۹ تصویر۔گردہ



۷ تصویر۔ ۱۔خون سے پر پھیپھڑا۔ ۲۔خالی پھیپھڑا ۳۔ٹریکیا۔ ۴۔برانکیل ٹیوب۔ ۵۔برانکیل کیپلریز



۸ تصویر۔تلی



تمام دُکھوں کی تقسیم کی تفصیل کی فہرست

نمبرِ باب	تتّو	نمبر	نام اُن خاص اِندریوں و آلات کے جنکے امراض کی اسمیں تشریح و علاج ہے
۳۶	-	-	آدہی بہوتک امراض کا بیان
۳۷	-	-	آدہی دیوک امراض کا بیان
۳۸	آکاش	۱	دماغ جہاراجہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	کان خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	مُنہ وا لیمنٹری کنال کرم اِندری کے امراض کا بیان
۳۹	وایو	۱	حرام مغز و زیر خاص آلہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	عصب خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	ہاتھ پیر و عضلات خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۴	جلد خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
۴۰	اگنی	۱	آنکھ خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	اعضاء تناسُل خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	رحم و فرج خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
۴۱	جل	۱	رسنا خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	خون خاص سیال شئے خزانۂ جسمانی کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	دل خاص کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان
۴۲	پرتھوی	۱	ناک خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	پھیپھڑا خاص کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	جگر، تلّی و دیگر گلٹیوں کے امراض کا بیان
〃	〃	۴	گُردہ، مثانہ خاص کرم اِندری آلات کے امراض کا بیان
〃	〃	۵	مقعد خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان

اوم

چندر رائے نوٹمہ

اتھ

چھتیسواں باب

آدہی بہوتک امراض کا بیان

ان کے نام۔ سبب۔ علامت پرہیز و علاج

پیارے بہائیو! یہ امراض انسانوں کو اِسی مقالہ کے آٹھویں باب میں بتلائے پانچوں یموں کی پابندی نہ کرنے سے یا بہت سے جنموں میں سے کسی جنم کے بدلے چکانے کے لئے، یا جدید سخت بداعمالیوں سے فوراً ہی پرماتما کی مرضی سے دوسرے عناصری جسموں کے ذریعہ زیادہ تر مندرجہ ذیل دس طرح سے ہوتے پائے جاتے ہیں اور اکال مرتیو، یا مرگ اتفاقیہ، یا صدماتِ ناگہانی کہلاتے ہیں۔ اور ان تمام تکلیفوں کا خاص باعث تو آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا اور کچھ ان کے ناموں سے ہی خود ہی معلوم ہو جاویگا، کہ دوسرے جسم والے کسی کے پیٹ میں یا جسم کے کسی دیگر حصّہ یا عضو کے اندر کچھ گہرائی میں زبردستی ڈنک چبھو کر یا دانت مار کر گوشت میں ذرا زخم بنا کر کاٹنے والے خود ہی اِس زہر کو خون کے مقامات میں فوراً پیوست کر دیتے ہیں، کہ جس سے وہ زہر دورانِ خون میں شامل ہو کر تکلیف یا موت تک کر سکے۔ اور چونکہ دورانِ خون کے ایک چکّر میں یعنی کسی ایک مقام کے خون کو جسم میں چاروں طرف گھوم پھر کر اپنی جگہ واپس آنے میں تقریباً نصف منٹ کا وقت لگتا ہے، لہٰذا اب آپ سمجھ لیجئے کہ یہ زہر کتنی جلدی تمام جسم کے خون کو زہریلا بنا سکتے اور کتنی مشکل سے صحت ہونے میں آ سکتے ہیں۔ بس اب اسی خیال سے علاج کرنے میں جلدی اور صحت ہونے میں صبر کرنا آپ کا خاص فرض ہو جاتا ہے۔ اور یہ زہر اپنے کم و بیش اثر کے باعث جدا جدا ہی نتیجہ بھی رکھتے ہیں، جو چھبیسویں باب کے مطابق اگنی تتو ہی کی بیشی اور آکاش تتو کی کمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان کی بقیہ ظاہری علامات بھی حسب ذیل ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے علاج میں کوئی بھی دان یگیہ یا دیو یگیہ ضرور کرنی کرانی چاہئے۔ جس کیلئے سری تتو اپنشد و اصول درشن پور ادہرم شاستر یا اِس کے کسی حصّہ کو اپنی حیثیت کے مطابق کتنی ہی تعداد میں سچے من سے خیرات کرنا کرانا سب سے بہترین ہو گا۔

۱۔ مکھی کا کاٹنا

علامت ۔ یہ زیادہ تر گندے رہنے والے اشخاص کی آنکھ پر پلکوں کے میل کو کھانے کے باعث جاتی اور وہیں کاٹ بھی کھاتی ہے۔ اس کے زہر سے پپوٹوں میں خارش ہو کر ورم ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور جب تک اس میں کوئی دوسرا مرض شامل نہ ہو، تو اس سے کوئی خطرناک نتیجہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور تین دن کے اندر آپ ہی صحت ہو جاتی ہے۔ ورنہ **علاج** ۔ تین سنو ساٹھ ۳۶ شکتی کا آکاش تتو گلسرین یا کوئی تیل لگا دیں۔ یا اسی کے تین شکتی کے لوشن سے لنٹ تر کر کے ڈنک لگے ہوئے مقام پر لگا دیں اور تیس ۳۰ چالیس ۴۰ منٹ تک تر کرتے رہیں، بس صحت ہو جاوے گی۔

۲۔ مکڑی پھل جانا

علامت ۔ ناظرین! مکڑی کے زہر میں اس قدر آگ ہوتی ہے، کہ جہاں جسم سے یہ مل کر یا دب کر اس میں سے کچھ رطوبت نکل کر جسم سے لگ جاتی ہے، تو بس اس جگہ آگ سی لگ جاتی معلوم ہوتی اور وہاں کی جلد جھلسی ہوئی سی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ آگ چاروں طرف پھیلتی جایا کرتی اور پانی سے تر کرتے رہنے پر بھی کم نہیں ہوتی ہے۔ **علاج** - آکاش تتو گلسرین تین سنو ساٹھ ۳۶ شکتی یا تین شکتی کے لوشن سے کپڑے کی گدی تر کر کے پھیلے ہوئے مقام کو تر رکھیں، بس صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ بر تتیا کا ڈنک مارنا

علامت ۔ اس کا زہر مکھی، مکڑی سے بھی بہت زیادہ خراشدار، تکلیف دہ اور ورم پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دماغ کے نزدیک کاٹنے پر اکثر موت تک ہو جاتی ہے۔ ورنہ اس کے زہر کو صحت تو کئی دن میں ہوتی ہی ہے۔ **علاج** ۔ اوّل ڈنک کے مقام پر ذرا دبا کر خون نکلتا چھکنے پر تین سنو ساٹھ شکتی کا آکاش تتو گلسرین پھریری سے لگا دیں، پھر تین شکتی کے آکاش تتو لوشن سے لنٹ تر کر کے دو گھنٹے متواتر تر کرتے رہیں۔ اگر جسمانی اثر میں جی گھبرا دے یا متلی یا قے ہونے لگے، تو تین شکتی کا آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک ایک ایک گھنٹہ کے فرق سے پلا دیں۔ اور بیہوشی ہو جانے پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر اور دیدیں، فوراً صحت ہو جاوے گی۔

۴۔ بچھو کا ڈنک مارنا

ناظرین! اس مکار موذی کے زہر کی کیا حالت سناؤں، یہ کم و بیش زہریلے ہونے کے باعث

آٹھ دس قسم کے ہوتے ہیں۔ پہاڑی کالے اور بڑے زہریلے کے غصہ اور مد میں آئے ہوئے کی تو بالکل رُدر کی شکل ہی ہوتی ہے۔ جس وقت یہ اپنے مد میں اگر پتھر میں ڈنک مار دیتا ہے، تو پتھر ہی آگ سے بعد بعد اکر اعلیٰ درجہ کا نیلگوں سفید سنکھیا بنجاتا ہے۔ جس کے اثر کو آپ جانتے ہی ہونگے، کہ بس ایک رتی ہی ملکُ الموت کا مُنہ دکھلانے کو بہت کافی ہے۔ ایسے زہریلے سے اِنسان کی تو اصل کیا ہے، بڑے بڑے زہریلے سانپ تک بھی ڈر کے مارے میلوں دور بھاگ جاتے ہیں۔ لہٰذا جہاں اِس کو دیکھ لیں، تو بس دور ہی بھاگ جاویں۔ **علامت**۔ اور اگر کسی کو کاٹ کھاوے تو زیادہ زہریلے کا زہر تو دس منٹ میں تمام جسم کا پانی کر ہی دیگا، عِلاج کی نوبت ہی کب آویگی۔ ہاں! اگر وہ کم زہریلا دیسی اور سفید رنگ کا ہوگا، تو ضرور عِلاج کے لئے موقع مِل سکے گا۔ اِس کا زہر بھی ہوتا تو بہت خراشدار ہے، جس سے مریض کو ڈنک کے مقام سے تیز لال وگرم برچھی سی گھُستی جاتی معلوم ہوتی۔ اور تمام عضو پھٹا جایا کرتا معلوم ہوتا وسخت بیچینی رہا کرتی ہے؛ اور اکثر موت تک بھی ہو جاتی ہے۔ ورنہ ڈنک کے مقام کو صحت ہونے میں تو مہینوں لگ ہی جاتے ہیں **عِلاج** چاہے جس قسم کے بچھو نے کاٹا ہو، لیکن اگر آپ کے پاس کوئی شخص زندہ آجاوے تو سمجھ لیجئے، کہ اِس کو پہاڑی کالے نے نہیں کاٹا ہے۔ کیونکہ اُس کا کاٹا اتنی دیر زندہ ہی نہیں رہ سکتا، لہٰذا عِلاج کے لئے وقت مِل جاویگا۔ تو آپ فوراً کاٹے ہوئے مقام کو ذرا سوئی یا نشتر سے کُرید کر قدرے خون نکال دیں، پھر تین سو سات ٹھ شکتی کے آکاش تتو گلسرین سے لِنٹ تر کرکے اُس ڈنک مارے مقام پر رکھیں۔ اور جہاں تک اِس کے زہر کا اثر ہوگیا ہو، اُس سے دو انچہ اوپر کس کر بند باندھ دیں۔ اور پھر تین شکتی کے آکاش تتو کے لوشن سے اُس تمام مقام کو ڈبو کر تر رکھا جاوے۔ ورنہ ڈنک کے مقام پر تو اِس تتو کے گلسرین کا لِنٹ لگا کر پانچ پانچ منٹ بعد بدلتے رہیں، اور آدھے آدھے گھنٹہ بعد ایک ایک خوراک اِسی تتو کے عرق کی پلاتے رہیں اور سرد پانی ہی سے متواتر ڈال کر اسنان کراتے رہیں۔ جب ذرا تسکین معلوم ہونے لگے اور دن کا وقت ہو، تو سویرے اسنان ورنہ راتری اسنان دیں۔ جب پورے طور پر چین پڑجاوے اور صرف زخم ہی باقی رہ جاوے۔ تب بند کو کھول دیں۔ پھر اِس کا گلسرین ہی کئی روز تک زخم پر لگاتے رہیں پوری صحت ہوجاویگی۔

۵۔ چھپکلی بسکھپرا چندن گوہ کا کاٹنا

علامت۔ اِن کے کاٹے ہوئے مریضوں کی علامتیں بھی تیز زہریلے بچھو کی مانند ہی ہوتی ہیں اور اِسکا عِلاج بھی اُسی کی مانند کریں، البتہ اِسمیں ذرا عُجلت زیادہ کریں۔ اور تمام جسم کو ہر وقت آکاش تتو کے لوشن یا سرد پانی ہی سے خوب ڈبوئے رکھیں، کیونکہ اِنکا زہر اُس سے بھی زیادہ سخت آگ والا اور مُہلک ہوتا ہے۔

۶۔ سانپ کا ڈسنا

علامت۔ ناظرین! اِس مُوذی کو تو آپ نام ہی سے جان گئے ہونگے، کہ یہ بڑا غصہ در (تموگنی) خصلت کا ہوتا ہے لیکن یہ بھی کم و بیش زہر کے لحاظ سے صدہا قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے زہر کی یہاں تک کمی بیشی ہے، کہ کوئی کوئی سانپ تو چاہے چار کاٹ کہائیں، پھر بھی صرف وہم کے سوائے زہر کا کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور بعض سنکھ چُور جیسے کے کاٹنے کے بعد تو پرانی (متنفس) پانچ منٹ ہی میں سر پیٹ کر موت کے حوالہ ہو جاتا ہے۔ بس جب تم کو معلوم ہو کہ فلاں شخص کو سانپ نے کاٹا ہے، تو اوّل اُس کی آنکھ کی جانچ کرو۔ ایسے شخص کی پتلی سُکڑ جاتی اور نیند بہت آیا کرتی ہے۔ اِس کا زہر نارکوٹک یعنی بیہوشی کرنیوالا ہوتا ہے۔ اِس لئے سوائے بیہوشی اور سونے کے اور کوئی تکلیف نہیں تبلاتا۔ اور اُس کو اپنے بیگانے اشخاص اور ذائقہ کی پہچان نہیں رہتی ہے۔ **علاج**۔ اوّل تو جہانتک زہر کا اثر یعنی سُنسنی معلوم ہو، وہاں پر خوب مضبوط ایک بند اور اُس سے چار انگل کے فاصلہ پر دوسرا بند لگا دو اور مریض کو سونے نہ دو۔ پھر کاٹے ہوئے مقام پر ذرا سا شگاف دیکر اُس میں سے کچھ خون نکال دو۔ پھر تین سو ساٹھ شکتی کے آکاش تتو گلسرین سے لنٹ بھگو کر کاٹے ہوئے مقام پر رکھیں اور پانچ پانچ منٹ بعد بدلتے رہیں۔ اور بند تک کے باقی حصہ کو تین شکتی کے آکاش تتو لوشن سے تر کرتے رہیں اور ایک ایک خوراک آکاش تتو کے عرق کی ہر نصف نصف گھنٹہ بعد پلاتے رہیں۔ ورنہ شرم کو چھوڑ کر مریض کو برہنہ کر کے اُس کے سر پر کر دے سے سرد پانی کی دہار ڈال کر تمام جسم کو متواتر چار پانچ گھنٹہ یا جب تک وہ ٹھنڈ محسوس نہ کرنے لگے پانی سے تر کرتے رہیں۔ جب مریض ہوش میں آجاویگا، تو اپنے لئے برہنہ کرنا بُرا تبلاویگا اور اپنے آدمیوں و ذائقہ کو پہچاننے لگے گا۔ پھر اُس کو جتنا بھی پی سکے گھی پلادیں لیکن بند ہرگز نہ کھولا جاوے۔ جب وہ زخم ہی میں تکلیف تبلاوے اور باقی مقام سُن نہ تبلادے، تو تمام جسم کی جگہ صرف اُسی کاٹے ہوئے مقام پر آکاش تتو کا سو ریہ یار اتری اسنان دیں اور چار چار گھنٹہ بعد گھی ضرور پلاتے رہیں۔ جب زخم میں بھی ذرا چین تبلاوے اور اُسے نیند کا غلبہ نہ رہے، تو اوپر کا ایک بند کھول دیں۔ جب کوئی بد نتیجہ نہ معلوم ہو، تو چھ گھنٹہ بعد دوسرا بند بھی کھول دیں۔ لیکن یہ یاد رہے، کہ مریض کو بالکل صحت ہونے تک سونے نہ دیا جاوے۔ اِسی کے لئے اکثر اشخاص گاتا گاتے اور ڈھانچ باجا بجایا کرتے ہیں۔ اِس کے بعد کئی روز تک آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اِسی کے لوشن سے زخم کے مقام کو دھوتے رہیں، بس صحت ہو جاویگی۔ یا شروع ہی میں حُقہ کا پانی یا نصف سیر خشک تمباکو تین سیر پانی میں اوٹا کر چھان کر اُس پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے جلدی جلدی پلادیں، کہ جب تک زہر کا تمام اثر قے ہو ہو کر نہ نکل جاوے۔

۷۔ پاگل کُتّے یا گیدڑ کا کاٹنا

اسباب۔ ناظرین! اِس مرض کو انگریزی زبان میں **ہیڈرو فوبیا** کہتے ہیں، جس کے معنی پانی کو دیکھتے ہی ڈرنے کے ہیں۔ تو جب کسی پرانی پر پرماتما کا سخت قہر ہوتا ہے، تب یہ خطرناک کُتّا یا گیدڑ اپنے جنون میں مست دیگر حیوانات یا اِنسانوں کی طرف کو دوڑتا اور کاٹ کھاتا ہے۔ اور اُسکے مُنہ کی جو زہریلی رال ہوتی ہے اُس زخم میں لگ جاتی ہے حقیقت میں یہی زہر اِن جانداروں میں بھی اِسی قسم کے مریضوں کی نعش کا گوشت کھانے یا جب چیل ایسی ہی نعشوں کا گوشت کھا جاتی ہے اور اوپر اُڑتے اُڑتے کسی بھی جگہ وہ اپنی بیٹ کر دیتی ہے اور اُس کو کسی طرح بھی کوئی گیدڑ یا کُتّا یا اِنسان کھا جاتا ہے، تو یہ زہر اُس کو بھی پاگل کر دیتا ہے۔ اِس بارے میں اکثر فلاسفروں کی یہ رائے ہے، کہ اکثر موسم گرما میں کُتّے اور گیدڑ کے جسم میں یہ زہر خود بھی بن جاتا ہے۔ لیکن اُن کا یہ خیال مُغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں اِس زہر کے پیدا ہونے کے مذکورہ بالا اسباب ہی ہو سکتے ہیں، خود اِس قسم کے پاگل کوئی نہیں ہوتے۔ البتہ گرمی سے بھوک ہو کر مر تک سکتے یا دوسری قسم کے پاگل بھی ہو سکتے ہیں کہ جو پانی سے نہیں ڈرتے ہیں۔ **علامت۔** اِس خطرناک جیو (حیوان یا ذی روح) کے کاٹنے پر سات یا چودہ دِن یا اتنے دِن بعد کہ جس کی سات پر تقسیم ہو سکے، جب اِس کا زہر تمام خون میں مہلک جرم یعنی چھوٹے چھوٹے زہریلے کیڑے بنا لیتا ہے، تب اپنا خراب اثر ظاہر کرتا ہے اور مریض کے منہ کی رال کے ذریعہ سے باہر نکلنا جاری ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِس کی رال ہی میں زہر ہے۔ تب پانی سے تو وہ ڈرنے لگتا ہے پی نہیں سکتا، اور پانی کی خون میں کمی اور زہر کی خشکی ہی کے باعث اِس کو پیاس ہی پیاس کی شکایت بھی ہوتی ہے اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ تو پیاس اور گلے کی خشکی کے باعث جو وہ دہانستا ہے، تو اُس کو انجان شخص بھوکنا کہتے ہیں۔ اور جب پانی اُس کے سامنے لاؤ تو اُس کو دیکھ کر ایسا ڈرتا ہے، کہ شور مچاتا اور بھاگنے لگتا ہے۔ بس یہی پاگل پنے کا دورہ کہلاتا ہے۔ ورنہ نہ تو یہ پاگل ہے اور نہ پاگل کی یہ علامت ہی ہوتی ہیں۔ بس یہی اِس کے زہر کے دورہ کا ایسا انوکھا و خراب مُہلک اثر ہے، کہ اچھے خاصے بیٹھے بٹھائے پرانی پانی مانگتے مانگتے دو چار دِن میں مر تک تو جاتے ہیں اور جیتے ہرگز نہیں۔ اُس وقت کوئی وئید، طبیب یا ڈاکٹر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن کچھ عرصہ سے پہاڑ پر کالکا کے نزدیک کسولی میں ایک شفاخانہ سیرم ٹریٹمنٹ کے ذریعہ اِس مرض کا عُمدہ و تسلی بخش عِلاج کر رہا ہے، لیکن اُس میں خرچہ اور وقت کی زیادتی کے باعث وہ سبکو زیادہ مُفید ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ **عِلاج۔** جب کوئی بھی پاگل یا اچھے کُتّے یا گیدڑ کا کاٹا ہوا مریض تمہارے پاس آوے، تو تم کو یہ جانچ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، کہ وہ جیو (جاندار) پاگل تھا یا نہیں۔ کیونکہ نہ تو

وہ کاٹنے والا جیو موجود ہی ہے، اور نہ ابھی مریض کے جسم میں زہر کے کیڑے ہی بنے ہیں۔ اور دورہ ہونیکے بعد پھر مرض لاعلاج ہو جاویگا۔ اور اگر وہ پاگل نہیں بھی ہے، تو اِس علاج سے کوئی نقصان بھی تو زیادہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا اُس کا مندرجہ ذیل فوراً علاج کرنا شروع کر دیں۔ یعنی کاٹے ہوئے مقام پر تین سو ساٹھ شکتی کے آکاش تتو گلیسرین سے لنٹ تر کرکے رکھدیں۔ یا اِسی تتو کے تین شکتی کے لوشن سے کپڑے کی گدی تر کرکے رکھیں اور اِسی کے عرق کی تین خوراک صبح دوپہر شام کو تین بار روزانہ پندرہ دِن تک پلاتے رہیں اور گھاؤ کو اِسی طرح تر کرتے یا چھ بار دھوتے رہیں۔ اگر سرد موسم ہے، تو آکاش تتو کا سوریہ اسنان روزانہ دو دو گھنٹہ تک دو بار دیتے رہیں۔ اگر اِسی طرح کرتے کراتے پندرہ دِن گذر گئے ہیں، تو پھر اعتبار کر لیجئے، کہ اب چاہے وہ کیسے ہی پاگل جیو کا کاٹا ہوا بھی کیوں نہ ہو، لیکن اب اُسکے زہر کا کوئی اثر جسم میں باقی نہیں رہا۔ لہٰذا اب کبھی اِس کا دورہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر اِسقدر دیر بعد مریض آپکے پاس آیا ہے کہ اِس کا دورہ شروع ہو گیا ہے، تو پھر بھی صحت ہونا تو ممکن ہے، لیکن ہے مشتبہ ہی۔ کیونکہ یہ تتو اِس زہر کا دفع کرنیوالا تو ہے، لیکن جب موت ہونیکے قریب ہی مریض آویگا تو زہر کا پورا اثر تو ظاہر میں موجود ہے، اور تم کو اپنے تتو کے اثر ڈالنے میں کچھ تو وقت لگے ہی گا۔ لہٰذا ممکن ہے، اِس تتو کے پورے اثر ہونے سے پیشتر ہی مریض مر جاوے۔ اِس لئے علاج تو ذرا کوشش کے ساتھ ضرور شروع کر ہی دیں، ممکن ہے مریض بچ جاوے اور تم کو یہ مسیحائی (ایش) مِل جاوے۔ البتہ جب دورہ کے وقت مریض آویگا تو وہ دوائی تو پی نہیں سکتا، اِس کیلئے ربر کی نلی میں کیپ یعنی تیل ڈالنے والا پھول لگا کر اور نلی کو منہ میں لیجا کر حلق سے نیچے تک اُتار کر پھر کیپ میں دوائی ڈال دیں۔ لیکن مریض کو پانی یا دوائی کچھ نہ دکھائیں، کیونکہ اگر وہ آنکھ سے پانی کی ذرا بھی شکل دیکھ لے گا، تو بس دورہ شروع ہو جاوے گا۔ اِس لئے بہتر ہوگا، کہ زخم پر تو صرف اِس تتو کا گلیسرین لگا دیں اور سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں اور کیپ کے ذریعہ تین تین گھنٹے بعد دُگنی تگنی مقدار میں اِسی تتو کا عرق اور دودھ پلاتے رہیں۔ جب زہریلی علامتیں کم ہونے لگیں، تو دوائی پلانے کا وقت بڑھاتے اور مقدار گھٹاتے جاویں۔ پرماتما چاہے گا، تو اِس کو بھی صحت ہو جاویگی۔

آگاہی - دوسری بات یہ ہے، کہ موسم گرما میں کتوں کی گرمی اور بھوک دور کرنے یا اِس سے بچے رہنے کیلئے بھی اُن کو روزانہ ایک دو خوراک اسی عرق کی پلاتے رہیں۔ اور جو پاگل کُتے یا دیگر حیوان بھی علاج میں آویں اور اُن کے مالک اُن کے دوائی لگانے و پلانے وغیرہ کا کافی انتظام کر سکیں، تو اُنکا بھی اسی طرح علاج کر دینا چاہئے۔

۸ تیز زہر کھانا

اسباب - ناظرین! حقیقت میں یہ کوئی مرض تو ہے نہیں، اِس کو تو صرف کسی کو مارنے کیلئے ظالم اشخاص

یا کبھی نیک اشخاص بھی کسی دُنیوی کام میں ناکامیابی یا ظلم کے باعث زندگی سے نفرت مان کر خود ہی مرنے کو اکثر کام میں لایا کرتے ہیں۔ لیکن اِس کا خود کھانا یا دوسروں کو کھلانا حقیقت میں دونوں ہی فعل جُرم میں شامل ہیں۔ لہٰذا جب اِس قسم کا کوئی مریض تمہارے پاس آوے تو پہلے اُسکی مندرجہ ذیل تشخیص کرلو، کہ اِس میں کس قسم کے زہر کا اثر ہے۔ پھر اُس کی اِطلاع نزدیک کے پولیس یا راجہ کے کسی محکمہ میں ضرور کر دو تب اُس کا عِلاج شروع کرنا۔ ورنہ عِلاج توجو ہوگا سو ہوگا، کہیں مُعالج ہی خود مُجرم نہ بن جاویں۔

ناظرین! یہ زہر اکثر تین قسم کے خواص کے ہوتے ہیں۔ **اوّل** تیز خراش دار یعنی سخت تکلیف دِہ۔ **دوئم** بیہوش کرنے والے۔ **سوئم**۔ پاگل بنانیوالے۔ اور اگر اِن زہروں میں سے کوئی زہر انگریزی دواخانوں سے کہ جہاں بہت قسم کے خطرناک اور مُہلک ہوتے ہیں، نہیں لیا جاتا، تو اکثر **دارچکنا۔ ہیرا سنکھیا۔ بلاڈونا۔** اور **میٹھا تیلیا**۔ یہ پانچوں زہر تو دوسرے اشخاص بھی کسی کھانے کے سامان میں مِلاکر کسی شخص کو کھلا سکتے ہیں۔ اور **سُلفہ۔ گانجھا یا دھتورے** کے بیجوں کو تمباکو میں رکھکر پلا دیتے ہیں اور بیہوش ہوجانے پر مال چھین کر لے جاتے ہیں۔ اِس لئے اِن کے دینے والے دوسرے اشخاص بھی مُجرم ہو سکتے ہیں لیکن **کُچلا۔ دھتورہ و افیون** یہ زہر آسانی سے تو مِل جاتے ہیں، لیکن ذائقہ میں اِتنے کڑوے ہوتے ہیں، کہ دوسرے اشخاص اِن کو کسی سامان میں مِلا کر دھوکے سے نہیں کھلا سکتے لہٰذا خودکشی کرنیوالے اِن کو خود ہی ارادتاً کھا سکتے ہیں۔ اِس لئے اِن زہروں کے معلوم ہوجانے پر مریض خود ہی مُجرم قرار پاتا ہے۔ جنکی شناخت اور عِلاج حسب ذیل ہے۔

اوّل قسم کے زہر کی علامت۔ دارچکنا۔ ہیرا سنکھیا و کُچلا یہ زہر بہت سخت خراش دار اور گرم ہیں اور پیٹ میں جاکر آنتوں کو کاٹ ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اِن کے اثر سے پیٹ میں سخت تشنجی درد۔ قے و دست، خون اور سیوکس جھلی ملے ہوئے ہیضہ کی مانند ہوا کرتے ہیں۔ اور آخر میں اِن سے کولیپس یعنی سیت آکر موت ہوجاتی ہے۔ **عِلاج**۔ اگر ایسی علامتوں والا مریض ملے تب یہ ترکیب کریں، کہ فوراً ربر کے اسٹومک پمپ کو حلق میں ڈال کر معدہ کو آکاش تتو کے لوشن سے دھو ڈالیں۔ اور اِسی لوشن سے مقعد میں بھی پچکاری لگادیں۔ پھر دودھ گھی و مُرغی کے انڈے کی سفیدی اور یہی آکاش تتو کا عرق مِلاکر پندرہ پندرہ منٹ بعد دُگنی مقدار میں پلاتے یا پچکاری سے آنتوں و معدہ میں پہنچاتے رہیں۔ اگر سیت آجاوے، تو مجبوراً ایک ایک خوراک اگنی تتو کا عرق آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلاویں لیکن اِن کے زہر کا سیت آیا ہوا مریض پھر بچ ہرگز نہیں سکتا۔ ہاں اگر زہر کے اثر سے پہلے ہی آکاش تتو کا عرق اور گھی دودھ وغیرہ پلانا شروع کر دیا جاوے، تو ضرور بچ جاویگا اور سیت آویگا ہی نہیں۔

دوئم و سوئم قسم کے زہر کی علامت۔ بلاڈونا۔ میٹھا تیلیا۔ بھنگ۔ گانجھا۔ سُلفہ۔ دھتورہ اور افیون حقیقت میں اِن دونوں قسم کے زہروں کے اثر آپس میں ذرا کم و بیش تو ہیں لیکن علامتیں تقریباً

یکساں پائی جاتی ہیں یعنی یہ سب ایک طرح کانشہ اور بیہوشی لاتے ہیں اور بکواس، مذاق و مسخری کی طرح باتیں کراتے ہیں۔ البتہ ان میں سے افیون صرف بیہوشی و نیند لاتی ہے اور بقیہ سب پاگل کی طرح بنانیوالے ہوتے ہیں۔ اور افیون میں آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی اور بقیہ میں پھیلکر چوڑی ہو جاتی ہے۔ علاج۔ اگر ایسی علامتوں والا مریض ملے، تو فوراً ایک چھٹانک نمک کو آدھ سیر پانی میں گھول کر پلا کر یا اسٹومک پمپ کے ذریعہ معدہ میں پہنچا کر اور حلق میں انگلی ڈال کر قے کرا دیں۔ بعد کو اسٹومک پمپ سے ایک پونڈ آکاش تتو کا لوشن پہنچا کر معدہ کو دہو ڈالیں۔ اور سر سے سرد پانی کا ڈہالا دیکر تمام جسم کو چار پانچ گھنٹہ تک (سانپ کے زہر کی مانند) تر کرتے رہیں۔ اور آدھ آدھ گھنٹہ بعد آکاش تتو کا عرق یا دودھ گھی ملا کر صحت ہونے تک پلاتے رہیں۔ ورنہ دماغ پر سوریہ یا راتری اسنان چار گھنٹہ تک دیں اور یہی عرق گھی دودھ میں ملا کر پلا دیں، صحت ہو جاویگی۔

۹۔ مار پیٹ سے یا خود گر چوٹ لگنا

علامت۔ اگر چوٹ سے کوئی ہڈی ٹوٹنا یا جوڑ اترنا یا موچ معلوم نہ ہو اور صرف درد و ورم ہی ہووے، تو علاج۔ اول آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو تو پکنے گا ہی نہیں۔ اگر پکی ہوئی حالت میں ملے، تو شگاف لگا کر مواد نکال دو۔ یا بغیر شگاف لگائے ہی وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو۔ اگر پھوٹ جاوے تو بھی یہی کرو۔ ورنہ زخم کو وایو تتو کے لوشن سے صاف کر کے وایو تتو کا تیل ہی لگا یا کرو بس صحت ہو جاویگی

۱۰۔ درندے یا ہتھیار یا جبر اَزنا سے گوشت کٹ پھٹ جانا۔

علامت۔ اِن سے کم و بیش سیلان خون ضرور ہوگا۔ علاج۔ اِنکو شروع میں آکاش تتو کے لوشن سے تر کریں، تب خون بند ہو جانے پر یا تو وہ اچھا ہو ہی جاوے گا۔ اگر نہ ہو اور پکنے لگے، تو روزانہ دن میں دوبار وایو تتو سے ڈریسنگ کیا کریں۔ یعنی اسی تتو کے لوشن سے دہو کر اسی کا تیل لگایا کریں، بس صحت ہو جاویگی۔

آگاہی۔ اور اِن تمام دُکھوں سے ہمیشہ کو بچے رہنے کیلئے سنسار میں پانچوں یم دہرموں (فرائض) کی پابندی کرتے کراتے رہیں۔ انت میں اسی طرح سمجھکر علاج کرنیوالے طبیبوں کو میرا نمسکار ہو نمسکار ہو۔

رامچندر منی

اساڑھ دوئم سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چھتیسواں باب ساٹھ بیانات تمام شد

اوم

وِدِیُوسَتے نمونہ

اَتھ

سینتسِواں باب

آدہی دیوِک امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز و علاج

پیارے بہائیو! یہ امراض اِنسانوں کو اِسی مقالہ کے آٹھویں باب والے یم نیموں اور نویں و دسویں باب کے سبہی دہرموں کی ٹھیک پابندی نہ کرنے سے پرماتما کی مرضی سے زیادہ تر پانچوں دیوں کی خرابی سے جو زیادہ تکلیف دِہ ہوتے ہیں، وہ توعرش روگ یعنی آفاتِ آسمانی کہلاتے ہیں۔ اُن کا پورا بیان تو ہر ایک اعضار کے امراض میں حسبِ موقع اڑتیسویں سے بیالیس ویں باب تک میں آئندہ لکھا جاویگا، لیکن اُن کی فہرست یہ ہے۔ کہ اڑتیسویں باب کے تو اپوپلکسی۔ اِنسینٹی۔ ہِمی پلے جِس۔ پایوریا۔ سنگرہنی۔ اور اُنتیسویں کے مائی لائی ٹِس۔ پیرا لے سِس۔ ٹیٹنس۔ کنولشن۔ ہسٹریا۔ اپی لیپسی۔ لقوہ رعشہ۔ گاؤٹ۔ سائی ٹیکا۔ کارنیکل۔ سورائی سِس۔ اور چالیسویں کے گُردے نیولز لِڈس۔ کیٹرکٹ۔ گلاکوما۔ اِمپوٹینسی۔ گنوریا۔ سِفلِس۔ اور اکتالیس ویں کے اِرّی سپلس۔ پائمیاں مینرلس وغیرہ۔ راجکشما۔ رکیٹس۔ ڈراپسی۔ لیوکوڈرما۔ لپرسی۔ سنکوپی۔ اور بیالیسویں باب کے اوزینا۔ ایزما۔ ہماپٹس اِسکرافیولا۔ ایلبمینوریا۔ ڈایابٹیز اور ہمیورائڈ وغیرہ۔

اور جو موت لانیوالے مُہلک مرض ہوتے ہیں وہ مُندرجہ ذیل سات طرح سے ہوتے پائے جاتے ہیں اور اکال مرتیو یا مرگِ اِتفاقیہ کہلاتے ہیں۔ اِن تکلیفوں کا خاص باعث تو پیشتر بتلا ہی دیا گیا، دوسرے اِن کے ناموں سے بہی اچھی طرح معلوم ہو جاویگا۔ اور مُہلک میں سے پہلے تین امراض تو کہیں کہیں مقامات میں اکثر ایسے زور سے پھیلتے ہیں، کہ بستی کی جگہ کورے میدان ہی کر دیتے ہیں دہرم شاستر بتلاتا ہے، کہ جب زیادہ تر اشخاص سناتن دہرم شاستروں یا اُن کے عالم مہاتماؤں کے بتلائے دہرم اُپدیش کے مُطابق نہیں چلتے اور بداعمالی (پاپ کرم) کرتے ہی چلے جایا کرتے ہیں، تو جس شخص کا من یا جس مقام کی ہوا بداعمالیوں سے اِتنی خراب ہو جایا کرتی ہے، کہ پھر کسی طرح اُس کی دُرستی ہونا ممکن

ہی نہیں ہوتی، تو پرماتما اِن آلات کے ذریعہ سے اِن اشخاص کے من یا اُس مقام کی ہوا کی تیاگ کر درستی (شُدہی) کیا کرتا ہے۔ بس اِس لئے اِن دُکھوں کا نام کرج روگ، عرش روگ، آدہی دیوک دُکھ اور مہاماری بھی کہلاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اِن کا علاج کرنا کرانا چاہیں، تو اُن کا خاص فرض یہ ہونا چاہئے، کہ وہ اپنی گذشتہ بداعمالیوں کی صفائی (پرایشچت) اور ایشور کی عنایت کے لئے اوّل دیوکوپ (دیوتاؤں کا غصّہ) دور کرنے کرانے کو دسویں باب کے مطابق بڑی بڑی زکوٰۃ دان یگیہ، تپ یگیہ، دیو یگیہ، دیو آرادہن اور تیرتھ یاترا ضرور کریں کراویں۔ پیچھے جسم کے تتوں کی دُرستی (شُدہی) کے لئے تتو وگیان چکتسا شروع کریں۔ جس میں بڑی زکوٰۃ (مہان دان) کے لئے جگت گرو سری تتوپنشد و امول درشن مُکمل دہرم گرنتھ یا اِس کے کسی حصّہ کو اپنی حیثیت کے مطابق کتنی ہی تعداد میں سچّے من و طریقہ (ساتوِک بھاؤ) سے غریب اشخاص کو خیرات کرنا کرانا سب سے اعلیٰ ہوگا۔ کیونکہ اِس معاملہ میں ایشوری اُصول ہے، کہ

ہوں نہ راضی مانگے گاڑی بھرے سامان پر ÷ ریجھ جاتا ہوں مگر میں ساتوکی اِک پان پر
اتھ دان سوادِ ہک پریم رکھتا ہوں وِدیا دان پر ÷ تِس سے بھی بڑھکر ہے پریتی تتو کے وگیان پر

۱ گھور گرج سے کان گنگیا جانے یا پھوٹ جانیکا بیان

علامت۔ ناظرین! تمام جسم میں جو پانچ گیان اِندری آلات ہیں اور اُن میں اپنے اپنے تتووں کو دہیرے دہیرے آہستہ آہستہ کھینچتے رہنے اور صحت ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے جو باریک جھلّی لگی ہوئی ہیں، اگر اُن میں بھی وہی تتو اِتنی زیادہ مقدار میں اِکدم زبردستی ٹھونسا جاوے کہ جو جذب نہ ہو سکے، تو ذرا سی بیشی سے تو وہ گنگیا جایا کرتے یعنی اُن کا فِعل بگڑ جایا کرتا ہے۔ اور ذرا زیادہ بیشی پر وہ پھوٹ جایا کرتے اور ہمیشہ کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور بیحد زیادتی میں موت ہو جایا کرتی ہے۔ تو بس ٹھیک اِسی اُصول سے جب تیز آواز سے کان گیان اِندری پھٹ جاویں یا موت ہو جاوے، تب تو وہ بالکل بیکار ہو ہی گئی اُس کا تو تذکرہ چھوڑ دو۔ ہاں! اگر وہ صرف گنگیا جاویں اور کم سُنائی دینے لگے، تب **علاج**۔ میں جلدی کے لئے تو اِس کے برعکس تیز اوصاف والے اگنی تتو سے، یا معمولی طور پر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو سے، یا آہستہ آہستہ بہترین فائدہ کیلئے صرف پرتھوی تتو کے لوشن سے روزانہ کان میں ایک دو بار پچکاری لگاتے اور اُسی کا تیل یا گلسرین ڈالتے رہیں، کچھ عرصہ میں ٹھیک کام دینے لگینگے۔

۲ جل میں ڈوبنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت۔ ناظرین! کسی شخص کے کسی طرح بھی ڈوبتے ہی زندگی کی بُنیاد پران کے مقام پھیپھڑوں میں

سانس کی جگہ پانی بھر کر روح (پران) تو پہلے ہی رخصت ہوجاتی ہے۔ پھر پیٹ وغیرہ دیگر حصّوں میں بھی جل بھر جاتا ہے، جس سے متوفی پھولا ہُوا۔ موٹا تازہ۔ ٹھنڈا، نیلگوں۔ منہ سے پانی نکلتا ہوا دکھلائی دیا کرتا ہے۔ سانس نبض۔ دل کی حرکت بند پائی جاتی ہیں لیکن سکو ظاہرا ہیں دیکھ کر اُس کے مرجانیکا کسی کو اعتبار نہیں ہوتا۔ علاج۔ اول تو ایسی حالت سے کسی کا زندہ رہنا ہی ناممکن سا ہے اگر فوراً موقع مل جاوے، تو اس جل تتو کے خلاف وایو اور اگنی دونوں تتوں سے کام لیں۔ اس لئے اول پرانوں (سانس) کے آنے جانے کے لئے مریض کا پیٹ دبا کر یا الٹا گھما کر پھیپھڑے و پیٹ سے پانی نکال دینے کی کوشش کریں۔ پھر مصنوعی سانس لوانے کی اس طرح ترکیب کریں، کہ مریض کو چت لٹا کر، طبیب مریض کے سر کی طرف کھڑا ہو کر اُس کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھینچ کر گھما کر اُس کے پیٹ پر لے جا کر، خوب زور سے اُس کے پیٹ کو دبا کر چھوڑ کر، اسی طرح تیس چالیس بار عمل کریں۔ اگر پھیپھڑوں میں کم اثر ہوا ہوگا اور فوراً ہی دم نکلا ہوگا، تو سانس کی ہوا میں پانی مل کر جھاگوں کی صورت میں باہر نکل کر اور مریض ہوش میں آکر پھر خود سانس لینے لگے گا اور بچ جاویگا۔ تب کچھ حقیقی خیرات کریں اور اگنی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیتے و اسی کا عرق پلاتے رہیں۔

۳ بجلی گرنیکی تکلیفوں کا بیان

علامت۔ ناظرین! یہ آفتِ ناگہانی قدرتی یا مصنوعی سائنٹیفک طریقہ سے بنائی ہوئی دونوں ہی قسم کی بجلیوں سے اچانک موجود ہوسکتی ہے۔ اور خطرناک و مہلک اثر بھی دونوں میں یکساں ہی ہوتا ہے۔ سو اوّل تو بجلی سے مارے ہوئے جسم کبھی بچ ہی نہیں سکتے۔ اگر بچ بھی جاویں، تو تھوڑے عرصہ بعد موت ہوجاتی ہے یا عمر بھر کے لئے عصبی فالج کے مریض ہوجاتے ہیں۔ اور کسی دماغی یا جسمانی کام کے لائق نہیں رہتے ہیں۔ اس میں تمام جسم جھلسا سا ہوجاتا اور ملائم جھلیاں پھٹ کر ناک۔ کان۔ آنکھ و منہ وغیرہ سے خون بہنے لگتا ہے۔ چہرہ بدصورت بے ڈول ہوجاتا ہے۔ اگنی و وایو تتو کی بیحد زیادتی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج**۔ اگر علاج کا موقع مل سکے، تو اوّل کچھ حقیقی خیرات (ساتوک دان) کراویں پھر آکاش تتو کا عرق پلادیں۔ اور اسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ اگر زندگی قائم رہے اور فالج پایا جائے، تو پھر فالج کی مانند علاج کریں صحت ہوجاویگی۔

۴ لُو لگنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت۔ ناظرین! یہ آفت ناگہانی تیز موسم گرما میں اکثر گرم ملکوں یا ریگستانوں میں زیادہ تر آتی

رہتی ہے۔ اِس میں سوریہ کی گرمی سے جسم پر اگنی تتو کا تیز اثر ہو کر مریض بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور گرمی خشکی لگتی ہی بتلا تا رہتا ہے۔ اگر دِل پر زیادہ اثر ہو، تو کنولشن ہو کر۔ اگر پھیپھڑوں پر زیادہ اثر ہو، تو دم گھُٹ کر۔ اگر دماغ پر زیادہ اثر ہو، تو بیہوش ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھی زندہ رہے اور چہرہ نیلگوں نہ ہو و آنکھ سُرخ ہوں، یعنی اگنی تتو کی زیادتی کی علامتیں پائی جاویں۔ تو **علاج** ۔ اوّل کچھ حقیقی خیرات کراویں۔ پھر آکاش تتو کا عرق آدھ آدھ گھنٹے بعد پلاویں! و راسی کے لوشن سے دماغ تر کریں۔ اور زیادہ سرد پانی سر سے اِس طرح ڈالیں کہ تمام جسم تر ہو تا رہے۔ یا عُمدہ سرد اور خوشبودار ہوا میں رکھیں و روشنی سے بالکل بچاویں۔ اور آکاش تتو کا راتری اسنان روزانہ دیا کریں۔ جب ہوش ہو جاوے، تو آکاش تتو کا دودھ پلاویں۔ پھر علامتوں کے مُطابق دوا دیتے رہیں، صحت ہو جاویگی۔

۵ آگ سے جلنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت ۔ ناظرین! کبھی آگ لگنے سے یا آگ یا بارود کا کام کرنے والوں پر غلطی سے یہ آفت اچانک آجاتی ہے۔ اِس میں مریض تمام جلے ہوئے مقاموں میں آگ سی آگ لگی پُکارتا ہے۔ اور تمام اگنی تتو کی بیشی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج** ۔ اوّل کچھ حقیقی خیرات کراویں، پھر فوراً آکاش تتو کا عرق دس دس منٹ بعد پلاویں۔ اور اِسی کے لوشن سے لنٹ کپڑے کی گدّی تر کر کے تمام جلے ہوئے مقاموں پر رکھکر متواتر تر کرتے رہیں، جلدی ہی جلن دور ہو جاوے گی۔ بیشتر تو آبلے پڑینگے ہی نہیں۔ اگر پڑ بھی جاویں، تو بھی اِسی سے تر کرتے رہیں۔ اگر مواد پڑ جاوے، تو وایو تتو کے لوشن اور روغن زیتون یا گلسرین سے ڈریسنگ کیا کریں بس صحت ہو جاویگی۔

۶ پلیگ یا طاعون وبائی مرض کا بیان

ناظرین! حقیقت میں یہ پرماتما کے کوپ سے اگنی و وایو تتو کے مُرکب بگاڑ کا مرض ہے۔ اِسمیں یہی تتو بیش و بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس کی تشخیص اور علاج چھبیسویں و انتیسویں باب کے مُطابق کریں کراویں۔ **علامت** ۔ اِس مرض کے مریض میں اِن دونوں ہی تتوں کی کمی بیشی کے ملے جُلے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ پائے جاتے ہیں۔ یعنی بیشتر ہی سے یہ دونوں تتو تھوڑے تھوڑے بگڑ کر پھر ایک دم تیز بُخار عنقریب تنو سے ایک سو چھ درجہ تک تھرمامیٹر کے ہو جاتا ہے! اور غفلت بیہوشی۔ دردِ سر و پیاس زیادہ۔ آنکھ سُرخ۔ بیحد کمزوری۔ پست ہمتی و نبض رُک رُک کر چلنے والی جھٹکے دار اور ہذیان اِس مرض میں ابتدا سے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور زبان

وجسم کی تمام گلٹیاں کچھ متورم ہوتی ہیں، جو ظاہرا دکھلائی نہیں دیتی۔ اور کم وبیش اثر و شاملاتی تکلیفوں کے باعث یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔

اول سیپٹی سیمک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتیں پورطور سے پائی جاتی ہیں اور قے یا دست میں سیلان خون بھی ہوجاتا ہے۔ اس میں علاج کے لئے بہت کم وقت ملتا ہے اور تین دن کے اندر بیہوشی کی حالت میں مریض رحلت کرجاتا ہے۔

دوئم۔نیوموننک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتوں کے علاوہ جل تتو کی کمی اور ہوجانے کے باعث اسکی کمی کی علامتیں اور پائی جاویگی۔ مثلاً پھیپھڑوں میں ورم۔ خشک کھانسی۔ زنگ کے رنگ کا خون ملا ہوا چکنے والا بلغم زیادتی سے نکلتا اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر یہ علامتیں تیزی کے ساتھ ہوں، تو چار پانچ دن میں مریض مرجاتا ہے۔ اگر کمی کے ساتھ ہوں توچودہ دن تک خراب علامتیں رہتی ہیں پھر صحت ہونا شروع ہوکر اکیس دن تک پوری صحت ہوجاتی ہے۔

سوئم۔بیوبونک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتیں کچھ کمی کے ساتھ اور جسمانی گرمی زیادہ عنقریب ایکسوپانچ درجہ تک ہوجاتی ہے۔ اور گردن بغل جنگاسہ میں سے کہیں کی یا زیادہ تر دائیں طرف کی ایک گلٹی یا تمام گلٹیاں ظاہرا میں پہلے ہی دن سوج جاتی ہیں اور ان میں درد ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر جسم کے کسی حصہ میں بڑے دمبل یا کالے دھبے بھی کم وبیش چھوٹے بڑے قد کے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جس سے جلد سڑکر زخم بنجاتے ہیں۔ یعنی تمام علامتیں اگنی۔ وایو تتو کی کمی بیشی کی ملی جلی بگڑی ہوئی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی سختی سات دن سے گیارہ دن تک رہتی ہے اور اسی عرصہ میں مریض مرہی جاتا ہے۔ ورنہ بعدہٗ تمام خطرناک دُھلک علامتیں آہستہ آہستہ دور ہوتی جاتی ہیں اور صحت ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ یعنی پسینہ آکر بخار اتر جاتا اور گلٹی یا تو دب جاتیں ورنہ پک کر پھوٹ جاتی ہیں۔ اور تین ہفتہ تک صحت ہوجاتی ہے۔ **علاج سیپٹی سیمک** قسم میں تو اکثر علاج کرنے کرانے کا موقع ہی کم ملتا ہے۔ اور **نیوموننک** بھی ایسا ہی خطرناک ہے۔ اور ہے تو **بیوبونک** بھی ایسا ہی، لیکن ان دونوں میں کچھ موقع علاج کے لئے ضرور ملتا ہے۔ اور چونکہ تمام ہی قسم کے زہر کا ایک ہی علاج ہے۔ لہٰذا کوئی بھی ہو، علاج میں بہت جلدی کریں۔ اول توکچھ حقیقی زکوٰۃ کریں کراویں۔ پھر شروعات ہی سے مریض کو آکاش تتو کا عرق ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد دن رات پلائے جاویں۔ اور سر پر اسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن رات میں چار بار دو دو گھنٹہ تک ضرور دیں جس سے بیہوشی، ہذیان، سرسام دُور ہوں یا رُکے رہیں۔ اور پھر پیدا ہی نہ ہوں۔ اس تتو کے پلانے کے علاوہ چاہے سرد پانی اور پلا دیں، لیکن کھانے کو ہرگز کوئی شئے نہ دیں۔ اگر نیوموننک ثابت ہوجاوے، تو ہر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک آکاش تتو کے

عرق کی، پھر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک جل تتو کے عرق کی لوٹ پھیر کر پلاتے رہیں اور سر پر آکاش تتو اور پھیپھڑوں پر جل تتو کا اسنان دِن رات میں چار بار دیتے رہیں۔ اگر بیو لونیک ثابت ہو، تو آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اِسی تتو کا سُوریہ یا راتری اسنان دِن میں تین بار دو دو گھنٹہ تک اُس گلٹی پر ضرور دیں۔ ورنہ اِسی تتو کے لوشن سے لِنٹ بھگو کر اُس کو تر رکھیں۔ اگر وہ پک جاوے، تو کوئی حرج نہیں اِسی تتو کی تری سے پھُوٹ جاویگی۔ ہاں، جلدی ہو تو شگاف لگا دیں اور پھر اُسکی ڈریسنگ وایو تتو کے لوشن اور تیل سے کریں۔ اور جب مرض کی تیزی کا وقت نِکل جاوے، تب علامتوں کے لِحاظ سے دوائی بھی کم کرتے جاویں۔ یہاں تک کہ پھر دِن میں تین بار ہی دیتے رہنا کافی ہوگا۔ لیکن عِلاج اکیس ۲۱ سے اٹھائیس ۲۸ دن تک ضرور رکھا جاوے اور غِذا گیارہ بلکہ چودہ دِن کے بعد دینی بہتر ہوگی۔ اور خلقت کا یہ خیال بالکل غلط ہے، کہ بخار میں کھانا دینا طاقت دینے والا ہے۔ کیونکہ اِس مرض میں دو حالتیں ابتدا ہی سے ہوتی ہیں۔ یعنی اوّل تو اپنے زہر سے جسم کو گھلانا اور دویم باہر کی غِذا سے بھی دیسی زہر اور زیادہ بنانا نہ کہ کوئی طاقتور مادہ بنانا۔ لہٰذا بخار میں غِذا کھلاتے رہنا غلط فہمی ہے، اِس سے بہتری کی بجائے بدنتیجہ ضرور نِکل سکتا ہے۔ ہاں، اگر مرض تمہارے قابو میں آگیا ہو، تو اِسی تتو کا دودھ بنا کر ضرور پلا سکتے ہو۔ اور مریض کو ایسے مکان میں کہ جِس میں دھوپ و ہوا کی آمدورفت کے لئے دونوں طرف کو دروازہ یا کھِڑکی ہوں یا چھپر کا گھر ہو، وہاں ہوا سے بچا کر لِٹائے رکھا جاوے۔ تو اگر اُس کے اِس جسم کے متعلق بھوگ بھوگنے باقی ہونگے تو ضرور صحت ہو جاویگی

۷۔ ہیضہ وبائی مرض کا بیان

ناظرین! حقیقت میں پرماتما کے کوپ سے جب پرتھوی میں سٹرن پیدا ہو کر اگنی اور وایو دونوں تتو بہت زیادہ بگڑ جاتے ہیں، تو وہاں کی رہنے والی پرجا اِس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یا خراب کنوئیں کے پانی اور گلی سڑی سبزی یا پھل اور دیگر باسی اشیاء کھانے سے یا ہیضہ کی قے یا دست کا زہر کِنہیں کھانے کی اشیاء کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جانے سے اِسکے خاص زہر کا اثر جسم میں ہو کر یہ مرض شروع ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ اگنی تتو میش ہو کر اور پرتھوی دو وایو تتو کے ساتھ مِل کر بالکل بگڑ جاتا ہے، تو انہیں تینوں تتوں کے بگاڑ کی مشترکہ علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنی مریض کو پیشتر متلی اور قے شروع ہو جاتی ہے جِسمیں اوّل غِذا اِس کے بعد خالص سفید پانی ڈالا کرتا ہے۔ اور دست اوّل غِذا کے، بعدہٗ خالص نیلے چاول کے دھوون کی مانند سفید آتے ہیں اور پیشاب بالکل نہیں ہوتا ہے۔ مریض بیاکُل ہی پیاس اور گرمی ہی گرمی لگتی تو بتلاتا رہتا ہے لیکن پانی جتنا پلاؤ وہی ڈال دیتا ہے۔ اور تمام جسم ٹھنڈا تو ہوتا جایا کرتا ہے لیکن خشکی پھر بھی دُور نہیں ہو پاتی۔ اور زیادہ اثر میں چار چھ گھنٹے ہی میں، اور کمی اثر میں ایک دو دِن میں یا تو مریض مر ہی جاتا ہے ورنہ اچھا ہی ہو جاتا ہے۔ **عِلاج**۔ اوّل کچھ حقیقی زکوٰۃ کریں کرادیں، پھر فوراً آکاش تتو کا عرق ایک ایک

یا آدھ آدھ گھنٹہ بعد دُگنی مقدار میں پلانا شروع کر دیں اور اِسی کی پچکاری مقعد میں دیں۔ تو کچھ خوراکیں مریض کے پیٹ میں جذب ہوتے ہی اِسکا بدا اثر دور ہو کر مریض کو پیشاب ہوگا اور قے دست، پیاس سب بند ہو جاوینگے۔ پھر کمی کے وقت دوائی کی مقدار بھی کم کر دیں بس مریض اچھا ہو جاویگا۔ ہاں، اگر تکوسیت کی حالتمیں مریض ملے تو پیشتر کچھ خوراک اگنی تتو کے عرق کی پلا دیں اور مریض کو ہوا سے بچا کر کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں جب گرمی بڑھ آوے اور بخار ہو جاوے، تو جل یا آکاش تتو کا عرق پلا دیں۔ اگر اُس پرانی (روح) کے اِس جسم کیساتھ تعلق بھوگ باقی ہونگے، تو ضرور صحت ہو جاویگی۔ اور جب کوئی تکلیف مریض کو نہ رہے، تب ثابت مونگ بنا کر کھلا دیں۔ کھچڑی۔ چاول یا ساگو دانہ ہرگز نہ دیں۔ **وبائی وقت کے قواعدِ حفظانِ صحت**۔ ناظرین! یہ بات تمام سنسار میں مشہور ہو چکی ہے، کہ یہ طاعون اور ہیضہ دونوں مرض چھوت دار ہیں۔ یعنی اِنکے مریض سے دوسرے اشخاص کو چھوت لگ کر اُن کو بھی وہی مرض ہو جاتا ہے۔ تو چاہے یہ بات درست ہی ہو لیکن ذرا یہ تو بتلائیے، کہ اِس چھوت کے بھوت سے ڈر کر پھر کون کِس کے پاس جاویگا؟ اور پھر کسی کی تیمار داری بھی کون کریگا؟ اور کیا یہ تمام قانونِ قدرت ٹوٹ جاویگا کہ موت وقت سے پیشتر کبھی ہو ہی نہیں سکتی! اور جب تک کسی روح کے اِس جسم کیساتھ تعلق اِس سنسار میں بھوگ موجود ہیں، تبتک ہیضہ و طاعون ہی نہیں اِنکا بابا بھی کیوں نہ ہو جاوے، اُس سے موت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور دوسری جگہ بھاگ جانے سے کیا وہاں دوسرے خُدا کی خدائی ہوگی! لہٰذا سب کو اِس چھوت کے بھوت کو اپنے اندر سے نکال کر بےخوف ایک دوسرے کی تیمار داری کرنی چاہیئے اور کہیں دیگر جگہ بھاگ کر نہیں جانا چاہیئے۔ کچھ اِسکے ڈر سے بھی مریض تکلیف اُٹھاتے ہیں، کیونکہ اُسکے پاس جاتے سب کوئی ڈرتے ہیں۔ ہاں، اگر چھوت سے مرض پیدا ہو جانیکا اندیشہ ہو چاہے موت کا نہ ہو، تو اُسکے لئے ایسا تیر بہدف تو بھی آپکے پاس موجود ہے، آپ بھی اِسی کا استعمال کر لیا کریں یعنی جب اِن امراض کی وبا پھیلے تو موت تو اُن اشخاص کی ضرور ہوگی ہی کہ جنکے لئے قدرت سے یہ وبا آئی ہے۔ تو اِس موت کے ڈر کو چھوڑ کر صرف مرض سے بچنے کیلئے ہر ایک تندرست اشخاص کو یا مریض کے گھر والوں کو آکاش تتو کے عرق کی ایک ایک خوراک صبح شام خالی پیٹ وبا کے زمانہ تک ضرور پیتے پلاتے رہنا چاہیئے۔ اور غذا صاف۔ تازی و جسم کپڑے، مکان صاف رکھنا اور خیرات (دان پُنیہ) و ہون (دیو یگیہ) کرتے رہنا آپکا روزانہ کا فرض ہی ہے، ضرور کرتے کراتے رہیں۔ تو اِن کے استعمال کرتے ہوئے پھر یہ مرض تو نزدیک آ نہیں سکتے، چاہے کوئی اور ہو جاوے۔ اور ہیضہ کی وبا میں چاول، تمام کچے و بہت پکے پھل، خاصکر کھیرا، ککڑی، تربوز، امرود ہرگز نہ کھائے جاویں اور کاغذی لیموں کا عرق روزانہ ضرور کھا پی لیا کریں۔ انت میں ایسے تمام سمجھدار طبیبوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر منی۔ اساڑھ دوئم۔ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی۔

سینتیسواں باب پینتالیس بیانات تمام شد

اُدم

آکاشایہ نومہ

اَتھ

اڑتیسواں باب

دماغ مہاراجہ اور کان۔مُنہ۔معدہ وغیرہ اُن آلات کا بیان جو زیادہ تر آکاش تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن سب جسمانی (آدھیاتمک) امراض کا بیان لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کے اِسی مقالہ کے تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا پرِتما کے کوپ کے باعث بیرونی وجوہات سے زیادہ تر اگنی تتو بڑھ کر اور آکاش تتو کم ہوکر سُرخی، سُوجن، درد حرارت کے امراض یا دیگر تتو بھی ملے جُلے کم و بیش ہوکر ملے جُلے مُرکب امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور اِن کے افعال میں جُدا جُدا فرق ہونیکے باعث جُدا جُدا ہی علامتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ لہٰذا آپ اُن کی تشخیص و علاج چھبیسویں و اُنتیسویں باب کے مُطابق خوب غور کے ساتھ سمجھ کر کریں جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہوجاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوک دُکھوں کے لئے سینتسویں باب کیمطابق خیرات وغیرہ ضرور کریں کرادیں ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں۔

فصل اوّل دماغ مہاراجہ کے امراض کا بیان

اُنکے نام۔سبب۔علامت۔پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! یہ آلہ مسترتاج پینتیسویں باب کے تیسرے حصہ میں لکھی صورت شکل نام وگُن کرم۔سبھاؤ والا ہے۔ (دیکھو تصویر ۱ادم کا بالائی حصہ) اور اُسی کے باقاعدہ تندرست رہنے پر ہر اِنسان کو زندگی کے حقیقی عیش و آرام (آنند) و مرنے پر نجات تک مِل سکتی ہے۔ اور چونکہ یہ پانچوں تتوں سے بنے ہوئے کثیف (ساکار) جسم کا مہاراجہ ہے، لہٰذا اِس میں تمام تتو مساوی حصہ میں کام کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آکاش و وایو تتو اِس کو زیادہ مرغوب و فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اور جب اِسمیں تیرھویں

باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا کہیں قدرتی (دیوک) وجوہات سے کوئی تتو کم وبیش ہو کر آکاش تتو بگڑ جاتا ہے، تو اِس میں زیادہ تر مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اِس کے ہر وقت جسمانی نظام کے متعلق کاموں کی اُدھیڑ بُن میں مبتلا رہنے کے باعث اِس کو خود تندرست بنے رہنے کیلئے خاموش ہو کر آرام کرنیکی بھی بہت ضرورت ہے، لہٰذا اِس کے بغیر آرام کرے ہی اِس میں اکثر سخت امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ بس اِس کے اِسی آرام کو نیند یا سونا کہتے ہیں جس کا ٹھیک ٹھیک وقت تیرھویں باب میں بیان ہو چکا ہے۔ اِس لئے جب یہ تندرستی کی حالت وٹھیک وقت پر بلا سوچ فکر کے سوتا ہے تو ایسی عُمدہ گہری نیند آتی ہے، کہ جس میں اِنسان کوئی خواب بھی نہیں دیکھتا اِس حالت میں تمام جسم کی حفاظت کے کام کا بار حرام مغز وزیر خاص پر منحصر رہتا ہے، لیکن دماغ مہاراجہ کا چوتھائی حصّہ جو پیر یعنی موٹر کہلاتا ہے وزیر سے آئی ہوئی خبریں لینے و مہاراجہ کے جگا دینے کو جاگتا رہتا ہے اور جاگنے پر اپنے کام کو وہ خود سوچکر کرنے لگتا ہے۔ ہاں، اگر سوتے وقت جسم میں کسی تتو کی بیشی ہوتی ہے تو مندرجہ ذیل خواب نظر آتے ہیں جنکا حقیقت میں یہ ثمرہ ہوتا ہے کہ

۱ آکاش تتو کی بیشی میں سُستی سے پڑے رہکر کسی قسم کے حملے سہتے رہنے اور ڈرنے کے۔

۲ وایو تتو کی بیشی میں کودنے، پھاندنے، لڑائی کرنے، کسی طرح کی سواری میں چڑھتے پھرنے اور آسمان میں اُڑنے کے۔

۳ اگنی تتو کی بیشی میں آگ لگنے، آتشبازی چھوٹنے اور مختلف قسم کی سُرخ چمکیلی اشیا دیکھنے کے۔

۴ جل تتو کی بیشی میں عُمدہ عُمدہ ذائقہ دار غذائیں وقند مول پھل کھانے، یا دریا میں غسل کرنے یا پیشاب کرنے کے لئے جگہ تلاش کرتے پھرنے کے۔

۵ پرتھوی تتو کی بیشی میں زیادہ خشکی ہونے کے باعث جل پینے کے لئے مختلف مقامات میں جل تلاش کرتے پھرنے اور نہ ملنے کے، یا بارش نہ ہو کر قحط پڑنے کے۔

لیکن گہری نیند کے بعد صُبح کے وقت چار و پانچ بجے کے درمیان جو خواب جس قسم کے دیکھتے ہیں، وہ پانچ بجے کے وقت کے تو فوراً اُٹھتے ہی، اور اُس سے ایک گھڑی پیشتر کے ایک ہفتہ میں، اور اُس سے دو گھڑی پیشتر کے سات ہفتہ میں تقریباً ویسے ہی ظہور میں آتے ہیں، کہ جیسے دیکھتے ہیں۔ اور ویراگی اشخاص جس وقت بھی سوتے ہیں، تبھی اُن کو اپنے ویراگ کے متعلق خواب دِکھتے ہیں۔ اور سمادھی میں قائم رہنے والے شخص جب بھی سوتے ہیں، تو اُن کو پر برہم پرمیشور کا درشن یعنی نظارۂ نور ہوتا رہتا ہے۔

۱ سیری برائیٹس مِننجائیٹس۔ سرسام۔ ہذیان۔ بائے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ اور اُس کی جھلیوں میں چوٹ لگنے کے باعث ہڈی ٹوٹ جانے

یا دماغ ہل جانے یا دُنبل ہو جانے سے، یا تیز دُھوپ میں پھرنے یا ناک و کان کے زخم سڑ کر اُنکا زہر پھیل کر دماغ میں پہنچنے سے، یا تیز بُخار ہونے یا آتشکی مادہ ہونے یا زیادہ شراب خواری کرنے سے، یا کسی رطوبت یا خونی بواسیر یا ماہواری حیض یا پاخانہ پیشاب ایک دم بند ہو جانے سے، یا دماغی زیادتی محنت دسِل کے زہر سے سوزش ہو کر اگنی تتو بیش اور آکاش یا وایو تتو کم ہو جاتے ہیں۔ **علامت**۔ اِس میں خاص طور سے بلا بدہضمی غذا دمتلی کے ہی بلا وجہ پانی کی قے ہوا کرتی ہے۔ اور درد سر، غنودگی، سُستی، کاہلی، تھوڑا بوران ہوتے، ہاضمہ میں فرق، شور وغل ناگوار، آنکھیں و چہرہ سُرخ و بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی زیادتی سوزش کی وجہ سے سردی لگ کر تیز بُخار بھی چڑھ آتا ہے۔ **عِلاج**۔ اِس میں گرم تیز حریری اشیاء و دماغی کام سے پرہیز کرادیں۔ اور آکاش تتو کا دودھ یا ساگو دانہ وغیرہ کھانے کو اور دماغ پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِن میں دو بار دیں۔ اور حسبِ ضرورت آکاش تتو کا عرق دِن میں چار سے آٹھ خوراک تک پلادیں۔ اگر دُنبل، زخم یا چوٹ کے پک جانے کا شُبہ ہو، تو وایو تتو کا اسنان دیں۔ اگر پاخانہ بند ہو، تو پچکاری (انیما سرنج) کے ذریعہ سے نکال دیں۔ اگر پیشاب بند ہو، تو فوراً اسلائی (کتھیٹر) سے نکال دیں اور آکاش تتو کا عرق پلادیں۔ اگر ماہواری حیض کا خون بند ہو، تو اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق پلادیں۔ اِس مہلک مرض کو ذرا دیر میں اور مُشکل سے صحت ہوگی، لہٰذا صبر کیساتھ زیادہ عرصہ تک علاج جاری رکھیں۔

۲۔ ہیڈر و کیفلس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ میں آکاش تتو زیادہ ہو کر دماغ کھوپڑی سمیت بڑھ کر بھاری ہو جاوے۔ **اسباب**۔ اِس کا مادہ (زہر) اکثر زمانہ حمل ہی میں بن کر ایک دو سال کے چھوٹے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے۔ یا بڑے بچوں کا دماغ بھی سر پر چوٹ لگنے یا زیادہ سیلانِ خون ہونے، یا جلدی مرض اکدم چھپ کر غائب ہو جانے، یا پیٹ میں کیڑے یا چیچک کا تیز بُخار ہونے، دانت نکلنے، کان کی سوزش دماغ میں پھیل جانے یا کمزوری کرنے والی غذا و ادویات کھانے سے عصبی کمزوری یا دماغی اینمیاں کے باعث ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ اِس میں ہاتھ پیر پتلے اور سر ایسا ناقابل برداشت بھاری ہو جاتا ہے، کہ بچہ اُس کے وزن کو برداشت نہیں کر سکتا اور چپ چاپ لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ پیشانی اُبھری ہوئی چوڑی، سر کی جھلی اور بال پتلے، رگیں چمکتی ہوئیں، دن میں غنودگی رہتی ہے۔ پتلی پر روشنی کا اثر نہیں ہوتا۔ آنکھ کے ڈھیلے میں حرکت نہیں ہوتی۔ ٹھنڈی لمبی سانس رُک رُک کر لیا کرتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی و جسمانی گرمی کم ہو جاتی اور ہرے پتلے دست ہوا کرتے ہیں۔ آخر میں کوما یا الکونلشن ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **عِلاج**۔ اِسمیں مُقوی اور ہاضم غذائیں

کھلادیں۔ اور سر پر پرتھوی یا اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا دن میں دو بار سوریہ یا راتری اسنان دیں اور اِسی کے عرق کی تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اگر زندگی ہے، تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہوجاویگی۔

۳ سیری برل ہیمریج

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ اور اُس کی جھلیوں میں خون جمع ہوکر سوزش ہوجاوے **اسباب**۔ عیش میں رہکر عمدہ مُقوی غذا کہانے اور محنت کم کرنے سے سر میں خون کی مقدار زیادہ بن کر کبھی کہانسنے، کو نتھنے یا سر کو نیچا جُھکانے کے باعث یا دِل کی زیادہ حرکت سے دماغ میں زیادہ خون پہنچنے سے، یا زیادہ دماغی کام سے عصب کمزور ہوکر دماغی فالج ہوجانے سے، یا ایک دم دِلی صدمات ہونے، لو لگنے و سر میں رسولی ہونے سے، یا دماغ میں خون جمع ہوجانے سے اگنی تتو بیش و آکاش تتو کم ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ چہرہ نیلگوں، سر کی چندیا میں دہیما دہیما درد رہتا، سر میں بوجھ معلوم ہوتا، حافظہ بگڑ جاتا، سننے و دیکھنے میں فرق پایا جاتا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا، چہرہ و آنکھیں سرخ، پُتلی پھیلی ہوئی، گردن کی رگیں خون سے بھری ہوئیں چمکتیں اور اُن میں تڑپ زیادہ ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی اور تھکن معلوم ہوتی ہے۔ آخر میں ہذیان، قبض، کنولشن ہوکر بیہوشی ہوجاتی ہے **علاج**۔ اسباب المرض سے پرہیز کراویں۔ گلے میں کوئی تنگ زیور یا کپڑا نہ پہناویں۔ گرم مُحرک اور گوشت و چربی بنانے والی غذا سے پرہیز کراویں۔ سر کو نیچا نہ کرنے دیں۔ اور قبض کیلئے گنگنے پانی کا انیما اور سر پر دو بار آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان روزانہ دیں۔ اور آکاش تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں یعنی خون گھٹانے والا علاج کریں، صحت ہوجاویگی۔

۴ ہیڈک۔ ورٹیگو۔ دوران سر

درد سر کو کہتے ہیں۔ **سبب**۔ گاؤں کی نسبت شہروں میں، مردوں کی نسبت عورتوں میں، قوی کی نسبت کمزوروں میں، غریبوں کی نسبت امیروں میں، زیادہ کسرت و فاقہ کرنے سے، کم سونے و تیز بو سونگھنے و بُخار کے اثر سے، شراب، افیون و تمباکو کے زیادہ استعمال سے، یا کسی زیادتی سیلان خون یا زیادتی مُباشرت سے، یا بھوک کے وقت غذا نہ ملنے سے عصبی کمزوری کے باعث اگنی تتو بڑھ کر وایو بگڑ جانے سے یہ درد دماغ، کنپٹی و بھوؤں میں مختلف قسم کے یا دورے سے ہوا کرتے ہیں۔ **علامت**۔ اِس سے مریض بہت بےچین ہوجایا کرتے، آنکھ نکلی جاتی معلوم ہوتیں، اور بینائی میں فرق معلوم ہوا کرتا ہے۔ **علاج**۔ سر پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِن میں دو بار دیں اور مرض کے اسباب سے پرہیز کرادیں اور مقوی غذا کہلاویں، صحت ہوجاویگی۔

۵ سیری برل انیمیاں - دماغی کمزوری

اُس کہتے ہیں، کہ جب کچھ دماغ یا اُس کے کسی حِصّہ میں خون کم پہنچے **سبب**۔ معدہ کے مرض سے بدہضمی کے باعث خون کم بن کر یا دِل کے امراض یا پھیپھڑوں وگُردوں کی خرابی سے خون صاف نہ ہوکر اُس کی ماہیت میں فرق آجانے سے، یا کمی غذا اور زیادتی محنت سے، یا ایلبیومنوریا، جریان پردر، حیض ومُباشرت کی زیادتی یا دیگر کسی سیلانِ خون کی زیادتی سے، یا عورتوں کو زیادہ عرصہ تک بچوں کو دودھ پلانے سے عام کمزوری یعنی انیمیاں ہوکر کُل دماغ میں، یا دماغ میں کوئی رسولی (ٹیومر) ہونے سے اُس کے کسی خاص حِصّہ میں انیمیاں ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ سب ہیڈک کی مانند ہوتی ہیں۔ **علاج**۔ اسباب المرض سے پرہیز کرادیں ومُقوی غذا کھلاویں اور جل تتوکا عرق دو تین خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلادیں۔ اور سر پر آکاش تتوکا سوریہ اسنان ایک بار روزانہ دیا کریں۔ اگر دماغی رسولی کے باعث ہو، تو اسنان اگنی پرتھوی کے مرکب تتوکا دیا کریں صحت ہوجاویگی۔

۶ اپوپلکسی - سکتہ - مُورچھا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ میں حِس، حرکت وحواس تینوں نیست ہوکر مکمل بیہوشی ہوجائے **سبب**۔ پرانیوں کی بداعمالیوں کی سزا کے بھوگ میں پرماتما کے کوپ سے دماغ پر لاٹھی و بجلی کی کرنٹ یا پھانسی دینے سے سخت چوٹ لگ کر دماغ سے خون رس کر وہیں جم جانے سے، یا دماغ کے سُکڑ جانے یا قوی اشخاص کے غصّہ یا سر نیچا کرکے کونتھنے کے باعث دماغ پھٹ جانے سے، یا دِل وگُردوں کے امراض یا کسی سیلان خون کے ایک دم بند ہوجانے سے ہوجاتا ہے۔ **علامت** جب یہ مرض جسمانی وجوہات سے ہونے کو ہوتا ہے، تو سب سے پیشتر سر بھاری ہوتا، شور غل سُنائی دیتا، بینائی وسُننے میں فرق آجاتا، اکثر نکسیر پھوٹتی، پست ہمت ہوجاتا، جسم میں چیونٹی سی چلتیں اور ہاتھ پیر اکثر سو جایا کرتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی اور خراب خواب دکھلائی دیا کرتے ہیں۔ یا کسی حِصّہ کا فالج ہوجایا کرتا ہے۔ تب مکمل بگاڑ پر تو آہستہ آہستہ یا بیرونی صدمات سے یکایک ہی مکمل بیہوشی ہوکر انسان گر پڑتا ہے اور حِس، حرکت وحواس تینوں نیست ہوجاتے ہیں اور کچھ خبر نہیں رہتی۔ چہرہ سُرخ ہوجاتا، سانس خراٹے سے آتا، نبض آہستہ آہستہ بھری ہوئی چلتی ہے اور کنولشن ہوکر ہاتھ پیر سُکڑ جاتے ہیں۔ نگلا نہیں جاسکتا و مُنہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں۔ اور اِس کی باری تین گھنٹہ سے تین دِن تک رہتی ہے۔ اِس حالت میں تمام ضروری اخراج یا تو بالکل بند ورنہ بلا اِرادہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اور پہلی باری والوں کو علاج سے

پوری صحت ہوسکتی ہے اور دوسری باری کے بعد فالج ہوجاتا ہے۔ اور تیسری باری کے بعد اکثر موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ اول سینتسویں[۳۷] باب کے مطابق حقیقی جائز خیرات (ساتوک دان) کراویں۔ پھر جسمانی وجوہات کی پیدائش میں کہان پان، رہن سہن تیرھویں باب کےمطابق کراویں۔لیکن سرد اشیاء کہلانا اور گرم سے پرہیز کرانا واجب ہے۔ اور وجوہات کے مطابق آکاش تتو یا جل تتو استعمال کراویں اور دورے کے وقت آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان تین تین گھنٹہ دیں۔ اگر فالج ہوجاوے، تو اگنی تتو کے لوشن وصابون سے غسل کراویں اور اگنی تتو ہی کا گلسرین یا روغنِ زیتون تین نمبر[۳] ساٹھ شکتی کا ملا کریں۔ اور صحت ہونے تک اسی کا کوئی اسنان دن میں دو بار دیا کریں۔

۷ ہائیپرٹرافی آف برین

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ کا حجم بڑھ جاوے۔اِس کے **سبب، علامت، پرہیز و علاج** سب ہیڈروکیفلیس کی مانند ہوتے ہیں لیکن دماغ پر اسنان شروع میں آکاش تتو کا، بعدہٗ پرتھوی تتو کا دیں۔اِس کے بعد اگر ضرورت ہو، تو اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا دیں۔

۸ ایٹرافی آف برین

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ کا حجم سُکڑ کر چھوٹا ہوجاوے۔ **سبب**۔ یہ اکثر پیدائش ہی سے یا کنولشن کے دوروں کے بعد پھر بھی ہوجاتا ہے۔ اور بڑھاپے میں تو زیادہ تر سُکڑ ہی جاتا ہے۔ **علامت** سُستی، کاہلی، کم ہمتی، دن میں غنودگی، رات وسونے میں بڑانا، بیہودہ بکنا اور مریض بالکل بیوقوف ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔مریض کو صاف و خشک جگہ میں رکھیں و اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اور مقوی و ہاضم غذا کہلایا کریں۔ اور زیادہ کمزوری کے وقت ساتھ ہی میں جل تتو کی ایک خوراک اور پلایا کریں۔

۹ اِنسمنیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی کو نیند بہت کم آوے یا بالکل نہ آوے۔ **سبب**۔ زیادتی مطالعہ کُتب، رنج، فکر، جوشِ دلی ہونا۔ زیادہ گرم اشیاء جیسے چائے وغیرہ پینا۔ کہانسی۔ دیوانگی۔ ہیڈروفوبیا۔ بخار۔ بدہضمی یا کوئی دماغی مرض کی تکلیف سے دماغ میں آکاش و وایو تتو کم ہوکر اگنی تتو بڑھ جاتا ہے۔ **علاج**۔ تیرھویں باب کے مُطابق کہان پان، رہن سہن وسونے کا عمدہ بندوبست کریں

یعنی ہلکی ہاضم سادا بلا گرم مصالحہ کی غذا کھلا دیں ۔ راگ سُنا دیں یا گوا دیں اور سر پر آکاش تتو و وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان باری باری سے دن میں دو بار تین تین گھنٹہ کو دیا کریں، ضرور نیند آنے لگے گی ۔

۱۰ ہائپو کانڈری ایسس ۔ مراق

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آدمی کو وہم ہو جاوے ۔ جس طرح عورتوں کو ہسٹیریا ہوتا ہے، اُسی طرح آدمیوں کو مندرجہ ذیل وجوہات سے عصبی کمزوری ہو کر دماغ میں اُسی کا بھائی یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے **سبب** کم تعلیم یافتہ وخود غرض اشخاص خالی رہنے کے باعث یا اپنے دِلی ارادہ میں ناکامیاب ہونے یا بدہضمی یا جریان کا مرض ہونے سے، یا کسی سخت مرض سے صحت ہونے کے بعد اِس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ **علامت** ۔ ایسے آدمی پست ہمت و کاہل ہوتے و فضول واہیات گھومتے پھرتے اور اپنے کام پر اطمینان نہیں کرتے ۔ بلکہ اُس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہی نکالتے رہتے ہیں ۔ اور اپنی تقدیر کی گردش کی کہانی سُناتے رہا کرتے و بہت متفکر رہا کرتے ہیں ۔ اور اپنے اندر کسی بڑے مرض کا گمان کر کے اِسی چکر میں طبیبوں کے پاس ہی گھوما کرتے اور اُن سے جرح کرتے رہتے ہیں ۔ آخر میں زندگی سے تنگ ہو کر خودکشی تک بھی کر ڈالتے ہیں ۔ اپنے کھان پان میں دُرستی رکھتے اور دوست احباب سے بھی خوب میل ملاقات رکھتے ہیں لیکن مرض کی ترقی سے تنگ آ کر آخر کار گوشہ نشینی اختیار کر لیتے ہیں ۔ ایسے مریضوں کا دورانِ خون سُست و ہاتھ پیر سرد رہا کرتے ہیں ۔ **علاج** ۔ ایسے مریضوں کے علاج میں طبیب کو بیشتر اُن کی کہانی خوب غور کے ساتھ سُن کر اور دلجوئی کی باتیں کر کے اپنے علاج کا معتقد بنا لینا چاہیئے ۔ پھر اسباب کو تلاش کر کے اُس کا پورا بندوبست کریں ۔ یعنی اوّل تیرھویں باب کے مطابق کھان پان، رہن سہن ٹھیک کرا دیں و عمدہ دِلپسند کام میں لگا دیں ۔ نیک صحبت میں بٹھلا دیں اور روزانہ تازہ پانی سے اسنان کرا دیں ۔ مقوی غذا کھلا دیں اور جل تتو کے عرق کی دو تین خوراک روزانہ پلا دیں و سر پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں ۔ اگر قبض ہو، تو ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی دیا کریں، کچھ عرصہ میں مکمل صحت ہو جاوے گی

۱۱ الکحالزم ۔ ڈلیریم ٹریمنس ۔ مداتیہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسان خالص شراب بے قاعدہ زیادہ مقدار میں پی لینے یا ایک دم اُسکے چھوڑ دینے سے جو اُسکے زہر میں پاگل سا ہو جاتا ہے **سبب** ۔ جاہل، بیوقوف، گنوار اور مغرور اشخاص جب بدصحبت سے خالص شراب بلا پانی ملائے یا زیادہ مقدار میں پی لینے سے، یا زیادہ مُدت تک تھوڑی تھوڑی پیتے رہنے سو بھی دیگر خراش دار زہروں کی مانند اِس کے زہر کا اثر بھی ہونے لگتا ہے ۔ اور کبھی اُس کے ایک دم چھوڑنے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے ۔ **علامت** ۔ پاگل کی مانند ذرا لگی کیسا تھ ہوتی ہیں

یعنی بہوک کم، پیاس زیادہ، معدہ میں درد، خشکی، پست ہمتی، بیچینی، اُنیدا پن رہتا، مریض جھگڑالو و وحشی سا رہتا ہے۔ آنکھ سُرخ، ہاتھ، پیر، سر، ہونٹ، زبان کانپتے ہیں۔ کمزوری و پسینہ کی زیادتی ہوتی ہے۔ بستر پر چیونٹی یا سانپ پھرتے اور مکان چوروں و دشمنوں سے گھرا ہوا تبلایا کرتا ہے۔ اکثر سو بھی جاتا ہے۔ اور جاگنے پر پھر وہی وہمی باتیں کرتا، لیکن ڈرانے دھمکانے سے چُپ بھی ہو جاتا ہے۔ سوال کا جواب بھی ٹھیک سا دیتا ہے، لیکن روکا نہ جاوے تو چاہے جدہر کو چل دیتا ہے۔ آخر میں ایک دو دن زیادہ گہری نیند آکر اچھا ہو جاتا ہے، ورنہ کوما، کنولشن ہو کر آٹھ دس دن میں مرجاتا ہے۔ حقیقت میں یہ سبھی علامتیں آکاش تتو کی کمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ **علاج**۔ اوّل شراب پینا آہستہ آہستہ کم کراتے کراتے بند کرادیں۔ دکہان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مُطابق کرادیں اور واہیات نہ گھومنے کا بندوبست کریں۔ روزانہ دن میں دو بار آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر دیں اور دو تین خوراک اسی تتو کر عرق کی پلایا بھی کریں۔

۱۲ انسینٹی مینیاں۔ مالیخولیا۔ پاگل پن۔ دیوانگی۔ فتورِ عقل۔ اُنماد۔ جنون

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب انسانوں کے دماغ میں بے بنیاد وہمی خیال پیدا ہو کر اپنے انسانی جامہ میں نہیں رہتے۔ **سبب**۔ اکثر اس مرض کے موروثی مادہ کے باعث یا دماغ کے مذکورہ بالا تمام مرضوں میں سے کسی مرض کے باعث یا گُردہ، جگر، دل و رحم کے امراض کے باعث یا بغیر کسی ظاہری سبب کے بھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ اور کسی کو مذکورہ بالا امراض میں سے چاہے سب ہی کیوں نہ ہو جاویں، لیکن پاگل کبھی نہیں ہوتے۔ اور کسی کو ذرا سے نشہ وغیرہ پیتے ہی یا کسی کے عشق یا اتفاقیہ ڈر صدمہ سے اچھے خاصے آدمی پاگل ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ یہ خطرناک مرض پچھلے جنم یا اسی جنم کے ڈاکہ یا قتل وغیرہ بہت زیادہ پاپ ظلم کے کاموں کے ثمرہ سے پرماتما کے ڈنڈ یعنی سزا سے ہوتا ہے۔ اور کوئی کوئی پرماتما ہی کے حقیقی عشق میں پاگل ہی کی مانند بنے رہتے ہیں، جنکو ہمہ اوست، مست، شر بھنگ، مسروانگ یا مُنی کہتے ہیں۔ اور کوئی کوئی شخص کسی سخت جُرم کو کرتے پکڑے جانے پر عدالت کو دہوکا دینے کے لئے بھی مصنوعی پاگل بن جاتے ہیں، جس میں حقیقی پاگل کی مانند سبب و علامات مرض نہیں پائے جایا کرتے ہیں۔ **علامت** شروع میں ایسے مریضوں میں جوش و غصّہ بڑھ جاتا اور بکواس زیادہ کرتے ہیں۔ کبھی کسی کام کو شروع کرتے لیکن اُسے ادہورا ہی چھوڑ کر دوسرا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر اُسے بھی اسی طرح ادہورا چھوڑ کر تیسرا شروع کر دیتے ہیں۔ غرض ان کے ہر ایک کام و باتیں بلا سلسلہ اور ادہورے ہی ہوا کرتے ہیں۔ بہوک کم بلکہ اُس کی یاد تک بھی نہیں آتی ہے۔ نیند کم ہوتی اور سونے میں ڈراونے خواب دیکھکر ڈر کر چیخ مار کر اُٹھ کھڑے ہوتے، گھومنے لگتے یا گالی بکنے لگتے ہیں۔ اپنے ہمدردوں کو اپنا محافظ سمجھنے کے باعث اُنسے نفرت کیا کرتے ہیں۔ حافظہ میں فتور، قبض، دردِ سر، کبھی قے ہوا کرتی ہے۔ اکثر خودکشی

کرنیکو تیار ہوجایا کرتے ہیں۔ اور آخر کار اتنے جنون میں دماغ مست ہوجاتا ہے، کہ اُن کے سامنے بھی کوئی کام کرو اور پھر اُنسے دریافت کرو کہ میں نے کیا کیا، تو کہدیتے ہیں، کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں کہ تم نے کیا کیا۔ اُن کو اپنی اور اپنے متعلقین کی حفاظت و مذہبی فرائض منصبی کی پابندی کرنیکی بھی کچھ پرواہ نہیں رہتی۔ اور غیر مستقل مزاجی کے باعث کوئی پیشہ اپنی گذر کے لئے بھی نہیں کرسکتے اور پاگل کہنے کا بُرا مانا کرتے ہیں۔ غرض تمام علامتیں زیادہ تر آکاش تتو کی کمی کی ہوا کرتی ہیں۔ **علاج** جب طبیب کسی پاگل کو ابتدا میں دیکھیں، تو اوّل اُس کی دلجوئی کرکے اُس کو اپنا معتقد بنالیں اور اُسپر اپنا قابو بھی جمالیں۔ پھر دوستی ہی میں کوئی خاص تکلیف معلوم کرکے مرض کا سبب اور اصلی و نقلی پاگل پن کا پتہ چلادیں۔ پھر مرض کا سبب دور کرنیکا انتظام کریں۔ یعنی عمدہ نیک صحبت میں ڈالکر نیک خیالات بنانے کی سعی کریں۔ اور پاپ کرم کا ثمرہ نیست کرانیکو پرماتما کی خوشنودی و رحمت کیلئے سینتیسویں باب کے مطابق خوب تہ دل سے حقیقی خیرات کرادیں۔ اور یوگی مہاتماؤں کے درشن کراکر اُن کی دُعا لیا کریں۔ اور عمدہ ملائم مقوی غذا جیسے دودھ، چاول، کھیر، حلوا، دلیا وغیرہ کہلایا کریں اور تیرہویں باب کے مطابق رہن سہن کرادیں۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل کراکے صاف کپڑے پہنادیں۔ اور پیشاب پاخانہ کو دیکھکر قبض وغیرہ نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے رات کو ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی پلایا کریں۔ اور روزانہ دوبار دو دو گھنٹہ کے لئے دماغ پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں۔ اور وجوہات کے لحاظ سے آکاش، وایو، جل و پرتھوی تتوں میں سے کسی کا عرق صبح شام پلایا کریں۔ پرماتما کی عنایت سے اڑتالیس[۴۸] ہفتہ میں مکمل صحت ہوجاویگی۔

فصل اول چھہتر[۷۶] بیانات تمام شُد

فصل دویم۔ کان گیان اندری (حواسِ باطنی) کے امراض کا بیان

اُن کے تمام سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وشوکرما نے دماغ مہاراجہ کو باہر کی آواز سُننے کے لئے شبدگُن کے لینے و ٹھہرانے کو اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہر ایک پرانی زناری کے جسم میں یہ کان گیان اندری سنکھ کی صورت کا چکردار آلہ سر کے دونوں طرف ایک ایک دماغ ہی کے نزدیک بنا دئیے ہیں۔ اِسکو کرن، **سروتر، اسیر، گوش** کہتے ہیں (دیکھو تصویر ۲) یہ آکاش تتو کے ذریعہ اپنے شبدگُن کو لیتے رہتے اور لپنے تنبو نما پردے سے کئی گُنا بیش کرکے دماغ مہاراجہ تک پہنچایا کرتے ہیں۔ اور تتوں کے خزانہ

سوریہ کی دھوپ سے آکاش تتو کی ٹھیک مقدار دے کر اسے محفوظ بھی رکھتے ہیں۔ انہیں کے تندرست رہنے سے زندگی میں تمام سچا جھوٹا علم و گیان کے کلمات (شبد) سُننے کا لُطف دماغ مہاراجہ کو حاصل ہوتا ہے اور جب تیرہویں باب کے خلاف عیش و عشرت (بھوگ) کے کاموں یا کنہیں بھی وجوہات سے اِن میں کوئی تتو کم و بیش ہو کر آکاش تتو بگڑ جاتا ہے، تو اِن میں مُندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اِن کی تشخیص و علاج چھبیسویں باب کے مُطابق آپ خوب غور سے سمجھ کر کریں، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔

۱ اوٹائی ٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب زیادہ گرم اشیار کے اِستعمال یا زیادہ جاگنے سے کان میں اگنی تتو بیش ہو کر سوزش ہو جاوے۔ **علامت**۔ کان میں خُشکی، سوکھا درد اور جھائیں جھائیں کی آوازیں زیادہ سُنی جایا کرتی ہیں۔ **عِلاج**۔ کان میں آکاش تتو کا گلیسرین یا روغنِ زیتون تین سَو ساٹھ شکتی کا ڈالیں۔ ورنہ اِسی کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں۔ اور زیادہ حرارت پر اِسی کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلا بھی دیا کریں۔ بس صحت ہو جاوے گی۔

۲ اوٹوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اوٹائی ٹس کی زیادتی پر کان میں چھوٹی چھوٹی پھنسی نکل کر اور پک کر زخم ہو کر کان سے مواد بہنے لگے۔ **عِلامت**۔ کان میں دھیما دھیما درد اور جھائیں جھائیں کی آوازیں ہوتی ہیں۔ اور ابتدا میں سفید پتلا، پھر گاڑھا، اور پُرانا ہو جانے پر پیلا اور گاڑھا مواد بہا کرتا ہے جس کا ٹھیک عِلاج نہ کرنے پر کان کا اوٹو پہلا پردہ و درمیانی تتبو نما پردہ سڑ کر نکل جاتا ہے۔ اِس کے نکل جانے سے بہرا پن ہو جایا کرتا ہے، جس کا پھر قدرتی اُصول کے مُطابق عِلاج ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہی سوزش پھیل کر دماغ میں اثر کر جاوے، تو دماغ میں درد رہنے لگتا اور سیری برائیٹس ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد جب اُس میں بھی زخم ہو جاتا ہے، تو بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ **عِلاج**۔ کان کو وایو تتو کے لوشن سے پچکاری کے ذریعہ دِن میں دو بار ہوشیاری سے دھو کر وایو تتو گلیسرین یا روغنِ زیتون تین سَو ساٹھ شکتی کا ڈالا کریں۔ اور سر کے درد کی زیادتی پر وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِن میں ایک دو بار دیا کریں اور آکاش تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلایا کریں اور گرم اشیا سے پرہیز کراویں۔ سولہ ہفتے میں پوری صحت ہو جاویگی۔

۳ ڈیفنس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کان میں کسی سبب سے سردی کی زیادتی یا تیز آواز سے آکاش تتو بیش

ہو کر کان میں کچھ غوں غوں کی آوازیں سُنائی دیا کریں اور پھر کم سُنائی آنے لگے۔ **عِلاج**۔ اِس میں پرتھوی تتو کے لوشن سے پچکاری کے ذریعہ دِن میں دو بار ہوشیاری سے دھویا کریں اور پرتھوی تتو گلسرین یا روغن زیتون تین سَو ساٹھ شکتی کا ڈالا کریں یا اِسی کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں۔ تقریباً سولہ ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔ ہاں اگر اوتُو پردہ سخت چوٹ یا تیز آواز سے پھٹ کر یا زخم سے گل سڑ کر نکل گیا ہو یا پیدائش ہی سے بہرا پن ہو، تو اُسے قدرتی اُصول کے مُطابق صحت نہیں ہو سکتی وہ بالکل لاعلاج ہے۔

فصل دوئم بیِن۲ بیانات تمام شُد

فصل سیوم۔ مُنہ دِ ایلیمنٹری کنال خاص کرم اِندری کے متعلق امراض کا بیان

اُنکے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وِشو کرما نے دماغ مہاراجہ کو کان گیان اِندری کے ذریعہ آواز سُن کر پھر اُس کا دوسروں کو جواب دینے کے لیئے اِسی گیان اِندری کے نزدیک اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک پرانی نرناری کے جِسم میں مُنہ ایک خاص کرم اِندری آلہ بھی گلپیا کی شکل کا بنا دیا ہے جِسکی بیرونی صورت تمام اشخاص اچھّی طرح جانتے ہی ہیں۔ اِس کو مُنہ، مُکھ، واک اور ماؤتھ بھی کہتے ہیں۔ بس یہیں سے تمام جِسم کی تندرستی کے لیئے غذا کے ہاضمہ کے متعلق تمام اندرونی آلات کا میل مِلنا اور مِلے جُلے کام کرنا شروع ہوتے ہیں۔ لہٰذا اوّل اِس کے متعلق مُنہ سے مِقعد تک کی ایک ایسی خاص ضروری تین۳ فٹ لمبی نالی اُس وِشو کرما نے اور بنائی ہے، کہ جِس کے ہاضمہ کے کاموں کی تعریف کرنا اِنسانی طاقت کے باہر ہے۔ اِسی کو ایلیمنٹری کنال وامعار کہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۳) اِسکے جُدا جُدا حِصّوں کے جُدا جُدا کام بھی اُسی وِشو کرما نے مُقرر کر دیئے ہیں، جِنکے آیُر وید آچاریوں نے جُدا جُدا ہی نام مُقرر کر لیے ہیں۔ اِس کے اُن بہت سے حِصّوں میں سے جِنکے خاص ضروری نام آگے بتلائے جائینگے مِعدہ ایک ایسا خاص آلہ کوڑی کے نیچے کبوتر کی صورت کا دھال کے چھتّے کی مانند لہردار چُنٹ پڑا ہوا غذا کے ہضم کرنے کے لیئے اُس میں بنا دیا ہے۔ اِس میں گیسٹرک جُوس نام کا ایک خاص کھٹا، کھاری، ہاضم رس (عرق) بنتا رہتا ہے، جِس کو جٹھر اگنی بھی کہتے ہیں۔ اور اِس کو ہم بد پرہیزی کر کے گھٹا بڑھا بھی سکتے ہیں۔ اِسی کو کھائی ہوئی غذا میں مِلا کر اور صِرف خون گوشت بنانے والے اجزا کو لیکر اُس سے عُمدہ مقوی سیال عرق (سار رس) بنا کر تمام جِسم کی پرورِش کے لیئے اِس سیال عرق (سار رس) کو خون کی حالت میں سُرخ بنانے اور جِسم کے تمام حِصّوں کو بانٹنے کے لیئے دِل آلہ کے حوالہ کر دیتا ہے۔ بس اِسی خُون کے ٹھیک ٹھیک بننے سے ہی تمام جِسم تندرست رہتا ہے۔ اور اِس کا

یہ کام ایک بار کہائی ہوئی غذا میں سے تقریباً پانی کو پندرہ منٹ میں۔ دودھ کو دو گھنٹہ میں اور باقی تمام کہانیکی اشیاء کو تین سے ساڑھے چار گھنٹہ میں ہضم کرکے اور کچھ وقت آرام کرکے تھکن دور کرنیکے لئے ملاکر چھ سات گھنٹہ میں پورا ہوجاتا ہے۔ اسلئے ایک بار غذا کہاکر اتنے عرصہ کے اندر دوبارہ غذا کہانا مضر صحت ہے۔ اسکے اِس بے لوس وفیاضانہ کام کے باعث ہی اِس آلہ کا نام تمام جسم کا خزانچی یعنی پیٹ اور دیئش بہی ہے۔ بس جب اِس آنت کے اِن حصّوں میں تیرہویں باب کے خلاف بہوگ کے کاموں یا بیرونی اسباب سے جیسے تیز۔ چرپری۔ گرم خشک سخت و خراشدار اشیاء کے کہانے سے، یا کوئی خاص تیز خراشدار زہر یا ہیضہ کا زہر کسی بہی اشیاء خوردنی کے ذریعہ پہنچکر اگنی تتو بیش اور آکاش تتو کم ہوجاتا ہے، تو اِن میں سُرخی، سوجن، درد، حرارت کے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور انہیں حصّوں کے ورم یا سوزشی امراض کے نام سے بولے جاتے ہیں۔ ایسے تمام امراض میں زیادہ تر بدہضمی ہوکر متلی، قے، درد یا ورم ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور ہچکی آتیں۔ بہوک پیاس زیادہ ہوجاتی۔ اور آنت میں خراش ہوکر فضلہ میں خون یا آؤں آنے لگتی ہے۔ اور جب کئی تتو بگڑکر مرکب مرض پیدا کریں، تو اُن میں آپ چھبیسویں و انتیسویں باب کے مطابق خوب غور کے ساتھ سمجھکر تشخیص و علاج کریں۔ اور خاص اصول (مول منتر) کے مطابق غذا دیں۔

۱ ورم ہونٹ

جب مُنہ کے اگلے حصّے ہونٹوں میں سوزش ہوجاتی ہے، تو اُس کو آکاش تتو کے لوشن سے کپڑے کی گدی ترکرکے خوب تر رکھنے سے صحت ہوجاتی ہے۔ اگر پک جاوے، تو وایو تتو سے ڈریسنگ کریں صحت ہوجاویگی

۲ اِسٹومےٹائیٹس مُنہ آنا

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب مُنہ کے اندر کی بالائی جلد میں سوزش ہوجاوے۔ **علامت**۔ اِس میں مُنہ میں خشکی۔ درد۔ جلن۔ بولنے چبانے و نگلنے میں تکلیف۔ پیاس زیادہ و قدرے بخار ہوجاتا ہے۔ رال بہنے لگتی و منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ جب علاج میں لاپرواہی کیجاوے، تو چھالے ہوجاتے و سڑکر زخم ہوجاتے ہیں۔ **علاج**۔ اِس میں آکاش تتو کے لوشن سے دِن میں چار بار کُلّی کرادیں اور زیادتی پر اِسی کا تین بار عرق بہی پلادیں۔ اگر چھالے یا سڑن ہوجاوے، تو کُلّی وایو تتو کے لوشن سے کرادیں۔

۳ گلوسائیٹس۔ ورم زبان

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب زبان کرم اِندری میں سوزش ہوجاوے۔ **علامت**۔ چہرہ سوجا ہوا

نیلگوں ہوتا ہے۔ رال بہتی وکہانے نگلنے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اور مُنہ سے بدبو بہی آتی ہے۔ اکثر اتنی سوج جاتی ہے، کہ مُنہ سے باہر تک نکل آتی ہے جس میں دانت گرنے لگتے اور دم گھٹکر موت کا اندیشہ رہتا ہے۔ اِس کا **علاج و پرہیز** اِسٹومے ٹائیٹس کی مانند پرتہوی تتو سے کریں۔

۴۔ جنجی وائیٹس۔ گم بائل

اُس کو کہتے ہیں۔ کہ جب مسوڑوں میں سوزش و پُھڑیاں ہوجاویں۔ یہ اکثر بچّوں کے دانت نکلتے وقت یا سبزی اور کہٹائی نہ کہانے والوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ اِس کی **علامت** اور **علاج** اِسٹومے ٹائیٹس کی مانند ہیں۔ ہاں، اگر مسوڑے زیادہ تنے ہوں یا پُھڑیاں پک جاویں، تو فوراً نشتر لگادیں اور وایو تتو کے لوشن سے کُلّی کراویں۔

۵۔ سیلویشن

اُس کو کہتے ہیں کہ جب تہوک کی گلٹیوں میں سوزش ہوجاوے۔ اِسکی **علامت** اور **علاج** اِسٹومے ٹائیٹس کی مانند ہیں۔ ہاں، جب بہت زیادتی میں سیروں تہوک جانے لگے اور قبض پایا جاوے، تب آدہی رات کو ایک چوکنی مقدار میں پرتہوی تتو کا عرق اور پلا دیا کریں۔

۶۔ ٹانسی لائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حلق کی اُن گلٹیوں میں سوزش ہوجاوے جو زبان کی جڑ میں کوّے کے دونوں طرف ہوتی ہیں۔ **علامت**۔ اُن میں کسی وقت کم اور کسی وقت اِتنا زیادہ ورم ہوجاتا ہے، کہ حلق کا سوراخ بالکل بھر جاتا ہے۔ جس سے پانی تک نگلنا مشکل ہوجاتا اور پیتے ہی ناک سے باہر نکل آتا ہے۔ تیز بُخار، حلق میں خُشکی، گرمی وجلن ہوتی، پیٹ میں قبض رہتا، مُنہ چلانے سے درد ہوتا، بھوک ندارد اور پیاس زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور آواز بہنبھنانے لگتی و سُنائی بہی کم آنے لگتی ہے۔ اکثر ایک ہفتہ میں دبکر آرام ہوجاتا یا پک کر دنبل ہوجاتا ہے۔ جو زیادہ عرصہ میں صحت پاتا ہے۔ **علاج**۔ اِسمیں تین خوراک جل تتو اور تین خوراک پرتہوی تتو کے عرق کی روزانہ پلاویں۔ اور پرتہوی تتو کے لوشن سے کُلّی کراویں۔ اگر پک جاویں، تو وایو تتو کے لوشن سے کُلّی کراویں اور گلسرین لگایا کریں۔ اور غذا میں پتلی اشیا جیسے دودھ یا دلیہ وغیرہ دیا کریں۔

۷۔ یوو لائیٹس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کوّے یعنی کاگ میں سوزش ہو کر اُس کا حجم بڑھ جاوے۔

علامت - اِس میں ورم، سُرخی، نگلنے میں تکلیف، خشک کہانسی، اکثر متلی و قے بہی پائی جاتی ہے۔ اِس کا **عِلاج** اسٹومے ٹائیٹس کی مانند کریں۔ اگر صحت نہ ہو، تو فدرے کاگ تیز قینچی سے کاٹکر پھر آکاش یا وایوتتو کے لوشن سے علاج کریں۔

۸ فیرنجائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ حلق میں غذا نگلنے والے سوراخ پر جو فیرنگس آلہ ہوتا ہے جب اُس میں سوزش ہوجاوے **سبب** - غریب، عیاش یا آتشکی مادے والے اشخاص کے حلق میں بہت سرد اور خراشدار ہوا سے یا کانٹے دار گوشت کہاتے وقت اُس کی ہڈی چبھ جانے سے، یا کسی نزدیکی عضو کی سوزش سے زہر پہیل کر اِس میں بہی سوزش ہوجاتی ہے۔ **علامت** - جاڑا دے کر تیز بُخار چڑہتا ہے، جو ایک سو چار درجہ تک ہوجاتا ہے نبض تیز، تالو میں ورم، زبان میلی، ذائقہ خراب ہوتا اور منہ سے بدبو آتی ہے۔ اکثر اِس کے ساتھ ریسپلس بہی ہوجاتی اور دیگر تمام علامتیں ٹانسی لائیٹس کی مانند ہوتی ہیں۔ اِس کا **عِلاج** بہی ٹانسی لائیٹس کی مانند کریں صحت ہوجاویگی۔

۹ لیرنجائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ حلق میں ہوا نگلنے والے سوراخ کنٹھ پر جو لیرنگس آلہ ہوتا ہے جب اُس میں سوزش ہوجاوے **سبب** - فیرنجائیٹس کی مانند یا زیادہ زور سے گانے، چلانے، وعظ دینے، کہانسنے یا چیچک و انفلوئینزا کے باعث بہی اِس میں سوزش ہوجاتی ہے۔ **علامت** فیرنجائیٹس کی مانند ہوتی ہیں۔ لیکن اِس میں جل تتو اور کم ہوجانے کے باعث خشک کہانسی اور زیادہ ہوتی ہے۔ **عِلاج** - اِس میں جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلادیں اور اِسی کے لوشن سے کئی بار کُلّی کرایا کریں۔ اور گرم اشیاء سے پرہیز کرادیں۔ تو بلغم تر ہوکر نکلنے پر صحت ہوجاوے گی۔

۱۰ اکیریز ٹوتھ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب میلے دانتوں کی ہڈی میں سڑن کا مادہ، زہر، جرمس یعنی کیڑے پیدا ہوکر دانت گلنے لگیں۔ **علامت** - دانت میں بڑا تکلیف دِہ ٹیس مارنے والا درد ہوا کرتا ہے۔ **عِلاج** - اگر دانت کم گلا ہو، تو اندر سے صاف کرکے وایوتتو کے لوشن سے کُلّی کراویں پھر وایوتتو گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا اندر لگادیں صحت ہوجاویگی۔ ہاں اگر زیادہ گل گیا ہو تو اُکھڑوادیں۔

۱۱ ٹوتھک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جنجی و ائیٹس یا کیریز ٹوتھ میں سے کسی کے سبب سے دانت میں درد ہو جاوے۔ **علاج**۔ تو جس سبب سے درد پایا جاوے، اُس کا اُسی طرح مذکورہ بالا طریقہ کیمطابق علاج کریں۔

۱۲ انفینٹائل ڈی تھنگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بچہ کے دودھ کے دانت نکلتے ہوں۔ **علامت**۔ اکثر اس زمانہ میں بہت تکلیف ہوا کرتی ہے، یعنی بچہ دودھ تک نہیں پی سکتا اور کنولشن ہو کر موت تک ہو جایا کرتی ہے۔ **علاج**۔ پیشتر تو مسوڑوں میں نشگاف لگا کر تنی ہوئی جلد کو کاٹ دیں، جلدی ہی دانت نکل آویں گے، پھر آکاش تتو کے لوشن سے دھوتے اور اسی کا عرق پلاتے رہیں۔ اور کنولشن کی حالت یا دانت نکلنے کے زمانہ میں روزانہ ۲ دو گھنٹہ تک آکاش یا وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان سر پر دیا کریں، تو کوئی تکلیف ہی نہیں ہوگی۔

۱۳ پایوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دانتوں میں ایک قسم کی شئے ٹارٹار جمع ہو کر مندرجہ ذیل تکالیف ہو جاویں **سبب**۔ داتن وغیرہ سے دانت صاف نہ کرنے والے اشخاص کے دانتوں کی جڑ میں تھوک کی گلٹیوں کے سِروں پر زیادہ تر پیچھے کی طرف ورنہ دونوں طرف غذا کے باریک ذرّوں اور تھوک کے جمنے والے اجزا سے مل کر ایک قسم کی شے کی تہ جم جاتی ہے۔ پھر اُس میں سٹرن پیدا ہو کر ایک قسم کا زہریلا مادہ، جرمس یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں، جسکے باعث تمام مسوڑے اسپنجی (مسامدار) ہو کر یعنی سوجکر تمام دانتوں کی جڑ خراب اور ڈھیلی ہو جاتی ہے جس سے دانت ہلنے لگتے اور مسوڑوں سے خون و پیپ جانا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر وہی پیپ غذا چباتے وقت غذا میں مل کر پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ اور خاص قسم کا زہریلا مادہ پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے جس سے بدہضمی اور کمزوری ہو کر موت تک ہو جاتی ہے اور مرض کا پتہ تک نہیں چلتا ہے۔ **علامت**۔ دانتوں میں ہمیشہ درد رہنا، ہلنے، مسوڑوں میں ورم رہنا و اُن سے خون پیپ جانا اور بدہضمی رہا کرتی ہے۔ **علاج**۔ چونکہ یہ مرض قہر الٰہی سے ہوتا ہے، لہٰذا جب یہ علامتیں پائی جانی شروع ہو جاویں، تو پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں۔ پھر روزانہ دن میں دو مرتبہ ہر بار نئے برش سے یا اُسی استعمالی کو ایک گھنٹہ پانی میں اوٹا کر عمدہ پاک (اسٹرے لائز) کرکے، ورنہ ایک بار ببول کی تازی داتن سے دانت صاف

کرکے وایوتتو کے لوشن سے ، اور ایک بار نیم کی تازی داتن سے دانت صاف کرکے آکاش تتو کے لوشن سے ایک سال تک خوب کُلّی کرتے رہیں۔ اور بدہضمی کیلئے اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی دو خوراک روزانہ پلاتے اور غذا کے ساتھ کاغذی لیموں کا عرق یا اسی کا اچار اور سبزی زیادہ استعمال کراتے میٹھی اشیاء سے پرہیز کراتے رہیں آرام ہوجاویگا۔ ہاں، اگر مُزمن مرض ہو اور دانت ہِل کر بالکل بیکار ہوگئے ہوں، تو اُن کو اُکھڑوا دینا ہی اس خطرناک مرض سے نجات ہونے کیلئے بہتر ہے۔ بس پھر وایوتتو کے لوشن سے کُلّی کیا کریں۔

۱۴ ایسافیجائٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حلق سے معدہ تک غذا لیجانیوالی مُرّی آنت میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ زیادہ گرم دودھ، چائے یا بہت سرد برف کا پانی پینے سے، یا مچھلی کھاتے وقت اس کا کانٹا چُبھ جانے سے، یا تیز کاسٹک یا خراشدار زہر یا کھاری اور تیزابی اشیاء کے کھانے سے، یا چیچک یا آتشکی مادہ سے، یا کسی بیرونی پھوڑے کے اندر کی طرف پھوٹ جانے سے، یا معدہ کی سوزش پھیل کر بھی ہوجایا کرتی ہے۔ **علامت**۔ حلق اور گلے کے درمیان میں گہرے پن میں درد ہوتا و نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر غذا کھائی جاوے تو فوراً تو غذا کی، اور کچھ عرصہ بعد مبوکس جھلی و خون پیپ ملی جُلی قے ہوجایا کرتی ہے۔ پیاس بہت زیادہ اور خفیف بُخار ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ ٹھنڈا آکاش تتو کا عرق دوگنی مقدار میں تین تین گھنٹہ بعد متواتر دن رات پلادیں اور اسی کا دودھ بنا کر پلایا کریں دیگر غذا ہرگز نہ دیں۔ اور جل تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو گھنٹہ روزانہ چھاتی پر دیا کریں۔ جب سڑن زیادہ معلوم ہو، تو یہی تمام عمل وایوتتو سے کریں صحت ہوجاویگی۔

۱۵ متلی۔ یمن۔ درد پیٹ۔ بُھوک پیاس کی زیادتی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تیرھویں باب کے خلاف کہیں بھی بھوگ کے کاموں سے، یا عورتوں کو حاملہ ہونیکے باعث خاص معدہ میں اگنی تتو بیش یعنی صفرا بگڑ کر اور آکاش تتو کم ہوکر بدہضمی ہوجاوے تب معدہ میں آکاش تتو کی کمی کی یہی **علامتیں** نظر آنے لگتی ہیں، بس انہیں علامتوں کو جُدا جُدا مرض قرار دیدیا گیا ہے۔ **علاج**۔ ایسی تمام ہی ملی جُلی یا جُدا جُدا تکلیفوں میں صرف آکاش تتو کا تین شکتی کا عرق مرض کی حالت کے مُطابق کم و بیش مقدار میں پلاویں، بس صحت ہوجاویگی اور صحت کے دوپہر بعد خاص اصول (مول منتر) کے مُطابق آکاش تتو کی بیشی کرنیوالی ہلکی غذا کھلادیں۔

۱۶ ایسی ڈِٹی۔ اِنڈائی جسٹن۔ ڈِسپیپسیا۔ اَجیرن

نفخ شکم۔ کھٹی ڈکار آنا۔ جلن معدہ۔ پیاس کی کمی۔

یہ تمام ایک ہی قسم کی تکلیفیں ہیں اور اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ بھوگنے یا زیادہ عرصہ تک بلاضرورت گرم اشیاء، یا مصالحہ یا زیادہ چائے نوشی کے باعث ہی صفرا اکٹھا ہو کر معدہ میں آکاش تتو بیش اور اگنی پرتھوی تتو کم ہو جاویں۔ تو جتنی ہی یہ تکلیفیں ہیں، تمام انہیں تتوؤں کی کمی بیشی کی خاص **علامت** ہیں۔ یعنی صفرا کم اور آکاش تتو بیش ہو کر معدہ کے ہاضم عرق (رس) گیسٹرک جوس میں کچھ ٹھنڈ اور سیلاپن زیادہ کرکے وایو کو بگاڑ دیتا ہے۔ اِس لئے ہاضم عرق میں صفرا کی کمی کے باعث بدہضمی سے کھٹی ڈکاریں و کھٹا پانی مُنہ میں آنا اور پیٹ ابھرنا شروع ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتا ہی جایا کرتا ہے۔ **عِلاج** - اِس میں تین شکتی کا اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق مرض کی کمی بیشی کے مُطابق دو تین خوراک روزانہ پلاویں اور مول منتر کے مُطابق اگنی، وایو و پرتھوی تتو کی بیش کرنے والی ہلکی غذا کھلاویں، بس مکمل صحت ہو جاویگی۔

۷۔ کانسٹی پیشن۔ سخت قبض

یا بند لگنا بھی اُس کو کہتے ہیں، **سبب** ۔ کہ جب تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا دسویں باب کے مُطابق روزہ (ورت تپ) کی پابندی نہ کرنے سے معدہ یا آنتوں میں آکاش تتو کی بیشی سے ٹھنڈ کے باعث فضلہ خشک ہو کر کم خارج ہوتے ہوتے آنتوں میں بھر جاوے۔ **علامت** ۔ سُستی، کاہلی رہتی۔ و پیٹ میں درد ہوتا ہے، جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ پاخانہ خشک و کم آتا ہے۔ اور کبھی بند بھی لگ جاتا ہے۔ بھوک پیاس ندارد۔ کبھی غذا کی رغبت تک بھی نہیں ہوتی، اُبکائی و متلی ہوتی، نیند کم آتی اور ڈراونے خواب دِکھلائی دیا کرتے ہیں۔ پیشاب سُرخ اور بھاری گاڑھا ہوتا ہے۔ آخر میں بُخار ہو کر پھر بہت امراض پیدا ہونے شروع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور بند کی حالت میں بعض اوقات موت تک ہو جایا کرتی ہے۔ **عِلاج** ۔ ایسی حالت میں اگر ناقابل برداشت سخت درد ہو اور بالکل بند لگا ہو، تو فوراً پانچ تولہ صابون ایک سیر گرم پانی میں گھول کر انیما سرنج سے فُضلہ نکال دیں اور اگنی پرتھوی تتو کے مُرکب تتو کا عرق تین تین گھنٹہ بعد پلاویں۔ اگر پیشتر کم فُضلہ نکلا ہو یا پھر بھی پتلا پاخانہ نہ آوے، تو ایک بار پھر ویسی ہی پچکاری لگاویں اور دوائی پلاتے رہیں صحت ہو جاویگی۔ اگر بند نہ لگا ہو اور قبض ہی ہو، تو پرتھوی تتو کے عرق کی ایک خوراک چوگنی مقدار میں رات کو دو بجے، اور دِن میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کے عرق کی معمولی دو خوراک روزانہ پلاویں، اور غذا سے تاصحت فاقہ کراویں اور صرف نمکین پانی پلاتے رہیں۔ جب خوب آرام ہو جاوے، تب مول منتر کے مطابق اگنی

پرتھوی تتو کی بش کرنے والی غذا کھلادیں صحت ہوجاویگی۔

۱۸ کرانک ڈسپیپسیا۔ دائمی قبض ضعف معدہ جیرن منداگنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب نہ تو ایسی ڈ‌ٹی ہو اور نہ کانسٹی پیشن ہی ہو، بلکہ صرف خشک و کم تعداد میں سیاہی مائل پاخانہ ہی آیا کرے۔ اور بھوک بھی کم لگا کرے و دل بھی اُداس رہا کرے **سبب**۔ یہ اکثر زیادہ بیٹھنے والے اور محنت کا کام کم کرنیوالے۔ جیسے دُکاندار منشی منیم۔ کلرک لوگوں کو جگر کا فعل خراب ہوجانیکے باعث ہوجایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ اکثر ایسے مریض ظاہرا میں تو چربی بڑھ جانیکے باعث موٹے تازے تندرست معلوم ہوا کرتے ہیں، جو صفرا کے ٹھیک مقدار میں غذا میں شامل نہ ہونے کے باعث ہوا کرتا ہے۔ اس سے اگنی، جل، پرتھوی تین تتو بگڑ جایا کرتے ہیں۔ اور اکثر جریان بھی پایا جاتا ہے۔ **علاج**۔ اگر مریض اچھا پرہیزگار اور علاج کا خواہشمند ہی ہوگا، تو ضرور صحت ہونی ممکن ہے۔ کیونکہ تینوں تتوں کی درستی کو اڑتالیس ۴۸ ہفتہ لگیں گے۔ ورنہ عجلت کرنے سے تو صرف دست ہی ہوسکتے ہیں، خاصیت نہیں بدلی جاسکتی۔ لہٰذا پیشتر تیرھویں باب کے مطابق کھان پان، رہن سہن اور دسویں باب کے مطابق روزہ (ورت تپ) کرانا اور مذکورہ بالا تینوں تتوں میں سے ہر ایک تتو کی ایک ایک خوراک روزانہ پلانا جاری کردیں لیکن مقررہ وقت تک علاج جاری رکھیں، پوری صحت ہوجاویگی۔

۱۹ گیسٹرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مندرجہ ذیل اسباب سے اصل معدہ کی سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ ایسا فیجائیٹس کی مانند ہوتے ہیں، یا سخت خراشدار زہر جیسے سنکھیا، کینتھریڈیز، ہیرے کی کنی کھانے، یا سخت جلانے والے تیزاب کے پینے، یا کانچ کا ٹکڑا نگل جانے سے، یا معدہ پر ایک دم سخت چوٹ لگ جانے سے بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت** بھی ایسا فیجائیٹس کی مانند ہی ہوتیں و معدہ میں بھی درد ہوتا ہو جو دبانے سے بیش ہوتا ہے اور ہر وقت جلن، متلی و قے ہوتی ہے۔ جس میں صاف سفید میوکس اور کبھی خون بھی نکلتا ہے۔ پیاس زیادہ سانس تکلیف کے ساتھ، ہاتھ پیر سرد، نبض جھٹکے دار دبنے والی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا۔ زبان چکیلی سُرخ و پیشاب سُرخ کم مقدار میں ہوتا ہے۔ مریض بہت بے چین، متفکر، دُبلا اور نڈھال ہوجاتا ہے۔ آخر میں ہچکیاں آکر موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ ایسے مریض اکثر کم بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ جب قریب المرگ ہوجاتے ہیں تبھی علاج کی خبر لیتے ہیں۔ اگر جلدی ہی علاج میں آجاوے، تو فوراً ٹھنڈا

آکاش تتو کا عرق پینے واسٹومک پمپ کے ذریعہ معدہ کو دھونے اور آنتوں میں مقعد کے راستے سے اینما سرنج کے ذریعہ پہنچانے کے لئے کام میں لاویں، لیکن اور غذا تا صحت ہرگز نہ دیں۔ اور اگر زہر کا شبہ ہو، تو چھتیسویں باب میں زہر کے بیان میں تبلائے اُصول کیمطابق علاج کریں صحت ہوجاوگی۔

۲۰ السر آف اِسٹومک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ میں زخم ہوجاویں۔ **سبب**۔ مذکورہ بالا دونوں امراض کے ذریعہ سے یا جوان عورتوں کو ماہواری حیض کی خرابی کے باعث ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ بہی ذرا کمی کے ساتھ گیسٹرائیٹس کی مانند ہی پائی جاتی ہیں۔ ہاں، درد شکمی دورہ کے ساتھ اور قے غذا کے بعد ہی ہوا کرتی ہے۔ اور کروٹیں اول بدل کرلیتے رہنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ **علاج** اِس کا بہت مشکل ہے۔ اول تو غذا کا بالکل پرہیز کراویں اور آکاش تتو کا دودھ بنا کر دِن میں صرف دو بار پلایا کریں، یا اینما سرنج کے ذریعہ سے آنتوں میں پہنچا دیا کریں۔ اور روزانہ دو خوراک آکاش تتو کا عرق اور دو خوراک وایو تتو کا عرق اول بدل کر پلاتے رہیں۔ اور معدہ پر وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِن میں دو بار دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر مُدت زیادہ ملی، تو صحت ہوجاویگی۔

۲۱ ہیمے ٹی میسِس۔ قے الدم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ سے خون کی قے ہووے۔ **سبب** حقیقت میں یہ مرض قہر الٰہی (آدہی دیوک) ہے اور زخم معدہ یا کسی بہی سبب سے معدہ پھٹ جانے یا عورتوں کے ماہواری حیض کا خون ایک دم بند ہوجانے، یا اِسکروی مرض کے باعث خون کی ماہیت میں فرق آجانے یا پھیپڑا دِل یا جگر کے امراض کے سبب سے بہی ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ متلی و معدہ سے خون کی قے ہوتی، اور اُس میں دھیما دھیما درد و بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ ذائقہ کھاری یا میٹھا، سر میں چکر، ٹھنڈا سانس لینا۔ اور اکثر خون کے دست بہی ہوجاتے ہیں۔ **علاج**۔ اوّل سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں، پھر جن آلات کے باعث یہ مرض ہوا معلوم ہو، تو اُن آلات کا ٹھیک علاج کریں۔ لیکن خون کی قے روکنے کے لئے آکاش تتو و پرتھوی تتو کا عرق باری باری سے اول بدل کر ضرورت کے لحاظ سے دِن میں کئی بار پلاویں اور غذا کی جگہ اِسی تتو کا دودھ بنا کر دِن میں دو بار پلایا کریں۔ اگر زندگی باقی ہوگی تو صحت ہوجاویگی۔

۲۲ ڈیوڈی نائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ معدہ سے گہرا تعلق رکھنے والی جو ڈیوڈینیم آنت ہوتی ہے، جب اُس میں

سوزش ہو جاوے۔ اِس کے سبب، علامت و علاج سب اِسٹومے ٹائیٹس کی مانند ہیں۔ اور زخم ہو جانے پر السر آف دی اِسٹومک کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔

۲۳۔ اِنٹرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ سے نیچے پاخانہ بنانے والی امعاء یعنی چھوٹی آنتوں میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ آنتوں میں سردی لگنا، بھیگنا، تیز خراشدار اشیاء اٹکنا اور بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔ **علامت**۔ مریض بے چین رہتا، نیند ٹھیک نہیں آتی، پیٹ پھولا جاتا اور درد کرتا رہتا ہے، جو دبانے سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ پاخانہ پتلا، سبز، بدبودار ہوتا ہے اور کبھی خون بھی نکلا کرتا ہے۔ جسمانی حرارت و پیاس زیادہ ہوتی، زبان خشک و بھوری ہوتی، اور اکثر متلی و قے ہوا کرتی ہے۔ مقعد کے چاروں طرف سرخ گھیرا پایا جاتا ہے اور بچہ بار بار چیخ مار کر رویا کرتا ہے۔ **علاج**۔ اگر قبض ہو تو گنگنے پانی کا انیما دیکر پاخانہ صاف رکھا کریں، ورنہ آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلا دیں اور اسی کے لوشن کو پچکاری سے آنتوں میں دو بار پہنچاتے رہیں۔

۲۴۔ اِنٹسٹائینل ہیمرج۔ خون کے اسہال

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آنتوں سے پاخانہ کی راہ خالص خون مروڑ سے یا بلا مروڑ سے کے جانے لگے۔ اِس کا **سبب** دیگر امراض پر منحصر ہے یعنی یہ دوسرے امراض کا نتیجہ ہے، جسکا جلدی بند کرنا مفید، ورنہ نقصان دہ ہے۔ **علاج**۔ آکاش تتو کا عرق آٹھ آٹھ آونس روزانہ تین چار بار انیما سرنج کے ذریعہ سے آنتوں میں پہنچانا اور اسی کا عرق پانچ چھ خوراک اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلانا مفید ہے۔ اور غذا میں صرف اسی تتو کا دودھ بنا کر پلایا کریں اور صحت کے بعد بھی کچھ دن ہلکی غذا جیسے دودھ کا ساگودانہ، دلیہ وغیرہ کھلا دیں۔

۲۵۔ ڈائیریا۔ صفراوی اسہال

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہرے، پیلے و پتلے دست زیادہ ہونے لگیں۔ یہ اکثر جگر کی خرابی سے ہوا کرتے ہیں۔ **علاج**۔ اِسمیں ضرورت کیمطابق آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک اور پرتھوی تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ پلایا کریں۔

۲۶۔ اِنٹسٹائینل ورمس۔ کرم شکم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب امعاء یعنی چھوٹی آنتوں میں کیڑے ہو جاویں۔ **سبب**۔ بسیار

میٹھی اشیاء جیسے کیلا، شریفہ، پیڑا، برفی، ربڑی، مادا و مگدر کے بنے سامان زیادہ کہانے سے آنتوں میں سڑن ہوکر یا خراب پانی سے امعاء میں جرم پہنچکر کرم بنجاتے ہیں۔ اور یوں تو یہ کیڑے بہت قسم کے ہوتے ہیں، لیکن **اوّل تھریڈ ورمس** یعنی سوتی کیڑے، چُنُنے۔ **دوئم۔ رَونڈ ورمس** یعنی کینچوے، گینڈوے۔ **سوئم ٹیپ ورمس** یعنی کدو دانے۔ خاصکر یہ تین ہی قسم کے ہوتے پائے جاتے ہیں۔ **علامت**۔ پہلے تو اکثر سوت کی شکل کے فُضلہ میں پلٹے دکھلائی دیا کرتے ہیں، جو اگنی و پرتھوی تتو کی کمی سے ہوتے ہیں۔ اسمیں بچے مقعد کو کُھجاتے رہتے ہیں **علاج** شروع میں ایک تولہ نمک پاؤسیر سرد پانی میں ملا کر گھول کر روزانہ دو بار ایک ماہ تک مقعد میں پچکاری دیا کریں اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلایا کریں لیکن رونڈ ورمس اِتنے مُشکل سے، اور ٹیپ ورمس اُنسے بھی بہت مُشکل سے اپنی جگہ چھوڑتے ہیں اور آنتوں میں رہکر خون چُوسا کرتے ہیں۔ اور مریض کو بہت کمزور، پیلا زہر بادی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا عرق اور زیادہ مُدت تک پلاویں اور اِسی کے لوشن میں نمک گھول کر پچکاری لگایا کریں۔

۲۷ کالِک پین۔ درد شول۔ قلنج۔ بائے گولا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بدہضمی یا جگر کی خرابی سے صفرا کے زیادہ مقدار میں ایک دم خارج ہونے سے، یا کسی زہر کے اثر سے خراش ہونے سے پیٹ اپھر کر آنتوں میں ناف کے پاس ریاحی تشنجی اینٹھے کا درد ہو جاوے۔ یہ ایکدم یا دھیرے دھیرے بادی سے ہوا کرتا ہے اور مریض بہت بے چین ہوکر پیٹ کو دبائے پڑا رہتا یا لوٹتا پھرتا ہے۔ پھر تے دست ہوکر آرام ہو جاتا ہے، یا زیادتی میں کولیپس ہوکر موت ہو جاتی ہے۔ **عِلاج**۔ زہر کی تاثیر اور صفرا کے اِخراج کی وجہ میں تو آکاش تتو کا عرق بہت جلدی جلدی اور زیادہ زیادہ مقدار میں پلا دیں۔ اور بدہضمی کی وجہ سے بائے گولا میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق اُسی طرح پلاویں۔ اور زیادہ عُجلت کرنی ہو، تو اُسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان پیٹ پر دیں، فوراً صحت ہو جاویگی۔ البتہ باری روکنے کیلئے مرض کا سبب دور کرنیکی تدبیر زیادہ مُدت تک کریں

۲۸ ڈِسینٹری ایکوٹ وکرانِک۔ نئی پُرانی پیچش۔ سنگرہنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بڑی آنتوں میں سوزش یا زخم ہو جاویں۔ **سبب**۔ اِنٹرائیٹس کی مانند ہیں، لیکن سنگرہنی مریضوں کو (اپر یگرہ یم) کی پابندی نہ کرنے یعنی ناجائز آمدنی کرنے کے باعث قہرالٰہی سے ہوتی ہے۔ **علامت**۔ شروع میں پتلے، ہرے، پیلے رنگ کے کچھ آؤں ملے دست ہوا کرتے ہیں۔ بھوک کم و قدرے حرارت ہو جاتی ہے۔ پھر زیادتی پر پاخانہ کی حاجت بار بار ہوتی و اینٹھن سے

پیٹ میں درد و زور سے کو نتھنے پر آؤں خون و جھلی ملا ہوا پاخانہ تھوڑی مقدار میں آتا ہے، جس میں چھوٹے بڑے سخت سُدّے بھی ہوتے ہیں۔ اور زیادہ زور کرنے کے باعث کبھی کانچ بھی نکل آتی ہے، اور مریض کو مقعد کے اندر کوئی شے اٹکی ہوئی معلوم ہوا کرتی ہے۔ حرارتِ جسمانی کچھ زیادہ، چہرہ و آنکھیں قدرے سُرخ، پیشاب کچھ گاڑھا ہوتا، و نیند کم، بھوک ندارد ہو جاتی ہے۔ اور دستوں کی تعداد چاہے دو سَو تک ہو جاوے، لیکن مریض کبھی یہ نہیں کہتا، کہ اب میرا پیٹ صاف ہو گیا۔ اور جب اِس حالت کا عُمدہ عِلاج نہ ہو، جس سے کبھی مرض دب کر کم و کبھی بیش ہوتے ہوتے زیادہ مُدّت ہو جاوے تو آنتوں میں بڑے بڑے زخم ہو جاتے ہیں۔ جس سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ و پیٹ سُکڑ کر کمر سے لگ جاتا ہے۔ جلد خُشک کُھردری، زبان سُرخ، بھوک ندارد اور فضلہ میں زیادہ حصّہ میوکس و گوشت پیپ کا ہونے کے باعث بدبودار ہوتا ہے۔ جس وجہ سے مریض کے جسم سے بدبو آنے لگتی ہے۔ اور مریض کمزوری و دستوں کی تکلیف اور ادویات کے استعمال و پرہیز کرتے کرتے زِندگی سے اُکتا جاتا اور مُتفکر رہا کرتا ہے۔ **عِلاج** پیچش کی شروعات ہی میں عِلاج میں لاپرواہی کبھی نہ کریں، لہٰذا پرتھوی تتو کا عرق ایک خوراک و جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اور مول منتر کے مُطابق اِسی کی بیش کرنے والی مُلایم، چکنی، میٹھی، پتلی غِذا کھلاویں۔ اور سخت گرم، کیڑی غِذا و چاول، گوشت، شراب، گڑ، تیل، مرچ و کھٹائی سے بالکل پرہیز کراویں، تو پوری صحت ہو جاویگی اور سنگرہنی ہی نہ ہو سکے گی۔ ہاں، اگر مریض خود ہی سنگرہنی کر کے تمہارے پاس آوے تو اوّل اُس کو یہ دیکھو، کہ کچھ مُدّت اُس کے زندہ رہنے کی حالت بھی ہے یا نہیں۔ دوئم۔ وہ صبر و استقلال کے ساتھ کچھ عرصہ تک عِلاج کراویگا بھی یا نہیں۔ اگر دونوں باتیں ٹھیک ہوں، تو پیشتر مریض کو وزن کر لیں۔ اور سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ کرا دیں۔ پھر عِلاج میں وایو تتو کا عرق ایک خوراک و جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلانا شروع کر دیں۔ اگر جلدی ہو، تو ایک بار جل تتو و ایک بار وایو تتو کے لوشن کی پچکاری مقعد میں روزانہ لگایا کریں، ورنہ اِنہیں کا سوریہ اسنان دِن میں ایک ایک بار پیٹ پر دیا کریں۔ اگر قبض معلوم دینے لگے، تو ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی رات میں اور پلا دیا کریں۔ اور گائے کا عُمدہ دہی و پکّے میٹھے پھل جیسے قلمی یا دیسی آم، خربوزہ، سردہ، لیچی، بیل، شکرقندی، پانی میں بنا ہوا میٹھا ساگودانہ دِن میں چار مرتبہ کھلایا کریں۔ لیکن اور کوئی کھانے کی شے یا دودھ ہرگز نہ دیں جب ایک ماہ گذر جاوے، تو یہ جانچ کریں، کہ فضلہ میں گوشت پیشتر سے کتنی مقدار میں کم جاتا ہے اور مریض کا وزن کچھ گھٹنے سے رُکا یا نہیں۔ اگر رُکا پاویں یا وزن میں بیشی پاویں، تو ضرور صحت ہو جاویگی۔ لہٰذا علاج کرتے و اِسی طرح ہر ماہ جانچ کرتے رہیں۔ اور جب وزن و شکل مریض کی اچھی طرح پوری تندرستی کی مانند ہو جاوے، تب دوائی کی مقدار گھٹا دیں

اور صرف دودھ میں بنا ساگودانہ ٹھنڈا میٹھا تھوڑا تھوڑا دینا شروع کردیں۔ اور جب ۲ دو ہفتہ تک ٹھیک ہضم ہوتا رہے، تو پھر ہنسراج کے پرانے چاولوں کی میٹھی کھیر دینا شروع کریں۔ جب ۲ دو ہفتہ تک یہ بھی ہضم ہوتی رہے اور دست نہ ہوں، تو ایک تولہ گندم کا دلیہ دودھ میں بنا کر میٹھا ڈال کر اور دینا شروع کردیں۔ پھر ایک ہفتہ بعد دلیہ بڑھا دیں۔ پھر ایک ہفتہ بعد ہنسراج کے پرانے چاول اور مونگ کی دال کی ذرا سی کھچڑی اور دینا شروع کردیں۔ جب اس سے بھی کوئی خرابی نہ ہوا تو پھر ایک ہفتہ بعد گندم کی روٹی کا گودا تازے مٹھے میں گھول کر کھلا دیں۔ جب کوئی خرابی نہ ہو تو ایک ہفتہ بعد ثابت مونگ بنا کر اُس میں روٹی بھگو کر کھلانا شروع کریں اور پھر آہستہ آہستہ غذا بڑھاتے جاویں۔ مطلب یہ ہے، کہ جب مریض کو اِتنا پرہیزگار پاویں، تب علاج میں لیں، تو ضرور صحت ہو جاویگی، ورنہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔

فصل سوئم ایکسو پچاس ۱۵۰ بیانات تمام شُد

انت میں ایسے تتو وگیانک آچاریوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸ بکرمی

اڑتیسواں باب دوسَو پینتالیس ۲۴۵ بیانات تمام شُد

اوم

وائیوے نمونہ

اتھ

اُنتالیسواں باب

حرام مغز وزیر خاص ۔ عصب گیان اندری و ہاتھ پیر ۔ جلد

اُن کرم اندریوں کے امراض کا بیان ، جو زیادہ تر وایو تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن سب جسمانی (ادھیاتمک) امراض کا بیان لکھا جاویگا ، کہ جو اِنسانوں کے اِسی مقالہ کے تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا بیرونی وجوہات سے دیگر تتوں کی کمی بیشی کے باعث وایو تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جانے سے زیادہ تر اِسی تتو کی کمی بیشی کے امراض جیسے ۔ تمام جسم کے عضلات کا سُست ہو کر فالج ہو جانا ، یا پھڑکنا اور درد کرنا ۔ یا جن تتوں کی کمی بیشی سے یہ بگڑا ہے ، اُنہیں تتوں کے جُدا جُدا فعل کا فرق ہونے کے باعث جُدا جُدا ہی ملے جُلے مرض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اور اکثر انسانوں کے از حد بد اعمالیوں کا ثمرہ ہو گئے کو قہر الٰہی (پرماتما کے ڈنڈ) سے بھی ہوتے ہیں ، جن کی علیحدہ علیحدہ ہی علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں ۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ بھی ہوں ، آپ اُن کی تشخیص اور علاج اُنتیسویں و چھبیسویں باب کے مطابق خوب غور کے ساتھ سمجھ کر کریں ، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے ۔ اور اِن کے آدھی دیوک دُکھوں میں سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ ضرور کریں کراویں ، ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں۔

فصل اوّل ۔ حرام مغز وزیر خاص کے امراض کا بیان

اُن کے نام ، سبب ، علامت ، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے تمام جسمانی کاموں کے عُمدہ نظام کو ٹھیک ٹھیک باقاعدہ چلانے کے لئے ، تمام جسم کی عضلاتی پرجا کی شکایت سُننے اور اُن پر جو حکم شاہی ہو اُس کو جسم کے عضلات سے پورے طور پر پابندی کرانے کے لئے ایک بڑی طاقت کا رئیس آلہ اُس کا وزیر خاص بھی اُسی دِشو کرمانے اُسی کے نزدیک اور مِلا جُلا ہر ایک مُتنفس نر ناری کے جسم کی کمر میں

ریڑھ کی ہڈی کے مُہروں کے درمیان میں سانپ کی شکل اور خاکی رنگت کا بنایا ہے۔ جو گردن کی پیٹھ میں سر کے نیچے ایک آلہ کے ذریعہ جس کو مِڈلا ابلانگیٹا یا گُدّی کہتے ہیں، دماغ مہاراجہ سے ملتا ہے۔ (دیکھو تصویر ۲۷ کا زیریں حصہ) اِس کو اِسپائنیل کارڈ۔ حرام مغز۔ گیان تنتو و عصبی مرکز کہتے ہیں۔ اِس کے تمام افعال کو جاننا تو دماغ کے افعال کی مانند انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہاں! اگر کسی کو اِس کے حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کرنا ہو، تو وہ شسرت تشریح جسم کا مقام۔ اناٹمی یا فزیالوجی کو پڑھیں۔ ورنہ تندرستی کے ضروری کام چلانے کے لئے صرف اِسی بیان کو کافی سمجھیں۔ کہ یہ آلہ تمام جسم کے راجیہ کی تمام تکلیف، آرام و ضرورت کی خبر دماغ کو دیتا، اور دماغ سے جو کام کرنے کے احکام آویں، اُنہیں اُسی اُسی کام کے متعلقین آلات سے کراتا ہے۔ اور اِسی کے عضلاتی ریشے تمام جسم کی گیان اندریوں (حواس باطنی) و کرم اندریوں (حواس ظاہری) میں جانے کے لئے ایسے جُدا جُدا اور اِس طرح ملے ہوئے رگ و پٹھوں کے تار کے جال کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں کہ جیسے بمبئی یا دہلی میں بجلی کا تار۔ اور تمام تاروں کے درمیانی جنکشن یا در ہاؤس کی جگہ یہ خود ہے۔ اور جس طاقت سے یہ شکایات یا احکامات کو معلوم کرتا ہے، اُس کو وایو، لہر، کرنٹ، بجلی، و دیُت وغیرہ کہتے ہیں۔ اور جو کچھ یہ معلوم کرتا ہے، اُس کو اسپرس یعنی حس و حرکت کا معلوم کرنا یا چھونا کہتے ہیں۔ اور کہیں کہیں احکام کا دینا خود اِسی کے اختیار میں پہلے ہی سے دیدیا گیا ہے، اِسلئے کہیں باتوں میں اپنے حکم سے اور کہیں میں دماغی حکم سے تمام جسم پر یہی راجیہ کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ یہ جسم سُنتا، بولتا، سوتا جاگتا، کھاتا، پیتا، دُکھ سُکھ محسوس کرتا، چلتا، دوڑتا، دیکھتا، عیش و عشرت کرتا، بچہ جنتا، ذائقہ و بھوک پیاس محسوس کرتا، پیشاب پاخانہ پھرتا، سونگھتا، سانس لیتا، چھوتا اور حس و حرکت محسوس کرتا ہے، یہ سب کچھ اِسی وزیر خاص رئیس آلہ کے ذریعہ جسم میں ہوتا ہے۔ تو جب ایسے بڑے خاص آلہ میں تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا بیرونی وجوہات سے جو اِنسانوں کی بداعمالیوں کے ثمرہ کے بھوگنے کے لئے قہرالٰہی (ایشوری کوپ) سے کسی تتو کی کمی بیشی ہو جانے پر وایو تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جاتا ہے، تو اُس کی کمی بیشی سے اِس آلہ میں یا اِسکے خدمتی آلات میں چھ قسم کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں یعنی صرف حس کم ہو کر عضلات میں سُنّی۔ و حرکت کم ہو کر سُستی۔ اور دونوں نیست ہو کر فالج ہو جاتا ہے۔ اور صرف حس کی زیادتی پر چُرچُراپن و جھنجھلانا۔ اور حرکت کی تیزی پر عضلات کی پھڑکن۔ اور دونوں کی زیادتی پر تشنجی قسم کے دورے یا درد کے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور دیگر آلات میں جو خرابی آتی ہیں، وہ اُن کے بیان میں لکھی جاویں گی۔ لہٰذا آپ اُن کی تشخیص اور علاج چھبیسویں[26] و اکتیسویں[31] باب کے مُطابق ٹھیک سمجھ کر کریں، جس سے فائدہ کی جگہ نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِنکے آدھی دیوک امراض کے علاج میں بیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں۔

۱۔ اِسپائنل منِنجائیٹِس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حرام مغز کی جھلیوں میں اگنی تتو بڑھ کر سوزش ہو جاوے۔ **سبب** ریڑھ کے مقام پر سخت چوٹ لگنا، کمر کے زخموں کا بڑھ کر حرام مغز تک پہنچنا اور رحہروں میں سڑن ہو جانا یا تیز گرمی میں سردی لگنا، یا ایک دم موسم بدلنا، یا خاص ریڑھ پر سورج کی تیزی یا آگ کا تیز اثر ہونا، دماغی سوزش یا اِرَی سِپلِس یا آتشکی مادہ پھیل کر اس تک پہنچ جانا۔ **علامت**۔ جاڑا دیکر بخار چڑھنا، و حرام مغز کی لمبائی کی سیدھ میں جل جانے کی مانند درد ہوتا۔ اور اکثر پیٹھ اکڑ بھی ہو جاتی ہے، جس کی حرکت کرنے یا دبانے سے زیادتی ہوتی ہے بےچینی اور فکر زیادہ رہتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کم مقدار میں آتا یا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تین دن سے تین ہفتہ کے اندر پھیکے پتلے بدبودار دست آکر ہذیان بیہوشی ہو کر یا دم گھٹ کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ اگر سوزشی علامتیں ہوں، تو آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو۔ ڈو گھنٹے کے لئے دن میں تین بار دیا کریں۔ اگر قبض ہو، تو پرتھوی تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اگر پاخانہ کا بند لگا ہو، تو انیما سرنج کے ذریعہ، اور پیشاب کا بند لگا ہو، تو سلائی سے نکالتے رہیں۔ اگر زخم و سڑن کا گمان ہو، تو وایو تتو کا اسنان دیا کریں اور غذا میں گرم اشیاء سے پرہیز کراویں معتدل اشیا کھلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۲۔ مائی لائیٹِس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خاص حرام مغز میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ اِسپائنل منِنجائیٹِس کی مانند ہوتے ہیں یا اُسی مرض کی سوزش پھیل کر بھی ہو سکتی ہے۔ جو حقیقت میں انسانوں کی بداعمالیوں کا ثمرہ بھوگنے کے لئے قہرالٰہی سے ہوتی ہے۔ **علامت**۔ تیزی کے وقت تو اِسپائنل منِنجائیٹِس کی مانند ذرا کمی کے ساتھ ہوتے ہیں اور اُنگلیوں میں درد ہوا کرتا ہے اور تین دن سے تین ہفتہ کے اندر مریض دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ اگر مرض آہستہ آہستہ چلے، تو حرام مغز میں دھیما دھیما درد ہوا کرتا ہے۔ جو گرمی پہنچنے یا سیکنے سے زیادہ ہوا کرتا ہے، لیکن حرکت کرنے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور آہستہ آہستہ اِس کے متعلق تمام حواس باطنی و ظاہری (گیان اِندریوں و کرم اِندریوں) کا فعل سُست ہو کر فالج ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی کے مُندرجہ بالا تمام فعل گڑبڑ ہوتے جایا کرتے ہیں اور کچھ مُدت میں موت ہو جاتی ہے۔ اِس کی سوزش کا **علاج** بھی اس کی جھلیوں کی سوزش کی مانند ہی کریں۔ البتہ جب بالکل فالج ہی ہو جاوے، تو علاج فالج کی مانند کریں، لیکن سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات ضرور کراویں اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۳ جنرل پیرالیسس ہمی پلیجیا ۔ پیراپلیجیا ۔ تکمل فالج ۔ اردہانگ

یعنی جنرل پیرالیسس ۔ تمام جسم کا فالج، اور ہمی پلیجیا پکشاگھات اردہانگ جسم کی لمبائی کا نصف فالج اور پیراپلیجیا ۔ جسم کے زیریں دھڑ کا نصف فالج اُسکو کہتے ہیں، کہ تمام جسم میں یا اِس کے مذکورہ بالا حصّوں میں حِس و حرکت دونوں نیست ہوجاویں۔ **سبب** خاص طور پر اِنسانوں کی بداعمالیوں کے کرم کے بھوگنے کے لئے پرماتما کی مرضی سے مائی لائیٹس یا اسپائنل منِنجائیٹس یا کِسی دیگر آلات کی سوزش ہو کر ہوتا ہے ۔ **علامت** ۔ پیشتر سُستی، کاہلی، درد کمر ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ہو کر ایک ٹانگ میں کمزوری، پھر دوسری ٹانگ میں بھی کمزوری ہو کر آکاش تتو بڑھ کر وایو تتو یعنی بجلی بالکل نیست ہوجاتی ہے جس سے حِس و حرکت نیست ہو کر مذکورہ بالا کسی بھی مقام کا یا تمام جسم کا فالج ہوجایا کرتا ہے ۔ **علاج** ۔ اوّل بداعمالیوں کے بدلے (پرائشچت) میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ ضرور کرادیں ۔ پھر اگر مریض سوزش کی ابتدائی حالت ہی میں ملے، تو سوزش کی مانند علاج کریں ۔ اگر کسی بھی فالج کی حالت میں ملے تو تمام جسم کو روزانہ دو گھنٹہ تک اگنی تتو کا سوریہ اسنان دینا مُفید ہوگا ۔ اور پیشاب پاخانہ کو سلائی و پچکاری کے ذریعہ اُتارتے رہیں و پرتھوی تتو یا اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی تین خوراک روزانہ پلاتے رہیں ۔ اور آرام سے صاف گدگدے بستر پر کروٹ اوّل بدل کر سُلایا کریں اور تیرہویں باب کیمطابق کھان پان، رہن سہن اگنی تتو کا بیش کرنیوالا رکھیں، تو ۲۲ ہفتہ میں صحت ہوجاویگی ۔

۴ ٹِٹنس ۔ کُزاز ۔ دہنُش وایو

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عصب میں اینٹھن کے باعث تمام جسم کمان کی مانند ہوجاوے ۔ اکثر انجان شخص اِسی کو بھوت، پریت، جن یا آسیب کا خلل بھی کہتے ہیں ۔ **سبب** ۔ اِنسانوں کے پچھلے جنم میں خونی ہونے کے باعث پرماتما کی سزا سے حرام مغز پر سخت چوٹ لگنے یا سڑے ہوئے کھاد کی بدبودار ہوا کے زہر کا اِس پر اثر ہونے، گرمی میں ایک دم سردی لگنے یا گیلی اور سخت زمین یا بستر پر زیادہ بیٹھے رہنے، اور کُچلہ زہر کھانے سے بھی ہوسکتا ہے ۔ اور زچّہ و بچّہ کو خراب مکان میں رکھنے، بچّہ کا نال کُند اوزار سے کاٹنے یا بچّہ کو پیدا ہوتے ہی سرد زمین پر زیادہ مُدّت تک پڑا رکھنے سے بھی ہوسکتا ہے ۔ **علامت** ۔ شروع میں مریض گلے میں تشنجی درد بتلاتا ہے، جس کی زیادتی سے سر پیچھے کو کھنچ جاتا اور جبڑا بند ہوجاتا ہے ۔ پھر سوائے زبان اور آنکھوں کے ڈھیلے کے تمام جسم کے عضلات میں تشنج یعنی اینٹھن ہونے لگتی اور عضلات تن کر اکڑ جاتے ہیں ۔ جو کبھی تو پیٹھ کی طرف کو

کبھی پیٹ کی طرف کو، اور کبھی کسی کروٹ کی طرف کو جھک کر تن کر، اکڑ کر کمان کی مانند ہو جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اِسکو دھنُش وایو کہتے ہیں۔ مریض کی صورت بیڈول ڈراونی ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں دِقت، آواز کمزور اور مریض گرمی محسوس کیا کرتا ہے۔ تمام جسم پر پسینہ آجاتا ہے اور نبض باریک و تیز ہو جاتی ہے۔ اور منہ میں چپکنے والی رطوبت آجاتی ہے، جس سے نگلنے میں دِقت ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی و قبض رہتا ہے۔ ہوش و حواس اور حِس بدستور رہتے ہیں۔ پیشاب پاخانہ آنے میں دِقت ہوتی اور پُتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور ابتدا میں چار پانچ منٹ میں باری رفع ہو کر پھر باری کا دورہ دیر میں، لیکن پھر جلدی جلدی ہونے لگتا ہے۔ اور ہوا لگنے یا تیز آواز سُننے یا عصبی خراش ہونے سے باری شروع ہوتی و بڑھتی ہے۔ اور اکثر تین چار دِن میں دم گھٹکر موت ہو جاتی ہے اگر نہو، تو عام کمزوری کے باعث پھر تیز بُخار ہو کر موت ہو جاتی ہے اور بخار مرنے کے بعد بھی دیر میں جاتا ہے۔ **علاج**۔ اوّل بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ پھر باری کے وقت گلے کے بٹن وغیرہ کھول دیں و مُنہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں اور پچکاری کے ذریعہ سے پاخانہ نکال دیں۔ اور ہوا سے بچا کر گرم کپڑے سے ڈھانپ کر ملائم بستر پر آرام سے رکھیں اور دماغ و حرام مغز پر متواتر تین چار گھنٹہ تک آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ اور جب باری اُٹھ جاوے، تب سبب کو تلاش کر کے اُس کا عِلاج کریں اور کمزوری کو رفع کریں۔ لیکن اِسکی باری روکنے کیلئے یہی دان اور اسنان دیتے رہنا اِس کیلئے تیر بہدف ہے۔

۵۔ کنوُلش

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ٹٹنس کا دورہ جنم سے پانچ سال تک کے بچّہ کو ہو۔ اِس کے **سبب، علامت و عِلاج** سب ٹٹنس کی مانند ہیں صرف اِتنا فرق ہے، کہ بچّہ کے دورہ میں آنکھ بھی گھومتیں اور بیہوشی پائی جاتی ہے۔ اور یہ خطرناک مرض اکثر عورتوں کی مجموعی دعوت میں اُن کی والدہ کی بدپرہیزی کرنے کے باعث دودھ میں خرابی ہو کر بچوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

۶۔ ہسٹیریا۔ کوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عورتوں کو ایک قسم کے بائے گولے کا درد ہو کر بیہوشی ہو جاوے۔ اکثر ناواقف اشخاص اِس کو بھوت و یادھی بھی کہتے ہیں۔ **سبب**۔ چودہ سال سے چالیس سال تک کی جوان عورتوں کو پچھلے جنم میں ناجائز مباشرت کرنے کے باعث پرماتما کے کوپ سے ماہواری حیض کی خرابی ہو کر یا اُن کو نامرد شوہر ملنے یا بالکل نہ ملنے سے، یا اُن کے دُنیوی عشق میں ناکامیابی

یا بانجھ ہونے سے اُن کے رحم یا فرج میں عصبی خراش ہو کر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ یا شہری رہن سہن والی نازک مزاج گورے رنگ کی عورتوں کو غذا عمدہ کھانے اور نکمی خالی بیٹھی رہنے سے بدہضمی، پیٹ کا اپھارا و عصبی کمزوری ہوجانے سے ہوتا ہے۔ یا اُس کی والدہ کو کوئی عصبی مرض ہونے سے اُس کو بھی موروثی خرابی کے باعث ہوجاتا ہے۔ **علامت** ۔ ابتدا میں عورت وہمی سی رہتی، ہول دلی ہوتی، پھر پیٹ میں سے گلے کی طرف کو ایک گولا سا اُٹھتا معلوم ہوتا ہے جسکو تھوک نگل کر عورت ہٹانا چاہا کرتی ہے لیکن وہ نگلا ہی نہیں جاتا اور دم گھٹنے کی نوبت معلوم ہونے لگتی ہے۔ پھر سر میں درد ہو کر تشنجی دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ تب ابتدا میں مریضہ چیخ مار کر رو دیتی، وِلاپ کرتی، اُس کے جسم میں تشنجی اینٹھن ہوتی اور کچھ بیہوش ہو کر آہستہ سے گر پڑتی ہے۔ یا خوب زور سے ہنسنے لگتی اور بے شرمی کر کے کودنے پھاندنے یا گانے، ناچنے لگتی ہے۔ اگر روکا جاوے، تو اپنی کامیابی کے لئے خوب زور سے چھڑاتی اور مارنے کو دوڑتی ہے اور دو چار اشخاص کے قابو میں بھی نہیں آتی ہے۔ کبھی اپنے ہی جسم کو کوٹ ڈالتی اور کپڑے پھاڑنے لگتی ہے۔ کبھی اُٹھتی، بیٹھتی، آنکھ مٹکاتی، اور کبھی حلق میں اُنگلی ڈالتی ہے۔ نتھنے پھول جاتے اور جبڑی بھنچ جاتی ہے۔ اور کانپنے لگتی و ذرا چھونے سے چونکتی ہے اور کچھ دیر چپ ہو کر پھر اسی طرح کرنے لگتی ہے۔ غرض اسی طرح کئی بار دورہ کے زور ہو کر پھر قے یا پیشاب زیادہ آکر سو جاتی اور باری اُتر جاتی ہے۔ یا ابتدا ہی سے مرگی کی مانند دورہ ہو کر بیہوش ہوجاتی ہے۔ لیکن مرگی کی طرح اکدم اور بالکل بیہوش نہیں ہوتی۔ اس کا **علاج** تو مشکل نہیں ہے، لیکن سبب معلوم کرنا ذرا مشکل بات ہے۔ اسی لئے اس مرض کو صحت ہونے میں بھی نہیں آتی ہے۔ لہٰذا باری کے وقت تو مریضہ کو آرام سے لٹا دیں و گلے کی بندش کھولدیں۔ اور اُس سے خوب ہمدردی کی باتیں کریں۔ چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں وسر پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ دورہ دور ہوجانے پر سکون کے زمانہ میں پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں[۳] باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کرادیں اور سبب کو تلاش کر کے اُسکا مناسب بندوبست کریں یعنی جوان و کنواری لڑکی کی کسی موزوں جوان شخص کیساتھ شادی کردیں۔ اگر پیٹ میں قبض یا رحم میں حیض کی خرابی یا عصبی کمزوری پائی جاوے، تو اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلادیں اور دماغ و حرام مغز کے میل پر آکاش یا وایو تتو کا سوریہ اسنان روزانہ ایک دفعہ دیتے رہیں۔ اگر سبب رفع کردیا گیا ہے اور علاج متواتر جاری رہیگا، تو عنقریب تینتیس[۳۳] ہفتہ میں مکمل صحت ہوجاویگی۔

۵ اِپی لیپسی۔ کیٹے لیپسی۔ ایپلپسی۔ اسمار صرع۔ مرگی

اُس کو کہتے ہیں کہ جب دماغ چھارابہ کی ماہیت بگڑ کر وہ کہیں ملائم اور کہیں سخت ہوجاوے تو اُسکے

عصبی ریشے بگڑ کر عصبی مرکز خراب ہو جانے سے مختلف قسم کے اپوپلکسی ڈٹنس کے ملے جلے بیہوشی کے دورے پیدا ہو جاتے ہیں۔ **خاص سبب**۔ اِنسانوں کے پچھلے جنم میں آٹھویں باب والے دو فرائض اہنسا و اپر یگرہ یموں یعنی ناجائز خون و آمدنی کے خلاف بیحد ظلم کے کاموں کے کرنے کے ثمرہ میں قہرِ الٰہی سے اکثر دماغی عصبی امراض کی خرابی کا موروثی اثر ہونا۔ بچے کی پیدائش کے وقت دِماغ پر دباؤ پڑ جانا۔ تو تشنج کے سبب دِماغ خون سے خالی ہو جاتا ہے اور بیہوشی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب تشنجی دورہ دور ہو جاتا ہے، تو دِماغ میں خون جا کر وہ ٹھیک ہو کر دورہ دور ہو جاتا ہے۔ یا ہسٹیریا۔ دیوانگی و شراب خواری کی زیادتی۔ یا گٹھیا، نقرس، آتشکی مادہ خون میں ہو کر اُسکی ماہیت بگڑ جانے سے یا جریان، ہتھلس یا کسی زیادتی سیلان کے باعث تمام عصبی کمزوری ہو جانے سے۔ یا دہشت، رنج، دِلی جوش، دماغی کمزوری میں سخت محنت کرنے سے۔ یا سر پر چوٹ لگنے، رحم کی خرابی ہونے و پیٹ کے کیڑوں کے باعث بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ یہی اپوپلکسی اور ڈٹنس کی ملی جلی اسباب کے مُطابق مختلف طرح کی ہی ہوتی ہیں یعنی مریض کو باری سے پیشتر ڈراونی شکلیں دِکھلائی دیتے ہیں۔ و شور و غل کی آواز سُنائی دیتے ہیں اور ناک میں بو آجاتی ہے۔ قے، درد سر، دوران سر ہوتا ہے۔ عقل میں فتور، نگاہ میں کمی و سُنائی کم دینے لگتا ہے۔ اکثر پیروں کی جانب سے چیونٹی سی چل کر اور دِماغ تک جا کر دورہ شروع ہو جاتا ہے اور مریض چیخ مار کر بیہوش ہو کر ایک دم گر پڑتا ہے اور کسی بار ایک لمحہ کو، اور کِسی بار گھنٹوں تک بیہوش رہتا ہے۔ پھر اکثر تیز ہوا، آگ، پانی یا کِسی عصبی خراش سے دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ مریض کا دِل دھڑکتا، دم گھٹتا و خراٹے کی آواز آتی ہیں۔ جبڑا بھچ جاتا و مُنہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں۔ جسم میں اکڑن، سختی، اینٹھن ہوا کرتی و چہرہ بے ڈول ہو جاتا ہے۔ پیروں کے تلوے نیچے کو سُکڑ جاتے اور ہاتھ کی اُنگلی ہتھیلی کی طرف کو مُڑ جاتی ہیں۔ سر کِدھر ہی کو اور مُنہ کِدھر ہی کو مڑ جاتا ہے۔ تب چہرہ بیڈول ہو جاتا، ماتھے پر سلوٹ پڑ جاتیں و مریض دانت پیستا ہے۔ اور آنکھوں کے ڈھیلے ادھ کھلے ہُوئے گھومتے اور اُن کی حِس و حرکت نیست ہو جاتی ہے، جن میں روشنی کا اثر قطعی نہیں ہوتا۔ جلد پسینہ سے نم و پاخانہ پیشاب بے اختیار نکل پڑتا ہے۔ پھر آخر میں دو تین منٹ بعد مریض کے ایک ہاتھ میں جھٹکا لگ کر لمبی ٹھنڈی سانس لے کر ہوش میں آنے لگتا ہے۔ اکثر پھر تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے کئی دورے تک ہو جاتے ہیں۔ پھر زیادہ پسینہ آکر یا قے پیشاب ہونے کے بعد باری بالکل دور ہو جاتی ہے۔ اور ابتدا مرض میں تو تین چار ماہ بعد دورہ ہوتا ہے، لیکن پُرانا ہو کر باری جلد جلد آنے لگتی ہے اور دیر تک ٹھیرنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ روزانہ دو تین باری تک ہونے لگتیں اور دو تین گھنٹہ تک ٹھیرنے لگتی ہے۔ اور سکون کے زمانہ میں مریض مُتفکر رہتا اور بیوقوفوں کی طرح رہکر زندگی تمام کرتا ہے۔

علاج - باری کے وقت اور باری روکنے کے لئے ٹنکس کی مانند کریں۔ اور بد اعمالیوں کے پرائشچت میں پرماتما کی خوشنودی کے لئے سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کرادیں۔ اگر خیرات ہوئی اور علاج متواتر جاری رہا، تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہوجاویگی فقط۔

فصل اوّل پینتالیس بیانات تمام شد

فصل دوم۔ عصب گیان اندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وشوکرما پرماتما نے حرام مغز عصبی مرکزی آلۂ احساس وزیر خاص کے مددگار مقالہ اوّل کے پانچویں باب کے مطابق گہرے سبز رنگ کے عصبی پٹھے اور رگ و ریشے بھی بنائے ہیں۔ جو تمام جسم کے اوپر جال کی مانند بندش کئے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور تتو دنکے خزانہ سورج کی دھوپ سے اپنے وایو تتو کو لے کر تمام جسم کی وایو یعنی بجلی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور تمام جسم کے عضلات کے دُکھ سُکھ کی خبر حرام مغز کو دیتے اور اُس کے احکام سے تمام جسم کے آلات اور عضلات سے کام کراتے رہتے ہیں۔ بس انہیں پٹھوں وغیرہ کو **توچا گیان اندری، عصب ونروس سسٹم** کہتے ہیں۔ ان میں بھی تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا ایشوری کوپ کے باعث بیرونی وجوہات سے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی تشخیص اور علاج آپ انتیسویں وچھبیسویں باب کے مطابق خوب غور کے ساتھ کریں۔ جس سے فائدہ کی جگہ نقصان نہ ہوجاوے۔ اور سینتسویں باب کے مطابق خیرات کریں کراویں۔

۱۔ فیشل پالسی۔ اردت وات۔ لقوہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چہرے کے آلات جیسے، ناک، آنکھ، کان، مُنہ اور چبانے و نگلنے والے عضلات کا کسی طرح پورا یا نصف فالج ہوجاوے۔ **سبب**۔ سر کی کھوپڑی کے اندر یا باہر کے عصب پر کسی قسم کی چوٹ کی سوزش یا ہڈی کی سٹرن یا آتشکی مادہ یا خاص زہر کے اثر یا تیز گرمی میں سردی لگ جانے سے چہرہ کے عصب کی حِس و حرکت نیست ہوکر فالج ہی کی مانند کبھی تمام چہرہ کا یا کبھی ایک طرف کے نصف چہرہ کا فالج ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ جب تمام چہرہ کا ہو، تو اُس کے تمام عضلات کی حِس و حرکت کے کاموں میں خرابی۔ اور جب نصف کا ہو، تو نصف کا بند اور نصف کا جاری رہتا ہے۔ یعنی نہ مُنہ ٹھیک بند ہوتا ہے، اور نہ کھلتا ہی ہے۔ نہ نگلا یا چبایا جاتا، اور نہ

بولا ہی جاتا ہے۔ اور نصف کے مریض میں اچھی طرف کے عضلات اوپر کو سکڑ جاتے، اور مریض کی طرف کے نیچے کو لٹک جاتے ہیں۔ آنکھ بند نہیں ہوتیں اور آنسو آیا کرتے ہیں۔ ذائقہ میں فرق آجاتا ورال بہا کرتی ہے۔ ناک ٹیڑھی ہو جاتی، لیکن سنائی و دکھلائی دیتا رہتا ہے۔ آخر میں کان سے مواد نکل کر مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ **علاج و پرہیز**۔ فالج کی مانند کریں، لیکن اگنی تتو کا سوریہ اسنان صرف مریض حصہ پر ہی دیں۔

۲۔ شیکنگ پالسی۔ رایٹرس پالسی۔ رعشہ پیری مُنشیوں کا رعشہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہاتھوں کا بلا ارادہ حرکت کرنا جاری ہو جاوے۔ **سبب**۔ اکثر نصف عمر کے بعد بڑھاپے میں کمزوری سے یا زیادہ دلی رنج و فکر سہنے، زیادہ شرابی ہونے، یا بدنیتی سے زیادہ عرصہ تک دستکاری کے کام کرنے جیسے زرگری، خیاطی، گھڑی سازی، کلرکی کرتے رہنے سے پرماتما کے کوپ سے عصبی حرکت بڑھ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ شروع میں ہاتھوں و انگلیوں میں تھوڑا تھوڑا اور دو حرکت بڑھ کر حرکت بڑھتی ہی جایا کرتی ہے۔ اور پھر ہاتھ اس قدر بے اختیار ہو جاتے ہیں، کہ لقمہ تک اُٹھا کر بھی نہیں کھا سکتے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت کے لئے سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر اسپائنل منجائیٹس کی مانند آکاش تتو کے سوریہ اسنان کے ذریعہ علاج کریں، اور قبض کے لئے پرتھوی یا اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلا دیں۔

۳۔ لوکوموٹر اٹیکسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہاتھوں کے رعشہ کی مانند پیروں میں رعشہ ہو کر بے اختیار ہو کر لڑکھڑا کر چلا جاوے۔ **علامت**۔ شروع میں پیروں میں چیونٹی کے کاٹنے کی مانند تشنجی درد یا سوئے ہوئے سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا رہتا ہے۔ پھر پیروں کی حرکت بے قابو ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض پیروں کو بہت زور سے اُٹھا کر ایک دم رکھتا ہے۔ اور سخت تیزی پر ہاتھ بھی بے قابو ہو جاتے ہیں اور فالج ہو جاتا ہے۔ **علاج و پرہیز**۔ اور خیرات کے کام سب مائی لائیٹس اور فالج کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔

۴۔ نیورائیٹس۔ سروانگ وات

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنہیں وجوہات سے عصب میں اگنی تتو کی بیشی کے باعث وایو تتو بگڑ کر سوزش ہو جاوے۔ **علامت**۔ اس میں عصب کی لمبائی میں متواتر عصبی درد ذرا زور

کیساتھ ہر وقت ہوتے رہتے ہیں یا کبھی باری سے ہوا کرتے ہیں، جو دبانے و سینکنے سے زیادہ ہوتے ہیں۔ **علاج** - درد کے مقام پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دن میں دو بار دینا مفید ہوگا۔ اگر پیٹ میں پرانا قبض پایا جاوے، تو دو خوراک روزانہ جل تتو اور ایک خوراک پرتھوی تتو کا عرق اور پلایا جاوے۔

۵ نیورلجیک پین - وات ویادھی - ریاحی درد - عصبی درد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آکاش یا اگنی دونوں تتووں میں سے کوئی سا تتو کہیں بھی وجوہات سے جسم کے کسی مقام کے عصب میں بیش ہو کر دایو بگڑ جانے سے درد پیدا ہو جاویں۔ **سبب** - عصبی یا ریاحی درد کے اسباب بہت سے ہیں جنمیں سے خاص صرف یہی ہیں، کہ یا تو پیٹ میں قبض ہو اور آتشکی یا سوزاکی مادہ جسم میں ہو۔ ورنہ قبض کے ساتھ تمام جسمانی کمزوری یعنی انیمیاں ہو۔ یا کسی ہڈی میں سٹرن کے درد کے باعث اُس کے نزدیک کے عصب میں بھی ہمدردی سے درد ہونے لگتا ہے۔ اور تتوں کی خرابی کے لحاظ سے بھی اِس کے صرف تین ہی سبب ہیں، کہ یا تو عصب میں سردی کی زیادتی کے باعث آکاش تتو بیش ہو کر دایو تتو بگڑے۔ یا گرمی کی زیادتی سے اگنی تتو بڑھ کر دایو تتو بگڑے۔ یا جل تتو کم و بیش ہو کر دایو تتو میں خرابی آجاوے۔ لہٰذا اِن کی **علامتوں** میں بھی اوّل اِس کے سبب کے لحاظ سے۔ دوئم اُن مقامات کے لحاظ سے کہ جہاں یہ ہوں، بہت فرق ہے۔ جن کے آسانی سے سمجھنے کے لئے کچھ مندرجہ ذیل اُصول لکھے جاتے ہیں، کہ اوّل تو اِس قسم کے تمام درد عصب کی سیدھ میں لمبے ٹیس مارنے والے اکثر ایک طرف اور باری سے ہوا کرتے ہیں۔ دوئم جب آکاش تتو کی بیشی سے یہ درد ہوگا، تو پیٹ میں قبض ضرور ہوگا اور آنکھ سفیدی مائل نیلگوں و پیشاب سفید ہلکا و زیادہ ہوگا۔ اور درد کے مقام پر دبانے یا سینکنے سے آرام معلوم ہوگا۔ سوئم جب اگنی تتو کی بیشی سے یہ درد ہوگا، تو آنکھ سُرخ، پیشاب جلن سے سُرخ، کچھ بخار و تے اور متلی ضرور ہوگی۔ قبض نہیں ہوگا، چاہے دست پہلے ہی ہوں۔ اور دبانے یا سینکنے سے زیادتی ہوگی۔ چہارم۔ اگر جل تتو کی کمی سے درد ہوگا، تو عام کمزوری، جریان، انیمیاں (زہرباد) اور قبض ضرور پایا جاویگا۔ اور چاہے دوسرے تتوں کی خرابی کے درد بھی یا ری اور بے باری دونوں ہی طرح سے ہوتے ہوں، لیکن اِس کی کمی کے درد باری ہی سے ہوتے ہیں اور سکون کے زمانہ میں آرام رہتا ہے۔ اور مقامات کے لحاظ سے بھی یہ درد جُدا جُدا ہی علامتیں اور نام رکھتے ہیں۔ جیسے ۱ جب یہ درد نصف پیشانی (آنکھوں سے اوپر ابرو کے عصب) میں باری سے ہو تو اِس کو **ہمی کرینیاں - شقیقہ - آدھا سیسی** کہتے ہیں۔ ۲ اور جب یہ درد کنپٹی کے عصب میں

تو ٹِنک ڈِلارو کہتے ہیں۔ نمبر ۳ اور جب یہ درد ٹانگ میں جوڑ سے پیر کی ایڑی تک پنڈلی کی طرف کے عصب میں ہو، تو اُس کو **سائیٹکا۔ عرق النسار** کہتے ہیں۔ نمبر ۴ اور جب ٹانگ میں سامنے کی طرف پیر تک کے عصب میں درد ہوتا ہو، تو اُس کو **کریورل نیورلجیا** کہتے ہیں۔ نمبر ۵ اور جب پیٹ سے نیچے جوڑ سے اعضاء تناسل کی طرف کے عصب میں درد ہو، تو اُس کو **لمبوایبڈامینل نیورلجیا** کہتے ہیں۔ نمبر ۶ اور جب کمر سے گھٹنے تک یا ران کی طرف کے عصب میں درد ہو، تو اُس کو **لمبیگو** کہتے ہیں۔ نمبر ۷ اور جب گردن سے کندھوں تک کے عصب میں درد ہوتا ہے، تو اُس کو **سروائیکو براکیل نیورلجیا** کہتے ہیں۔ نمبر ۸ اور جب چھاتی کی پسلیوں کے عصب میں یہ درد ہوتا ہے، تو اُس کو **انٹر کاسٹیل نیورلجیا** کہتے ہیں۔ نمبر ۹ اور جب چھاتی کی بھٹنی میں درد ہوتا ہے، تو اُس کو **مسٹوڈینیاں** کہتے ہیں۔ نمبر ۱۰ اور جب تمام بڑے جوڑوں میں جیسے۔ کلائی، کہنی، کندھے، ٹخنے۔ گھٹنے و کولہے کے عصب میں یہ درد ہو، تو اُس کو **روماٹیزم یعنی بڑی گٹھیا** کہتے ہیں۔ نمبر ۱۱ اور جب ہاتھ یا پیروں کی اُنگلیوں کے چھوٹے جوڑوں میں یہ درد ہوتا ہے، تو اِس کو **گاوٹ۔ نقرس یا چھوٹی گٹھیا** کہتے ہیں۔ غرض کہاں تک نام تبلاؤں، جسم کے جس حصّہ کے عصب میں یہ درد ہوتا ہے، تو اُسی کے نام سے نیورلجیا کہا جاتا ہے۔ لیکن ہیں یہ سب ایک ہی تھیلی کے باٹ بٹّے، وایوتتو کی خرابی کے ریاحی درد۔ اِس کا **علاج** بھی سبب پر اور مُدّتِ صحت نئے پُرانے ہونے پر ہی منحصر ہے چنانچہ نئے کو جلدی اور پُرانے کو دیر میں صحت ہو سکتی ہے۔ جن میں سے گٹھیا، نقرس اور عرق النسا زیادہ تر آدھی دیوک دُکھ ہیں اور اگنی و پرتھوی تتو کی کمی سے ہوتے ہیں، لہٰذا بہت تکلیف دیتا ہیں۔ اِن میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات بھی ضرور کریں۔ اور اِن سب ہی کے علاج کے یہ اُصول ہیں، کہ **اوّل** اگر پیٹ میں زیادہ قبض اور سُدّے ہوں، تو پچکاری سے پاخانہ کرا دیں، پھر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی دو خوراک روزانہ پلا دیں۔ **دوئم**۔ اگر کمزوری۔ جریان اور پرانے قبض سے ہوں، تو جل تتو پلا دیں۔ **سوئم**۔ اگر آکاش تتو کی بیشی سے درد ہوا تو مقامِ درد پر روزانہ ایک دو بار اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔ **چہارم**۔ اگر اگنی تتو کی بیشی سے یہ درد ہوں، تو اُسی مقام پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں **پنجم**۔ اگر ہڈی کی سڑن سے ہوں، تو اُسے نکال دیں، ورنہ وایو تتو سے ڈریسنگ کیا کریں۔ اور بھی پلایا کریں۔ **ششم**۔ اگر نیند کم آتی ہو، تو آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِماغ و ماتھے پر دیا کریں۔ غرض سبب کو معلوم کر کے علاج کریں۔ اور تیرھویں باب کے مُطابق کھان پان، رہن سہن ٹھیک کریں۔ پوری صحت ہو جاویگی۔

۶۔ اسپازم آف مسلز

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جسم کے کسی بھی حصہ کے عصب میں آکاش تتو کی بیشی سے وہاں کے عضلات میں سستی، کاہلی، اعضا شکنی رگ پٹھوں کی جھنجلاہٹ، اعضا کی اکڑن یا مقامی ورم یا اینٹھن یا تشنجی درد پایا جاوے۔ یا پیٹ میں قبض یا کیڑے ہونے کے باعث بچے سوتے سے چونک پڑتے یا روتے رہیں۔ علاج۔ اِن سب ہی دُکھوں میں اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اور ورم یا درد کے مقام کو سبب کے لحاظ سے اگنی یا آکاش تتو کا اسنان دیا کریں یا اِسی کے لوشن سے دھو کر اِسی کا گلسرین یا تیل لگایا کریں۔

۷۔ ہک آف۔ ہچکی آنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حنجرا یا معدہ میں کہیں وجوہات سے اگنی تتو بیش ہو کر خشکی سے عصبی تشنجی دھکا پیدا ہو جاوے۔ علاج۔ اِس میں آکاش تتو کا عرق ضرورت کے لحاظ سے جلدی جلدی کئی بار پلاویں۔ اگر بہت جلدی ہو، تو معدہ پر اِسی تتو کا کوئی اسنان دیں اور مریض کو کسی وہم میں لگا کر خیال ہٹا دیں۔

فصل دویم چالیس بیانات تمام شد

فصل سویم۔ ہاتھ پیر خاص کرم اندری ہڈی گوشت کے دیگر حصوں کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! حرام مغز و زیر خاص کے دماغ ہمارا جسے کے احکامات کو عصب گیان اندری کے ذریعہ جن عضلات کو چلا پھرا کر جیووں کے زندگی بھر کے کام پورے کرنے و تمام جسم کے رابطہ پر چا کی حفاظت کے لئے اُن کے اعمال کے ثمرات کے مطابق ملے ہر قالب کے جسم میں مختلف قسم کی صورت کی ہر ایک متنفس (پرانی) نر ناری کے جسم میں جو مقالہ اول کے پانچویں باب کیمطابق خاص کرم اندری (حواس ظاہری) اُس وشو کرما نے بنائی ہیں۔ اُن کو ہاتھ پیر کہتے ہیں۔ جن کی ظاہری صورت اور کاموں کو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں۔ اِن میں سے ہاتھوں کو بڑے محافظ ہونے کے باعث چھتری، اور پیروں کو خدمتی ہونے کے باعث شودر بھی کہتے ہیں۔ تو جب اِن کے یا دیگر حصوں کے ہڈی و گوشت میں بھی اندرونی یا بیرونی کہیں بھی وجوہات سے دیگر تتو کم و بیش ہو کر وایو تتو

بگڑ جانے سے جو تکلیفیں پیدا ہوجاتی ہیں، وہ مُندرجہ ذیل ناموں سے بولی جاتی ہیں۔ لیکن اُنکی تشخیص اور علاج حسب موقع دیگر فصلوں میں آچکے ہیں یا آئندہ آوینگے، لہٰذا اُسی کے مُطابق کریں کراویں۔ یہاں تو اُن امراض کا صرف کچھ بطور اشارہ اُصول علاج لکھ دیا جاویگا۔ یعنی

۱۔ جب اِن میں کوئی گُم چوٹ لگ کر یا سردی سے ورم ہوجاوے، تو اصولاً اُس پر اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۲۔ جب اِن میں پھوڑے یا دُنبل نکلنے سے یا دیگر کسی قسم کی سوزش ہوجاوے، تو سوزشی اُصول کے مُطابق آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۳۔ جب اِن میں پھوڑے پھُنسی پک کر یا چوٹ لگ کر یا دیگر وجہ سے زخم ہوجاوے یا ہڈی کی سڑن ہوجاوے، تو زخم کے عام اُصول کیمطابق وایو تتو سے علاج کریں۔

۴۔ جب اِن میں کوئی رسولی نکل آوے، تو رسولی کے اُصول کے مُطابق اگنی یا پرتھوی یا دونوں کے مُرکب تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۵۔ جب اِن میں اسپازم یعنی تشنجی حرکت بڑھ جاوے، تو اسپازم کی مانند اگنی، وایو یا آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۶۔ جب یہ سوکھنے لگیں یا اِس میں سُنّی یا سکڑن پائی جاوے، تو اگنی تتو کا اسنان دیں، یا اِسی کا گلسرین، تیل یا لوشن ملیں۔

۷۔ جب اِن میں فالج ہوجاوے، تو فالج کی مانند اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۸۔ جب اِن میں سے کوئی موٹا ہونے لگے، تو فیٹی ڈیجینریشن کی مانند اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو سے علاج کریں

۹۔ جب اِن میں کوئی قدرتی بدصورتی علاج کے لائق ہو، تو اُسے کاٹ چھانٹ کر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۰۔ اور جب اِن کا کوئی حصہ گھٹ بڑھ جاوے یعنی ایٹرافی یا ہائپر ٹرافی ہوجاوے، تو قُدرتی فعل سمجھ کر لاعلاج مان لیں۔ ورنہ گھٹاؤ پر اگنی اور بڑھاؤ پر پرتھوی تتو سے علاج کر دیکھیں۔

فصل سویم پنڈ آرہ بیانات تمام شُد

فصل چہارم جِلد کیمتعلق امراض کا بیان

اُنکے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! جب اُس وِشوکرما پرماتما نے اِس جسم کو بنایا تھا، تو اندرونی آلات کو تو کیمیاوی

کام کرنے کے باعث ملائم بنایا تھا۔ اور دماغ مہاراجہ کے احکام کی پابندی کے لئے عصبی ریشوں کو تمام جسم میں تار کے جال کی مانند پھیلا کر تمام جسم کی بندش کے لئے بنائے ہیں، کہ جس سے کہیں یہ تمام تیتر بتر نہ ہو جاویں۔ **دوئم**۔ ان سب کی حفاظت کے لئے ڈھکے رہنے اور ہر وقت بیرونی صدمات کی رگڑ سے بچے رہنے کو بھی۔ **سوئم**۔ اندر کی سیال شے خون کا چربیلا اور پنیلا حصہ بھی اندر ہی رُکا رہے اور تندرستی بنائے رہے نہ کہ ایک دم باہر نکل کر بہ جاوے۔ **چہارم**۔ اوپر سے اس جسم کے ڈھانچے کی بناوٹ بھی دیکھنے میں عمدہ خوبصورت معلوم ہونے لگے۔ تو ان تمام کاموں کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہر ایک قالب کے متنفس نر ناری کے جسم کے اوپر اُن کے اعمال کے ثمرہ کے مطابق مختلف رنگ اور ایسی قسم کے مسامدار اور کئی تہ کا چمڑا بنا کر بھی لپیٹ دیا ہے، کہ جو اوپر سے سخت و لچکدار اور اندر سے ملائم کہیں موٹا، کہیں پتلا اور تمام عضلات سے ملا ہوا بھی ہے اور مذکورہ بالا تمام ضروریات کو پوری بھی کرتا ہے۔ بس اسی کا نام **چرم، جلد پوست، اسکن** اور **کھال** کہلاتا ہے۔ جس کا گہرا تعلق جسم کے مذکورہ بالا اندرونی سیال شے خون و چربیلے اور پنیلے حصے و عصب سے ہے۔ یعنی انہیں سے یہ پرورش بھی پاتا ہے اور انہیں کے فضلہ کو پسینہ کے ذریعہ اپنے مساموں سے باہر بھی نکالتا رہتا ہے۔ جیسے آنکھ کی پلکوں اور اعضائے تناسل پر بہت باریک و لچکیلی۔ اور ہاتھوں کی ہتھیلی و پیروں کے تلووں پر بہت موٹی۔ رخساروں و سُرین پر ملایم اور گداز۔ منہ، فرج اور مقعد کے لبوں پر خاص طور کی لچکیلی۔ بغل و رانوں پر بہت پتلی، نرم و ملایم۔ اور ہاتھوں و پیروں کی انگلیوں کے سروں پر سختی برداشت کرنے کے لئے ناخون کی شکل میں بہت سخت اور کڑی۔ اور مساموں سے کہیں ایک دم بیجا زیادہ پنیلی سیال شے باہر نہ نکل جاوے، تو اس کی رکاوٹ کے لئے ہر ایک سوراخ میں بال بھی بنا دیے ہیں۔

غرض کیا کیا بتلاؤں جلد کی بناوٹ اور اس کے افعال بیان سے باہر ہیں۔ جنمیں سے صرف کام چلانے کیلئے اس کے خاص خاص یہ آٹھ فعل بتلائے جاتے ہیں کہ ۱ اپنے ہی پسینہ کے ذریعہ اپنے کو ملایم رکھنا ۲ مذکورہ بالا سیالوں کے زہریلے اجزا، کو پسینہ کے ذریعہ باہر نکال پھینکنا ۳ باہر کی رگڑ سے اندرونی عضلات کی حفاظت کرنا ۴ جب بیرونی رگڑ سے اس کے اوپر کا حصہ چھل جاوے، تو نیچے کا حصہ اُس کی جگہ خود آکر پورا ہو جانا ۵ باہر کی سردی گرمی محسوس کرنا ۶ کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنا ۷ کسی چیز کو اٹھا کر اُس کا وزن محسوس کرنا ۸ کسی چیز کا دباؤ محسوس کرنا۔

تو جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اس کے مذکورہ بالا پرورش کرنیوالے خون کے پنیلے یا چربیلے حصوں میں یا عصب میں خرابی آجاوے، تو اسکی پرورش میں خرابی آکر اس میں خود اور اسکے حصہ ناخن و بالوں میں بھی خرابی آجاتی ہے اور پھر زیادہ تر مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں

۱۔ جلد کی سوزش

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں کنہی وجوہات سے اگنی تتو بیش ہو کر جلن ہونے لگے۔ **علاج** مقام مرض پر آکاش تتو کے لوشن سے ترکریں یا اسی کا گلسرین یا تیل ملیں یا کوئی اسنان دیں۔

۲۔ مروری۔ انہوری۔ چھوٹی پھنسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں پسینہ مرکز یعنی رُک کر جلد کے مسامات پر دانے اُبھر آویں۔ **علامت**۔ ان کی رنگت گُلابی یا کچھ سفید ہوتی ہے اور حجم سرسوں سے زیادہ نہیں ہوتا ہے، جن میں قدرے کھجلی کے سوائے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ **علاج** سوزش کی مانند کریں صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ مُہاسے۔ ایکنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب شروع جوانی میں ویریہ بننا شروع ہونے کے زمانہ میں اکثر چہرہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں مگر ان میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** مُہاسہ کی نوک کو سوئی سے چھید کر دبا کر کیل نکال دیں، پھر زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔ اور اس کے انسداد کیلئے ہمیشہ دسویں باب کے مطابق روزہ (ورت تپ) کی پابندی کریں۔

۴۔ بڑے پھوڑے۔ بال توڑ۔ ایبسس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں مقامی گرمی اکٹھی ہو کر ایک مقام کو خارج ہونا چاہتی ہے تو یہ سخت اُبھار نکلتے ہیں۔ اس میں کچھ زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن اس کا دبانا ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے ابتدائی **علاج** میں گیہوں کے آٹے کی بھوسی کی پلٹس جلدی جلدی باندھکر یا پھوڑے پر وایو تتو کا سوریہ اسنان دیکر اور پکنے پر نشتر دیکر کیل نکالدیں، پھر وایو تتو کے لوشن سے دھو کر وایو تتو کا روغن زیتون وغیرہ لگایا کریں۔

۵۔ کاربنکل۔ ڈنبل پھوڑا۔ رینگنے والا پھوڑا۔ باہلہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اہنسا یم کی پابندی نہ کر پر ماتما کے ڈنڈ سے جلد سے نیچے خونی مقامات میں کنہیں وجوہات سے بہت زیادہ اگنی تتو اکٹھا ہو کر بہت بڑا خطرناک ورم پیدا کرے۔ **علامت**۔ اس میں پھونکنے کی مانند جلن کرنے و ٹیس مارنیوالا بہت سخت تکلیف دِہ درد ہوتا ہے

جس سے بخار اور سرسام تک ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھی چلنے لگتا ہے۔
علاج۔ ابتدا میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر مقام مرض پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں چار بار دو دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر بالکل نہ بیٹھے اور پکنے لگے، تو وایو تتو کا اسنان دیں۔ ضرور صحت ہو جاویگی۔ اگر پھر بھی کچھ حصہ پک ہی جاوے، تو معمولی شگاف لگاکر مواد نکال کر پھر وایو تتو سے علاج کریں۔

۶۔ ناسور۔ فسچولا

اس طرح کے نئے یا پرانے زخم کو کہتے ہیں، کہ جب پھوڑا پھوٹ کر یا ہتھیار سے گوشت گہرا کٹ کر اُس میں اندر تو بڑا گڑھا اور باہر سے منہ تنگ ہو جاوے۔ علاج۔ اسمیں وایو تتو کے لوشن سے دھونا وا اسی کا روغن زیتون یا گلسرین لگانا۔ اور عجلت کے لئے یا آنکھ کے زخم میں وایو تتو کا سوریہ اسنان دینا بہت مفید ہے۔

۷۔ کینسر۔ ورن۔ سرطانی زخم۔ آتشکی زخم

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب آتشکی مادہ پھیل کر یا اسکی چھوت لگ کر خطرناک زخم ہو جاوے۔ علاج۔ مقام مرض پر اوّل آکاش تتو کے لوشن سے تر کریں یا اسی کا سوریہ اسنان دیں، اگر صحت نہ ہو، تو یہی عمل وایو تتو سے کریں۔

۸۔ سردی سے ورم ہونا

اسمیں قدرے کھجلی اور سوجن ہوتی ہے اور گرمی پہنچانے سے صحت ہوتی ہے۔ علاج۔ ورم کے مقام پر اگنی تتو کا روغن زیتون یا گلسرین ملیں، ورنہ اسی کا سوریہ اسنان دیں۔

۹۔ پتی۔ آرٹی کیریا

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب خون میں اگنی تتو بیش ہو کر وایو تتو بگڑ جاوے۔ علامت تو جلد میں کھجلی ہوتی اور ددوڑے نکلا کرتے ہیں۔ علاج اس میں آکاش تتو کا لوشن تیل یا گلسرین ملیں یا سوریہ اسنان دیں اور اسی کا عرق چار چار گھنٹہ بعد پلاویں۔ اگر قبض ہو، تو اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلایا کریں۔

۱۰۔ کھجلی۔ اِچ

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب خون میں پرتھوی تتو کی کمی سے وایو بگڑ کر ہاتھ پاؤں کی گھائیوں میں کھجلی ہو کر سرخ

کی مانند پہلے مُنہ کی پھنسی نکلتی ہیں اور مریض کے تمام جسم میں پھیل جاتی ہیں۔ دوران پھنسیوں کی چھوت دوسرں کو بھی لگ سکتی ہے۔ **علاج**۔ مریض کے تمام کپڑے و بستر پانی میں خوب اوٹا کر دھوپ میں سُکھالیں اور مریض کو صابون ملکر غسل کرا کے پھر پرتھوی تتو کا لوشن یا روغن زیتون یا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا روزانہ ایک بار ملا کریں اور اسی کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلایا کریں۔

۱۱ مسّے۔ وارٹس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کہیں وجوہات سے خون کا چربیلا جُز کسی مقام پر خون سے جُدا ہو کر باہر کو نکلنا چاہے لیکن جلد میں راہ نہ پاکر وہیں جُدا اُبھار بن جائے۔ تو جب وہ دوران خون سے بالکل جُدا ہو کر جلد کے اندر رُک جاوے، تب وہیں اپنی ہی تھیلی کے اندر مُردار ہو کر کشمش کی طرح شکل بنجاتی ہے بس اسی کو مسّہ کہتے ہیں۔ اِس سے کچھ تکلیف تو نہیں ہوتی لیکن بدصورتی معلوم ہوتی ہے **علاج** مسّہ کی جڑ اگر بہت پتلی ہو تو تیز قینچی سے کاٹ دیں، ورنہ گھوڑے کے بال سے باندھ کر کبھی کبھی گانٹھ کو کھینچتے رہیں اور کٹ جانے پر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۲ رسولی۔ ٹیومر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مذکورہ بالا مسّہ بہت بڑا ہو لیکن جلد سے جُدا نہ ہوا ہو اور دوران خون سے اپنی پرورش کا مادہ پاتا رہے۔ تو اس کی ایک چھوٹی تھیلی میں وہ سیال شے بند ہو کر لچکدار کبھی ٹھوس اُبھار ہو جاتا ہے اور کبھی وہ بڑھتے بڑھتے باہر کو لٹکنے لگتا ہے۔ اِس میں دبانے کے سوائے اور کبھی کوئی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی، لیکن زیادہ بڑھ جانے پر بوجھ لٹکتا ناگوار ہوتا ہے۔ **علاج**۔ اگر یہ چھوٹی اور باہر ہو تو شگاف لگا کر اُس کے سیال کو نکال دیں، پھر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں ورنہ روزانہ ایک دوبار اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیتے رہیں کچھ عرصہ میں بیٹھ جاوے گی، ورنہ پک کر پھوٹ جاوے گی۔ پھر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۳ رنگ ورم۔ داد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں تری، سردی و گرمی تینوں باتیں اکٹھی ہو جانے سے وایو بگڑ کر جلد میں خشکی اور کھجلی ہو جاوے۔ اِس میں کھجلی کے سوائے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** پتلے میں تو آکاش تتو کا دموٹے میں پرتھوی تتو کا، اور بہنے والے میں وایو تتو کا روغن زیتون یا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا ملا کریں۔

۱۴ اسُرائی سس - اکزیما - چھاجن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسانوں کی بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہرالٰہی سے مذکورہ بالا خرابی خون میں ہوکر اور موٹا داد پیدا ہوکر خوب کُھجاتا اور بہتا رہا کرے۔ جو ہتیلی پر ہونے سے سُرائی سس، اور دیگر مقامات پر ہونے سے اکزیما یا چھاجن کہلاتا ہے۔ اور داد سے زیادہ تکلیف دہ و قیام پذیر ہوتا ہے۔ علاج۔ پیشتر سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر پرتھوی تتو کا عرق دوخوراک روزانہ تینتیس[۳۳] ہفتہ تک پلاویں اور چھاجن پر داد کی مانند دوائی لگاویں۔

۱۵ چھیپ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں چربیلا جُزو کم ہوکر خشکی ہو جاوے۔ علاج۔ اِس میں دوسَو چالیس[۲۴۰] شکتی کا آکاش تتو گلسرین ملا کریں۔

۱۶ جلد ناخُن کھُردُری یا موٹی ہو جانا - بوائی پھٹنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِن میں چربیلا جُزو کم ہوکر خشکی ہو جاوے۔ علاج۔ اِن میں دوسَو چالیس[۲۴۰] شکتی کا آکاش تتو گلسرین لگایا کریں اور تھوڑا تھوڑا کھُرچا کریں۔ اور اگر ناخُن پتلا پڑ جاوے، تو اگنی تتو کا گلسرین لگایا کریں۔

۱۷ پسینہ زیادہ آنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد کے مسام کھُل کر خون کا پنیلا جُزو زیادہ نکلا کرے۔ جو صحت میں آنا بے حد مضر۔ بخار میں آنا مفید۔ گرمی کے موسم میں آنا معمولاً۔ اور اِن حالتوں کے سوائے آنا مرض ہوتا ہے۔ علاج۔ آکاش تتو کا لوشن، تیل یا گلسرین ملا کریں۔ اگر کسی مقام سے بدبودار آیا کرے، تو یہی اشیاء، وایو تتو کی ملا کریں۔ اور اگر پسینہ بالکل نہ آیا کرے، تو یہی اشیاء اگنی تتو کی ملا کریں یا اِسی کا سوریہ اسنان دیں اور جلد کو موٹے کپڑے سے رگڑا کریں۔

۱۸ جم جُوں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی مقام کا خون سڑ کر چھوٹے چھوٹے کیڑے بنکر باہر نکلتے اور وہیں چپٹتے جاتے ہیں۔ علاج۔ اِس میں وایو تتو کا روغن زیتون تین سَو ساٹھ[۳۶۰] شکتی کا ملا کریں۔

۱۹ بڑھاپے سے پیشتر بال سفید یا پتلے ہونا

یہ عصبی کمزوری سے ہوتے ہیں۔ اِسمیں آکاش تتو کا روغن ناریل لگاویں اور کمزوری پوری کریں۔

۲۰ گنج

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب سر میں داد ہوکر بال جھڑنے لگیں۔ **علاج**۔ اِس میں سر کو صابون سے دھوکر وایو تتو و پرتھوی تتو کا روغن زیتون تین سو ساٹھ شکتی کا روزانہ لگادیں اور پرتھوی تتو کا عرق پلایا کریں۔

۲۱ ایلوپیپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب سر، ڈاڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں سے کہیں کے بال ایکدم گرنے لگیں۔ اِس میں گنج کی مانند داد یا زخم نہیں ہوتے، بلکہ جلد بہت صاف چکنی بنی رہتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں تین سو ساٹھ شکتی کا اگنی تتو گلیسرین یا روغن زیتون روزانہ ایک دو بار لگایا کریں۔

فصل چہارم بانوے بیانات تمام شُد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والے طبیبوں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

بھادوں سمبت ۱۹۸۵ بکرمی

اُنتالیسواں ۳۹ باب ایک سو بانوے ۱۹۲ بیانات تمام شُد

اوم

اگنئے نومہ

اتھ

چالیسواں باب

چشم گیان اندری واعضائے تناسل رحم فرج کرم اندری

اُن آلات کے امراض کا بیان، کہ جو زیادہ تراگنی تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن تمام جسمانی امراض کا بیان لکھا جاوے گا کہ جو انسانوں کے تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اُن میں دیگر تتوں کی کمی بیشی کے باعث جب اگنی تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جاتا ہے، تو زیادہ تر اسی کی تکالیف جیسے۔ سُرخی سوجن درد حرارت ہو جانے یا روشنی بُری لگنے یا بالکل نہ معلوم ہونے کے یا تمام تتوں کے بگاڑ کے مُرکب امراض پیدا ہو جاتے ہیں جنمیں سے کوئی کوئی تو اپنی گذشتہ بداعمالیوں کے ثمرات ہو گئے کیلئے قہر الٰہی سی ہی جاندار کو ہوتے ہیں جنکی جُدا جُدا ہی علامت بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو چاہے مرضوں کے نام کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف تتو ودیان چکتسا کے متعلق اِنکی تشخیص، علاج و پرہیز انتیسویں و چھبیسویں باب کے مطابق ٹھیک غور کیساتھ سوچ سمجھکر کریں۔ اور بینائی کے ہیر پھیر کے امراض میں میکانیکل یعنی ترکیبی علاج سے کام لیں اور اِن کے جراحی کے متعلق امراض سے بلا سیکھے ہرگز ہاتھ نہ لگاویں، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدہی دیوک دُکھوں میں سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں ورنہ کامیابی کی اُمید نہ کریں۔

فصل اوّل چشم گیان اندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کو دُنیا کے تمام مناظر کی صورت و رنگت دیکھتے رہنے اور علم پڑھنے و جسم کے حواسوں کو ٹھیک دیکھ بھال کر اِنکی اِمداد سے اپنے تمام عیش و عشرت (بھوگ) کے کام کرتے رہنے کے لئے جو سوریہ بھگوان کی دھوپ سے بڑی دیو شکتی اگنی تتو یعنی روشنی کی شکتی لیتے رہنے کا

مرکز (کیندر) ایک خاص آلہ اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہر ایک متنفس نر۔ناری کے جسم میں چہرہ پر منہ سے اوپر ناک کے دونوں طرف ایک ایک علیحدہ علیحدہ اُسی کے نزدیک بالکل ملاجلا اُس وشوکرما نے بنایا ہے، اِس کو **نیتر۔چکشو۔آنکھ۔چشم۔دیدہ** اور **آئی** کہتے ہیں۔(دیکھو تصویر ۵) اِسکی ظاہری صورت و کاموں کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں لیکن اِس کے اندر کی مکمل واقفیت تو اُس وشوکرما ہی کو ہے۔ہاں، اِس کی یا اِس کے حصّوں کے ناموں و کاموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، آناٹمی، فزیالوجی اور سرجری کو پڑہیں لیکن دُنیا کے روزانہ کے اسّی فیصدی امراض سمجھنے و رفع کرنے کے لئے یہاں بھی تھوڑی ضروری تشریح لکھی جاویگی پس اِس قدر کاموں کے جاننے کے لئے ناظرین اِسی کو کافی ہی سمجھیں۔وہ یہ ہے، کہ یہ آنکھ کا ڈھیلا ایک گولے کی مانند ہے، جو سات ہڈیوں سے مل کر بنے تقریباً ڈیڑھ انچہ گہرے گاؤدم شکل کے ایک ایسے غار یعنی گھر کے اندر (کہ جو اوپر یعنی آگے چوڑا اور اندر یعنی پیچھے کی طرف تنگ ہے، جسمیں وہیں ایک سوراخ دماغ کی طرف کو بھی کھلا ہے) ایک چربیلی گدی پر بہت محفوظ رکھا ہوا ہے۔اور یہ آنکھ کا ڈھیلا (کرۂ چشم) تین پرت (طبق) یعنی پردوں سے مل کر بنا ہے۔جسکے تمام اوپری پرت (طبق) کو **اِسکلیراٹک** اور ٹھیک سامنے والے اُبھرے ہوئے (محدّب) حصّہ کو **قرنیہ** کہتے ہیں جو بہت ہی مضبوط بنا ہوا ہے، لیکن پھر بھی ایک عمدہ اور بلغمی خواص کی سفید جھلّی سے ڈھکا ہوا ہے۔اِس جھلّی کو **کنجنکٹایوا** کہتے ہیں اور عام طور پر یہی جھلّی ہم کو نظر بھی آیا کرتی ہے۔اور اِس کا دوسرا تمام پرت **کورائڈ** کہلاتا ہے۔جس کا وہ حصّہ کہ جو ٹھیک قرنیہ کے سامنے ہوتا ہے اور بال کی شکل کے بہت سے لچکدار ریشوں سے بھرا ہے اور باہر سے ہمکو بندی کی برابر گول کالا دکھلائی دیتا ہے، وہ **کرشن منڈل آیرس** کہلاتا ہے۔یہ ہر ایک مُلک کی آنکھوں میں جُدا جُدا رنگ کا ہوتا ہے، جو نزدیک اور دور کی اشیاء کے دیکھنے کے لئے اور سردی و گرمی کے باعث خود ہی سکڑتا و پھیلتا رہتا ہے۔اور اِس کے سکڑنے و پھیلنے سے جو ایک چھوٹا سا گول سوراخ بنتا ہے، اِسی کو **پیوپل یا تِل** کہتے ہیں تیسرا پرت آیرس کے پیچھے ٹھیک اُس مذکورہ بالا غار کے سوراخ کے پاس ایک سُرخی مائل زرد یعنی سُنہری پردہ لگا ہوا ہے۔اِسی کو **رٹنا** کہتے ہیں۔پس اِسی میں صرف ایک مرکزی نقطۂ نگاہ لگا ہوا ہے اور وہیں دکھلائی دیتا ہے یعنی پیشتر تو مناظر کا عکس (سایہ) روشنی کے ذریعہ کنجنکٹایوا سے پار ہوکر قرنیہ سے ٹھیک دُرست ہوتا ہوا گذر کر، پھر آیرس میں دُرست ہوتا ہوا پیوپل سے گذر کر رٹنا پر جاکر اُسی مرکزی نقطۂ نگاہ پر تمام مناظر کا فوکس یعنی سایہ پڑتا ہے۔تب دِماغ مہاراجہ اُس سایہ کی شکل و رنگت سے اصل شے کو پہچانا کرتا ہے۔اور یہ کرۂ چشم ایسے بہت سے رگ و ریشوں اور سیال اشیاء سے بھرا ہوا ہے، کہ جو اِس کو گھماتے پھراتے رہتے اور اِس کی ٹھیک پرورش کرتے رہتے ہیں۔جن میں سے خون کا چربیلا حصّہ زیادہ کام میں آتا ہے۔اور

تمام کُرہ چشم کی حفاظت کے لیے کنجنکٹیوا سے بھی اوپر کُرہ کے نیچے اوپر دونوں طرف بہت مُلایم و پتلی جلد کے دو پرت اور لگے ہوئے ہیں، اِن کو **لِڈس یا پپوٹہ** کہتے ہیں۔ اور اِن کے سروں پر جو چھوٹے چھوٹے بال جمے ہوئے ہیں، اُن کو **پلک و مژگاں** کہتے ہیں۔ اور اِس تمام غار کے گھیرے کے اوپر والے اونچے حصّہ کو بھوں و ابرو کہتے ہیں۔ تو بیرونی چوٹ سے کچھ تو ابرو آنکھوں کی حفاظت کرتی ہے، اور کچھ چوٹ یا تیز روشنی سے یہ پپوٹے و پلک فوراً بند ہوتے رہتے اور کسی شے کو آنکھ میں گرنے سے روکتے رہتے ہیں۔ اور اندر کی سیال شے کی خرابی کو کنجنکٹیوا کی اِمداد سے فُضلہ کی شکل میں باہر نکالتے رہتے ہیں۔ بس اِسی کو کیچڑ یا ڈھیڑ آنا کہتے ہیں۔ تو بس جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِن تمام حصّوں میں ٹوٹ پھوٹ کی خرابی آجاتی ہے یا قُدرتی ہی بگڑے ہوئے پیدا ہوتے ہیں، تو اُن کو قدرتی اُصول کے مُطابق لا عِلاج جان کر اُن کا تو تذکرہ چھوڑ دو۔ اور جو سرجری (علم جراحی) سے تعلق رکھتے ہیں، اُنکا بھی ذکر چھوڑ دو۔ لیکن اِن میں جو تتو وِگیان چِکتسا (علمُ الادویہ) سے عِلاج کے قابل امراض پیدا ہو جاتے ہیں، وہ حسب ذیل ہیں۔ اِنکی تشخیص و عِلاج اُنتیسویں و چھبیسویں باب کے مُطابق آپ خوب غور کے ساتھ سمجھکر کریں، جس سے فائدہ کی بجائے نُقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوک مرضوں کے علاج میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ ضرور کریں۔ اور آئندہ کو اِن سے بچے رہنے کے لئے بدنظر رکھنا چھوڑ دیں۔

لیکن اتنا میں پھر بھی کہونگا، کہ چونکہ اُس وِشوکرما نے اِس چھوٹے سے آلہ میں مُختلف قسم کے مذکورہ بالا رگ پٹھوں و رطوبتوں کا بہت زیادہ اور بیحد پیچیدہ میل ملا رکھا ہے، اور اِن کے تمام امراض بھی بیحد زیادہ ہیں، جو بڑے لائق طبیب (تتو وِگیانِک) کی سمجھ میں بھی مُشکل سے ہی آسکتے ہیں۔ لہٰذا اُنکی تشریح کرنا بھی سوائے کچھ زبانی سمجھانے کے صرف قلم کی قوت سے سمجھانا مُشکل کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اُنکا جتنا تجربہ اب تک ہو چکا ہے، اُنکی جس طرح اور جس قدر بھی ضروری تشریح تحریر میں نکل سکتی ہے، وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

امراض چشم کیمتعلق خاص آگاہی

ناظرین! چونکہ آنکھ میں آگے سے پیچھے تک سلسلہ وار بہت سے حصّہ پائے جاتے ہیں، لہٰذا اُنکے امراض کو آسانی سے سمجھانے کیلئے مُندرجہ ذیل آٹھ فقرات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جیسے ۱ متعلقہ پلک ۲ مُتعلقہ کنجنکٹیوا۔ ۳ مُتعلقہ اِسکلیراٹِک و قرنیہ ۴ متعلقہ کورائڈ و آئیرس ۵ متعلقہ رٹینا ۶ اُن مُختلف قسم کی رطوبتوں کے مُتعلق جو اِسکی پرورش اور بینائی میں کام دیتی ہیں۔ ۷ اُن رگ پٹھوں کے مُتعلق جو اِس کو مختلف طرح سے حرکت دیکر گھمانے پھرانے میں اِمداد دیتے ہیں۔ ۸ چربیلی گدّی و سات ہڈیوں سے

بنے ہوئے گھر اور خود دماغ کے متعلق۔

دوئم۔ امراضِ چشم کے زیادہ تر یہ آٹھ اسباب ہوتے ہیں۔ جیسے ۱۔ عمر اور مرد عورت کے لحاظ سے، جیساکہ جوانوں کی نسبت بچوں میں افزائش ہوتے رہنے کے باعث اگنی تتو کی بیشی ہونے سے اور جوانی میں عورتوں میں رحم کے ماہواری حیض کی خرابی کے باعث۔ اور مردوں میں فرائضِ مجردی (برہمچریم) کے خلاف ناجائز زنا سے سوزاک آتشک وغیرہ اعضائے تناسل کے امراض کے باعث۔ ۲۔ خاص پیشوں کے لحاظ سے۔ جیسے۔ زیادہ گرمی یا زیادہ سردی سے، یا ہر وقت تیز روشنی کی چمک میں کام کرنے سے ۳۔ رہن سہن کی خرابی سے۔ جیسے۔ میلے اور گندے رہنے یا زیادہ شراب، افیون، گانجھا و تمباکو پینے کے باعث ۴۔ صحت کی خرابی سے۔ جیسے جسمانی کمزوری سے آنکھ کی پرورش کیلئے خون یا چربی کا حصہ کم پہنچنے کے باعث ۵۔ کوئی ناسور دار بخار آنے کے باعث آنکھ میں پھنسی یا پلکوں میں روہے ہو جانے سے ۶۔ بینائی کی کمی میں بلا چشمہ لگائے باریک کام کرنے سے ۷۔ بیرونی صدمات کے باعث۔ جیسے۔ چوٹ یا گندی زہریلی ہوا لگنے، جل جانے یا آنکھ میں کچھ گر جانے سے ۸۔ نزدیکی آلات کی سوزش پھیلکر یا ہمدردی یا دیگر مریض کی آنکھ کی چھوت لگ جانے کے باعث مرض ہوا کرتے ہیں۔

سوئم۔ امراضِ چشم میں خاص طور سے یہ دس طرح کی علامتیں ہوتی ہیں یعنی سُرخی، سوجن درد، حرارت، کھٹک و چکا چوندی ہونا و کیچڑ یا آنسو زیادہ آنا۔ بینائی کی کمی یا اُس میں فرق اور کبھی زیادتی بھی ہوا کرتی ہے۔

چہارم۔ ہر ایک تتو کی کمی بیشی سے بھی یہ جُدا جُدا ہی علامتیں ہوتی ہیں یعنی ۱۔ آکاش تتو کی بیشی سے صرف ورم اور کھجلی سی ہوا کرتی ہے اور کیچڑ سفید و کم آیا کرتا ہے ۲۔ وایو تتو کی بیشی سے آنکھوں میں کچھ سُرخی اور ریت گرنے کی مانند کھٹکنے والے درد متواتر یا دورے سے ہوا کرتے ہیں، اور آنکھ کھُلی رکھنے یا بند کرنے سے کسی طرح بھی چین نہیں پڑا کرتا ہے۔ اور کیچڑ تیز پیلا گاڑھا یا سبزی مائل آیا کرتا ہے ۳۔ اگنی تتو کی بیشی سے آنکھوں میں بہت تیز سُرخی ہوتی ہے اور اِس کے درد نشتر یا سوئی چُبھنے کے سے ہوا کرتے ہیں اور کیچڑ پتلا نیلا کم پیلا زیادہ آیا کرتا ہے اور تیز چکا چوندی لگا کرتی ہے ۴۔ جل تتو کی بیشی سے آنکھ کی رطوبت یا رطنا کے مرض ہوتے ہیں، جنکا اثر بینائی پر پڑتا ہے۔ اِس کے درد ابرو، کنپٹی و دماغ تک جایا کرتے ہیں، جنمیں نیلی رطوبت بہت بہا کرتی ہے اور مریض کی بینائی کو لے کر بھی پنڈ نہیں چھوڑتے ہیں جیسے سخت میں گلاکوما اور معمولی میں کیٹریکٹ ۵۔ پرتھوی تتو کی بیشی سے خشکی کے امراض ہوتے ہیں اور اُن میں درد نہیں ہوا کرتا ہے۔ جیسے۔ نیند کا نہ آنا یا رتوندا آنا۔

پنجم - امراض چشم میں تشخیص تین طرح ہوسکتی ہے۔ **اوّل** مذکورہ بالا تکلیفوں کو مریض سے زبانی معلوم کرکے مرض شناخت کرنا۔ **دوسرے** مریض کی آنکھیں طبیب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مرض شناخت کرنا۔ **تیسرے** جس پرت کو وہ نہ دیکھ سکیں، اُس کو خوردبین (اپتھلمس کوپ) آلہ کی امداد سے دیکھ کر مرض شناخت کرنا۔ یہ آلہ یورپ کے سائنسداں کا بنایا ہوا ہوتا ہے، جس سے زیادہ تر وہ طبیب مرض دیکھ سکتے ہیں، کہ جنہوں نے اناٹمی کے ذریعہ آنکھ کا، اور کسی سرجن سے سیکھ کر اس آلہ کا خوب ربط کرلیا ہو۔

ششم - مریض سے مذکورہ بالا علامتیں دریافت کرکے زیادہ تر ان پردوں کے مرض سمجھیں۔ جیسے
۱۔ صرف ورم اور کھجلی سے پلکوں کے پپوٹوں اور کنجنکٹیوا کی سوزش کے ۲۔ آنکھ میں ریت گرنے یا کھٹکنے کے مانند دردوں سے جو صرف ابرو تک ہوں، تو اسکلیراٹک یا کنجنکٹیوا کی سوزش کے ۳۔ چکاچوندی زیادہ لگنے سے اسکلیراٹک یا قرنیہ کے سخت امراض سمجھیں۔ ۴۔ نشتر یا سوئی چبھنے کے مانند ٹیس مارنے والے دردوں سے جس میں آنکھ کا ڈھیلا پھٹا جاتا معلوم ہو اور درد پیشانی و چندیا تک ہوتا ہو، تو اُس میں کورائڈ اور آئرس کی سوزش کے مرض سمجھیں۔ جیسے گلاکوما ۵۔ اور جب مریض آنکھ بند رکھنا ہی پسند کرے اور کھولتے ہی بجلی کی مانند چمک معلوم پڑے، تو ریٹنا کی سوزش کے مرض سمجھیں۔

ہفتم - امراض چشم میں ان تین اُصولوں سے علاج ہوسکتا ہے یعنی
۱۔ **میڈیسنل ٹریٹمنٹ** یعنی کسی حصہ کی خرابی کو بذریعہ دوائی ٹھیک کرنا۔ جو دو طرح سے ہوسکتا ہے
اوّل آنکھ کے کسی حصہ میں مقامی خرابی ہونے کے باعث صرف مقامی علاج ہی سے ٹھیک کرنا۔
دوئم تمام جسم میں کسی تتو کی کمی بیشی ہوجانے کے باعث جو آنکھوں میں بھی مرض ہوجاتے ہیں، اُنکے لئے دوائی کھلانے سے ٹھیک کرنا۔
۲۔ **میکانیکل ٹریٹمنٹ** یعنی ترکیبی علاج سے ٹھیک کرنا۔ جو زیادہ تر اُن اشخاص کے لئے کیا جاتا ہے، کہ جن کی آنکھوں کے مختلف طرح سے گھماؤ پھراؤ کی حرکت دینے والے رگ پٹھوں میں قدرتی بناوٹ کے باعث بینائی میں فرق ہوجاوے۔ اِس کے لئے یورپین سائنسداں نے خاص خاص امراض کے لئے مختلف قسم کے لینس یعنی چشمے بنائے ہیں، اُن سے کیا جاسکتا ہے۔
۳۔ **سرجیکل ٹریٹمنٹ** یعنی جراحی کے ذریعہ سے علاج کرنا یعنی جب آنکھوں کے کسی حصہ یا مقوی سیال شئے میں زیادتی یا خرابی یا رسولی یا گلن سڑن ہوجاوے، تو اُسکو کاٹ چھانٹ کر ٹھیک کرنا لیکن اِسکو جسمانی تشریح یعنی اناٹمی کے جاننے والے عمدہ سرجن ہی اچھی طرح کرسکتے ہیں، لہٰذا ایسے امراض کا بیان اور علاج کا طریقہ چھوڑ دیا جاویگا، انہیں اُنہیں سے امداد لیں۔

اوّل - اُصول علاج بذریعہ ادویہ

ناظرین! اِس طریقہ سے علاج کرنے میں پیشتر آنکھوں کے اسباب المرض معلوم کرکے رفع کرنا، پھر

آنکھ کو صاف رکھنا۔ درد و خراش کو دور یا کم کرنا۔ آنکھ کے بہاؤ کی رطوبت کو ٹھیک مقدار پر لانا۔ اگر کوئی شے گر گئی ہو تو اُسے نکال دینا۔ بس یہی اُصولِ علاج ہے۔ جِسکے لئے صِرف ایک ہی طریقہ بہتر ہو سکتا ہے، اگر جِس تتو کی کمی بیشی سے یہ تمام اندرونی یا بیرونی تکالیف ہو رہی ہوں، تو بس چھتیسویں باب کے مُطابق اُسی تتو سے جِس طرح مُناسب ہو بیرونی یا اندرونی دونوں طرح سے علاج کریں۔ اگر اندرونی وجوہات سے قبض ہو، تو پرتھوی تتو پلادیں یا پچکاری سے پاخانہ نکال دیں۔ اگر جسمانی کمزوری ہو، تو عُمدہ چربیلی اور خون بڑھانے والی غذا کھلادیں اور تیز روشنی سے بچادیں۔ اور امراضِ چشم میں زیادہ تر چِکنی، پتلی و میٹھی اشیاء فائدہ مند، اور بقیہ سب کم فائدہ مند یا نُقصان دِہ ہوتی ہیں، بس یہی پرہیز کرادیں۔

فِقرہ اوّل۔ پلک کے امراض کا بیان

۱۔ ٹینیا ٹارسائی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پلکوں کے خون میں زہریلا مادہ ہو جانے سے سوزش ہو جاوے۔

علامت۔ پپوٹوں میں سُرخی، سُوجن و کُھجلی ہوتی ہے۔ **عِلاج**۔ اِس میں وایو تتو کے لوشن سے دھونا، اِسی تتو کا گلیسرین رات کو لگانا اور دن میں اِسی تتو کا سوریہ اسنان دینا بہت فائدہ مند ہے۔

۲۔ اِسٹائی۔ گوہیری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پلکوں میں چھوٹی پُھنسیاں نکل آویں۔ حقیقت میں اِس کا نام کِسی بڑے عالِم نے ٹھیک ہی رکھا ہے جِس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اُسکے گُو یعنی فضلہ کو دیکھو۔ یعنی یہ مرض پیٹ کی خرابی سے خون میں حِدّت بڑھ کر ہوتا ہے۔ **عِلاج**۔ لہٰذا جِس کے یہ زیادہ نکلیں، تو اُسے ہفتہ وار روزہ یعنی وِرت تپ کرنا اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پینا فائدہ مند ہوگا۔ اور گوہیری کا ابتدا میں آکاش تتو کے اور جب پک کر پھوٹ جاوے، تو وایو تتو کے لوشن و تیل وغیرہ لگا کر علاج کریں۔

۳۔ السریشن آف لِڈس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کِسی سبب سے پپوٹوں میں زخم ہو جاویں۔ **عِلاج**۔ زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ یعنی مرہم پٹی کریں۔

۴۔ گرے نیولر لِڈس۔ روہو۔ ککرے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب نظر بد رکھنے والوں کے پلکوں میں کِسی وجہ سے بدگوشت یا چھوٹے چھوٹے دانے ہو جاویں۔ **علامت**۔ نئے مرض میں پلکوں میں زیادہ ورم اور کھڑک ہوا کرتی ہے اور پُرانوں میں آنکھیں اکثر دُکھنے کو آتی رہتیں، پلک موٹے ہو جاتے اور چکا چوندی لگا کرتی ہے۔ اور کنجنکٹایوا پر اُن سے خراش ہوتے رہنے کے باعث پانی زیادہ بہتا رہتا و کھولنے میں تکلیف ہوتی،

اور کبھی قرنیہ تک میں زخم ہوجاتے ہیں۔ اور اکثر پلکوں کے بال تک گِر جاتے، اُن کے سرے سُرخ و موٹے ہوجاتے و بینائی کم ہوجاتی اور عُمر بھر نہیں جاتے ہیں۔ **عِلاج**۔ اول سینتسویں باب کے مُطابق کچھ حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش تتو اور وایو تتو روزانہ باری باری سے مُینیا ٹارسائی کی مانند کام میں لاویں۔ لیکن اِس میں سوریہ اسنان کے لئے دونوں قسم کے کیمیکلی رنگین چشمے باری باری سے ہروقت دھوپ میں لگاتے رہنے سے اِس ظالم مرض کو نئی حالت میں سولہ ہفتہ میں، اور پُرانے کو تقریباً اڑتالیس ہفتہ میں جڑ سے صحت ہوجاویگی۔

فِقرہ دوئم۔کنجنکٹایوا کے امراض کا بیان

۱۔ کنجنکٹیوائیٹس۔ ایفتھلمیاں۔ آشوب چشم۔ آنکھ دُکھنا

عام طور سے اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی طرح کنجنکٹایوا یعنی جھلّی میں سوزش ہوجاوے۔ جو بہت طرح سے اور بہت قسم کی ہوتی ہے، لیکن علامت و علاج سبھی کے ایک ہی ہیں۔ **بسبب** کنجنکٹایوا میں کسی طرح خراش پہنچنا۔ زیادہ سردی یا گرمی لگ جانا۔ تیز روشنی میں کام کرنا۔ گندگی یا بھیڑ کی جگہ میں رہنا۔ آنکھ کے دیگر مریضوں کی یا سوزاک کی رطوبت کی چھوت لگ جانا۔ چیچک وغیرہ بسور دار بُخار ہونا، یا پلکوں میں رو ہے ہونا، جس سے امراضِ چشم میں اکثر ساٹھ فیصدی یہی مرض ہوتا ہے۔ **علامت**۔ معمولی میں یہ جھلّی سُرخ ہوجاتی ہے اور خون کے ریشے باہر سے اندر کو خون سے پُر نظر آتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اِس قدر سُرخ و مُتورم ہوجاتی ہے، کہ سوجن قرنیہ تک پر چڑھ جاتی ہے جس سے نیلا خون (سیرم) رِس کر جمع ہوجاتا ہے۔ اِس کو **ایڈیما یا کیمیوسِس** کہتے ہیں جس میں مرض ارتھرائیٹک رنگ سے دھوکہ ہو سکتا ہے۔ آنکھ سے پانی بہت جاتا دیکھ چکا چوندی لگتی، اور خون کے ریشے کم و بیش پُر ہونے کے باعث ریت گِر جانے یا روڑہ کھڑکنے کی مانند کم و بیش درد ہوتا ہے۔ اگر مرض سخت ہے، تو کُچھ دردِ سر، قدرے بُخار، اور پیلی رطوبت زیادہ چپکنے والی نکلتی ہے۔ پپوٹے بہت سُوج جاتے اور پلک چپک جایا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں اِس کے نام **میوکوپُرولینٹ۔ ایفتھلمیاں** وغیرہ کہلاتے ہیں۔ اور ایسی ہی حالت کے مرض کے مواد سے قرنیہ گل سڑ کر آنکھ پھوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

عِلاج۔ شروعات میں وایو تتو کے لوشن سے کئی بار دھوویں اور اِسی کا گلسرین لگا دیں یا اِسی کا سوریہ اسنان دیں۔ اگر کسی چھوت یا سردی سے مرض ہوا ہوگا، تو فوراً صحت ہوجاویگی۔ اگر نہیں ہو، تو گرمی سے سمجھیں اور یہی عمل آکاش تتو سے کریں۔ اگر زیادہ تیز مرض ہو، تو تمام اشیاء زیادہ شکتی کی کام میں لاویں اور جلدی جلدی دھویا، یا اسنان دیا کریں۔ ورنہ اِسی کے لوشن سے لینٹ کی گدّی سے سب آنکھ کو تر کیا کریں اور مذکورہ بالا پرہیز کرا دیں، ہر طرح کی ایفتھلمیاں کو مکمل صحت ہوجاویگی۔

۲۔ السریشن آف کنجنکٹایوا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چوٹ، خراش، رو ہو یا چیچک وغیرہ کے باعث کنجنکٹایوا پر سوزش ہو کر زخم ہو جاویں۔ **علاج**۔ زخم کی مانند ہر طرح دا یو تتو کے مرکبات سے کریں۔

۳۔ ٹریگیم۔ ناخونا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنجنکٹایوا میں خراش یا زخم کے باعث کچھ حصہ میں بدگوشت آجاوے۔ یہ اکثر چھ گوشہ ہوتا ہے۔ **علاج**۔ شروعات میں زخم کی مانند کریں، ضرور صحت ہو جاوےگی۔ لیکن پُرانا ہو جانے اور بڑھ جانے پر سرجنوں سے علاج کراویں۔

فقرہ سوم۔ اِسکلیراٹک و قرنیہ کے امراض کا بیان

۱۔ ارتھرائیٹک رنگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِسکلیراٹک پردہ میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب و علامت** زیادہ تر کنجنکٹیوائیٹس کی مانند ہوتے ہیں، لیکن فرق صرف یہ ہے، کہ اِس میں آنکھ کے تمام کُرہ و سر میں ٹیس مارنیوالا سخت درد ہوتا ہے، جس کی زیادتی رات کو ہوتی ہے۔ آنکھ بیٹھی جاتی معلوم ہوتی ہے، بینائی میں کمی آجاتی ہے اور قرنیہ کے چاروں طرف جالدار سُرخی مائل اُبھار ہو جاتا ہے۔ اور یہی اندرونی پردوں میں زیادتی دورانِ خون کے دباؤ کا ثبوت ہے، جیسا کہ گلاکوما اور آیرائیٹس میں دیکھا جاتا ہے۔ اِس میں خونی آوردے قرنیہ کے چاروں طرف سے باہر کی طرف کو جُھکے ہوتے ہیں جس سے قرنیہ کے چاروں طرف ایک حلقہ بن جاتا ہے۔ جس کا کنجنکٹیوائیٹس سے شُبہ ہو سکتا ہے۔ **علاج** بھی اِسی کی مانند کریں۔ لیکن پرتھوی تتو کا عرق اور پلاویں۔

۲۔ ڈِفیوزڈ کریٹائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام قرنیہ میں سوزش ہو جاوے۔ چونکہ یہ پردہ بہت صاف بلا رگ ریشہ کے بنا ہوا ہے، لہٰذا ذرا سا بھی گدلا ہو جانے سے وہ گدلاپن صاف ہی باہر چمکنے لگتا ہے۔ تو جب اِس میں کسی بیرونی اثر یا چوٹ یا کسی اندرونی مرض کے باعث سوزش ہو جاتی ہے، تو اِسکی رنگت گدلی سی چمکنے لگتی ہے۔ **علامت** سخت میں تو درد ہونا۔ آنسو آنا۔ چکاچوندی بہت زیادہ لگنا۔ رنگت گدلی پیلی، نگاہ میں کمی اور اِس کے چاروں طرف گول حلقہ خون کے ریشوں کا پایا جاتا ہے۔ اگر مرض معمولی ہے، تو نکلی ہوئی رطوبت آہستہ آہستہ جذب ہو کر قرنیہ اچھا ہو جاتا ہے، ورنہ معمولی پھولا جس کو نیبیولا کہتے ہیں پڑ جاتا ہے۔ **علاج و پرہیز** کنجنکٹیوائیٹس کی مانند صرف آکاش تتو سے کریں، صحت ہو جاوے گی۔

۳ سپوریٹو کریٹائیٹس - اونکس - ایبسس آف قرنیہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب قرنیہ میں زخم ہو جاوے۔ **سبب** - ڈفیوزڈ کریٹائیٹس میں جب مخزوجہ رطوبت جذب ہو کر صحت نہ ہووے بلکہ اور سڑ جاوے۔ جو دو طریق سے ہوتی ہے۔ اوّل تو تمام قرنیہ کی۔ دوسری کسی خاص مقام کی۔ **علامت** یہی تمام ڈفیوزڈ کریٹائیٹس کی مانند ہوتی ہیں۔ ہاں، اگر خاص مقام کی ہوگی، تو مقام مرض پر بہت طرح سے ہلالی شکل کی مانند یا لہردار یا بسور دار شکلیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج** ڈفیوزڈ کریٹائیٹس کی مانند صرف وایوتتو سے کریں۔ اگر پھوٹ کر زخم ہو جاوے تو بھی یہی کریں، لازمی صحت ہو جاویگی۔ اگر پھر بھی نہ ہو، تو عمل جراحی کے ذریعہ رطوبت نکال کر پھر اسی طرح کریں اور جسمانی علاج حسب ضرورت کریں۔ لیکن قبض ہرگز نہ ہونے دیں اور آنکھ کو زیادہ حرکت نہ پہنچاویں۔

۴ نیبولا - ایلبیوگو - لیوکوما - سوَرن - ٹُسکُر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب قرنیہ میں پھلّی ہو جاوے، یا پھوٹ لوٹ کر زخم ہو جاوے، یا کھرنڈ بن کر رہ جاوے۔ اِس میں **علاج** سپوریٹو کریٹائیٹس کی مانند کریں و صفائی عُمدہ رکھیں اور وایوتتو کا چشمہ ہر وقت لگا دیں۔

فِقرہ چہارم - آئرس و کورائڈ کے امراض کا بیان

۱ آئرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرس میں سوزش ہو جاوے۔ اِس کے مُختلف وجوہات سے بہت سے نام ہوئے گئے ہیں اور اکثر ادھیڑ عمر میں ہوتی ہے۔ **سبب** جسم میں سوزاکی یا آتشکی مادہ ہونا اور زیادہ سردی گرمی لگ جانا۔ اکثر کسی جراحی عمل کے بعد بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت** جب آئرس میں پِیلا خون (سیرم) رِس کر ہووے، تو آئرس کی رنگت سُرخ گدلی نظر آتی اور **سیرس آئرائیٹس** کہلاتی ہے۔ اور جب زردی مائل پیپ (لِمف) ہوتا ہے، تب اِس کی رنگت پیلی گدلی معلوم ہوتی ہے اور پیوپل نظر آنا بند ہو جاتا ہے، تو **پلاسٹک آئرائیٹس** کہلاتی ہے۔ اور باقی تمام قسم کی آئرائیٹس میں اِس مرض کی کمی بیشی کے باعث کم و بیش مُندرجہ ذیل ہی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے درد سخت ٹیس مارنے والا دباری سے آنکھوں کے چاروں طرف اور کنپٹی میں ہوتا ہے، جس کی رات کو زیادتی کے باعث نیند نہیں آتی ہے۔ چکاچوند زیادہ لگتی ہے، جس سے مریض آنکھ بند کرے پڑا رہنا ہی پسند کرتا ہے۔ آنسو بہت آتے و بینائی کم ہو جاتی ہے۔ آئرس کی رنگت بھوری سبزی مائل ہو جاتی ہے یا لِمف کے چھوٹی چھوٹی بوندیں سی نظر آتی ہیں۔ پتلی سکڑ جاتی ہے۔ کبھی لِمف سے

پیوپل نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر ٹھیک علاج نہ ہو، تو بینائی بالکل جاتی رہتی ہے یا گلاکوما و کیٹریکٹ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا پیوپل بالکل ہی بند ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ اگر اس مرض کا ابتدا میں ٹھیک علاج نہ ہو، تو آنکھ بالکل نہیں بچتی۔ **علاج** کنجنکٹیوائیٹس کی مانند آکاش و والیو دونوں تتوں کی تین سو ساٹھ شکتی سے کریں اور وایو تتو کا کیمیکل رنگین چشمہ زیادہ استعمال کریں اور دوخوراک پرتھوی تتو کے عرق کی روزانہ پلاویں و مذکورہ بالا پرہیز کراویں صحت ہو جاویگی۔

۲۔ پرولیپس آف آئرس۔ ہرنیا آف آئرس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرائیٹس کے صحت نہونے کے باعث آنکھ سے باہر کو ٹینٹ نکل آوے۔

سبب۔ اِس میں مذکورہ بالا رطوبت کے ساتھ آئرس کا کچھ حصّہ بھی باہر کو نکل آتا ہے۔ **علاج**۔ اِس کو بڑی ہوشیاری سے تیز قینچی سے کاٹ کر اس کی رطوبت نکال دیں، پھر معمولی زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ کرکے علاج کریں۔

۳۔ پیوپل ڈزیز

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرس کے ریشوں کی خرابی کے باعث پیوپل میں کوئی خرابی ہو جاوے۔ توجب وہ پھیل کر چوڑا ہو جاوے، تب اِس کو **مڈری اے سِس** کہتے ہیں۔ جو اگنی تتو کی بیشی سے ہوتا ہے، لہٰذا اِس کا علاج آکاش تتو کے کہلانے لگانے و اسنان دینے سے کریں۔ اور جب تِل سکڑ کر چھوٹا ہو جاوے، تو اِس کو **مائی او سِس** کہتے ہیں۔ جو ٹھنڈ لگ کر آکاش تتو کی بیشی سے ہوتا ہے، لہٰذا اِس میں وایو تتو کے کہلانے لگانے و اسنان دینے سے علاج کریں۔ اور جب تِل تھرتھرانے یا کانپنے لگے، تو اِس کو **اِرِی ڈونے سِس** کہتے ہیں۔ یہ وایو تتو کی بیشی سے ہو جاتا ہے، لہٰذا اِس میں آکاش تتو یا پرتھوی تتو کے کہلانے لگانے اور اسنان دینے سے علاج کریں، صحت ہو جاویگی۔

فقرۂ پنجم۔ رٹنا کے متعلق امراض کا بیان

ناظرین! چونکہ اِس پردہ کی صرف آنکھ سے جانچ نہیں ہو سکتی بلکہ افتھلمس کوپ سے ہو سکتی ہے، لیکن اِس سے دیکھنا بہت دشوار بھی ہے، جس کی وجہ پیشتر لکھی ہی جا چکی ہے۔ لہٰذا بغیر افتھلمس کوپ کی اِمداد کے اِس پردہ کے امراض تشخیص کرنے کی کچھ ترکیبیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔ کہ جب مریض بینائی میں تو کمی بتلاوے، لیکن کوئی تکلیف ہوتی نہ بتاوے اور آنکھ کو خوب غور کے ساتھ دیکھنے سے کسی پردہ میں کوئی نقص بھی معلوم نہ ہو، اور کسی قسم کے چشمے (لینس) لگانے سے بھی بینائی میں کوئی بیشی نہ ہو، تو ضرور رٹنا ہی کا کوئی مرض سمجھ لینا چاہئے۔ جو مختلف اسباب سے مختلف قسم کے

ہوتے ہیں اور اُن سے بینائی خراب و خستہ ہوجایا کرتی ہے۔ جن میں سے خاص امراض یہ ہیں۔

۱۔ رٹنائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی بھی طرح سے رٹنا میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ آنکھ کے ڈھیلے میں چوٹ یا ایک دم تیز روشنی یا بجلی کی چمک لگنا۔ یا مائی اوپیا، ہائی پرمٹرو پیا مرض والوں کو بغیر چشمہ کے باریک کام کرنا یا زیادہ پڑھنا۔ یا کسی نزدیکی آلہ جیسے۔ کورایڈ آئرس یا دماغ کی سوزش سے۔ یا دل کے امراض میں دوران خون میں گوشت کا لوتھڑا جاکر رٹنا کی رگوں میں اٹک جانے سے۔ یا گردہ کے امراض جیسے۔ ایلبیومنوریا، آتشکی مادہ ہونے یا کوئی رسولی ہونے سے۔ یا اسکی پرورش کرنے والی سیال اشیار کی کمی سے رٹنا کے کمزور ہوجانے سے ہوتی ہے۔ **علامت**: نگاہ میں کمی، کنپٹی و آنکھ کے ڈھیلے کی گہرائی میں ٹیس مارنے والا درد ہوتا ہے۔ چکا چوند لگتی و تپلی سکڑی ہوئی، اور آنکھ کے سامنے بجلی سی چمکتی رہتی ہے۔ اسکا **علاج** سبب کو تلاش کرکے کریں اور آکاش تتو کا خوب تیزی کے ساتھ اندرونی و بیرونی اثر پہنچاویں۔ آکاش تتو کا کیمیکلی رنگین لینس لگاویں۔ اگر آتشکی مادہ ہو، تو پرتھوی تتو کا عرق بھی پلاویں۔ اگر صرف دماغی کمزوری ہی سے ہو، تو مقوی اشیا کھلاویں اور جل تتو پلاویں۔ روشنی اور مذکورہ بالا اسباب المرض سے غور کیساتھ پرہیز کرادیں۔ صحت ہوجاویگی۔

۲۔ نیکٹو لوپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رات میں تو نظر آوے اور دن میں ندارد۔ جو اکثر رٹنا کی قدرتی بناوٹ کے اختلاف سے شیر، اُلّو وغیرہ گوشت خور درندو پرندوں میں ہوتا ہے۔

۳۔ ڈپلوپیا۔ بھینگاپن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ایک شے کی دو یا نصف ہی نظر آویں یا رنگ کی شناخت نہ ہو اور مریض آنکھوں کو بہت آڑی ترچھی کرکے اپنا مطلب پورا کیا کرے۔ تو اس قسم کے تمام امراض گذشتہ جنم کے بہت سخت بدنظر رکھنے والوں کو قہرالٰہی سے رٹنا کے قدرتی بگاڑ کے باعث ہوتے ہیں، لہٰذا یہ ۲ و ۳ کے امراض درستی سے باہر ہیں۔

فقرہ ششم۔ سیال اشیار کیمتعلق امراض کا بیان

۱۔ ایستھی نوپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پڑھنے سے کتاب کی لکیریں آپس میں ملی ہوئی معلوم ہوں اور آنکھوں کے سامنے بھنگے سے اُڑتے یا تلیلے سے پھرتے نظر آیا کریں۔ اِسی کو بینائی کی کمزوری کہتے ہیں۔ یہ مرض

دماغی کمزوری سے رَتنا میں نقص آکر ہوتا ہے۔ **علاج** اِس میں خون اور چربی بڑھانے والی اشیاء کھلاویں اور جل تتو کا عرق پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۲۔ ہیمی رِلوپیا۔ مون بلائنڈ۔ رتوندا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دِن میں تو نظر آوے اور رات کو نہ دارد۔ یہ اکثر غُربا کو دھوپ میں کام کرنے اور مُقوّی غذا نہ ملنے سے آنکھوں کی پرورش میں چربیلا حصّہ کم ہو جانے کے باعث ہوتا ہے۔ **علاج**۔ اِس میں چربیلی اشیاء کھلادیں اور آکاش تتو کا عرق پلادیں اور آنکھوں میں ڈالیں، صحت ہو جاویگی۔

۳۔ کیٹریکٹ۔ موتیا بند

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دِن رات میں یکساں کم دُھندلا نظر آوے اور بڑھتا ہی جاوے۔ **علاج**۔ شروعات میں پرتھوی تتو کا لوشن ڈالنے و عرق پلانے سے صحت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بذریعہ عمل جراحی کریں۔

۴۔ گلاکوما۔ بڑا موتیا بند

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب یہی مذکورہ بالا رطوبت آئرس میں گول شکل کی پیتیہ کے مانند سفیدی سبزی مائل رنگت کی معلوم ہو اور بہت سخت تکلیف دہ درد بھی رہتے ہوں۔ تو چونکہ یہ دونوں امراض بدنظر رکھنے والے اشخاص کو قہرِ الٰہی سے آنکھ کے سیّال میں جل تتو کی بیشی ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اِس کے علاج میں اوّل سینتسویں[۳۷] باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر دوائی کیٹریکٹ کی مانند دیں۔

فقرہ ہفتم حرکت دینے والے رگ پٹھوں کے امراض کا بیان

ناظرین! اِن کے امراض میں دوائی سے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اِس کیلئے یورپین سائنسدانوں نے ترکیبی علاج کے لئے کئی قسم کے لینس یعنی چشمے بنائے ہیں، لہٰذا یہ بیان دوئم اُصول ترکیبی علاج میں لکھا جاویگا۔

فقرہ ہشتم۔ آنکھ کے گھر و چربیلی گدّی کے امراض کا بیان

ناظرین! آنکھ کے گھر کی ہڈیوں میں چوٹ لگنے یا اِس کے نزدیکی آلات کی سٹرن کے باعث اِسمیں صرف ٹوٹ پھوٹ یا سٹرن ہو سکتی ہے، لہٰذا اِن سب کا بذریعہ عمل جرّاحی علاج کریں۔ یا چوٹ و زخم کی مانند طریقہ سابقہ کے مُطابق وایو تتو کے ذریعہ علاج کریں۔ اور چربیلی گدّی میں جو کمزوری آجاوے، اُس کی تشریح پیشتر آنکھوں کی کمزوری میں ہو چکی ہے۔ ایسی تمام کمزوریوں میں چکنی

اشیاء کھلادیں اور جل تتو پلاویں صحت ہوجاویگی۔

دوئم اُصول ترکیبی علاج

ناظرین! اس طریقہ علاج میں آنکھوں کے ایسے امراض اور ایسے لینسوں کی کہ جن سے وہ ٹھیک ہوسکیں، مندرجہ ذیل طریقہ سے جانچ کرلینی چاہیئے۔

۱ نارمل لینس یعنی معمولی چشمہ

اُنکو کہتے ہیں، کہ جو سفید کرسٹل کانچ کے بنتے ہیں اور بینائی کوکم و بیش نہیں کرسکتے۔

۲ کنویکس۔ پازیٹو۔ میگنیفائنگ۔ پلس لینس یعنی محدّب آتشی چشمے

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو بینائی کو تیز کریں۔ جس کی یہ + علامت مقرر ہے — یہ دونوں طرف سے محدّب ایسی () شکل کا ہوتا ہے، جو کم و بیش محدّب ہونیکے باعث کم و بیش قوت کے بہت نمبر و نکے ہوتے ہیں۔ اِن سبھی لینسوں کے نمبروں کی جانچ کی یہ ترکیب ہے، کہ لینس کو دھوپ میں لگاکر پیچھے ایک کاغذ لگاؤ اور آہستہ آہستہ کاغذ پیچھے ہٹاتے جاؤ۔ جب ایک گول بوند پیدا ہوجاوے، بس وہیں روک لو اور لینس سے کاغذ تک کا فاصلہ ناپ لو۔ جتنے انچ وہ فاصلہ ہو، بس اُتنے ہی نمبر کا وہ لینس سمجھو۔ مگر چشمہ فروشوں نے عجب طرح کے نمبر مقرر کر دیے ہیں یعنی وہ انچ کی جگہ ڈائی اپٹک نمبر کام میں لاتے ہیں، جو ایک ڈائی اپٹک چالیس انچ کے برابر ہوتا ہے اور پھر الٹا نمبر چلتا ہے۔ یعنی بیس انچ کے دو۔ اور دس انچ کے چار۔ اور پانچ کے آٹھ ڈائی اپٹک بنے۔ اور جتنے زیادہ انچ نمبر کا لینس ہوتا ہے اُتنی ہی ہلکی، اور جتنے کم نمبر کا ہوتا ہے اُتنی ہی تیز طاقت کا ہوگا۔ اور ڈائی اپٹک میں اسکے خلاف ہوتا ہے۔

۳ کنکیو۔ نگیٹو۔ مائنس لینس۔ خلے دار۔ مجوّف چشمہ۔

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو محدّب سے اُلٹے ہوں اور نگاہ کو کم کریں۔ اِس کی یہ — علامت مقرر ہے اور یہ دونوں طرف سے خالی ایسی)(شکل کا ہوتا ہے۔

۴ سلینڈریکل لینس یعنی مرکب چشمہ

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو آڑی ترچھی نگاہ کو ٹھیک کریں۔ یہ ایک طرف محدّب اور دوسری طرف سپاٹ یا مجوّف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کی ایسی D-(شکل ہوتی ہے۔

۵ کیمیکلی رنگین لینس

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو مختلف تتوں کے اصلی رنگ سے بنائے گئے ہوں۔ تو جس جس تتو کی کمی سے آنکھوں میں جو جو مرض پیدا ہوتے ہیں، اُنکے علاج میں اُسی اُسی تتو کے لینس کے ذریعہ

سوریہ اسنان سے اثر پہنچا کر اُس کی کمی پوری کر دیجاتی ہے۔

طریق علاج بذریعہ لینس

۱۔ جب تندرستی میں بارہ سے اٹھارہ انچہ تک کا ٹھیک پڑھا جاوے اور نزدیک و دور کا یکساں ہی نظر آوے، اور کوئی تکلیف بھی آنکھوں میں نہ ہو، اور سبھی قسم کے لینس لگانے سے آنکھوں میں درد ہو، تو سمجھ لیجئے آنکھیں تندرست ہیں۔ اسی کو اِم مٹروپیا کہتے ہیں۔ میری رائے میں تو ایسے اشخاص کو کوئی چشمہ نہیں لگانا چاہیئے۔ لیکن اکثر سرجنوں کی رائے ہے، کہ ایسے اشخاص کو معمولی یعنی نارمل لینس لگانا نگاہ قائم کرنے کو عمدہ ہوتا ہے۔

۲۔ اور جب بہت نزدیک سے تو صاف نظر آتا ہو اور دور سے نہیں، اور مُقعّر لینس لگانے سے بینائی کی بیشی معلوم ہو، تو اُس کو مائی اوپیا۔ شارٹ سائیٹ کہتے ہیں۔ اِس میں مُقعّر لینس لگانا ہی مُفید ہے۔

۳۔ اور جب نزدیک سے ذرا زیادہ فاصلہ سے تو ٹھیک نظر آوے اور بہت دور کا دُھندلا، اور مُحدّب لینس سے صاف معلوم ہو، تو اُس کو پرس بائی اوپیا۔ لانگ سائیٹ کہتے ہیں۔ اور یہ ضعیفی میں اکثر کمزوری سے ہو جاتا ہے۔ اِس میں مُحدّب لینس لگانا لازمی مُفید ہوگا۔

۴۔ اور جب نزدیک سے بالکل نظر نہ آوے اور بہت دور کا صاف دکھلائی دے، اور زیادہ مُحدّب لینس سے صاف نظر آوے، تو اِس کو ہائیپر مٹروپیا کہتے ہیں۔ اِس میں بھی ایسا ہی لینس لگانا لازمی مُفید ہوگا۔

۵۔ اور جب مختلف قسم کی ٹیڑھی ترچھی لکیریں ایک ہی طرح سے ٹیڑھی معلوم ہوں اور سلینڈریکل لینس لگانے سے ٹھیک معلوم دیں، تو اِس کو اِسٹگمیٹزم بھینگاپن کہتے ہیں۔ اِس میں ایسا ہی لینس لگانا مُفید ہے۔

فصل اوّل دو سنو بیاتات تمام شُد

فصل دویم۔ لِنگ کرم اِندری اِعضاء تناسُل کے امراض کا بیان

اُنکے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وِشنو کرما نے ایشنی سرشٹی (دنیا یا شرقی دُنیا) کی پیدائش کے بعد جیو آتماؤں کے کرم بھی ہو گئے کو اجسام کا قیام رکھنے کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق

میتھنی سِرشٹی (مُباشرتی دُنیا) کے کام چلانے کو اِس لنگ خاص کرم اِندری (حواسِ ظاہری) کو مقالہ اوّل کے بارہویں باب کے مُطابق دو قسم کا بنایا ہے۔ جن میں سے ایک کو **پُرولنگ۔ اعضاءِ تناسُل مردانہ پینس** اور دوسری کو **اِستری لنگ۔ اعضاءِ تناسُل زنانہ بھگ دوم یونی ورحم** کہتے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے نر اور ناری کی خاص شناخت ہوتی ہے۔ اِن اعضاء کی ظاہری صورت اور افعال کو تو تمام اشخاص اچھّی طرح جانتے ہی ہیں، لہٰذا اُن کا لکھنا ہی فضول ہے۔ اور اِن کے اندرونی فعل اور حقیقی طریق استعمال (بھوگ کریا) بھی اِسی مقالہ کے آٹھویں و گیارہویں و بارہویں و تیرہویں اور چودہویں ابواب میں بیان ہو ہی چُکا ہے، لہٰذا یہاں صرف اِن کے خاص خاص حصّوں اور اُن خطرناک امراض کا ضروری بیان لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کے اُنہیں بابوں کے خلاف عیش وعشرت (بھوگ) کے کاموں سے ہوتے ہیں۔ اور جن سے بچے رہنے کے لئے ہی سناتن دھرم (قدیمی فرائضِ منصبی) میں صرف ایک ہی مرد و عورت کو باہمی مُباشرت کرنا جائز بتلایا گیا ہے۔ اُن میں سے اِس فصل میں اعضاءِ تناسُل مردانہ کے، اور اگلے میں اعضاءِ تناسُل زنانہ (رحم و فرج) کے امراض کا بیان لکھا جاویگا، آپ صاحبان خوب غور کے ساتھ سمجھیں۔ اور اِنکے آدہی دیوک امراض کے عِلاج میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں۔ اور اِن سے آئندہ کو بچے رہنے کے لئے ناجائز زنا (پاپ میتھُن) نہ کریں۔

۱۔ گھونگٹ۔ کلفہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو اعضاءِ تناسُل مردانہ کے اوپر پتلی مُلائم اور ریب دار کھال ہوتی ہے اور جس سے اعضاءِ تناسُل کا مُنہ ڈھکا رہتا ہے۔ **ناظرین!** حقیقت میں اِس کا نام گھونگٹ یعنی پردہ کسی عالِم نے مُناسب ہی رکھا ہے۔ کیونکہ وِشوکرما نے یہ کھال بنائی ہی اِسی مقصد سے ہے کہ اِس مردانہ عضو کا اگلا حصّہ جس کو سُپاری کہتے ہیں ہر وقت کُھلا نہ رہے۔ کیونکہ اِس کے ہر وقت کُھلے رہنے سے یہ بڑا نقصان ہوتا ہے، کہ اِس سے ذرا بھی کپڑا وغیرہ چھُو جاتے ہی مُباشرت کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شاید یہی وجہ اہلِ اسلام میں اِس خواہش کی بیشی کی بھی معلوم ہوتی ہے، کہ وہ بچپن ہی میں اِس کھال کو کاٹ کر سُپاری کو برہنہ کر دیتے ہیں۔ جو فائدہ کے خیال سے بہتر فعل نہیں ہے۔ ہاں! اگر غلیظ مُباشرت کے باعث جب سوزاک یا آتشک ہو جاوے اور اِسی کے اندرونی حصّہ سُپاری کی لگام پر زخم ہو جاوے، اور کھال سے ہر وقت ڈھکے رہنے کے باعث ٹھیک صاف نہ ہو پانے کی وجہ سے وہ زخم جلد صحت نہ ہو پاویں، تو اِس کھال میں ورم ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے جس کو **فائموسِس** کہتے ہیں۔ تو اُس وقت ضرور اِس کا کاٹ ڈالنا ہی مُناسب ہے۔ ورنہ جب اِس پر معمولی پھُنسی یا زخم ہو جاویں، تو بطریقِ سابق زخم یا پھُنسی کی مانند عِلاج کریں صحت ہو جاویگی۔

۲۔ سُپاری۔حشفہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو مردانہ اعضائے تناسُل کا اگلا حِصّہ ہوتا ہے۔ اِس پر تنگ مُباشرت یعنی اِغلام وغیرہ سے خراش اور غلیظ مُباشرت جیسے۔ آتشک وغیرہ کے زہریلے مادہ سے زخم ہوسکتے ہیں۔ اِن کا **عِلاج** حسبِ ضرورت پرتھوی یا دایوتتو سے ڈریسنگ کر کے کریں۔ لیکن صفائی زیادہ رکھیں، صحت ہوجاوے گی۔

۳۔ نایزا۔اعضائے تناسُل پینِس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو سُپاری سے لے کر نیچے جڑ تک کا حِصّہ تمام ڈنڈی ہوتی ہے۔ اِسکی جڑ کے سِرے پر اندر کی طرف دو نالیوں کے مُنہ یعنی سوراخ، اور بقیہ اوپر کی ڈنڈی میں سُپاری کے مُنہ تک صِرف ایک نالی ہوتی ہے، جس کو **یوریتھرا** کہتے ہیں۔ جو جڑ کی طرف والے ایک سوراخ سے تومثانہ کی نالی سے پیشاب آکر اور دوسرے سوراخ سے جو فوطوں کی نلکی کا مُنہ ہے مُباشرت کے وقت اِسی سے ویریہ آکر، اوپر ڈنڈی کے یوریتھرا نالی میں ہوتا ہوا باہر نکلتا ہے۔ تو اِس ڈنڈی میں اوپر کی کھال پر یا اِس کی یوریتھرا نالی میں مُندرجہ ذیل تین طرح سے پانچ قِسم کے امراض ہوسکتے ہیں۔

۱۔ اِمپوٹینسی۔نامردی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسانوں کے پچھلے جنم میں ناجائز مُباشرت کرنے سے پرماتما کے ڈنڈ سے اعضائے تناسل کے اوپر کی طرف کھال میں قُدرتی پیدائش کے باعث تو ہیجڑا پن۔ دوسرے اِس جنم میں ہی اُسی کے خِلاف مُتھلس یا اِغلام کے باعث ڈنڈی کے رگ پٹھے کمزور ہو کر سُستی، نامردی، نپُنسکتا ہوجاوے۔ اِس کی **علامت** تو تمام جانتے ہی ہیں، لیکن اگر اِس کا **عِلاج** کریں، تو قُدرتی ہیجڑا پن (مُخنث) کو تو لاعِلاج جانکر چھوڑ دیں۔ اور دوسرے کے لئے پیشتر سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر مرض کا سبب رفع کریں اور اعضائے تناسُل پر اگنی تتو کا سوریہ اسنان روزانہ ایک بار دیں واگنی تتو کا گلیسرین تین سو ساٹھ شکتی کا دو بار ملا کریں اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی دو خوراک روزانہ بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاویں و مُقوّی اشیاء کھلاویں، صحت ہوجاویگی۔

۲۔ یوریتھرائٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آتشک یا سوزاک کے باعث اعضائے تناسُل میں زخم ہو کر یوریتھرا نالی میں سوزش ہوجاوے۔ **علامت**۔ اِس میں پیشاب کم اور تکلیف سے ہوتا یا بند ہوجاتا ہے اور یوریتھرا میں ترخن ہوا کرتی ہے۔ اِسکے **عِلاج** میں آکاش تتو کا سوریہ اسنان دن میں ایکبار

دیا کریں۔ اور آکاش تتو کا عرق دِن میں تین چار بار پِلا دیں اور گرم اشیاء سے پرہیز کرا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ گنوریا۔ سوزاک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ یم (مُجرّدی فرض) کے خِلاف غلیظ مُباشرت یعنی سوزاک کے مریض کے ساتھ مُباشرت کرنے یا اُس کے مواد کے کپڑے کے دھبے سے یا ایسے مریض کے پیشاب کئے ہوئے مقام پر پیشاب کرنے سے اُس کے مواد کے زہر کی چھوت لگ کر کسی کی یورتھرا میں زخم ہو جاوے۔ **علامت** اِس میں بہت تکلیف ہوتی ہے، بُخار آ جاتا اور یورتھرا سے پیشتر پتلا سفید، پھر گاڑھا پیلا مواد بہا کرتا ہے۔ گٹھیا اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ کبھی ران کی گلٹی بھی سوج جاتی ہیں۔ **عِلاج**۔ فوراً ہوتے ہی تو یورتھرا میں وایو تتو کے لوشن کی پچکاری دِن میں کئی بار لگا دیں اور اِسی کا گلِسرین تین سو ساٹھ[۳۶۰] شکتی کا سلائی سے لگا دیں اور آکاش تتو کا عرق دِن میں تین چار بار پِلا دیں۔ اگر مرض مزمِن یعنی پُرانا ہو گیا ہو، تو پیشتر سینتسویں[۳۷] باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش و پرتھوی تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک اوّل بدل کر پِلا دیں اور باری باری سے آکاش و وایو تتو کے لوشن کی پچکاری و سلائی سے گلِسرین لگایا کریں۔ اور زیادہ تکلیف میں انہیں کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ اور کھٹی، نمکین و چرپری اشیاء اور مُباشرت سے پرہیز کرا دیں۔ اور میٹھی پتلی و چکنی اشیاء کِھلا دیں، صحت ہو جاوے گی۔

۴۔ سِفلِس۔ شنکر۔ اُپدَنش۔ آتشک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ یم کے خِلاف آتشک کے مریض کے ساتھ غلیظ مُباشرت کرنے یا اِس کا مادہ کسی زخم یا پتلی جِھلّی (میوکس ممبرین) جیسے۔ زبان یا سُپاری کے اگلے حِصّہ پر لگ جانے سے ڈنڈی کی لگام پر یا یورتھرا نالی میں اندر زخم اور فسادِ خون ہو جاوے۔ یا ایسے مریض کا جُھوٹا کھانے سے خون زہریلا ہو جاوے۔ **علامت**۔ اِس میں اعضاء تناسُل پر پھُنسی اور زخم ہو جاتے ہیں، جِن سے مواد آتا یا یورتھرا سے سیلانِ خون ہوا کرتا ہے اور بُخار و گٹھیا تک ہو جایا کرتے ہیں۔ اور کبھی تمام جسم پر پھُنسی یا چکتے پڑ جاتے، یا کبھی نامردی ہو جاتی، یا اعضاء تک گل جاتا ہے۔ آخر میں خون فاسد ہو کر جُذام تک ہو جاتا ہے اور اِس کا مادہ نسل در نسل چلا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ فوراً ہوتے ہی تو وایو تتو کے لوشن سے زخم یا اِسی کی پچکاری سے یورتھرا نالی کو دِن میں کئی بار دھویا کریں اور اِسی کا گلِسرین تین سو ساٹھ[۳۶۰] شکتی کا لگا دیں اور آکاش تتو کا عرق روزانہ تین چار مرتبہ پِلا دیں۔ اگر مرض پُرانا ہو گیا ہو، تو پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک باری باری سے پِلا دیں اور باری باری سے پرتھوی و وایو تتو کے لوشن سے دھوتے و تین سو ساٹھ[۳۶۰] شکتی کا

گلسرین لگاتے اور زیادہ تکلیف میں انہیں کا سوریہ اسنان دیتے رہا کریں۔ اور کھٹی، نمکین چرپری اشیاء و مباشرت سے پرہیز کراویں اور میٹھی، چکنی و جستی غذا زیادہ کھلاویں صحت ہوجاویگی

۵۔ اسپرمیٹوریا۔ پرمیہہ۔ جریان

اس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ کے خلاف ہتھلس کرنے یا سوزاک آتشک یا دائمی قبض ہونے کے باعث ویریہ پتلا ہو کر بہنا (پات ہونا۔ رقت منی) شروع ہو جاوے۔ **علامت**۔ اسمیں من میں کوئی مباشرت کے متعلق خیال پیدا ہو کر، یا سونے کی حالت میں خواب ہو کر، یا دائمی قبض میں پاخانہ پھرتے وقت کو تھنے پر پتلا سفید ویریہ بہ جایا کرتا ہے، جو پیشاب کرنے کے بعد رال سا ٹپکا کرتا ہے۔ **علاج**۔ اس کے سبب کو رفع کرنے کے لئے بد عادات اور چال چلن کو درست کریں۔ کوئی ناول نہ پڑھنے دیں اور ہر قسم کے واہیات ناچ تماشے کھیل دیکھنے کی ممانعت اور اشلیل بھگتی کی شاعری گانے بجانے سننے یا پڑھنے کی ہدایت کریں۔ روزانہ تازے پانی سے غسل کراویں اور دن میں دوبار سادی اور مقوی (ساتوک) غذا کھلاویں۔ رات کو گرم دودھ نہ پلاویں بلکہ صبح کو صرف تھوڑا گنگنا پلاویں اور کھٹی و چرپری و قابض اشیاء اور مباشرت سے پرہیز کراویں۔ اور پرتھوی و جل تتو کا عرق دو دو خوراک روزانہ اول بدل کر پلاویں۔ اگر سولہ ہفتہ میں صحت نہ ہو، تو پرتھوی جل وایو کے مرکب تتو کا عرق دن میں دو بار پلاویں صحت ہوجاویگی۔

۶۔ انڈکوش۔ فوطے۔ اپی ڈڈمس

اس کو کہتے ہیں، کہ جو ویریہ اکٹھا رکھنے کے لئے اعضاء تناسل مردانہ کی جڑ میں دونوں طرف ایک ایک ملائم تھیلی میں رگوں کی گانٹھ بند ہوتی ہیں۔ ان میں بھی سوزاک و آتشک کے مادہ یا بیرونی وجوہات سے سوزش ہوجاتی ہے، تو اس کو **اپی ڈڈمائیٹس** کہتے ہیں۔ یا جب جل تتو کی خرابی سے اس میں پانی بھر جاوے، تو **ہیڈروسیل** کہتے ہیں۔ **علامت**۔ اپی ڈڈمائیٹس میں سرخی سوجن، درد حرارت پائی جاتی ہیں۔ اور ہیڈروسیل میں فوطوں میں پانی بھر جاتا اور درد ہوتا ہے۔ ان دونوں امراض کے علاج میں معمولی سوزش کی مانند اگنی، وایو یا پرتھوی تتو کا گلسرین ملیں اور سوریہ اسنان دیں صحت ہوجاویگی۔ اور اگر انہیں کوئی آنت اتر آوے جسکو ہرنیا کہتے ہیں، تو اسمیں عمل جراحی سے کام لیں

فصل دوئم۔ پچاس بیانات تمام شد

فصل سویم - استری لنگ اعضائے تناسل زنانہ کے امراض کا بیان

اُن کے نام - سبب - علامت - پرہیز اور علاج

پیارے بہائیو! اُس وشنو کرما نے اوّل مقالہ کے بارہویں باب کے مُطابق یہ اعضائے تناسل زنانہ دو حصّوں میں تقسیم کرکے بہت گرم خاصیت کا بنایا ہے، جسکے بیرونی حصّہ کو فرج اور اندرونی حصّہ کو رحم کہتے ہیں۔ جسکے دو ہی کام بھی مُقرر کردیئے گئے ہیں۔ یعنی فرج کو اعضائے تناسل مردانہ سے ویریہ کھینچنا۔ اور رحم کو اُس ویریہ کے کیڑے کو اپنے اندر رکھ کر اپنے جسمانی ست خون سے پرورش کرکے بڑا جسم بنانا جسکی مفصل تشریح آپ اُسی باب میں پڑھ ہی چکے ہیں۔ اِس لئے تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِن آلات کے امراض بھی جُدا جُدا ہی ہوتے ہیں جن میں سے اکثر قدرتی بناوٹ کے باعث جو اِس قسم کے امراض ہوتے ہیں، کہ جیسے فرج کا تنگ ہونا۔ فرج کے دونوں لب ملے ہوئے ہونا۔ یا پردہ حجاب (یامُن جھلی) سے ڈھکا رہنا۔ یا فرج کا بالکل ہی نہ ہونا۔ تو اِن امراض سے عورت مُباشرت نہیں کرسکتی، یا کرنے میں بہت سخت تکلیف ہوتی ہے اور ماہواری حیض کا خون بھی نہیں جاسکتا۔ یا مقعد ومثانہ کی نالی اِس میں کو کھل کر اسی راستہ سے پیشاب پاخانہ آیا کرتا ہے۔ یا عورت کے فوطے ہی نہ ہوں یعنی بانجھ ہونا وغیرہ۔ تو یہ امراض زیادہ تر لاعلاج ہوتے ہیں یا عمل جراحی سے تعلق رکھتے ہیں، لہٰذا اِن کا بیان چھوڑ دیا جاویگا۔ **دویم** - چوٹ لگ جانے یا کسی مرد کے جبراً زنا کرنے سے پھٹ ٹوٹ جانا۔ یا رسولی نکل آنا۔ یا ناجائز زنا سے آتشکی وسوزاکی مادہ کا زہر لگ جانے سے زخم ہوجانا۔ تو اِن امراض کا علاج زخم کے بیان میں تبلائے طریقہ سے کریں۔ **سویم** - رحم کے متعلق امراض اکثر ماہواری حیض کے خون کی خرابی کے باعث ہوتے ہیں، لہٰذا اُنکا جُدا جُدا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱ - وَلوائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب فرج کے مُنہ دلوا میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب** - کمزور آتشکی مزاج اور دائمی قبض ہونا۔ بے حد مُباشرت کرنا۔ سفید پانی جانا۔ یا مقعد کی نالی کی سوزش پھیل کر بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت** - فرج میں درد وخراش ہوتا ہے، جو ران اور کمر تک جاتا ہے۔ ولوا میں سفید میوکس جھلی دار رطوبت بہا کرتی ہے۔ پیشاب میں جلن ہوا کرتی ہے۔ اکثر چھوٹے زخم ہوجاتے ہیں، جن میں سڑن ہوکر پیپ تک پڑ جاتی ہے اور بخار بھی آجاتا ہے۔ **علاج** - صرف سوزش کی حالت میں سوزش کے مُطابق آکاش تتو کے لوشن کی پچکاری دن میں دو تین بار فرج میں دیا کریں اور اِسی کا گلسرین یا روغن زیتون تین سو سانٹھ شکتی کا لگایا کریں

اور سٹرن کی حالت میں یہی عمل وایو تتو سے کیا کریں اور مباشرت سے بچا دیں صحت ہوجاویگی

۲۔ وِجے نائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب فُرج کے اندر سوزش ہو جاوے۔ اِس کے سبب۔ علامت۔ اور عِلاج وُلوائیٹس کی مانند ہیں۔

۳۔ امینوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم کی خرابی سے ماہواری حیض کا خون آنا بند ہوجاوے۔ یہ تین طرح سے ہوتا ہے۔ اوّل تو رحم میں خون پیدا ہی نہ ہونا۔ دویم۔ ماہواری حیض کا خون رحم میں جمع رہنا۔ سویم۔ تھوڑا خون جانا۔ سبب۔ اوّل کا سبب تو جسمانی کمزوری ہے۔ دویم کا رحم یا فُرج کا سوراخ بند ہونا ہے۔ جس سے کاذب حمل کا دہوکہ بہی ہوجاتا ہے۔ سویم کا دِلی تفکرات، تیز بُخار، سل، اینمیاں وغیرہ امراض کا ہونا ہے۔ علاج۔ سوراخ بند ہونے کا عِلاج تو عمل جراحی سے کراویں۔ اور باقی کسی بہی حالت میں اگنی پرتہوی کے مُرکب تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں اور مقوّی غذا کہلاویں، صحت ہوجاوے گی۔

۴۔ ڈِسمنورِیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ماہواری حیض کا خون ہمیشہ درد کے ساتھ اور کم جاوے۔ سبب۔ اوّل عصبی کمزوری ہونا دیا ماہواری حیض دس بارہ سال تک ہو اور اولاد پیدا نہ ہو، تو بہی ہوجاتا ہے۔ دویم۔ رحم میں سوزش یا ورم ہونا۔ سویم۔ رحم میں تنگی، سختی یا رسولی ہوجانا۔ یا رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یعنی ٹل جانا۔ علامت۔ اوّل سبب میں ماہواری حیض ہونے کے دو چار دِن پیشتر سے پیٹ کے زیریں حصہ میں درد ہوتا ہے، سُستی، کاہلی رہتی اور درد سر رہتا ہے۔ ران پر دبانے سے درد ہوتا ہے، جو باقاعدہ خون نکل جانے سے رفع ہوجاتا یا تہوڑا نکل جانے سے کم ہوجاتا ہے۔ بدہضمی رہا کرتی ہے۔ اکثر بائے گولا یعنی ہسٹیریا کا مرض ہوجایا کرتا ہے۔ عِلاج۔ اِس وقت کا تو ذرا دُشوار ہے۔ یعنی ماہواری حیض کا خون باقاعدہ جانے کے لئے پیشتر ہی سے اگنی پرتہوی کے مُرکب تتو کا عرق پلانا ہوگا۔ اور اِس تکلیف میں تو صرف آکاش تتو کا سوریہ اسنان پیٹ کے زیریں حصہ رحم پر دیا جاسکتا ہے، لیکن اِس سے خون بند ہوجانے کا خطرہ ضرور رہتا ہے، لہٰذا پیشتر ہی عِلاج کرنا ٹھیک ہوگا۔ دویم سوزش یا ورم کے سبب میں بہی یہی علامتیں پائی جاتی ہیں اور ایک دو ہفتہ تک متواتر تھوڑا تھوڑا خون جایا کرتا ہے۔ اِس کے لئے آکاش تتو کا سوریہ اسنان رحم پر دینا اور اِسی کا عرق پلانا زیادہ

مُفید ہے۔ لیکن جب درد بند ہو جاوے، تو پھر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا یا صرف پرتھوی تتو کا عرق ہی تیئیس ۲۳ ہفتہ تک پلادیں۔ **سوئم**۔ یں بھی یہی علامتیں ہوتی ہیں اور یہی علاج بھی کریں، ورنہ عمل جرّاحی سے علاج کرادیں۔

۵ مینوریجیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم سے ماہواری حیض کا خون بہت زیادہ جاوے۔ جو تین طرح سے ہوتا ہے۔ یعنی یا تو خون معمول سے زیادہ جاوے، یا زیادہ عرصہ تک جاوے، یا ایک ماہ میں کئی بار جاوے۔ لیکن بہت زیادہ خون جاوے، تو اُس کو **میٹروریجیا** کہتے ہیں۔ **سبب**۔ خون کی ماہیت میں فرق آجانا۔ جیسے سِل۔ ذیابطیس ہونا۔ تلّی بڑھ جانا۔ انیمیاں، اِسکروی ہو جانا۔ رحم میں سوزش ہونا۔ ماہواری حیض کے وقت مُباشرت کرنا۔ خوب قوی ہونے میں دِلی جوش ہونا۔ **علامت**۔ آہستہ آہستہ یا ایک دم زیادہ اور چھیچھڑے دار مُنجمد خون جایا کرتا ہے، جس سے کمزور ہو کر مریضہ بے ہوش ہو جایا کرتی ہے۔ **علاج**۔ آکاش تتو کا عرق جلدی جلدی روزانہ پانچ چھ خوراک پلادیں و اِسی کے لوشن کی پچکاری فُرج میں دیں یا اِسی کا سوریہ اسنان رحم پر دیں۔ اور گرم اشیاء، مُباشرت اور حرکت سے پرہیز کرادیں صحت ہو جاوے گی۔

۶ لیوکوریا۔ پردر۔ زنانہ سوزاک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم سے چِکنے والی سفید رطوبت بہا کرتی ہے۔ **سبب**۔ کسی طرح رحم میں خراش ہونا۔ زیادہ مُباشرت کرنا یا بار بار حمل گِرنا۔ سردی لگنا۔ سوزاک یا آتشک کے مادہ کا اثر ہونا۔ نازک مزاج اور گورے رنگ کی عورت ہونا ہیں۔ **علامت**۔ چہرہ زرد، بھوک کم، پیٹ کے زیریں حصّہ اور جنگاسہ میں درد ہوا کرتا ہے۔ فرج میں بھاری پن، بوجھ اور گرمی محسوس ہوا کرتے ہیں۔ حاجتِ پیشاب بار بار ہوا کرتی ہے۔ کبھی بخار اور کبھی دست بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ سفید لیسدار گاڑھی جمی ہوئی یا خون آمیز رطوبت جایا کرتی ہے، جس سے کپڑے پر دھبے تک پڑ جاتے ہیں۔ رحم کا مُنہ چوڑا ہو جاتا ہے۔ ماہواری حیض کا خون درد سے آتا، سر اور پیٹھ میں درد رہتا اور سُستی، کاہلی رہا کرتی ہے۔ کسی دِماغی یا جسمانی کام کو مَن نہیں چاہتا اور ہسٹیریا یا کنولشن کی مانند دورے بھی ہو جاتے ہیں۔ اکثر قے ہوتی اور نفخِ شکم ہو جایا کرتا ہے۔ اور مُزمن ہو جانے پر صرف انڈے کی سفیدی کی مانند رطوبت جانے لگتی ہے۔ رحم کے مُنہ پر زخم تک ہو جاتے ہیں۔ فُرج میں کھُجلی ہوتی اور عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ آخر کار راجکشما۔ سِل ہو کر موت تک ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ پرتھوی تتو

اور آکاش تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک اوّل بدل کر پلاویں۔ اور اِنہیں کے لوشن کی پچکاری فُرج میں لگادیں۔ اور زیادتی میں آکاش تتو کا سوریہ استان رحم اور فرُج پر اور دیا کریں گرم اشیاء اور مُباشرت سے پرہیز کرادیں اور رہن سہن تیرہویں باب کے مُطابق رکھیں صحت ہوجاوے گی۔

۷۔ شکایت مُباشرت

جب اِن دونوں آلات میں سے کِسی میں مُباشرت کی خواہش زیادہ ہو، تب آکاش تتو۔ اور جب کم ہو، تب اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق استعمال کرادیں دُرست ہوجاوے گی۔

فصل سوئم چالیسؔ بیانات تمام شُد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والے طبیبوں کو میرا نمسکار ہے۔

نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

کنوار سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چالیسواں باب دوسو نوے بیانات تمام شُد

اُوم

جلائے نمونہ

اٹھ

اِکتالیسواں باب

رسناگیان اِندری - زبان کرم اِندری خُون خاص سیال و دِل

اُن آلات کے امراض کا بیان، جو زیادہ تر جل تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن تمام جسمانی تکالیف (ادھیاتمِک کلیش) کا حال لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے دوسرے تتوں کی کمی بیشی کے باعث اِن میں جل تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جاتا ہے۔ اور پھر زیادہ تر اسی کی کمی بیشی کے امراض جیسے ذائقہ خراب معلوم ہونے یا بالکل نہ معلوم ہونے، نگلنے میں تکلیف ہونے یا اِس کا ست خون ہی بگڑ کر ٹھنڈا یا گرم ہوجانے، یا اِس کی ماہیت ہی بگڑ جانے یا دِل کا کام کم و بیش ہو کر دورانِ خون کے خراب ہوجانے وغیرہ کے امراض یا کئی تتوں کے مُشترکہ بگاڑ کے امراض پیدا ہوجاتے ہیں جنمیں سے کوئی کوئی تو اپنی گذشتہ بداعمالیوں کا ثمرہ ہوگنے کے لئے قہرالٰہی سے بھی جیودں کو مِلتے ہیں۔ اور سب کی مُختلف ہی علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ بھی ہوں، آپ تو صِرف انتیسویں[29] و چھبیسویں[26] باب کے مُطابق اُنکی تشخیص و علاج کریں اور حسبِ دِلخواہ فائدہ اُٹھاویں۔ لیکن بِلا جسمانی حِصّوں کے دیکھ کر چیر پھاڑ سیکھے، اُن کے عمل جراحی کے متعلق امراض سے ہرگز ہاتھ نہ لگاویں، تاکہ فائدہ کی بجائے نُقصان نہ ہوجاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوِک امراض کے عِلاج میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں، ورنہ کامیابی کی اُمید نہ کریں۔

فصل اوّل رسناگیان اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کے ٹھیک سوچ سمجھ کر اپنے موافق جل تتو کے خواص کی

اشیاء منہ کے ذریعہ کہاکر ودہوپ سے جل تتوکولے کر، اُن سے عُمدہ صالح خون بناکر تمام جسم کی بخوبی پرورش کرتے رہنے و تمام سنسار کی اشیاء خوردنی کا رس گُن یعنی ذائقہ محسوس کرنے کے لئے ہر ایک متنفس نرناری کے مُنہ میں زبان حواسِ باطنی (کرم اِندری) کی جڑ میں نیچے کی طرف جوگہرے نیلے رنگ کا ایک قِسم کا عصب جل تتو کے گُن کا مرکز اُسی کے نزدیک ملا جُلا ایک خاص حواس باطنی (گیان اِندری) اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق اُس دِشوکرما نے بنایا ہے، اِس کو **رسنا قوت ذائقہ** یعنی ذائقہ محسوس کرنیکی قوت کہتے ہیں۔ اور ہر ایک قالب (یونی) کے جسموں میں مُختلف طرح کے خواص کی اِسلئے بنائی ہے، کہ جِس سے کوئی جیو اپنے اعمال کے مُطابق ملے ہوئے قالب کے خِلاف بھوگ نہ بھوگ سکیں۔ جیسے۔ نہ نباتات یعنی قند، مول، پہل، اناج، گہاس، پہونس، خار یا فضلہ کہانے والے گوشت۔ اور نہ گوشت کہانے والے مذکورہ بالا سبزی وغیرہ و فضلہ ہی کہا سکتے ہیں۔ اِسکی ظاہری بناوٹ کو تو تقریباً سب ہی جانتے ہیں اور اندرونی حِصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن اِس کے امراض سمجھنے کے لئے صِرف اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہوگا، کہ جب اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے جسم میں کوئی بہی ایک یا کئی تتو بگڑ کر کوئی بہی مرض پیدا ہو جاتا ہے، تو فوراً اُس آلہ کا فعل بگڑ کر ذائقہ میں فرق آجاتا ہے۔ اور جب اُسی مرض کو ٹھیک سمجھ کر اُسی تتو کی کمی بیشی کو جوں کی توں پوری کر کے دُرست کر دیا جاتا ہے، تو بس یہ بہی خود دُرست ہو کر ٹھیک باقاعدہ ذائقہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ ورنہ نہ تو اسمیں کوئی جسمانی مرض پیدا ہی ہوتا ہے، اور نہ دور ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے سانپ کے کاٹنے میں اگنی تتو کی بیشی ہو جانے کے باعث دِماغ کی بیہوشی کی وجہ سے کڑوا ذائقہ ہی محسوس نہ کرنا۔ یا بُخاروں میں مُختلف تتوں کی کمی بیشی کے باعث مُختلف قِسم کے ذائقہ محسوس کرنا وغیرہ۔ سو وہ اُسی مرض کا عِلاج کر دینے سے صحت پا سکتے ہیں۔ ہاں، بیرونی وجوہات سے اِسکی ٹوٹ پھوٹ ضرور ہو سکتی ہے، سو اُس کے علامات کیمطابق چھوٹے زخم یا ورم کا تو عِلاج کر دیں، لیکن بڑوں میں عِلم جرّاحی کے عالموں سے کام لیں۔ اور اِس کی خاص کرم اِندری زبان کے امراض کا بیان حسبِ موقع اڑتیسویں باب کی تیسری فصل میں تحریر کیا ہی جا چکا ہے، لہٰذا یہاں اِس کا کوئی مرض نہیں لکھا جاویگا۔

فصل اول دہن بیانات تمام شُد

فصل دویم خون خاص سیال شئے کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور عِلاج

پیارے بہائیو! بِلا مُبالغہ شرتی دُنیا (اِسکی سِرشٹی) کی پیدائش کے بعد سنسار کے تمام پنچ عناصری

اجسام کے بنانے اور بنا کر اُن کی روزانہ افزائش وحفاظت کرتے رہنے کے لئے اُس وِشوکر مانے جو سیال شے بنائی ہے، اُس کو رکت۔ **خون**۔ **بلڈ** اور لہو وغیرہ کہتے ہیں حقیقت میں اِس کی بناوٹ اور بگاڑ کا حال تو اُسے ہی معلوم ہے، اور اِس کے اجزا کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑھیں۔ لیکن صِرف تندرستی کی حفاظت کے واسطے ضروری باتیں جاننے کیلئے اِس کی یہ تشریح جاننی ہی کافی ہوگی۔ کہ جب اِنسان اپنے موافق خوردنی اشیا رمنہ کے ذریعہ کہا پی لیتے ہیں، تو معِدہ میں جاکر اور باقاعدہ ہضم ہوکر اُس میں سے پانی کے رنگ کی ایک مختصر سیال شے بنتی ہے، جو دِل میں جاکر اُس کے خانوں میں گہوم پہر کے سُرخ ہوکر دورانِ خون میں شامل ہوجاتی ہے۔ اور پھر اِسی طرح تمام جسم میں کہیں بڑی شریانوں میں، کہیں درمیانی وریدوں میں، اور کہیں چھوٹی رگوں میں ہر وقت گہومتا پھرتا اور تمام آلات وعضلات اور ہڈیوں کی پرورش کرتا و طاقت دیتا رہتا ہے۔ اور اُسی کا جم کر گوشت و اِسی کے مختصر لُب لباب سے دیریہ بنتا رہتا ہے۔ لیکن یہ بہت سردی یا بہت گرمی سے یا جسم کے باہر آکر جم جاتا ہے۔ یعنی تمام جِسمانی تندرُستی اور زِندگی کا دار ومدار ہی اِس پر مُنحصر ہے۔ لہٰذا اِسی کے بہترین اور زیادہ مِقدار میں بنانے کو مُنہ سے لے کر مِقعد تک کی نالی اور اُس کے متعلق تمام آلات جیسے منہ، دانت، معِدہ، آنتیں وجگر کے تندرست رہنے کی بہت ضرُورت ہے۔ اور اِسی کی فضلات سے صفائی کرتے رہنے کے لئے گُردہ، مثانہ، جگر تِلی اور جِلد کے باقاعدہ تندرست رہنے کی بہی ضرُورت ہے۔ اور اِنسانوں کے کام وغیرہ کرتے رہنے سے جو اِس میں حِدّت یعنی گرمی بڑھ جاتی ہے، اُس کے رفع کرنے کے لئے پانی پینے یا غسل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کچھ پھیپھڑوں کے ذریعہ سے بہی سانس کی ہوا کے اوکسیجن سے مِل کر اِس کی حِدّت کم ہوکر اِس کی ماہیت ٹھیک باقاعدہ بنی رہتی ہے۔ اِس کا ذائقہ نمکین اور جسم میں اِس کی مِقدار جسم کے وزن کا تقریباً تیرہواں حِصّہ ہوتی ہے۔ اور دِل کے ٹھیک کام کرتے رہنے سے اِس کا تمام جِسم میں عمُدہ دوران بہی ہوتا رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ جسم کے تمام آلات ایک اِسی خون کے ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور جب یہ شے کسی طرح آہستہ آہستہ کم بن کر جسم میں کم ہوتی جاتی یا ایک دم زیادہ مِقدار میں نکل کر جسم میں کم رہجاتی ہے، تو روح (جیو آتما) اُس جِسم کو نکمّا جان کر چھوڑ جاتی ہے۔ بس اِسی کو موت یا اِنتقال کہتے ہیں۔ **ناظرین!** حقیقت میں اگر اِس کو غور کے ساتھ دیکھا جاوے، تو اِس سیال شے کی بناوٹ میں دو اشیاء پائی جاتی ہیں۔ ایک تو پنیلا حِصّہ جس کو سیرم کہتے ہیں۔ یہ تمام خون کا تقریباً پون حِصّہ ہوتا ہے اور اِس کا رنگ کچھ زرد ہوتا ہے۔ اِس میں چربی، انگوری شکر کا مٹھاس، کچھ نمک کا حِصّہ اور پانی پائے جاتے ہیں۔ اور دوسری منجمد شے جو تمام خون کا تقریباً چوتھائی حِصّہ ہوتا ہے

اِسمیں دو قِسم کے ذرّے پائے جاتے ہیں۔ جنمیں سے ایک تو صورت کے گول، چپٹے و زرد رنگ کے اور مسامدار (اِسپنجی) ہوتے ہیں۔ اِن میں سُرخ رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے، جس سے خون کا رنگ سُرخ دِکھلائی دیتا ہے۔ اور یہی شے پھیپھڑوں میں سانس کی ہوا سے اوکسیجن گیس کو جذب کر کے تمام جسم میں پہنچاتی ہے، جو صحت کے لیئے بڑی فائدہ مند ہے۔ اِن کو ریڈ کارپسکلز کہتے ہیں۔ اور دوسرے ذرّے گیند کی شکل کے گول و سفید رنگ کے ہوتے ہیں اِن کو وہائیٹ کارپسکلز کہتے ہیں۔ یہ سُرخ ذرات کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں قسم کے ذرّات اِس سیال شے میں پوست کی مانند بیشمار تعداد میں ہوتے ہیں، لیکن سفید ذرات سے سُرخ ذرّات چالیس گُنے ہوتے ہیں۔ اور جسم میں جہاں کہیں چوٹ لگجاتی یا کِسی خاص زہر سے سوزِش ہو جاتی ہے، تو یہ اُس کی اِمداد کے لئے اُس مقام پر زیادہ تعداد میں پہنچ جاتے ہیں، اِسی لیئے وہاں ورم ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہاں اُس زہر کی حِدّت سے لڑکر اِن میں سے جو ذرّات بیکار ہو جاتے ہیں، وہ مُردار ہو جاتے ہیں، بس اِسی کا نام پھلبو ہوتا ہی۔ جو گرمی سے پک کر پیپ یعنی مواد ہو جاتا ہی۔ اِس کے سُرخ ذرّات میں یہ تاثیر بھی ہوتی ہی، کہ جسم کو نرم و گرم رکھتے ہیں اور اُسکے تمام فُضلات کو بلغم، پاخانہ، پیشاب، پسینہ کے ذریعہ باہر نکالتے رہتے ہیں۔ اگر اِن میں اوکسیجن کم جذب ہو، تو وہ فضلہ (مادہ) خون ہی میں رُک کر جسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے، بس اِسی کو بُخار کہتے ہیں۔ اِسلئے اب صاف معلوم ہو گیا، کہ جو اِنسان تیرھویں باب کے خلاف کہیں بھی بھوگ کے کاموں سے اِسکو بگاڑ لیتے ہیں، تو سمجھ لو وہ اپنے جسمانی خزانہ ہی کو نیست نابود کرنا چاہتے ہیں۔ تو جب اِسمیں کہیں بھی وجوہات سے جل تتو کم و بیش ہو کر کوئی دیگر تتو کم و بیش ہو جاتا ہے، تو اُسی تتو کی کمی بیشی کی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً آکاش تتو بیش ہو جانے سے قبض، بلغم، فالج، موٹاپا، فسادِ خون جذام وغیرہ کے۔ اور کم ہو جانے سے خشکی کے بُخار وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اور وایو تتو بیش ہو جانے سے عصبی خرابی، پھڑکن، درد وغیرہ کے۔ اور کم ہو جانے سے سُنّی، اُٹر کل وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں۔ اور اگنی تتو بیش ہو جانے سے خونی و صفراوی اسہال، قے، ہیضہ، بُخار وغیرہ کے۔ اور کم ہو جانے سے فالج وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں۔ اور جل تتو بیش ہو جانے سے پلے تھورک (موٹاپا) وغیرہ کے۔ اور کم ہو جانے سے جلندر، خُشک کھانسی، سنگرہنی، کمزوری، انیمیاں وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں۔ اور پرتھوی تتو کی بیشی سے سُستی، کاہلی، بے خوابی، خشکی وغیرہ کے۔ اور کم ہو جانے سے قبض فسادِ خون جذام وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کا بیان تو حسبِ موقع دیگر مقامات میں لکھا جا چکا ہے یا لکھا جاویگا، اور باقی کچھ امراض ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ ہی ہوں، آپ تو صِرف انتیسویں[۲۹] و چھبیسویں[۲٦] باب کے مُطابق اُن کی تشخیص و عِلاج کریں۔ اور تیرھویں باب کے مُطابق تمام کھان پان، رہن سہن وغیرہ کا بندوبست کریں کرادیں۔ اور اِسکے آدھی دیو

امراض کے عِلاج میں سینتسویں ۳۷ باب کے مُطابق حقیقی ذکواۃ کریں کراویں، بس تمام کو صحت ہو جاویگی۔

اوّل بیشی حِدّتِ خون یعنی بُخار کے متعلق بیان

ناظرین! صحت کی حالت میں خون میں جو گرمی (حِدّت) ہوتی ہے، وہ جسم میں خون کی کم و بیش مِقدار کے مُطابق اور اُس مقام کے دِل سے نزدیک و دور ہونے کے باعِث ہی کم و بیش ہوتی ہے۔ جیسے مُنہ میں تھرمامیٹر کی ایک سَو ایک ڈگری (درجہ) بغل میں اٹھانوے ۹۸ و ننانوے ۹۹ ڈگری کے درمیان۔ اور ران میں ستانوے ۹۷ و اٹھانوے ۹۸ ڈگری کے درمیان ہی پائی جاویگی۔ تو جب کہیں بھی وجوہات سے خون میں اگنی تتو بیش ہو کر مذکورہ بالا مِقدار سے چاہے نِصف سے دس ڈگری تک کچھ بھی کم و بیش گرمی بڑھ جاوے، تو اُس کو **جوَر۔ تپ۔ فیور۔ بُخار و حرارت** کہتے ہیں۔ جِس کے عِلاج کے لئے مندرجہ ذیل خاص باتیں زبانی یاد کرلیں۔

پہلی بات بُخار کی علامت کے مُتعلق

ناظرین! سب طرح کے بُخاروں کی تیزی کی حالت میں تقریباً یہ علامتیں ہوا کرتی ہیں، کہ قبض ہونا۔ بھوک کم لگنا۔ پھریری معلوم ہونا۔ خشکی ہونا۔ گرمی بڑھ جانا۔ پیاس زیادہ لگنا۔ سُستی، کاہلی، اعضا شکنی و بے کل ہونا اور نیند کم آنا۔ اکثر ہذیان تک ہو جاتا ہے اور آخر میں بلغم بڑھ کر موت تک ہو جاتی ہے۔

دوسری بات بُخار کی میعاد کے مُتعلق

ناظرین! تمام قِسم کے بُخار تقریباً چار طرح سے اُترتے ہیں۔ **اوّل** جسم کی کوئی رطوبت جیسے۔ پاخانہ پیشاب، پسینہ زیادہ مِقدار میں نِکل کر یا نکسیر پھوٹ کر گرمی کم ہو جانے سے۔ یہ بُخار پِرتھوی تتو کی کمی سے دورے کے ہوتے ہیں، جو وجوہات کے لِحاظ سے دِن میں دو چار بار سے لے کر روزانہ یا دوسرے تیسرے چوتھے دِن تک بڑھتے گھٹتے رہا کرتے ہیں۔ **دویم**۔ بغیر کِسی رطوبت کے نِکلے بھی آہستہ آہستہ گرمی جسم ہی میں جذب ہو کر کم ہو جانے سے۔ یہ اکثر میعادی ہوتے ہیں، جو وجوہات کے لِحاظ سے وایو تتو کی کمی سے ایک ہفتہ کی۔ آکاش تتو کی کمی سے دو ہفتہ کی۔ اور جل تتو کی کمی سے تین ہفتہ تک کی میعاد میں اُترنے والے ہوتے ہیں۔ **سویم**۔ کچھ رطوبت نِکل کر اور کچھ جذب ہو کر گرمی نِکل جانے سے بھی بُخار اُترتے ہیں، جو میعادی کی مانند ہی ہوتے ہیں۔ **چہارم**۔ خون میں زیادہ مِقدار میں گرمی بڑھ جانے کے باعِث تمام جسم میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا دھبے نِکل کر گرمی نِکل جانے سے۔ یہ بھی اکثر میعادی ہی سے ہوتے ہیں۔ **پنجم**۔ کوئی کوئی بُخار نہ تو دورے سے آتے اور نہ کِسی میعاد ہی پر اُترتے ہیں، بلکہ ہر وقت کم و بیش بنے ہی رہتے ہیں۔ تو ایسے بُخار اِکتیس دِن بنے رہنے کے بعد **جیرن جور۔ تپ دِق۔ کرانک فیور** کہلاتے ہیں، جو کئی تتوں کی خرابی سے ہوتے ہیں۔

تیسری بات بخار کے اُصول علاج کے متعلق

ناظرین! تمام قسم کے بخاروں میں تقریباً اِس اُصول پر علاج کرنا چاہئے، کہ دورے سے چڑھنے اُترنے والے بخاروں میں گرم پانی کی پچکاری مقعد میں لگا کر فضلہ صاف کریں۔ وایو تتو کی بیشی کے بخار میں جسم کو ملیں اور دباویں۔ اگنی کی بیشی کے بخاروں میں مُسہل دیں۔ آکاش کی بیشی کے بخار میں بلغم خارج کرنے کا بندوبست کریں۔ اور جل تتو کی بیشی کے بخار میں فاقہ کراویں۔

چوتھی بات بخار میں پرہیز کے متعلق

ناظرین! تمام قسم کے بخاروں میں اِس طرح کھانے پینے کا بندوبست اور پرہیز ہونا چاہئے، کہ پیشتر تو ہر ایک بخار کی شروعات میں تین دن تک غلہ کا فاقہ کراویں، لیکن نمکین پانی پلاویں اور بخار کی تشخیص کرلیں۔ پھر دورے والے بخاروں میں آرام کی حالت میں ہلکی ہاضم غذا کھلاویں اور بخار کی حالت میں کچھ نہ دیں۔ اور آکاش تتو کی بیشی والوں میں کٹو، تکت۔ کشائے (تیز۔ چرپری۔ کڑوی۔ کسیلی) وکمی والوں میں مدھر، امل، پٹو (میٹھی۔ کھٹی۔ نمکیں) اور وایو تتو کی بیشی والوں میں مدھر امل پٹو وکمی والوں میں کٹو۔ تکت۔ کشائے۔ اور اگنی تتو کی بیشی والوں میں مدھر تکت۔ کشائے وکمی والوں میں امل۔ پٹو۔ کٹو۔ اور جل تتو کی بیشی والوں میں پٹو وکمی والوں میں کشائے۔ اور پرتھوی تتو کی بیشی والوں میں مدھر وکمی والوں میں تکت۔ اور اِن کی مرکب کمی بیشی والوں میں اِنہیں کے مرکب خواص کی اشیاء کھلاویں اور خلاف سے پرہیز کراویں۔ البتہ کہنہ بخار میں طاقت کے لئے دودھ ضرور پلا سکتے ہیں۔ اور ہوا میں رہنے، مباشرت کرنے اور گرم خشک اشیاء کے استعمال کو زہر کی مانند چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ عوام کا یہ مقولہ بالکل بے بنیاد ہے، کہ بخار کی حالت میں مقوی اشیاء کھلانا طاقت بڑھاتا ہے۔ اور اسباب کے لحاظ سے بخاروں کے نام و علامت اور علاج حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ ٹرامیٹک فیور۔ سیکنڈری فیور۔ ضربی بخار۔ سوزشی بخار

اُن کو کہتے ہیں، کہ جب بیرونی چوٹ وغیرہ کے صدمات سے یا اندرونی اعضاء یا آلات میں سوزش ہونے کے باعث بخار ہو جاوے۔ جیسے۔ لڑائی یا گر پڑنے سے بیرونی۔ اور سوزاک۔ آتشک۔ گٹھیا وغیرہ سے اندرونی۔ **علامت**۔ مقامی چوٹ کی سوزش کی امداد کے لئے خون کے سُرخ دانوں کا رجحان اُدھر ہی کو زیادہ ہو جاتا ہے، جس سے اُسی مقام میں خون کے سُرخ دانے زیادہ مقدار میں اکٹھے ہو جانے کے باعث سُرخی۔ سوجن۔ درد حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت زیادہ بیشی میں تمام جسم کی گرمی بڑھ کر کم و بیش بخار ہو جاتا ہے اور چوٹ یا سوزش کے مطابق پانچ سات۔ دس دن میں صحت ہو جاتی ہے۔ اور زیادتی چوٹ یا سوزش کے بخار میں مذکورہ بالا علامتوں کے

سوائے کبھی ہذیان بھی ہوجایا کرتا ہے۔ ایسے بُخاروں کے اُترنے کی کوئی مُدت مُقرر نہیں ہے۔ **عِلاج** اِس میں بُخار کے عِلاج کی ضرورت ہی نہیں، صِرف مقامی چوٹ کی علامت کے مُطابِق عِلاج کر دیں البتہ ہذیان ہونے میں آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر ضرور دیدیں تاکہ بیہوشی نہ ہو وے، بس صحت ہوجاویگی۔

۲ رومیٹک فیور۔ رومائیزم۔ وجع مُفاصِل۔ گٹھیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بڑے جوڑوں میں سوزِش کے ساتھ بُخار بھی ہو۔ **سبب** اوّل تو موروثی دویم آتشک یا سوزاک کے امراض میں ٹھیک عِلاج ہونیکے باعث اِن کا زہر خون میں شامِل ہوکر جوڑوں پر سوزِش کرنے کا اثر رکھتا ہے، جِس کے باعث بُخار ہو جاتا ہے۔ سویم تر مُلکوں میں یا موسم کے تبادلہ میں یا اگنی تتو کی بیشی میں ایک دم جسم میں ٹھنڈ کا اثر ہونے سے بھی بُخار ہو جاتا ہے۔ **علامت** یکایک لرزہ دیکر بُخار چڑھ جاتا ہے اور ہاتھ یا پیر کے بڑے جوڑوں میں سختی آجاتی اور سوزش ہوجاتی ہے۔ جنمیں جل وایو تتو کی بیشی سے سُرخی، سوجن، درد، حرارت کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ **عِلاج**۔ اِس میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلادیں اور دو بار اگنی تتو کا سوریہ اسنان مریض مقام پر دیا کریں، صِحت ہوجاویگی۔

۳ پیورپیرل فیور۔ پرسوت جُور۔ زچہ کا بُخار

اُس کو کہتے ہیں۔ کہ جب زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد بُخار ہو جاوے۔ **سبب**۔ بچہ کے پیدا ہونے میں جو فُرج میں خراش ہوجاتے ہیں، اُن میں رحم کی خراب رطوبت لگ کر ایک قسم کا زہریلا مادہ بنجاتا ہے، پھر اُس سے وہ زخم سڑ کر وہاں سوزش ہوجاتی ہے اور رطوبت کا اخراج بند ہوجاتا ہے۔ جِس کا زہر خون میں شامِل ہوکر ایک قسم کا بُخار پیدا کر دیتا ہے اور پھر بہت خطرناک و مُہلک شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ **علامت**۔ تیز بُخار کے علاوہ ہذیان و بیہوشی بھی پائی جایا کرتی و فُرج سے بیحد بدبو آیا کرتی ہے۔ اور بُخار کی باقی تمام علامتیں مُتذکرہ بالا ہوتی ہیں۔ **عِلاج**۔ اِسمیں روزانہ دو بار فُرج کو وایو تتو کے لوشن سے بذریعہ پچکاری صاف کر کے وایو تتو گلسرین تین تتو سائنڈ شکتی کا لگایا کریں، اور آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلایا کریں۔ اگر ہذیان ہو، تو اِسی کا سوریہ اسنان دماغ پر دیں۔ اور جب زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس کو ٹھنڈ کے کام جلدی کرنے پڑیں، تو بھی ایک قسم کا بُخار ہوجاتا ہے، اِسے **پیورپیرل الفیمرا یا سیت پرسوت** کہتے ہیں۔ اِس میں صِرف قدرے بُخار (حرارت) اور ہاتھ پیروں میں درد رہا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ اِس میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو بار روزانہ پلایا کریں۔ اور بہت ضرورت میں اِسی کا تیل ملوادیں، صِحت ہوجاویگی۔

۴ اِرِی سپلس - سرخ بادھا - بادِھلا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چہرہ پر کوئی اُبھار نکل کر ورم پھیلتا جاوے اور سوزشی بُخار ہو جاوے۔ **سبب** - اسنیہ وابریگرہ یموں کے خلاف ناجائز آمدنی کرنے والے اشخاص کے خون میں قہر الہٰی سے اگنی تتو بیش ہو کر جلد کی خانہ دار جھلی کے کسی ایک مقام میں اکٹھا ہو جاتا ہے، یا کسی خراش میں آتشکی زخم کا زہر لگ کر وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ **علامت** - گردن سے سر تک کے کسی مقام میں سوزشی مقام پر بہت سخت کڑا اُبھار معلوم ہوتا ہے اور اُس میں پھونکنے والا سخت جلن کا ٹیس مارنے والا متواتر یا رُک رُک کر درد ہوا کرتا ہے، جس سے مریض بیچین رہتا اور اُس کا چہرہ خوفناک معلوم ہونے لگتا ہے۔ سخت سوزشی بُخار ہو جایا کرتا، اور کبھی کبھی کنولشن کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ سوزش ایک مقام سے دوسرے مقام کو بڑھتی اور پیچھے سے ہٹتی چلی جایا کرتی ہے جس سے دماغ کی طرف کو ہٹنے سے کوما ہو کر، اور گلے کی طرف کو جانے سے دم گھٹ کر موت ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ **عِلاج** - پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر آکاش تتو کا سوریہ ورا تری اسنان دن رات میں دو دو بار مقام مرض و دماغ پر دیں۔ جب ورم کی رفتار رُک جاوے اور کم ہونے لگے، تب دو بار وایو تتو اور دو بار آکاش تتو کا اسنان دیا کریں۔ یا انہیں کے لوشن کی گدی تر کر کے متواتر اوّل بدل کر تر رکھیں اور آکاش تتو کا عرق دُگنی مقدار میں چھ بار پلایا کریں، صحت ہو جاویگی۔

۵ سپٹی سیمیاں - پائمیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں کسی خاص زہر کے مِل جانے سے تیز بُخار ہو جاوے۔ **سبب** اِرِی سپلس کی مانند ابریگرہ وغیرہ یموں (فرائض منصبی) کے خلاف عمل کرنے والے اشخاص کو قہر الہٰی سے ہو جاتی ہے۔ یا جب عمل جراحی کے وقت کوئی خاص زہر خون میں داخل تو ہو جاوے، لیکن وہ کسی ایک مقام کو نہ نکلے اور خون ہی میں رم جاوے، تب اِس کا اثر اِرِی سپلس سے بھی زیادہ اگنی تتو کو بیش کو دینے والا اور مُہلک ہوتا ہے۔ **علامت** - تیز سوزشی بُخار ہو جاتا ہے اور تمام جسم میں سُرخ دھبے یا چھوٹے دانے نکل آتے ہیں، جو پھر بڑے بڑے وُنبل تک ہو جاتے ہیں اور اگنی تتو کی بے حد بیشی کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر تمام حواس باطنی بگڑ کر دل کی رفتار بند ہو کر یا دماغ میں کوما ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **عِلاج** - اِس میں پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں کراویں، پھر بہت عُجلت کے ساتھ اِرِی سپلس کی مانند عِلاج کریں۔ اور اگر کہیں خراش کا پتہ چل جاوے، تو وہاں وایو تتو گلیسرین تین تتو ساٹھ شکتی کا لگاویں اور غذا کا لنگھن (فاقہ) کراویں، صحت ہو جاویگی۔

دوئم۔ اِنٹرمٹینٹ فیور۔ ملیریل فیور۔ وِشم جوَر۔ وِرام جوَر۔ تپ لرزہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بُخار باری سے آوے اور اُتر جایا کرے۔ **سبب۔** پیشتر خون میں پرتھوی تتو کم ہو کر پیٹ میں قبض ہوتا ہے، پھر اِسی کی کمی سے خون میں صفرا کی خرابی ہو کر اگنی تتو بگڑ جاتا ہے۔ **علامت۔** جاڑے کی پھریری و لرزہ معلوم ہوتا ہے اور جسم ٹوٹتا و ہڑکل زیادہ ہوتی ہے، پھر بُخار ہو جاتا ہے۔ اور صفرا کے کم وبیش مقدار میں خون میں ملنے کے باعث کبھی دن میں تین چار بار تک بُخار آجاتا ہے، جو تین چار گھنٹہ ہی رہکر اُتر جایا کرتا ہے، لیکن اِتنا ہی وقفہ دیکر پھر آجایا کرتا ہے۔ کبھی روزانہ ایک ہی بار بُخار آیا کرتا ہے، جو چھ گھنٹہ رہ کر اُتر جایا کرتا ہے۔ کبھی تیسرے دِن بُخار آیا کرتا ہے، تو آٹھ گھنٹہ رہ کر اُتر جایا کرتا ہے۔ اور کبھی چوتھے دن بُخار آیا کرتا ہے، تو وہ بارہ گھنٹہ بعد اُترا کرتا ہے۔ بس اِنہیں کو **اِکترہ۔ تیجاری و چوتھیا** کہتے ہیں۔ لیکن زیادہ عرصہ تک باری آتے رہنے میں تلّی یا جگر بھی بڑھ جایا کرتے ہیں اور زہرباد (انیمیاں) ہو جایا کرتا ہے۔ اور بُخار کی حالت میں تمام مذکورہ بالا علامتیں ہی ہوا کرتی ہیں۔ **عِلاج۔** شروع میں تین دِن فاقہ کرا دیں اور پرتھوی تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلایا کریں، اور ایک بار گنگنے پانی کی مقعد میں پچکاری دیکر فضلہ کو صاف کرا کریں۔ تین دِن بعد آکاش تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں اور پرتھوی تتو بیش کرنیوالی غذا کھلاویں اور باقی اشیاء سے پرہیز کراویں۔ صحت ہو جاوے گی۔

سوئم۔ رِمِٹینٹ فیور کنٹینیوڈ فیور۔ آوِرام جوَر صفراوی یا دائمی بُخار

اُن کو کہتے ہیں، کہ جب بُخار چڑھ کر کسی مُقررہ وقت پر اُتریں۔ **سبب۔** بقیہ تینوں تتوں کی کمی سے جو خون میں اگنی تتو یعنی صفرا بڑھ کر مختلف قسم کی مُدت کے بُخار پیدا ہو جاتے ہیں، تو اُن میں ہر ایک تتو کی کمی کی پہچانیں و اُنسٹویں باب کے مُطابق مندرجہ ذیل علامتیں ملاویں اور اُسی کے مُطابق علاج کریں۔

۱۔ جب خون میں وایو تتو کی کمی سے اگنی تتو یعنی صفرا بڑھ کر بُخار ہوتا ہے، تو اِس قسم کے بُخار میں ہڑکل زیادہ ہوتی ہے اور ایک ہفتہ تک فاقہ کرنے سے خود ہی بغیر دوائی کھائے اُتر جاتا ہے۔ اِس کو **سوداوی بُخار۔ وات جوَر** کہتے ہیں۔ **عِلاج۔** اِس میں وایو تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں اور خاص اُصول کے مُطابق اِس کی بیشی کرنیوالی اشیاء کھلاویں اور خلاف سے پرہیز کرا دیں، صحت ہو جاویگی۔

۲۔ جب خون میں آکاش تتو کی کمی سے اگنی تتو یعنی صفرا بڑھ کر بُخار ہو جاتا ہے، تو اِس قسم کے بُخار میں خشکی زیادہ ہوتی ہے اور دو ہفتہ تک فاقہ کرنے سے خود ہی بلا دوائی کھائے اُتر جاتا ہے۔ اِسکو

پت جور۔ صفراوی بخار کہتے ہیں۔ علاج۔ اِس میں آکاش تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلاویں۔ اور سرسام، ہذیان کی حالت میں اِسی کا سوریہ یا راتری اسنان دِماغ پر دیں اور اِسی تتو کی بیش کرنے والی اشیاء کھلاویں اور خلاف سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاوے گی۔ ۳ جب خون میں جل تتو کی کمی سے اگنی تتو یعنی صفرا بڑھ کر بخار ہوتا ہے، تو اِس قسم کے بخار میں بلغم کی خشکی ہو کر کھانسی و سینہ میں درد وغیرہ بخار کے ساتھ اور زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اور پھیپھڑوں کی بہت باریک شریانوں میں بلغم خشک ہو جانے کے باعث سانس لینے میں درد و تکلیف ہوتی ہے اور بلغم نکالنے کے لئے کھانستے کھانستے پھیپھڑوں کی شریانیں پھٹ کر بلغم کے ساتھ خون ملا ہوا آنے سے بلغم کا رنگ اینٹ کی سُرخی کی مانند دکھلائی دیا کرتا ہے۔ اور تین ہفتہ تک فاقہ کرنے سے خود ہی بغیر دوائی کھلائے اُتر جاتا ہے۔ بس اِسی کو نیومونیا پلیورسی۔ کف جور یا بلغمی بخار کہتے ہیں۔ علاج۔ اِس میں جل تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلاویں اور پھیپھڑوں پر جل تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں۔ اور جل تتو کی بیشی کرنے والی اشیاء کھلاویں و خلاف سے پرہیز کراویں۔ لیکن کسی طرح بھی آگ سے نہ سیکیں، کیونکہ یہ مرض کے سبب کا مددگار رہے، تو جلد صحت ہو جاوے گی۔

چہارم۔ ٹائیفس فیور وغیرہ

اُن کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسانوں کے صفائی (شوچ) وغیرہ فرائض کی باقاعدہ پابندی نہ کرنے کے باعث قدرتی خرابی (دیوکوپ) سے یا تو موسم سرما میں گرم اشیاء زیادہ کھانے والوں کا صفرا زیادہ بڑھ کر اور موسم گرما میں دھوپ کی تیزی پا کر ایک دم صفرا بگڑ کر جب خون میں بہت زیادہ اگنی تتو کی خرابی ہو جاتی ہے، تو اِسی کی کمی بیشی کے مُطابق یا کسی ایسے ہی مریض کے زہر کی چھوت کا خون میں اثر ہو کر مختلف قسم کی علامت والے بخار پیدا ہو جاتے ہیں، تو اِن کو مُندرجہ ذیل مختلف ناموں سے بولتے ہیں اور اِن سبھی کو دو ہفتہ کے بعد صحت ہوتی ہے۔ اِن کے علاج میں پیشتر سینتسویں باب کے مُطابق ہون وغیرہ ضرور کریں کراویں، پھر آکاش اور وایو تتو کے عرق، لوشن، تیل و اسنان ہی حسبِ ضرورت کام میں لانا فائدہ مند ہیں۔ اور خاص اُصول کے مُطابق اگنی تتو کے نیست کرنے والی اشیاء کھلاویں اور اِس کے بیش کرنے والی سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاوے گی۔ لیکن دیگر تندرست اشخاص کو ایسے مریضوں کی سانس کی ہوا، بلغم و دانوں کے پیپ اور بستر سے بچاویں۔ کیونکہ اِن مرضوں کا زہر اِنہیں میں ہوتا ہے، جس سے دوسروں کو چھوت لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۱۔ جب جسم پر چھوٹے چھوٹے لال دانے بہت کم تعداد میں نکلیں، تو اِس کو **میزلس۔ خسرہ ہنسنی کھیلنی ماتا** کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے کچھ بڑے اور زیادہ تعداد میں نکلیں، تو اِس کو **اِسمال پاکس۔ چیچک۔ چھوٹی ماتا** کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے بہت زیادہ تعداد میں اور بڑے بڑے نکلیں، تو اِس کو **چکن پاکس۔ چیچک۔ بڑی ماتا۔ سیتلا** کہتے ہیں۔ اور جب یہی زہریلا مادہ بڑے بڑے سُرخ دانوں کی شکل میں نِکلے، تو اُس کو **اِسکارلٹ فیور۔ سُرخ بُخار** کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے سیاہ رنگ کے نکلیں، تب اِس کو **ٹائیفس فیور۔ کالا بُخار** کہتے ہیں۔ اور جب اگنی تتو یعنی صفرا بہت زیادہ فاسِد ہو کر خون سے جُدا ہو جاتا ہے، تو یہی زہریلے دانوں یا دھبوں کی شکل میں ہو کر جسم زرد سی زرد دِکھلائی دینے لگتا ہے اور سخت تیز بُخار ہوتا ہے، تو اُس کو **یلیو فیور۔ زرد بُخار** کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ اِن تمام قِسم کے بُخاروں میں سِلسِلہ وار اگنی تتو کی بیحد بیشی ہی کی علامتیں پائی جاتی ہیں، لہٰذا یہ سبھی بُخار خطرناک و مُہلک اور مُتعدی (چھوتدار) ہوتے ہیں۔ **علاج**۔ اِن تمام قِسم کے بُخاروں میں پیشتر سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کرادیں۔ پھر مریض کو ٹھنڈے ہوادار مکان میں ہوا سے بچا کر اندھیرے میں رکھیں اور صِرف ٹھنڈا تازہ پانی پلادیں اور کوئی شئے نہ کھلاویں۔ مریض کے رہنے والے مکان کے دروازہ پر نیلا، ہرا یا کالا کمبل یا موٹا کپڑا سرد پانی میں بھگو کر ٹانگے رکھیں یا نیم کے ہرے پتّوں کی ٹہنی زیادہ مِقدار میں دروازے پر ڈالے رکھیں۔ اور آکاش تتو کا عرق تین چار خوراک یا زیادہ تکلیف میں اور بھی زیادہ تعداد میں روزانہ پلایا کریں اور ایک دوبار آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر دیا کریں۔ زیادہ کمزوری میں اِسی تتو کا دودھ بنا کر بھی پلادیں، لیکن مریض کو اپنے جسم کے تمام اعضا اور خاص کر آنکھ، ناک، کان کو کھُجلانے نہ دیں کیونکہ اِن میں کھُجلانے سے اُن کے دانوں کے زخم ہو کر کان پھوٹ جانے و ناک بیٹھ جانے اور آنکھ پھوٹ جانے یا ٹینٹ نِکل آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ لہٰذا جب مریض کے جسم پر اچھی طرح دانے نِکل کر اور مُرجھا کر کھُرنڈ بندھنے لگیں، تب وایو تتو کا تیل یا گلِسرین تین سو ساٹھ شکتی کا تمام جسم سے مل دیا کریں۔ اور خاص کر آنکھوں یا تمام چہرہ کو دِن میں کئی بار وایو تتو کے لوشن سے دھوتے رہا کریں۔ اور اگر یہ دانے نِکلتے نِکلتے بند ہو جاویں، تو اِسے ماتا کا بیٹھ جانا یا سیتلا کا کوپ یا بگڑ جانا کہتے ہیں، تو یہ علامت حقیقت میں خطرناک ہوتی ہے۔ اِس میں زہر کا اثر جسم کے باہر نہ نِکل کر خون ہی میں رم جایا کرتا ہے اور ہذیان ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں فوراً اگنی تتو کے عرق کی دو تین خوراک پلا دینا یا اگنی تتو کا ایک بار دو گھنٹہ تک سوریہ اسنان

دیدینے سے دانے پھر اُبھرنے شروع ہو جاتے ہیں، اِس کے بعد مُندرجہ بالا علاج ہی کرتے رہیں پوری صحت ہو جاوے گی۔

۲ اور جب گھر کے نابدان بدرّو و پاخانہ کے مکان کی بدبو یا خراب دودھ کے پینے سے یہ زہر پیدا ہو کر جسم میں داخل ہو جاتا ہے، تو کم و بیش بُخار کے ساتھ خشخاش کے دانہ کی مانند چھوٹے چھوٹے گلابی یا سفید بوند سے دانے چھاتی یا پیٹ پر کم مقدار میں ایسے نکلتے ہیں، کہ جو دبانے سے مِٹ جاتے اور دباؤ ہٹا لینے سے پھر اُبھر آتے ہیں۔ تب اِس بُخار کو **ٹائیفائڈ فیور۔ اِنٹرک فیور۔ موتی جھرا** کہتے ہیں۔ اِس میں زہر کا اثر پیٹ کی آنتوں میں زیادہ ہونے کے باعث وہاں بھی دانے نکلتے ہیں، جس کے باعث آنتوں کا فعل خراب ہو کر کبھی دست، کبھی قبض اور نفخ شکم رہا کرتا ہے۔ اور یہ دانے کبھی نیست ہو جاتے ہیں اور کبھی پھر نکل آیا کرتے ہیں۔ یعنی یہی سلسلہ تقریباً تین چار ہفتہ تک بنا رہتا ہے۔ اور بُخار کی بقیہ تمام علامتیں مُندرجہ بالا ہوا کرتی ہیں۔ اگر اِس کا ٹھیک علاج نہ کیا جاوے، تو یہ بھی خطرناک ہی ہوتا ہے۔ اِسکے **علاج** میں بھی خیرات ضرور کریں، پھر دو تین خوراک آکاش تتو اور دو تین خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی روزانہ پلایا کریں۔ غذا میں دودھ پھاڑ کر اُس کا پانی پلایا کریں اور صحت ہونے تک دیگر کوئی غذا ہرگز نہ دیں۔

۳۔ اِنفلوئنزا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب زُکام میں اگنی تتو بیش ہو کر بلغم جل جانے سے سخت بُخار ہو جاوے۔ **سبب و علامت** اِس میں شروع میں زُکام ہوتا ہے، پھر بلغم خُشک ہو کر پھیپھڑوں میں اوکسیجن نہ پہنچنے سے تیز بُخار ہو جایا کرتا اور بہت تکلیف دِہ خشک کھانسی اُٹھا کرتی ہے۔ اکثر اِنقلاب موسم کے وقت ترائی کے مقامات میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اِس میں بُخار کی علامتوں کے سوائے سخت عضلاتی و عصبی کمزوری، دردسر، نکسیر پھوٹنا، ناک بہنا، حلق و زبان میں درد ہونا، یہ تکالیف اور زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اکثر آواز بھی بھنبھنانے لگتی ہے۔ یہ بھی مُتعدی اور خطرناک مرض ہے۔ **علاج**۔ اِس میں جل اور وایو تتو کے عرق کی تین تین خوراک روزانہ اوّل بدل کر پلاویں اور گرم خُشک اشیاء سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاوے گی۔

پنجم۔ کرانک فیور۔ جیرن جوَر۔ تپ دِق

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنہیں بھی وجوہات سے بُخار پُرانا ہو جاوے۔ **سبب**۔ رمِٹینٹ یا اِنٹرمِٹینٹ دونوں قسم کے بُخاروں کا باقاعدہ علاج نہ ہونے کے باعث جب

معدہ، جگر، تلی، گردہ یا دل وغیرہ خاص آلات بگڑ کر اُن کے افعال بگڑ جاتے ہیں، تو اُن کے افعال کی خرابی سے خون باقاعدہ صاف نہیں ہوتا اور وہ حدّت (گرمی) خون ہی میں رمی رہتی ہے، جس سے پھر کم و بیش مقدار میں بخار بنا رہتا یا بار بار لوٹ کر آتا رہتا ہے۔ جو اکتیس ۳۱ دِن تک بنے رہنے کے بعد تپ دق کہلاتا ہے۔ **علامت** تمام مذکورہ بالا علامتیں ذرا کمی کے ساتھ ہوتی ہیں اور کمزوری زیادہ ہوتی چلی جایا کرتی ہے **علاج**۔ جن آلات کی خرابی سے بخار رُکا پایا جاوے، اُن کا باقاعدہ علاج کرنے سو تپ دق نیست ہو سکے گا۔ ورنہ ہرگز نہیں۔

ششم۔ تھائی سِس۔ کنزمپشن۔ ٹیوبرکلوسِس۔ سِل۔ راجیکشما

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بخار کے ساتھ جسم ہی بہت سوکھتا یعنی لاغر ہوتا جاوے۔ **سبب**۔ یہ مرض انسانوں کے فرضِ مجرّدی (برہمچریہ یم) کے خلاف ناجائز زِنا کرنے پر قہرِ الٰہی سے اکثر موروثی خرابی یا مُندرجہ ذیل اسباب سے پندرہ سے تیس سال کی عُمر کے درمیان والے نازک مزاج، کمزور، عیّاش خواص کے مرد عورتوں کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے یعنی نکمّے، شرابی، عیاش، مشتعلس کرنے والے اشخاص کو جب تپ دق ہو جاوے، یا ایسی ہی عورتوں کو جب بچوں کو زیادہ مُدّت تک دودھ پلانا پڑے، یا کسی طرح جسم سے خون، پیپ، ویریہ یا ایلبیومن کے زیادہ مُدّت تک جانے سے، یا اِن تمام رطوبتوں کا جانا یا ماہواری حیض کا خون جانا ایک دم بند ہو جانے سے، یا انیمیاں کی حالت میں جسمانی یا روحانی محنت زیادہ کرنے اور کافی چربیلی غذا نہ ملنے سے، یا زیادہ زِنا کاری کرنے اور عمدہ مُقوّی سامان نہ کھانے سے، یا ایسے ہی مریض چرند و پرند وغیرہ کے گوشت یا دودھ استعمال کرنے سے، یا ایسے ہی مریض کے بلغم کا جرم سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچ جانے سے جب پھیپھڑوں میں خرابی ہو کر کھانسی بخار ہوتے رہتے ہیں، تب اُس کی نالیوں میں ایک قسم کی سوزش ہو کر پھنسیاں سی پیدا ہو جاتی ہیں اور حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تب یا تو وہ سوزش اچھی ہی ہو جاتی ہے، یا پیشتر بتلائے ہوئے اُصول کے مُطابق وہی جرم (مادہ) گل سڑ کر اپنے زہر کے اثر سے اُسی مقام پر زہر بناتے جایا کرتے ہیں اور پھر وہاں سے کچھ پیپ میں مِل کر باہر آنے لگتے ہیں۔ لہٰذا کچھ اِس کے باعث بھی سوزشی بخار (سیکنڈری فیور) بنا رہتا ہے۔ اِسی لئے ایسے بخار کو تھائی سِس، سِل و تپ دق بھی کہتے ہیں۔ اور اِس میں جو جسمانی خزانہ خون و اِس کے راجہ ویریہ کا اکشیہ یعنی زیادہ کمی ہو جایا کرتی ہے، اِس لئے اِس کو راجیکشما و کنزمپشن بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اِس میں مذکورہ بالا ٹیوبرکلز یعنی پھنسی، پسور پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا

اِس کو ٹیوبرکلوسس بھی کہتے ہیں۔ **علامت**۔ پیشتر ایسے بُخار میں کبھی حرارت کم کبھی زیادہ ہوتی اور کبھی کچھ آرام معلوم ہونے لگتا ہے۔ پھر معمولی سبب سے روزانہ زُکام، کھانسی، قبض، دردِ سر ہوتے رہ کر پھر متواتر بُخار بنا رہنے لگتا ہے۔ اور پہلے بلغم خُشک، پھر پتلا اور پھر گاڑھا سفید یا زرد رنگ کا پھیپھڑوں کی غشائے بلغمی (میوکس جھلی) ملا ہوا آیا کرتا ہے۔ مزاج چڑچڑا و تیز ہو جاتا ہے اور آخر میں مریض کا جسم بیحد لاغر ہو کر صرف ہڈی اور پوست باقی رہجاتے ہیں اور کھانسی بُخار پھر بھی پنڈ نہیں چھوڑتے۔ لیکن ہوش و حواس ٹھیک بنے رہتے ہیں اور موت آن موجود ہوتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں پیشتر سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات وغیرہ ضرور کریں کراویں، پھر غور کے ساتھ مرض کا سبب معلوم کرکے رفع کریں۔ کھان پان، رہن سہن، مکان و کپڑو نکا تیرہویں باب کے مُطابق باقاعدہ بندوبست کریں۔ اور مریض کے سانس کی ہوا کی پاکیزگی کے لئے مریض کے مکان میں صُبح شام دونوں وقت عمدہ خوشبودار مُقوی اشیار سے ہون (دیو یگیہ) کیا کریں، ورنہ عمدہ ہرے بھرے گُنجان جنگل کے پہاڑی مقام پر قیام کراویں، کہ جس سے مریض کے سانس کے ذریعہ عُمدہ پاک اوکسیجن ہوا پھیپھڑوں میں جاوے۔ پھر عُمدہ تندرست کالی گدھی یا گھوڑی کے دودھ کا، اور اِن کے میسر نہ آنے پر تقریباً ایک ماہ کی بیاہی ہوئی تندرُست کالی بکری ہی کے دودھ کا بندوبست کریں۔ اور اُس کو عُمدہ عُمدہ سبزی کا چارہ و چربیلی اشیار کھلا کر اُسی کا دودھ مریض کو پلاویں۔ اور قدرے مونگ کی دال و گندم کی روٹی اور سیب وغیرہ پھل بھی کھلایا کریں۔ تب دو تین خوراک جل تتو کے عرق کی روزانہ پلادیں اور ایک بار جل تتو کا و ایک بار وایو تتو کا سوریہ اسنان پھیپھڑوں پر دیا کریں۔ جب بُخار بالکل جاتا رہے اور بلغم بھی دُرست ہونے لگے، تو ایک خوراک اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی بھی پلانی شروع کردیں۔ اور مریض کو ہر قسم کے رنج و فکر اور جسمانی کام و مُباشرت سے بالکل بچاویں، بلکہ عُمدہ عشقِ الٰہی (ایشور بھگتی) کے راگ گوایا کریں۔ جب گانے میں کوئی تکلیف نہ ہو، تب دم کشی (پرانا یام) شروع کراویں۔ بس اِسی طرح کرتے کراتے تیس[۳۰] سے اڑتالیس[۴۸] ہفتہ میں مُکمل صحت ہو جاویگی۔

دویم۔ خون کی ماہیت کی خرابی کیمتعلق بیان

۱ انیمیاں۔ زہر باد۔ پانڈروگ۔ لاغری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی کمی سے جسم پیلا پڑجاوے۔ **سبب** معدہ و جگر میں

بدہضمی ہوکر خون کم بنے۔ یا پھیپھڑے مریض ہوکر خون میں اوکسیجن کی کمی سے غلاظت ہوکر سُرخ دانے کم ہوجاویں۔ یا اعضائے تناسل، رحم و فرج وغیرہ کرم اِندریوں کے کام زیادہ ہونے کے باعث خون زیادہ مقدار میں خرچ ہوجانے سے اُس کے سُرخ دانے کم اور پنیلا حصہ یعنی سیرم کی مقدار بڑھ کر لاغری ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ تمام جسم کا رنگ زرد و سُستی، کاہلی نیند زیادہ ہوتی، اور کسی محنت کے کام کو من نہیں چاہتا ہے۔ یعنی تمام طاقت کم ہوجاتی ہے۔ اکثر قبض، بدہضمی زیادہ و بھوک کم رہا کرتی ہے۔ **علاج** مرض کا سبب تلاش کرکے مرض آلات کا علاج کریں اور وبر یہ کو قطعی روکنے کا انتظام کریں۔ اور خون مِش کرنے کے لئے جل تتو کا عرق دو خوراک اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلاویں اور اِنہیں کے مُطابق عمل کراویں، صحت ہوجاویگی۔

۲ کلوروسس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عورتوں کو انیمیاں ہوجاوے۔ **سبب** انیمیاں کی مانند ہیں۔ یا اُنکے ماہواری حیض کی خرابی سے پندرہ سے تیس سال کی عُمر کے درمیان میں ہوجایا کرتی ہے۔ **علامت** بھی انیمیاں کی مانند ہی ہوتی ہیں، لیکن اِس میں کبھی جسم کا رنگ پیلا کبھی ہریالی مائل بھی ہوجاتا ہے۔ درد سر رہتا و ہسٹیریا کی باری بھی آجاتی ہے۔ اکثر اِن کا من مٹی، کنکر، کوئلہ کہانے کی طرف مائل رہتا ہے اور ہمیشہ قبض رہتا و آنتوں سے کبھی خون بھی جایا کرتا ہے۔ اکثر لیوکوریا بھی ہوتا ہے اور دِل کمزور ہوکر سنکوپی سے بیہوشی ہوجاتی ہے۔
علاج و پرہیز سب انیمیاں کی مانند کریں، صحت ہوجاویگی۔

۳ رکیٹس۔ مسان

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ننھے بچہ کو انیمیاں ہوجاوے۔ **سبب**۔ اِنسانوں کے اپریگرہ یم (جائز آمدنی) کے خلاف عمل کرنے کے باعث قہر الٰہی سے اُن کے دو بارا جنم میں شیرخوار بچوں کی والدہ (ماتا) ہی کو انیمیاں ہونے سے اُس کے دودھ میں خرابی ہوکر بچوں کی ٹھیک پرورش نہونا۔ یا زیادہ عرصہ تک دودھ پیتے رہنے اور دیگر غذا ٹھیک نہ ملنے یا ہاضمہ ہی میں نہ آنے سے۔ یا اُس کے والد کو انیمیاں ہونے، یا چودہویں باب کے خلاف مرد عورت کی کم عُمری میں اور ان مِل بے جوڑ شادی ہونے جیسے مرد کی عمر بہت بڑی اور عورت کی چھوٹی، یا عورت کی بہت بڑی و مرد کی عُمر چھوٹی ہونے سے جو اُنسے بچے پیدا ہوتے ہیں، اُن کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر چودہویں باب کے خلاف نال کاٹنے (جات کرم سنسکار) و تیرہویں باب کے خلاف رہن سہن سے بھی بچوں کو جنم سے پانچ سال

[redacted]

تک یہ مرض ہوجاتا ہے۔ **علامت** - بچے کو کبھی قدرے بُخار اور بدہضمی ہوکر آہستہ آہستہ یہ مرض شروع ہوجاتا ہے۔ بچہ سُست چڑچڑا اور ذرا سی بات میں رونے والا ہوتا ہے۔ حرکت کرنا کھیلنا پسند نہیں کرتا۔ اُس کے جسم میں درد ہڑکل و بےچینی رہتی ہے اور سونے کی حالت میں سر و گردن پر پسینہ بہت آتا اور باقی تمام جسم خُشک رہتا ہے۔ بچے کو گرمی زیادہ معلوم ہوا کرتی ہے، لہٰذا ننگا رہنا پسند کیا کرتا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں فاسفیٹس آمیز آتا ہے۔ ظاہراً میں تو بچے دُبلے نہیں ہوتے، اگر ہوں، تو مرض سخت ہوتا ہے۔ اُن کی تمام ہڈیاں گری کی مانند مُلایم ہوتی ہیں، جس سے دانت دیر میں نکلتے ہیں اور نکلتے ہی کیڑا لگ جاتا ہے اور بچہ کھڑا ہوکر چل پھر نہیں سکتا۔ اگر چلے تو پیر ٹیڑھے ہوجاتے ہیں، کیونکہ اُن میں خون کے سُرخ دانے بہت کم ہوتے ہیں۔ مرض کی زیادتی میں سر بڑا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سر کا بوجھ بھی نہیں برداشت کرسکتا۔ پیشانی اونچی ہوتی اور چندیا زیادہ عرصہ تک نرم رہتی و تالو میں گڑھا رہتا ہے۔ چھاتی تنگ یا اکثر کبھ نکلا ہوتا ہے۔ اگر ایسی لڑکی زندہ رہے، تو جوانی میں اُسکے اولاد پیدا ہونی، اور لڑکے کو ہو، تو اُسکی اولاد زندہ رہنی مشکل ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے بچے بونے رہتے اور بُوڑھوں کی مانند سمجھدار باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور اکثر بدہضمی۔ دست۔ کھانسی و پھوڑے پھنسی کے مریض رہتے اور کبھی کنولشن کے دورے بھی ہوجاتے ہیں **علاج** پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت (بدلے) میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں کراویں، پھر انیمیاں کی مانند علاج کریں۔ لیکن ساتھ میں اُس کی والدہ کی انیمیاں اور بدہضمی کے لئے جل و اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلاویں۔ اور تیرھویں باب کے مُطابق کھان پان، رہن سہن وہواخوری ضرور کراویں صحت ہوجاویگی۔

۴ پلے تھورا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون و گوشت کی زیادتی سے جسم موٹا ہوجاوے **سبب** عُمدہ خون بڑھانے والی غذا کھانا اور بےفکر رہنا۔ **علامت** - جسم بہت قوی اور آنکھیں سُرخ ہوتی ہیں۔ اِس میں **علاج** کی زیادہ تر ضرورت ہی نہیں، صرف کم خون بنانے والی روکھی خُشک غذا کھلاویں اور زیادہ مُقوی غذا اسے پرہیز کراویں۔ اور فاقہ و عضلاتی طاقت کے کام اور مُباشرت زیادہ کراویں۔ اگر پھر بھی ضرورت ہو، تو پرتھوی تتو کا عرق پلاویں اور پچھنا بھری سینگی یا جونک لگاکر قدرے خون جسم سے نکالدیا کریں صحت ہوجاویگی۔

۵ فیٹی ڈِجینریشن جنرل اوبے سٹی میدروگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم چربی کی زیادتی سے موٹا ہوجاوے **سبب** - چربیلی اشیاء

زیادہ کھانے اور محنت نہ کرنے سے جگر اِس کو کولسٹرین میں نہ بدل کر جوں کا توں چھوڑ دیتا ہے، تو چربی کے کیسے خون سے جُدا ہو کر جمتے جمتے تمام جسم میں چربیلی تہ بنا لیتے ہیں۔ **علامت** جسم کھیلوں کی بوری کی مانند پھول جاتا یعنی بہت موٹا ہوتا جاتا ہے، لیکن خون کی کمی سے سُستی کاہلی رہتی، اور ذرا سی محنت سے تھکن ہو جاتی ہے۔ اور عضلات میں ڈھیلا پن، بدہضمی، سانس لینے میں تکلیف، نامردی و کُند ذہنی ہوتی جایا کرتی ہے۔ **عِلاج** ۔ مریض کو روکھی اور ساگ پات ہی کی غذا روزانہ دو بار تبیس ۳۲ ہفتہ تک کھلا دیں اور چکنی و میٹھی اشیاء سے پرہیز، کچھ چلنے پھرنے کی کسرت کرا دیں اور کوئی دِلی فکر پیدا کر دیں۔ پھر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی تین خوراک روزانہ پلا دیں، تبیس ۳۲ ہفتہ میں صحت ہو جاوے گی۔

۷۶ ڈراپسی - اینیسارکا - ہیڈروکیفلیس - شوتھ روگ جلندہر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں پانی بھر جاوے **بسبب** خاص طور پر انسانوں کے پچھلے جنم یا اِسی جنم میں استیہ و اپریگرہ یموں کے خلاف ناجائز آمدنی کے پاپ کرموں کے پھل میں قہر الٰہی سے جگر، تِلی، دِل یا گُردے میں سے کسی آلہ کے افعال کا کسی طرح بگڑ جانے، یا تپ دِق ہونے، یا خون میں گوشت کا لوتھڑا اٹکنے سے خون بگڑ کر، یا انیمیاں کے بعد خون سے پنیلا حصّہ رِس کر جِلد یا میوکس ممبرین کے نیچے کی خانہ دار ساخت (اسپنجی بناوٹ) یا کسی دیگر اعضاء میں بھر جاتا ہے، تو مقامِ مرض کے باعث یہ مختلف قسم کا مرض ہو جاتا ہے اور جُدا جُدا ہی ناموں سے بولا بھی جاتا ہے۔ جیسے پیٹ میں ہونے سے **ڈراپسی - شوتھ روگ جلودر - جلندہر** - تمام جسم میں ہونے سے **جنرل ڈراپسی** یا **اینیسارکا** - فوطوں میں ہونے سے **ہیڈروسیل** یا **کوش وردہی** - سر میں ہونے سے **ہیڈروکیفلیس** کہتے ہیں۔ **علامت** - جن آلات میں پانی بھر جاتا ہے، اُن میں ورم تناؤ اور اُن کی جِلد میں چمک پائی جاتی ہے، جس میں دبانے سے گڑھا پڑ جاتا اور دباؤ ہٹانے سے پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور جن امراض کے باعث یہ ہوا ہو، اُنکی علامتیں بھی پائی جایا کرتی ہیں۔ اور پیشاب پاخانہ و پسینہ سب کم مقدار میں آتے و بھوک کم لگا کرتی ہے۔ اور دِل کی خرابی سے پیشتر پاؤں سے ورم شروع ہو کر اوپر کو چلتا ہے۔ اور گُردے کی خرابی سے پیشتر آنکھوں کے پپوٹوں سے ورم شروع ہوتا و چہرہ مُتورّم بیڈول معلوم ہوا کرتا ہے۔ اور جگر و تِلی کی خرابی سے پیشتر پیٹ سے ورم شروع ہوتا ہے۔ **عِلاج** - پیشتر پاپ کرموں کے پراشچت میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کرا دیں، پھر مرض کا سبب معلوم کر کے اُس کا باقاعدہ عِلاج کریں۔ لیکن اِس رطوبت کو خشک کرنے کے لیے پرتھوی تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلا دیں اور اُسی کا سوریہ اشنان مریض مقام پر

یا تمام جسم پر دو گھنٹہ دیا کریں۔ اور غذا میں تیلی اشیاء سے پرہیز کراویں اور چنا زیادہ کہلاویں تو سولہ ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔ پھر آئندہ سولہ ہفتہ تک خون بڑہانے کے لئے جل تتو کا عرق دو خوراک روزانہ استعمال کراویں اور مقوی غذا کہلاویں۔

۷ اِسکروی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں ایک قسم کا زہر یلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے **سبب**۔ یہ مرض زیادہ تر خون بڑہانے والی غذا کے کہانے اور سبز پہل، ساگ، ترکاری نباتاتی غذا کے نہ ملنے سے خون میں اوکسیجن کم پہنچنے سے ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ سب انیمیاں کی مانند ہوتی ہیں، لیکن اِس کی خاص علامت مسوڑوں میں اسپنجی ورم ہونا، اُنسے خون نکلا کرنا۔ مُنہ سے بدبودار رال آنا، بدہضمی وقے ہونا اور ہاتھ پاؤں میں ہڑکل ہونا ہیں۔ **علاج و پرہیز** سب انیمیاں کی مانند کریں، لیکن روزانہ دو خوراک اگنی پرتہوی کے مُرکب تتو کی اور کاغذی لیمو کا عرق یا اچار ضرور کہلایا کریں اور وایو و آکاش تتو کے لوشن سے اول بدل کر کُلی کرایا کریں، صحت ہو جاوے گی۔

۸ یوریمیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں پیشاب مل جاوے۔ **سبب**۔ گُردہ کا فعل بگڑ کر پیشاب کم نکلنے یا بالکل بند ہو جانے سے پیشاب کا یوریا زہر دورانِ خون میں شامل ہو جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ قے و دردِ سر ہوتے ہیں۔ پسینہ و سانس سے پیشاب کی بدبو آنے لگتی ہے۔ پھر قے بند ہو کر یکایک بیہوشی یا تشنج ہو کر کوما یا کنولشن سے موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ تمام جسم یا دماغ پر وایو تتو کا سوریہ اسنان کئی بار دیں اگر پیشاب بند ہو، تو سلائی سے اُتار دیں اور آکاش تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلاتے رہیں۔ اور بیہوشی رفع ہو جانے پر گُردے کے امراض کا باقاعدہ علاج کریں، صحت ہو جاوے گی۔

۹ لیوکوڈرما۔ برص۔ سویت کُشٹ۔ سفید کوڑہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پچھلے جنم میں اپنی خوبصورتی کے گھمنڈی، عیاش و مکار اشخاص کو قہر الٰہی سے خون میں اگنی و پرتہوی تتو کم ہو کر جلد میں سفید رنگ کے داغ ہوتے جاویں۔ **علامت** اِس میں کہجلی یا کوئی تکلیف نہیں ہوتی، بلکہ کچھ سُنتی ہوتی ہے۔ اور ایسے مرض کی زیادتی میں مریض کا مزاج چڑچڑا دنگاہ میں کمی اور بدصورتی ہوتی جایا کرتی وقبض رہا کرتا ہے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرایشچت میں سینتسویں باب کے

مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر باچی کا تیل نکال کر اُسکو اگنی پرتھوی تتو کا تین سو ساٹھ شکتی کا بنادیں اور روزانہ جلد کو صابون سے دہو کر اس کو دو بار لگایا کریں اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دن میں دو بار پلایا کریں ۔ اور تیرہویں باب کے مُطابق کہان پان، رہن سہن کرادیں اور دودھ دہی ۔ کھٹائی ۔ گوشت ۔ مچھلی ۔ شراب ۔ چاول و ریاح پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرادیں ۔ تو متواتر علاج کرتے رہنے سے کچھ عرصہ میں اُس مقام پر سُرخ سُرخ پھنسی نکل کر اُس میں سے زہریلی رطوبت بہتے، سو کبھی کئی بار ایسا ہی ہوکر تبئیس[۲۳] ہفتہ میں داغ بالکل جاتے رہیں گے ۔ لیکن صحت ہونے کے سولہ ہفتہ بعد تک بھی دوائی برابر پلاتے رہیں، پوری صحت ہوجاویگی ۔

۲ ۔ لیپرسی ۔ جذام ۔ گلت کشٹ ۔ کوڑھ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم کا خون خراب ہوجاوے ۔ **سبب** ۔ خاص طور پر جیو آتماؤں کے سبھی یم ۔ نیموں کے خلاف بیحد بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے موروثی فسادخون کے اثر کے باعث، یا آتشکی مادہ بگڑ کر پرتھوی، اگنی و وایو تتو کم ہوکر اور جل تتو بگڑ کر و آکاش تتو بڑھ کر سبھی کی خرابی کا ملا جُلا یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے ۔ جس سے جسم کے اعضا رگل سڑ کر بگڑنے لگتے ہیں ۔ **علامت** ۔ شروع میں تمام جسم میں دردوڑے پڑتے اور آرام ہوجاتے ہیں ۔ پھر چہرے کی پیشانی پر ددوڑے، چکتے پڑتے اور چہرہ بھاری ہوتا جایا کرتا ہے اور بھوؤں و ڈاڑھی مونچھوں کے بال اُڑنے لگتے ہیں ۔ اور تمام جسم کچھ پھولا سا اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلی پھول کر کچھ عرصہ میں زخم ہوکر اُن سے نیلی رطوبت بہنے لگتی ہے ۔ اور اسی طرح اعضاء گلتے گلتے تمام پنجہ نکل کر ڈنڈ رہجاتا ہے ۔ اور ناک و تالو کی ہڈی جذب ہوکر بیٹھ جاتی ہے؛ جس سے چہرہ بڑا بدنما ہوجاتا ہے ۔ آواز بیٹھ جاتی وفوطے سکڑ کر چھوٹے ہوکر نامردی ہوجاتی ہے ۔ اور جسمانی عصبی درد ہوا کرتے ہیں ۔ اور مریض بیحد لوبھی خواص کا ہوجاتا ہے ۔ اگر یہ مرض عورتوں کو ہو، تو زیادہ تر اُنکی تمام اولاد کوڑھی ہوکر پھر مرض موروثی چلنے لگتا ہے ۔ آخر میں سخت پیچش یا کھانسی ہوکر یا پیشاب میں دہات زیادہ جاکر تین سے سولہ سال کے اندر مرض کے مادہ کا پورا اثر ختم ہوکر موت ہوجاتی ہے ۔ **علاج** ۔ اگر حقیقت میں مریض اسکے علاج کا خواہشمند ہی ہوا تو دو طرح سے کرنا ہوگا یعنی اوّل تو اپنے پچھلے پاپ کرموں کا ثمرہ نیست کرانے کے لئے اپنی کُل مالیت کا چوتھائی حصہ سینتسویں باب کے مُطابق بڑی خوشی کے ساتھ حقیقی خیرات کرکے گھر چھوڑ کر اور کسی دریا پر جاکر اُسکے کنارہ سے کچھ فاصلہ پر ریتیلے مقام میں ۱۰×۱۰×۸ فٹ کی باڑہ اور چھپر کی جھونپڑی بناکر رہے ۔ جس میں صرف ایک چھوٹا دروازہ رکھے اور اندر چاروں طرف سُنہری

زرد رنگ کا کپڑا لگا دے اور خود بھی اسی رنگ کے (پیتامبر) کپڑے استعمال کیا کرے۔ اور کٹی کے درمیان میں رتی پرچھائی کا پستر رکھے اور ہر وقت پر ماتما کے بھجن میں من لگا دے۔ **دوئم**۔ غذا میں گندم کا آٹا اُڑد مونگ کی دال، گھی وچنا الونا زیادہ کھاوے۔ نمک و میٹھا بہت ہی کم کھائے۔ اور چاول۔ دودھ۔ دہی۔ مٹھا۔ گوشت۔ مچھلی۔ شراب۔ گڑ۔ کھٹائی و سبز ترکاری بالکل نہ کھاوے۔ پھر شروع میں پرتھوی تتو کا عرق تین خوراک روزانہ تبیس۲۳ ہفتہ تک، پھر اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق اتنے ہی عرصہ تک پلاویں۔ اور اگر زخم موجود ہوں، تو اسی تتو کے لوشن سے زخموں کو بھی دن میں دو بار دھویا کریں۔ تو پہلے تبیس۲۳ ہفتہ میں زخموں کو آرام ہوگا۔ اور دوسرے تبیس۲۳ ہفتہ میں خون صالح ہو کر مکمل صحت ہو جاوی گی۔

فصل دوئم۔ ایکسو ساٹھ بیانات تمام شد

فصل سوئم۔ دِل کرم اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وشو کرما نے دِماغ جھاراجہ کے جسم راجیہ کی پرورش وحفاظت کیلئے جسمانی خزانہ خون کو باقاعدہ پاکیزہ وفائدہ مند بنائے رکھنے اور تمام اندریوں کو باقاعدہ بانٹتے رہنے کے لئے ہر ایک متنفس زنداری کے جسم میں جو ایک عجیب آلہ بنایا ہے، اُس کو **ہارٹ۔ کلیجہ۔ دِل۔ قلب۔ ہردہ۔ ینڈریک** کہتے ہیں۔ اِس کے مکمل خواص و فوائد (گُن۔ کرم۔ سبھاؤ) تو وہی وشو کرما جانتا ہے۔ اور اس کے حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن صرف جسم کی تندرستی قائم رکھنے کے لئے اس کی یہ تشریح سمجھ لینی ہی کافی ہوگی۔ کہ یہ آلہ انسانوں میں ہر ایک مرد عورت کی چھاتی میں بائیں طرف بھٹنی کے تلے تیسری سے چھٹی پسلیوں تک کی کریوں کے نیچے۔ دونوں پھیپھڑوں کے درمیان معدہ سے بائیں طرف اور تلی کے اوپر کی طرف کو، کروے کی شکل کا ۲ × ½ ۲ × ½ ۳ انچ قد کا مٹھی کے برابر چار خانوں والا تقریباً دس اونس وزن کا ایک مخروطی شکل کی ریشے دار وچمک دار تھیلی کے اندر معتدل مزاج وہر وقت کو دتے اُچھلتے رہنے والی خاصیت کا ہوتا ہے۔ (دیکھو تصویر ۱۵و۱۶) اور اُسی نے جانداروں کی زندگی قائم رکھنے کے لئے اس کے متعلق دو خاص کام ہی مقرر کر دیئے ہیں۔ **اوّل**۔ یہ کہ غذا ہضم ہونے کے بعد جو سیال ست بنکر اس میں آتا ہے، اُس کو یہ اپنے خانوں میں گھما کر سُرخ بنا دیتا ہے۔ بس اسی شئے کو بنیاد زندگی **رکت۔ لہو۔ خون** و

بلڈ کہتے ہیں۔ **دوئم**۔ اِس خون سے تمام جسم کے آلات وعضلات کی پرورش کے لئے چھوٹی وریدوں کے ذریعہ عضلات میں پہنچانے کو بڑی شریانوں میں ہوکر آگے بڑھانیکے لئے یہ اپنی اُچھلنے کی حرکت سے اُسکو دھکا دیتا رہتا ہے۔ تب وہ خون تمام جسمانی افعال اور دورانِ خون سے گرم ہوکر پھر پھیپھڑوں میں اوکسیجن کو جذب کرکے ٹھنڈا ہوکر دوسری شریانوں کے ذریعہ اِسی دِل میں کو لوٹ آتا ہے، جس کو یہ اپنی بیٹھنے کی حرکت سے اپنے اندر کو کھینچ لیتا ہے۔ یعنی اِس کی ایسی ہی ایک کود (حرکت) میں دونوں ہی فعل پورے ہوجاتے ہیں۔ اور اِس کے کھینچنے کی حرکت میں لُوپ، و دھکے کی حرکت میں ڈَپ، دو طرح کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ بس اِسی حرکت کو تڑپ ضرب۔ دھڑکن۔ کُود اُچھل اور رامیلس کہتے ہیں۔ جو اُس پر ہاتھ رکھنے سے اچھی طرح محسوس ہوجاتی ہے۔ اور اِس حرکت کا دورجیوآتما کے جنم سے مرنے تک قائم رہتا ہے۔ یعنی اگر کسی جسم میں یہ حرکت نہ ہو، تو سمجھ لو وہ جسم زِندہ ہی نہیں ہے۔ بس اِسی کو **زِندگی یا موت** کی جانچ کہتے ہیں۔ اور جو اِسکی حرکت سے جسم میں ٹھیک دورانِ خون ہوتا رہتا ہے، تو جوانی و تندرُستی کی حالت میں ایک منٹ میں تقریباً ساٹھ ستّر ضربیں لگایا کرتا ہے اور اِس عرصہ میں خون تمام جسم میں دوبار گردِش کرجاتا ہے۔ یعنی نصف منٹ (ایک پل) میں خون کا ایک دور تمام جسم میں ہوجاتا ہے۔ لیکن اِس سے کم وبیش عمر و مریض حالت میں اسباب کے لحاظ سے جُدا جُدا کم وبیش حرکت وآواز اختیار کرلیتا ہے۔ اِسی کو ڈاکٹر صاحبان ایک اسٹیتھس کوپ نام کے آلہ کے ذریعہ اپنے کان سے سُن کر مرض معلوم کیا کرتے ہیں۔ اور چونکہ اِسی کے دھکے کی حرکت سے دورانِ خون کے ذریعہ جسم کی تمام رگوں میں ویسی ہی تڑپ پیدا ہوتی ہے، جو ہاتھوں کی رگ میں دِل سے نزدیک ہونے کے باعث ٹھیک، اور جسمیں بھی بائیں ہاتھ میں بہت نزدیک و سیدھا تعلق ہونے کے باعث کچھ زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ اِسی لئے وَیدّ طبیب صاحبان اکثر اِسی کی تڑپ کو تین اُنگلیوں سے محسوس کرکے اِس میں خون کے سودا۔ صفرا۔ بلغم کی کمی بیشی کی خرابی کی تشخیص کیا کرتے ہیں۔ بس اِسی کو **ناڑی یا نبض** دیکھنا کہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ تشخیصِ مرض مذکورہ بالا طریقہ تشخیص سے کچھ آسان اور عمدہ بھی ہے۔

اِس کے امراض کے **سبب و علامت**۔ اِسکی تڑپ تندرستی کی حالت میں، سانس زور سے اندر لیتے وقت، آرام سے بیٹھنے یا لیٹے رہنے میں، موٹے اشخاص میں، بیہوشی یا نشہ کی حالت میں کم اور آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اور کھڑے رہنے میں، چلنے یا دوڑنے میں لمبی سانس چھوڑتے وقت، غم وغصّہ میں، کسرت کرتے وقت، دِل کے بڑھ جانے میں، گرم اور محرک و تیز اشیا کھانے میں، بُخار کی حالت میں، مُباشرت یا چوری کرنے و جھوٹ بولتے وقت تھوڑی دیر کو

زیادہ ہوجایا کرتی ہے۔ اور خون کی کمی سے جسمانی و روحانی کمزوری میں پھیپھڑے کے امراض میں جگر میں صفرا بننے یا گرمی نہ رہنے میں، یا گہری بیہوشی میں، اور آہستہ آہستہ سیٹ آکر جھٹکے و وقفہ دیکر بند ہوتی ہے۔ لیکن ایک دم ناقابل برداشت رنج فکر و خوشی سنکر، یا دِل پر زور کا دھکا یا چوٹ لگ کر، یا سنکوپی یعنی بیہوشی سے یہ تڑپ ایکدم بند ہوجاتی ہے۔ اِسی کو ہارٹ فیل ہوکر موت ہونا کہتے ہیں۔ لہٰذا نتیجہ صاف ظاہر ہوگیا، کہ حقیقت میں اِس آلہ میں اپنا ذاتی کوئی مرض سوائے سنکوپی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی اِس میں **تو اوّل** معدہ اور جگر سے جیسا صاف یا غلیظ سیال **ست** بن کر آویگا، یہ اُس کو ویسا ہی سُرخ کرکے اپنے دھکے سے دوران خون میں پھینک دیگا۔ یعنی اُنہیں آلات کے خراب ہونے سے یہ بھی خراب و مریض۔ اور اُنہیں کے اچھا ہونے سے یہ بھی ٹھیک و تندرست بنا رہیگا۔ **دوئم** پھیپھڑوں میں خون جاکر اور اوکسیجن سے جیسی اُسکی صفائی ہوکر پھر اِسمیں لوٹے گا، بس ویسا ہی یہ بھی تندرست یا مریض رہیگا۔ **سوئم**۔ خون کے پتلے حصّہ کی جیسی صفائی گردے یا جلد کے ذریعہ پیشاب و پسینہ ہوکر ہوتی رہے گی، ویسا ہی یہ بھی مریض یا تندرست بنا رہیگا۔ **چہارم**۔ مختلف آلات کی پرورش کے لئے اِسکے پھینکے ہوئے خون کو پرانی (جاندار) جس طرح اپنی کم و بیش حرکت اور مباشرت کے کام کے ذریعہ خون کو کم و بیش خرچ کریگا، بس ویسا ہی یہ بھی ہمیشہ مریض یا تندرست ہی بنا رہیگا۔ یعنی جب تیرھویں باب کے خلاف عیش و عشرت (بھوگ) کے کام ہونگے، تو **اوّل** معدہ یا جگر خراب ہوکر خراب سیال ست کے ملنے سے۔ یا پھیپھڑے مریض ہوکر خون کی ناپاکی یعنی اوکسیجن کی کمی سے پہلے وہ آلات مریض ہونگے، پیچھے یہ مریض ہوگا۔ لہٰذا ایسے اسباب المرض معلوم کرکے پیشتر اُن آلات کا، اور پیچھے اِسکا علاج کریں۔ **دوسرے**۔ اعضائے تناسُل، رحم، فرج، گُردہ، مثانہ اور دماغ کے زیادتی کام کے ذریعہ خون کے زیادہ خرچ سے پہلے یہ مریض ہوگا، پیچھے وہ آلات مریض ہونگے۔ لہٰذا اب آپ کو چاہیئے کہ اِس میں جس جس تتو کی جس جس طرح کمی بیشی سمجھیں، بس اُسی طرح اُس کو پوری کردیں صحت ہوجاویگی۔ لیکن میرے تجربات کے خیال سے تو اِس میں سبھی قسم کے امراض صرف ایک جل تتو کی کمی بیشی کو ہی ظاہر کیا کرتے ہیں، لہٰذا قدرتی اُصول کے مطابق اُسی کو پوری کردینے اور اسباب المرض سے پرہیز کرانے سے مکمل صحت بھی پاجاتے ہیں۔ اِسلئے امراض کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اِسی اُصولِ علاج پر مستقل قائم رہیں۔ اور تمثیلاً کچھ امراض کا علاج بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہائیپر ٹرافی آف ہارٹ۔ ہردیہ وِردھی۔ قلبی موٹاپا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی زیادتی سے دِل موٹا ہوکر بڑھ جاوے۔ **سبب و علامت**

جب کسی کا تمام جسم خون کی بیشی سے موٹا تازہ ہوکر پلےتھورک ہوجاتا ہے، تو اُس کا دل بھی موٹا ہوکر بڑھ جایا کرتا ہے۔ لہٰذا اِس کا **علاج و پرہیز** بھی پلےتھورا کی مانند کریں، بس اِس کو بھی صحت ہوجاوے گی۔

۲۔ ایٹرافی آف ہارٹ۔ قلبی چھوٹاپا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی کمی سے دِل سُکڑ کر چھوٹا ہوجاوے۔ **سبب و علامت۔** جب کسی کا تمام جسم خون کی کمی ہوجانے کے باعث انیمیاں ہوکر دُبلا ہوجاتا ہے، تو دِل بھی سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے لہٰذا اِس کا **علاج و پرہیز** بھی انیمیاں کی مانند کریں۔ جب انیمیاں دور ہوکر تمام جسم قوی ہوجاویگا، تو بس اس کو بھی صحت ہوجاویگی۔

۳۔ فیٹی ڈجینریشن آف ہارٹ۔ دِل چربیلا ہوجانا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چربی کی زیادتی سے دِل موٹا ہوجاوے۔ **سبب و علامت۔** جب کسی شخص کے تمام جسم اور سب آلات میں چربی کی زیادتی سے فیٹی ڈجینریشن یعنی چربیلا موٹاپا ہوجاتا ہے، تو پھر اس میں بھی فیٹی ڈجینریشن ہوجانا لازمی ہی ہے۔ لہٰذا اِس کا **علاج و پرہیز** بھی سب فیٹی ڈجینریشن ہی کی مانند کریں اور خون بڑھانے والی اشیاء کھلاویں جب تمام جسم کی فیٹی دور ہوجاویگی، تو اس کی فیٹی بھی جاتی رہیگی۔

۴۔ پلپی ٹیشن آف ہارٹ۔ ہول دِلی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ذرا سی محنت کرنے سے بھی دِل مقدار سے زیادہ دھڑکنے لگے۔ اِسکے **اسباب** تقریباً انیمیاں مرض کی مانند ہوتے ہیں۔ اور اکثر نازک مزاج مرد و عورت کو شروع جوانی میں انیمیاں ہسٹریا امراضِ رحم، وہم، بدہضمی، نفخِ شکم، زیادہ موٹاپا ہونے سے، یا شراب، چائے، تمباکو کے کثرت استعمال یا عصبی کمزوری یا درد سے، یا کثرت مطالعہ یا مُباشرت و جلق سے، یا زیادتی غم، غصہ، فکر، کسرت و محنت کے کام کرنے سے، یا سل وغیرہ امراض کے باعث بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت۔** اکثر علی الصباح سو کر اُٹھتے ہی یا جاہے جب معمولی وجوہات سے دِل دھڑکنے لگتا ہے اور تمام علامتیں وہم، خبط، مراق، خفقان، ہسٹیریا کی پائی جاتی ہیں اور بھوک و نیند کم ہوجاتی ہیں۔ مریض اپنا قصہ بڑا طول طویل کرکے سُنایا کرتا ہے اور بھوت پریت (جن آسیب) کا خلل بتلایا کرتا ہے۔ **علاج۔** اِسمیں مرض کا سبب معلوم کرکے خون بنانے والے آلات کا باقاعدہ علاج کریں، جس سے خون ٹھیک بننے دھلنے لگے۔ اور خون خرچ کرنیوالے آلات اور دماغی کام کی زیادتی کو کم کریں اور مُباشرت سے پرہیز کراویں۔ یا سوزاک، آتشک و جریان کے بہاؤ (سیلان) یا رحم یا کسی دیگر آلہ کے سیلانِ خون کو اگر کوئی ہو، تو اُسے باقاعدہ علاج کرکے بند کریں۔ اور اُس کا قصہ خوب محبت سے سُن کر و خوب سمجھا بجھا کر وہم کیلئے رفع کرتے رہیں، تاکہ مریض مُعالج پر اعتقاد کرنے لگے۔ پھر

مُقوّی خون بڑھانیوالی و مُعتدل غذا کھلاویں۔ یعنی تیرھویں باب کے مُطابق کھان پان، رہن سہن ٹھیک کراویں و تیز پرہیز پرہیز کریں۔ گرم، مُحرک و مُنشّی اشیاء، اور مُباشرت سے پرہیز اور پرانایام (دم کشی) کرنا شروع کراویں۔ تب جل تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ تین ہفتہ تک استعمال کراویں، ضرور صحت ہو جاویگی۔ اگر گرم، مُحرک و مُنشّی اشیاء سے تھوڑی دیر کو عارضی پلپی ٹیشن (دل کی دھڑکن) بڑھ جاوے، تو آکاش تتو کے عرق و اسنان سے کام لیں۔

٥ سنکوپی۔ ہارٹ فیل ہونا۔ مورچھا۔ غشی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ایک دم دِل چلنا بند ہو کر موت ہو جاوے۔ **سبب**۔ انسانوں کی بیحد بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہرالٰہی سے کوئی مُنشّی شے کھانے پینے یا سونگھنے سے ایک دم دِل کی حرکت کم ہو کر یا ایک دم بیحد ناقابِل برداشت غم، رنج، فکر، دہشت یا خوشی ہونے سے دِل اپنی چال کو بھول کر ایک دم چلنا بند کر دیتا ہے۔ **علامت**۔ ایک دم بیٹھے بٹھلائے از حد بیہوشی ہو کر نبض چلنا بند ہو جاتی ہے اور موت کی مانند علامت پائی جانے لگتی ہے۔ یعنی سانس اور نبض چلنا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ **علاج**۔ بیشتر تو ایسے مریض کے علاج کا فوراً موقع مِلنا ہی دُشوار ہے۔ ہاں! اگر تقدیر سے مِلجاوے، تو فوراً مصنوعی سانس دِلوا کر اور اگنی تتو کا عرق پِلا کر یا سوریہ اسنان دیکر پھیپھڑے اور دِل کی چال کو پھر چالو کرا دیں۔ اور ٹھنڈی خوشبودار ہوا میں لٹا دیں و گلے کے بٹن کھول دیں۔ اگر سانس باقاعدہ جاری ہو جاوے، تو پھر سبب کو دور کریں۔ اور پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتیسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں۔ اور کچھ عرصہ تک اگنی پھر اگنی پرتھوی کا مرکب تتو، پھر جل تتو کا عرق پِلایا کریں اور خون بڑھانیوالی اشیاء کھِلاویں، بس صحت ہو جاویگی۔ ورنہ پھر صبر کر کے تجہیز و تکفین یعنی انتیشٹی (دفنانے یا پھونکنے) کا بندوبست کریں۔

فصل سویم۔ چالیس بیانات تمام شد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والوں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

کاتک سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اِکتالیسواں باب دو سو دس بیانات تمام شد

اُوم

پرتھوی تتو

اَتھ

بیالیسواں باب

ناک گیان اِندری پھیپھڑا، جگر، تلّی، گُردہ، مثانہ، گلٹیاں و مقعد وغیرہ

اُن تمام آلات کے امراض کا بیان، جو زیادہ تر پرتھوی تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! جس طرح جسم کی تندرستی عمدہ خون سے ٹھیک رہتی ہے، ویسے ہی خون کی عمدگی اِن مذکورہ بالا آلات کے تندرست رہکر خون کی صفائی کرتے رہنے سے رہتی ہے۔ چنانچہ اِسی لئے یہ سب بنائے بھی گئے ہیں۔ لہٰذا اِس باب میں اِن آلات کے اُن سب جسمانی امراض (ادھیاتمک دُکھوں) کا بیان لکھا جاویگا، کہ جو انسانوں کے تیرہویں باب کے خلاف عیش و عشرت (بھوگ) کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے دیگر تتو کم و بیش ہوجانے کے باعث جب اِن میں پرتھوی تتو کم و بیش ہوجاتا ہے، تو پھر اِن آلات میں اِسی تتو کی کمی بیشی کے امراض جیسے، بُو کم و بیش یا خراب محسوس ہونے یا بالکل نہ معلوم ہونیکے۔ اور بلغم، صفرا، خون، پیشاب، پاخانہ کم و بیش بننے یا اِنکی خاصیت ہی بگڑ جانیکے۔ یا کئی تتوں کی خرابی کے مشترکہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ جنھیں اکثر تو روحوں (جیووں) کے پچھلے پاپ کرموں کے پھل بھوگنے کے لئے قہر الٰہی سے بھی ملتے ہیں۔ اور وجوہات کے لحاظ سے سب کی مختلف ہی علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو مرضوں کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف بیتسویں و چھبیسویں باب کےمطابق اُنکی تشخیص اور علاج کریں۔ اور اُنکے آدھی دیوِک امراض میں سینتسویں باب کےمطابق حقیقی خیرات وغیرہ ضرور کریں کرادیں اور حسب دلخواہ فائدہ اُٹھاویں۔ ورنہ فائدہ کی اُمید نہ کریں۔ لیکن اِن کے عمل جراحی سے متعلق امراض سے بغیر ٹھیک ٹھیک سیکھے ہاتھ لگا کر فائدہ کی بجائے نقصان نہ اُٹھا بیٹھیں۔

فصل اوّل۔ ناک گیان اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور عِلاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے ٹھیک سوچ سمجھ کر اپنے موافق پرتھوی تتو کے خواص کی

غذائیں منہ کے ذریعہ کہاکر وہوا سے پھیپھڑوں کے ذریعہ سونگھ کر و دہوپ سے پرتھوی تتوکولے کر اور اِن تمام سے عمدہ سیال ست خون بناکر وصاف کرکے تمام جسم کی عمدہ پرورش کرتے رہنے کے لئے، جو بُو (گندھ) محسوس کرنے کی قوت ایک خاص حواسِ باطنی (گیان اِندری) اول مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہرایک متنفس نرناری کے جسم میں مُنہ سے اوپر کو، آنکھوں کے درمیان میں قوتِ ذائقہ حواس باطنی (رسنا گیان اندری) وغیرہ سے بہی ملا جُلا اُسی کے نزدیک ایک زرد رنگ کا آلہ اُس وِشوکرما نے بنایا ہے، اِس کو **گھران ۔ ناسکا ۔ ناک بینی و نوز** کہتے ہیں (دیکھو کسی بہی جسم یا تصویر ۱ میں) اِسکی ظاہری صورت و بناوٹ کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں، اور اِس کے اندرونی کاموں کا پُورا عالم وہی وشوکرما ہوسکتا ہے ۔ ہاں! اِس کے حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُشرت، اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں ۔ لیکن اِس کے تندرست بنائے رکہنے کے لئے یہ مُندرجہ ذیل ضروری باتیں جاننا ہی کافی ہونگی ۔ کہ تمام جسم کی تندرستی تو عمدہ صالح خون سے قائم رہتی ہے، لیکن اِس خون کی عمدگی اوّل اُس عمدہ ہوا سے ٹھیک رہتی ہی، کہ جسکو اوکسیجن کہتے ہیں ۔ **دویم** ۔ عمدہ خوشبودار و فائدہ مند اشیار کے کہانے سے رہتی ہے ۔ تو اِس کام کو پورا کرنے کے لئے ہوا سے تو اُسی عمدہ اوکسیجن ہوا کو لے کر پھیپھڑوں کے ذریعہ خُون میں شامل کرنے، اور خوردنی اشیار کی خوشبُو، بدبُو کی جانچ پڑتال کرکے مُنہ سے کہاکر معدہ کے ذریعہ اُس خون کی عمدگی قائم رکہنے کے لئے یہ ناک گیان اِندری (حواسِ باطنی) ہرایک قالب کے جسم رکہنے والوں میں مختلف ہی خاصیت کی بنائی ہے ۔ جیسے سور میں کچھ اور بہو نرے میں کچھ ۔ گوشت خوروں میں کچھ اور غلّہ و گہاس خوروں میں کچھ جُدا جُدا ہی طریقہ سے بُو محسوس کرنے کی قوت پائی جاتی ہیں اِس کی بناوٹ میں باہر کی طرف دو سوراخ ہوا کھینچنے کو ہوتے ہیں ۔ اور ہوا چھننے کیلئے اِس کے اندر چھوٹے چھوٹے بال رکھے گئے ہیں ۔ اور اِس میں اِس طرح کی میوکس ممبرین لگائی گئی ہے، کہ جو قدرے سرد ۔ مُندی ۔ خوشبودار ہوا آنے پر تو بہت خوشی سے قبول کرکے اُسے پھیپھڑوں کے اندر جانے دیتی ہے ۔ اور اِس کے خِلاف بہت سرد، بہت گرم، تیز، بدبودار، خراشدار یا گرد و غبار و دُھواں، دُہواں ملی ہوئی ہوا کو محسوس کرکے اندر نہ جانے دینے کی کوشش کرتی ہے ۔ اور خوردنی اشیار کو عمدہ خوشبودار محسوس کرکے مُنہ کے ذریعہ کہانیکی اِجازت دیتی ہے اور اِس کے خِلاف بدبودار کو نہ کہانے دینکی کوشش کرتی ہے ۔ اور اِسی کے موافق تمام غذائیں کہانے سے وہ ٹھیک ہضم ہوکر یہ بہی ٹھیک تندرست بنی رہتی ہے ۔ تو جب اِنسانوں کے تیرھویں باب کے خِلاف کہان پان، رہن سہن کے کاموں سے اِسکی خاصیت کے خِلاف ہوا اِسمیں زبردستی ٹھونسی جانے سے اِس میں جو مُندرجہ ذیل امراض پیدا ہوجاتے ہیں، تو وہ صرف اِسی کو مُضر نہیں

ہوتے، بلکہ اِس کے (گندھ گُن) بو محسوس کرنے کی قوت کو خراب کر کے تمام جسم کے بُنیادِ زندگی سیال ست خُون ہی کو بگاڑ دیتے ہیں، جس سے دیگر امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اِن کی تشخیص اور عِلاج آپ اُنتیسویں[۲۹] و چھبیسویں[۲۶] باب کے مُطابق کریں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاویں۔

۱ اسنیز۔ چھینک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک کے ذریعہ سے ایک دم آواز و جھٹکے کے ساتھ ہوا باہر کو نِکلے۔ **سبب**۔ ناک حواسِ باطنی کے بُو خواص (گندھ گُن) کے خِلاف اشیاء کے سونگھنے اور سردی وغیرہ سے ناک کی میوکس ممبرین میں خراش ہوکر، اُس زہر کو دھکا دیکر باہر نکالنے کے لئے آیا کرتی ہیں۔ **علامت**۔ سوائے چھینک آنے یا کچھ رطوبت باہر نِکل جانے کے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور اِن کا دو چار مرتبہ روزانہ آتے رہنا ناک کا فاسِد مادہ رفع کرتے رہنے کے لئے بہتر ہے۔ ہاں! اگر بہت زیادہ آویں، تو **عِلاج** میں مریض کے خیال کو کچھ پلٹ دینا اور آکاش تتو کا دوغنِ زیتون ناک میں لگانا کافی ہوگا۔

۲ کٹار۔ کولڈ۔ نیزل۔ نزلہ۔ زُکام

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک سے پانی یا بلغم بہنے لگے۔ **سبب**۔ انیمک، کمزور، نازُک مزاج اشخاص کو بہت سرد یا گرد و غُبار دُھواں مِلی ہوئی ہوا کے سونگھنے، یا بہت سرد پانی سے غُسل کرنے سے خُون میں سردی کا اثر ہو جانے یا گُدّی پر زیادہ سردی کا اثر ہونے سے، یا ایک دم گرم سے سرد موسم تبدیل ہو جانے سے، یا بعد جِسمانی محنت کرنے پر گرم جِسم میں سرد پانی سے غُسل کرنے یا پاؤں دھونے سے، یا کِسی خراشدار یا بدبودار اشیاء کے سونگھنے سے سبھی کی ناک کی میوکس ممبرین میں سوزِش ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ سوزِش کی تمام علامتیں شروع ہو جاتی ہیں یعنی ناک میں سُرخی۔ سُوجن۔ درد۔ حرارت و جِسم میں سُستی، کاہلی، ہڑکل، سر میں درد پیشانی میں بھاری پن، حلق و ناک میں خشکی معلوم ہوتی اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھیں سُرخ ہو جاتیں و ناک سے خراشدار پتلی رطوبت بہنے لگتی ہے، جو ایک دو دِن کے بعد گاڑھا بلغم ہو جاتا ہے۔ اکثر اِس کی ہمدردی سے دیگر نزدیکی میوکس ممبرین جیسے فیرنکس یا لیرنکس وغیرہ میں بھی سوزِش ہوکر کھانسی ہو جاتی و آواز بھاری یا بیٹھی سی ہو جاتی ہے۔ بُخار بھی پیدا ہو جاتا ہے، بھوک کم، پیاس زیادہ، ذائقہ خراب ہو جاتے ہیں اور قبض بھی رہنے لگتا ہے۔ اکثر کسی کو بار بار لوٹ کر بھی ہوتا رہتا ہے۔ **عِلاج**۔ زُکام شروع ہوتے ہی تو دو دِن تک غذائیں و پانی گنگنے بِلا چکنائی کے کھا دیں پیویں اور گردن گرم کپڑے سے لپیٹے رہیں۔ یا وایو تتو کا عرق تین خوراک

روز انہ پی دیں اور اسبابُ المرض سے پرہیز کریں، تو دو دن ہی میں صحت ہو جاوگی۔ ہاں، اگر کُہنہ ہو جاوے، تو جل تتو کا عرق بلغم ترکر کے نکالنے کے لئے اور پی دیں۔ اور جن اشخاص کو یہ بار بار ہوا کرے، اُن کو اپنے کانوں میں وایو تتو کا روغنِ زیتون ڈالنا اور وایو تتو کا عرق کبھی کبھی پیتے رہنا اور رگدّی سے گلو بند لپیٹے رہنا چاہیئے۔ جب زیادہ عرصہ تک نہ ہووے، تب چھوڑ دیں۔

۳ اپس ٹیکسس نکسیر پھوٹنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک سے سیلانِ خون ہونے لگے۔ **سبب**۔ دِماغ و ناک میں اگنی تتو کی بیجد بیشی یا بُخار و بیرونی چوٹ وغیرہ کے باعِث ناک کی میوکس ممبرین پھٹ کر سیلانِ خون ہونے لگتا ہے۔ یا بیجد قوی (پلے تھورِک) ہونے، یا جگر، تلی، رحم، پھیپھڑا و معدہ وغیرہ آلات کی خرابی سے انیمیاں، اِسکروی ہونے کے باعِث خون میں خرابی ہو کر اکثر چھوٹتی رہتی ہے۔ **علامت**۔ ناک سے کم و بیش سیلانِ خون ہوا کرتا ہے، جو زہر بادی (اَنیمیک) خواص والوں کو مُضر، و بیجد قوی (پلے تھورِک) خواص والوں کو مُفید ہوتا ہے۔ **عِلاج**۔ بیجد قوی خواص کے اشخاص کو توچنداں عِلاج کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ہاں، زہر بادی خواص والوں کے عِلاج کے لئے اُن کے مرض کا سبب دور کرنے کو اُن کے مریض آلات کا عِلاج کریں۔ اور اُن آلات و چوٹ وغیرہ کے باعِث کسی بھی طرح سے نکسیر پھوٹنے کے مقامی عِلاج کے لئے سرد پانی سر پر ڈالیں، یا آکاش تتو کے لوشن کی ناک میں پچکاری دیں۔ اور بیجد زیادتی میں اِسی لوشن سے کپڑے کی گدّی ترکر کے ناک پر رکھیں، یا اِسی کے تین سو ساٹھ شکتی کے گلسرین میں روئی کی خوب موٹی پھریری بھگو کر اُس میں دھاگہ باندھ کر ناک کے اندر کو خوب زور سے ٹھونس دیں اور دھاگے کا دوسرا سِرا باہر لٹکا رہنے دیں۔ پھر کچھ عرصہ تک رکھکر دھاگے کو کھینچ لیں، تو پھریری باہر نکل آوے گی۔ اور اگر پھر ضرورت ہو، تو بھی اِسی طرح کریں صحت ہو جاوگی۔

۴ اُوزینا پینس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک میں زخم ہو کر سٹرن ہو جاوے۔ **سبب**۔ اِنسانوں کے احکام خُدائی (دھرم) کے خلاف سخت بد اعمالیوں کے ثمرہ میں قہرِ الٰہی سے ناک کی میوکس ممبرین پر زیادہ زکام ہوتے رہنے یا فسادِ خون کے باعِث اِس میں سوزش رہتے رہتے وہ سوزش مزمن ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ پھر اس میں بدبودار، خراشدار زہریلی رطوبت نکلنی شروع ہو جاتی ہے، جسکے باعِث میوکس ممبرین میں ورم و زخم ہو جاتے ہیں اور اُن میں سے

خون پیپ نکلنے لگتا ہے۔ آخر کار بانسے کی ہڈی تک اثر ہو کر وہ بھی گل سڑ کر نکل جاتی یا بیٹھ جاتی ہے۔ اِسلئے بدصورتی ہو جاتی ہے تالو کی طرف کو سڑن پھیل کر حلق میں بھی زخم ہو جاتا ہے اور خون و پیپ نکلنے لگتا، آواز بیٹھ جاتی یا بِھنبھنانے لگتی ہے۔ اور ٹھیک عِلاج نہ ہونے پر موت تک ہو جاتی ہے۔ **عِلاج** ۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر ناک کو دایوتتو کے لوشن سے بذریعہ پچکاری دن میں دو بار صاف کریں اور اِسی کا گلسرین اندر لگایا کریں۔ اور بہت زیادتی میں ایک بار اِسی کا سوریہ اسنان دیا کریں، سولہ ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۵ بُو محسوس نہ ہونا

حقیقت میں یہ کوئی مرض نہیں ہے، صِرف مذکورہ بالا امراض کے باعث ناک حواسِ باطنی کے بُو محسوس کرنے والے آلہ میں خرابی ہو جاتی ہے۔ یا اِس کو زبردستی تیز خوشبو یا بدبو سونگھتے سونگھتے عادت ڈال دینے سے پھر وہ کسی بُو کو بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ لہٰذا سمجھ لو، کہ اُس کا بُو محسوس کرنے والا آلہ (ناک گیان اِندری) بالکل ہی خراب ہو گیا ہے۔ جو قُدرتی اُصول کے مُطابق شاید پھر ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔

فصل اوّل سینتیس ۳۵ بیانات تمام شُد

فصل دوئم پھیپھڑا کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور عِلاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے جسمانی راجیہ کی پرورش وحفاظت کے لیے جسمانی خزانہ خون کو باقاعدہ پاکیزہ بنائے رکھنے اور دِل کی حرکت میں ہر وقت اِمداد کرتے رہنے کے لیے ہر ایک مُتنفّس (پرانی) نر ناری کے جسم میں جو ایک عجیب آلہ اُس وِشوکرما نے بنایا ہے، اُس کو لنگس یا پھُپھس ڈہونکنی یا پھیپھڑا کہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۲) اِس کے باقاعدہ مُکمل خواص و فوائد (گُن۔ کرم۔ سبھاؤ) تو وہی وِشوکرما جانتا ہے، اور اِس کے حِصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لیے سُسرت اناٹمی، فزیالوجی کو پڑھیں۔ لیکن صِرف جسم کی تندرستی کی حفاظت کے لیے اِس کی مُندرجہ ذیل تشریح سمجھ لینا ہی کافی ہوگی۔ وہ یہ ہے، کہ تمام مُحیطِ کُل کے ہر ذی روح کو زندہ و تندرست بنے رہنے کے لیے جسم کے دیگر آلات کے ذریعہ بنائے ہوئے خون کی دایوتتو کے آکسیجن گیس سے صفائی کر کے، اُس کے کاربونک ایسڈ گیس زہریلے مادے کو باہر نکالتے رہنے اور خون کو قوی

بنائے رکھنے اور تمام جسم میں تقسیم کرنے کو دل کی حرکت کو یکساں حالت میں چلاتے رہنے کے لئے یہ دو عجیب آلات بنائے گئے ہیں۔ جو ہر ایک متنفس (پرانی) نر ناری کی چھاتی کے خول میں مری کے دونوں طرف ربر کی دھونکنی یا تکیہ کی مانند رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے دایاں کچھ بڑا تقریباً بائیس ۲۲ اونس وزن کا، اور بایاں کچھ چھوٹا تقریباً بیس اونس وزن کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک پھیپھڑے کے اوپر ایک جھلی ہوتی ہے جس کو پلیورا کہتے ہیں۔ اس کے اوپر کا حصہ پسلیوں سے چپکا رہتا ہے۔ اور پھیپھڑوں و پلیورا کے درمیان میں ایک سیال شے رہتی ہے، جس کے باعث یہ ملائم و چکنی بنی رہتی ہے اور پھیپھڑوں کے پھولنے و سکڑنے کے وقت کے یا بیرونی صدمات کی رگڑ سے پھیپھڑوں کو بچاتی رہتی ہے۔ اس لئے اسکی بناوٹ مچھلی کے سنوں کی مانند بنی ہوئی ہے، کہ جو پھولنے اور سکڑنے میں رکاوٹ نہ کرے۔ لہٰذا پھیپھڑوں کی صورت اوپر سے مچھلی کی مانند ہی دکھلائی بھی دیتی ہے۔ اسلئے اس لاثانی آلہ کو تندرست بنائے رکھنے کیلئے پیشتر یہ مندرجہ ذیل پانچ باتیں جاننا ضروری ہیں۔

پہلی بات یہ ہے، کہ جب ہوا ناک یا منہ کے ذریعہ سے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے، تو حلق سے جس نالی کے ذریعہ وہ پھیپھڑوں میں جاتی ہے، اس نالی کے اوپر کے سوراخ یعنی منہ کو **لیرنگس** کہتے ہیں۔ یہ صرف غذا و پانی وغیرہ نگلنے کے وقت جس دوسرے آلہ کے ذریعہ بند ہوتا رہتا ہے، اس کو **فیرنگس یا کنٹھ** کہتے ہیں۔ اس کی شکل پان کی مانند ہوتی ہے اور یہ ہوا کے سوائے کسی دوسری شے کو اندر نہیں جانے دیتا ہے۔ اگر جلدی جلدی غذا نگلنے میں اس کی چال میں فرق آجانے سے یا مجبوراً زبردستی ہی کوئی شے پھیپھڑوں کے اندر چلی جاوے، تو فوراً اس کے باہر نکالنے کو اس میں سے باہر کو ایک طرح کا ہوا کا دھکا لگتا ہے، اسی کو پھندا لگنا کہتے ہیں۔ اگر پھندے سے بھی وہ شے باہر کو نہ نکلے، تو تین منٹ کے اندر موت ہو جاتی ہے۔ اور اس سانس کے لیجانے والی تمام نالی کو **ٹریکیا** کہتے ہیں۔ یہ تقریباً پانچ انچ لمبی ہوتی ہے اور اکیس ۲۱ چھلے دار گریوں سے ملکر بنی ہوئی ہے۔ آگے چل کر پھر اس ٹریکیا کی بھی دو شاخیں ہو جاتی ہیں، جن میں سے ہر ایک شاخ کو **برانکس یا برانکیل ٹیوب** کہتے ہیں۔ پھر یہ دونوں برانکیل ٹیوب مذکورہ بالا دونوں پھیپھڑوں میں جُدا جُدا داخل ہو جاتے ہیں اور باہر سے ایسے نظر آتے ہیں، کہ جیسے بینگن کے پیڑ کی ایک ٹہنی میں دو بینگن لٹکے ہوں۔ پھر یہ برانکیل ٹیوب پھیپھڑوں میں جاکر شاخ در شاخ اور موٹے سے پتلے ہوتے ہوتے اتنی بے شمار و بالوں کے مانند پتلی پتلی شاخوں **کیپلریز** میں تقسیم ہو جاتے ہیں، کہ جن کا شمار کرنا ہی مشکل ہے۔ اُن کا آخری سرا گاؤ دُم ہوتا ہے، جو **ایر سیلز** کہلاتا ہے۔ یہاں آکر وایو کا اوکسیجن خون کی کیپلریز سے مل کر خون کو صاف کرتا رہتا ہے۔ یعنی خون میں ایر سیلز سے اوکسیجن جذب ہو کر اس کو عمدہ ٹھنڈا، سُرخ اور قوی بنا دیتا ہے، جس سے اس کے

سُرخ دانوں میں جم کر گوشت بننے کی قوت بیش ہوتی رہتی ہے۔ اور اُس کی حرارت کو جو تقریباً ایکسو درجہ کی ہوتی ہے، اپنے میں لے کر اُس کو باہر نکالتا رہتا ہے۔ بس اِس کے اِسی کام کو یعنی پھول کر عُمدہ ہوا کو باہر سے بھیتر کھینچنے کو **اِنسپائریشن** یا سانس لینا کہتے ہیں۔ اور خون میں کیمیادی تبادلے کرکے پھر اِسکے کاربونک ایسڈ یا امونیا زہریلے گیس کو لے کر باہر پھینک آنے کو **اِکسپائریشن** یعنی سانس چھوڑنا کہتے ہیں۔ اور اِن دونوں لینے و چھوڑنے کے کاموں کو **رِسپائریشن** کہتے ہیں جسکی تعداد ایک ہی وقت میں بیٹھے رہنے میں بارہ[۱۲]۔ چلنے میں اٹھارہ[۱۸]۔ اور سونے میں تبتیں[۳۲] کے حساب سے پائی جاتی ہے۔ اور محنت یا مُباشرت کے کام کرنے میں اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے لیکن پرانایام (دم کشی) کرنے سے کم اور قابو میں ہو جاتی ہے۔ اور عُمر کے لِحاظ سے بھی بچّوں میں زیادہ اور بڑوں میں کم ہوتی ہے۔ اور مرضوں کے لِحاظ سے بھی اینیمِک (کمزور) یا پلے تھورِک (قوی) خاصیت کے اشخاص میں زیادہ ہوتی ہے۔ جِسکے زیادہ آنے میں ناک کے نتھنے بھی پھولنے لگتے ہیں۔ اور ہر ایک جوان کے سانس لینے میں تقریباً تیس[۳۰] مُعکب اِنچہ ہوا پھیپھڑوں میں بھرتی ہے۔ اور سانس آنے جانے کا سِلسلہ بھی مُتنفّس کی پیدائش کے وقت سے مرنے تک دِل کی حرکت کی مانند متواتر جاری رہتا ہے۔ اگر کِسی میں یہ نہ رہے، تو سمجھ لو وہ مُتنفّس (پرانی) زندہ ہی نہیں ہے یعنی مرگیا ہے۔ اِس کی جانچ بھی چھاتی و پیٹ کے پھولنے پچکنے اور منہ یا ناک سے کِسی طرح کی کم و بیش آواز کے ساتھ باہر کو ہوا نِکلتی معلوم ہونے سے ہو جاتی ہے۔ اور اِس کی حرکت کے ساتھ دِل کی حرکت، اور دِل کی حرکت کے ساتھ نبض کی حرکت چلتی رہنے سے بھی ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے، کہ اِس کی نالیوں کے اندر کے سوراخ چپک کر بند نہ ہو جانے کیلئے اِس میں ایک قِسم کی کچھ چِکنی رِسنی رطوبت اِسی کا فضلہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اِسی کو **کف۔ بلغم و اِسپیوٹم** کہتے ہیں۔ اِس کی رنگت انڈے کی سفیدی کی مانند اور مِقدار میں کم ہوتی ہے۔ لیکن پھیپھڑوں کے مرضوں اور سردی، گرمی، سوزِش، خُشکی، ورم و زخموں میں رنگت اور مِقدار بدلتی رہتی ہے۔ اور اپنے زہریلا ہوا کی گرد و روئیں، دھویں کو اِسی بلغم میں چپٹا کر اپنے مختلف قِسم کے ہوا کے دھکّے کے ساتھ باہر کو نکالتا رہتا ہے۔ بس اِسی کام کو **کھانسی اُٹھنا۔ چھینکنا۔ دہانسنا۔ دھسکا لگنا** کہتے ہیں۔ اور اِس کے ہوا ایسے کام چلانے کو نیرگس کے پھیلنے و سکڑنے کے مُطابق **بولنا۔ گانا۔ ہنسنا۔ رونا و چِلّانا** کہتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہوا کی آمد و رفت سے پھیپھڑوں کی اُن نالیوں کی تندرستی میں کچھ اور کف کی خُشکی میں کچھ۔ تری میں کچھ و زیادتی میں کچھ۔ اور اُن میں ورم یا سوزِش ہو جانے میں کچھ و زخم ہو جانے میں کچھ۔ اور گل سڑ کر نِکل جانے میں کچھ کچھ مختلف قِسم کی آوازیں پیدا ہوتی رہتی و

بدلتی رہتی ہیں۔ لیکن معمولی حالت میں اِنکا باہر سے سُننا دُشوار ہوتا ہے، صِرف کسی خرابی کی بیحد زیادتی کے سانس کے لوٹنے میں باہر بھی کوئی آواز معلوم ہو جاتی ہے۔ اِس لئے ڈاکٹر صاحبان اِنہیں آوازوں کو اپنے کان سے سُن کر اِس کی تندرستی یا بیماری یا موت کی جانچ بھی کیا کرتے ہیں، جو زبانی ہی سمجھائی جاسکتی ہے۔ لیکن جس آلہ سے وہ جانچ کرتے ہیں۔ اُسکو اِسٹےتھس کوپ کہتے ہیں۔ جو اِس آلہ کے علاوہ بھی صِرف چھاتی پر یا اِس کے چاروں طرف کہیں بھی کان رکھکر کی جاسکتی ہے، لیکن طبیب کو مریض کی چھوت سے بچے رہنے و تشخیص میں آسانی کے لئے اِس کا اِستعمال کرنا کچھ عُمدہ بھی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے ۔ کہ تندرستی میں کسی طرح ایک دم اِس کی چال بند ہو جانے، یا مانع مہاراجہ اور حرام مغز وزیر خاص کی بیہوشی میں سانس لینا ہی بھُول جانے کو ہم فوراً ہی اپنی پیشتر لکھی ہوئی مصنوعی دھونکنی چلا کر یا خوب ٹھنڈے پانی کے چھینٹے برہنہ جسم یا چہرہ پر دینے سے بھی کچھ پھر چالو کرا سکتے ہیں۔ تب اگر اِس جسم کے ذریعہ سے اُس جیو (مُتنفس) کے بھوگ باقی ہونگے، تو یہ پھر چل پڑیگا اور وہ پرانی بچ جاویگا، ورنہ نہیں۔

پانچویں بات یہ ہے ۔ کہ سناتن دھرم شاستروں میں اِن پھیپھڑوں کو پرانوں کا کیندر یعنی تنفس کا خزانہ یا گھر کہتے ہیں۔ اور اِس آنے جانے والی ہوا کو پران آنا جانا کہتے ہیں۔ جس کا دیگر عالموں (آچاریوں) نے دوسرے مطلب لگا کر اِسی کا نام رُدر بھی رکھدیا ہے۔ وہ کہتے ہیں، کہ رُدر کے معنی ہی رُلانے والے کے ہیں۔ اور جب تک یہ پران جسم میں آتا جاتا ہے تب تک تو خیریت ہے۔ اور جب اِس جسم سے ہمیشہ کو نکلتا ہے، تو اُس پرانی جیو (متنفس جاندار) اور اُس کے دوسرے مُتعلقین کو جُدائی ہونے کے باعِث محبت کی وجہ سے یہ رُلاتا ہے، لہٰذا اِسی کا نام رُدر ہے۔ اور بعض بعض آچاریوں (عالموں) نے اِس ایک رُدر کے بھی گیارہ رُدر کر دیئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، کہ جب اِس آنے جانے والی ہوا یعنی پران کا نام رُدر قرار ہی پا گیا، تو جسم کے مُختلف مقامات میں رہنے و آنے جانے کے باعِث اِس کے جُدا جُدا جیسے **پران، اپان، دیان، سمان** وغیرہ گیارہ نام ہوتے ہیں۔ لیکن ناظرین! نام رکھنے والے کی کیا ہے، ایک شخص کے بھی کئی تعلقات سے بہت سے نام جیسے۔ باپ۔ بیٹا۔ چاچا۔ تاؤ۔ پنڈت۔ وید۔ طبیب۔ سیٹھ جی۔ راجہ وغیرہ۔ اور ایک مکان کے بھی جیسے رسوئی خانہ، پیشاب خانہ، عبادت گاہ وغیرہ بہت نام ہو سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ ہوتا ایک ہی ہے۔ اور بعض بعض آچاریوں نے اِسی پران کو **وِدیت۔ جیو آتما۔** یا **رُوح** بھی مانا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ جیسا جسکی عقل میں آیا ہے، وہ ویسا ہی مان بیٹھا ہے اور اُس کی ویسی ہی تشریح

کردی ہے۔ اور اس کے جو بھی معنی لگاؤ، وہی موزوں ہی ہو جاتے ہیں لیکن ان سب میں اس کا نام پران ہی بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ پران کے معنی ہی صرف متحرک قوت کے ہیں۔ کہ جو اُدبج یونی (زمین سے پیدا ہونے والے قالب) کے جمادات کو چھوڑ کر سبھی قالبوں (یونیوں) کے جسم رکھنے والوں میں ہوتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص جسم یا اُسکے کسی حصہ یا کاموں پر منحصر (لاگو) نہیں ہوتا، وہ تو صرف متحرک قوت کو بتلاتا ہے، اُدبج یعنی جڑ کو نہیں جسکی اصلیت ابہی اوپر اور رُدر، جیو، اُروح وغیرہ کی تشریح اوّل مقالہ میں آپ بڑھ ہی چکے ہیں۔

آگاہی۔ ناظرین! بس اب آپ سمجھ لیجئے، کہ تندرستی کے لئے یہ آلہ کتنا ضروری اور ٹھیک تندرست رکھنے کے لایق ہے۔ اس لئے جب انسان تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اس کو بگاڑ لیتے ہیں، یا بد اعمالیوں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے ہوتے ہیں، تو اس میں اگنی و پرتھوی تتو کم ہو کر اور اُس کی جگہ آکاش تتو بڑھ جانے سے بلغم کی بیشی وغیرہ کے۔ اور اگنی و پرتھوی تتو بیش ہو کر اُس کی جگہ جل تتو کی کمی سے بلغم میں خشکی وغیرہ کے۔ اور جل تتو کم و وایو تتو بیش ہو کر چھاتی میں درد ہو جانے کے امراض شروع ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے کچھ امراض تو حسب موقع پیشتر ہی لکھے جا چکے ہیں، اور کچھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ مذکورہ بالا تمام اسباب سمجھکر اسکے امراض کی تشخیص اور پرہیز و علاج ٹھیک ۲۹،۲۶ ویں باب کے مطابق کریں اور امراض کے ناموں کی کچھ بھی فکر نہ کریں۔ اور خشک کف میں جل تتو، و ترکف میں جل کے ساتھ اگنی پرتھوی کا مرکب تتو، اور سٹرن میں وایو تتو ساتھ میں کام میں لایا کریں۔ اور اس کے آدہی دیوک امراض میں سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ سب کو صحت ہو جاوے گی۔

۱ برنکائیٹس۔ کاس۔ کہانسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برانکیل ٹیوبز میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ کمزوری و نازک مزاجی اور اکثر بچپن و بڑھاپے میں زیادہ اور سردی کے موسم یا تبادلہ موسم کے وقت زکام ہونے کے بعد سینہ پر سردی کے اثر سے، یا سرد خشک و خراشدار گرد و غبار ملی ہوئی ہوا کے سونگھنے سے، یا ایسی ہی ٹھنڈی، چکنی تیلی اشیاء کے کہانے سے خون میں سردی گرمی ہو کر پھیپھڑے یا دل کے افعال میں خرابی ہو جانے سے بلغم کی نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جسکا فاسد مادہ (زہر) بلغم کے ذریعہ سے نکالنے کے لئے پھیپھڑے قدرتی طریقہ سے باہر کو دھکا دیتے ہیں، بس اسی کو کہانسی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ برانکیل ٹیوبز موٹے پتلے کئی قسم کے ہوتے ہیں؛ لہٰذا جس مقام میں یہ ہو جاوے اور جتنی مدت ٹھیرے، تو یہ سوزش بھی ویسے ہی جُدا جُدا ناموں سے

بولی جاتی ہے۔ جیسے۔ ایکیوٹ بر نکائیٹس یعنی سخت کہانسی۔ اور کرانک بر نکائیٹس یعنی پُرانی کہانسی اور کیپلری بر نکائیٹس یعنی پتلے برانکیل ٹیوبز کی سوزش، ٹسکا، پسلی چلنا کہتے ہیں۔ علامت۔ بڑے ٹیوبز میں ہونے سے چھاتی میں گرمی جلن اور کبھی جکڑن ہوجاتی ہے۔ لمبے سانس لینے یا کہانسنے سے سینہ میں درد ہوتا ہے۔ خشک کہانسی اُٹھا کرتی ہے، جو رات کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور نئی وسخت میں بلغم خشک، کبھی سفید جھاگدار، کبھی خون بھی ملا آجایا کرتا ہے۔ اور پُرانی ہونے میں بلغم تر۔ زرد وسُنہری مائل ہوجاتا ہے۔ اکثر بُخار نہیں ہوتا، لیکن زیادہ مُدت ٹھیرنے سے ہو بھی سکتا ہے۔ اور کیپلری بر نکائیٹس میں علاوہ خشک کہانسی کے تیز بُخار، درد سر مُتلی وکمزوری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ سانس لینے میں تکلیف ہونے کے باعث اُتھلا سانس آنا و پسلی چلنے لگتی ہیں۔ اور جبکہ کیپلریز بلغم سے بالکل پر ہوجاویں لیکن باہر کو بلغم نہ نکل سکے، تو خون میں اوکسیجن نہ پہنچنے کے باعث اُسکی صفائی نہ ہوکر، خون میں کاربونک ایسڈ گیس زہریلا مادہ بڑھ کر چہرہ وہونٹ نیلگوں، آنکھیں اُبھری ہوئیں، ناک کے نتھنے پھولے ہوئے، رگیں خون سے بھری ہوئیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور پاخانہ پیشاب آنا بند ہوجاتا ہے۔ عِلاج۔ ایکیوٹ بر نکائیٹس میں بلغم کو ترکرنے کی، اور تر ہونے پر یا کرانک میں تر بلغم کو کہانسی اُٹھا کر باہر نکالنے کی، اور پھر بلغم بننا رُکنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا اِن کے لئے جل تتو کا عرق دینا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ اور کیپلری بر نکائیٹس میں پیشتر نمکین گرم پانی پلا کہتے وصابون کے گرم پانی سے پچکاری کے ذریعہ پاخانہ کراویں۔ پھر جل تتو کا عرق دو دو گھنٹے بعد زیادہ مقدار میں پلادیں اور کھٹی، چکنی میٹھی اشیاء سے پرہیز کرادیں، صحت ہوجاویگی۔

۲ برانکوریا۔ کف

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کہانسی ہوتے رہنے زیادہ مقدار میں گاڑہا، پیلا کف جایا کرتا ہے۔
سبب۔ علامت وعلاج۔ کرانک بر نکائیٹس کی مانند ہیں، لیکن اِس میں کمزوری زیادہ ہوجاتی ہے، لہٰذا اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو خوراک روزانہ اور زیادہ پلایا کریں۔

۳ ہوپنگ کف۔ کرِدپ۔ کالی کہانسی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کہانسی تشنجی دورے سے ہو اور اُس میں ہوپ کی آواز نکلتی ہو۔ سبب اکثر بچوں کی کیپلریز میں کف خشک ہوجاتا ہے، یا دوسرے مریضوں کی چھوت سے بھی ہوجاتی ہے۔ علامت دورے سے اُٹھنے والی کہانسی پائی جاتی ہے، جو اکثر مہینوں تنگ کرتی اور صحت نہیں ہوپاتی دچھوتدار ہوتی ہے جسمیں بچے کمزور ہوکر مرتک جاتے ہیں۔ عِلاج۔ جل تتو کا عرق زیادہ عرصہ تک پلاویں اور کھٹی وگرم اشیاء سے پرہیز کراویں صحت ہوجاویگی۔

۴ ایزما - دما - سانس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ہوا کی نالیوں میں تشنجی کہانسی پیدا ہو جاوے۔ سبب کیپلریز بر نکائیٹس کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بجائے بچپن کے جوانی میں بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے اِنسانوں کو کہانسی ہوتے ہوئے تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یعنی پھیپھڑوں کی کمزوری میں زیادہ مباشرت کرنے سے، یا زیادہ تر رُواں دُھواں سونگھنے والوں کو ہو جایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ اسمیں دورے کی مانند سانس لینے میں تکلیف سائیں سائیں کی آواز، سینہ میں دُھواں سا جلن معلوم ہوا کرتے ہیں بلغم سفید جھاگدار دقم مشکل سے نکلتا ہے اور گرمی زیادہ لگا کرتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں پیشتر پاپ کرموں کے پراشچت کے لیے سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں، پھر سینہ پر جل اور اگنی پر تھوی کے مُرکب تتو کا سوریہ اسنان اوّل بدل کر روزانہ دیا کریں اور انہیں کا عرق بہی اوّل بدل کر کم مقدار میں اڑتالیس ہفتہ تک پلاویں صحت ہو جاویگی۔

۵ کنجشن آف لنگس - ورم پھیپھڑا

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑوں میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ بہت گرم اور خراشدار ہوا کا پھیپھڑوں میں جانا، یا کسی سبب سے دوران خون میں رُکاوٹ ہو کر گرمی بڑھ کر دِل کمزور ہو جانے سے ہوتا ہے۔ **علامت**۔ سینہ میں جکڑن و سانس لینے میں تکلیف اور کچھ خشک کہانسی بہی ہوتی ہے۔ **علاج**۔ بر نکائیٹس کی مانند کریں۔

۶ گینگرین آف دی لنگس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑو نمیں سڑن ہو جاوے۔ **سبب**۔ زیادہ شراب پینے یا زیادہ مُدت تک برانکو ریا رہنے، یا نیوموںیا کے بعد، یا سِل کے تیسرے درجہ میں ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ کہانسی کے بعد سانس سے بدبو آتی ہے، بلغم کے ساتھ پھیپھڑے کے مُردار یاریک سیاہی مائل ٹکڑے آیا کرتے ہیں۔ اور ایسا زہریلا بلغم نگل جانے سے پیٹ اپھر جانا و دست ہو جاتے ہیں، اور خون کی غلاظت سے مرض پائیمیاں ہو جاتا ہے۔ **علاج**۔ چونکہ یہ مرض مریض کو بالکل آخری حالت میں ہوتا ہے، البذا لاعلاج ہے۔ لیکن اگر موقع ملے، تو سِل کے مانند علاج کریں اور دوایو تتو کا سوریہ اسنان پھیپھڑوں پر دیا کریں۔

۷ ہماپٹسِس - قے الدم - نفث الدم - رکت بمن

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑوں سے خون کی قے ہووے۔ **سبب**۔ یہ مرض اِنسانوں کو ناجائز کمائی (اپرگرہ یم) کی پابندی نہ کرنے کے باعث قہر الٰہی سے جوان قوی (بیلے تھوریک) یا خنازیری مزاج والوں کو، یا تھائی سِس میں پھیپھڑوں کی کوئی شریان پھٹ کر خون آیا کرتا ہے۔ اور اکثر عورتوں کو ماہواری حیض کا خون بند ہو جانے سے بہی آجاتا ہے۔ **علامت**۔ خون آنے کے سوائے کمزوری و انیمیاں کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور بہت

زیادہ آنے میں موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر آکاش یا جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلادیں۔ اگر عمر باقی ہوگی، توصحت ہوجاویگی۔

فصل دویم ستر بیانات تمام شد

فصل سویم۔ جگرو تلی وغیرہ تمام مُصلح خُون گلٹیوں کے امراض کا بیان

اُن کے نام سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے جسم راجیہ کی حفاظت کے لئے جسمانی خزانہ خون کو ٹھیک بنائے رکھنے کو عُمدہ سیال ست بنانے کے لئے معدہ کا ساتھی ہاضمہ و زندگی کے متعلق مندرجہ ذیل خاص کام کرنیوالا جو ایک ضروری آلہ اُس وشوکرمانے ہر ایک متنفس (پرانی) نرناری کی چھاتی میں دائیں طرف پسلیوں کے نیچے و تقریباً انہیں کی حد تک بغل اور معدہ کے درمیان میں تمام آلات سے بڑا تقریباً ڈیڑھ سیر وزن اور بیحد گرم خواص کا بنایا ہے، اِس کو **لِور۔ یکرت۔ جگر و تیّہ** کہتے ہیں (دیکھو ذخیرہ آلات تصویر ۱ میں) اِسکے صفائی خون و ہاضمہ کے متعلق یہ چار فعل خاص ہیں۔ **اوّل** یہ کہ کھائی ہوئی غذا میں سے شکری و نشاشتہ دار مادہ لیکر انگوری شکر میں بدلنا، جو خُون میں شامل ہوکر ہڈی وغیرہ جسم کے عضلات کی پرورش کرنے میں کام دے۔ **دویم**۔ صفرا پیدا کرنا جس سے قوتِ ہاضمہ قائم رہے اور پاخانہ صاف ہوتا رہے، تاکہ قبض نہ ہو۔ **سویم**۔ حرارت پیدا کرنا جس سے خون و جسم گرم رہکر کام کرنے کے لائق بنا رہے۔ **چہارم**۔ غذا میں سے روغنی اشیا کو **کولسٹرین** ایک ایسے صابونی مادہ میں بدل دینا، کہ جو صفرا کے ساتھ مل کر خارج ہونے لگے اور خون میں شامل ہوکر جسمانی عضلات کی پرورش میں کام دے۔ اِس کے یہ چاروں کام ہاضمہ و صفائی خُون اور تندرستی قائم رکھنے میں جسم کے عضلات کی پرورش کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یعنی اگر شکر یا نشاستہ باقاعدہ نہ ہضم ہوکر انگوری شکل میں نہ بدلے، تو **ڈائے بٹیز۔ ذیابطیس۔ مدھومیہہ** یعنی غیر منہضم شکر کا پیشاب کی راہ جانے لگنا۔ اگر صفرا پیدا نہوکر ہاضمہ کے وقت غذا میں نہ ملے، تو **بدہضمی قبض** ہوجانا۔ اگر حرارت پیدا نہ ہو، تو خون ٹھنڈا ہوکر سیت آکر موت ہوجانا۔ اگر روغنی اشیاء کولسٹرین یعنی صابونی مادہ میں نہ بدلے، تو اِس کا یا دیگر آلات کا یا تمام جسم کا **فیٹی ڈجینریشن** یا **امیلائڈ ڈجینریشن** مرض ہوجانا۔ اور اگر صفرا کیساتھ سے یہ کولسٹرین جُدا ہوجاوے، تو **گال اسٹون** جگر کی پتھری وغیرہ بڑے خطرناک امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

اور تلّی بھی ہاضمہ و صفائی خون کے متعلق افعال میں ایک ویسا ہی ضروری آلہ ہے، اِس کو اِسپلین پلیہا و کچھیا و طحال بھی کہتے ہیں۔ جو ہر ایک پرانی نرتاری کی چھاتی میں بائیں طرف پسلیوں کی آخری حد کے نیچے چھوٹا سا آلہ ہوتا ہے۔ (دیکھو تصویر ش) اِس سے بھی جسمانی خون کی صفائی ہو کر سُرخ دانوں کی پیشی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اسی طرح دیگر تمام چھوٹی گلٹیاں بھی دوران خون میں امداد دیتیں اور اُسکی صفائی کیلئے ہی جسم کے مختلف حصوں میں حسب ضرورت مسور کی دال سے اِملی کے بیج کے برابر تک بہت سی اُس وشوکرما نے بنا دی ہیں جنمیں سے کان کے نیچے کی، کنٹھ کے نزدیک کی ہنسلی کے اوپر کی، پیٹ کی آنتوں کی، بغل اور جنگاسوں کے اندر کی سب سے بڑی ہوتی ہیں۔ تو جب اِنسانوں کے تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا کنہیں بھی قہر الٰہی کے بیرونی وجوہات وغیرہ سے اِن میں بھی تیز گرمی پہنچکر اگنی تتو بیش اور آکاش یا کچھ ملا جلا پرتھوی تتو بھی کم ہو جاتا ہے، تو اِن میں اکثر سُرخی، سوجن، درد، حرارت کے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں تو امراض کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف انتیسویں[۲۹] و چھبیسویں[۲۶] باب کے مطابق اِنکی تشخیص و علاج اور پرہیز کریں کراویں صحت ہو جاوے گی۔

۱۔ کنجشن آف لور۔ ورم جگر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اگنی تتو یعنی صفرا کی بیشی سے جگر میں خون جمع ہو جاوے۔ **سبب** زیادہ گرم ملکوں میں یا ترای کے جنگلوں میں رہنا۔ زیادہ گرم مصالحہ دار یا زیادہ غذا کھانا۔ غذا کھانے کے بعد فوراً دوڑنا یا سخت محنت کے کام جیسے۔ گھوڑے کی سواری یا کسرت کرنا۔ یا باری کا جاڑا بخار زیادہ آنا۔ خونی بواسیر یا عورت کے ماہواری حیض کا خون ایک دم بند ہو جانا۔ **علامت**۔ اِس آکاش تتو کے سوائے اکثر پرتھوی تتو بھی کم ہو جاتا ہے، لہٰذا مشترکہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی جگر بڑا، اُس میں درد، بوجھ، جکڑن معلوم ہوتی ہے۔ دردِ سر، دوران سر، گھبیرا، سُستی، چہرہ سُرخ، ہاتھ پیر سرد و اِن میں اور کمر میں درد، آنکھ قدرے زرد، بدہضمی، قبض، نفخ شکم و قے ہوتی ہے۔ بھوک کم، ذائقہ کڑوا ہونا و پیشاب تیز پیلا کم مقدار میں آتا ہے۔ اکثر روزانہ علی الصباح قے ہوا کرتی ہے۔ جو اِس مرض کی خاص علامت ہے۔ **علاج**۔ جگر کے مقام پر آکاش تتو کے لوشن سے لنٹ کی گدی بھگو کر رکھیں۔ یا اِسی کا سوریہ اسنان روزانہ دو بار دیا کریں اور اسی کا عرق دو خوراک پلایا کریں۔ جب قبض ہو اور فضلہ پیلا نہ آوے، تو پرتھوی تتو کا عرق دن میں دو بار اور پلایا کریں و ہلکی سادی سبزی کی غذا دکا غذی لیموں کا عرق غذا کے ساتھ کھلایا کریں۔ اور مذکورہ بالا اسباب المرض و روغنی، حیوانی و گرم غذا سے پرہیز کراویں صحت ہو جاویگی۔

۲۔ ہیپے ٹائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جگر میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ کنجشن کی مانند اور تیز گرم جسم میں

ایک دم سردی لگنا اور پیچش کا مرض بھی ہے۔ **علامت** ۔ مقام جگر پر نشتر چبھنے کے مانند درد ہوتا ہے، جو لمبی سانس لینے اور غذا کھانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ جگر کا حجم بڑھ جاتا ہے، جو ٹٹولنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بائیں کروٹ لینے سے جگر کے لٹکنے کے باعث تکلیف ہوتی، آنکھیں زرد، کھانسی و سانس لینے میں تکلیف اور رتے بدہضمی و ہچکی ہوتی ہیں۔ جب دنبل ہو جاتا ہے، تو دن میں کئی بار لرزہ سے بخار آتا ہے، جو تپ دق کی مانند ہوتا ہے۔ **علاج** ۔ گنجش کی مانند کریں ہاں، اگر دنبل پک کر پھوٹ جاوے، تو سوریہ اسنان دایو تتو کا دیا کریں صحت ہو جاوے گی۔

۳ ہائیپر ٹرافی آف لور۔ یکرت ورد ہی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب جگر کا حجم بڑھ جاوے۔ **سبب** گنجش کی مانند ہیں۔ لیکن علامات میں یہ فرق ہے، کہ سوائے جگر بڑھ جانے کے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** بھی گنجش کی مانند کریں ہاں، اگر جاڑا بخار ہی اِس کا سبب ہو، تو آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق اوّل بدل کر پلا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۴ ایٹرافی آف لور

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جگر کی خرابی سے اُس کی بناوٹ سکڑ کر حجم چھوٹا ہو جاوے۔ جو حقیقت میں زیادہ تر اگنی اور پرتھوی تتو کی کمی ہو جانے کا ثبوت ہے، لیکن بیرونی علامت اِس کے خلاف ہوتی ہیں۔ **سبب** ۔ زیادتی فکر، اچانک دہشت یا آتشک ہونا۔ شراب، فاسفورس یا سنکھیا وغیرہ زیادہ عرصہ تک استعمال کرنا۔ **علامت** ۔ خاص طور پر مرض یرقان پایا جاتا و جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اُس میں درد ہوتا، دست و قے ہوتے جسمیں پیشتر صرف لعاب معدہ پھر خون آمیز چائے کے رنگ کا سیاہ پانی آتا ہے۔ اکثر ناک، معدہ، آنتوں اور رحم سے سیلان خون یا اِسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ اکثر جسم میں خون رسنے سے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ دردسر، بیہوشی، ہذیان، حرارت جسمانی زیادہ، نبض تیز، زبان خشک بھوری، پیاس بیش ہوتی و پیشاب تیز پیلا سرخ آتا ہے۔ جس کے رکھنے پر سبزی مائل زرد جماؤ جم جاتا ہے، جو اِس مرض کی خاص علامت ہے۔ اور اِس کے مریض اکثر ایک ہفتہ میں مر جاتے ہیں۔ **علاج** گنجش کی مانند کریں، لیکن اگنی پرتھوی کا مرکب تتو بھی پلا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۵ فیٹی ڈجینریشن آف لور

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بدہضمی سے جگر کی بناوٹ چربی میں بدل جاوے۔ **سبب** یہ زیادہ تر اگنی و پرتھوی تتو کی کمی کا ثبوت ہے۔ اِس کی **علامت** گنجش کی مانند ذرا آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہیں، اور جگر کے تمام فعل خراب ہو جاتے ہیں۔ پھر بدہضمی رہتے رہتے خون کی کمی سے دو تین سال میں

موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق پلا دیں اور صبح شام پیدل گھمایا کریں اور گرم، مُحرّک، روغنی و میٹھی غذا اور گرم مصالحہ سے پرہیز کرا دیں۔ اگر علاج متواتر رہا، تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاوے گی۔

۶۔ جانڈس۔ یرقان۔ پیلیا۔ کمل بائے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم اور آنکھیں زرد ہو جاویں۔ **سبب**۔ اِس میں صفرا کے اجزا کولسٹرین اور رنگین اشیاء، کا خون سے جدا نہ ہو کر خون ہی میں شامل رہنا ہے۔ اسی وجہ سے تمام جسم کا خون پیلا ہی پیلا ہوتا ہے۔ تو خون کی رنگت پیلی اور آنکھوں کی بالائی جھلی سفید ہونے کے باعث آنکھوں میں خون کی پیلی رنگت صاف چمکتی ہے۔ اور بینائی کے پردہ کے آگے پیلا رنگ ہونے کے باعث ہر ایک شے پیلی ہی پیلی دکھلائی دیتی ہے، لہٰذا اِسے پیلیا مرض کہتے ہیں۔ **علامت**۔ مذکورہ بالا علامت کے سوائے دردِ سر، قبض، بدہضمی، بھوک کم، پاخانہ سفید، جگر میں قدرے درد و سُستی ہوتی ہے۔ اور پیشاب گاڑھا تیز سُرخ ہوتا ہے، جس کا کپڑے پر پیلا دھبہ پڑ جاتا ہے، اور یہی اِس مرض کی دوسری خاص علامت ہے۔ لیکن بُخار خشکی کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ **علاج**۔ پرتھوی تتو کا عرق تین خوراک روزانہ زیادہ عرصہ تک پلا دیں اور فلیٹی ڈِجیسٹشن کی مانند پرہیز کرا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۷۔ گال اسٹون

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جگر میں پتھری بن جاوے۔ **سبب**۔ جب زیادہ مُدت تک جگر کا فعل خراب رہنے سے کولسٹرین پت سے علیحدہ ہو جاتا ہے، تو اِن میں سے کسی کی دوران خون میں شامل ہونے کی قوت نہیں رہتی، اِس لئے وہ خارج ہونے کے بعد جگر ہی میں جمع ہو کر ایک قسم کی سخت پتھری سی بنجاتی ہے۔ جو پھر ایک دم خارج ہوا کرتی ہے۔ **علامت**۔ جگر کا فعل خراب ہوتا ہے اور کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوا کرتی۔ لیکن جب خارج ہوا کرتی ہے، تو قولنج کی مانند درد ہوا کرتا ہے۔ **علاج**۔ اِس کے خارج ہونے کے وقت پتھری کو آسانی سے نکالنے کے لئے آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق ایک ایک خوراک دو دو گھنٹہ بعد اوّل بدل کر پلا دیں۔ اور پھر دورے کے بعد دو خوراک جل تتو اور ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی اڑتالیس ہفتہ تک روزانہ پلایا کریں اور مرض کے سبب سے پرہیز کرا دیں۔ اگر مریض پرہیزگار رہے گا، تو اِس موذی مرض سے ضرور نجات پا جاوے گا۔

۸۔ اسپلی نائیٹس۔ پلیہا ودرہی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تلی میں ہائیپر ٹرافی ہو کر اُس کا حجم بڑھ جاوے۔ **سبب**۔ زیادہ عرصہ تک جاڑا بُخار آتے رہنے سے خون کی ٹھیک صفائی نہ ہو کر اُس میں اگنی تتو یعنی پت کی گرمی رُک جانے

سے یہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ **علامت**۔ تلی کا کم و بیش حجم بڑھ جاتا ہے، جو ٹٹولنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ اور اکثر نصف پیٹ تک کو بھی گھیر لیتی ہے، جس کے بعد جلندھر ہو کر موت تک ہو سکتی ہے۔ اکثر جاڑا بخار آتا رہتا، جسم کا رنگ مٹیالا سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور بدہضمی و کمزوری ہوتے ہوتے مریض قابلِ مرگ ہو جاتا ہے۔ **علاج**۔ تین خوراک آکاش تتو و ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی روزانہ زیادہ مدت تک پلا دیں اور آکاش تتو کا سوریہ اسنان تلی پر دیا کریں۔ اور بغیر گوشت شراب و روغن کے زود ہضم غذائیں کھلا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۹ ٹانسی لائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ کنٹھ کے نزدیک کی گلٹیوں میں سوزش ہو جاوے۔ اسکا بیان حسبِ موقع اڑتیسویں باب کی تیسری فصل میں ہو چکا ہے، لہٰذا وہیں دیکھ لیں لیکن جب یہ بھی پرانی ہو جاوے یا اکثر ہوا کرے، تو پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۱۰ ممس۔ کرن مول، کنٹھے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کان کے نیچے کی گلٹیوں میں سوزش ہو جاوے۔ اِس کے **سبب علامت و علاج** سب ٹانسی لائیٹس کی مانند کریں صحت ہو جاوے گی۔

۱۱ گائیٹر۔ برانکوسیل۔ گھینگھا۔ گلگنڈ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنٹھ کی تھائیرائڈ گلٹیوں میں ورم ہو جاوے۔ **سبب**۔ پہاڑ کی تلیٹی یا ترائی وغیرہ کی ایسی زمین کا پانی پینے سے کہ جہاں چونے کا حصہ زیادہ ہو، خون میں خرابی ہو کر یہ گلٹیاں بڑھ جایا کرتی ہیں۔ **علامت**۔ شروع میں یہ گلٹی بڑھتی اور ملائم رہتی ہیں، بعدہ سخت ہوتی جاتی ہیں، لیکن اِن میں درد نہیں ہوا کرتا۔ البتہ ورم کی زیادتی کے باعث سانس لینے و نگلنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے، اور دوران خون باقاعدہ نہ ہونے کے باعث انیمیا ہی ہو جاتا ہے۔ **علاج** اس میں پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلا دیں اور اُس پر اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا گلسرین تین سو ساٹھ شلکتی کا مل کر فوراً اسی تتو کا سوریہ اسنان دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر مریض ابتدا ہی میں علاج کریگا اور متواتر تینتیس یا اڑتالیس ہفتہ تک کرتا رہیگا، تو صحت ہو جاوے گی۔

۱۲ اسکرافیولا۔ اسٹروما۔ خنازیر۔ کنٹھ مالا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب گلے کی ہنسلی کے اوپر کی گلٹیوں میں ورم ہو جاوے۔ **سبب** انسانوں کے پچھلے جنم میں (استیہ یم) کے خلاف چوری وغیرہ بحد ظالمانہ کام کرنے کے باعث قہرالٰہی سے آتشکی یا خنازیری خواص والے مرد و عورتوں، یا بے میل کے جوڑ یا چھوٹی عمر کی شادی والوں کے نطفہ (رج ویریہ) سے پیدا شدہ اولاد کو، یا مرطوب اور تنگ مکانوں میں زیادہ آدمیوں کے رہنے سے

زہریلی ہوا سونگھنے کے باعث خون میں خرابی ہوکر، یا خراب قسم کی کم مقدار میں غذا کھانے سے یا شراب خواری وزیادتی مباشرت سے، یا کسی وجہ سے اینیمیاں ہونے کے بعد یہ مرض ہوجاتا ہے۔
علامت۔ ایسے مریضوں کا قد چھوٹا جسم کچھ سرد، جلد موٹی میلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اکثر بڑے دُنبل نکلا کرتے ہیں۔ مزاج بلغمی، جسمانی وروحانی افعال میں فتور، کم عقل، ہڈیاں موٹی جھکے سِرے بھاری ہوا کرتے ہیں۔ ہڈیوں و دانتوں میں کیریز پایا جاتا ہے۔ پیٹ اُبھرا ہوا و بدہضمی رہتی، اور چربیلی اشیا ہضم نہیں ہوتی ہیں۔ جبڑے کے نیچے سے ہنسلی کے اور بغل کی کہنیں گلٹیوں میں ورم ہوجاتا ہے۔ شروع میں اس ورم میں تکلیف نہیں ہوتی، لیکن ان میں کسی طرح کوئی خراش ہوکر پکنے اور رِسنے لگتی ہیں۔ اور ایک کے بعد ایک نکل کر کنٹھ میں مالا سی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کبھی کی دیگر گلٹیوں میں بھی سوزش ہوجاتی ہے۔ اور اس کے زخم اچھے ہوکر وہاں کا رنگ تانبے کی مانند ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی آجاتا ہے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کو پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ پھر پرتھوی اور وایو تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ اوّل بدل کر اڑتالیس ہفتہ تک پلاویں، اور ایک بار انہیں کا تین سنو تساٹھ شکتی کا گلسرین گلٹیوں یا زخموں پر لگا کر انہیں کا سوریہ اسنان دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اور کھان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق کریں صحت ہوجاویگی۔

۱۳ گلھیاری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بغل کی گلٹی میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ بغل کا بال ٹوٹ کر یا خون میں مقامی حرارت یعنی اگنی تتو بڑھ کر ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ گلٹی میں سرخی، سوجن، درد، حرارت پائی جاتی ہے۔ **علاج**۔ شروع میں وہاں آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔ اگر پک جاوے، تو وایو تتو سے کام لیں۔ اور اگر نہ پکے نہ پھوٹے تو پرتھوی تتو سے کام لیں۔

۱۴ بیولو۔ اربُد۔ بد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ران کی گلٹیوں میں ورم ہوجاوے۔ اس کے **سبب**۔ **علامت** اور **علاج** گلھیاری کی مانند ہیں۔ اور جو یہ کان کی، بغل کی، اور ران کی گلٹی پلیگ یا سوزاک آتشک کے باعث متورم ہوں، تو بھی یہی علاج کریں۔ لیکن جب اس کا سبب چوٹ لگنا ہو، تو چوٹ کا علاج کریں۔

۱۵ ٹیبیز میسنٹریکا۔ ایبڈامنل تھائی سِس۔ آنتوں کی سِل

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آنتوں کی گلٹیوں میں سوزش یا بسور ہوجاویں اور جسم کی پرورش میں فرق ہوجانے سے مریض سوکھتا ہی جاوے۔ **سبب**۔ انسانوں کے برہمچریہ کم خلاف بداعمالیوں کے

ثمرہ میں قہر الٰہی سے خون میں اِسکرافیولا کا مادہ ہونے کے باعث ہو جاتی ہے۔ **علامت** بدہضمی رہتی، پتلے بدبودار دست آتے، پیٹ پھولتا اور آنتوں میں کم و بیش درد رہتا ہے۔ مریض مقام پر پیٹ بڑھتا جاتا و جسم سوکھتا جاتا اور کمزوری ہوتی جایا کرتی ہے۔ **علاج** پیشتر بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر مریض کو چین سے پلنگ پر لٹائے رکھیں اور کہان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق کراویں۔ بلکہ بہتر ہو، کہ تہائی سِس کی مانند گدہی، گھوڑی یا بکری کے دودھ کا بندوبست کریں۔ اگر بدہضمی نہ ہو، تو جل تتو کا دودھ بنا کر پلایا کریں اور جل تتو و پرتھوی تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ تیس ہفتہ تک پلاویں۔ اگر صحت میں دیر ہو، تو دوائی کی مقدار بڑہا دیں اور پیٹ پر انہیں کا سوریہ اسنان اور دیا کریں صحت ہو جاویگی۔

دودہی کے متعلق آگاہی

ناظرین! اُس وشو کرما پرماتمانے مذکورہ بالا تمام گلٹیوں کے علاوہ ایک اور انوکھی قسم اور عجیب ہی خاصیت (گُن۔ کرم۔ سبھاؤ) کی گلٹی صرف جیل سے پیدا ہونے والے قالبوں (جرایج یونی) کے اجسام میں اُن کے بچوں کی پیدائش کے بعد اُنکی زندگی قائم رکھنے اور جسم کی تندرستی و افزائش حاصل کرنے کے لئے اُن کی بُنیاد زندگی اور بنادی ہے جس سے جبتک وہ بچے اپنی اصلی غذا کو ہضم کرنیکی قوت حاصل کریں، تب تک اِس کی رطوبت سے پرورش پاتے رہیں۔ اِس گلٹی کا نام **میمری گلینڈ پستان۔ چھاتی** اور **دودہی** ہے۔ اور اِس کی رطوبت کو **ملک شیر یا دودھ** کہتے ہیں۔ جو عام طور سے اِس قالب کے ہر ایک نر ناری کی چھاتی میں دونوں طرف، حیوانات میں دو سے بارہ تک اور اِنسانوں میں ہوتی تو صرف دو ہی ہیں، لیکن اِن کے افعال اور قدرتی بناوٹ کے لحاظ سے اِنمیں ہر ایک جنس کی میں بہی بہت فرق ہوتا ہے۔ جیسے مرد کی دودہی اُس کی عمر کے ہر ایک حصہ میں تقریباً یکساں چھوٹی ہی رہتی ہیں، اور اِن سے کوئی دودھ وغیرہ نہیں نکلتا۔ اور کروڑوں میں کسی ایک کی بڑھ بہی جاویں، تو دودھ پھر بہی نہیں نکلتا۔

پردہ کے متعلق آگاہی

دوسری بات یہ ہے، کہ عورتوں میں اِن دودہیوں کا تعلق اُس وشو کرما نے اُن کے رحم آلہ کے ساتھ رکہا ہے۔ جو اُس کے باقاعدہ پُختہ ہونے سے پیشتر تو مرد کی مانند چھوٹی ہی رہتی ہیں، لیکن اُس کے پُختہ ہونے کے زمانہ میں یہ بہی بڑہنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اِن کے آخری سِرے کے درمیان میں ایک مٹر کی شکل کا دانہ سا ہوتا ہے۔ اِس کو **نپیل و بھٹنی** کہتے ہیں۔ اِس میں بہت سی سوراخ دودہی سے دودھ نکلنے کو ہوتے ہیں اور اِس کا رحم سے ایسا تعلق ہوتا ہے، کہ مرد کے اِس کو چھوتے ہی عورت کے رحم میں خاص قسم کی بجلی کی طاقت پیدا ہو کر اُس کو خواہش جماع ہونے لگتی ہے۔

اور مرد کو بھی اِس کے دیکھنے سے شہوت ہو جاتی ہے۔ اِن دونوں قسم کی قوتوں کو ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہوئے بھی آپس میں ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اِنہیں کو نگیٹو و پازیٹو بجلی کہتے ہیں۔ یہ پیدائش دُنیا (مہر ستی کریا) میں اکیلی اکیلی کچھ کام نہیں کر سکتیں، اِن کے تو ملنے ہی سے تمام نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اِن کی پیدائش و تاثیر آنکھوں کے ذریعہ سے بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کو فرج و چھاتی کو تو سبھی مردوں سے ہر وقت چھپائے رکھنا، اور آنکھوں کو صرف اپنے باپ و اُستاد کی مانند بوڑھے بزرگوں یا چھوٹے بالکوں کے سوائے دیگر سبھی جوان مردوں کی آنکھوں سے سامنا کر کے نہ ملانا اور کسی سے محبت آمیز عاشقانہ یا مذاقیہ کلام نہ کرنا ہی فرض منصبی (دہرم) طے کر دیا گیا ہے۔ بس اسی کو پردہ یا حجاب کرنا بھی کہتے ہیں لیکن اِس سے زیادہ پردہ کرنا یعنی تنگ مکانوں میں عورتوں کو ڈبک چھپک کر بند رہنا یا گٹھری کی مانند یا بورے میں بند ہو کر رہنا یا سفر کرنا نامناسب ہے۔ یعنی اِن کی تندرستی کے لئے مضر اور مید موٹاپا، بدہضمی، انیمیاں و سِل وغیرہ امراض پیدا کرنے والا اور خانگی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا ہے۔

ماتا کے متعلق آگاہی

تیسری بات یہ ہے، کہ جب عورت کے بچہ پیدا ہو جاتا ہے، تو دودھ کی گلٹیوں سے اِس ہٹنی کے سوراخوں کے ذریعہ سے بچہ کی پرورش کے لئے دودھ نکلنے لگتا ہے، جو اُس بچہ کو دانت نکلنے تک پرورش کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔ اور جس عورت کا رحم ٹھیک ہو، تو اُس کا دودھ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جس کے رحم میں خرابی ہو، تو اُس کا دودھ بھی خراب ہوتا ہے جس سے اُس کے بچے مسان وغیرہ خطرناک امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے یا مر جاوے، تو دودھ نکلنا بھی خود بند ہو جاتا ہے۔ اگر پھر حمل قرار پا جاوے، تو اُس کا دودھ گاڑھا ہو کر بند ہو جاتا یا بگڑ جاتا ہے۔ اور جب رحم کی بچے پیدا کرنے کی قوت نیست ہو جاتی ہے، یعنی عورت کی نصف سے زیادہ عمر گذر جاتی ہے یا وہ بانجھ ہوتی ہے، تو اِن کی یہ گلٹی بھی آپ ہی جذب ہو کر ہمیشہ کے لئے سُوکھ جاتی ہیں اور صرف کھال کی تھیلی ہی لٹکتی باقی رہ جاتی ہیں۔ تو پھر اِن کے چھونے سے خواہش جماع ہونی بھی بند ہو جاتی ہے۔ تو چونکہ یہ بچہ مرد کے تو صرف نطفہ (ویریہ) اور عورت کے تمام جسم کے خون سے بنتا ہے اور پھر تمام جسمانی ست دودھ ہی سے پرورش پا کر بڑھتا بھی ہے، لہٰذا صرف بچہ پیدا کر کے چھوڑ دینے والی عورت آدھی ماتا، اور اپنا دودھ پلا کر و دیگر خدمات کر کے بڑا کرنے والی عورت آدھی ماتا ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر اِن دونوں کاموں کو اکیلی ایک ہی عورت کرے، تو وہ پوری مکمل ماتا ہوتی ہے۔ اِسی لئے اِس کا حق بچہ پر باپ (پتا) سے زیادہ واجب ہوتا ہے۔ اور یہی حساب تمام سنسار پر عائد ہوتا ہے۔

گئو ماتا کے متعلق آگاہی

چوتھی بات یہ ہے، کہ ماتا کو کوئی خطرناک مرض ہو جانے، یا اُسکے بدچلن عیاش ہو جانے، یا اُس کی موت ہو جانے کے باعث اگر بچہ اُس کا دودھ نہ پی کر کسی دیگر عورت کا دودھ پیوے، تو اُسی رشتہ سے یہ عورت بھی اُس بچہ کی آدھی ماتا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی دیگر عورت ہی دودھ پلانے کو نہ ملے، تو عورت کے بعد حیوانات کے قالب میں سے صرف گئو (گائے) ہی کی ایک ایسی جنس ہے، کہ جس کا دودھ فوراً پیدا ہوئے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو خوب موافق آتا ہے۔ اور اس کے بچھڑوں سے کاشت وغیرہ کے سبھی کام و گوبر سے تمام زمین بھی زرخیز بنی رہتی ہے۔ اور اپنے بچہ کے ساتھ ساتھ سبھی کی ٹھیک پرورش بھی کر سکتی ہے، کرتی آرہی ہے، اور کر رہی ہے۔ اِسی لئے مذکورہ بالا رشتہ سے اِس گئو کا حق بھی آدھی ماتا کی مانند تمام سنسار پر واجب ہے۔ ورنہ اور کوئی خاص بات گئو کو ماتا ماننے اور کہنے کی نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے، کہ بکری، بھینس گدھی، گھوڑی، اونٹنی یا ہتھنی کو ماتا کے نام سے کوئی نہیں بولتے۔ اور گئو کو تقریباً تمام حق پرست اشخاص ماتا کہتے ہیں۔ لیکن کہنا ہی نہیں، اپنی آئندہ کی مذکورہ بالا سب طرح کی بہودی کے لئے اسکی نسل کی ماتا کی مانند حفاظت کرنا بھی سنسار بھر کے ہر ایک نرناری کا خاص فرض منصبی ہے۔ لیکن افسوس ہے، کہ آج کل کی لیاقت جب اپنی پہلی ماتاؤں کی ہی خدمت نہیں کرتی، تو پھر اِس بیچاری بے نوا کی کون سُنیں۔

دودھی کے متعلق امراض کی آگاہی

پانچویں بات یہ ہے، کہ اکثر کروڑوں عورتوں میں سے کسی کسی عورت میں بھی کسی کی ہٹنی ندارد، کسی کی چھوٹی سے چھوٹی، یا کسی کی حد سے بڑی۔ اور کبھی دودھی کے کسی طرف کو۔ اور کسی کی دودھی بھی چھاتی کے علاوہ کسی دیگر مقام پر۔ چاہے پیٹ پر یا چاہے پیٹھ پر۔ اور کسی کی دو سے بھی کم، یا کسی کی اِن سے بھی زیادہ۔ اور کسی کی دودھ ہی نہ دینے والیں، یا کسی کی بالکل ہی ندارد دکھلوا کرتی ہیں۔ جو قدرتی اُصول کے مُطابق تقریباً سبھی لاعلاج ہیں۔ ہاں جب اِن میں کسی دیگر مرض یا رحم کی خرابی کے باعث اِن کے دودھ میں خرابی ہو، تو اُس آلہ کا علاج کرکے اِس کے دودھ کی خرابی کو ضرور درست کریں۔ اگر عام کمزوری کے باعث دودھ کم ہو جاوے تو صرف مُقوی غذا کھلاویں اور رجل تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلادیں۔ اگر دودھ حد سے زیادہ بڑھ جاوے، تو خشک اشیاء کھلاویں اور پرتھوی تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلادیں۔ اگر اِن میں کوئی عصبی درد ہو جس کو مسٹوڈینیاں کہتے ہیں یا سوزش یا ورم ہو جس کو انفلامیشن آف میمری گلینڈ کہتے ہیں۔ یا دُنبل ہو جس کو میمری ایبسس کہتے ہیں

یا بہٹنی پر کوئی زخم ہو، جس کو پنیل سور کہتے ہیں۔ یا بہٹنی میں خراش ہو، جس کو پنیل فشرس کہتے ہیں تو چاہے اِن میں سے کوئی بہی مرض ہو جاوے، لیکن آپ تو اِن کی حالت کے موافق سابقہ بتلائے ہوئے اُصول سے باقاعدہ عِلاج کر دیں، سبہی کو صحت ہو جاویگی۔

فصل سویم ایکسودس البیانات تمام شد

فصل چہارم۔ گُردہ و مثانہ آلات کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بہائیو! دِماغ مہاراجہ کے جسمانی راجیہ کی حفاظت کے واسطے جسمانی خزانہ خون کو ٹہیک بنائے رکہنے کے لئے، مذکورہ بالا طریقہ سے خون میں جو صفائی جگر وغیرہ گلٹیوں و پہیپہڑوں سے ہو کر خون میں جو ایسی زہریلی و فالتو اشیا پہر بہی اور باقی رہجاتی ہیں، کہ جو اُن آلات سے تو چہانٹے نہیں جا سکتے، اور وہ مادے (زہر) خون میں شامِل رہنے سے تمام جسم کو مریض بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا اُن کے چہانٹنے کے لئے جو ایک اور عجیب ضروری آلہ اُس وشوکرما نے ہر ایک پرانی نر ناری کی کمر میں ریڑہ کی ہڈی کے دونوں طرف ناف کی سیدھ سے کچھ نیچے، نر اور مادہ کی شکل میں بنایا ہے، اِس کو کِڈنی یا گُردہ کہتے ہیں۔ (دیکہو تصویر ۹) اِس کے باقاعدہ افعال کو تو وہی وشوکرما جانتا ہے، اور اِس کے حِصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرُت، اناٹمی و فزیالوجی کو پڑہیں۔ لیکن تتو وِگیان چکتسا کے لئے اِس کی اِس تشریح ہی کو کافی سمجھیں۔ کہ اِن میں سے نر دائیں طرف تقریباً پانچ اونس اور بایاں مادیں تقریباً چار اونس وزن کا ہوتا ہے، جو ایک غلاف کے اندر بند رہتے ہیں۔ اِن کے اوپر کا حِصّہ دانے دار ہوتا ہے، اور اندر کا حِصّہ بہت سی چہوٹی چہوٹی نالیوں سے مِل کر ایک گاؤ دُم شکل کا بنا ہوتا ہے۔ جسکی ظاہری شکل کنول کے پہول کی مانند ہوتی ہے۔ اور اِس کے درمیان سے ایک نالی آتی ہے، جسکی لمبائی تقریباً اٹھارہ انچ کے اور موٹائی گِدھ کے پر کی مانند ہوتی ہے، اِس کو یوریٹر کہتے ہیں۔ یہ جِس نابدان میں جا کر کہلتی ہے، اُس کو بلاڈر۔ مثانہ کہتے ہیں، یہ ربڑ کی گیند کی مانند ہوتا ہے۔ اور اِس میں سے جو نالی اعضائے تناسُل میں جاتی ہے، اُس کو یوریتھرا کہتے ہیں۔ اِن دونوں آلات میں سے ایک میں سیدہی سیدہی اور دوسرے میں بڑی و پیچیدہ نالیاں ہوتی ہیں۔ تو جو خون شریانوں کے ذریعہ سے اِس میں صفائی کو آتا ہے، یہاں اُس میں سے پنیلا حِصّہ کچھ زہریلے اجزا کے ساتھ چھن کر علیحدہ ہو جاتا ہے اور یوریٹر نالی میں ہوتا ہوا مثانہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اِسی پنیلے حِصّہ کو یورن۔ موتر و پیشاب

کہتے ہیں۔ اور جب پیشاب سے مثانہ بھر جاتا ہے، تو تبھی اُسکے یوریتھرا کی راہ سے باہر نکالدینے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ اِسی کو پیشاب آنا کہتے ہیں۔ اور زہریلے و پنیلے اجزار (پیشاب) کو چھوڑ کر بقیہ خون کا حصّہ پھر لوٹ کر دوران خون میں شامل ہوکر جسم کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ اِس سے پتہ چلتا ہے، کہ جسم کے خون میں پنیلے حصّہ کو حالت اعتدال میں رکھنا اِسی آلہ کا خاص کام ہے۔ **دویم۔** وہ خون کے زہریلے اجزار کو خون سے چھانٹ کر اور اِس پنیلے حصّہ پیشاب میں ملا جُلا کر باہر بھی پھینکتے ہیں۔ تو جب یہ تندرست حالت میں رہتے ہیں، تب تو خون کو ٹھیک صاف کرتے رہتے اور پیشاب کو ٹھیک لاتے رہتے ہیں۔ اور اگر یہ مریض ہوجاتے ہیں، تب یا تو خون کے زہریلے اجزا نہ چھانٹ کر اُس کو غلیظ ہی چھوڑ دیتے ہیں، یا اُس کے ضروری اجزا کو بھی چھانٹ کر باہر نکال دیتے ہیں۔ لہٰذا اِن دونوں ہی فعلوں سے اُدھر تو خون، اور اِدھر مثانہ وغیرہ دونوں ہی مریض ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے ضروری آلہ کو جب اِنسان تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں سے بگاڑ لیتے ہیں، یا پاپ کرموں کے باعث قہر الٰہی سے بگڑ جاتے ہیں، تو اِن میں اور خون و مثانہ کے قدرتی فعل و بناوٹ میں فرق آجاتا ہے، جس سے مندرجہ ذیل خطرناک امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ یعنی جب خون میں سے ضروری فضلات نہیں نکلتے، تو خون کے وہ تمام امراض پیدا ہو جاتے ہیں، کہ جن کا حال پیچھے خون کے بیان میں آچکا ہے۔ جیسے انیمیاں یوریمیاں ڈراپسی وغیرہ۔ اور جب خون کے مقوی اجزار زیادہ مقدار میں نکلنے لگتے ہیں، تو پیشاب اور مثانہ میں مختلف قسم کے وہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں، کہ جن کا بیان نیچے لکھا جاویگا لیکن اُن امراض سے پیشتر آپ کو صحت اور مریض حالت کے پیشاب میں جاننے والی خاص خاص اشیار کی کچھ مندرجہ ذیل واقفیت ضرور کرلینی چاہیئے، کہ جنکا جاننا معالج کیلئے بہت ضروری ہے۔

اوّل پیشاب کی جانچ

پیشاب کی جانچ صبح والے کی کرنی ٹھیک ہوتی ہے، کیونکہ اُس وقت والے پیشاب میں اُس کے تمام ہی اجزار شامل ہوتے ہیں۔ ورنہ دِن میں پانی پینے کے بعد کچھ، غذا کھانے کے بعد کچھ، اور گرم و سرد اشیار کھانے کے بعد پیشاب کے اجزار کچھ کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔

دویم پیشاب ہونے کی حالت کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب دھار کے ساتھ بلا تکلیف و بلا رُکاوٹ کے آتا ہے۔ اور مریض حالتمیں رُکاوٹ، تکلیف و جلن کیساتھ یا بوند بوند آیا کرتا ہے یا بند ہوجاتا ہے۔

سویم پیشاب کی مقدار کی جانچ

حالت صحت و معمولی موسم میں پیشاب تقریباً ایک سیر سے ڈیڑھ سیر تک روزانہ۔ اور پانی یا دیگر سیال اشیا

پینے کے بعد وموسم سرما میں، غسل کے بعد علی الصباح ورات میں، ڈر فکر وجاڑے بخار کی باری کے وقت یا ذیابطیس مرض میں پیشاب زیادہ اور سفید آیا کرتا ہے۔ اور موسمِ گرما میں، یا دِن کے وقت میں، تیز بخار وسوزاک آتشک وغیرہ امراض میں، کوئی گرم خشک شے کہانیکے بعد ولپسینہ آنے کی حالت اور ہیضہ میں پیشاب بہت کم آیا کرتا ہے۔ اور مثانہ کے فالج میں پیشاب بند ہوجاتا ہے۔

چہارم پیشاب کے رنگ کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب کا رنگ سینک کی مانند پیلا ہوتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں آنے سے پھیکے رنگ کا یا صاف پانی کی مانند بے رنگ ہوتا ہے۔ جیسے۔ اینیمیاں، ذیابطیس وایلبومنوریا وغیرہ امراض میں۔ اور پانچوں تتوں کی خرابی کا رنگ چھبیسویں[۲۶] وانتیسویں[۲۹] باب کے مطابق ملاویں۔ اور بہت دیر تک پانی نہ پینے، پسینہ آنے، اسہال وبخار ہونے میں پیشاب کا رنگ پیلا سُرخی مائل ہوجاتا ہے۔ پیشاب میں پیپ، میوکس یا چربی ملی آنے سے دودھ کی مانند سفید، یرقان میں تیز گاڑھا پیلا، اور گُردے کی سوزش یا خون ملا آنے میں دھوئیں کے رنگ کا سیاہی مائل اور چقندر کہانے سے پیشاب سُرخ آتا ہے یعنی جس رنگ کی اشیاء کہائی جاویں گی، اُسی رنگ کا پیشاب آیا کرتا ہے۔

پنجم۔ پیشاب کی بُو کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب میں خاص قسم کی بُو ہوتی ہے، جو تھوڑا آنے میں آتے ہی تو آسانی سے معلوم ہوجاتی ہے، لیکن سرد ہونے کے بعد جاتی رہتی ہے۔ اور زیادہ دیر رکہا رہنے کے بعد تیزابی ہوکر سڑن کی بدبو آنے لگتی ہے۔ اور پھرتے ہی سڑن کی بو آنے سے اُس میں پیپ یا مثانہ کے فالج ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایلبومنوریا میں مچھلی کے سی وذیابطیس میں شکر کے سی میٹھی، اور لہسن پیاز یا ہینگ زیادہ کہانے میں انہیں کے سی بو آیا کرتی ہے۔

ششم۔ پیشاب کے ذائقہ کی جانچ

حالتِ صحت میں پیشاب کا ذائقہ ایلکلاین یعنی کہاری نمکین۔ اور مریض حالت میں مختلف طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے ذیابطیس میں میٹھا وایسڈٹی میں ایسڈ یعنی کھٹا ہوتا ہے، جو ٹیسٹ پیپر یعنی ذائقہ چکھنے کے کاغذ سے اچھی طرح معلوم ہوسکتا ہے۔ یعنی ایک جاذب کاغذ کو نباتاتی نیل میں رنگ کر اور ایک کو ہلدی میں رنگ کر سکہالیں۔ انکو **لٹمس و ٹرمرک پیپر** کہتے ہیں۔ تو جس پیشاب میں نیلے کاغذ لٹمس پیپر کا ٹکڑا ڈبونے سے سُرخ ہوجاوے، تو وہ پیشاب تیزابی سمجھو۔ اور جس پیشاب میں ٹرمرک پیپر ہلدی سے رنگے ہوئے کاغذ کا ٹکڑا ڈالنے سے بھورا سُرخی مائل ہوجاوے، تو وہ پیشاب کہاری سمجھو۔ اور جو انہیں پیشابوں میں ڈالے ہوئے کاغذوں کو پھر ان کے خلاف ذائقہ کے پیشاب میں ڈالے جاویں،

تو پھر لوٹ کر پہلے جیسے اصلی رنگ کے ہوجاوینگے۔

ہفتم۔ پیشاب کے اجزا کی جانچ

معمولی حالت میں پیشاب کے سو حصّوں میں پچانوے حصّہ پانی اور ڈہائی حصّہ میں آرگینک یعنی نباتاتی اشیار جیسے۔ یوریا، یورک ایسڈ پیشاب کے خاص زہر۔ اور ڈہائی حصّہ میں اِن آرگینک یعنی کیمیاوی اشیار جیسے پوٹیش، چونا، سوڈا، مگنیشیا، فاسفیٹس وسلیکا وغیرہ تمام نمک جایا کرتے ہیں۔ لیکن یہ خالص آنکھ سے نہیں نظر آسکتے، لہٰذا اِس کے ہلکا بھاری ہونیکی جانچ کے لئے یورنا میٹر ایک آلہ بنایا گیا ہے۔ تو اُس سے اِس طرح کریں، کہ علی الصباح کے پیشاب کو اُسی کے ساتھ آئے ہوئے ٹیوب میں بھر کر اِس آلہ کو اُس میں ڈالیں۔ اگر پیشاب میں جانے والی مذکورہ بالا اشیار باقاعدہ ٹھیک مقدار میں ہونگی، تو اُس کے پندرہ نمبر تک آلہ ڈوبے گا۔ اور ایک ہزار کی تعداد اپنی طرف سے ملالیویں، تو ایکہزار پندرہ نمبر اُس کا وزن متناسب ہوگا۔ اگر جانیوالی اشیار کم وبیش ہوں گی، تو کم وبیش نمبر تک ہی ڈوبے گا۔ تب اگر اِس سے کم ہو، تو سمجھو لوخون میں کمزوری ہے۔ اور اگر زیادہ ہو، تو پیشاب میں بعض اشیار زیادہ جارہی ہیں۔ تو اُنکی جانچ کے لئے پیشاب کو دوسرے صاف ٹیوب میں کرکے ذرا ٹھیرا کر دیکھنے سے اگر اُس میں کوئی شے تہ میں جمی دکھلائی دے، تو سمجھ لو وہ یوریٹس یعنی آرگینک اشیار میں سے کچھ ہیں۔ یہ پیشاب رکھنے سے سڑتا نہیں ہے۔ اور قبض کے ریگ بول کی علامت ہے۔ اور اگر وہ پیشاب سڑ جاوے، تو پیپ کی علامت ہے۔ اور اگر کچھ تہ نشین نظر نہ آوے، تو پیشاب کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں کرکے اسپرٹ لیمپ سے اوٹا کر رکھدیا جاوے۔ جب پھر بھی اُس میں کچھ تہ نشین نہ ہو، تو پیشاب کی کوئی خرابی نہیں ہے۔ اور اگر جم جاوے، تو دوسرے ڈہائی والے اِن آرگینک حصّہ میں سے فاسفیٹس یا ایلبیومن میں سے کچھ جاتا سمجھو۔ پھر اُس میں دو بوند تیز نائیٹرک ایسڈ کی ڈالو۔ اگر وہ منجمد شے حل ہوجاوے، تو سمجھ لو فاسفیٹس ہیں۔ جیسا کہ ریکیٹس وغیرہ امراض میں ہوتا ہے۔ اور اگر حل نہ ہو، تو ایلبیومن سمجھو۔ جیسا کہ ایلبیومنوریا میں ہوتا ہے۔ اِن اشیار کے جانے سے مریض بیحد کمزور ہوتے ہوتے مرتک تو جاتے ہیں اور مرض کا پتہ تک نہیں چلتا، لہٰذا ٹھیک ٹھیک جانچ کریں۔

ہشتم۔ پیشاب میں شکر کی جانچ کا طریقہ

ہر ایک انسان کی حالتِ صحت کے پیشاب میں شکر کی بہت ہی کم مقدار جاتی ہے، لیکن جب دماغی محنت زیادہ کیجاوے یا میٹھی و نشاستہ دار اشیار زیادہ استعمال کیجاویں، تو وہ ہضم نہ ہوکر بدہضمی سے پیشاب کی راہ شکر جانے لگتی ہے۔ جو کم میٹھی ہوتی اور پانی کی نسبت شراب میں زیادہ حل ہوتی ہے۔ ایسے پیشاب کی بو میٹھی و رنگ پھیکا، اور مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اور ایسا پیشاب

کئی ہفتہ رکھنے پر بھی سڑا نہیں کرتا ہے۔ ہاں، کئی دن تک گرم جگہ میں رکھنے سے صرف جھاگدار ہو جاتا ہے۔ اِس کی جانچ تو کئی طرح سے ہوتی ہے، لیکن سبھی دُشوار ہیں، لہٰذا صرف یہی تین آسان طریقہ بتلائے جاتے ہیں۔ **اوّل**۔ یہ کہ، مُشتبہ پیشاب کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں کر کے بذریعہ اِسپرٹ لیمپ اوٹایا جاوے، تو وہ شیرہ کی مانند گاڑھا ہو جاویگا اور اُس میں شکر کی بُو آویگی۔ پھر اُس میں شراب مُقطر ڈالی جاوے، تو شکر کی قلمیں جمکر نیچے صاف دِکھلائی دینے لگیں گی۔ **دوئم**۔ کاپر سلفٹ آٹھ گرین و کریم آف ٹارٹار تیس گرین ایک اونس لائیکر پوٹاسی میں حل کر کے سلیوشن بنا کر رکھ لیں۔ پھر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں تقریباً ایک انچ یہ سلیوشن بھر کر اِسقدر اوٹا دیں کہ اُبال آجاوے، تب اُس میں تین بوند مُشتبہ پیشاب کی ڈالیں۔ تب اگر اُس میں شکر ہوگی، تو وہ فوراً پیلا ہو کر پھر تھوڑی دیر بعد اُس میں سُرخ رنگ کی شے نیچے جم جاویگی۔ **سوئم**۔ شکر کا وزن اِس طرح معلوم کریں، کہ چوڑے مُنہ کی چھ چھ اونس کی دو شیشیاں لے کر اُن میں چار چار اونس مُشتبہ پیشاب بھر دو۔ پھر ایک میں تھوڑا خمیر یعنی کوئی تیزاب یا ایسڈ ایسی ٹک ڈال کر اور ایک کارک میں سوراخ کر کے لگاؤ۔ اور دوسری میں سادہ کارک لگا کر دونوں کو گرم جگہ یا دھوپ میں رکھ دو۔ اگر پیشاب میں شکر ہوگی، تو خمیر والی شیشی میں چھ گھنٹہ بعد شراب اور کاربونک ایسڈ گیس میں بدل کر سوراخ کے راستہ سے باہر نکل جاوے گی۔ اور پیشاب ہلکا ہو جاویگا۔ پھر دونوں شیشیوں کے پیشاب کا یورنا میٹر کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ وزن دیکھیں، تو سوراخ والی شیشی کا پیشاب دوسری سے جتنے درجہ کم بیٹھے، تو فی اونس اتنے ہی گرین شکر اُس پیشاب میں سمجھیں۔ اور ایسے پیشاب والے کو ذیابطیس مرض خیال کرلیں۔

۱۰۔ ایلبیومنوریا۔ نفرائیٹس۔ رینل ڈراپسی۔ سوزشِ گُردہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں ایلبیومن جانے لگے۔ **سبب**۔ اِنسانوں کو پچھلے جنم میں فرائض ایمانداری (استیہ یم) کے خِلاف بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہرِ الٰہی سے جوانوں کو زیادہ فاقہ، روزہ رکھنے، گرمی میں سردی لگنے، بھیگنے، غسل کرنے یا زیادہ شراب خواری سے، یا ٹائیفس وغیرہ بسور دار بُخاروں اور ہیضہ سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی یہ وجہ ہے، کہ مذکورہ بالا اسباب سے جب جِلد کا فعل بگڑ کر پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے، تو خون کی صفائی کے لئے گُردوں کو زیادہ کام پڑتا ہے۔ جسکے باعث کچھ تو وہ تھک جاتے ہیں، اور کچھ خون کے زہر اِسی کی نالیوں میں جمنے کے سبب پھر اِن میں سے ایک یا دونوں آلات میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ بھی خون کی ٹھیک صفائی کرنا بھول جاتے ہیں اور خون کے پنیلے حصّہ کو تو کم دیگر مُقوی اشیاء زیادہ خارج کرنے لگتے ہیں۔
علامت۔ پیشاب کم مقدار میں گاڑھا آتا ہے، جسکا وزن قیاسیہ ایکہزار پچیس سے ایکہزار پچاس تک

ہوتاہے - لرزہ سے بُخار چڑھتاہے۔ خُشکی، پیاس زیادہ و درد سر رہتا ہے۔ لیکن پسینہ نہیں آتا ہے - گُردوں میں دھیما دھیما درد ہوتا و قے ہوتی چہرہ بہرا ہوا ہوتا ہے - پھر پپوٹوں پر ورم آکر تمام جسم میں ورم ہوکر سب جسم پھُول جاتا ہے - پیشاب ایلبیومن دار دُھویں کے رنگ کا آتا ہے، جس میں بسے ہوئے مٹھے کے مانند بو آتی ہے - پیشاب کا ذائقہ تیزابی ہوتا، اور پیالہ میں رکھنے سے تہ میں سفید جماؤ خوب بِلتا ہے - اور ایک گُردہ مریض ہونے سے مُشکل سے صحت ہونے والی و دونوں ہونے سے لاعلاج ہوجاتی ہے - **عِلاج** - اگر مریض پرہیزگار ہوگا، اور تیئیس ہفتہ تک علاج جاری رکھے گا، تو اِس مُوذی مرض سے صحت پانا ممکن ہے ورنہ نہیں - لہٰذا پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتیسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کراویں، پھر مریض کو دودھ کے سوائے کوئی شے کہانے کو نہ دیں اور آنتوں و جِلد سے کام زیادہ کراویں - پیشاب زیادہ مقدار میں لانیکی کوشش کریں - اِس لئے سردی سے بچاکر گرم ہوادار مکان میں رکھیں و گرم کپڑے پہناویں اور گرم پانی سے غُسل کرایا کریں - اور تین گھنٹے روزانہ اگنی پر تھوی کے مُرکب تتو کا سوریہ اسنان تمام جسم پر دیا کریں، لیکن گُردوں کو نیلے کپڑے سے ڈھانپ کر اِس سے بچاویں، اور دو خوراک اِسی تتو کی اور تین خوراک جل تتو کی پلایا کریں - تو پسینہ آکر قبض ٹھیک ہوکر اور پیشاب زیادہ مقدار میں آکر سولہ ہفتہ میں صحت ہوجاویگی - لیکن سولہ ہفتہ تک علاج اور کریں، ورنہ مرض پھر عود کر آویگا -

۲ فیٹی یا ایمیلائڈ ڈیجنریشن آف کڈنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب گُردوں کی بناوٹ چربی یا مُلائمی میں بدل جاوے - **سبب** ایلبیومنوریا کے بعد یا فیٹی ڈیجنریشن کے باعث ہوتا ہے، جسکے **علامت** - پرہیز اور **علاج** تمام فیٹی ڈیجنریشن کی مانند ہیں -

۳ سپوریٹو نفرائیٹس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کسی گُردے میں سوزش ہوکر وہ سڑ جاوے - **سبب** - تیز خراشدار اشیاء کہانے یا نزدیک کے کسی آلہ کی سوزش پھیل کر بہی ہوجاتی ہے - **علامت** - مریض گُردہ میں درد ہوتا ہے جو یوریٹر نالی کی سیدھ میں مثلانے جنگاسوں و فوطوں تک پہنچتا ہے - جسکے دبانے و حرکت کرنے سے بیشی ہوتی ہے - کبہی درد کی طرف کی ران سُن ہوجاتی ہے - فوطے سُکڑ جاتے ہیں متلی و قے ہوتی ہے - پیٹ ابھر جاتا ہے اور لرزہ سے بُخار ہوتا ہے - کبہی کبہی پیشاب بند ہوجاتا ہے یا تھوڑا تھوڑا بار بار سُرخ و خُون پیپ آمیز آیا کرتا ہے - کبہی کوما ہوکر موت ہوجاتی ہے - **عِلاج** - ایلبیومنوریا کی مانند کریں، لیکن دو خوراک وایو تتو کے عرق کی اور پلاویں و اِسی کا سوریہ اسنان مریض گُردے پر دیں صحت ہوجاویگی -

۴۔ ہیما چوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب کے ساتھ خون آنے لگے۔ **سبب**۔ مذکورہ بالا امراض کے باعث یا گُردے میں چوٹ لگنا، یا خراشدار ادویہ استعمال کرنا، یا بواسیر یا ماہواری حیض کا خون ایکدم رُک جاتا ہیں۔ **علامت**۔ سپوریٹو نفرائیٹس کی مانند ہیں۔ **علاج**۔ آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اِسی کا سوریہ اسنان گُردے پر دیں اور گرم اشیا سے پرہیز کراویں، صحت ہوجاویگی۔

۵۔ ڈایوریسیس۔ سلسل بول۔ بہو موتر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب پانی سا سفید و زیادہ مقدار میں بلا ذائقہ اور ہلکا آئے۔ **سبب**۔ ہسٹیریا، نیورلجیا یا دماغی مرض سے ہوتا ہے۔ کبھی بچوں کو ماں کا دودھ چھوڑنے اور غذا ٹھیک نہ ملنے سے بھی ہوجایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ جلد خشک، پیاس زیادہ و بھوک کی کمی ہوتی ہے اور جسم سوکھ جاتا ہے۔ **علاج**۔ پرتھوی اور جل تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ پلاتے رہیں اور جب قبض نہ رہے، تو صرف جل تتو ہی دیں صحت ہوجاویگی۔

۶۔ کائیلس یورن

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب دودھ کی مانند سفید آوے۔ **سبب** زیادہ گرم اشیاء جیسے تل، مونگ پھلی اخروٹ بادام زیادہ کہانے سے بچوں کو ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ پیشاب دودھ کی مانند سفید ہوتا ہے، جو تین گھنٹہ رکھنے کے بعد منجمد ہوجاتا ہے اور ذرا چھونے سے تھرتھرایا کرتا ہے و جسم سوکھتا جاتا ہے۔ اگر یہ یورتھرا وغیرہ نالیوں کے اندر ہی جم جاوے، تو پیشاب بند ہوکر درد ہوتا اور موت تک ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ ڈایوریسس کی مانند کریں۔

۷۔ رینل کالک۔ دردگردہ

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب گُردے میں شول کا درد ہو۔ **سبب**۔ اکثر گُردے میں پتھری بننے یا سوزش ہونیکے باعث زیادہ ہوا کرتا ہے۔ **علامت** کبھی کبھی گُردے کے مقام پر سخت درد و پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ **علاج**۔ جل تتو کا عرق دو دو گھنٹہ بعد پلاویں، یا گُردوں پر آکاش تتو کا کوئی اسنان دیں صحت ہوجاوے گی۔

۸۔ رینل ڈایاتھیسس۔ ریگ بول

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں ریت آنے لگے۔ **سبب**۔ گُردے میں پتھری ہونے یا زیادہ کیمیاوی تبادلے ہونے سے، یا بہت قبض ہونے سے، جیسا کہ دعوت میں اِن مِل بے جوڑ متضاد خاصیت کی اشیاء کے کہانے سے ہوتا ہے۔ یا سخت بخاروں کے باعث پیشاب میں ایک قسم کی ریت سی جمنے والی شے آنے لگتی ہے، جسمیں زیادہ تر یوریٹس یا فاسفیٹس ہوا کرتے ہیں۔ **علامت**۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں کچھ رُکاوٹ

کیساتھ آتا، اور رکھنے پر اُس میں ریت سا جم جاتا ہے۔ **عِلاج**۔ یورٹیس ہوں، تو قبض دور کرنیکے لئے اگنی پر تھوی کا مرکب تتو۔ اور فاسفیٹس ہوں، تو جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں اور پتلی غذا دکا غذی لیموں زیادہ کھلاویں اور کھان پان، رہن سہن تیرھویں باب کیمطابق کراویں۔ اگر پتھری بڑی بن گئی ہو، تو قابل سرجن سے نکلوا دیں، صحت ہو جاویگی۔

۹ ڈائی بٹیز۔ مدھومیہ۔ ذیابطیس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں شکر جانے لگے۔ **سبب**۔ صحت کی حالت میں اِنسان جو کچھ شکر یا نشاستہ دار غذا کھاتے ہیں وہ جگر کے فعل کے ذریعہ سے **گلایکوجن** میں، پھر اُس سے **انگوری شکر** میں بدل کر دوران خون میں شامل ہو کر مختلف آلات و ہڈیوں کی پرورش کرتی ہے اور وہ خون کے سو حصوں میں چوتھائی حصہ تک مِلی رہ سکتی ہے۔ تو اگر مٹھائی یا نشاستہ دار غذا زیادہ کھائی جاوے، یا کلوروفارم سونگھنے یا کچلہ زہر کھا کر بچ جانے، یا کالی کھانسی، مرگی، سکتہ، ٹیٹنس وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے، یا جگر کے مریض ہو جانے، یا کسرت و محنت کے کام کرنیکے بعد فوراً ہی سردی لگنے، بھیگنے، غسل کر لینے، زیادہ سرد پانی پی لینے سے۔ یا شراب خواری یا بہت دماغی محنت یا رنج و غم کرنے سے زیادہ تر تیس ۳۰ سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان والے اُمراء کو جائز آمدنی (اپر یگرہ یم) کے خلاف کاموں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے جب مذکورہ بالا وجوہات ہو کر خوردنی اشیاء کے ذریعہ سے پہنچی ہوئی شکری غذا انگوری شکر میں نہ بدلے، تو گُردے اُسکو فضول شے کی مانند جان کر خون سے جُدا کر کے پیشاب کے ذریعہ سے باہر نکال دیتے ہیں۔ **علامت**۔ خاص طور پر پیشاب کا زیادہ مقدار میں اور بار بار آتا ہے، جسکی زیادتی رات میں ہوتی ہے اور اکثر پانچ سیر سے بھی زیادہ مقدار میں روزانہ آجاتا ہے۔ جس کا رنگ شربتی و ذائقہ اور بو میٹھے ہوتے ہیں۔ اِسلئے اِسکو مکھی و چیونٹی زیادہ کھاتی ہیں۔ اِس کا وزن متناسبہ ایکہزار تیس ۱۰۳۰ سے ایکہزار ساٹھ ۱۰۶۰ تک بھاری ہو جاتا ہے۔ پورتھرا میں خراش رہا کرتا ہے۔ گُردے کے مقام پر درد ہوتا رہتا ہے جسم دُبلا ہوتا جایا کرتا ہے۔ پیاس اِس قدر زیادہ ہوتی ہے، کہ مریض کا من پانی پیتے پیتے نہیں بھرتا بھوک بھی زیادہ ہی لگا کرتی ہے۔ مُنہ چپکا سا و سوکھا سا رہتا ہے پسینہ نہیں آتا، لہٰذا جلد خشک رہتی ہے قبض بھی ہوتا ہے۔ مریض کے جسم و سانس سے میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ درد سر رہتا، سُستی، کاہلی ہوتی۔ مسوڑے سوجے رہتے اور اُن میں سے خون جایا کرتا ہے۔ زبان پھٹی ہوئی سی ہوتی ہے۔ کبھی ایلبومن بھی جانے لگتا ہے۔ آخر میں تقریباً دو تین سال یہ مرض رہکر کوما، کنولشن یا اِسہال ہو کر موت ہو جاتی ہے۔

عِلاج۔ اگر مریض اوّل تو پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتیسویں ۳۷ باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریگا۔ اور پھر مذکورہ بالا اشیاء سے بہت ہی پرہیز کریگا و متواتر اڑتالیس ۴۸ ہفتہ تک عِلاج جاری رکھیگا،

تو صحت ہونا ممکن ہے۔ ورنہ نہیں۔ اِس لئے اگر کرے، تو اِسمیں پرتھوی تتو کا عرق تین خوراک وجل تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ پلاویں اور گُنگُنے پانی سے غُسل کرایا کریں۔ اور کہان پان رہن سہن تمام تیرہویں باب کے مُطابق کرادیں صحت ہو جاویگی۔

١٠ سِسٹائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ میں سوزِش ہو جاوے۔ **سبب**۔ یورتیھرا میں سوزِش ہونے، یا مثانہ میں پتھری ہونے، یا چوٹ لگنے، یا رسولی ہونے، یا تیز خراشدار شے کہانے، یا زیادہ عرصہ تک پیشاب رُکا رہنے سے ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ لرزہ دیکر بُخار چڑہتا، متلی ہوتی، مریض سُست رہتا، یورتیھرا میں جلن ہوتی اور حاجتِ پیشاب بار بار ہوتی ہے۔ لیکن زور کرنے سے صِرف بُوند بُوند آیا کرتا ہے۔ مثانہ میں درد ہوتا ہے، جو یورتیھرا کی سیدھ میں ران تک جاتا ہے۔ اگر مقعد تک سوزِش پہنچ جاوے، تو حاجت پاخانہ بار بار ہوتی ہے، لیکن کونتھنے سے صِرف آؤں و خُون آیا کرتا ہے۔ اگر دو چار دِن میں صحت نہ ہو، تو سڑن ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور مریض پائیماں مرض ہو کر آٹھ دس دِن میں مرجاتا ہے۔ **عِلاج**۔ عام سوزِش کی مانند آکاش تتو سے کریں۔ یعنی اِسی کا عرق زیادہ مقدار میں جلدی جلدی پلادیں و اِسی کا سوریہ اسنان یورتیھرا و مثانہ پر دیں۔ اگر سڑن ہو جاوے، تو یہی کام وایو تتو سے لیں اور تیز گرم اشیاء سے پرہیز کرادیں، صحت ہو جاوے گی۔

١١ اِرّی ٹیبلیٹی آف بلاڈر۔ مُوتر کرِچھ چنگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ میں خراش ہو جاوے **سبب**۔ گرم اشیا بہت زیادہ مقدار میں کہانے یا گُردے مثانہ میں رسولی دُنبل یا پتھری ہونے سے۔ یا گُردے سے یوریٹس وغیرہ اشیاء زیادہ جانے یا سوزاک، آتشک کے باعث سوزِش ہونے سے۔ یا عورتوں کو حمل کے باعث مثانہ پر رحم کا دباؤ پڑنے یا مقعد میں بواسیر ہونے کے باعث ہوتی ہے۔ **علامت**۔ ایک دم پیشاب کی ایسی حاجت ہوتی ہے جسکا روکنا دُشوار ہوتا ہے، لیکن پیشاب درد، جلن کیساتھ کم مقدار میں آیا کرتا ہے۔ **عِلاج و پرہیز** سب سِسٹائیٹس کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔

١٢ اِسپرالیسس آف بلاڈر۔ ارّی ٹیشن آف یورن مُوتراگہات

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ کی باقاعدہ پیشاب خارج کرنے کی قوت دُور ہو جاوے یعنی مثانہ کا فالج ہو جاوے۔ **سبب**۔ زیادہ عرصہ تک پیشاب کا مثانہ میں بھرا رہنا۔ یا سکتہ و فالج وغیرہ امراض ہو جانے سے ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ شروع میں پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے اور جب مثانہ بہت زیادہ بھر جاتا ہے، تو بُوند بُوند ہو کر آپ ٹپکنے لگتا ہے۔ اور زیادہ عرصہ تک اُس میں پیشاب رُکا رہنے سے

سٹرن ہو کر بدبو آنے لگتی ہے اور فاسفیٹس وغیرہ زیادہ جلنے لگتے ہیں۔ اکثر خالص یا سپوریٹو سیسٹائیٹس ہو جاتی ہے اور کوما ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ پیشتر سلائی سے دن میں تین چار بار پیشاب اُتارا کریں اور پچکاری سے سلائی کے ذریعہ مثانہ میں وایو تتو کا لوشن پہنچا کر دھویا کریں۔ پھر وایو تتو اور اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق دو دو خوراک روزانہ اوّل بدل کر پلایا کریں اور مثانہ پر انہیں کا سوریہ اسنان دیا کریں صحت ہو جاویگی۔

۱۳ انکانٹی نینس آف یورن پیشاب خود نکل جانا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بلا ارادہ یا سوتے میں پیشاب نکل جایا کرے۔ **سبب** جوانوں کو مثانہ کے فالج کے باعث یا بچوں کو ایلبیومنوریا یا کرم شکم یا زیادہ سردی سے ہو جاتا ہے **علاج** اِس میں وایو اور پرتھوی تتو کا عرق ایک ایک خوراک روزانہ پلایا کریں اور بچوں کو سوتے سے اُٹھا کر کئی بار پیشاب کرا دیا کریں، صحت ہو جاویگی۔

فصل چہارم پچانوے بیانات تمام شد

فصل پنجم مقعد کرم اندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے جسمانی راجیہ کی پرورش و حفاظت کے لئے پرتھوی تتو کے موافق اشیاء کو ناک حواسِ باطنی کے ذریعہ سونگھ کر اور رسنا (قوتِ ذائقہ) سے جل تتو کے گن کے چکھ کر مُنہ سے کھا کر اور معدہ و جگر سے ہضم کر کے اُس میں سے مقوّی سیال ست نکال کر اُس کے بقیہ فضلہ کو آنتوں کے ذریعہ آہستہ آہستہ آگے کھسکا کر باہر نکالنے کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک (متنفس) نر ناری کے جسم میں ایلیمنٹری کنال کے آخری سرے پر جو ایک چکردار و لچکدار سوراخ سا آلہ اُس دِشو کرما نے بنایا ہے، اِس کو **اینس**۔ **ریکٹم مقعد** و گُدا کہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۳ میں مٹ کو) اِسکی ظاہری صورت و اِس کے افعال کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں، اور اِس کے اندرونی حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُشرت وانا ٹمی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن اِس کے تتو وگیان چکتسا کے متعلق کام جاننے کے لئے اِس مندرجہ ذیل تشریح ہی کو کافی سمجھیں۔ وہ یہ ہے، کہ جیسے ایلیمنٹری کنال کے بالائی سرے مُنہ سے غذا چل کر مُرّی میں آہستہ آہستہ لُڑھکتی لُڑھکتی معدہ میں آتی ہے، پھر وہاں تین چار گھنٹہ تک پکتی رہتی اور اُس کا فُضلہ کچھ کم قوی اجزا کے ساتھ ڈیوڈینم نالی کے ذریعہ چھوٹی آنتوں میں آتا رہتا ہے،

اور ایک دم نہیں آپاتا۔ تو ویسے ہی یہاں بھی وہ آنت ایسے گنڈے دار صورت کی لچکیلے پھوں سے بنی ہوئی ہے، کہ جس سے اوپر سے آئی ہوئی سیال شے ایک دم باہر نہ نکل جاوے حقیقت میں یہاں بھی اُس فضلہ سے بقیہ مقوّی مادہ (رس) جذب ہو کر خون ہی میں پہنچتا رہتا ہے اور ناک جو اس باطنی کے ذریعہ سے کھینچی ہوئی ہوا پھیپھڑوں سے اِس آنت میں بھی آتی رہتی ہے، کہ جس سے پرتھوی تتو کے ذریعہ سے فضلہ میں سے مقوّی اجزا جذب ہو کر اور بقیہ بیکار فضلہ گاڑھا ہو کر ہوا کے دھکے سے بڑی آنت اور رکٹم میں پہنچکر ہوا تو اُس کی بدبو لے کر مقعد میں ہو کر باہر کو نکل جاوے (اسی کو ونڈ۔ گوز۔ ریاح و پادآنا کہتے ہیں) اور فضلہ کو بھی آگے کو کھسکاتا جاوے۔ (اسی کو اسٹول دست۔ مل۔ فضلہ و پاخانہ آنا کہتے ہیں) یعنی جس طرح غذا کے پتلے حصّہ کو خون سے گُردے چھانٹ کر اور مثانہ میں بھر کر یورتھرا کے ذریعہ اعضائے تناسل کی راہ سے باہر نکالتے ہیں، اُسی طرح غذا کا بیکار گاڑھا سامان اِس چکریلی نالی سے رکٹم کے ذریعہ مقعد کے مُنہ کی راہ سے باہر نکل جاتا ہے۔ اِس کے اندر کی میوکس ممبرین و گلٹیاں اِتنی نازک اور مُلائم ہوتی ہیں، کہ اگر اِنسان اپنے کھان پان رہن سہن کے کام ٹھیک تیرہویں باب کے مُطابق کیا کریں اور اپنی طرف سے اِس کے افعال میں کوئی اُلٹا دخل نہ دیا کریں، تو اِس میں پانچوں تتو یکساں حالت میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر اِس کا فضلہ ٹھیک اپنے مُقررہ وقت پر دِن میں ایک یا دو بار عُمدہ قوام دار ڈھیلا سینک کے رنگ کا پیلا خارج ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر اُس شخص کو فسادِ خُون کی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ جس سے وہ ہمیشہ تندرُست اور خوش دِل رہا کرتا ہے۔ اور چونکہ اُس ایلیمنٹری کنال کا آخری سِرا اِدھر یہی مقعد ہے، لہٰذا اِس کا فضلہ دیکھنے سے اُس کے امراض کا پتہ چل جاتا ہے۔ ویسے ہی اُدھر شروع میں زبان دوسرا سِرا ہے، تو اُس کے دیکھنے سے بھی اِس کے مریض یا تندرُست ہونے کا پتہ چل سکتا ہے، کیونکہ حقیقت میں ہے تو وہ بھی اِسی کا جُزو۔ یعنی اگر اِس میں کسی تتو کی کمی بیشی ہو کر فضلہ بھرا رہیگا، یا اِس میں سوزِش ہوگی، تو ویسے ہی اُدھر زبان بھی اُسی قِسم کے جماؤ یعنی فضلہ سے لِپی ہوئی یا زیادہ سُرخی مائل یا متورم یا اینٹھی ہوئی ہوگی۔ اِس لئے لائق طبیب کو اِن سب کی اور اِن کے فضلات کی مندرجہ سابقہ جانچ خوب یاد کرلینی چاہئے۔ اِس لئے جب اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف ذرا سے بھی بھوگ کاریوں (عیش و عشرت کے کاموں) سے اندرونی یا بیرونی کہیں بھی وجوہات سے اِس میں ذرا سا بھی خراش رگڑ یا دُکھ پہنچ جاتا ہے، تو پھر اِس کی ماہیت اور افعال میں بہت فرق ہو جاتا ہے۔ جس سے پھر اِس میں مختلف قِسم کے سُرخی، سوجن، درد، حرارت کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جسکی تاثیر کا خون سے تعلق ہونے کے باعث پھر وہ تکالیف تمام جسم ہی کو مشترکہ طور پر اُٹھانی پڑ جاتی ہیں۔ جن میں سے اکثر سبھی امراض کا حال حسبِ موقع بیشتر یہی ایلیمنٹری کنال کے

بیان میں درج ہو چکا ہے، اب تو صرف اسی کے کچھ خاص امراض کا حال اور لکھا جاویگا۔ تو امراض کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اُنتیسویں وچھبیسویں باب کے مُطابق اُن کی تشخیص پرہیز اور علاج کریں۔ اور اس کے آدہی دیوک امراض میں حقیقی خیرات کریں کرادیں اور پُورا فائدہ اُٹھادیں۔

اِغلام کیمتعلق آگاہی

ناظرین! یہاں یہ بتلادینا بہی مُناسب ہوگا، کہ اسی باعث اِغلام کرنا کرانا سخت جُرم ہے۔ کیونکہ اس آلہ کے ذریعہ مُباشرت کرنے سے وہاں رحم نہ ہونے کے باعث حمل تو قرار پاتا نہیں، بلکہ اعضاءِ تناسُل اور مقعد دونوں ہی کرم اِندری (حواس ظاہری) کو زندگی بھر کے لئے سخت نقصان اور پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ مقعد کا چہلّا بہت سخت ہوتا ہے، جس کا خواص ہی یہ ہے، کہ اندر سے تو کسی مُلائم شئے کو ٹھیک باہر نکل آنے دیتا ہے تب تو یہ بہی ٹھیک رہتا ہے۔ اور اُس کے بہی سخت کڑے آنے سے مقعد میں بواسیر وغیرہ سخت تکلیف دِہ مرض ہو جاتے ہیں۔ نکہ اس کے خلاف باہر سے سخت اوزار جانا۔ اس سے تو نہ معلوم اور بہی کیا کیا سخت امراض ہو سکتے ہیں۔

دوئم۔ اعضاءِ تناسُل اس تنگ چھلّے سے دب کر ہمیشہ کو سُست نامرد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اُسکو مُباشرت کے لئے باہر سے چوڑا، ڈھیلا و لچکدار سوراخ مُناسب ہوتا ہے، لہٰذا یہ فعل خلافِ قانونِ قدرت ہونے سے بالکل ناجائز ہے۔ اسی لئے قدرتی اُصول کے مُطابق بھوگ بھوگنے (عیش عشرت کرنے) والے چرندے و پرندے بہی اس فعل کو کرتے کبہی دیکھے، نہ سُنے جاتے۔ نکہ اپنے کو اشرفُ المخلوقات یعنی اعلیٰ درجہ کے پرانی ماننے والی ذاتِ انسان اس بدفعلی کو کرے۔ اگر ایسا ہو، تو کس قدر نُقصان و شرم کی بات ہے۔

۱۔ اِمپرفوریٹ اینس۔ ادہوری مقعد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد قُدرتی ہی ادہوری بنی پائی جاوے۔ **سبب۔** اکثر بچّوں کی مقعد کے لب اوپر ہی سِروں پر یا کچھ اندر بطن ہی سے آپسمیں ملے چپکے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ **علامت۔** مقعد تو ٹھیک بنی ہوئی ہوتی ہے، لیکن اُس کے باہر کا سوراخ صرف جھلّی سے بند ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جب بچّہ کو پاخانہ نہیں ہوتا، تب وہ رونے چِلّانے لگتا ہے۔ اُس وقت اُنگلی سے دیکھنے سے مقعد میں ایک نیلی سی جھلّی سے فضلہ رُکا ہوا اور باہر نکلنے کو دہکا سا دیتا محسوس ہوتا ہے اور جھلّی اوپر کو تنی ہوئی پائی جاتی ہے۔ **علاج۔** ایسی بناوٹ کے بگاڑ کو دُرست کر دینا کسی تھوڑے بہی واقفکار طبیب کو بہت آسان ہے۔ یعنی تیز چاقو سے اُسی تنی ہوئی جھلّی میں اس علامت X کی مانند

صرف ایک انگلی کے جانے لائق شگاف دیں اور فضلہ نکال کر دو پانی سے دہو کر پھر مقعد میں دا یو تتو گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا اپنی انگلی سے گھما کر لگا دیں اور اسی میں لنٹ کی بتی بھگو کر بھی وہاں رکھدیں۔ اور اسی طرح دو بار روزانہ کیا کریں، دو چار دن میں صحت ہو جاویگی۔

۲۔ رکیٹائیس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم وائینس یعنی امعاء مستقیم یا مقعد میں سوزش ہو جاوے بسبب تیز خراشدار اشیاء جیسے گرم مصالحہ و سُرخ مرچ زیادہ کہانے، یا تیز مسہل لینے، یا بہت شراب خواری کرنے، یا چوٹ و اغلام یا پیٹ کے کیڑوں کے باعث اِس میں سوزش ہو جاتی ہے۔ **علامت** پیچش کی مانند ہوا کرتی ہے، جس میں پاخانہ کی حاجت بار بار درد کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور بیشتر فضلہ خون و میوکس (آنت کی بالائی جھلی) ملا ہوا سُرخی مائل، پھر زیادہ خون ملا ہوا سیاہی مائل آیا کرتا ہے۔ اور مقعد کے اندر گرمی، جلن، سوزش ہوا کرتی ہے۔ اکثر چنگ بہی پائی جاتی ہے۔ کبہی کبہی تیز بخار بہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اِس کا ٹھیک علاج نہ ہونے سے پرا ڈنبل یا فشچولہ اِن انیو یعنی مقعد کا ناسور ہو جاتا ہے یا سٹرن ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج** سوزش کی حالت میں مریض کو آرام و چین سے لٹائے رکھیں و پچکاری کے ذریعہ سے فضلہ پتلا کر کے لاتے رہیں۔ اور آکاش تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلاویں اور اسی کے لوشن و گلسرین سے ڈریسنگ کرتے رہیں۔ سخت حالت میں اِسی کے لوشن کی گدی رکھکر تر کرتے رہیں، ورنہ اسی کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ اگر سٹر جاوے، تو بہی تمام ڈریسنگ کے کام وایو تتو سے کیا کریں اور مُلائم غذا کہلاویں، صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ رکٹل ایبس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد کے اندر رکٹم میں ڈنبل ہو جاوے۔ **سبب**۔ چوتڑ کے بل گرنا یا مقعد پر گھونسہ یا لات لگنا۔ یا گوشت خوروں میں ہڈی کا کانٹا پاخانہ کے ساتھ نکلتے وقت رکٹم میں چُبھ جانا۔ یا بواسیر ہو جانے سے بہی ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ مقعد میں اِس طرح کا سخت درد ہوا کرتا ہے، کہ مریض چوتڑوں کے سہارے بیٹھ نہیں سکتا۔ اور پاخانہ کے آتے وقت بہی ایسا ہی سخت درد ہوتا ہے، کہ مریض اِس درد کی دہشت سے پاخانہ نہ پھرنے کے باعث روٹی بہی کہانا نہیں چاہتا۔ اور نزدیکی آلات کی ہمدردی کے باعث پیشاب کی حاجت بہی بار بار ہوتی یا بند ہی ہو جاتا ہے جب یہ پک کر پھوٹ جاتا ہے، تو بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے۔ تب درد میں تو کمی ہو جاتی ہے، لیکن بھگندر بنجاتا ہے۔ اکثر کچھ بخار بہی پیدا ہو جاتا ہے۔ **علاج** رکیٹائیس کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔ اگر کسی طرح وہاں دوا کا اثر نہ پہنچا سکیں، تو کسی قابل سرجن سے امداد لیں۔

۵ فسچولہ ان اینو، بھگندر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں ناسور ہو جاوے۔ **سبب** ۔ سخت پاپی وزانی اشخاص کو قہرالٰہی سے مقعد میں یا اِس کے چاروں طرف دُنبل وغیرہ ہو کر کوئی ناسور ہو جاتا ہے یا شگاف کے بعد زخم ٹھیک نہ بھر پانے، یا بواسیر کے مسّے گل سڑ جانے سے ہو جاتا ہے۔ **علامت** ۔ یہ ناسور ہمیشہ بھرتا پھوٹتا رہتا ہے اور اُس میں سے مواد رِستا رہتا ہے۔ جب رِسنا بند ہو جاتا ہے، تو درد ہونے لگتا ہے۔ پاخانہ آتے وقت تکلیف ہوا کرتی ہے اور کبھی کبھی ناسور میں بھی پاخانہ بھر جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے یہ مرض آسانی سے صحت ہونے میں بھی نہیں آپاتا۔ اور علامات کے لحاظ سے یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے۔ **علاج** اگر اِس کا معالج کوئی عمدہ سرجن اور مریض کا ہمدرد ہوگا، جو کتنے ہی عرصہ تک کام کرنے سے نہ گھبراوے اور مریض بھی اعتقاد کے ساتھ متواتر علاج جاری رکھے گا، تو ہر قسم کے فسچولہ کو بلا شگاف بھی بالکل صحت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا پیشتر بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر تمام ناسوروں کی مانند داتو تو کے لوشن و گلیسرین سے ڈریسنگ کرتے اور اِسی کا سوریہ اسنان دیتے ہوئے عجیب کامیابی حاصل کریں۔

۵ فشرس۔ السر آف رکٹم

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں اندر یا باہر دراد دار اُتھلے زخم ہو جاویں۔ **سبب** ۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو لیکوریا ہونے کے باعث زیادہ ہوتا ہے۔ اور دونوں ہی کو قبض بدہضمی، کرم شکم یا آتشک ہونے، اور اکثر پاپی بداعمال اشخاص کو اِغلام سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ **علامت** ۔ دراروں کی حالت میں تو مقعد تنگ ہو جاتی ہے، جس میں سُرخی مائل بھورے و بیز کناروں کے لمبے زخم سے ہو جاتے ہیں۔ جن میں سوزش و درد زیادہ ہوا کرتا ہے، جو پاخانہ آنے کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر یہ پک گل سڑ کر زخم ہو جاویں، تب کچھ تکلیف تو کم ہو جاتی ہے، لیکن زخم سے پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ **علاج** ۔ مرض کا سبب رفع کرنے اور خون صاف کرنے اور پاخانہ صاف پتلا لاتے رہنے کی کوشش کریں، لہٰذا پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ سولہ یا بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاتے اور زخموں کو آکاش وایو یا پرتھوی تتو سے علامت کے مطابق ڈریسنگ کرتے رہیں، صحت ہو جاوے گی۔

۶ رکٹل اِرّی ٹیشن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم کے اندر خراش ہو۔ اِس کے **سبب** ۔ **علامت** اور **علاج** سب فشرس کی مانند ہوتے ہیں۔ البتہ اِسمیں صرف حاجتِ پاخانہ بار بار اور ہوتی ہے۔

۷۔ ایٹونی آف رکٹم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم کے سکڑنے کی قوت جاتی رہے۔ **سبب**۔ دائمی قبض ہونا۔ یا تیز مسہل یا تیز گرم پانی کا اسیما لیتے رہنا۔ یا زیادہ بیٹھے رہنا۔ سخت یا قابض غذا کھانا۔ حرام مغز کا فعل بگڑ کر فالج وغیرہ ہونا یا ضعیفی ہونا ہیں۔ **علامت**۔ مقعد میں فضلہ تو بھرا رہتا ہے جو انگلی ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے، لیکن اس کے خارج کرنے کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور قبض رہتا ہے۔ **علاج**۔ شروع میں صابون کے گنگنے پانی سے بذریعہ پچکاری پاخانہ اتار دیا کریں، اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک اور دا ایو تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۸۔ انکانٹی نینس آف فلیسنر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بلا خواہش چاہے جب پاخانہ نکل جایا کرے۔ **سبب** اکثر میعادی بخاروں یا سنکوپی سے بچنے یا زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد، یا بسبب عصبی کمزوری سے بھی بے خبری میں چاہے جب پاخانہ نکل جایا کرتا ہے۔ **علاج**۔ پیشتر مرض کے سبب کا علاج کریں، پھر دا ایو تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۹۔ پرورائیٹس اینائی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں بہت زیادہ کھجلی ہوا کرے۔ **سبب**۔ رکٹم میں سُدّے یا کیڑے وغیرہ ہونے، یا اغلام یا بواسیر یا قبض ہونے سے یا عورتوں کو ہسٹیریا، یا فساد رحم میں، یا حمل پورا ہو جانے پر بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ مقعد میں اس قدر زیادہ کھجلی ہوتی ہے، کہ کھجاتے کھجاتے زخم تک ہو جاتے ہیں۔ **علاج**۔ مرض کا سبب رفع کریں اور مقام مرض پر آکاش تتو کا گلیسرین یا روغن زیتون لگاویں اور پرتھوی تتو کا عرق پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۱۰۔ پرولیپس اینائی یا رکٹائی۔ کانچ نکلنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد کے چھلے کی جلد یا جھلی رکٹم ہی مقعد سے باہر نکل آئے۔ **سبب** اکثر بچوں میں رکٹم کے خراش یا پیچش، اسہال و کرم شکم کے باعث یا افیون کے استعمال سے۔ یا اعضائے تناسل کے امراض یا اغلام یا بواسیر ہونے سے۔ یا بسبب عضلاتی کمزوری سے فضلہ نکالنے کیلئے کونتھنے سے مقعد کا چھلا ڈھیلا ہو جاتا ہے، تو وہ باہر کو نکل آیا کرتا ہے۔ **علامت**۔ مقعد کے منہ پر باہر گوشت کا لوتھڑا گیندے کے سے پھول کے مانند جھکنے لگا کرتا ہے جس میں اکثر ہوا کرتا ہے اور اس میں سے فضلہ نہیں نکل سکتا۔ **علاج**۔ طبیب کو چاہیئے، کہ اس کو سرد پانی سے دھو کر اور آکاش تتو کا گلیسرین لگا کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلی و انگوٹھوں کے

سہارے باریک ململ کا کپڑا لگا کر اس طرح آہستہ آہستہ اوپر چڑھا دیں، کہ جس سے رکتم پہلے جاوے اور پیچھے اینس۔ پھر آئندہ کو اُتر نا روکنے کے لئے آکاش تتو کا گلسرین دو بار روزانہ لگاتے اور پرتھوی تتو کا عرق پلاتے رہیں۔ اور مرض کے اسباب سے پرہیز کراویں۔ ہاں، اگر پاخانہ بہت سخت آتا ہو، تو جب تک وہ ڈھیلا نہ آنے لگے، تب تک ایک دفعہ روزانہ صابون کے گنگنے پانی سے پچکاری لگا دیا کریں۔ اور اگر بچّہ کو افیون کھلائی جاتی ہو، تو چھڑا دیں صحت ہو جاوے گی۔

۱۱۱ ہیمورائڈ۔ پائلس۔ عرش۔ بواسیر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں رکتم کے آخری سرے پر ہیمورائڈ نام کی شریان میں ایک قسم کی رسولی پیدا ہو جاوے۔ تو جب یہ رسولی مقعد کے اندر ہو اور زیادہ سیلان خون کرا کرے، تب اس کو **انٹرنل پائلس۔ بلیڈنگ پائلس۔ عرش خونی بواسیر** کہتے ہیں۔ اور جب یہی رسولی مقعد کے باہر ہو اور کم سیلان خون کرے، تب اُسکو **اکسٹرنل پائلس۔ بلائنڈ پائلس۔ بادی یا ریاحی بواسیر** کہتے ہیں۔ **سبب**۔ انسانوں کے پاپ کرموں کے ثمرات ہو گئے کے لئے قہر الٰہی سے جوانی میں مختلف کام والے۔ جیسے زیادہ بیٹھے رہنے والے دوکاندار و منشی وغیرہ۔ زیادہ کھڑے رہنے والے جیسے سپاہی و انجن ڈرائیور وغیرہ فساد رحم کی مریض عورتیں۔ دائمی قبض کے مریض اور اغلام کرانے والے۔ گرم مصالحہ دار غذا و مسہل ادویہ زیادہ کھانے و شراب پینے والے۔ سخت اور سرد مقام میں زیادہ بیٹھنے والے جیسے۔ باورچی اور کاٹھی پر گھوڑے کی سواری کرنے والے اشخاص اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ **علامت**۔ ریاحی بواسیر میں مقعد میں کھجلی، ورم، درد، بے آرامی اور پیٹ میں قبض رہا کرتا ہے۔ اگر اس میں سوزش کا دورہ ہو جاوے، تو مقعد سرخ اور بیرونی رسولی یعنی مسّے متورم ہو جاتے ہیں۔ جس سے چلنے میں تکلیف ہوتی ہے، لیکن اس میں خون نہیں نکلتا۔ اکثر دُنبل ہو جاتا ہے، تو درد سخت اور حاجت پاخانہ بار بار ہوا کرتی ہے۔ اور خونی بواسیر میں بھی ہوتی تو یہی علامات ہیں، لیکن زیادہ کونتھنے پر فضلہ سخت اور مشکل سے آیا کرتا ہے۔ تب اس کے پہلے یا بعد میں سیلانِ خون ہوا کرتا ہے۔ جو اکثر اس قدر جاتا ہے، کہ مریض بالکل زرد پڑ جاتا ہے۔ اور کبھی وہ اندرونی مسّہ مقعد کے باہر بھی نکل آتا ہے، تو مرغی کے انڈے کی مانند بڑا پایا جاتا ہے اور پھر مشکل سے ہی اندر جاتا ہے۔ اکثر بیرونی مسّے میں خون جم کر اور مُردار لوتھڑا سا بن کر سوکھ بھی جاتا ہے۔ اکثر سوزش کے باعث سڑ گل کر نکل بھی جاتا ہے اور صحت ہو جاتی ہے۔ یا اس کے زخم اچھے نہ ہو کر بھگندر ہو جاتا ہے۔ لیکن اندرونی میں ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے، کہ یہ علامت اگنی و وایو تتو کی بیشی اور آکاش، جل و پرتھوی تتو کی

کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن کی تشخیص کرنا ذرا مشکل تو ہے، لیکن ناممکن نہیں ہے۔ **علاج۔**
کسی دوائی سے اِس مُوذی مرض کا پنڈ کٹنا مشکل سا ہے، البتہ عمل جراحی سے تو ممکن سا ہے۔
لیکن اُس عمل سے زندگی کے بھی پنڈ کٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے، کیونکہ شاید پانچ فیصدی
ہی مریض زندہ رہ پاتے ہیں۔ لہٰذا بیکار ہی سا ہے۔ لیکن تتو وگیان چکتسا کا اُصول اِن دونوں
کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اِس میں بھی مُدّت اڑتالیس[۴۸] ہفتہ سے کم نہیں لگتی۔ اور
ادھورا علاج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب کرنا ہی ہو، تو پیشتر مرض کا سبب
رفع کریں اور پاپ کرموں کے پراشچت کے لئے سینتسویں[۳۷] باب کے مُطابق خوب حقیقی
خیرات کریں۔ پھر کھان پان، رہن سہن تیرہویں[۱۳] باب کے مُطابق ٹھیک کریں۔ جس میں بھی
روٹی موٹے آٹے کی زیادہ تر سبز ترکاری و ساگ پات کے ساتھ بلا گرم مصالحہ کے کھائی
جاوے۔ شراب، خونچہ، مٹھائی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں۔ لیکن گھی زیادہ کھایا جاوے
و صُبح شام پیدل ٹہلا جاوے اور زیادہ بیٹھنے کا کام چھوڑ دیا جاوے۔ پھر جس تتو کی
کمی ہو وہ، اور پرتھوی تتو کا عرق تین شکتی کا شردعات میں روزانہ چار بار۔ سولہ ہفتہ
بعد تین بار۔ تینتیس[۳۳] ہفتہ بعد دو بار۔ پھر اڑتالیس ہفتہ بعد ایک بار پلایا جاوے۔ اور روزانہ
دو یا چار چار اونس آکاش تتو کے لوشن سے بیرونی مسّے کو ہاتھ سے اور اندرونی مسّے
کو پچکاری سے لوشن پہنچا کر خوب دھویا جایا کرے۔ اگر سیلانِ خون یا ورم کی زیادتی
ہو رہی ہو، تو کئی بار دھووِیں یا اِسی لوشن کی گدّی سے باہر کے مسّے کو تر رکھیں یا اِسی
تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ تو دورہ تو بہت جلدی بند ہو جاویگا، لیکن اِس کی بنیاد
کھونے کے لئے اڑتالیس[۴۸] یا چونسٹھ[۶۴] ہفتہ تک ہی اِس موذی مرض کے پیچھے پڑنا ہوگا۔
تو پرماتما کی دیا سے پوری صحت ہو جاوے گی، پھر مرض کے سبب سے بچتے رہنا آپ کا
فرض ہوگا۔

فصل پنجم پینسٹھ[۶۵] بیانات تمام شد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر کام کر کے تندرست بنے رہنے والوں یا علاج کرنے
والوں کو میرا سادر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر رشی

اگہن سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

بیالیسواں[۴۲] باب چار سو بیانات تمام شد

مقالہ دویم کا مکمل خاتمہ

ناظرین! بس وہ وشوکرما سنسار کے تمام جیو آتماؤں (روحوں) کو اسی طرح اپنے تتوں کے خزانہ سے عناصری پرورش کنندہ شکل (بہوتک وشنو روپ) سوریہ بھگوان کے ذریعہ سے اُن کے اعمال و ثمرات (کرم پھل) کے مطابق قالبوں (یونیوں) میں تقسیم کرکے و اُن کے عیش و عشرت کے سامان (بھوگ پدارتھ) اور بھوگنے والا (بھوگتا) اجسام کی پیدائش قیام اور فنا کا کام قیامت تک کرتا رہتا ہے۔ تیسر انسانی قالب کے جیو آتما مسرور رہنے کی شکتی (آنندمے کوش) ہونے کے باعث اور اشیار کے خواص و فوائد (پدارتھ وگیان) کی لاعلمی یا اپنی نافہمی سے من کی ناجائز خواہشات کے ماتحت تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں سے اکثر اُن کو بگاڑ لیتے ہیں، جس سے ہمیشہ امراض کی تکالیف اُٹھاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اسی وجہ سے سنسار بھر کو اِن تتوں کے اشیار کی کیمیاوی ساخت کے متعلق حقیقی خواص و فوائد (گن۔ کرم۔ سُبھاؤ) آسانی سے سمجھانے کے لئے اِس مقالہ کی تصنیف ہوئی ہے۔ پس اُمید کرتا ہوں، کہ سنسار بھر کے سبھی بھائی اِن دونوں حصّوں کے مضامین کو باقاعدہ سمجھکر اور آپس میں مِل کر یہاں کا مکمل بہشتی سُکھ بھوگیں گے۔

جگت گرو سری تتو پنشد و اُصول درشن

مُصنفہ

رامچندر مُنی

ایک ہزار سات سو بیانات کا اُصول طبّی وِشنو رُوپ کا کام رِگ وید کا گیان

دُوسرا حِصّہ مقالہ دویم تمام شُد

رام چندر مُنی

اُوم

نمہ شنکرایہ مَیتَسکرایچے

اَتھ

جگت گرو سری تتوپنشد اموِل درشن

مقالہ سویم

اُصول فنائے دُنیا یعنی پرلے مہیش رُوپ کا کام

نَاسدَ اسِینُو سَدَ اسیُت دَانِیٖ نَاسِیُ دُرجو نو دِیو ما پَرُو یت،
کِمَا دَرِیُوہُ کُہوکَسیہِ شَرمَنُ بُمبھ کِمَا سیُد گہنُم گبھِیرُم۔ رِگ
ہِرَنیہِ گربھیہ سمَوَرتَتا گرِ بھوتسے جَاتیہ پتی رِیک آسیُت،
سَدَا دَہارَ پِرتھویم دِیَا مُتے مَان کسمَیٗ دِیوَائے ہوشا وِدِہیما۔ رِگ

پہلا باب

فنائے دُنیا کِسے کہتے ہیں اور کیوں ہوتی ہے؟

اُس کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم۔ سبھاؤ

پیارے بھائیو! کسی بھی پنج عناصری مُجسم شئے کے لیے اُس وِشو کرما نے پیشتر ہی آغازِ دُنیا سے یہ قُدرتی قانون مُقرر کردیا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی میں زندگی کے متعلق تمام ضروری کام کرتا رہے اور اپنے اعمال کے ثمرات کے مُطابق چاہے سُکھ ہوگے یا دُکھ، لیکن کسی قسم کے بھی کام کرنے میں جو اُس کے جسم کے کثیف تتوں کے مُرکب مجموعہ کو تھکن ہوتی ہے، تو اُس کم ہوئی قوت کو وہ خاموش ہوکر پھر پورا کرلے۔ بس اِسی کو آرام کرنا۔ سونا۔ نیم غفلت۔ خواب سُپن

اور سُسُپتی کی حالت کہتے ہیں۔ اور جب وہ طاقت پوری ہو جاوے، تو پھر اپنے خواص کے خیال کے مُطابق کام کرنے لگے۔ اِسی کو کام کرنا۔ جاگنا۔ ہوشیار رہنا اور جاگرت اوستھا کہتے ہیں۔ اور جب پھر تھک جاوے، تو پھر آرام کر لے اور پھر کام کرے۔ غرض مطلب یہ ہے، کہ جب تک بھی کسی رُوح (جیو آتما) کا اِس جسم کے متعلق بھوگ موجود رہے، بس تب تک ہی سونا، جاگنا اور اُس میں نیک یا بد اعمال کرنا اور اُنہیں کا نیک و بد ثمرہ بھوگنا کرتا ہے اور جب اِس موجودہ جسم کے ذریعہ کے بھوگ ختم ہو جاویں، تو اِس جسم کو چھوڑ کر اپنے اعمال کے ثمرہ کے مُطابق دوسرا جسم اختیار کر لے، بس اِسی کو موت۔ مرتیو یا انتقالِ جسم اور پُنر جنم کہتے ہیں۔ پھر دوسرے جسم کے ذریعہ بھی یہی کرتا بھوگتا رہے۔ تو چونکہ جاگنے کی حالت میں ہر ایک جسم رکھنے والے جیو کا کوئی گُن بھی زیادہ تر رَج گُن لئے کام کیا کرتا ہے، اِس لئے اُس کو مجبوراً اپنے گُن کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ کام کرنے کے لئے جاگنا ہی پڑتا ہے۔ لہٰذا اِس جاگنے کے وقت کو روشنی۔ اُجالا روز اور دِن کہتے ہیں۔ اور سونے کی حالت میں ہر ایک جسم رکھنے والے جیو کا کوئی بھی گُن زیادہ تر تم گُن لئے کام کیا کرتا ہے، اِس لئے اِسکو مجبوراً اپنے گُن کے لحاظ سے آرام کرنے کے واسطے سونا ہی پڑتا ہے۔ لہٰذا اِس سونے کے وقت کو اندھیرا۔ نِشا۔ شب اور راتری کہتے ہیں۔ لیکن اِن تمام کاموں کا تو شخصی طور پر ہر ایک جسم رکھنے والے کو علیحدہ علیحدہ خود اختیار ہے، کہ وہ اِن دونوں باتوں کو چاہے جب منا کر پورا کرے، مگر کرے ضرور۔ لیکن اُس وشوکرما کی طرف سے عام طور پر جو عالمگیر اُصول اِس کام اور آرام کرنے کے وقت کا مُقرر کیا گیا ہی، تو اُس نے اِس کام کیلئے سبھی کو ایک خاص ظاہری روشنی یعنی کام کرنیکا وقت اور پھر ظاہری اندھیرا یعنی آرام کرنیکا وقت مُقرر کر دیا ہی بس بالعموم اِسی روشنی یعنی کام کرنیکے وقت کو دِن، اور اندھیرے یعنی آرام کرنے کے وقت کو رات کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اِس کے مذکورہ بالا معنی ہی ٹھیک ہیں۔ ہاں، یہ بات ضرور ہے، کہ رات میں زیادہ تر عام طور پر تمو گُن خود ہی سب پر غالب آجاتا ہے، مگر خاص طور والوں پر نہیں۔ اور اِسی طرح دِن میں زیادہ تر عام طور پر رجو گُن خود ہی سب پر غالب آجاتا ہے، مگر خاص طور والوں پر نہیں۔ اِس میں مختلف عالموں (آچاریوں) کی کچھ اختلاف رائے ضرور ہے، لیکن نتیجہ سب کا صِرف یہی ہے، کہ ہر ایک مُتنفس (پرانی) کی تھکن دور کرنے کے لئے قُدرتاً جو اندھیرا ہوتا ہے، اُسی کا نام رات ہے۔ اور ہر ایک مُتنفس کے کام کرنے اور اُن کے ثمرات بھوگنے کے لئے جو روشنی ہوتی ہے، اُسی کا نام دِن ہے۔ بس اِس میں آپ لوگ مغالطہ نہ کھاجاویں، کیونکہ ظاہرا میں بھی تو سبھی پرانیوں کے سامنے ہوتا چلا آرہا ہے اور شاید سب ہی اِس کے سبب، نام، رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ کو اچھی طرح جانتے ہونگے، یا اب جان گئے ہونگے، تو بس ٹھیک اِسی طرح

ذرا اِتنا اور اپنے دِماغ میں بھر لیجئے، کہ یہ سب کچھ جاگنا اور سونا تو تمہارے سب پرانیوں کے پنچ عناصری جسموں کا ہے، اور یہ دِن اور رات صرف تمہارے سب سنسار بھر کے پرانیوں کے پنچ عناصری جسموں کے لئے ہیں۔ تب بھلا یہ تو بتلاؤ ؟ کہ جن پانچ عناصروں یعنی تتوں سے تم سب پیدا ہوتے اور پرورش پاتے رہتے ہو، یا اِن کے فعل کے چلانے والے وِشنو روپ سوریہ بھگوان (کال چکر) اور تمام سیارے (وسو) وغیرہ جو تمہاری رات میں کبھی نہیں سوتے، بلکہ تمہارے سونے اور کام کرنے کے لئے رات اور دِن ہی اِن سے بنتے ہیں اور یہ متواتر یہی کام کرتے ہی چلے جاتے ہیں، تو کیا یہ کوئی خالص نورانی شکل (چیتن سروپ) ہیں، جو کبھی تھکیں گے ہی نہیں ؟ اور اُن کی جو قوت (شکتی) یعنی کام کرنیکا مادہ جو اُس وِشوکرما نے اُن میں بھر دیا ہے، تو کیا وہ کبھی اِن میں سے کم ہوگا ہی نہیں ؟ نہیں اُسی مذکورہ بالا اُصول کے مُطابق یہ بھی کسی وقت ضرور تھکیں گے اور اِن کی قوت (شکتی) بھی ضرور کم ہوگی۔ تو بس تمہاری ہی طرح اِن کے آرام کرنے یعنی اپنی تھکن دور کرکے پھر سے وہی کام کرنیکی قوت (شکتی) حاصل کرنے کے لئے جو اندھیرا کرنیکا وقت مُقرر ہے اور وہ ہمارے دِن کے پیچھے رات کے مُطابق ہوتا آتا رہتا ہے، بس اُسی رات کے وقت کو مختلف عالموں نے جُداگانہ طریقہ سے اپنی اپنی زبان میں پرلے۔ مہاپرلے۔ اہوراتری۔ مہاراتری۔ برہم راتری و فنائے دُنیا کے نام سے موسوم کیا ہے، جو عام طور پر روزحشر و قیامت وغیرہ کے ناموں سے بولا جاتا ہے۔ اور یہی اِسکے ہونے کا خاص سبب ہے۔ اور یہی تم یعنی اندھیرا ہوجانا اِس کا روپ ہے۔ اور یہی قوت (شکتی) حاصل کرنا اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ ہاں، اِس قدر فرق ضرور ہے، کہ تمہارے تمام چھوٹے پنچ عناصری جسموں کی تمہاری طاقت کے لائق چھوٹی رات، اور تم جن سے بنتے ہو، اُن بڑے عناصروں (مہان بھوتوں) کی اُن کی قوت (شکتی) کے لائق بہت بڑی رات ہوتی ہے۔ اور اِسی لئے اِسکو مہاراتری وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ بس اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِس بیان کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔

انت میں اِس کے مُقرر کرنے والے وِشوکرما کو میرا بادب (سادر) نمسکار ہے نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر رمنی

پوس سمبت ۱۹۸۴ بکرمی

پہلا باب دس بیانات تمام شُد

اوم

شیئے شانئے نمونمہ

اتھ

دوسرا باب

فنائے دُنیا یعنی پرلے کب ہوتی ہے، اور کبتک رہتی ہے۔

اُس کا سبب، زمانہ اور گن، کرم، سبھاؤ

پیارے بھائیو! حقیقت میں اُس زمانہ کو تو کہ مذکورہ بالا ایسی بڑی رات کب ہوتی ہے، کوئی متنفس (پرانی) ظاہرا (پرتیکش) میں تو جان نہیں سکتا۔ اِس کو تو وہی وِشو کرما جانتا ہے، کہ جو اُس کو کرتا ہے۔ کیونکہ اِنسانی طاقت تو صرف اُسی بات کو طے کر سکتی ہے، کہ جو اِس کے سامنے کسی بھی شکل میں ہوتی ہوئی جسمانی آنکھ سے دِکھلائی دے، یا کسی دوسرے کی دیکھی ہوئی ہو اور یہ اُس سے سُنے۔ جیسے کسی بھی پرانی نے اپنے عناصری جسم کے باعث اپنے ماں باپ کی مُباشرت کے فعل (میتھن کریا) کو کبھی نہیں دیکھا، تو وہ بتلا بھی کیا سکتا ہے، کہ میں کس طرح پیدا ہوا ہوں۔ لیکن جب خود اُسی کے مُباشرت کرنے سے اُس کے بھی اولاد پیدا ہو جاتی ہے، تو وہ قیاس (انومان) سے یہ جان لیتا اور مان جاتا ہے، کہ حقیقت میں مَیں بھی اِسی طرح اپنے ماں باپ کی مُباشرت سے پیدا ہوا ہونگا۔ کیونکہ جب سوائے اِس طریقہ کے اور کوئی دیگر ترکیب ہی پرانیوں کے پیدا ہونے کی نہیں ہے، تو آخر اور سبب بھی کیا ہوگا۔ اور یہ قیاس اُس کا ہوتا بھی سو فیصدی سچا ہی ہے، لیکن ہے تو قیاس ہی نا۔ اور دیکھئے، ہے بھی بالکل ہی سچا۔ لیکن پھر بھی بدیہی ثبوت (پرتیکش پرمان) تو اِس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ بس یہی ثبوت کافی ہے، کہ میرا باپ یہ کہتا ہے کہ تم میری اولاد ہو، یا میری ماں یا دیگر اشخاص یہ کہتے ہیں، کہ تم فلاں شخص کی اولاد ہو۔ لہٰذا وہاں ایسے موقع پر قیاس (انومان) کر کے کلمہ (شبد) ہی کو بدیہی (پرتیکش، ظاہرا) کے مانند ثبوت ماننا ہوگا۔ اور اِس کے اِسی طرح مان لینے میں کسی کو نہ تو کوئی آفت ہی آتی ہے، اور نہ کوئی نقصان ہی ہوتا ہے۔ اور اس کے سوائے وہ اور کرے بھی کیا، اور کیوں کرے، آخر کسی شخص کی تو وہ اولاد ہے ہی، کچھ خود تو بن ہی نہیں گیا۔

یا درخت سے تو جھڑ ہی نہیں پڑا ہے۔
اِس لئے جب ہم مذکورہ بالا پہلے باب کے مطابق یہ ٹھیک سمجھ ہی گئے ہیں، کہ پرلے یعنی فنائے دُنیا ہوتی ضرور ہے، چاہے کبھی بہی ہو۔ تو صرف اِس کے یہ سمجھنے میں کہ وہ کب ہوتی ہے، بس ٹھیک مذکورہ بالا مثال کے مطابق ہی ہم کو بہی کسی مستند کلمہ کا ثبوت (شبد پرمان) ہی کا سہارا لینا کافی و بدیہی ثبوت (عین الیقین۔ پرتیکش) کی مانند ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں لیتے ہیں، تو اور کریں ہی کیا، اور کیوں کریں۔ کیونکہ اِس سے نہ تو ہمارا کوئی مطلب بنتا ہی ہے اور نہ بگڑتا ہی ہے، آخر ہوتی تو کبھی وقت ضرور ہی ہے، یہ تو طے ہو ہی چکا ہے۔ تو اب مستند کلمہ کے ثبوت (شبد پرمان) کی طرف چلیے، اور اپنے بوڑھے بزرگ ماں باپ، دادی دادا یا کنہیں دیگر خیرخواہ اشخاص یا عالم واعظ (دہرم اُپدیشکوں) وغیرہ سے اِس کے بارے میں سوال کیجئے، کہ مہاراج ایسی بڑی رات کب ہوتی ہے۔ تو وہ تمام ہی اشخاص اپنی اپنی رائے کے مطابق کچھ نہ کچھ جُدا جُدا مختلف ہی اِس کی طول طویل مُدت بتلاتے ہیں۔ اور جو اُن سے کوئی ثبوت طلب کرو، تب کوئی تو اِسی دہرم شاستر کے اول مقالہ کے پندرہویں باب والے وید سناتن دہرم شاستروں کو، کوئی مقالہ دویم کے پہلے باب والے ویدوں کے مطابق (ویدوکت) سناتن دہرم شاستروں میں سے کسی کو، اور کوئی مقالہ دویم کے دوسرے باب والے نئے دہرم شاستروں میں سے کسی کو مستند کلمات (شبد پرمان) کے حوالہ میں پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا اب اُن کی سُنیئے، کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ تو جس طرح جو زمانہ وید بھگوان بتلاتے ہیں، تقریباً اتنا ہی زمانہ دوسرے ویدوکت سناتن دہرم شاستروں کے مصنف (آچاریہ) بہی بتلاتے ہیں۔ ہاں، صرف قدرے طرزِ تقریر و تحریر کا فرق اُن میں بہی ضرور ہے۔ لیکن نئے دہرم شاستروں کے اچاریہ (مصنف) اِس بارے میں اپنی اپنی رائے کیمطابق جُدا اگانہ ہی مشورہ دیتے ہیں۔ یہ تمام نہ تو ویدوں یا دیگر ویدوکت سناتن دہرم شاستروں سے ہی میل کہاتے ہیں، اور نہ آپس میں ہی۔ بس پھر یہاں سنسار مغالطہ میں پڑ جاتا ہے، کہ بھلا اب ہم کس کی رائے کو ٹھیک مانیں، کیونکہ ہمارے لئے تو یہ تمام ہی قابلِ احترام بزرگ ہیں۔ تو چاہے اِس بارے میں کوئی کسی بہی اُصول کو مانتا رہے، کسی بہی شخص کے نفع اور نقصان کا سوال تو اِس میں بہی نہیں آتا، لیکن حقیقی اُصول کے پلٹ جانے یعنی مٹ جانیکا بڑا بھاری نقصان ہو جاتا ہے۔ اور جس دہرم (فرض۔ مت۔ رائے۔ مذہب) کا کوئی مستقل اُصول (اٹل سدہانت) یعنی عالمگیر قاعدہ (یونی ورسل لا) نہیں، تو سمجھ لو وہ خود کچھ نہیں۔ تب ہے تو یہ جانچ کرنا بہی کوئی مشکل بات نہیں کہ اِن میں سے کون راست گو ہے،

لیکن یہاں اِس طرح کی اختلاف رائے میں باقاعدہ منطق (ترک) اور حقیقی عدل (نیائے) سے کام لینا ضرور پڑتا ہے، بس دُشوار تو یہ ہے۔ کیونکہ یہ منطق اور عدل (ترک اور نیائے) جاننا اور کرنا تو بالکل بے لوس (نِس پکش) بے لوث (نِرلیپ) عقلمند اور عالم وگیانی مہاتماؤں کا کام ہے، نہ کہ کسی نہ کسی مذہب (مت) کے طرفدار، لوبھی، دمبھی، بیوقوف اور اگیانی دُنیا سازجیوؤں کا۔ چاہے وہ لفظی عالم کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ویسے مہاتما اِس زمانہ میں ملنے مشکل ہو ہی گئے ہیں۔ اور رائے (ووٹ) لینے کی خراب رسم تو یہاں سلامت ہی ہے۔ تو بس اب سمجھ لیجئے، کہ اگر کوئی ایسے حقیقی مہاتما مل بھی جاویں اور پھر اِن دونوں ہی قسم کے اشخاص کی رائے دینے پر ووٹ لئے جاویں، تو معلوم ہے کس کے ووٹ زیادہ آویں گے؟ جسکی تعداد زیادہ ہوگی اُس کے۔ تو بس کیا حقیقی عدل ہوگا؟ کہاں سے ہوگا، جب عدل کرنے والے رائے دہندہ (ووٹر) ہی حقیقی عادل نہیں ہونگے۔ تو بس اگر اسی طرح عدل کرنا ہے، تو اِس سوال کو بھی گڑبڑ جھوتھ ہی میں پڑا رہنے دیجئے۔ ہاں، اگر آپ عدل پسند ہوں، تو اُن کی بھی سُن لیجئے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جب اِن مذکورہ بالا سبھی دہرم شاستروں کے کلاموں کو منطق (ترک) کی کسوٹی پر کس کر عدل کی ترازو پر تولا جاتا ہے، تو وید سناتن دہرم شاستر یا اُن کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں (شریعت قدیمی) کے مُصنفوں (آچاریوں) کے کلام تو قائم رہ جاتے ہیں، اور نئے مذہبوں (متوں) کے دہرم شاستر (جدید شریعت) تھوڑی تھوڑی ہی دور چل کر ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ قدیمی شریعت (سناتنی دہرم شاستر) آپس میں بھی ایک دوسرے کے خِلاف نہیں بلکہ مؤید ہی ہیں۔ اور اِن نئی شریعتوں (نئے دہرم شاستروں) کی آپس میں بھی اِس قدر اختلاف رائے ہے، کہ ایک دوسرے کو خود ہی نیست نابود کر دیتی ہے۔ جسکے زیادہ سوال وجواب کو لکھنا میں گڑے مُردے اُکھاڑنے سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ لہٰذا وہ تمام لکھکر میں اِس درشن کو طوالت دینا مُناسب نہیں سمجھتا۔ اِس لئے معلوم ہو جاتا ہے، کہ وید وں یا اِن کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں میں بتلایا ہوا کلام ہی حقیقی اور کافی ثبوت ہے۔ لہٰذا اُنہیں کلاموں کے حقیقی مطلب کو مختصر طور پر لُب لُباب کی شکل میں ذیل میں آپ کو بتلایا جاتا ہے۔ کہ

ناظرین! وہ وشوکرما اپنے جس گُن یعنی شکتی (قوت) سے اِس وجود ظاہری (ساکار سرشٹی) کی تخلیق کرتا ہے، اُس کو برہم (اللہ تعالیٰ) کی پہلی اور نر اولاد برہما کہتے ہیں۔ جو حقیقت میں وہی مُندرجہ سابقہ پانچوں عناصروں یعنی تتوں کے مُرکب مجموعہ دہوپ اور اسی کے دور

(اُصول ۔ کرم) کے چلانے والے (مُدمن) سوریہ بھگوان وغیرہ ستیاروں (دسوؤں) کو بناکر
اِن کے میل ملاپ کر دینے سے تعلق رکھتا ہے اور کچھ نہیں ۔جس کے تمام مختصر اور تفصیل وار نام،
رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ اِس گرنتھ کے پہلے مقالہ کے تیسرے باب سے آٹھویں باب تک
میں بتلائے آپ سب جان ہی چُکے ہیں۔ بس وِشوکرما کی اِسی مُحرک اور سُست (چیتن اور جڑ)
ملی ہوئی قوّت (شکتی) کے خواص کے مُطابق برہما ۔ وِشنو اور مہیش یہ تین تخلص (اُپنام)
رکھدیئے ہیں۔ یعنی پھر اُسی مقالہ اوّل کے نویں باب سے پندرھویں باب تک میں بتلائی تمام
دُنیا (سِرشٹی) کے پیدا کرنے کے وقت اُسی کو برہما ۔ اور پیدا کرکے پھر اِسی گرنتھ کے مقالہ دوئم
کے مُطابق اِس کی پرورش وحفاظت کرتے رہنے کے وقت اُسی کو وشنو۔ اور اِس مقالہ سوئم
کے مُطابق پھر تمام کو فنا کرنے یعنی بگاڑتے رہنے کے وقت اُسی کو مہیش رُوپ کے نام سے
بولتے (موسوم کرتے) ہیں۔ جو حقیقت میں اُسی وِشوکرما کی اُس صفاتی قوّت (گُونِک شکتی)
ہی کے نام ہوے، کہ جس کو وہ اِس پیدائشی ترکیب کے دَور (سِرشٹی کریا کے چکّر) کو چلانے کیلئے
کام میں لاتا ہے۔ تو اُسی کو بڑے عالموں (مہرشیوں) نے آئیندہ سنسار کے اِنسانوں کو
صِرف یہ سمجھانے کے لئے، کہ ایسی بڑی مہاراتری کب ہوتی ہے، اِس نام کا ایک فرضی شخص
مُقرر کرکے اُس کی عمر کی حد (دُہروا، سیما) مقرر کرکے یہ بتلایا ہے، کہ جب وہ دُنیا کو پیدا کرنیوالا
شخص یعنی برہما تمہاری طرح ہی اِس پیدائش کے کام کو بند کرکے اپنے آرام کرنے کے لئے سوتا
ہے، تب اُس کی اِتنی بڑی رات ہوتی ہے، کہ جیسا بڑا وہ خود ہے۔ بس اب یہی بات آپ خود
سمجھ دیکھیں، کہ کیا وِشنو مہاراج اُس وقت کسی کی پرورش یا حفاظت کرتے رہتے، یا مہیش جی
مہاراج کِسی کو مارتے، تے کرتے، فنا کرتے یعنی بگاڑتے ہی رہتے ہیں؟ بھلا یہ تو بتلاؤ، کہ جب
کوئی پیدا ہی نہیں ہوتا، تو یہ پرورش، حفاظت یا ناش کِس کا کرتے رہتے ہیں؟ تب آخر کار یہ
کیا کرتے ہیں؟ تو کیا اِس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا، کہ اُن کی بھی یہی رات ہوتی ہے۔ لہٰذا بھر
برہما جی کا ہی نام کیوں بدنام ہے۔ اِس سے صاف ثابت ہو جاتا ہے، کہ برہما جی ہی نہیں،
بلکہ وِشنو اور مہیش جی بھی اُس وقت ضرور سوتے ہیں۔ تب یہ برہما (بابا آدم) نام والا شخص
فرضی نہیں ہوا، تو اور کیا ہوا؟

اِس لئے اِس کے مُندرجہ بالا سابقہ معنی ہی بالکُل دُرست اور راست ہیں، کہ ہمارے
پانچوں عناصر (مہابھوت) اور سوریہ بھگوان وغیرہ سیارے ہی جب اپنی گئی ہوئی قوّت
(شکتی) حاصل کرنیکو اُسی وِشوکرما کے حکم سے سوتے ہیں، بس تب ہی ہماری چھوٹی رات کی
مانند وہ بڑی مہاراتری ہوتی ہے۔ اور اُنہیں کے یہ سب کچھ نام ہیں۔ لہٰذا اب صِرف یہ

بتلانا ہی باقی رہ گیا، کہ وہ کب سوتے ہیں اور کب تک سوتے ہیں۔ تو اِس گرنتھ کے مقالہ اوّل کے آٹھویں باب کے مُطابق یہ تو آپ جان ہی گئے ہونگے، کہ سوریہ بھگوان کا دائرہ (کال چکر) ہم سے تو نہ معلوم کتنا بڑا، ہماری پرتھوی سے بھی اِتنا بڑا ہے، کہ اِس کا مُحیط تقریباً۔۔۔ ۲۰۰۵ میل کا ہوتے ہوئے بھی روزانہ اپنے محور پر گھُومتے گھومتے ۳۶۵ دِن میں ایک بار اُن کے مُحیط کو ختم کرپاتی ہے۔ اور یہی ہمارا حقیقی ایک سال ہوتا ہے۔ تو بھائی! جیسے بڑے وہ جسیم، ویسی ہی بڑی اُن کی قوت (شکتی) دِن اور رات۔ لہٰذا اِن کے لئے بتلایا گیا ہے، کہ ہمارے۔۔۔۔ ۴۳۲۰۰۰۰ سال کا ایک چوجگی زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں ۔۔۔ ۱۷۲۸۰۰۰ سال ست یُگ۔۔۔ ۱۲۹۶۰۰۰ سال تریتا یُگ۔۔۔ ۸۶۴۰۰۰ سال دواپر یُگ اور ۔۔۔ ۴۳۲۰۰۰ سال کلیُگ ایک بار ہوا کرتے ہیں۔ تو جب ایسی ایسی چوجگی ایک ہزار بار ہو جاوے، تب تک اِن کی قوت (شکتی) پیدائش دُنیا کا کام (سرسٹی کاریہ) کرتی رہتی ہے۔ بس اِسی زمانہ کو برہم دِن (بابا آدم کا دِن) کہتے ہیں۔ پھر اِس کے بعد وہ اپنی تھکن دور کرنے آرام کرنے یعنی اپنی کم ہوئی قوت (شکتی) کو پورا کرنے کیلئے سو جاتے ہیں۔ تو بس اب اِس طرح حساب لگا کر آپ سمجھ لیجئے، کہ جب دُنیا پیدا ہو جاتی ہے، تو ہمارے ۔۔۔ ۴۳۲۰۰۰۰×۱۰۰۰= ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال تک متواتر پیدائشی کام (سرسٹی کریا) چل کر پھر یہ پرلے راتری (فنائے دُنیا) ہوا کرتی ہے۔ اور جس طرح ہمارے دِن اور رات کے وقت کی حد تقریباً برابر ہی مانی جاتی ہے، یعنی ۲۴ گھنٹہ یا ۶۰ گھڑی میں سے نِصف دِن اور نِصف وقت میں رات ہوتی ہے۔ تو بس سمجھ لیجئے، کہ اِسی حساب سے ہمارے ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال کے زمانہ تک وہ برہم راتری رہتی ہے۔ اور جیسے صرف وقت کا حساب لگانے کے لئے ہمارے دِن اور رات کا تمام وقت مِلا کر بھی صرف ایک دِن ہی کہلاتا ہے، تو بس اِسی حساب سے پیدائش دُنیا ہوتے رہنے کا زمانہ (سرسٹی کال) اور فنائے دُنیا ہونے کا زمانہ (پرلے کال) مِلا کر بھی ایک برہم دِن ہی کہلاتا ہے، جو جمع کرنے سے ہمارے ۔۔۔۔۔ ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ سال کا ہُوا۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِس کی تشریح کو خوب سمجھ گئے ہونگے، اور اب کبھی شُبہ یعنی مغالطہ میں نہیں پڑینگے۔ انت میں اِس طرح سمجھ کر ماننے والوں کو میرا ساادر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

دوسرا باب دس بیانات تمام شُد

اوم

سوماسئے نومنہ

اتھ

تیسرا باب

فنائے دُنیا یعنی پرلے کیحالیتیں کیا ہوتا ہے اور اُس کے بعد کیا؟

اُس کے سبب، نام، رُوپ اور گُن، کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! جن اِبتدائی قدیم دھرم شاستروں اور نئے مذہبوں کے دھرم شاستروں میں یہ لکھا ہے، کہ فنائے دُنیا یعنی پرلے کیوں ہوتی ہے و کب ہوتی ہے اور کب تک رہتی ہے حقیقت میں اُنہیں میں لکھا تو یہ بھی ہے، کہ اُس زمانہ میں کیا ہوتا ہے اور اُس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ لیکن وہاں نئے دھرم شاستروں کے مُصنفین کی رایوں میں آپس میں اِختلاف پایا جاتا تب تو کوئی ایسی بات نہیں تھی، لیکن وہاں تو سناتن دھرم شاستروں میں بھی آپسمیں اختلاف رائے ہے۔ کیونکہ کسی میں دُنیا (سرشٹی) جوں کی توں صِرف اندھیرے ہی میں رہتی، اور کسی میں جل مگن (پانی میں ڈوبی) کسی میں اگنی مے (آگ میں جلتی) کسی میں وایو مے (ہوا میں ملی ہوئی) اور کسی میں آکاش مے (مثل خلا) ہو جایا کرتی تبلائی گئی ہے۔ اور پھر پیدائشی زمانہ (سرشٹی کال) میں اُنہیں اُنہیں تتوں سے پیدا ہوا کرتی تبلائی گئی ہے، کہ جن جن میں حل (لَے) ہوئی تھی۔ اور نئے دھرم شاستروں میں کسی میں برہم سے، کسی میں برہما سے، کسی میں پردھان سے، کسی میں لکشمی سے، کسی میں دیوی سے، کسی میں وِشنو سے، کسی میں مہیش سے اور کسی میں بابا آدم و بی بی حوّا وغیرہ سے یہ دُنیا (سرشٹی) پیدا ہوئی تبلائی گئی ہے۔

اب بتلائیے، یہاں کوئی منطق کو بھی کیسے کام میں لاوے؟ کیونکہ پچھلے باب کے مُعاملات تو ایسے بھی تھے، کہ جن کی جانچ اِنسان اپنی عقل کے ذریعہ منطق اور عدل سے بھی کر سکتے تھے اکہ کس شریعت (دھرم شاستر) کا کلام مُستند اور راست ہے۔ اور چاہے وہی منطق وغیرہ پھر بھی کام تو یہاں بھی دیدیں، لیکن پھر بھی بڑے بڑے عالموں (گیانیوں) کا من اِس لئے بھی شک و شبہہ میں پڑ جاتا ہے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پاتا، کہ جن قدیمی شریعت (سناتن دھرم شاستروں) کی

اُنہوں نے ایسی پناہ لے لی تہی، کہ اب اِنکے سامنے دوسروں کے ثبوت ملنے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی، یہاں تو وہ بہی آپسمیں متفق نہیں رہے۔ اور اِس اختلافی شبہہ میں پڑجانا اُنکا ہے بہی بالکل ٹہیک۔ کیونکہ جب مُستند کتابیں بہی کئی اختلافی کلام بتلادیں، توپہر کوئی کِس کے کلام کو اور کِس طرح ٹہیک مانیں۔ اور پہر اِتنے شاستروں کو بہی کوئی کہاں تک پڑہیں۔ اور کیسے پڑہیں۔ اور جو پہر سمجھ میں ہی نہیں آویں، تو اُن کو کیوں پڑہیں۔ اور جو پڑھ بہی لیویں، تو پہر بہرم جال میں بہی نہ پڑیں، تو کیا کنوئیں میں جا پڑیں۔ کیونکہ سوائے پڑہنے اور ثبوت دینے کے وہ اور کچھ تو سیکہتے ہی نہیں، جو اُن کے ہر ایک پُر مغز معاملات (گمبہیر وِشیوں) کو خود طے کر لیا کریں۔ اُنکو تو بس سند کا لیسنس اور ثبوت کا کارتوس چاہیئے، چاہے اِن دونوں کے بلا ٹہیک ٹہیک استعمال میں لائے شِکار پہلے ہی ہاتھ سے نِکل جاوے، یا اپنے اوپر حملہ کر دے۔ لہٰذا پہر ایک بڑا مُشکل معاملہ درپیش آگیا۔ لیکن ناظرین۔ اِسی مُشکل مُعاملہ کو طے کر دینے کے لئے ہی اِس باب کی تصنیف ہوئی ہے، کہ جس سے آپ لوگ اُنکے جائز استعمال سے اپنی رُوح (آتما) کو فائدہ پہنچا دیں، نہ کہ صِرف ثبوتوں کے کارتوسوں کے گہمنڈ ہی میں پڑے تناسُخ (آواگون) کی تکالیف کے حملہ کو سہتے رہیں، اور عمر کے شِکار کو کہو بیٹہیں۔ لہٰذا ذرا غور کے ساتھ سُنیں اور سمجہیں۔ کہ

ناظرین! حقیقت میں جِتنے نئے مذہبوں (متوں) کی شریعت (دہرم شاستر) ہیں، اُنکی تو بیشتر تبلائی ہوئی مقالہ دویم کے دوسرے یا بائیسویں باب کے تواریخی لب لباب میں تصنیف اور اُن کے طرز عمل کو پڑہکر آپکو معلوم ہو ہی گیا ہوگا، کہ اِنہیں تو صِرف اپنے اپنے شخصی مت یعنی مذہب یا رائے چلانیکے باعث آپسمیں اختلاف رائے ہے۔ لہٰذا یہ تو کوئی بات ہی نہیں، اِنکا تو تذکرہ چہوڑدو۔ آپ تو صِرف اُنہیں کو لیجئے، کہ جنکے باعث عالِم (گیانی) اشخاص بہی حالتِ تذبذُب (بہرم) میں پڑجاتے ہیں۔ تب وہ جِتنے بہی سناتن دہرم شاستر ہیں، اور چاہے اِس مُعاملہ میں سبہی میں آپسمیں تہوڑی تہوڑی اختلاف رائے بہی ہے، جو کِسیکو تو زمین اور آسمان کا فرق دِکہلائی دیتا ہے، لیکن میری رائے سے تو اُنمیں آپسمیں ذرا بہر بہی فرق نہیں پایا جاتا۔ اُسکا سبب صِرف یہ ہے، کہ اوّل تو جِس زمانہ میں یہ دہرم شاستر تصنیف ہوئے تہے، اُس وقت خلقت کو کچھ گیان بیش تہا، لہٰذا وہ اشخاص اعلیٰ پیمانہ کی بات کو بہی جلد ہی سمجھ جایا کرتے تہے۔ **دویم**۔ اُنکے مُصنفین کے ذہن میں بہی یہ بات ضرور سمائی ہوئی تہی، کہ میں اِسوقت جہاں کا یہ معاملہ تبلا رہا ہوں، شاید اِس سے آگے یا پیچھے کی بات تعلیم خود جانتے ہوں گے یا جان جاوینگے۔ اِس لئے وہ تو صِرف خلقت کے گیان کو مانجہتے رہنے و راہِ بد سے بچنے اور راہ راست پر قائم رہنے کیلئے، یا کِسی بات کی خلقت میں ذرا خرابی یا ایک ہی بات کی لہر میں بہتا پاکر صِرف اُسکی دُرستی کیلئے جہاں سے اُنکی سمجھ میں آیا، بس وہیں سے آگے یا پیچھے چلدیئے اور تبلانے لگے ہونگے، کہ وہاں یہ ہوتا ہے۔ بس اُسی مُعاملہ کو ثابت کر دینے کے لئے ایک شاستر بن گیا ہوگا۔ اور ایسے ہی رواج سے یہ تمام دوسرے مقالہ کے اوّل باب والے براہمن، اُپوید، اُپنشد، اِسمرتی، درشن، اِتہاس (تواریخ) وغیرہ

سب شاستروں کی تصنیف ہوگئی ہوگی - اور یہی خاص وجہ ہے، کہ یہ سب چاہے اپنا اپنا کچھ ہی معاملہ ثابت کرتے ہیں، لیکن دوسروں کے مخالف (بادہک) ہرگز نہیں ہیں۔ اِسی لئے یہ سب ایک ہی شمار میں ہیں اور مُستند ہیں۔ اور دوسرے باب والے اِن کے ہی خلاف ہیں، اور آپسمیں بھی ایک دوسرے کے مخالف (بادہک) ہیں، لہٰذا غیر مُستند ہیں۔ ورنہ اور کوئی خاص بات مُستند یا غیر مُستند ہونیکی نہیں ہے۔ چنانچہ آجکل بھی تو اکثر روزانہ ایسا ہی ہوتا ہی، کہ جائیے کسی کالج میں، جہاں پرنسپل صاحب ایم - اے کلاس کو کوئی سائنس کا سوال سمجھا رہے ہوں - اور وہاں چاہے جتنے سائنس سے ناواقف اشخاص اپنے اپنے بچوں کو کالج میں داخل کرانے لیجا کر بھی بیٹھے ہوں اور اُنکا لیکچر (وعظ - اُپدیش) سُن رہے ہوں - تو اُن سب بچوں یا اُن کے بزرگوں کی سمجھ میں تو کچھ آنیکا نہیں کہ یہ کیا کہتے ہیں - اور وہ بھی یہی کہتے ہیں، کہ ہم تو کچھ بھی نہیں سمجھے، کہ یہ کیا سمجھا رہے ہیں - تو چاہے وہ یہی کہیں کہ تمہارا علم غلط معلوم ہوتا ہے یا مُشتبہ ہی ہماری سمجھ میں تو آیا نہیں، لیکن بچوں کو تو پھر بھی وہاں اِسی علم کے جاننے کے لئے ضرور داخل کرانا ہی چاہتے ہیں - تو لازمی طور پر اِسکے یہی معنی ہوتے ہیں، کہ اُن کے من میں یہ بات ضرور پیدا ہوجاتی ہی، کہ ہم خود ہی اِسقدر لیاقت نہیں رکھتے، کہ اِس کو سمجھ سکیں، لیکن پرنسپل کا علم سچا ہی ہوگا - ورنہ بچوں کو واپس ہی تو لیجا سکتے تھے - اور اُن پرنسپل صاحب کی سُنیئے! وہ بھی اُس وقت حاضرین کے سمجھانے میں بڑی محنت کر رہے ہونگے اور یہ سمجھ رہے ہونگے، کہ میرے سمجھانے سے یہ سب ہی خوب سمجھ گئے ہوں گے - اور یہ کبھی نہیں سوچینگے، کہ یہ تمام بُدھو کے بابا ہی ہیں - اور بات بھی تو ٹھیک ہی، کہ جس بچہ کو دس تک کی گنتی تو آتی نہ ہو، تو اُس کے دماغ میں اربوں تک کے مِتی کاٹے یا سائنس کے معاملات بھلا سما ہی کیسے سکتے ہیں - بس یہی حال اُن دہرم شاستروں میں اِس معاملہ کا ہے، کہ جنکے راز کو تو کوئی بڑے روشن ضمیر (دہیان یوگی) مہاتما ہی سمجھ سکتے ہیں، نہ کہ تمام خلقت -

دویم - اگر کوئی شخص اِن معاملات کی باتیں علانیہ (پریکٹش) کرکے دیکھیں اور سمجھیں، کہ اُس زمانہ فنا (پرلے کال) میں کیا کیا ہوتا ہے - تو اِس کیلئے بھی مراقبہ (دہیان یوگ) سکھلانے والا سناتن دہرم کا ایک جُزو مقرر تو ہے، جس کا لُب لباب اِسی درشن کے مقالہ دویم کے آٹھویں باب میں آپ نے پڑھا ہی ہوگا - لیکن اُسے سیکھے کون، کیونکہ وہ تو سخت مُشکل ریاضت سے حاصل ہونیوالا ہے نا - جس کا اوّل تو اِس زمانہ میں تجربہ کار پیر ہی ملنا مُشکل ہے - اور اگر کوئی پیر مِل بھی جاوے، تو اُسے سیکھنے کیلئے مُرید ملنا تو میری رائے میں بہت دُشوار ہو ہی گیا ہے - کیونکہ اِس زمانہ میں تو یہ رواج ہے، کہ دِن نکلتے ہی شیونگ یعنی بالوں کا سِنگار تو ایک گھنٹہ ضرور ہوگا، لیکن برہم گیہ یعنی نماز (ایشور اپاسنا - خدا کی عبادت) کیلئے اُنکے پاس آدھ گھنٹہ کا بھی وقت نہیں ہے پھر بھلا مراقبہ (سمادہی) کیلئے اِتنا بڑا تپ (ریاضت) اور وقت کہاں سے آوے - اور جب نہیں

آوے، تو پھر اُسے دیکھ بھی کوئی کیسے سکے۔ اِسی کیلئے ہمارے اُنہیں شاستروں میں سِری لومش رشی کی حکایت (کتھا) مثالاً لکھی گئی ہے، کہ جو اپنے والد (پتا) برہما جی (بابا آدم) کی انتیشٹی کریا یعنی مرنے کے بعد پھونکنے کی رسم ادا کرنے میں بال مُنڈوانے کے باعث، کہ جو تقریباً اکتیس[۳۱] نیل سال بعد ہوا کر تبلائی گئی ہے، بڑی جلدی جلدی ہوتی جان اُکتا کر یہ کہ دیتے ہیں، کہ میرا پتا تو روز روز مرتا رہتا ہے، کون اِن کے لئے روز روز بال منڈواتا رہے، بس صِرف اپنا ایک بال ہی اُکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ ہاں جناب! کبھی آپ نے یہ سوچا ہے؟ کہ جس کو دھیان یوگ میں مست رہتے تو اِتنا لمبا زمانہ بھی نہ اکھرے۔ اور اتنے لمبے زمانہ کے بعد صِرف اپنے پتا کی انتیشٹی تک میں ایک بار بال مُنڈوانا روز روز کہلاوے اور اکھرے۔ تو بھلا ایسے مہاتما اُس مقصد کو نہیں پہنچ سکتے اور بیشمار پرے کی باتیں نہیں جان سکتے، تو کیا آج کل کے عیّاش (بھچاری) اِس مرتبہ (حالت) کو پہنچ سکتے اور اُس مناظر کو اپنی عقل کی آنکھ (گیان چکشو) سے دیکھ سکتے ہیں، کہ جہاں اِس کام کو تو ٹھلوار اور فضول سمجھ کر کچھ بھی وقت نہ دیں، چاہے تاش، گیند اور شطرنج کے کھیلوں میں دِن بھر لگ جاوے، تو بھی تھوڑا۔ تو چاہے یہ مثال غلط ہی ہو، لیکن کچھ تو سبق دے ہی رہی ہے۔ اور اُنہیں شاستروں میں سِری کاک بھشنڈ جی کی حکایت (کتھا) پڑھ کر بھی وہ اپنی اوقات کی پابندی کو نہیں سنبھالتے۔ اور سنبھالیں بھی کہاں سے، یہاں تو صِرف کتھا یا وعظ سنانا تو پنڈت جی یا مولوی صاحب کا کام۔ اور صِرف نذر دچھنا چڑھا دینا سُننے والوں کا کام طے ہوگیا ہے، اور کچھ نہیں۔ اور جب اُن کے اُپدیشک واعظ ہی عامِل نہیں، تو پھر سُننے والے کہاں سے ہونگے۔ اور جو اُن کے اُپدیشک کچھ وقت بھجن کرنیکے نام پر دیتے بھی ہیں، تو وہ بھی وہی، کہ اپنے ساتھ میں اپنے ٹھاکر جی کی مورتی کا بھی سنگار ہی کرتے رہنے میں تو چاہے کتنا ہی وقت لگا دیں، لیکن حقیقی دھیان کیلئے کورے صفاچٹ میدان اور ویسے بڑے بڑے تِلک چھاپ جھنڈا دھاری نہیں گے۔

ناظرین! حقیقت میں یہ سب اُپنشد روپ کتھائیں اُسی دھیان یوگ کے مہاتم یعنی پہل جتانے کو لکھی گئی ہیں، کہ ہر ایک اِنسان اپنی عُمر کے حصّہ میں روزانہ ایک وقت اِس کام کو بھی ضرور دیویں جس سے اِس مراقبہ (یوگ) کے ذریعہ وہ پرلے تک کے حال کو بھی اِسی طرح جانتے رہیں، کہ جیسا اِن مہاتماؤں نے جانا ہے۔

لہٰذا اب آپ کو تبلایا جاتا ہے، کہ اِسی دھیان یوگ کے ذریعہ سے جانکر اِس درشن کے مقالہ اوّل میں تبلائے اُصول کے مُطابق جس طریقہ سے اُصول آغازِ دُنیا (آدی سرشٹی کرم) کی ابتدا ہوتی ہے، یعنی وہ وِشوکرما جس طرح آہستہ آہستہ غیر محسوس عناصروں (نِراکار دیوں) کا میل مِلاکر، جس جس طرح مجسّم اشکال کا ظہور کرکے غیر مُباشرتی دُنیا (امیتھنی سرشٹی) کی پیدائش ہوکر

پھر دوسرے مقالہ کے مطابق مُباشرتی دُنیا (میتھنی سرِشٹی) ہوتی رہکر وقائم رہکر، جب اِسکی پیدائشی قوّت (ترکیب) کے غیر محسوس عناصر (نِراکار ادیب) کم قوت (شکتی) ہو جاتے ہیں، تو اس گئی ہوئی قوّت (شکتی) کو باقاعدہ پوری کرنے کیلئے ٹھیک اُسی طرح آہستہ آہستہ لوٹتی ہوئی کہ جیسے پیدا ہوئی تھی، اپنے کارن (سبب - جوہر) میں جذب (لین) ہو جاتی ہے۔ بس اُسی عالمِ خاموشی (سومیہ اوستھا) کا نام پرلے ہے۔ اور وہاں یہ ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور اس کا مختلف مُصنفوں (آچاریوں) نے اپنے اپنے شاستروں میں جُدا جُدا نہ طرح سے ہونا اس لئے لکھا ہے، کہ جب اُس وِشوکرما کو جیسا مناسب معلوم ہوتا ہے، تو وہ وہیں اس کو روک لیتا ہے۔ اور پھر پیدائشی زمانہ میں وہیں سے آگے کو بڑھا کر پیدا کر دیتا ہے۔ کہئے جناب! ہوئے یہ سب ہم شاستر آپس میں ایک ہی نا۔ پھر آپ کو اِن میں تشکیک (بھرم) کیوں ہو جاتا ہے؟ بس یوں ہی تو نا، کہ آپ کو دھیان یوگ (مراقبہ) نہیں آتا۔ سو وہ کہیں پیسہ سے مول نہیں ملتا، ہاں! اُس کی ترکیب لکھی ہوئی تو ملتی ہے، لیکن وہ سیکھنا (سادھنا) تو آپ ہی کا فرض ہے۔ اور اگر اب بھی کچھ شُبہہ (بھرم) رہ گیا ہو، تو ایک مندرجہ ذیل مثال سے پھر سمجھ لیجئے۔ کہ

جیسے یہاں کے کسی کاشتکار کو دیکھو! کہ جب وہ زمین میں غلہ کے جماؤ میں کمی ہو جانے پر پانی کی کمی جانتا ہے، تو پانی ہی دیتا ہے، نہ کہ کھاد۔ اور جب اگنی کی کمی جانتا ہے، تو بیساکھ جیٹھ کے مہینہ کی تیز دھوپ میں جوت کر اُس کا مُنہ کھول کر تپانے کو ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب ہوا کی کمی پاتا ہے، تو کھاد دیکر وکئی بار جوت کر اُس میں ہوا پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب کئی اشیائ کی کمی پاتا ہے، تو کئی کئی ملا کر ہی دیتا ہے۔ لیکن جب کسی طرح بھی اُس میں قوّت (شکتی) آتی نہیں پاتا، تو بنجر جانکر خاموش (چُپ) چھوڑ دیتا ہے۔ تو بس ٹھیک اسی طرح وہ وِشوکرما بھی اپنی وجود کُل (سرِشٹی) کی قوّت کی کمی کو جانکر ترکیبیں (کریا) کیا کرتا ہے۔ یعنی جب اس پیدائشی قوّت (سرِشٹی کی کریا) میں کمزوری آنی شروع ہوئی، تو ہر ایک شے چھوٹی اور کم عُمر کی ہونے لگتی ہے جس سے آئندہ پھر اور بھی کمی ہوتے ہوتے وقوّت جاتے جاتے ہر ایک شے کم پیدا ہونی اور جلد نیست ہو جانی شروع ہو جاتی ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی، اور پھر بالکل نہیں ہوتی ہے۔ اور لاکھوں سال اگنی تتو بڑھ کر (کُپت ہو کر) متواتر قحط پڑ کر تمام پرجا مرنی شروع ہو کر قطعی نیست ہو جاتی ہے۔ آخر میں تمام کُرۂ ارض میں لاکھوں سال بڑے بڑے زلزلہ (بھونچال) ہو کر سمندر کا پانی کُرۂ ارض کے چاروں طرف ہو کر زمین پانی میں ڈوب جاتی ہے اور پھر اسی میں گھل جاتی ہے۔ تب اگر وہ وِشوکرما صرف جل تتو ہی کی کمی سمجھتا ہے، تو تمام پرلے کے زمانہ تک پرتھوی جل مگن ہی رہکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرِشٹی کال) میں پانی ہی سے پیدائش دُنیا (سرِشٹی) شروع ہوا کرتی ہے۔

یعنی جل سے پرتھوی نکلی، پھر پرجا پیدا ہوئی۔ اگر وہ وشوکرما اگنی تتو کی کمی سمجھتا ہے، تو پھر جل میں گھلی ہوئی پرتھوی کے ذرات کو لاکھوں سال بیحد تیز اگنی تتو کے ذریعہ پھونک کر تپاتا ہے۔ اور زمانہ پرلے میں اگنی میں ہی ٹھنتی رکھکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال) میں اگنی سے پیدائش دُنیا (سرسٹی) ہونا شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی اگنی سے جل، جل سے پرتھوی اور پرتھوی سی تمام پرجا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر وہ وشوکرما وایو کی کمی پاتا ہے، تو پھر اُس ٹھنی ہوئی شے کے ذرات کو وہ لاکھوں سال بڑے زور کی ہوا چلا کر متفرق کرکے، زمانہ پرلے میں ہوا میں ہی گھومتے رکھکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال) میں ہوا سے پیدائش (سرسٹی) شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی ہوا سی اگنی، اگنی سے جل، جل سے پرتھوی، اور پرتھوی سے پرجا پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر وہ وشوکرما اُس میں آکاش تتو کی کمی سمجھتا ہے، تو پھر اُس ہوا میں گھومتے ہوئے ذرات کو بالکل اچل سست (گھور اندہکار مے) یعنی حالتِ خاموشی میں چپ چاپ کرکے چھوڑ دیتا ہے۔ اور تمام زمانہ پرلے میں اِسی اندہکار (آکاش مے) حالت میں رکھکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال) میں آکاش سے پیدائشی کام (سرسٹی کریا) شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی آکاش سے وایو، وایو سے اگنی، اگنی سے جل، جل سے پرتھوی، اور پرتھوی سے پرجا پیدا ہوا کرتی ہے۔ بس یہی حالت ہوئی کُل وجود ظاہری (برہمانڈ) کے تمام سیاروں (دسودں) کی سمجھ لینا چاہیئے۔ اور یہ تمام حالت تو مقالہ اوّل کے ساتویں و آٹھویں باب میں تبلائے سب عناصروں (مہابھوتوں) اور تمام سیاروں (دسودں) کی ہوا کرتی ہے، کہ جو آخر سے آخر تک آکاش تتو میں جاکر قائم ہو سکتی ہے اور کبھی درمیان ہی میں رُک جایا کرتی ہے۔ اور چونکہ اِسی طرح پرلے، اور پرلے کے بعد سرسٹی اور سرسٹی کے بعد پھر پرلے ہمیشہ سلسلہ وار ہوتی رہتی ہے، لہٰذا یہ سب مناظر سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے اَنادی) اور شکل سے فانی (سروپ سے سانت) ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ اِس بیان کو ہر ایک شخص خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ اور تمام سناتن دہرم شاستروں کے کلاموں کے اِختلاف کا شبہہ (بھرم) بھی دور ہو گیا ہوگا، کہ کسی میں کیوں آکاش سے، اور کسی میں کیوں وایو سے، اور کسی میں کیوں اگنی یا جل اور پرتھوی سے پیدائش دُنیا ہونا لکھا ہے، اور پرلے کے زمانہ میں کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا اِس بارے میں بولنا بند کرتا ہوں لیکن ہاں! اِسی کا ساتھی دوسرا جیتن کیمتعلق بیان اور رہ گیا ہے۔ کہ پھر یہ تمام روحیں (جیو آتما) اُس حالتمیں کیا ہوجاتیں، یا کیا کام کیا کرتیں، یا کیا کیا کرتی ہیں۔ اور پھر آئندہ پیدائش دُنیا کے زمانہ میں کس طرح پیدا ہوا کرتی ہیں کیونکہ اِسکے لیئے بھی مختلف مصنفوں نے اپنے اپنے دہرم شاستروں میں جُداگانہ طریقہ سی مختلف کلام ہی لکھ ہیں، لہٰذا اُن مختلف کلاموں کے باعث یہ معاملہ بھی مشتبہہ (بھرم مولک) ہی ہو رہا ہی۔ اِسلئے اِسکو

بہی پیشتر ایک معمولی مثال کے ذریعہ آپ کا دماغ ٹھیک کرکے، پھر آپ کا یہ بھرم بہی دور کر دیا جاویگا کہ اُس پرلے کی حالت میں تمام روحیں (جیوماتر) کیا کام کیا کرتیں، وکیا کہا یا کرتی ہیں، اور پھر دُنیا کی پیدائش کے زمانہ (سرشٹی کال) میں کیسے پیدا ہوا کرتی ہیں۔

ناظرین! جیسے ہمارے دن چھپنے کے وقت پیشتر تھوڑا اندہیرا ہوتا ہے، اور اُس میں بہی اکثر اِنسان کچھ نہ کچھ کام کسی نہ کسی طریقہ سے کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن پھر اندہیرا یعنی تموگن زیادہ بڑہتے بڑہتے پھر اُن کو بہی سُستی گھیر ہی لیتی ہے، اور سب پر بجہ نیند کا اندہکار یعنی تموگن غالب آکر خاموشی کی حالت چھا جاتی ہے۔ اور پھر دن نکلنے سے پیشتر کچھ تھوڑا تھوڑا اندہیرا جانا اور اُجالا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اور اُس وقت اِنسان آپ ہی اُٹھ کر اپنے اپنے خیالات کے مُطابق کام کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ یعنی کوئی تو ایشور کی اُپاسنا یعنی خدا کی عبادت میں، کوئی اپنے جسم یا مکان کی صفائی کرنے میں، کوئی کہانے پینے میں، کوئی سفر کرنے میں، کوئی دہن کمانے کے کاموں میں، کوئی مُباشرت کرنے تک میں۔ اور کوئی پھر بہی اُٹھانے سے ہی اُٹھتے ہیں۔ بس ٹھیک اِسی طرح جب پرلے ہو جاتی ہے، تو روحوں (جیوآتماؤں) کا تعلق اِس کثیف مادہ (ساکار پرکرتی) یعنی پنج عناصروں (پنج مہابھوتوں) سے تو رہتا نہیں ہے، کیونکہ وہ تو جسم کے ساتھ پہلے ہی چھوٹ جاتا ہے، اِس لئے وہ کوئی ظاہری جسم شے (ساکار پدارتھ) کا اِستعمال تو کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ نہ تو اُن میں حواس ظاہری (ساکار اِندریاں) بہوگ بہوگنے ہی کو ہوتے ہیں، اور نہ جسیم اشیار (ساکار پدارتھ) کے کوئی بہوگ ہی موجود رہتے ہیں۔
اِس لئے مقالہ اوّل کے چھٹے باب میں بتلایا ہر ایک رُوح (جیوآتما) کا صرف نورانی جسم (سوکشم شریر) یعنی بیس غیر محسوس صفات (نراکار گنوں۔ تتوں) کا مُرکب مجموعہ اپنی خواہشات (واسناؤں) میں لپٹا ہوا مست عالم بیخودی (سُشُپتی اوستھا) میں خلا آسمان، پول یعنی انترکش۔ آکاش میں اِسی طرح اندہیرے یعنی تموگن میں پڑا رہتا ہے، کہ جیسے سخت نیند میں بیہوشی کی حالت میں سب کوئی جسم رکھنے والے یہاں سویا کرتے ہیں۔ اور نہ کچھ کہاتے ہی ہیں، نہ پیتے ہی ہیں۔ اور نہ کچھ کرتے ہی ہیں، نہ بہوگتے ہی ہیں یعنی تمام ہی ظاہری جسم (ساکار شریر) وحواس (اِندریاں) اور ظاہری جسیم اشیار (ساکار پدارتہوں) کے موجود ہوتے ہوئے بہی کوئی بہوگ نہیں بہوگا کرتے، تو پھر جب کوئی ظاہری جسم (ساکار شریر) و حواس (اندریاں) اور جسیم اشیار (ساکار بہوگ پدارتھ) بہی موجود نہ ہوں، تو وہ بہوگیں گے کیا اور کیسے؟ کیونکہ اِسوقت بیان پرلے کا ہے، نکہ ہماری رات یا موت کے وقت کا۔ کیونکہ ہماری موت کی حالتیں تو صرف یہ ہوتا ہے، کہ جب رُوح (جیو) کے کسی جسم کے متعلق کے بہوگ نیست ہو جاتے ہیں، تو صرف اُسی جسم کا کوئی جزو بگڑ کر جیوآتما (رُوح) فوراً اُس سے نکل کر اپنے کرم پہل کیمطابق ربّ العدل (یم راج) کے حکم سے کسی دیگر پنج عناصری خول میں جا پڑتا ہے اور پھر وہ اپنے اعمال کے ثمرات کیمطابق دُکھ سُکھ بہوگنے لگتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت دُنیا کی پنج عناصری اشیار تو تمام

موجود ہی رہا کرتی ہیں۔ اور اُس پرلے کی حالتیں وہ موجود نہیں ہوتے، کہ جن سے تمہارے عناصری جسم (استھول شریر) بنتے، یا جنکو کہا کرتم اُس جسم کو تندرست رکھتے ہو۔ اِس لئے صاف معلوم ہوگیا، کہ اُس حالتیں تمام روحوں کا نورانی جسم صرف حالتِ بیخودی (سُشپتی) میں ہی پڑا رہتا ہے۔ اور جب وہی وِشو کرما پھر دُنیا کی پیدائش کردیتا ہے، یعنی پیشتر مقالہ اوّل کے ساتویں باب میں تبلائے تمام کثیف عناصروں (ساکارتتوں) کو، پھر آٹھویں باب میں تبلائے سوریہ بھگوان وغیرہ سب سیّاروں کو پیدا کردیتا ہے، تب پھر نویں باب کیمطابق دسویں باب سے چودھویں باب تک میں تبلائے طریقہ سے تمام روحوں (جیوآتماؤں) کے سوکشم شریروں کو اپنی لامتناہی قوت (شکتی) سے بلا مُباشرتی ترکیب کے ذریعہ سے اُنکے گذشتہ کرم پھل کیمطابق سِلسلہ وار نباتات (اُدبھج) کِرمی (سویدج) انڈے والے (انڈج) جیل والے (جرایج) اور اِنسانی قالبوں کے اچھے بُرے جوان جسموں میں ایک دم جنم دیدیتا ہے۔ اور اُنکے اِس سنسار میں آرام کیساتھ رہنے اور نجات ہوجانے کے عملوں (سادھنوں) کو پندرھویں باب میں لکھے سناتن اُصولوں یعنی قانون قدرت وید بھگوان کو ظاہر کردیتا ہے۔ جنکو پاکر پھر وہ جیوآتما اِس طرح دُنیا کے کاموں میں لگ جاتے ہیں، کہ جس طرح پرلے سے پیشتر پیدائشی زمانہ (سرشٹی کال) میں یا سونے سے پیشتر دِن میں کرتے رہتے تھے، اور سونے کیحالت میں کسی کو بھی کرنا نہیں بھول جاتے ہیں یعنی اِتنی بڑی رات کا زمانہ بھی اُن کو صرف اپنی ایک چھوٹی سی رات کے سونے کے مانند ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ کیونکہ نیند کا خواص ہی یہ ہے۔ یعنی پھر وہ تمام مُتذکرہ بالا مِثال کیمطابق اپنے اپنے پچھلے اعمالی خیالات کے موافق اپنے اپنے کاموں میں لگ جایا کرتے ہیں۔ یعنی کوئی گیان میں، کوئی اُپاسنا (عبادت) میں، کوئی کمانے میں، اور کوئی کھیلنے وغیرہ کے کاموں میں مُبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جب تک یہ حالتِ نجات (موکش کی اوستھا) حاصِل نہیں کرلیتے، تب تک اسی طرح دُنیا کے تناسُخ کے چکر (آواگون کے سِلسلہ) میں لگے رہتے ہیں۔ اِسی لئے یہ حالت بھی پرواہ سے اَنادی اور سروپ سے سانت ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ اِس معاملہ کو بھی آپ خوب سمجھ گئے ہوں گے، لہٰذا اِس کی اور زیادہ تشریح لکھنی بھی بند کرتا ہوں۔ انت میں ایسے گیانی مہاتماؤں کو میرا ساد ر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ رامچندر مُنی۔ پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی۔

تیسرا باب بیسں بیانات تمام شُد

جگت گرو سری تو پنشد وامول درشن مصنفہ رامچندر مُنی چالیس بیانات کا اُصول فنائے دُنیا بھیش رُوپ کا کام

اتھروورِگ وید کا گیان مقالہ سویم تمام شُد

رام چندر مُنی

اوم

نمہ شِواےچ شِوترائے چ

اَتھ

جگت گرو سری تتوپنشد وامول درشن

مقالۂ چہارم

جیو آتماؤں کا نجات کے متعلق کام غیر معمولی اصول کا بیان

سے نُونبدُ ہر ھتتا سے وِدَ ہاتا دہامانی وِید بھونانی وِشوا ،
یَتر دیوا اَمرِتمان شانا سترِیتے دَہامنید ہی رَینتے۔ یجر
یے آمَدَ ابلدا یتے وِشوا پاتے پرشی شَم یتے وِیواہ ،
یَسیچھایا اَمرِتم یَسے مرتیوہ کسمی دیوائے ہوشا وِدہیم یجر

پہلا باب

اِس سنسار کے چکر کے کھیل کا نتیجہ

اِسکے نام۔ رُوپ اور گُن ، کرم ، سُبھاؤ

پیارے بھائیو! سنسار کے تمام دہرم شاستر یا صِرف اِسی درشن کے پچھلے تینوں مقالوں کو پڑھکر ہی آپ کو معلوم تو ہو ہی گیا ہوگا ، کہ یہ سنسار اور اِس کے کرم پھل بھوگ وزِندگی موت اور پرلے کے دُکھ ، یعنی پیشتر تو پیدائش کے دُکھ ، پھر اِس کے بعد قیام میں مرضوں و رنجوں کے دُکھ۔ پھر بڑھاپے میں اعضا۔ (آلات۔ اِندریوں) کی سُستی ، کمزوری کے دُکھ ، پھر موت کے دُکھ۔ اور پھر دیگر جنم میں حمل سے موت تک کے مذکورہ بالا دُکھ۔ اور کبھی اپنے اعمال کی حالت کے مُطابق مرد ہونا کبھی عورت۔ کبھی بدصورت ہونا کبھی

خوبصورت۔ کبھی کمزور ہونا کبھی طاقتور۔ کبھی امیر ہونا کبھی غریب۔ کبھی مخیر ہونا کبھی سائل۔ کبھی والدہ ہونا کبھی والد۔ کبھی بیٹا ہونا کبھی بیٹی۔ کبھی دادا دادی ہونا کبھی پوتا پوتی۔ کبھی بھائی بہن ہونا کبھی دیور دیورانی اور پھر کبھی برہمن ہونا کبھی چھتری۔ کبھی ویش (بقال) ہونا کبھی شودر (خدمتگار) کبھی اِس سے بھی نیچے راکشش ہونا کبھی ملیچھ۔ اور پھر کبھی اِس قالب (یونی) سے بھی گر کر حیوانی قالب (پشویونی) میں جاکر ہاتھی، اونٹ، گھوڑا، گدھا، گائے، بکری، گیدڑ، بھیڑیا، شیر وغیرہ ہوتے رہنا۔ اور کبھی اِس قالب سے بھی نیچے گر کر پرندوں کے قالب میں جاکر چیل، کوّا، طوطا، مینا بنتے پھرنا۔ اور کبھی اِس سے بھی نیچے کے کِرمی قالب میں جاکر گِجائی، گِنڈار، گھُن، جوں، کھٹمل وغیرہ بنتے رہنا۔ اور کبھی اِس سے بھی نیچے گر کر بالکل جڑ قالب کے درخت وغیرہ میں چلے جانا۔ یعنی کبھی ناج کھانا کبھی گھاس۔ اور کبھی گوشت کھانا کبھی فضلات۔ غرض چوراسی لاکھ قالبوں میں سے نہ جانے کس کس میں جنم لیتے اور مرتے پھرنا، کہ جنکی مختصر فہرست مقالہ اوّل کے چودھویں باب میں آپنے پڑھی ہی ہوگی۔ اُن سب ہی قالبوں میں ایک کرم پھل ہی کے باعث روحوں (جیووں) کو دیگر قوت کے حکم سے مجبوراً پیدائش و موت ملتی رہتی ہے۔ اور پھر اسی طرح پیدائش و موت (جنم۔ مرن) ہوتے ہوتے اور دُکھ سُکھ بھوگتے بھوگتے، پھر پرلے کے زمانہ میں اسی طرح عالم بیخودی (سُشپتی) میں پڑے رہنا۔ اور پھر پیدا ہوکر اسی طرح پیدائش و موت اور دُکھ سُکھ کے کام کرتے کرتے اور پھل بھوگتے بھوگتے، پھر پرلے کی حالت میں چلے جانا۔ اور پھر پیدائش و موت ہوتے ہوتے نہ تو کسی روح کے کرم ہی ختم ہوتے ہیں، اور نہ اُن کے پھل بھوگنے ہی اور نہ اُن کی خواہشات ہی۔

پس یہی اِس سنسار کے چکّر (دور) کا نتیجہ آپ کے سامنے موجود ہے، سمجھ دیکھئے، کہ یہ کیا مناظر ہے۔ جسکو میری رائے میں تمام معمولی جیو تو اِسی کو اپنا بھوگ اور اِنسان اپنا سِلسلۂ اعمال یعنی اعمال کرنیکی جگہ مانتے ہیں۔ اور غیر معمولی حالت کے مہاتما شخص اِسی کو سنسار چکّر جانکر، اِس سے بری ہوجانے کی فکر اور ترکیب کیا کرتے ہیں۔ اور اُس وِشوکرما کے نزدیک یہی کھیل کہلاتا ہے۔ اور وہ کھلاڑی اِسی طرح کھیل کھیلتا رہتا ہے۔ اور اگر آپ پھر بھی نہ سمجھے ہوں اور آپ کوئی ضعیف شخص ہوں، تو خود اپنی زندگی کی گذری دیکھی ہوئی باتوں اور دُنیا کی رفتار پر ذرا غور کرکے سمجھ دیکھئے، کہ آپ نے کیسے کیسے اور کیا کیا دیکھا اور بھوگا اور اُس کا کیا ثمرہ مِلا۔ اور اگر آپ کوئی جوان شخص ہوں، تو کسی دوسرے ضعیف اور گذرے ہوئے اشخاص کی حالت دیکھ کر خود غور کرلیجئے، کہ یہاں کا سُکھ بھی کتنی بڑی ہستی رکھتا ہے اور کب تک قائم رہتا ہے۔ اور اِس سنسار کو یا اِس کے بھوگوں یا اشیاء یا نلتے رشتہ داروں یا اپنی اولاد و عورت یا خاص اپنے جسم کے اجزا تک ہی کو کیوں نہیں دیکھ لیتے، کہ یہ کیسے یا کتنے اور کب تک تمہارے ساتھی ہوتے ہیں

جاتے ہیں۔ اور تمہارے کس انگ (جسم یا حصۂ جسم) کو کتنا اور کب تک سُکھ پہنچاتے ہیں۔ اور پھر اس سُکھ سے بھی تم کو کیسا، کتنا، اور کب تک سُکھ پہنچتا ہے۔ جو میری رائے میں تو تمام اشیاء کی توموت پر، و دوست احباب کی مرگھٹ تک جانے پر، اور جسمانی اعضاء کی بھسمی یعنی راکھ یا خاک ہو جانے تک سبھی کی آخری حد ہے۔ چنانچہ تمام دھرم شاستروں کا پوتھا (شرعیتوں کا پلندا) بھی آپ کو گذشتہ اور مستقبل دونوں زمانوں کا بھی حال دکھلاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کا آپ نے خود بھگت کر اور دوسروں کے بھگت نے کا بھی دیکھ ہی لیا ہوگا اور سُنا بھی ہوگا۔ تیسرے بھی طرح کا یہ ہے، کہ پھر بھی ذرات کسی کو اولاد پیدا ہونے کی فکر ہے، کسی کو اُس کی پرورش و حفاظت تک کی۔ کسی کو دھن جمع کرنیکی فکر ہے، کسی کو کھانے تک کی۔ کسی کو قرضہ بانٹنے کی فکر ہے، کسی کو چکانے تک کی۔ کسی کو حفاظت کرنیکی فکر ہے، کسی کو لوٹنے کی۔ کسی کو سوراج کی فکر ہے، کسی کو نجی راجیہ کی۔ کسی کو مرض کا دُکھ ہے، کسی کو معالجہ کرنیکا۔ کسی کو مرنے کا دُکھ ہے، کسی کو مارنے کا۔ اور کسی کو دھرم پھیلانے کی دُھن ہے، کسی کو مٹانے کی۔ غرض کہاں تک بتلاؤں، میری رائے میں تو اس سنسار میں کسی بھی متنفس (جیو۔ پرانی) کو سب طرح کا مکمل و مستقل سُکھ نہ تو ملا ہے، نہ مل رہا ہے، اور نہ مل سکتا ہے۔ تو پھر اس کا نام سنسار چکر، اور ایسے ہی اس کے موہنی وغیرہ رُوپ اور گُن، کرم اسبھاؤ کا نام بے بُنیاد و عجیب خواص والی مایا ہی رکھنا ٹھیک ہے۔ جو سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور شکل سے فانی (سروپ سے سانت) ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ نام آپ کو آتے ہوں، تو آپ شوق سے جو چاہیں سو رکھ لیں میں تو کہہ چکا۔ اب اس بارے میں بہت زیادہ کہے چلے جانا بھی بیکار سا ہے، کیونکہ اب آپ خوب سمجھ گئے ہونگے، کہ یہ کیا بلا ہے۔

انت میں اس کو صرف سنسار چکر جاننے والے مہاتماؤں کو میرا ساد ر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر منی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

پہلا باب دس بیانات تمام شُد

اوم

انوپاے نمونہ

اتھ

دوسرا باب

مسائل نجات، غیر معمولی حالت کا بیان

اُسکے نام، رُوپ اور گُن، کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! کسی بھی جیو آتما کے مختصر طور سے تو اس درشن کے مقالہ دوم کے چوتھے و پانچویں باب میں بتلائے چھ طرح کے دُکھ۔ اور تفصیل کے ساتھ مذکورہ بالا سبھی مقالوں اور بابوں میں بتلائے ہوئے سبھی قسم اور سبھی حالتوں کے آدہی بھوتک، آدہی دیوک اور ادھیا تمک تینوں طرح کے دُکھوں سے یعنی اس مادہ (پرکرتی) کی کسی بھی قسم کی بندش (بندھن) سے اپنے کو ہمیشہ کیلئے بری کر لینے کو، یا پھر روح کو مادہ کے کسی بھی روپ کے و کسی بھی حالت کے اور کسی بھی زمانہ کے تمام پیدائش و موت کے تناسخ کے چکر کے دُکھوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جانے کی حالت کو اُس رُوح کی موکش یا مکتی ہو جانا، فراغت ہو جانا، یا نجات پا جانا کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھو، کہ کسی بھی جیو آتما کو تمام پاپ، بھوک، پیاس، رنج، بڑھاپا، موت اِن چھ طرح کے دُکھوں سے ہمیشہ کیلئے بری ہو جانے کو موکش یا مُکتی ہونا کہتے ہیں۔ اور یوں کہتے تو ہر ایک عیش و عشرت (وِشے بھوگ) سے یا دُکھ سُکھ سے یا کسی بندش سے چھٹکارا پا جانے کو مکتی یا نجات ہو جانا ہی ہیں، لیکن وہ الفاظ اُن عیش و عشرت (وِشے بھوگوں) یا دُکھ سُکھ یا کسی بندِش (بندھن) کے نام کے ساتھ پکارے جاتے ہیں، کہ جو پردہان کی چھوٹی بہن پرکرتی یعنی مایا (مادہ) کے نام ہیں اور جس کی پوری تشریح مقالہ اوّل کے تیسرے باب میں لکھی جا چکی ہے۔ لیکن یہ سبھی قسم کی نجات غیر مستقل ہوتی ہیں۔ جیسے حمل سے پیدا ہونے کے بعد حمل سے نجات (مُکت) ہو جانا، جو دوبارہ دیگر حمل میں قائم ہونے تک کو تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا ایک کھیل سے نجات پا جانا، جو پھر دوسرے کھیل شروع کرنے تک کو تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا ایک علم کے کسی درجہ یا اِسکول کی تعلیم ہی سے چھٹکارا پا جانا، جو پھر دوسری

یا کسی علم کے سیکھنے کی شروعات کرنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا عیالداری (گرہستھ) سے نجات ہوجانا، جو پھر دوبارہ عیالداری (خانگی) کے کاموں میں لگنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا جیل سے مُکت ہوجانا، جو پھر کوئی قصور کرنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا مرض سے نجات پاجانا، جو پھر بدپرہیزی کرکے کسی مرض میں مُبتلا ہوجانے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا کسی رنج سے مُکت ہوجانا، جو پھر دوبارہ کسی رنج میں مُبتلا ہونے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا غذا کھاکر بھوک سے مُکت ہوجانا، جو پھر دوبارہ بھوک لگنے یا غذا کھانے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا پیشاب پاخانہ و مُباشرت وغیرہ کے متعلق کسی بھی اعضار (اِندری) کے بھوگوں کو بھوگ کر مُکت ہوجانا، جو پھر دوبارہ انہیں کی ضروریات پوری کرنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا انتقال یعنی وفات کے بعد اِس جسم ہی سے مُکت (نجات) ہوجانا، جو پھر دوبارہ اپنے کرم پھل کے مُطابق کسی دوسرے خول یعنی جسم میں مُنتقل ہوجانے یعنی دوبارہ جنم (پُنر جنم) تک کے بہت ہی ذرا سے وقت کے لئے ہوا کرتی ہے۔ غرض کہاں تک بتلاؤں، سنسار کے تمام ہی کرم پھل کے بھوگوں میں سے جو کسی ایک مُعاملہ یا بہت سے مُعاملات سے کچھ بھی تھوڑے یا لمبے عرصہ کے لئے نجات یا چھٹکارا پاجانے ہی کو مُکت ہونا کہتے ہیں، تو اُس مُکتی کے ساتھ کسی دوسرے مُعاملہ کا لفظ ضرور شامل ہوتا ہے، کہ جس سے اُس کی مُکتی ہوئی ہے۔ جو بالکل ٹھیک ہی ہے بھی۔ اور ایسی نجات (مُکتی) ہر ایک مُتنفس (جیو) کے ہر ایک جنم میں ذِرات میں نہ معلوم کتنی بار ہوتی رہتی ہے، کہ جو اوپر بتلائی بھی گئی ہیں۔ یعنی پیشاب، پاخانہ، بھوک، پیاس، سونا، جاگنا، مُباشرت، تعلیم یا سفر، مرض، رنج، جیل، دہشت، پیدائش، موت وغیرہ کسی بھی کام سے نجات (مُکت) ہوتے رہنا، جو صرف کام کے لحاظ سے کم و بیش تھوڑے ہی عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اِس لئے یہ سب الفاظ اور انکے معنی مطلب بھی ٹھیک ہی ہیں۔ لیکن صرف موکش یا مکتی یا نجات یا چھٹکارا لفظ کہ جسکے آگے ناتھ نہ پیچھے پگہ ہو، تو اُس مُکتی یا نجات سے صرف یہی مطلب ہے، اور سمجھنا چاہئے، اور سمجھا جاتا ہے، کہ جو اِس کے معنی ابھی اوپر شروعات میں لکھے جاچکے ہیں۔ اور پھر بھی نہ سمجھے ہوں، تو یوں سمجھیے، کہ مقالہ اوّل کے دوسرے باب میں بتلائے کسی بھی جیو آتما کو، تیسرے باب میں بتلائے کثیف مادہ (ساکار پرکرتی) کی بڑی بھن لطیف مادہ (نراکار پردھان) سے بھی پیچھا کٹا لینا، یعنی چھٹکارا پاجانا صرف موکش یا نجات حاصل کرنا کہلاتا ہے۔ جو مذکورہ بالا کسی بھی کام کے نام سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور جو رکھتا بھی ہے، تو صرف تناسخ (آواگون) کے چکر سے نجات پاجانے سے۔ اور اسی لئے یہ غیر معمولی لفظ ہے اور غیر معمولی ولاثانی ہی اِس کی حالت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس شئے یا معاملہ سے

بھی اِس کی مِثال دیجاویگی، وہ ہوگی تو آخر مادی (پراکرِتِک) ہی نا۔ اور مُکتی کا تعلق مادہ (پرکرتی) سے جُدا اور اُس سے پرے کا یعنی اوپر کا صِرف برہم (اللہ) سے تعلق والا ہے، جو اُلٹا لیا جاوے نہ سیدھا۔ پھر اِسکی مِثال ہی کیا اور کِس سے دیجاوے۔ اور اگر آپ پھر بھی نہ سمجھے ہوں، تو یوں سمجھ لیجیئے، کہ مقالہ اوّل کے چھٹے باب میں تبلائے کِسی بھی جیوِ آتما کے نورانی جسم کا اپنے پنج عناصِری کثیف جسم کو چھوڑ کر، اور پھر اِس پنج عناصری جِسم کے بھی سوکشم شریر یعنی لِنگ یا کارن یا نورانی جِسم میں سے جو بیس تتوں کا مرکب مجموعہ ہے اُنیس[۱۹] تتوں کا ساتھ بھی چھوڑ کر، یعنی اِس کثیف پنج عناصری مادہ کے باعِث (کارن روپ) پر دہان کا بھی میل (سنگ) چھوڑ کر صِرف اپنے حقیقی چیتن سروپ (نور) برہم میں جذب (لے) ہو جانے کو مُکتی، موکش یعنی نجات ہونا یا فارِغ ہو جانا یا چھٹکارا پا جانا کہتے ہیں۔ بس اب اِن کے سِوائے اور اِن سے زیادہ اِس کے نام روپ وگُن، کرم، سُبھاؤ میں آپ کو اور کیا تبلاؤں۔ کہ جو بغیر اُسی خالِق مُطلق (وشوکرما) کی لا انتہا نوازِش و بخشِش کے، آسانی سے کِسی روح (جیو) کی ٹھیک سمجھ ہی میں نہیں آ پاتی ہے۔ اور نہ مِل ہی سکتی ہے۔ اِس لیئے اگر پھر بھی آپ کی سمجھ میں نہ آئی ہو، تو پھر آپ دیگر جنموں (پُنر جنموں) میں آہستہ آہستہ برہم کی حقیقی فرمانبرداری (اننیہ بھگتی) کا ربط کر کے سمجھ لینا۔

انت میں اِس کے مُشتبہ معنی و مطلب کو چھوڑ کر حقیقی معنی جاننے و تبلانے والے مہاتماؤں اور اِس کے حقیقی عِلم (گیان) و اِس اعلیٰ رتبہ کو دینے والے اُسی برہم مہادیو کو میرا سادر نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

دوسرا باب دس[۱۰] بیانات تمام شُد

اوم

ستیائے نمونمہ

اتھ

تیسرا باب

حصولِ نجات کے طرزِ عمل کا بیان

اِس کے سبب، نام، طریقہ اور گن

پیارے بھائیو! اب آپ مذکورہ بالا بابوں کی تحریر کے مطابق خوب سمجھ ہی گئے ہونگے، کہ اِس سنسار کے تناسخ (آواگون) کے چکر میں پھنس کر سنسار کے تمام جیو آتماؤں کو کتنی بڑی ہر قسم کی تکالیف اُٹھاتے رہنا پڑتا ہے۔ اور یہ بھی خوب سمجھ ہی گئے ہونگے، کہ نجات (مُکتی) حاصل کر لینے کے بعد کتنے بڑے دُکھوں سے ہمیشہ کو چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ تو پھر کون ایسا بیوقوف ہوگا، کہ جو ایسی عمدہ راحتِ لازوال کو چھوڑ کر، ایسے بڑے لامتناہی دُکھوں کے سمندر میں ہمیشہ کو غوطے کھاتے رہنا پسند کریگا۔ اور میں دیکھتا بھی ہوں، کہ حقیقت میں نجات کے لامتناہی سُکھوں اور سنسار کے لامتناہی دُکھوں کا سِکہ بھی ہر ایک روح کے دِل میں نقش بھی ہو گیا ہے جس کے لئے سنسار کی اُن چرند وپرند وغیرہ کی چار یونیوں (قالبوں) کو چھوڑ کر، کہ جو اُس وِشو کرما نے پیشتر ہی اِنسانی جامے میں بہت موقع دینے کے بعد اُن کے سخت بداعمالی کرتے رہنے کے عِوض میں خوب سوچ سمجھ کر صرف حیوان کی مانند بلاچون وچرا اکرے قُدرتی طور پر بھوگ بھوگنے ہی کو بنائی ہیں، اور پھر اُن میں اِس معاملے کے سوچنے سمجھنے کا مادہ ہی نہیں دیا گیا ہے۔ باقی اِنسانی قالب کے تمام ہی نر ناری رُوپ کے جسم رکھنے والے جیو آتما چاہے وہ کسی بھی مت، مذہب، فرقے، قوم، ورن یا آسرم میں اور کسی بھی عُمر کے کیوں نہ ہوں، اپنے اپنے عِلم اور صُحبت (ست سنگ) سے اپنے اپنے گیان کیمطابق اپنی اپنی بولی یعنی زبان میں کچھ نہ کچھ اعمالِ حسنہ (کرم اور اُپاسنا) اُسی کے حاصل کرنیکے حیلہ سے کرتے کراتے ہی نظر آتے ہیں۔ تب یہ تو آپ کو صاف ظاہر ہو ہی گیا، کہ ہر ایک مذہب میں سنسار کے تناسخ کے چکر کو بہت خراب، اور مرتبۂ نجات حاصل کرنا بہت اچھا مانا ہی گیا ہے۔ اور سناتن دھرمی ونیز دھرمی سبھی دھرم شاستروں (شریعتوں) میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ اِس لئے یہانتک کا پچھلے بابوں

میں بتلایا ہو اتمام بیان تو متفق الرائے سے طے (پاس) ہو ہی گیا۔ اور یہ بھی طے ہو ہی گیا، کہ نجات (موکش) کسی نہ کسی عملوں یا ترکیبوں یا افعال سے مِل بھی ضرور سکتی ہے اور ناممکن نہیں ہے۔ ورنہ پھر کیوں تو سب کوئی اِس کے حاصل کرنے کے افعالِ حسنہ (سادہن) اپنے اپنے دہرم شاستروں میں لکھتے، اور پھر کیوں سب کوئی کیا کرتے۔ لہٰذا اب تو صرف یہ سوال باقی رہجاتا ہے، کہ وہ کِن کِن افعال (کرموں) یا طریقوں، ترکیبوں یا سادہنوں سے مِل سکتی ہے۔ اور موجودہ زمانے میں خلقت اُن افعال میں سے کِس کِس کی کتنی اور کِس طرح پابندی کرتی ہے۔ اور جِس طریقہ سے بھی وہ عمل کر رہی ہے، کیا وہ طریقہ اُس کے حاصل کرلینے کو ٹھیک کافی بھی ہیں، یا نہیں۔

ناظرین! یہ بیان ایسا نہیں ہے، کہ جو میں آپ کو اِس کا ایک کلامِ مُرشدی (گُرو منتر یعنی منتر) بتلا کر اپنا پیچھا چھُڑا لوں۔ یا نجات ایسی ذراسی شے نہیں ہے، کہ جو میں اُس کی پُڑیہ باندھ کر آپ کے حوالے کردوں، اور اگر میں بتلا بھی دوں، تو آپ اُسے آسانی کے ساتھ ماننے کو بھی تو تیار نہیں ہو سکتے۔ اِس لئے پیشتر ذرا میں اپنے دِماغ سے آپ کے دِماغ کو ہِلا کر آپ کا خیال دُرست کرنے کے لیئے اِس سوال کو اُلٹی طرف سے لے کر چلونگا۔ تب پیچھے وہ کلامِ مُرشدی (گُرو منتر) بتلاؤنگا۔ کیونکہ یہاں صِرف دِماغ ہی ہِلانے کا کام ہے، نہ کہ جسم یا لاٹھی ہِلانے کا۔ لہٰذا آپ صاحبان خوب غور کے ساتھ سُنیں۔ لیکن اِس سوال کے طے کرنے میں آپکو بہت سے ثبوت ومنطق اور عدل سلیمی سے کام لینا ہوگا۔ یہ ہرگز نہ ہوگا، کہ کبھی آپ اپنے ہی کسی دہرم گرنتھ (شریعت) کی حفاظت کرنے کے پیچھے لاٹھی لئے بیٹھے رہیں۔ کیونکہ آج کل زمانہ ذرا اُلٹا سا سمجھ رہا ہے۔ جیسے کہ اِس کو تو سب ہی مذہب والے (دہرمی) بتلاتے ہیں، کہ جو حقیقی فرائضِ منصبی (دہرم) کی پابندی کرتے ہیں، تو وہ دہرم اُن دہرمیوں یعنی فرائض منصبی کی پابندی کرنے والوں کی ہمیشہ سے اِمداد کرتا آیا ہے اور کریگا۔ لیکن میں نے یہ کہیں نہیں لکھا دیکھا اور نہ کوئی دِکھا سکتا ہے، کہ کسی شریعت کی کتاب (دہرم گرنتھ) کی حفاظت (رکھوالی) بھی اِنسان کریں، تو مذہب (دہرم) زندہ رہتا ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ میں تو یہاں دِنرات ایسا ہی سُن رہا ہوں، کہ جہاں کسی ایک مذہب (مت) کے واعظ (دہرم اُپدیشک) نے کوئی اپنے مذہب (مت) کی مُفیدِ عالم سچی بات بھی سنائی، تو دوسرے مذہب والے فوراً شور مچا کر اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، کہ تم نے ہمارے مذہب کی بُرائی کیوں کر دی۔ اور جا دیتے ہیں شاہی دربار میں عزت ہتک (مان ہانی) کی عرضی۔ اور اگر شاہی عدالت نے سچی بات سمجھ کر اُسکو پھانسی کی سزا نہیں دی، تو اُس کو زہر اور چھُری دینا تو اِن کے پاس خود موجود ہی ہے۔ جیسے جب کسی جگہ کہیں مولوی صاحب نے ایک نِرا کار پرماتما جا دیو یعنی غیر مجسم پرماتما کو صرف اللہ اکبر یا اُسی دیلئے کو

خداوند کریم کے نام سے موسوم کرکے وعظ (اپدیش) دینا شروع کیا، تو اِس میں بُت پرستی کی مخالفت یعنی مورتی پُوجا کا کھنڈن ہونا لازمی ہوجاتا ہے ۔ تو صرف لفظی ترجمہ کے باعث ہندو جاتی جھٹ شور مچانے لگ جاتی اور بہانہ کرنے لگتی ہے، کہ تم نے ہمارے دیوتاؤں کی بُرائی کیوں کردی۔ اور یہ کبھی نہیں سوچتی، کہ یہ کیا کچھ غلط یا اُلٹا بتلا رہے ہیں ۔ اور کیا یہ مُفید عالم اُپدیش نہیں ہے ۔ اور جب کوئی آریہ مہاشے ایک برہم نیا یا دہیش کے بارے میں اور گوشت خوری یا گئو کشی کرنے کے خلاف کوئی اُپدیش دیتے ہیں، تو اس میں ذبح کرنے کی مُمانعت یعنی ہنسا کا کھنڈن ہونا لازمی ہوجاتا ہے ۔ تو بس مُحمدی جاتی معاً شور و غُل مچانے لگ جاتی ہے، کہ تم نے ہماری مذہب شکنی کیوں کردی ۔ اور یہ کبھی نہیں سوچتی، کہ یہ کیا کچھ اُلٹا یا غلط کہ رہے ہیں ۔ اور کیا یہ مُفید عالم وعظ (اپدیش) نہیں ہے ۔ کیا اِن گایوں سے صرف نرے ہندوؤں ہی کو کوئی زیادہ فائدہ پہنچتا ہے؟ اور جب یہ سب ہی ماری جاوینگی، تو پھر گھی ۔ دودھ، کھاد اور کاشت کے کام کیا یہ کُتّے بلیوں سے لیں گے، کہ جن کو یہ گوشت کھلا کھلا کر پالتے ہیں ۔ اور یہ کیا خداوند کریم کو دو چار یا ظالم تبلاتے ہیں؟ لیکن ہاں! جب یہ سبھی کا ایک رب العالمین اور عادل تبلاتے ہیں، تبھی تو ذبح کرنے (ہنسا) کی مُمانعت بھی کرتے ہیں ۔ ورنہ آپ سے کیا اِن کے ہاتھ پیر چھوٹے ہیں، یا مُنہ اور پیٹ! لیکن فرق کیا ہے، صرف لفظی حقیقی معنی مطلب سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے یا نہ کرنے کا ۔ کیونکہ جو آپ کا اللہُ اکبر یا خداوند کریم و عادل ہے، بس وہی اِن کا برہم مہادیو دنیا یا دہیش ہے ۔ ہاں جناب! یہی تو لفظی بھید ہے ۔ اِس لئے بھائی اگر حقیقت میں آپ سبھی کو اِس نجات (مُکتی) کے حاصل کرنیکی تلاش ہو، تب تو آپ اِس بیان کو پڑھیں و سُنیں اور دوسروں کو سُنادیں ۔ ورنہ سیدھے رادھا میاں کو یاد کرتے جاویں، اور اُس کے قانون پر کھڑے سے . . . . . کرکے بس کچھ دن اور موج اُڑاتے جاویں ۔ لیکن میں بھی اپنے خواص کے مُطابق وہ مفید عالم (سروجگت ہتیشی) گُرو منتر تبلاؤں گا ضرور، لہٰذا خوب غور کے ساتھ سُنیئے ۔

ناظرین! تمام سنسار کی مخلوق اِس کے حاصل کرنے کیلئے جو جو افعال حسنہ (سادہن) کر رہی ہے، وہ اُس کا زبانی علم (گیان) نہیں ہے ۔ بلکہ اُن مُقدس کتابوں (شاستروں) میں لکھا پایا جاتا ہے، کہ جو تمام کے دہرم شاستروں (شریعتوں) کے نام سے مشہور ہیں ۔ اور کچھ مدت سے دہرم شاستروں (شریعتوں) کی وہ بارش ہوئی ہے ۔ کہ جنکی فہرست بنانے ہی کیلئے ایک جُداگانہ کتاب چاہئے لیکن مختصر طور پر جاننے کیلئے میں نے انہیں سے خاص خاص کے نام پیشتر لکھ ہی دیے ہیں، جو مقالہ اوّل کے پندرہویں باب والے ویدسناتن دہرم شاستر، و مقالہ دوئم کے پہلے باب والے ویدوں کے مُطابق (ویدوکت) سناتن دہرم شاستر، اور دوسرے باب والے نئے مذاہب کے دہرم شاستر کہلاتے ہیں ۔ اور قدیمی فرائض (سناتنی دہرموں)

کی کم و بیش پابندی سے کم و بیش پھل بہو گتے آنے اور نئے دہرم شاستر بننے کا حال اُنتالیس لاکھ سال کا تواریخی مختصر لُب لباب بہی بائیسویں باب میں آپ نے پڑھا ہی ہوگا۔ تب اوّل تو اِتنے زیادہ دہرم شاستر (شریعت) خود ہی ہیں۔ دویم۔ پھر ہر ایک شخص کے من نے اُن کو اور بہی اتنا زیادہ کر رکھا ہے، کہ جتنی تعداد میں خلقت خود ہے۔ اب پہلی بات تو یہ تھی، کہ خلقت اُس کی تلاش میں بہی ہے یا نہیں۔ تب یہ تو میں کہونگا، کہ ضرور ہے۔ کیونکہ اُسی سُکھ کے حاصل کرنے کے حیلہ سے یہ کچھ نہ کچھ کرتی ہی دِکہلائی دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے، کہ یہ کِن کِن اعمالِ حسنہ (سادہنوں) میں سے کِس کی کتنی اور کِس طرح پابندی کر رہی ہے۔ تب کچھ تو مذکورہ بالا دہرم شاستروں (شریعتوں) میں سے کِسی کی کچھ پابندی، اور کچھ اپنے من کی کرتی پائی جاتی ہے لیکن من کی بات تو ثبوت میں نہیں آتی، لہٰذا جب کوئی مذہبی بحث ہوتی ہے، تو اپنے اپنے مذہب کے دہرم شاستروں (شریعتوں) ہی کو ثبوت میں پیش کرتی ہے۔ چاہے اُس پر خود عمل کرتی ہو یا نہ کرتی ہو۔ جیسے کہ دُنیا بھر کے تمام جینی، بودہی، موسوی، عیسائی، ہندو، مُسلم، سِکھ اور آریہ وغیرہ سب ہی مذہبی فرقے کے بہائی کیا اپنی اپنی شریعتوں (دہرم شاستروں) میں شراب وغیرہ نشے پینا، جُوا کھیلنا، جبراً زِنا یا اِغلام کرنا کرانا، کِسی سے قرضہ لے کر مار لینا، جھوٹی گواہی دینا، رِشوت لینا، اِنصاف مول چُکانا، اپنی ناجائز نفس پرستی کیلئے کِسی کو مار ڈالنا، چوری کرنا کیا جائز بتلاتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بالکل ناجائز۔ تو پھر کیا عمل میں ایسا ہی آ رہا ہے؟ ہرگز نہیں، بالکل اس کے خِلاف۔ اگر ایسا نہیں ہو رہا ہے، تو کیا یہ شراب کے کنویں اور افیون، بھنگ، چرس کے انبار روزانہ میں ختم کر دیتا ہوں؟ اور کیا جوے میں دیوالہ یا چالان میرا ہوتا ہے؟ اور یہ جبراً زِنا، اِغلام، بے ایمانی و قتل وغیرہ کے مُقدمہ کیا میرے ہوتے ہیں؟ اور مختلف زبانوں میں صرف ایک اُسی پرم مہادیو کے بہت سے (انیک) صفاتی، فاعلی و ذاتی (گون رِنک، کرِیک و سُبھاوِک) ناموں پر، یا اُسی کی عبادت (اُپاسنا) کیلئے بنائے گئے مقام مندروں، گرجاوں و مسجدوں پر مذہبی جھگڑے کیا میرے ہوتے ہیں؟ جو روزانہ آدمی ڈہوتے ڈہوتے تو ریل گاڑیوں کی، و اِنصاف چکاتے چکاتے حاکموں کی، اور قیدیوں سے جیل خانوں کی بہی پُور نہیں پڑتی۔ اور کیا یہ رِشوت و چوری کے زر و مال سے خزانہ میرے بھر رہے ہیں؟ جِسکے مارے سبہی خلقت و شاہی عدالت کا ناک میں دم ہے۔ تو کیا اِن بے گُناہ جیووں کو مار کہا کر یہ کہالوں کے انبار روزانہ میں لگاتا ہوں؟ جو کاشت تک کے کام کیلئے بیل تو ہاتہی کے مول، اور کہانے کیلئے گھی، دودھ ڈبوں میں ملنے لگے ہیں۔ اگر کوئی اور دیگر اشخاص ایسا کرتے ہیں، تو کیا وہ کِسی مذہب یا فرقے کے آدمی نہیں ہیں؟ اگر ہیں، تو کیا اُن کو کوئی روکتا ہے؟ اور اگر وہ نہیں مانتے، تو کیا کِسی نے اُن کو اپنے مذہب سے خارج

کر دیا ہے ؟ یا اُن کا ترک تعاون (ساماجک دہسکار) کیا ہے، کہ تم ایسے ایسے ناجائز کام کر کے ہمارے مذہب یا دہرم شاستروں (شریعتوں) کو کیوں بدنام کراتے ہو۔ لیکن نہیں بہائی، انہیں سے ایک بہی حقیقی کوشش اِن خراب رواجوں کے دور کرنے یا روکنے کی نہیں کی گئی۔ اور کہیں برے ہی اشخاص کو چھوڑ کر تقریباً تم سبہی مِل کر دِن دہوئے کچھ تو خود ایسا کرتے ہو، اور کچھ کسی نہ کسی لحاظ سے ایسا کرنے والوں کی چشم پوشی کرتے ہو۔ لہٰذا اُس کے بدنتائج ہو گئے میں تم سب ایک ہی زمرہ میں ہو۔ اور پھر اِس پر طرّہ یہ ہے، کہ سبہی مذہبی آدمی ہونے کی ڈینگ مارتے اور آپس میں مذہبی باتوں کے بہانے دِن رات ہارجیت اور لڑائی جھگڑے کرتے رہتے ہو، اور یہ تمہارا قضیہ ہی چکنے میں نہیں آیا تا۔ تِس پر بہی تچھلایہ ہے کہ ہم نجات کو مانتے، چاہتے اور اُسی کے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دیکھو بہائی! ذرا خُدا یا پرماتما کے واسطے اِس بیچاری نجات (موکش) کی تو مٹی پلید مت کرو۔ کیونکہ اِس کا تعلق صِرف اُسی ایک برہم (اللہ) سے ہے، کہ جو سیکڑوں تو کیا، دو بہی نہیں ہوتے۔ اور اِسی لئے وہ سب ہی کا ایک ہے۔ اور جب وہ سبہی کا ایک رب العالمین ہے، تو اُس کے پانے کے طریقے، راستے یعنی اعمالِ حسنہ (سادہن) بہی جُدا جُدا نہیں ہو سکتے۔ ہاں! یہ بات ضرور ہے، کہ اپنی اپنی زبان میں پرماتما، گاڈ اور اللہ وغیرہ ایک اُسی برہم کے بیشمار ناموں کی مانند، اُس کے پانے کے سادہنوں (اعمالِ حسنہ) کے بہی تم اپنی اپنی زبان میں اُسی معنی والے کچھ بہی نام ضرور رکھ سکتے ہو۔ جِن اعمال (سادہنوں) میں سے چاہے تم میں سے کوئی سب کو جانتے ہوں، یا کم کو۔ یہ صِرف تمہارے علم (گیان) کا فرق ہے۔ اور جب مندرجہ بالا بداعمال (پاپ کرم) کرتے رہنے سے تم اِس لوک (جنم۔ دُنیا) کا بہی ذرا سا سُکھ نہیں اُٹھا سکتے، پرلوک (دیگر جنم۔ دُنیا) کا سُورگ (بہشت۔ سُکھ) تو بھاڑ میں گیا، تو پھر بیچاری نجات (مُکتی) کا کیا تذکرہ۔ اِس لئے میں کہتا ہوں، کہ مُتذکرہ بالا خواص کے سبہی اشخاص کو چاہیے وہ کسی بہی دہرم گرنتھ (شریعت) کے ماننے والے کیوں نہ ہوں، نجاتی سُکھ تلاش کرنے والوں کی شمار میں سے خارج کر دیجیئے۔ تو تقریباً پچہتر فیصدی شمار نکل جاتی ہے۔ اب سوال اُن کا رہا، کہ جو تھوڑے سی پچیس فیصدی اشخاص اپنے اپنے دہرم گرنتھوں (شریعتوں) کو حقیقت میں مانتے ہیں اور اُنہیں تبلاتے اصولوں کی حقیقت میں پابندی کرتے یا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ تو اب اُن کے دہرم شاستروں (شریعتوں) کو دیکھیئے، کہ وہ کیا کیا اصول اِس کے حاصل کرنیکے بتلاتے ہیں۔ اور وہ ہمارے اِس مطلب کیلئے کافی بہی ہیں، یا نہیں۔ تو پچھلے بنے ہوئے نئے مذہبوں کے دہرم شاستروں کا تو یہ حال ہے، کہ اپنی اپنی ڈُمپری اور اپنا اپنا راگ یعنی کوئی کسی طریقہ سے اور کوئی کسی ترکیب سے نجات (مُکتی) کا راستہ صِرف یہ بتلاتے ہیں، کہ اِس طرح کھڑے ہو کر، یا بیٹھ کر، یا بیٹھ اُٹھ کر، یا پانی میں کھڑے ہو کر، یا مرگھٹ میں رہکر، یا

دن میں یا رات میں، یا اِن کے خاص خاص حصّوں میں کوئی روزانہ ایک بار، کوئی دو بار، کوئی تین یا کوئی پانچ بار، یا کوئی ہفتہ وار اور کوئی کبھی کبھی تھوڑے وقت تک پرمیشور (خداوند کریم) کا بھجن یعنی اُس کے ناموں کا جپ (ورد) کیا کرو۔ یا اِس طرح خیرات کیا کرو۔ یا اِس طرح یگیہ (ہون۔ قربانی) کیا کرو۔ یا اِس طرح جسم کی صفائی و سِنگار بنایا کرو۔ یعنی ایسے بال رکھو یا مُنڈواؤ۔ یا اِس طرح پیشاب یا خانہ و غُسل کرو۔ یا اِس طرح چندن لگاؤ یا ایسے کپڑے پہنو۔ یا دوسروں کے چھو جانے سے بچو۔ یا اِس طرح روٹی بناؤ یا کھاؤ یا برتی رہو (روزہ رکھو) یا نشے پی پی کر مدہوش ہو جاؤ۔ یا فلاں فلاں جگہ کے مندروں میں دیوتاؤں کی مورتیوں (بُتوں) کے درشن (دیدار) کرنے یا مزاروں (قبروں) پر سجدہ کرنے یا کچھ نذر بھینٹ چڑھانے جاؤ۔ یا اُن اُن نشانات کا جسم پر داغ لگاؤ، یا وہاں کے پوپ (پنڈا، مُجاور) کی رسید چٹھی لے آؤ۔ یا وہاں جا کر گرہن میں اسنان کرو اور خیرات کرو۔ یا کسی خاص نیک ساعت میں یا اُتراین سُوریہ کے چھ ماہ میں (تقریباً ۲۵ر دسمبر لغایتہ ۲۴ر جون) یا اپنے جسم کے تمام راستہ (سوراخ۔ مُنہ۔ چھدر) بند کر کے کپال (کھوپڑی۔ سر) پھوڑ کر مر جاؤ۔ بس پھر چاہے سنسار میں تم کیسے بھی پاپ کرم (بد اعمال) کرتے رہو، لیکن مُکت ضرور ہو جاوگے یعنی نجات ضرور پا جاؤ گے۔

اور اگر تم اِن میں سے کچھ بھی نہ کر پاؤ، تو تمہاری وفات کے بعد تمہاری اولاد یا کوئی عزیز و اقارب اِس طرح تمہارے مُردہ جسم (لاش) کو جلا دیں یا گاڑیں یا پانی میں چھوڑ دیں (جل پرواہ کریں) یا پھر تمہارے نام کا اِس طرح چُون کا پُتلا (پنڈ) ہی بنا کر اُسے کچھ منتر سُنوا دیں، اور تمہارے نام سے پرہتا کے لئے پنڈا جی کو کچھ سامان خیرات کر دیں، تو بھی پرلوک (عاقبت۔ دیگر جنم۔ دیگر دُنیا) میں اُس مُتوفی کی نجات (مُکتی) ہو سکتی ہے۔ اور اگر اُس وقت بھی کسی کی ایسی حیثیت (بوتا۔ سامرتھ) نہ ہو، تو مُتوفی کی نسل (ونش) میں سے چاہے ایک ہزار سال پیچھے تک بھی کوئی گیا جی (صوبہ بنگال کے ایک شہر کا نام ہے) میں جا کر ایسا کرا دے، تو بھی اُس مُتوفی کی نجات (مُکتی) ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اِنہیں سب وجوہات سے اِنہیں کاموں کے کرنے کرانے کیلئے ہر مذہب کے بہت ہی تیرتھ استھان (جائے مُقدس مندر، اور بہت سے ہی اِن کرموں کے کرانے والے پنڈت و پنڈا لوگ بھی وہاں موجود رہنے لگے۔ کہ جب اُپدیشک صاحبان اِن دہرم شاستروں کی کتھا سُنا سُنا کر جو مخلوق کو تیرتھوں پر نجات (مُکتی) کیلئے دیوتاؤں کے درشن کرنے بھیجیں گے، اور وہ جو نجات (موکش) پانیکے لئے دیوتاؤں کو نذر بھینٹ دینگے، تو پھر اُسے لیویگا کون؟ کیونکہ وہ بیچارے تو ہیں ہی مورتی (بُت) یعنی کسی شے کی بنائی ہوئی تصویر کے۔ جو کچھ لینا کھانا تو درکنار، چھو تک بھی نہیں سکتے۔ لہٰذا وہاں سے وہ تو بیچارے نجات (موکش) سے خالی نہ جاویں، اور ہمارا گھر بھی زر و مال سے بھرتا رہے۔ کیونکہ مرتے تو آخر سب ہی ہیں، اور یہ کرم بھی سبھی کرا دینگے۔ اور اِسکی اُنہیں خبر کیا، کہ وہاں اُس مُتوفی کا کیا بنیگا۔ اِس لئے سب ہی مُتوفیوں کے

عزیز و اقارب بیٹے پوتے وغیرہ اُن کی انتیشٹی کریا (تجہیز و تکفین) اور دیگر تمام خیرات وغیرہ کے کام کرنے کرانے لگے۔ اور کسی کسی نے تو ڈنکے کی چوٹ یہاں تک بھی کہدیا کہ جسے بھی نجات (موکش) ہی نہیں بلکہ دھرم، ارتھ، کام، موکش سبھی لینے ہوں، تو وہ فلاں مقررہ تاریخ پر اِس دیوتا کے استھان (مقام، مزار) پر کسی چرند و پرند ہی کو ذبح کر کے اُسی دیو یا پرمیشور (پیر یا خداوند کریم) کی نذر بھینٹ کر جاویں، اور چاہے پھر اُسمیں سے کچھ آپ بھی کھالیویں یا بانٹ دیں، تو بس سمجھ لیجئے نجات (موکش) کا راستہ بھی اُنکے لئے طے نہیں کرنا ہوگا، بلکہ اُن کی وفات پر یم دوت یعنی فرشتے وِوان (ہوائی جہاز) لیکر خود اُنہیں لینے کو آوینگے۔ غرض کہانتک بتاؤں، اُن دھرم شاستروں میں تو ہزاروں صفحات میں ایسے ایسے ہی بڑے آسان طریقے نجات (موکش) کا سُکھ پانے کے لکھے ہیں۔ لیکن بھائی اب ذرا اُنکو منطق کی کسوٹی پر کس کر بھی تو دیکھیں، کہ یہ طریقے ہم کو نجات کا سُکھ حاصل کرانے کیلئے کافی بھی ہیں یا نہیں ورنہ کہیں ہمارا تو چالان ہو رہا ہو، اور وہ وِوان لینے نہ آوے، تو پھر کیا ہوگا۔

اِسلئے ذرا اُن کے موکش کے سُکھ کو معلوم کرنیکے لئے آگے اور بڑھیئے، تو کیا بتلاتے ہیں، کہ وہاں کروڑوں سال تک بہت بڑا سُکھ ملیگا۔ یعنی عُمدہ خوبصورت جسم ملیگا۔ عُمدہ عُمدہ رہنے کے مکان ملینگے۔ عُمدہ عُمدہ غذا ئیں کھانیکو ملینگی۔ عُمدہ عُمدہ کپڑے پہننے کو ملینگے۔ عُمدہ عُمدہ سواری چڑھنے اور خوبصورت عورتیں یا مرد مُباشرت کو ملینگے۔ اور کہیں میں تو یہ بھی لکھا ہے، کہ عُمدہ عُمدہ شراب پینے کو ملینگی۔ اور نہ جانے کیا کیا ملیگا سبھی کچھ لکھا ہے۔ تو اب آپ سمجھ گئے کہ نہیں، کہ یہ کیا راگ ہوا؟ میری رائے میں تو بھائی چاہے یہ دھرم شاستر کسی بھی شخص نے نہیں بلکہ رِشی یا ولی ہی نے کیوں نہ بنائے ہوں، اور کسی بھی مقصد سے بنائے ہوں، اور کسی بھی مذہب کے ہوں، اور کوئی بھی مذکورہ بالا ترکیب اِنمیں موکش پانے کی لکھی ہو، آخر بذریعہ منطق جانچ کرنے سے پتہ تو یہی چلتا ہے، کہ یہ نجات کا سُکھ ملنا ہی صاف بتلاتا ہے، کہ اِس کے معنی تو صرف پنج عناصری (پنج بھوتک) جسم کو سُکھ ملنے کے ہوئے۔ اور اِس جسم کو سُکھ ملنے کے معنی بہشت، جنت یعنی سورگ سُکھ ملنے کے ہیں۔ اور موت و پرلے کے اُصول سے یہ تو طے ہو ہی چکا ہے، کہ یہ جسم سوائے پنج عناصری کثیف جسم کی حالت کے کسی بلا شکل حالتمیں رہ نہیں سکتا۔ تب یا تو وہ اشخاص اِس سُکھ سے وہاں بھی محروم ہی رہیں گے، ورنہ پھر اُنکو اِس بھوگ بھوگنے کیلئے یہاں ہی کسی لوک (دُنیا، کرہ ارض، سیارہ) میں آکر کسی قالب میں جنم ضرور لینا ہوگا، تب تو وہ اِس سُکھ کو بھوگ سکینگے، ورنہ اُنکی یہ تمام محنت و کوشش رائیگاں گئی۔ لیکن یہ پرماتما کا اُصول نہیں ہے، کہ وہ کسی کے کیسے بھی اعمال کا ثمرہ نہ دے۔ تو اُن کا مذکورہ بالا اعمال کا یہ ثمرہ لکھنا بھی بالکل ٹھیک ہی ہے۔ کیونکہ اگر اُنکا کیا ہوا کوئی عمدہ تپ، یگیہ، دان، زکوٰۃ و قربانی کا کام عمدہ مد (ساتوکی، راہ راست) کا ہوگا، تو اُنکو لازمی طور پر عُمدہ اِنسانی قالب میں جنم لیکر کوئی عُمدہ پھل بھوگ میں ملیگا۔ اور اگر وہ بھی بیوقوفی کیساتھ یعنی خراب

طرح کا (تامسی - بدنیت) کا ہوا، تو وہ بھی نیست نابود یا دُکھ یعنی دوزخ، نرک اور ملیگا - یہ سوال بھی دُنیوی خواہشات میں پھنسنے (پرورتی مارگ) کا دوسرا ہوگیا، جو سابق میں کہیں لکھا بھی جاچکا ہے، اسکا پچھلے دوسرے باب والی نجات (مُکتی) یعنی چھٹکارا ملنے (نورتی مارگ) سے کیا مطلب - اِسلئے اوّل تو اِن سبھی دہرم شاستروں (شریعتوں) میں آپسمیں بھی ترکیب وثمرات بتلانے میں اختلاف رائے ہے - اور پھر نجات (مُکتی) کی جگہ بھی بہشت (سورگ سُکھ) دِلانے والے، اور تسپر بھی یہ شبہہ، کہ کہیں یہ ذکوٰۃ وغیرہ بھی بیوقوفی سے (تموگنی) ہوئے، تب تو یہ سب ڈھے ڈھونے بھی بیکار ہی ہوگئے، بلکہ دوزخ (نرک - دُکھ) اور ذمہ ہوگیا - لہٰذا اور نہیں تو نجات بتلانیوالے (موکش یادی) تو رہے ہی نہیں، یہ تو صرف دُنیا سازی (پرورتی مارگ) کے کام ہوئے - تب پھر یہ تمام اعمال حسنہ (موکش سادہن) بھی اُنکے غلط ہی رہے کیونکہ نجات یعنی مُکتی (تارکُ الدُنیا - نورتی مارگ) کے مطلب کے تو رہے ہی نہیں - لہٰذا اب اُن ۹۵ فیصدی والوں میں سے بھی کہیں فی ہزار پانچ اشخاص ایسے اور باقی رہگئے، کہ جن کو اِن شاستروں میں شبہہ (بہرم) ہونیکے باعث وہ اِنکو بھی نہیں مانتے، بلکہ پچھلے سناتن دہرم شاستروں ہی کو مانتے ہیں، کہ جنکا بتلایا ہوا کلام بیشتر ہی مستند (شبد پرمان) مان لیا گیا ہے - اور اِنہیں کی کم وبیش پابندی کرنیکا نتیجہ بائیسویں باب میں لکھا بھی جاچکا ہے کہ اِن کے بتلائے ہوئے طریقوں کی باقاعدہ پابندی کرنے سے ہر ایک شخص ہمیشہ عُمدہ سوراجیہ (عُمدہ راجیہ) کا سُکھ بھوگتا ہے، بھوگ چُکا ہے، اور بھوگ سکتا ہے - اور نہ معلوم کتنے جیو (روح - پرانی) نجات (مکتی) پاگئے، اور پاسکتے ہیں -

اِسلئے اب جو اشخاص اُس نجات (مُکتی) کے خواہشمند رہگئے ہیں یا دوسروں کی بھی ایسی خواہش ہوجائے تو اُنکو بتلایا جاتا ہے، کہ بھائی مُکتی کا لامتناہی سُکھ مذکورہ بالا کسی بھی نیک اعمال، ریاضت، قربانی، ذکوٰۃ (شُبھ کرم تپ، یگیہ، دان) وغیرہ کے کرنے سے ہرگز نہیں مل سکتا، بدیعنی اشبھ سے تو ملتا کیا - اُنسے تو اگر وہ ٹھیک (ساتوِک) ہوں، تو صرف کرنیوالے ہی کو بہشت (سورگ یعنی دنیوی سُکھ) ہی ملیگا - ہاں، اگر دوسرے مقالہ کے دسویں باب کیمطابق کوئی خاص (نیمتِک) تپ، دان، یگیہ، دیو آرادہن اور تیرتھ یاترا باقاعدہ ساتوِک رِیتی سے اور نِسکام یعنی بے غرضانہ کئے جاوینگے، اور اُنہیں پر صبر کرکے رُکا نہیں جاویگا، تو کرنیوالے کو یہاں بہشت، سورگ یعنی سُکھ بھی ملیگا اور نجات کیطرف جانیکی اُس کو خواہش بھی پیدا ہوجاوگی - اور ایسے ہی نویں باب کیمطابق روزانہ پنچ گیہ (پانچوں فرائض منصبی) ادا کرتے رہنے سے جو اُنپر بھی صبر کرکے ٹھیرا نہیں جاویگا بلکہ آگے کی تلاش میں رہیگا، تو کرنیوالے کو یہاں سُورگ، بہشت یعنی سُکھ بھی ضرور ملیگا اور نجات کے اعمال (سادہنوں) میں اُس کا بہت زیادہ اعتقاد بڑہجاویگا - پھر نجات کے حقیقی اعمال (سادہن) جو تمام سنسار کی روحوں کے تناسخ (آواگون) کے چکر کے بُنیادی اسباب کے نیست نابود کرنیوالے ہیں، جو سناتن دہرم کیمطابق شمار میں صرف سولہ ہیں اور وہ اُسی مقالہ کے آٹھویں باب میں تمام دُکھوں کی گونک چکتسا یعنی اُصول اِنسداد التکالیف کے نام سے لکھے گئے ہیں اور

اُنکی مکمل تشریح آپ وہیں دیکھ ہی چکے ہیں یا غور کیساتھ پڑھکر اور سمجھ لیں۔ کیونکہ اُن میں وصف بھی یہی ہی، کہ اُنکو جتنی بار زیادہ سمجھوگے، بس وہ اتنے ہی تمکو بھی زیادہ پسند آتے و اپنے میں تمہارا اِعتقاد بڑھاتے اور تمکو چپٹتے ہی جاوینگے۔ پھر تمہارا بھی یہی فرض ہوگا، کہ بس بجد اِعتقاد کیساتھ تم بھی اُنکے مطیع بنتے ہی جاتا۔ اور جوں جوں تم نے اُنکی پابندی کی، کہ بس یہ منزل مقصود (سِدہی) بھی تم کو تیار ہی ملیگی۔ اب باقی پھر کہونگا، کیونکہ پیشتر ذرا اِنکی بھی تو منطق کے ذریعہ کسوٹی (جانچ) لیکر دیکھ لیں، کہ کبھی یہ بھی درمیان ہی میں نہ پٹک دیں۔

ناظرین! اوّل تو اِنمیں مذکورہ بالا فرائض منصبی (نیم دہرموں) میں سے ایک بھی تو ایسا موجود نہیں، کہ جسے ہم کاٹ سکیں۔ دویم۔ نہ اِن سولہ میں سے کوئی ایک دوسرے کے خِلاف ہی ہی، بلکہ ایک دوسرے کا معاوِن ضرور ہے۔ سویم۔ ہر ایک غریب سے غریب شخص بھی اِنکا اچھی طرح عمل (سادہن) کرسکتا ہی، کیونکہ اِنمیں دہن (زر و مال) کے خرچہ کی ضرورت ہی نہیں بلکہ ترک حوائج (تیاگ ورتی) کی تو ہی۔ چہارم۔ اِنمیں سے جتنوں کا بھی اِنسان شروع سے عمل (سادہن) کرے، تو بس وہ اُسکے بے ٹکے کے فرمانبردار ہوجاتے ہیں اور اپنے سے اگلے کے عمل کرنے (سادہن) میں امداد ہی دیتے جاتے ہیں، نہ کہ اُنکی مخالفت کریں پنجم۔ اگر عامِل اِن سب کا پورا عمل کئے بغیر درمیان ہی میں مرجاوے، تو وہ عمل فضول نہیں جاتے، بلکہ روح کے دوبارا جنم میں اُسکے اِتنے ہی سورگ یعنی سُکھ ملجانیکا باعث ہوتے ہیں اور اگلے عملوں میں وہاں جاکر بھی مددگار ہی رہتے ہیں ششم۔ اِن سبھی عملوں کو کسی نئے مذہب کے دہرم شاستر بھی بُرا نہیں بتلاتے، بلکہ اچھا ضرور بتلاتے ہیں ہفتم۔ اِن کا جو ادھورا عامِل ہوتا ہی، تب تو وہ معمُولی باتوں میں سب کا قابِل احترام رہتا ہی۔ اور جو تمام میں پُختہ کامِل ہوجاتا ہے، تو کسی نہ کسی طریقہ سے سنسار بھر اُسکی تعظیم و تکریم کرنے لگتا ہی۔ ہشتم اِنکو ہر ایک شخص کسی بھی قوم و فرقہ (ورن، آسرم) یا عُمر میں، اور عیالداری یا تارکُ الدُّنیا (گرہست یا ورکت) کی حالت میں، اور کہیں بھی رہکر عمل (سادہن) کرسکتا ہے۔ لہٰذا زیادہ کہاں تک تبلاؤں باقی زبانی دریافت کریں، کیونکہ یہاں اِن کے عالمگیر قابلِ تعظیم خواص تبلانیکو جگہ بھی تو نہیں ہے۔ ہاں اگر اب بھی کسی کو اِنہیں بذر منطق کاٹنے کی ہمت ہو یا اِن کے سِوائے و اِن سے زیادہ کوئی اور عمل (سادہن) نجات حاصِل کرنیکے تبلانیکو تیار ہوں، تو سامنے میدان میں آویں۔ ورنہ بھیڑوں کے سامنے تو چاہے بھیڑ یا عزت کرلے، لیکن شیر کے سامنے تو اُسے بھی جُھکنا ہی ہوگا۔ لہٰذا ناظرین! پھر تبلایا جاتا ہے، کہ صرف اُنہیں سولہ دہرموں (اراکین شریعت) کو اور اُسی آٹھویں باب میں تبلائے طریقہ کے مُطابق پابندی و عمل کرنے سے، وہ مرتبۂ نجات (مُکتی پد) جسکا بیان اِسی پچھلے دوسرے باب میں ہوچکا ہی مِل سکتا ہی، ورنہ ہرگز نہیں کیونکہ اِن کے خِلاف اور اِنسے زیادہ نہ تو کوئی طرزِ عمل (سادہن) ہوا ہی، اور نہ ہوسکتا ہی۔ جنکو پھر دوبارہ یہاں لِکھنا تو کتاب کو طوالت دینا ہی ہی، لیکن ہاں، عورتوں (ناری روپ کے جیو آتماؤں) کو تبلایا جاتا ہے، کہ وہ اِن کے ساتھ ساتھ اُسی مقالہ کے بارہویں باب کے فرائضِ منصبی کی روزانہ کے فرائضِ منصبی کی

مانند پابندی کرتی رہیں۔ پس سبھی روحوں (جیووں) کو بھی کلمۂ مرشدانہ (گرومنتر) اُس نجات (موکش) کے اعلیٰ سُکھ حاصل کرنیکے عمل کا ہے، اور کچھ نہیں۔

اِسلئے تمام سنسار کے اشخاص کو چاہئے، کہ وہ اِنہیں کی پابندی و عمل کرے اور بیحد فائدہ اُٹھاوے ہاں، اگر کسی کو اِن کے سخت ریاضت سے حاصل ہونیکے باعث کبھی اِن سے نفرت پیدا ہو جایا کرے یا وہ تموگُن پردہان (زیادہ ناسمجھ) خواص کے ہوں، تو وہ دسویں باب میں تبلائے دیوآرادہن وغیرہ اِن دہرموں (ارکینِ شرلعیت کے اُپانگ (ٹہنیوں) کو بھی منالیا کریں، لیکن اُنہیں پر عاشق ہوکر وہیں نہ ٹھہر جایا کریں اور اپنے سے اُوپر والے عالموں کی خدمت کرتے رہا کریں۔ اور اگر کوئی رجوگُن پردہان (قابلیت کے اہنکاری۔ مغرور۔ تیز چنچل) خواص کے ہوں، اور اُن کے من میں بھی اِنکے مُشکل معلوم ہونے یا اپنے زر و مال و فوجی طاقت وغیرہ کے غرور کے باعث اِن کے عمل کرنے میں نفرت پیدا ہو جایا کرے، تو وہ نویں باب میں تبلائے اِن دہرموں کے انگوں (شاخوں) کو روزانہ مناتے رہا کریں، لیکن اُنہیں کو کافی نہ سمجھ لیا کریں، بلکہ نگاہ اِنہیں کی طرف لگائے رہیں۔ اور اپنے سے نیچے درجہ والے عالموں کی بےعزّتی یا علیحدگی (وہسکار) نہ کیا کریں۔ اور اپنے سے اعلیٰ درجہ والے مہاتماؤں کی پرورش و حفاظت اور تعظیم و تکریم عزّت و محبّت (سردہا) کیساتھ کرتے رہا کریں۔ اور جو بالکل اِنہیں دہرموں کے عامل کامل ہوں، تب اُن کے پاس تو یہ سولہ فرائض حقیقی (ستیہ دہرموں) کی **پارس پتھری یا کلپ برکش یا کام دہینو گئو** اُن کی اِس لوک کی زندگی میں جسم کو سُکھ، اور پرلوک (وجود باطنی میں نجات۔ موکش) کے سُکھ دِلانے کو کافی ہے ہی، اُن کا تذکرہ ہی کیا۔ اور اِن کے عمل کرنے میں کوئی تکلیف یا آفت بھی تو نہیں ہوتی، ہاں ذرا ریاضت سے ضرور حاصل ہوتی ہیں۔ جہاں صِرف من کی خواہشات کو دخل نہیں ہوتا، اور کچھ نہیں۔ جسکو اِس کا مُتلاشی پیشتر ہی مار ڈالتا ہے۔ یعنی اگر وہ اِس کو نہیں مارتا، تو عُمدہ راہ راست (سوپرورتی مارگ) سے نیک کرموں کے پھل بہشتی سُکھ تک کے بھوگوں کی خواہش کو چھوڑ، صِرف تارکُ الدُّنیا (نورتی مارگ) سے نجات پانیکی تلاش میں اِتنے بڑے تیاگ و تپ میں ہی کیوں لگتا۔ اِس لئے اِس کا تذکرہ ہی کیا، وہ تو میرے خیال سے ہی باہر ہی نہیں۔

ناظرین! اور اِن کے مُندرجہ سابق عملوں میں یہ بھی تو بڑی خوبی ہے، کہ اگر کوئی اِنکو پورے طور پر عمل بھی نہ کر پاوے، تو شروع سے متواتر سلسلہ وار جتنوں کا بھی عمل (سادہن) کرے گا، تو اُتنو ہی کا بہشتی سُکھ بھی تو اُس کو ضرور ملیگا۔ لہٰذا اُنکے ادھورے پن میں روح کا کوئی نُقصان بھی تو نہیں ہوتا۔ یعنی صِرف پانچ یموں کی پابندی سے روح کو تمام دیگر روحوں سے ہونیوالے دُکھوں (آدھی بھوتک دُکھوں) کے ناش کا سُکھ۔ پھر پانچ نیموں کی پابندی سے اُس کو تمام جسمانی و کچھ قہرالٰہی کے دُکھوں (ادھیاتمک و کچھ آدھی دیوک دُکھوں) کے ناش کا سُکھ۔ پھر اُس سے دسوں حواسوں (اِندریوں) دُانکے گُنوں یعنی جوہروں کے ناش کا

سُکھ۔ اور پرانا یام سے من کے۔ اور پرتیا ہار سے اہنکار کے تمام حملوں (وگیوں) کے دُکھوں کا کہ جو سنسار کے چکر میں لانیکی بُنیاد کے باعث ہیں ناش یعنی بیکار (ابھاؤ) ہوکر پھر بُدہی (عقل) کے بیحد پاک (نرمل) ہوجانیکا سُکھ ہوجاتا ہے۔ یعنی اب کوئی شیطان اِس ریاضتی (تپسوی) کو نہیں ورغلا سکتا۔ پھر دہارنا کے عمل (سادہن) سے قوتِ ارادی (سنکلپ شکتی) کی طاقت (سِدّہی) حاصل ہوجاتی ہے یعنی وہ یوگی جو کچھ چاہتا ہے وہی ہوجاتا ہے۔ پھر دہیان (خیال) کے سادہن سے تمام خلا یعنی انترکش کی باتیں اور سب تتوں (عناصروں) کے روپ رنگ اور گُن، کرم، سُبھاؤ یعنی ساکار اور نِراکار پرکرتی (وجود ظاہری و باطنی) کا سب راز (بھید) یا یوں کہو برہم (اللہ) کے بطن کا سب حال یعنی رازِ نہانی معلوم ہوجاتا ہے۔ یہاں جاکر جیوا آتما (روح) مانند پسر حُزو ماتا نراکار پردہاں اور پتا برہم کا ساکشتکار یعنی آپس میں مُلاقات یا درشن ہوکر، پھر وہ جیوا آتما اُسکے یعنی پتا کے تیج یعنی نور کو نہ معلوم کتنے اسنکھ سالوں میں دیکھ کر گدگد (مست) بیخود ہوجاتا ہے، اور کچھ نہیں چاہتا۔ تب وہ پتا اُس روح (جیو) کو نجات (موکش) کا حقدار (ادہکاری) سمجھ کر پردہان کو اِشارہ کردیتا ہے، لہٰذا پھر وہ جیوا آتما اٹھارہ تتوں سے پاک اپنی زندگی بھر اُسی دہیان کی سمادہی میں قائم مست رہکر، پھر جسم چھوڑنے پر پردہان بھی اپنے گُنوں سمیت اُسکو بُھنے ناج کی مانند بے اثر (نِردیج) سمجھ پسر پر کرم کر اُس کا پیچھا کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ تب وہ اُنیسویں تتو کو بھی چھوڑ اپنے حقیقی دہیہ (منزل مقصود) پتا کے نور (تیج) میں جا مِلتا ہے۔ بس اب اِس کے آگے اور دیگر عمل (سادہن) یا اِس کے سُکھ اور کیا بتاؤں۔ میں نے تو اِس سے زیادہ دیکھے نہ سُنے۔ جسکے لیے شاید یہ مثال سمجھ لینی کافی ہوگی، کہ پرکرتی اندہے لیکن تندرست جسم کی مانند، اور جیوا آتما سماکھے لیکن لُنجے جسم کی مانند ہیں اور دونوں اپنا میں مِلا کر اِس طرح دنیوی سُکھ بھوگ رہے ہیں، کہ جیسے اندہے کے کندھوں پر لُنجا سوار ہوکر اپنا کام نکالتے رہتے ہیں۔ اور جب اِن دونوں کا میل (ساتھ) چُھٹ گیا یعنی اندہے نے لُنجے کو اپنے اوپر سے پھینک دیا یا وہ خود زور لگا کر اُس سے کود پڑا تو بس پھر دونوں ہی بھوگ نہیں بھوگ سکتے۔ اور دُنیا کیلئے وہ بیکار، لیکن نجات (مُکتی) کیلئے سب سے بہترین و اعلیٰ ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ لُنجا اور اندہا دونوں ہی اپنے اپنے تمام دُکھوں سے چُھوٹ گئے۔ یا جست کے تار اور بجلی کی قوت کا میل دیکھو کہ دونوں کے میل سے تو کیا کیا کام بنتے ہیں اور جُدا ہوتے ہی کچھ نہیں رہتے۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِسکے باقاعدہ حقیقی سادہن کو خوب سمجھ گئے ہونگے یا سمجھ جاوینگے۔ انت میں اِس کے مُشتبہ (بھرم مولک) سادہنوں کو چھوڑ کر اِسی طرح سادہن کرنیوالے مُتلاشیوں و سِدّہی پراپت مہاتماؤں، اور اِس سدہی کے داتا پرم پتا پرماتما پرم گرو کو میرا سادر لامتناہی نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ رامچندر مُنی۔ پوس سمبت ۱۹۸۰ بکرمی۔

تیسرا باب بیِن بیانات تمام شُد

اُوم

امرائے نمونہ

اَتھ

چوتھا باب

مُکت آتماؤں (نجاتی رُوحوں) کے سروپ کا بیان

اِسکے سبب، نام، رُوپ وگُن، کرم، سُبھاؤ، غذا و مُدّت

پیارے بہائیو! حقیقت میں جہاں مقالہ دوئم کے آٹھویں باب میں مُکتی کے سادھن یعنی نجاتی عمل لکھے ہیں، وہیں مُکت آتماؤں کا سروپ بہی لِکھا تو ہے۔ اور اِن پچھلے دوسرے وتیسرے بابوں میں بہی کچھ اُن کے سُروپ ہی کا حال لکھا ہے، لیکن اُن کو سمجھنا شاید ذرا زیادہ عقلمندی کا کام ہے۔ اِسلئے پھر صاف صاف طریقہ سے اُن کا سروپ تبلانیکے لئے اِس باب کی تصنیف ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ صاجان خوب غور کیساتھ سُنیں۔ کیونکہ یہ بیان بہت ہی (گمبھیر) ہے، اِس لئے بہت ہی ثبوتوں کیساتھ منطق کی کسوٹی پر کس کر اور عدل سے طے کرکے ماننے کے لائق ہے۔

ناظرین! تمام سناتن دہرم شاستروں میں اور پیچھے اِس درشن میں بہی جہاں اِس نجات مُکتی یاموکش کا بیان آیا ہے، وہاں اِس کی سمپرگیات، سہ وِکلپ سمادہی یعنی غرضانہ مراقبہ۔ اور اسمپرگیات، نِروِکلپ سمادہی یعنی بے غرضانہ مراقبہ دو سادہن وِدہی یعنی طریق عمل ہونیکے باعث سارو پیہ یعنی شکل والی اور سایُجیہ یعنی بلاشکل والی دوہی حالت بہی لکہی گئی ہیں۔ جنکے سمجھنے سمجھانے ہی میں اِنسانوں کی جُدا گانہ عقل و رائے کیمطابق بہت اِختلاف ہوگیا ہے۔ اِس لئے نئے دہرم شاستروں (شریعتوں) میں تو نہ معلوم اور بہی کیا کیا نام، رُوپ بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا پیشتر اِن کی سُنیئے، اِن میں اوّل تو سالوکیہ اور سامیپیہ دو مُکتی ہی اور بڑھ گئی ہیں۔ یعنی ہر ایک مذہب کے سورگ (بہشت) ماننے والوں نے کسی نہ کسی طریقہ سے مُکتی کی حالت کی مِثال ہی صرف سورگ (بہشت) کے بہت بڑے سُکھ حاصل کرلینے کی دی ہے۔ وہ کہتے ہیں، کہ جس لوک (ملک) میں وہ وِشنو مہاراج لکشمی کیساتھ قیام رکھتے ہیں، جیو آتما کے اُسی وِشنو لوک یعنی برہم لوک میں جاکر سورگ کا سُکھ بھوگنے کو سالوکیہ مُکتی کہتے ہیں۔ اور اُسی لوک میں اُس کی خاص وِشنوپُری (دارالسلطنت) ہی میں جاکر عمدہ سورگ سُکھ

ہوگئے کو سامیپیہ مکتی کہتے ہیں۔ اور وہاں رہ کر ہر وقت خاص اُن کے ہی پاس اُن کے کسی خدمتی کاموں میں لگے رہ کر ہر وقت اُن کے چتر بھجی (چار ہاتھوں والے) رُوپ کا درشن (نظارہ) ہی ہوتے رہنے اور سورگ سُکھ (بہشتی لُطف) بھوگنے کو سارو پیہ مکتی کہتے ہیں۔ اور اگر اُن کے دفتر میں کسی خاص اعلیٰ درجہ کے کام جیسے۔ اِندر۔ یم۔ کُویر وغیرہ کے عُہدہ پر کوئی جیو آتما مقرر ہو جاوے، تو یہ پرم گتی ہے، اِسی کو سایُجیہ مکتی کہتے ہیں۔ جو ملنی بہت مُشکل ہے۔ کیونکہ وہ بڑے بڑے جپ، یگیہ، دان، تپ (سجدہ بڑی وسخت قُربانی، ذکوٰۃ، ریاضت) کا پھل یعنی ثمرہ ہے۔ اور یہ تفصیل اُنکی ہر بہی بہت ٹھیک اور زیادہ سے زیادہ گتی یعنی حالت والی، لیکن یہاں ہی جیسی تو نا، کہ جب وِشنو مہاراج بہی کوئی خاص آدمی ہوں، اور وہ کسی ایک ہی پُری (شہر) میں وایک ہی رُوپ سے رہتے ہوں۔ اور بہت ضرُورت ہونے پر یہاں کسی حاکم کے کمیشن کا خرچہ جمع کر دینے پر یا اپنے کسی عزیز کی امداد کیلئے خاص اسپیشل ٹرین یا ہوائی جہاز کے ذریعہ پہنچنے کی مانند، گرُڑ جی کی سواری میں کبھی کہیں کسی کی خبر لینے چلے جاتے ہوں۔ اور اُن کے دفتر میں یہاں کے مہاراجہ کے کلکٹر، کمشنر اور لاٹ صاحب بڑے بڑے حاکموں کی مانند وہاں بہی یم، کویر، اِندر وغیرہ بڑے بڑے حکام مُقرر ہوں۔ تو پھر یہاں کے مذکورہ بالا عُہدے ملجانے کی مانند تمام سنسار کے مہاراجہ کے دفتر کے ویسے مذکورہ بالا اِندر وغیرہ کے بڑے عُہدے کسی کو مِل جانا کیا بڑی خوش قسمتی نہیں ہے، تو ہے ہی اور کیا؟ چنانچہ انہیں باتوں میں تو بعض بعض کو شک وشُبہہ پیدا ہوا اور حقیقی سناتن دہرم شاستروں (قدیمی شریعت) کا علم (گیان) اُن کو تہا نہیں، تو بہت سے فلاسفروں نے اپنے اپنے شکوک کا تسکین دِہ جواب اِن سے نہ ملتا پاکر یا کسی نام وغیرہ کے لالچ کے باعث ایک دوسرے سے جھگڑا کرکے دوسرے دوسرے مذہب بہی چلائے، لیکن اِس کا حال اُن مذہبوں میں بہی اُنہوں نے اپنی اپنی عقل کیمطابق انہیں باتوں کو کسی دوسرے پیرائے سے لوٹ پھیر کر دیگر الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ جیسے ایک مذہب کے بانی (آچاریہ) نے وِشنولوک کا نام تو ساتواں آسمان، اور وِشنو مہاراج کا نام صرف نور یا خداوندکریم اور سالوکیہ وسامیپیہ دو مکتیوں کو مِلا کر نظارہ نور رکھدیا ہے۔ اور وہاں کے رہنے کے وہی عُمدہ عُمدہ سُکھ دوسرے طریقہ سے دِکہا دیے ہیں کہ جو پیچھے لکھے ہی جا چکے ہیں۔ بس اب آپ سمجھ گئے، کہ دوسرے پیرائے میں یہ بہی تو وہی باتیں ہوئی نہ۔ لیکن ناگ ناتھ کی جگہ سانپ ناتھ ہو گئے۔ جس سے آپس کی اتنی رار٘ھ اور پیدا ہو گئی، کہ ایک مذہب کا شخص کہتا ہے ہمارے یہاں یہ لکھا ہے۔ اور دوسرے مذہب کا کہتا ہے ہمارے یہاں یہ لکھا ہے۔ اور سوچنے سمجھنے کی اِس بارے میں کسی کو اجازت نہیں، یا اُن کی لیاقت نہیں۔

سنو بھائی! پچھلے بابوں میں یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی گیا ہے، کہ مرتبۂ نجات، مکتی یا موکش

کس کو کہتے ہیں یعنی اِس سار و پیہ پرکرتی (وجود ظاہری یا کثیف) سے نہیں، بلکہ نِراکار پردہان (وجود باطنی یا لطیف) سے بھی جیو آتما، روح کو جُدا ہوجانے کو نجات یا مُکتی کہتے ہیں۔ تو جب ساکار صورت یعنی کثیف شکل کا جِسم تو فوت ہوکر یہاں چھوڑ گئے، اور نِراکار تتوں یعنی لطیف عناصروں کے مجموعہ یعنی تمام حواسوں (اِندریاں ومن وغیرہ) کو وہاں چھوڑ دیا جب تو نجات یعنی مُکت ہوئے۔ تو ذرا اب تو مجھے بتلایئے، کہ اُنہوں نے وہاں جاکر کِس اِندری (حواس) سے سُکھ بھوگے، یا کِس شَے کے بھوگے؟ اور کِس سے نور دیکھا، یا کِس کا نور دیکھا؟ ہاں جناب! یہی تو سمجھ کا اختلاف پڑ گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے، کہ جب موجودہ عناصری جسم یعنی بھوتِک شریر کو تو یہاں چھوڑ کر مر گئے، اور وہاں پرلوک (جنت، بہشت، سورگ) میں جاکر اُن کو دوسرا نورانی جِسم (سوکشم شریر) لے کر وہ جنت یا سورگ کا سُکھ بھوگنا ہوگا۔ تو کہئے! یہ پُنر جنم (دیگر۔ دوسرا۔ دوبارہ) جنم نہیں ہُوا، تو کیا کُچھ اور ہوا؟ اور پُنر جنم کیا کہاں میں گھُس بھرو انے کو کہتے ہیں۔ ہاں جناب! یہی تو لفظی معنی سمجھنے میں اختلاف ہوگیا ہے۔ اور اُسی جنت یا سورگ میں وِشنو مہاراج یا خُداوند کریم کے حُکم سے کچہری لگتی ہے۔ اور یم۔ رُدر۔ اِندر۔ کوبیر وغیرہ بڑے بڑے حُکام وہاں عدل کا کام کرتے ہیں اور اِنسانوں کو اُنکے نیک و بد اعمال کا اچھا یا بُرا ثمرہ دیتے ہیں۔ تو کہئے! یہ اِس لوک کی کچہری کی نقل کرنی ہوئی، یا کُچھ اور ہوئی؟ کہ جو صِرف پُنر جنم یا پرلوک کے ساتھ اور جوڑ دی گئی ہے۔ لیکن اِنہیں کے کلام کیمطابق وہ سِرشٹی (دُنیا۔ پیدائش) کبھی نورانی ہو بھی تو نہیں سکتی، کیونکہ وہاں تو شریر یعنی جِسم مِل کر بھوگ بھوگنے کا حال لِکھا ہے۔ تو پھر نورانی یعنی صِرف آگ کے بنے جِسم کیسے؟ کیونکہ جِسم تو پانچ تتوں یعنی عناصروں سے کم بنتے ہی نہیں۔ جیسے کہ مقالہ دوئم کے دوسرے حصّہ میں ہم نے ابھی یہ دیکھا ہے، کہ کِسی بھی جیو آتما کی زِندگی بھر رہتے کم و بیش پانچ ہی تتو ہیں۔ ہاں، اِتنا ضرور ہوتا ہے، کہ اپنے کہان پان، رہن سہن کے لحاظ سے کبھی کوئی زیادہ یا کبھی کوئی کم ضرور ہوجاتا ہے، سو بھی اُس جِسم کو کوئی مرض ہوجاتا ہے۔ اور جہاں اِن پانچوں میں سے کوئی بالکل کم ہونا شروع ہوا، کہ بس روح نے اُس جِسم کو چھوڑا یعنی موت ہوجاتی ہے۔ تو بتلایئے، وہاں بھی وہ نورانی جِسم صِرف ایک نِراکار سوکشم شریر ہی کا نام تو ہوا؟ اور سوکشم شریر میں نور نہیں، تو کیا اندھیرا یا جل بھرا ہوتا ہے۔ پڑھیے مقالہ اوّل کے چھٹے باب کو! ہاں جناب یہی تو لفظی اختلاف ہے نا۔ پھر نجات یا موکش کا سُکھ جب باب میں مُقرر ہوا تھا، وہاں آپ کیوں چُپ بیٹھے سُنتے رہے تھے اور مان لیا تھا، کہ مُکتی، موکش یا نجات اِسی کو کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ کے کہیں بھی دھرم شاستروں (شریعتوں) میں بتلائی ہوئی مُکتی یا نجات، مُکتی یا نجات ہوئی یا اچھا خاصا بندھن یعنی پھنساؤ، اور وہی پُنر جنم میں تھوڑے یا طویل زمانہ کے سورگ نرک (بہشت، دوزخ) یعنی سُکھ دُکھ بھوگتے رہنا۔ لہٰذا اگر پھر بھی کُچھ

کہنا ہو تو کہو، ورنہ پھر کچھ اور سُن لیجئے۔ کہ

ناظرین! جب تک کوئی جیوآتما چاہے چھوٹے یا بڑے کوئی بھی دُکھ بھوگنے کو جنم لے کر یہاں آتا رہیگا، وہ تو نرک یعنی دوزخ۔ اور اِسی نرک کے مِلنے والے کام کرنا اشبھہ حرام یا پاپ کرم یا بد اعمال کہلاتے ہیں۔ اور جب تک کوئی جیوآتما چھوٹے یا بڑے کِسی بھی طرح یا زمانہ کے سُکھ بھوگنے کو جنم لے کر یہاں آتا رہیگا، بس وہی سُورگ یعنی بہشت۔ اور اِسی سورگ کے مِلنے والے کام کرنا شُبھہ، حلال یا پُنیہ کرم یعنی نیک اعمال کہلاتے ہیں، اور کچھ نہیں۔ اور اِس حالت میں خاص نجات، مُکتی کا کچھ ذِکر بھی تو نہیں آتا۔ اور جب مُکتی یا نجات کا سوال آتا ہے، تو نجات یا مُکتی کِسی رُوح یا جیوآتما کے صرف یہ جسم چھوڑ جانے یا عُمدہ عُمدہ سُکھ بھوگنے کو نہیں کہتے ہیں، بلکہ کِسی جیوآتما کے موجودہ جسم چھوڑ کر تو پانچ مہابھوتوں یعنی تتوں والی ساکار پرکرتی (مادہ) سے جُدا ہو کر، پھر اپنے سوکشم شریر میں سے جو بیس نراکار (غیر محسوس) تتوں کا مُرکب مجموعہ ہے، اُنہیں کا سنگ (میل) اور چھوڑ دینا۔ یعنی اِن ساکار (کثیف) تتوں کے کارن (سبب) روپ پردھان (لطیف مادہ) تک کا سنگ چھوڑ کر تمام پاپ، بھوک، پیاس، رنج، بُڑھاپا، موت کی چھ خرابیوں سے ہمیشہ کو چھوٹ جانے یا علیحدہ رہنے کا نام مُکتی یا نجات ہے۔ ہاں جناب! اب سمجھے آپ، اور اب بھی کچھ کہہ سکتے ہیں، کہ پھر بھی اِس کا پُنر جنم (دوبارہ جنم) ہو سکتا ہے۔ اور جب یہی نہیں کر سکتے، تو پھر یہ سوال ہی کہاں رہتا ہے کہ اُس مُکت آتما (نجاتی رُوح) کو کیا و کتنا اور کِتنک موکش سُکھ مِلتا ہے۔ کیونکہ آپ خود سمجھ گئے ہوں گے، کہ اِس حالت میں سُکھ و دُکھ کا تو بالکل ایسا وہی ہو گیا یعنی نِشان ہی مِٹ گیا۔ پھر بنئیے کے بہی کھاتہ کی مانند وہاں بھی کچھ حساب باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جب یہاں سب لیکھا جوکھا یعنی لینا دینا برابر کر گئے تب تو مُکت ہوئے، تو کیا پھر بھی وہاں کوئی ڈِگری جاری ہو سکتی ہے! اور اگر ہو سکتی ہے، تو اِسکو ظُلم (انیائے) نہیں، تو کیا کوئی اناڑی (بیوقوف) بھی نیائے (عدل) کہہ سکتا ہے؟ ورنہ پھر وہ بھی تو ایک قِسم کا سُورگ، بہشت ہی تو ہو جاویگا نا۔ ہاں جناب، الفاظ ہی کا تو اختلاف ہے۔ لیکن جب معمُولی اِنسانوں کے اِس سوال پر کہ آخر وہاں کِتنا سُکھ مِلتا ہوگا، کوئی یوگی راج (رِشی، مُنی، اوتار، پیغمبر، ولی) نجات، مُکتی کے سُکھوں کی مِثال دینے کے لئے سُکھوں کی تُلنا یعنی ہم وزن کر کے سمجھاتا ہے، تو یہ حساب تبلانا اُس کا فرض ہو جاتا ہے، کہ جتنے دُکھ اُس مُکت آتما کو یہاں بار بار جنم لیتے و مرتے رہنے اور پیشتر لکھے ہوئے مرض، رنج و غم، ضعیفی وغیرہ کے سبھی دُکھ بھوگتے رہنے میں جو تکالیف اُسے یہاں ہوتی رہتیں، اُن سبھی سے تو ہمیشہ کو بری ہو جاویگا۔ تو کیا اِس کے سُکھ کوئی شُمار میں آنے والے سُکھ ہو سکتے ہیں۔ ہاں جناب، یہی تو لفظوں کے مطلب کا باقاعدہ جوں کا توں حقیقی راز سمجھنا ہے۔ لہٰذا اِسی سوال

کیلئے کہیں مہرشیوں (آچاریوں) نے کم سمجھدار اشخاص کے سمجھانے کیلئے یہ تبلا دیا ہے، کہ جب وہ پیشتر تبلائی ہوئی برہم راتری اور دِن کا زمانہ یعنی مہا راتری اور سرسٹی کال (رات اور پیدائشی زمانہ) مِلا کر برہماجی کا ایک مُکمل دِن ختم ہو جاتا ہے، تو پھر آج کل کے آدمیوں کی سَو سال کی عُمر کی حد کی مانند برہماجی کی عُمر مُقرر کر کے یہ تبلا دیا ہے، کہ جب تک ایسی عُمر والا برہما زِندہ رہتا اور اپنا پیدائشی کام چلاتا رہتا ہے، تب تک تو وہ مُکت آتما (نجاتی روح) آواگون (تناسخ) کے چکر میں آتا نہیں اور مُکتی ہی کا سُکھ بھوگتا رہتا ہے جِس زمانہ کی ہمارے سالوں کے حساب سے اتنی شمار ہوتی ہے، کہ جب مقالہ سویم کے دوسرے باب کیمطابق برہماجی کے ایک دِن و رات کا زمانہ مِلا کر ہمارے ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ سال کا ہوتا ہے، تو ایسے ایسے تیس۳۰ دِن کا ایک مہینہ۔ اور ویسے بارہ ماہ کا ایک سال۔ تو ویسے سَو سال کے برہماجی ہوئے یعنی ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ × ۳۰ × ۱۲ × ۱۰۰ = ۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰ سال تک تو اُسی مُکتی (نجات) کے سُکھ بھوگتے رہنے کا پتہ چلتا ہے۔ جِسکے معنی ہی لامتنہی زمانہ یعنی بیشمار سالوں کے سُکھ بھوگنے کے ہوتے ہیں، یا کچھ اور؟ اور اُن آچاریوں، مہرشیوں نے یہ مِثال دیکر کیا کچھ پاپ کر ڈالا؟ کیا آپ کوئی مِثال نہیں دیتے ہیں۔ پھر آپ مُکتی کے بعد پُنر جنم کیوں مان بیٹھے؟ ہاں جناب! یہی تو لفظی معنی کے راز جاننے کا ثمرہ ہے۔ تیسری بات یہ ہے، کہ جب مقالہ اوّل کے پہلے باب کے مُطابق برہم ہی کی یہ علامت ہیں، کہ وہ صِرف چیتن شکتی (مُحرک و نورانی قوّت) والا اور اِنہیں سب پاپ، جرا، مِرتیو، شوک، چھدا، پپاسا کی چھ خرابیوں کے پرواہ (سلسلہ) سے بری رہنے والا ہے۔ اور جب یہی حالت، علامت، صورت کِسی بھی مُکت آتما کی ہو جاتی ہے، تو تبلائیے، وہ اُسی چیتن شکتی (نور) میں مِل کر ایک ہوگیا، یا کچھ اور؟ اور پھر تعریف اِس بات کی ہے، کہ جہاں یہ بھی صاف لِکھا ہو، کہ برہم ہی میں لَے یعنی لین (جذب) ہو جانے کو مُکت پد (مرتبہ نجات) کہتے ہیں۔ اور پھر بھی پُنر جنم مان لیں۔ تو پھر لین ہو جانیکا کیا صِرف یہی مطلب سمجھتے ہو، کہ کوٹھی کٹھلے سے ہاتھ مت لگانا اور گھر باہر سب تمہارا ہی ہے۔ لیکن یہ بات تمہارے گھر ہی کی ہو سکتی ہے، یا تمہارا مَن اِس قِسم کی مُکتی، نجات کو چاہتا نہیں ہوگا۔ ورنہ برہم کا ایسا رو رعایتی سُبھاؤ، خواص یا نیم، اصُول نہیں ہے، جِسکے یہاں کِسی چھوت چھات کا لِحاظ ہو، یا رو رعایتی عیب کا۔ جیسے کہ یہاں کوئی آچاری شخص کرتے ہیں، کہ چاہے مُباشرت کے وقت اپنی زوجہ کا تھوک تک پی جاویں لیکن اُس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی روٹی کھانے میں پرہیز ہی رہیگا۔ اور اِسی حالت کو سمجھانے کے لئے بعض بعض آچاریوں نے مِثال دیکر بھی تو تبلا دیا ہے، کہ پھر اگر وہ برہم مٹی کا پہاڑ ہے، تو مُکت آتما مٹی کے ذرہ کی مانند اُسی میں مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم پانی کا سمندر ہے، تو مُکت آتما جل کی بوند کی مانند اُسی میں مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم اگنی کا کنڈ ہے، تو مُکت آتما پتنگے کی مانند اُسی میں

مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم ہوا کا طوفان ہے، تو وہ مُکت آتما ایک پھونک کی مانند اُسی میں مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم صرف آکاش کی مانند ہے، تو وہ مُکت آتما آکاش کی مانند تو یہاں پہلے ہی ہوگیا تہا، پھر مِلنے سے کیا رہ گیا۔ اب آپ پھر کہہ سکتے ہیں، کہ اِتنے اسنکھیہ (لامتناہی بیشمار) سال آپسمیں مِلے جُلے رہنے والے مذکورہ بالا اِسی مُرکب مجموعہ میں سے کوئی کِس طرح اُسی مُکت آتما کو جُدا کرسکتا یا پہچان سکتا ہے، یا وہ خود جُدا ہوسکتا ہے؟ اور برہم تو اُسے جُدا کرنے کیوں لگا ہے، کیونکہ وہاں تو اُس سے کوئی پاپ یا پُنیہ کرم (بد یا نیک فعل) بنا ہی نہیں، جو پھر اُسے سزا دیکر ایسے بڑے آواگون کے چکر کے بندھن میں بھیج دے۔ اور وہ جیو خود اِس چکر میں آنے کیوں لگا ہے، کیونکہ اوّل تو جُزو کُل میں مِل کر اُس کا اَنکُر یعنی وجود ہی مِٹ گیا، کُچھ رہا ہی نہیں۔ اور اگر رہا، تو یہاں آنے کی اُس کی کبھی خواہش ہی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اگر اُس کی خود ایسے واہیات بھوگ بھوگنے کی کُچھ بھی خواہش (واسنا) ہوتی، تو یہاں سے جانے کے لئے وہ اتنی بڑی تپسیا، ریاضت ہی کیوں کرتا۔ بلکہ آسان طریقہ کے دان۔ تپ۔ یگیہ کرکے موج سے عمدہ عمدہ سورگ (سُکھ) نہیں بھوگتا رہتا۔ جب اُسنے اِن تمام سُکھوں کو ناشوان (ناپائیدار) اور یہاں مٹی کا پٹارا سمجھا تہا، تبھی تو وہ بڑے بڑے تپ سادہن کرے تہے، جو پچھلے تیسرے باب میں ابھی تُم نے پڑھے ہی ہونگے۔ تو جہاں برہم میں لین (جذب) ہوئے اُسے اسنکھیہ سال ہوگئے، تو اب اُس کا یہاں آنا تو میری رائے میں کوئی بیوقوف شخص یا پولیس کا سپاہی بھی تبلا دیگا، کہ کسی بدمعاش کی تہوڑی ہی بدصحبت سے نیک اشخاص بھی بدمعاش ہوجاتے ہیں۔ تب یہ دوش (الزام) تو برہم پر آتا ہے، لیکن اُسے سبھی نردوش (پاک) بتلاتے ہیں۔ اور اگر آپ کہیں، کہ پھر اِس طرح تو ایک دِن تمام سنسار کے جیو آتما (روحیں) مُکت (نجات) ہوجاویں گے، پھر یہ سنسار چکر کہاں سے چلے گا۔ تو بھائی بتلائیے تو، کہ آپ کو اپنی نجات، مُکتی یا سورگ، سُکھ تک کے سادہن سادھنے (عمل کرلے) تو مُشکل ہیں، تو پھر خالی باتیں بِلانے میرے پیچھے کیوں پڑگئے۔ اور یہاں تک، کہ برہم (اللہ) کے فعلوں، کاموں تک میں دخل دینے کو بھی تیار ہوگئے۔ بھلا تُم کو اِس سے کیا مطلب، خواہ کُچھ ہووے، یا نہ ہووے۔ چاہے وہ کرسکے، یا نہ کرسکے۔ اور چاہے ہوتا ہو، یا نہ ہوتا ہو۔ لیکن آپ اپنا یہ شک کرکے اوّل تو برہم میں سرو شکتیمان ہونے میں کیوں بٹہ لگاتے ہو۔ دوئم۔ پھر جن دہرم شاستروں کو تم اپنا بتلاتے اور بڑے شوق سے اُن میں یہ لکہا دِکہلاتے ہو کہ وہ سرو شکتیمان ہے، تب پھر اُن کا کیا بناؤ گے؟ اور مجھ سے دریافت کرو تو بتلا دوں، کہ اگر تمہاری سی عقل سلامت رہی، تو پھر اُس کو اپنی شکتی (طاقت) کام میں لانیکی ضرورت ہی نہیں پڑیگی، یہ سنسار چکر آپ خود چلاتے رہیں گے۔ آپ اِس کی

فکر میں دُبلے نہ ہوں۔ لہٰذا اب میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ اِس تشریح کو خوب سمجھ گئے ہونگے، کہ مُکت اَوستھا (حالتِ نجات) میں مُکت آتما کے کیا نام، رُوپ وگُن، کرم، سُبھاؤ یعنی سروپ ہوتے ہیں۔ اور کیا بھوگ وکتنا بھوگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور میں تو اُس کو امرپد کے نام سے بولتا ہوں۔ اگر اِس سے زیادہ آپ کو کوئی نام آتا ہو، تو آپ خود جو چاہیں سو رکھ لیجئے۔ لیکن اجنما، اجر، ابھے، اشوک وغیرہ تو سب اِس سے ادنیٰ یعنی نیچے اور پیچھے کے ہیں۔

ناظرین! بس اب مُکت آتماؤں کا حقیقی سروپ وغیرہ تو آپ کو معلوم ہو گیا، لیکن یہ بیان اور باقی رہا، کہ اِس سنسار میں اِس کے کِسی سادہک (عامل) یا کامِل مہاتما (سِدھ پُرش) کے برتاؤ کو دیکھکر کوئی کس طرح یہ پہچان کر سکتا ہے کہ یہ شخص نجات (مُکتی) کا سادہک ہے۔ یا اِس کی کافی سِدہی ہو گئی، اِس کی مُکتی، نجات ہو جاوےگی۔

سُنو بھائی! ایسے سادہکوں (عاملوں) کی تو یہ پہچان ہے، کہ وہ شخص اپنی زندگی بھر اِن دھرموں کے پہلے دس انگوں (جُزوں) کے سادھن (عمل) میں مست رہتے ہیں۔ چاہے اُن کو کوئی بُرا کہے یا بھلا۔ چاہے غریب رہیں یا رئیس۔ یعنی چاہے کِسی ہی حالت یا آسرم میں ہوں، بس اُنہیں کے مُطابق حاصِل ہوا دھن کماتے اور کھاتے ہیں۔ اور اِنکے کامِل مہاتماؤں کی یہ پہچان ہے، کہ جب تک وہ خانگی زِندگی کے دُنیوی کاموں میں لگے رہتے ہیں، تب تک وہ پیشتر بتلائے ہوئے تمام ہی سولہ دھرموں کی تو پابندی کرتے رہتے ہیں۔ اور ویدوں کے مُطابق ست وِدیا (علم) سے سنسار کی تمام اشیاء کے گُن، کرم، سُبھاؤ کو، اور سب کرم، اُپاسنا و گیان کے طریقہ اور اُن کے پھل کو جوں کے توں باقاعدہ جان کر اور گیان سے سب کا باقاعدہ میل مِلا کر یعنی ایک ذرّہ یا تنکے سے لے کر پرماتما تک کا وِگیان سے باقاعدہ میل مِلا کر اِن کے باقاعدہ استعمال کرنے سے سنسار کے کسی بھی آسرم یا گرہستی زندگی ہی میں رہکر، خود اُن سے مناسب جائز فائدہ اُٹھاتے اور اپنا بقیہ بھوگ بھوگتے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی صِرف ستوگُنی (جائز و راست) طریقہ سے بڑے سے بڑے فائدہ پہنچانے کے کام کرتے، یا اپنے خیالات کے ذریعہ اُنکو کرنیکی رائے دیتے رہتے ہیں۔ اور جب کوئی نہیں سُنتا، تب سنسار کو اُس کا مُستحق نہ جان کر آپ خاموش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر کے سروانگ رُوپ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب سنسار میں تو صِرف بستری کی طرح جڑ کی مانند اور برہم درشن میں مست بنے رہا کرتے ہیں۔ اور پھر سوائے اپنی مستی میں رہنے کے اپنے لئے اور نہ دوسروں کو کوئی فائدہ پہنچانے کی فِکر یا کوشش کرتے ہیں، اور نہ نقصان پہنچانے کی۔ بلکہ ایسے صاف الگ ہو جاتے ہیں، کہ جانوں ہمارا اِن سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور پھر چاہے اُن کو بُرا کہے یا بھلا، وہ نہ تو کوئی جواب ہی دیتے ہیں اور نہ بُرا ہی

مانتے ہیں نہ بہلا۔ اور نہ کسی سے دوستی ہی کرتے ہیں نہ دشمنی۔ اور نہ کسی کو دُعا ہی دیتے ہیں نہ بد دُعا۔ جیسے۔

جب تک پھل کچا رہے لگا برکش کی ڈار
پکت ترت دھرتی بسے نیک نہ لاگت بار
پھر کسی طرح اُس تردر میں وہ پھل نہیں لگتا ہے پیارے۔
ایسے ہی دُنیا تردر سے گیانی جن پھر ہوتے نیارے۔

پھر وہ اِس سنسار میں کیسے رہتے ہیں

پاک دُنیا سے ہیں دُنیا میں ہیں جو پاک سرشت،
غرق ہے آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر،

اور دُنیا اُن کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے۔

جتنے مُنی ایسے ہوتے ہیں اُن کو اتہاس بتلاتے ہیں۔
کہ اِس مُکتی کے کارن وہ یاں کیا کیا دُکھ نہیں پاتے ہیں۔
کہیں زہر مار اور چھُری مار اُنہیں اپنا رنگ دکھاتے ہیں۔
نہیں بیڑی اور زنجیروں سے تو اکثر جکڑے جاتے ہیں۔

اور وہ دُنیا سے کیا کہتے ہیں۔

کہ اِس ستی کا جو بھی جلوہ از خود دیکھا چاہتے ہیں۔
تو پیچھے اُن کے فوج دُنیا آگے دینی متانے ہوتے ہیں۔
اور وہ ہنستے ہنستے سب دُکھ سہکر اپنا روپ دکھاتے ہیں۔
کہ دیکھو رے لوگو اِس دُنیا سے ایسے پھند کٹاتے ہیں۔

اور وہ برہم سے کیا کہتے ہیں

دریا سے حُباب کی یہ صدا کہ میں تو ڈوب نہیں مرتے ہیں۔
مل جاؤنگا تجھی میں بعد فنا تب کیسے دو کہلاتے ہیں۔
اب دُنیا کو ست پتھ دکھلانیکو مُنی یہ شبد سُناتے ہیں۔
جو اُس کو چاہو تو اِس کو مانو نہیں کیوں گال بجاتے ہیں۔

یعنی باشندگان مُلک کا موقع لگا، تب تو اُس امر پھل کو اپنے ساتھ سے بچھڑتا دیکھ چھُری سے کاٹ کر کھا جاتے ہیں۔ اور اگر کہیں مُلک اُن کو بیش بہا موتی جان گیا اور اُن کی عزت کرنے لگا، تو پھر اُن کا راجہ اپنے دہن، جن، بل کے گھمنڈ سے اُن کو بندھن میں ڈال کر اپنے گلے کا ہار بنا لیتا ہے

اور وہ مہاتما یہ تمام مناظر دیکھتے اور اپنی مستی میں ہنستے ہی ہنستے سب دُکھ سہتے رہتے ہیں اور دُنیا کو اپنا رُوپ دکھلا کر سبق دِیا کرتے ہیں۔ بس یہاں تک تو اُن مہاتما کی پہچان مجھے آتی ہے، اگر اِس سے زیادہ آپ کو آتی ہو تو آپ خود کرلیں۔ ہاں! اگر اِس بدسلوکی کا سبب پوچھو، تو صِرف یہ ہوسکتا ہے، کہ آج کل دُنیا اور راجا تو صِرف اُس کی خاطر کرتے ہیں، کہ جِس سے اُن کو اُلٹا اور سیدھا ہر قسم کا خوب فائدہ پہنچے۔ اور وہ پھر اُس حالت میں راست گو ہونے کے باعث بے فیض کہلانے لگتے ہیں۔ تو یہ اپنی عقل کے مُطابق اُن کا ادر کریں بھی کیا۔ کیونکہ دُنیا میں تو زیادہ تر بُت پرستی، مت پرستی، نفس پرستی و خود پرستی ہی کے بتلانے والے پنڈت، مولوی اور پادری صاحبان وغیرہ ہی بڑے قابلِ قدر ہوتے ہیں، پھر اُن حق پرستوں کا ساتھی یہاں کون بنے اور جسے بننا ہو، تو پیشتر وہ بھی ایسا ہی ہوجاوے۔ تو ایسے حق پرستی کے عامل کو اِس لئے دُنیا سے بہت جلد الگ کردیتے ہیں، کہ کہیں یہ کِسی اور کو ایسا سچّا گیان راہِ حق نہ سکھلا دیں، جس سے یہ سنسار کی چڑیاں کہیں ہمارے پنجرے سے نہ نکل جاویں۔ بس جس مقصد کے لئے اِس باب کی تصنیف ہوئی تھی، شاید اب وہ مطلب پورا ہوگیا۔ انت میں آئندہ اِسی طرح سمجھکر اور آپس کی مذہبی راڑہ میٹ کر، اِسی طرح ایک رس ہوکر رہنے والے مہاتماؤں کو میرا سادر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چوتھا باب بین ۲ بیانات تمام شُد

جگت گرُو سِری تتوپنشد و امول درشن مُصنّفہ رامچندر مُنی سٹھ بیانات کا جیوآتماؤں کا نجات کیمتعلق کام غیر معمولی اصُول سام واتھروید کا گیان

مقالہ چہارم تمام شُد

جگت گرُو سِری تتوپنشد و امول درشن مُصنّفہ رامچندر مُنی چار مقالات کے چوسٹھ بابوں تین ہزار دو سو بیانات کا

مُکمل پراوا پراوِدّیا (دینی و دُنیوی عِلم) کا وِگیان تمام شُد

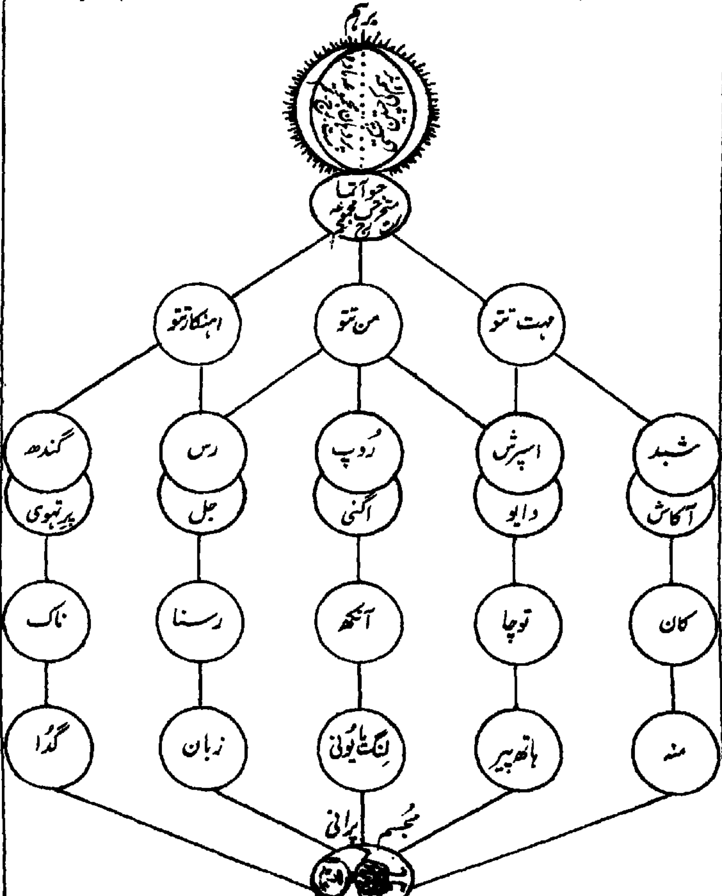
آخری اِلتجا

سمبت اُنیس سو چالیس کے پوس ماس، پایو برہم کُل میں جنم شریر یہ
پہلے تو گُروسوں آر تھک بِکشا پائے، کینو عِلاج ڈاکٹری سکھ کُچھ کال یہ
تب روگیوں کی چکتسا میں روگوں کی بوستھا دیکھ، مِلو نا سنتوش تو اُبجا ویراگ یہ
کیسے یہ روگ ہیں جو جات ناہیں اوشدھ سوں، یا کیسی یہ اوشدھ ہیں جو کرت نا آرام یہ
تو جیتے پرکار کی چکتسا سنسار ما ہیں، اُن کا کینو سوادھیائے تو نِکلا پریڑام یہ
بھِن بھِن بھاشا میں بھِن بھِن نام روگ ہیں، بس یہی سار پایو کہ ہیں سبھی ایک یہ
تو دُکھوں کی کھوج میں سبھی سناتن شاستر پڑھے، کینو ست سنگ گُرو اور سادھی دھیان یوگ یہ
تب شر بھنگ تپاجی نے انت یہ گیان دینو، جیتے جیو دُکھ بھوگیں ہیں اُنکے کرم پھل یہ
تب کرم پھل سُدھار نیکو تو دُکھ میٹنے کو، کینو وِچار اور شودھو تو بودھ یہ
جو تتو وِنکے ابودھ سی سب جیو پاویں دُکھ یہاں، تو تتوں ہی کو بودھ سی سر سُکھ بھوگیں یہ
تو تتوں ہی کا گیان لِکھ دیش کے ہِتھار تھ ہت، اپنا جنم سپھل کروں جو ہو مُکتی پنتھ یہ
تو سمبت اُنیس سو اسّی اور سات ماگھ، چیت شکلا دُتیہ کو کینو آرمبھ یہ
اور سمبت اُنیس سو اٹھاسی کے پوس انت، اُسی مہادیو نے کرایو سمپورن یہ
تو جو کچھ تتو سار جانو سبھی یا میں لِکھ دیو، را کھونا کچھ بھیدا ور کینو نا دُراو یہ
ہندو اور آریہ، مُسلم، عیسائی کہا، میرے جان سبھی ایک برہم کی اولاد یہ
جا کے مقالہ دویم تک مکمل عِلم سے، لڑیں نا لڑائی اور کریں نا کو بیتھ یہ
اور جو پھر بھی اِن سے کوئی چوک ہو ئی جائے، تو کرکے علاج خود ہوویں نِروگی یہ
اور جو کامو کو مُکتی کی اِچھا ہووے، تو اگلے دو مقالوں کا کریں سوادھیائے یہ
تو داہی مول درشن میں جو کچھ پرساد ملے، تو سارے سنسار ہت بتاوے تو پنڈ یہ
آگے واہی برہم سوں بِنتی ہے یا مُنی کی، کرکے عمل یا پے رہے سُکھی دیش یہ

اُدم شانتی، شانتی، شانتی

رام چندر مُنی

شجرہ شوکشم لِنگ نِراکا۔ نورانی۔ کارن شریر یا کار جسم کے پرانی کا



مُندرجہ بالا شجرہ کے ۲۵ تتوں کے مجموعہ کو مجسم پرانی کہتے ہیں۔ اور جب یہی پرانی آکاش وایو اگنی جل۔ پرتھوی اِن پانچوں تتوں یعنی عناصروں سے بوقت اِنتقال جُدا ہوجاتا ہے تو بقیہ مذکورہ بالا ۲۰ تتوں کا مجموعہ نورانی جسم وغیرہ ناموں سے بولا جاتا ہے۔ اور یہی بقیہ ۱۹ تتو ان کو بھی چھوڑ کر اور خالص کارن برہم میں لین ہو کر مکت آتما یا سنجاتی روح کہلاتا ہے۔

فہرست مضامین جگت گرو سری تتوپنشد واصول درشن صرف دہرم شاستر چار مقالات

فہرست مضامین جگت گرو سیری تتو پنشد و اصول درشن متعلقہ حصۂ طب مقالہ دوئم

تتو گیان آسرم کی طرف سے اعلان

ناظرین! اگر کسی شخص کو یہ شبہہ ہو کہ یکمل گرنتھ عام طور سے سب اشخاص کو مفید نہیں ہو سکتا، تو اگر وہ گرنتھ ملنے کے چھ ماہ بعد تک بھی مصنف کے سامنے اگر جلسۂ عام میں ثابت کر دیں اور یہ بھی بتلا دیں کہ یہ معاملات اس طرح ہونے چاہئیں اور یہ دونوں معاملات مصنف کے مباحثہ سے ٹھیک قرار بھی پا جاویں، تو اُس عالم کو یہ آسرم ایک صد روپیہ نذر دیگا۔ اور جو اشخاص اِس گرنتھ میں اِس آسرم کے امتحان میں پاس ہو کر تتو گیان آچاریہ کی سند حاصل کرلیں اور وہ ملکی خدمت کرنا چاہیں، تو اُنکی لیاقت کے مطابق یہ آسرم تیس پچیس روپیہ ماہواری تنخواہ دیگا اور عمدہ کارگذاروں کو پچاس روپیہ تک ڈھائی روپیہ سالانہ ترقی بھی دے سکے گا۔ اور بذریعہ ڈاک منگانے پر پیشتر ہی ایک روپیہ پیشگی کے ساتھ آرڈر بھیج دینا چاہئے۔

۲ بایوکیمک وگیان چکتسا مصنفہ و مؤلفہ راجندر منی - یہ ویسے تو چھوٹی سی کتاب ہے لیکن اِس کو مؤلف نے ایسے عجیب نتیجہ خیز طرز و تجربہ سے لکھا ہے کہ اب تک کی بایوکیمک اصول علاج سکھلانے والی کوئی بھی کتاب اِس کی قابلیت و قیمت کی ہمسری نہیں کرسکتی۔ اِس کے پڑھنے سے بہت جلد بہترین و ستا معالج بنجاتا ہے۔ اور بارہ قسم کے اصول علاج کا واقف کار بنا کر طبی معاملات کے بحث و مباحثہ کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اِسکی قیمت ۱۲؍ اور محصول ڈاک ۲؍ رہے۔

۳ گیان وِلاس یعنی مختلف طرز کے راگوں میں کرم اُپاسنا۔ گیان کی گیتا۔ اِس کے مصنف سرپان منی جی مہاراج کے والد بزرگوار سری ہری سرن شرینگ جی مرحوم نے موجودہ زمانے کے گندے اور عیاشی و شوقینی کی طرف مائل کرنے والے راگوں کے خراب رواج کو مٹانے کے لئے، کہ جن سے ہمارے نوجوان لڑکے و لڑکیوں پر بڑا بُرا اثر پڑ رہا ہے، اِس کو تصنیف و تالیف کیا تھا۔ اِس میں پرانے و نئے طرز کے راگوں میں بہترین و مفید عام کرم اُپاسنا اور گیان ہی کا دوسرا ایڈیشن دیا ہے۔ جس کا ایک ایک مصرعہ ویدانت فلاسفی سے بھرا ہوا ہے۔ اِس کے فوائد پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ اِس کی قیمت پانچ آنے ہے۔ اور محصول ڈاک ۲؍ رہے۔

دیگر بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا تتو گیان چکتسا و بایوکیمک وگیان چکتسا کے متعلق سبھی عمدہ اور اصلی ادویات و تتوں کی زنجیں بوتلیں و شیشے و گلسرین وغیرہ جملہ سامان بھی اِس آسرم میں موجود رہتا ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو، تو وہ ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر پہلے اُس کی قیمت معلوم کر لیا کریں۔ اور بغیر ٹکٹ بھیجے جواب نہ ملنے کی شکایت معاف فرماویں۔ نیز مذکورہ بالا کوئی بھی گرنتھ یا جگت گرو کا کوئی بھی حصہ اگر کسی پنچایتی سبھا یا اُمرا یا سرمایہ دار یا داؤں یا پاپ کرم کے ڈنڈی پر یعنوں کی طرف سے ملکی مفاد کیلئے زکوٰۃ کرنے کے واسطے یا کسی ودیالیہ کی طرف سے دس یا دس سے زیادہ کاپیاں لیجاویں گی، تو اُن سے کُل بھینٹ کا دسواں حصہ کم لیا جاویگا۔ ایسی حالت میں منگانے والوں کو اپنے نزدیک کا ریلوے اسٹیشن لکھ دینا اور صرف ایک روپیہ پیشتر ہی پیکنگ خرچ کو اور زیادہ بھیج دینا چاہئے۔ اور مذکورہ بالا تینوں کتابیں و پیاشا پنچ گرو دیہی ایک ساتھ منگانے پر ڈاک کا خرچ صرف ۸؍ ہوگا۔ مینیجر ڈاکٹر اُما شنکر شرما۔